تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ

جامع ترمذی

مترجم اردو

جلد اوّل

تألیف: للامام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی

ابواب الطھارة — ابواب الولاء والھبة حدیث 01 — 2132

ترجمہ علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

از تحقیق وتخریج الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تسہیل وتہذیب حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

ناشر

ڈسٹری بیوٹرز
دار الفرقان للنشر والتوزیع

تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

جامع ترمذی
مترجم اردو

جلد اوّل

تألیف للإمام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی

ابواب الطهارة — ابواب الولاء والهبة

احادیث 01 — 2132

ترجمہ علّامہ مولانا بدیع الزمان برادر علّامہ وحید الزمان

از تحقیق وتخریج الشیخ ناصر الدین البانی

تسہیل وتہذیب حافظ محمد انور زاهد حفظه الله

حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
042-37321865

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
نہایت رحم والا ہے
ابو امیمہ اویس
ABU UMAIMAH OWAIS

نام کتاب

جامع ترمذی

مترجم اردو

تالیف: للامام الحافظ محمد بن عیسیٰ الترمذی

ترجمہ	علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان
تحقیق و تخریج	الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
تسہیل و تہذیب	حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ
تاریخ اشاعت	مئی ۲۰۱۲ء
مطبوعہ	قرطاس پرنٹرز لاہور
ناشر	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA
Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865
E-Mail: nomania2000@hotmail.com

جامع مترجم اردو
ترمذی
جلد اول
ABU UMAIMAH OWAIS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست مضامین جلد اول

جامع ترمذی

3 (المعجم ٤) ابواب الجمعة عن رسول الله ﷺ (التحفة . . .) جمعہ کے بیان میں

(المعجم ۳) ابواب الوتر عن رسول اللہ ﷺ (التحفۃ ...) وتر کے بیان میں

(المعجم ٤) ابواب الجمعة عن رسول الله ﷺ (التحفة . . .) جمعہ کے بیان میں

(المعجم ٤) ابواب الجمعة عن رسول الله ﷺ (التحفة . . .) جمعہ کے بیان میں

(المعجم ...) ابواب العیدین عن رسول اللہ ﷺ (التحفۃ ...) عیدین کے بیان میں

ابواب السفر عن رسول اللہ ﷺ (. . . .) سفر کے بیان میں

(المعجم ٥) ابواب الزكاة عن رسول الله ﷺ (التحفة ٣) زکوٰۃ کے بیان میں

(المعجم ٦) ابواب الصوم عن رسول الله ﷺ (التحفة ٤) روزوں کے بیان میں

(المعجم ۷) ابواب الحج عن رسول اللہ ﷺ (التحفۃ ۵) حج کے بیان میں

ابواب الجنائز عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ٦) جنازہ کے بیان میں

(المعجم ۹) ابواب النكاح عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۷) نکاح کے بیان میں

(المعجم ۱۰) ابواب الرضاع عن رسول الله ﷺ (التحفة ۸) دودھ پلانے کے بیان میں

(المعجم ۱۱) ابواب الطلاق واللعان عن رسول الله ﷺ (التحفة ۹) طلاق اور لعان کے بیان میں

(المعجم ۱۲) ابواب البيوع عن رسول الله ﷺ (التحفة ۱۰) خرید و فروخت کے بیان میں

(المعجم ۱۲) ابواب الاحکام عن رسول اللہ ﷺ (التحفۃ ۱۱) حکومت و قضاء کے بیان میں

(المعجم ١٤) ابواب الديات عن رسول الله ﷺ (التحفة ١٢) دیتوں کے بیان میں

(المعجم ۱۵) ابواب الحدود عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۱۳) حد اور سزاؤں کے بیان میں

(المعجم ١٦) ابواب الصيد عن رسول الله ﷺ (التحفة ١٤) شکار کے مسائل کے بیان میں

(المعجم ۱۷) ابواب الاضاحی عن رسول اللہ ﷺ (التحفۃ ۱۵) قربانی کے مسائل کے بیان میں

(المعجم ۱۸) ابواب النذور والأيمان عن رسول الله ﷺ (التحفة ۱٦) قسموں اور نذروں کے بیان میں

(المعجم ١٩) ابواب السير عن رسول الله ﷺ (التحفة ١٧) سیر کے بیان میں

(المعجم ۲۰) ابواب فضائل الجهاد عن رسول اللّٰه ﷺ (التحفة ۱۸) جہاد کے فضائل کے بیان میں

(المعجم ۲۱) ابواب الجهاد عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ...) جہاد کے بیان میں

(المعجم ۲۲) ابواب اللباس عن رسول الله ﷺ (التحفة ۱۹) لباس کے بیان میں

(المعجم ۲۴) ابواب الأطعمة عن رسول الله ﷺ (التحفة ۲۰) کھانوں کے بیان میں

(المعجم:٢٤) ابواب الأشربة عن رسول الله ﷺ (التحفة ٢١) مشروبات کے بیان میں

(المعجم ۲۵) ابواب البر والصلة عن رسول اللہ ﷺ (التحفۃ ۲۲) والدین اور صلہ رحمی کے بیان میں

(المعجم ٢٦) ابواب الطب عن رسول الله ﷺ (التحفة ٢٣) دوا وعلاج کے بیان میں

(المعجم ۲۷) ابواب الفرائض عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۲٤) فرائض - ترکہ کے بیان میں

(المعجم ۲۸) ابواب الوصايا عن رسول الله ﷺ (التحفة ۲۵) وصیتوں کے مسائل کے بیان میں

(المعجم ۲۹) ابواب الولاء والهبة عن رسول الله ﷺ (التحفة ۲۶) ولاء اور ھبہ کے بیان میں

عرضِ ناشر

الحمدللّٰہ و الصلوۃ و السلام علی رسول اللّٰہ.

۱۹۵۴ء میں نعمانی کتب خانہ لاہور کے بانی مولانا بشیر احمد نعمانی رحمہ اللہ نے اپنی اشاعتی خدمات کے سفر کا آغاز کیا۔ الحمدللہ اس عظیم اور بلند کام کی اساس صرف تجارتی یا نفع اندوز نظریات پر استوار نہیں ہوئی بلکہ اس کا بنیادی مقصد اور منتہائے نظر' حتی المقدور خدمت دین اور قرآن وحدیث کی ترویج واشاعت مقرر کیا گیا۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس مقدس اور بابرکت کام کو اپنی پوری توانائیوں سے سرانجام دینے کے مواقع اور وسائل سے نوازا اور اب تک ہمیں اپنی توفیق سے نواز رہا ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ تادمِ آخریں وہ ہم سے اپنی رضا وخوشنودی کے کام لیتا رہے۔

ہمارا مطمح نظر ابتداء ہی سے قرآن وحدیث کی عمدہ انداز میں ترویج واشاعت تھا۔ اس دور میں کتب احادیث کے اُردو زبان میں تراجم وتشریحات کم تھے۔ اس لئے آج سے قریباً بیس سال قبل علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے کیے گئے احادیث رسول ﷺ کی بنیادی اہم ترین کتب (❶ صحیح بخاری شریف۔ ❷ صحیح مسلم شریف۔ ❸ سنن ابوداؤد شریف۔ ❹ سنن ابن ماجہ شریف۔ ❺ سنن نسائی شریف۔ ❻ جامع ترمذی شریف (ترجمہ از علامہ بدیع الزماں برادر علامہ وحید الزماں)۔ ❼ اور مؤطا امام مالک) کے بہترین تراجم وحواشی' کتابت وطباعت کے نہایت اعلیٰ معیار کے ساتھ یکے بعد دیگرے پاکستان میں پہلی بار عوام کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمارے اخلاص کو قبول فرماتے ہوئے اس کے بیش بہا ثمرات عطا فرمائے۔ اور ہماری اس جہد مسلسل کے بہترین نتائج سامنے آئے۔ فللّٰہ الحمد و المنّۃ علی ذٰلک ۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں ایسے عہد میں دین اسلام کی خدمت کا موقع میسر آیا ہے جس میں احادیث رسول ﷺ کی بہت سی کتب کی تحقیق وتشریح اور فہم حدیث کے نئے اسلوب سے روشناس ہونے کے بہترین ذرائع میسر ہیں۔ چنانچہ اب دورِ حاضر کی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر جدید اسباب وذرائع کو استعمال کرتے ہوئے نعمانی کتب خانہ نے بھی اپنی روایات کے عین

مطابق اپنی مطبوعات کو جدّت اور نفاست کے زیور سے آراستہ کرنا ضروری سمجھتے ہوئے دین اسلام کے دوسرے بڑے مأخد احادیث شریفہ کی ان عظیم الشان کتابوں کو از سر نو ہر قسم کی ظاہری اور معنوی خوبیوں سے مزین کر کے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا عزم مصمّم کر لیا۔

اس جدید اشاعتی سلسلہ کی پہلی کتاب ''مؤطا امام مالک'' نہایت اعلیٰ کمپوزنگ' جدید نمبرنگ' شاندار تصحیح و تحقیق اور مکمل تخریج وحوالہ جات کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ کی دوسری کتاب ''صحیح بخاری شریف'' ترجمہ از: مولانا محمد داؤد راز اور ترجمہ علامہ وحید الزمان کے ساتھ صحاح ستہ کے اوراق سے تحقیقی حوالہ جات کے ساتھ پیش کی جا چکی ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص قبولیت سے نوازتے ہوئے عوام میں پذیرائی بخشی اور لوگوں میں حدیث کا علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔

اب اس عظیم الشان سلسلہ کی چھٹی کتاب جامع ترمذی شریف' نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے علامہ بدیع الزمان رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ وتشریح کے ساتھ پیش خدمت ہے' علامہ فواد عبدالباقی کی نمبرنگ اور عظیم محقق ومحدث العصر جناب علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا حکم (صحت وضعف حدیث) بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اور عنقریب اپنے فضائل ومحاسن میں منفرد مقام رکھنے والی اس اہم کتاب کی مشہور ومعروف شرح ''تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی'' کا مکمل ترجمہ وتشریح بھی نعمانی کتب خانہ کے مخصوص طباعتی معیار کے ساتھ منظر عام پر آ رہی ہے۔ ان شاء اللہ۔

جامع ترمذی شریف کے اس ایڈیشن میں تصحیح وتحقیق و پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں ہمیں جناب حافظ محمد عمران' حافظ محمد انور زاہد اور حافظ ابوبکر صدیق اور کمپوزنگ کے سلسلہ میں جاوید اقبال صاحب کا تعاون میسر رہا۔ کہ جن کی شب وروز کاوشوں سے ہمیں اس کتاب کو تمام ظاہری ومعنوی خوبیوں کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

تاہم تمام تر کوششوں کے باوجود بشری تقاضوں کے پیش نظر غلطی کا امکان موجود رہتا ہے۔ اس لیے قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اگر کسی قسم کی کوئی کوتاہی یا لغزش پائیں تو اس سے ضرور مطلع فرمائیں' تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

آپ کی دعاؤں اور قیمتی مشوروں کا طالب

خادم کتاب وسنت

محمد ضیاء الحق نعمانی

0334-4229127

امام ترمذی

نام:

محمد۔

کنیت:

ابو عیسیٰ۔

نسب نامہ:

ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن ضحاک۔

نسبت:

سُلَمی: یہ بنو سلیم قبیلے جو کہ عیلان سے تھا اس کی طرف نسبت ہے۔ (ابن عساکر)

ضریر: آخری عمر میں بینائی جاتی رہی۔ (سیر اعلام النبلاء)

بوغی: یہ نسبت وفات کی وجہ سے ہوئی' بوغ نامی بستی ترمذ سے چھ فرسخ (اٹھارہ میل) پر واقع ہے۔ (تہذیب الکمال)

ترمذی: یہ ترمذ شہر کی طرف نسبت ہے یہ لفظ کئی انداز سے پڑھا گیا ہے۔

''تِرْمِذ'': ت فتحہ (زبر)، کسرہ (زیر)، ضمہ (پیش) تینوں کے ساتھ۔

''تُرْمُذ'': ت اور میم کے ضمہ (پیش) کے ساتھ۔

علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں: ''والذی کنا نعرفه قدیمًا، تِرُمِذ'' پرانا انداز ترمِذ ہے۔ (عرف الشذی)

پیدائش:

ترمذ قدیم و مشہور ترکستان کا شہر ہے جو کہ دریائے صیحوں کے ساحل پر واقع ہے۔اسی مقام پر ۲۰۹ھ میں یہ آفتاب سونا بکھیرتا طلوع ہوا۔

تعلیم، اساتذہ:

ابتدائے علم میں امام ترمذی اپنے شہر کے ہی طفل مکتب رہے۔

عالم شباب میں یہ آفتاب رفتہ رفتہ خراسان، عراق اور حجاز کے دامن میں ہولیا۔

اسحاق بن راھویہ، امام بخاری (شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں ترمذی شاگرد رشید بخاری است، بستان المحدثین)۔

امام مسلم، قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن موسیٰ، ابومصعب زہری، ابوداؤد، زیاد بن یحییٰ، محمد بن مثنیٰ، علی بن حجر اور دیگر ارباب علم کی علم وفنون کی بہتی گنگا سے اس آفتاب نے مرضی کے گھونٹ پیے حتیٰ کہ تفسیر، حدیث، سیر، تاریخ، آداب، عقائد، فتن، احکام، اشراط اور مناقب چشموں عیون کی کثرتِ سیرابی سے ہونٹ خشک نہ رہے۔ان کے علاوہ کئی ایسے شیوخ بھی تھے جو امام ترمذی اور امام مسلم دونوں کے اساتذہ تھے۔(علامہ عراقی)

شاگرد:

ایک صبح بھی ظاہر ہوئی جس میں یہ آفتاب مکمل تمازت سے چمکا اور عرب کے خط استوا پر نمودار ہوا۔کئی عربی شمعیں اس کامل چاند پر قربان تک ہوگئیں۔کئی ممالک کے پروانے اس کی علمی شعاعوں سے اقتباس کرتے کرتے نہ تھکے۔ان سے تو بخارا کے درخشند سراج امام بخاری نے بھی استفادہ کیا اور ان کو ان الفاظ سے داد دی:

"ما انتفعتُ بِكَ اكثر مما انتفعتَ بى". (تهذيب التهذيب)

''جو میں نے آپ سے فائدہ اٹھایا وہ کئی گنا زیادہ ہے اس سے جو آپ نے مجھ سے اٹھایا''۔

"ان البخارى سمع منه و كفى بذالك فخرًا له".

''اس ماہ جبیں کے لیے اتنا فخر ہی کافی ہے کہ اس سے امام بخاری نے بھی سنا ہے''۔

ہر افق سے ابوحامد احمد بن عبداللہ مروزی، ہیثم بن کلیب شامی، محمد بن محبوب مروزی، احمد بن یوسف نسفی، ابوحارث اسعد بن حمدویہ، داؤد بن نصر، عبد بن محمد، محمود بن نمیر، محمد بن محمود، محمد بن مندر ھروی اور دیگر ہزاروں ستارے اس ضوفیاں کے گرد منڈلانے لگے اور علمی فیضان کا خیر حاصل کرنے کے لیے اپنے کشکولوں کو پھیلائے بیٹھے نظر آئے۔شاعر نے کہا:

هُمْ انجمٌ و انت هلالها.ہ

''وہ بھی ستارے اور آپ ان کا چاند ٹھہرے''۔

الغرض خلق کثیر نے ان سے علم حاصل کیا۔

بلند مرتبت شخصیت اور حافظہ:

جس بارِ گراں کو ارض وسما اور آسماں بوس پہاڑوں نے نہ اٹھایا' اس بوجھ کو اس سادہ سے انسان نے اٹھایا۔ قرآن کریم اور اس کی تفسیر' حدیث کے حاملین کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے ہمکنار فرمایا۔ اس مہم کے لیے ایسے دیو قامت دماغ کھوپڑیوں میں فٹ کیے کہ ہر عظیم وحقیر انگشت بدنداں ہوتے ہوئے نظر آیا۔ ایسے مہم فرو انسانوں نے پانچ لاکھ رجال کو ریسرچ کی بھٹی سے ایسے نکالا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔

امام ترمذی بھی ان کی فہرست میں شامل ہیں جن کے حافظے بلا کے تھے۔ آپ صحت وسقم (ضعف) کے حوالہ سے علم حدیث وجرح وتعدیل میں مہارتِ حسنہ رکھتے تھے۔ جانچ پڑتال کا ملکہ بدرجہ اتم موجود تھا۔

ابوسعد ادریسی فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُوْعِيْسٰى يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي الْحِفْظِ . (سير اعلام النبلاء)

''ابوعیسیٰ (ترمذی) حافظے کے میدان میں بطور مثال پیش کیے جاتے تھے''۔

عمر بن عتاک فرماتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ نے وفات کے بعد امام ترمذی جیسا خراسان میں اور کوئی نہ چھوڑا جو علم' حفظ' خشوع وخضوع میں آگے ہو''۔ (سیر اعلام النبلاء)

کسی کو اگر امتحان لینے کی نوبت آئی تو آخر کہہ اٹھا:

مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ . (عرف الشذى)

''میں آپ جیسا نہ دیکھ پایا''۔

انور شاہ کشمیری:

''آپ مشہور امام' ثقہ' حافظ' قابل یقین اور متفق علیہ آدمی تھے''۔ (عرف الشذی)

ابویعلی:

''آپ حافظ' ثقہ اور متفق علیہ امام ہیں''۔

مذہب:

جیسے دوسرے اکثر ائمہ مجتہد مطلق، سنت کے پیروکار اور کسی کے مقلد نہ تھے، اسی طرح امام ترمذی بھی تھے، انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں:

مُجْتَهِدٌ غَيْرُ مُقَلِّدٍ لِّأَحَدٍ مِّنَ الرِّجَالِ. (عرف الشذی)

''امام ترمذی رحمہ اللہ مجتہد تھے، کسی ایک کی بھی تقلید نہیں کرتے تھے''۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ

اِنَّهُ إِمَامٌ فِي الْفِقْهِ مِنْ أَهْلِ الْإِجْتِهَادِ.

''وہ تو مجتہدین میں سے فقہ کے ایک امام تھے''۔

انور شاہ کشمیری ائمہ کبار کے بارے فرماتے ہیں:

فَهُمْ عَلٰى مَذْهَبِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ.

''وہ تو سبھی اہل حدیث مذہب پر تھے''۔

مزید فرمایا:

كُلُّهُمْ كَانُوْا مُتَّبِعِيْنَ لِلسُّنَّةِ عَامِلِيْنَ بِهَا مُجْتَهِدِيْنَ غَيْرَ مُقَلِّدِيْنَ لِأَحَدٍ. (عرف الشذی ص ۲۱)

''سبھی سنت کے پیروکار اور اس پر عمل کرنے والے تھے وہ غیر مقلد مجتہد تھے''۔

تقویٰ:

امام صاحب بہت ہی خشوع و خضوع کے حامل انسان تھے۔ خوفِ الٰہی سے اشک نہ تھمتے تھے۔ کثرتِ بکاء سے ہیروں جیسی آنکھیں بے نور ہو گئی تھیں۔

بَكٰى حَتّٰى عَمِيَ وَ بَقِيَ ضَرِيْرًا سِنِيْنَ. (سیر اعلام النبلاء)

''اتنا روئے کہ بصارت زائل ہوگئی اور کئی سال بینائی سے محروم رہے''۔

تصانیف:

اس مردِ جلیل کے لیل ونہار کی ہر گھڑی معروف رہی یا تو لب حرکت کرتے رہے جس سے خلقت کی آبیاری ہوتی رہی یا پھر قلم مافی الضمیر کے مواد کو اگلتا رہا حتیٰ کہ جامع ترمذی' شمائل ترمذی' کتاب العلل الکبیر والصغیر' کتاب الزہد' التاریخ' اسماء الصحابہ' الاسماء والکنیٰ' کتاب فی الاثار' کتاب فی التفسیر''امید دیگر کتب'' کے تحریری قرطاس بوئے گل لالہ بکھیرنے لگے۔

اشکوں کے دریا:

یہ آفتاب و ماہتاب ستر سال علوم وفنون کی مانگوں پر چمکتا رہا' پر کشش تمازتیں دکھانے کے بعد الوداعی سلام کرتا ہوا اس دارِ فانی سے اوجھل ہو گیا۔ ۲۷۹ھ میں کئی چہرے اس مردِ مومن پر آبدیدہ نظر آئے' کئی اساتذہ نے عقیدت کے نذرانے پیش کیے اور کئی تلامذہ نے غم اور جدائی کے مارے دِلوں کو ٹوٹتے تھاما۔

''موتُ العالِم موتُ العالَم''.

''یہ ایک عالم کی موت تھی گویا کہ مکمل جہاں تاریکی کی اوڑھ میں چلا گیا''۔

جَزَی الرَّحْمٰنُ عَنَّا خَیْرًا بَعْدَ خَیْرٍ
أَبَا عِیْسٰی عَلَی الْفِعْلِ الْکَرِیْمِ

زندگانی تھی تری ماہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

آسمان تری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(آمین)

از

ابو صیغم غلام نبی شارق

جامع ترمذی' مقام اور شان

تیسری صدی ہجری کا دور تاریخ کے زریں ابواب میں سے ایک اہم ترین باب ہے۔ اس دور میں امراء بنوعباسیہ کے نام کے سکے اور خطبے چلتے تھے۔ خیر القرون لوگ ختم ہو چکے تھے۔ تدوین حدیث کا باقاعدہ آغاز عمر بن عبدالعزیز' عمر ثانی نے کیا۔ امام زہری' امام مالک اور امام احمد جیسے اکابرین نے پہلے سے ہی راستے ہموار کر دیئے تھے۔ موطا امام مالک نے اعلیٰ مقام حاصل کر لیا اور مسند احمد کو تدوین حدیث کے میدان میں پہلی طویل ترین کتاب ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔

اسلام ابھی منوں حساب اخوت کی شرینی بانٹ رہا تھا۔ فتوحات کی ایک طویل زنجیر عرب سے لے کر سندھ تک' اور دوسری طرف افریقہ کے جنگلی درختوں کے ساتھ عقبہ کے ہاتھوں باندھ دی گئی تھی۔ ادھر علم فقہ' علم حدیث' تدوینِ حدیث اور دیگر علوم کے ایسے دریا ہر شہر سے نکلے کہ وہ عرب میں یکجا ہو کر عمیق سمندر بن گئے پھر ان میں ایسی حصولِ علم کی کشتی تیرنے لگی جو سمندر کی دلکش علمی لہروں کے تھپیڑوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

انہی گزرتے ایام میں جامع ترمذی نے ایک شاندار حدیث کا مواد پیش کیا' جس نے آٹھ قسم کے مضامین سے بخاری کی کتاب ''جامع'' جیسا لقب وصول کیا۔

ابن خیر شبیلی نے اس کو یہ نام دیا: ''اَلْجَامِعُ الْمُخْتَصَرُ مِنَ السُّنَنِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ مَعْرِفَةُ الصَّحِيْحِ وَالْمَعْلُوْلِ وَ مَا عَلَيْهِ الْعَمَلُ''. (فہرست)

شاعر نے یوں تعریف کی:

کِتَابُ التِّرْمِذِيِّ رِيَاضُ عِلْمٍ جَلَتْ أَزْهَارُهَا زُهْرَ النُّجُوْمِ

''جامع ترمذی علم کا ایسا باغیچہ ہے جس کی کلیاں روشن ستاروں کی طرح کھلیں''۔

علامہ ذہبی امام ترمذی سے نقل فرماتے ہیں کہ امام موصوف نے کہا: ''اس کتاب کو جب میں نے تصنیف کیا تو علماء حجاز' عراق اور خراسان سبھی کے سامنے اس کو رکھا۔ سب کے سب خوش ہو گئے۔

وَ مَنْ كَانَ فِي بَيْتِهِ هٰذَا الْكِتَابُ فَكَأَنَّمَا فِيْ بَيْتِهِ نَبِيٌّ يَتَكَلَّمُ.

''جس کے گھر میں یہ (جامع ترمذی) کتاب ہو گویا کہ اس کے گھر نبی ہے جو ہم کلام ہوتا ہے''۔ (تذکرۃ الحفاظ)

علامہ ابن الاثیر فرماتے ہیں:

"جامع ترمذی اچھی کتاب ہے' فائدہ بہت زیادہ ہے اور حسن ترتیب میں پائیدار اور تکرار بہت کم پایا جاتا ہے"۔ (جامع الاُصول)

خصوصیات:

علامہ شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ: امام ترمذی کی تصانیف علم حدیث میں بہت زیادہ ہیں' ان سب میں عمدہ جامع ترمذی ہے' بلکہ یہ تمام تر کتب حدیث سے کئی ایک اعتبار سے نفیس ہے۔

(۱) اس کی ترتیب میں حسن اور تکرار کا فقدان پایا جاتا ہے۔

(۲) مذاہب فقہاء کو مع اہل مذہب کے دلائل کے بیان کیا گیا ہے۔

(۳) انواع حدیث' صحیح' حسن' ضعیف' غریب اور معلّل کا بیان بھی ملتا ہے۔

(۴) راویوں کے نام' القاب اور کنیتیں بھی ذکر کی گئی ہیں اور ساتھ ساتھ علم رجال کے متعلق مزید فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

ثلاثیات ترمذی:

ثلاثی حدیث میں راوی سے نبی کریم ﷺ تک تین وسائط ہوتے ہیں۔

صحیح بخاری میں بائیس (۲۲) ثلاثیات ہیں۔

صحیح مسلم میں کوئی ثلاثی روایت نہیں اسی طرح ابوداؤد اور نسائی میں بھی نہیں۔

ابن ماجہ میں جبارہ بن مغلس کے طریق سے بہت زیادہ ثلاثیات ہیں۔ (حطہ)

دارمی کی ثلاثیات پندرہ ہیں۔ (کشف الظنون)

مسند احمد میں تین سو سے زائد ہیں۔ (عرف الشذی)

جامع ترمذی میں ایک ثلاثی روایت ہے وہ یہ ہے:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)).

اس میں اسماعیل' عمر یہ دو واسطے اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ یہ تیسرا واسطہ ہے۔

ایسا زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ ان میں دین پر ڈٹ جانے والا ایسے ہو گا جیسے انگارے کو پکڑنے والا۔

(جامع ترمذی کتاب الفتن حدیث: ۲۲۷۵)

پیش لفظ

جامع ترمذی

(جدید ایڈیشن کی امتیازی خصوصیات)

برصغیر پاک وہند کے اہل علم جانتے ہیں کہ علامہ بدیع الزماںؒ کو اردو زبان میں جامع ترمذی کا مترجم اول ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔آپؒ کے برادر علامہ وحید الزماںؒ کو بھی سنن اربعہ کی دیگر کتب سنن ابوداود، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے ساتھ ساتھ صحیحین (صحیح بخاری اور صحیح مسلم) کو اردو زبان میں پیش کرنے کا اولین اعزاز حاصل ہے۔یہ تراجم سالہا سال سے قدامت زبان کے باوجود علامہ برادران کی علمی ثقاہت اور مرتبے کی بناء پر آج بھی عوام الناس میں مقبول ومشہور ہیں۔

❶ جامع ترمذی کے زیر نظر ایڈیشن میں ترجمہ کو عمدہ اور آسان زبان میں کرنے کے لیے خصوصی طور پر ابواب کے تراجم اور دیگر کچھ مقامات پر اردو کے قدیم اور متروک الفاظ کو کافی حد تک درست کر دیا گیا ہے

❷ ترجمہ کی جدید شائع شدہ عربی متن کے ساتھ مراجعت کرائی گئی تو محسوس کیا گیا کہ سابقہ ایڈیشنوں میں کئی جگہ مکمل ترجمہ نہیں بعض جگہ تو متن کے الفاظ مکمل نہ تھے یا سرے سے موجود ہی نہ تھے جسکی وجہ سے احادیث کی نمبرنگ میں بھی فرق پایا گیا چنانچہ احادیث کی نمبرنگ کو جدید ترقیم سے ہم آہنگ کر دیا گیا ہے۔

❸ محدثانہ اصولوں کی روشنی میں احادیث کے صحت وضعف کے احکام درج کر دیے گئے ہیں۔

تحقیق و تخریج کے مراجع:

زیر نظر ایڈیشن صحیح وضعیف سنن ترمذی کے عربی زبان میں شائع شدہ سب سے معتبر نسخوں کی تخریج کے ساتھ ساتھ عظیم محقق علامہ ناصر الدین البانیؒ (متوفی ۱۹۹۹ء) اور عصر حاضر کے بعض دیگر محققین کی تازہ ترین تحقیقات سے منقول ہے۔تاہم اہل علم جانتے ہیں کہ تحقیقی عمل ہر دم جاری وساری ہونے کی وجہ سے شائع شدہ نئے ایڈیشنوں میں بہتری کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔اس سلسلہ میں انشاء اللہ عنقریب جامع ترمذی کا اگلا ایڈیشن ۳ جلدوں میں مزید اضافی خوبیوں سے آراستہ کر کے نعمانی کتب خانہ کے پلیٹ فارم سے پیش کیا جائے گا۔

ضروری وضاحت:

موجودہ ایڈیشن کی طباعت ابھی جاری تھی کہ محققین کے نئے شائع شدہ نسخہ میں مراجعت ثانیہ میں کچھ احادیث کے صحت وضعف کے حوالے سے تغیر وتبدل سامنے آگیا۔قارئین ان تبدیلیوں کو نوٹ فرمالیں۔مراجعت ثانیہ کے بعد صحیح احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

(١٠٥٥،١٠٨٤،١٢٢٨،١٦١٦،٣٢٧٩،٣٦٨٩)

مراجعت ثانیہ کے بعد ضعیف روایات درج ذیل ہیں۔ (٢٥٤،١٠٥٥،١٤٩٦،١٦٩٠،٢٥٣٢،٢٨١٠،٣٤٥٢،٣٦٤٤،)

خادم کتاب وسنت

محمد ضیاء الحق نعمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الطهارة

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱) پاکیزگی کے بیان میں (التحفة ۱)

۱۔ باب مَا جَآءَ: لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

اس بیان میں کہ بغیر طہارت کے کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ)). قَالَ هَنَّادٌ فِي حَدِيْثِهِ ((إِلَّا بِطُهُوْرٍ)). (صحيح) (صحيح ابی داؤد)) الارواء (۱۳۰) ابن ماجه تحقيق الالبانی (۲۷۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے۔اور کہا ہناد نے اپنی روایت میں بغیر طہور کی جگہ الا بطهور.

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن ہے اور اس باب میں ابو الملیح سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور بعض ان کو زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کہتے ہیں۔

۲۔ بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

وضو کی فضیلت کا بیان

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ، اَوِ الْمُؤْمِنُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ. اَوْ نَحْوِ هٰذَا. وَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَتْ مِنْ یَدَیْهِ كُلُّ خَطِیْئَةٍ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى یَخْرُجَ نَقِیًّا مِنَ الذُّنُوْبِ)). (صحیح . التعلیق الرغیب : ۱/ ۹۵)

ترجمہ: روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان، یا فرمایا: بندہ مومن اور دھوتا ہے اپنا منہ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس کے منہ سے کہ دیکھتا تھا ان کی طرف اپنی دونوں آنکھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخر قطرے پانی سے یا فرمایا مانند اس کے اور جب دھوتا ہے دونوں ہاتھ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس کے ہاتھ سے کہ پکڑا تھا ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخر قطرے پانی کے یہاں تک کہ نکلتا ہے پاک صاف ہو کر گناہوں سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے مالک سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو صالح سے جو راوی حدیث ہیں والد ہیں سہیل کے اور وہ ابو صالح سمان[1] ہیں اور نام ان کا ذکوان ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں عبد شمس ہے اور بعض نے کہا عبداللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلیمان اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے اور صنابحی وہ ہیں کہ روایت کرتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور ان کو سماع نہیں رسول اللہ ﷺ سے اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے اور کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے اور سفر کیا تھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف کہ اتنے میں آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور وہ راستے ہی میں تھے اور روایت کی ہیں انہوں نے حضرت سے بہت سی حدیثیں یعنی بواسطہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اور صنابح جو بیٹے اعسر احمسی کے ہیں وہ صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے ان کو بھی صنابحی کہتے ہیں۔ اور ان کی ایک حدیث ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کرنے والا ہوں اور امتوں پر قیامت کے دن سو نہ لڑو تم آپس میں میرے بعد یعنی آپس کی لڑائی سے امت کم ہو جائے گی تو اس فخر میں نقصان ہوگا۔[2]

---

۱ گھی بیچنے والے۔

۲ حدیث مذکور کی اسناد میں ابو صالح کا نام آ گیا تھا۔ اس لیے مولف رحمہ اللہ نے ان کی ولدیت وغیرہ بیان فرمائی اور وہ نام اسناد کے ساتھ مترجم نے اوپر سے اختصاراً حذف کر دیا ہے۔ اکثر جگہ ایسا ہی ہوا ہے۔

٣۔ باب : مَا جَآءَ اَنَّ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

اس بیان میں کہ طہارت نماز کی کنجی ہے

(٣) عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ، وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ، وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ)).

(حسن صحيح) المشكاة (٣١٢) الارواء (٣٠١) صحيح ابى داؤد (٥٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نماز کی کنجی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر (اللہ اکبر) کہنا ہے اور تحلیل (کھولنا) اس کا سلام ہے۔ یعنی تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور منافیات نماز حرام، سلام پھیرنے سے وہ سب حلال ہو جاتی ہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے۔ یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن۔ اور عبداللہ بن محمد بن عقیل بہت سچے ہیں اور کلام کیا ہے بعض علمائے محدثین نے ان کے حافظہ میں اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے فرماتے تھے کہ احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم اور حمیدی حجت پکڑتے تھے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے۔ کہا محمد نے وہ مقارب الحدیث ہیں۔ اور اس باب میں جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ، وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوْءُ)). (ضعيف . والشطر الثانى صحيح بماقبله . المشكاة : ٢٩٤)

ترجمہ: روایت ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: "جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے"۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں اس کا دوسرا جملہ کہ نماز کی کنجی طہارت (وضو) ہے صحیح ہے جبکہ پہلا جملہ کہ نماز جنت کی کنجی ہے ضعیف ہے۔ اس میں سلیمان بن قرم (سلیمان بن معاذ) اور ابویحییٰ القتات دونوں ضعیف راوی ہیں، دیکھیں میزان الاعتدال (٢/١٢٩، ٢٢٠) الکامل لابن عدی ٣/١١٠٥، ١١٠٨) المجروحین لابن حبان ١/٣٢٩۔ والضعفاء للعقیلی (٢/١٣٧) بعض محققین کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے جبکہ گزشتہ حدیث نمبر ٣ صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤۔ باب : مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

بیت الخلاء میں جاتے وقت کی دعا

(٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ)). قَالَ شُعْبَةُ: وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى((اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِالْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ)). (صحيح) الارواء (٥١) صحيح ابى داؤد (٣) الروض النيفه (٧٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نبی ﷺ جب داخل ہوتے پائخانہ میں فرماتے: یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہا، شعبہ نے اور کہا دوسری بار عبدالعزیز نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے، ناپاکی سے اور ناپاک سے یا کہا ناپاک جنوں سے اور ناپاک عورتوں سے جنوں کی۔[1]

فائدہ: مترجم کہتا ہے کہ شعبہ نے کہا عبدالعزیز نے کبھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ روایت کیا اور کبھی اَعُوْذُبِاللهِ اور یہ بھی شک راوی کو ہے کہ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہا یا مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ کہا، اس باب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن اور زید بن ارقم کی اسناد میں اضطراب ہے کہ روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور کہا سعید نے کہ روایت ہے قاسم بن عوف شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور کہا ہشام نے روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ اور معمر نے قتادہ سے بروایت نضر بن انس اور کہا شعبہ نے روایت ہے زید بن ارقم سے اور کہا معمر نے روایت ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، مترجم کہتا ہے یعنی شعبہ نے بعد قتادہ کے زید بن ارقم کا نام لیا اور معمر نے نضر بن انس کا کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس اضطراب کا سو فرمایا انہوں نے کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے روایت کی ہو دونوں سے یعنی قاسم اور نضر بن انس سے۔

(٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء جانے لگتے کہتے اللهم سے آخر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساتھ ناپاکی کے اور برے کاموں سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥۔ باب: مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعا

(٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَآءِ قَالَ: ((غُفْرَانَكَ)).

(صحيح) الارواء (٥٢) صحيح ابى داؤد (٢٢) المشكاة (٣٥٩)

[1] خبث بضم یا جمع ہے خبیث کی مراد اس سے مردان جن اور خبائث جمع خبیثہ عورتیں جنوں کی اور خبث بسکون باضد ہے طیب کی اور مراد اس سے فسق و فجور ہے اور خبائث افعال مذمومہ اور خصائل ذمیمہ ہیں۔ مجمع البحار

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ جب نکلتے بیت الخلاء سے فرماتے غُفْرَانَكَ یعنی اللہ بخشش مانگتا ہوں میں تیری۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے اسرائیل کے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن ابو بردہ سے اور ابو بردہ بیٹے ہیں ابوموسیٰ کے نام ان کا عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے اور کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔

❁ ❁ ❁ ❁

٦۔ باب: فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ

پاخانے یا پیشاب کے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے کی ممانعت میں

(٨) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا)) فَقَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ: فَقَدِمْنَاالشَّأْمَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ۔ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ . (صحيح)

صحيح ابی داؤد (٧) الارواء (٢٩٣) الروض (٩٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب جاؤ تم پائخانہ میں تو منہ نہ کرو قبلہ کی طرف نہ پاخانے کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ پیٹھ کرو اس طرف لیکن مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف[1] کہا ابو ایوب نے سو گئے ہم شام میں تو دیکھا ہم نے پائخانے کو بنے ہوئے تھے قبلہ کی طرف تو منہ پھیر لیتے ہم اس سے یعنی اس میں نہ جاتے اور مغفرت مانگتے ہم اللہ سے یعنی ان کے بنانے سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن حارث اور معقل بن ابو ہیثم سے کہ جن کو معقل بن ابو معقل کہتے ہیں اور روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوایوب کی اس باب میں احسن او رصحیح تر ہے اور ابوایوب کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد ہے اور وہ بیٹے ہیں مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری کے اور کنیت ان کی ابوبکر ہے کہا ابو ولید مکی نے کہ کہا ابوعبداللہ شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پائخانہ یا پیشاب میں اور نہ پیٹھ کرو اس طرف سو مراد اس سے جنگل ہے مگر بنے ہوئے پاخانوں میں منہ کرنا قبلہ کی طرف جائز ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق نے اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اجازت ہے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ کرنے میں پاخانہ ہو یا پیشاب مگر منہ کرنا کسی طرح جائز نہیں جنگل میں نہ مکان میں۔

---

[1] یہ حکم مدینہ طیبہ کا ہے کہ وہاں مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے سے قبلہ ایک بازو رہتا ہے۔

۷۔ باب : مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

قبلہ کی طرف منہ اور پشت کرنے کے جواز میں

(۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ، فَرَاَيْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۰) البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے۔
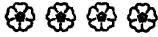
ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ کرنے کو قبلے کی طرف پیشاب کے وقت پھر دیکھا میں نے آپ ﷺ کی وفات سے ایک برس پیشتر منہ کرتے ہوئے ان کو۔

فائدہ : اس باب میں ابوقتادہ اور عائشہ اور عمار سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث جابر کی اس باب میں حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے ابوزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے وہ ابوقتادہ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اور خبر دی ہم کو اس روایت سے قتیبہ نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہ[۱] نے اور حدیث جابر کی رسول اللہ ﷺ سے اصح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان[۲] وغیرہ نے اور روایت کی ہم سے ہناد نے نقل کی انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے عم واسع بن حبان سے انہوں نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے ایک بار چڑھا میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر سو دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاخانہ کرتے ہوئے منہ کیے ہوئے شام کو اور پیٹھ کیے ہوئے کعبہ کی طرف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۰) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ : اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ. (ضعيف الاسناد) صحيح ابی داؤد (۹) قال بعض الناس ابن لهيعه ضعيف بعد اختلاط و مدلس۔ وابوالزبير مدلس۔

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے دیکھا' رسول اللہ ﷺ کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف۔ خبر دی ہمیں اس روایت کی قتیبہ ابن لہیعہ نے۔ (اس کو البانی اور بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔)

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَقِيْتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ حَفْصَةَ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ. (صحيح) البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے۔

---

[۱] لہیعہ میں لام مفتوح اور ہائے مکسور پھر یائے ساکن پھر عین مفتوح ہے۔

[۲] قطان کے معنی روئی دھنکنے والے۔ اللہ اللہ حدیث کی کیا فضیلت ہے کہ اس سے ایسے لوگوں نے یہ بلند درجے پائے۔

ترجمہ : روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت حفصہؓ کے گھر (کی چھت) پر چڑھا' تو میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو منہ کیے ہوئے شام کی طرف اور پیٹھ کیے ہوئے کعبہ کی طرف۔

❀❀❀❀

٨۔ باب : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت میں

(١٢) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ' مَا كَانَ يَبُوْلُ إِلَّا قَاعِدًا. (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٠١)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جو کہے تم سے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے سچا نہ جانو اس کو، نہ تھے پیشاب کرتے مگر بیٹھ کر۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے عمر اور بریدہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس باب میں احسن ہے اور اصح اور حدیث عمر کی مروی ہے عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوئے پیشاب کرتے فرمایا آپ ﷺ نے اے عمر رضی اللہ عنہ نہ پیشاب کرو کھڑے ہوکر پھر نہ پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہوکر بعد اس کے۔ (اس کو البانی اور بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔ اس میں عبدالکریم راوی ضعیف ہے دیکھیں تقریب (٤١٥٦) و (ضعیف۔ ابن ماجہ: ٣٠٨۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة ٩٣٤)

اور مرفوع کیا اس حدیث کو عبدالکریم ابن ابی المخارق نے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو ایوب سختیانی نے اور کلام کیا ان میں اور روایت کیا عبداللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہوکر جب سے مسلمان ہوا اور یہ حدیث بہت صحیح ہے عبدالکریم کی حدیث بریدہ سے اس باب میں غیر محفوظ ہے، یعنی اس میں کچھ سہو کا احتمال ہے اور مراد نہی سے اس باب میں نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور مروی ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ ظلم ہے پیشاب کرنا کھڑے ہوکر[1]۔

٩۔ بَابُ : مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت میں

(١٣) عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ

[1] یعنی کراہت سے خالی نہیں۔

فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا ، فَأَتَيْتُهُ بِوُضُوْءٍ فَذَهَبْتُ لِأَتَأَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِي حَتَّىٰ كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ. [فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَىٰ خُفَّيْهِ. (صحيح) الارواء (٥٧) صحيح ابى داؤد (١٨) الروض (٢٨١) الصحيحة (٢٠١)

ترجمہ: روایت ہے ابو وائل رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ آئے ایک قوم کے کوڑے پر سو پیشاب کیا اس پر کھڑے ہو کر پھر لایا میں آپ کے لیے پانی وضو کا اور پیچھے ہٹنے لگا میں پس بلایا مجھ کو نبی کریم ﷺ نے یہاں تک کہ پہنچا میں ان کے پیچھے یعنی نزدیک ان کے پھر وضو کیا آپ نے اور مسح کیا موزوں پر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور ایسا ہی روایت کیا منصور نے اور عبیدہ ضبی نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور ابو عاصم بن بہدلہ نے ابو وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی ﷺ سے اور حدیث ابو وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور رخصت دی اہل علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی۔

❀❀❀❀

١٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الاسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت پردہ[1] کرنے کے بیان میں

(١٤) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ[2] مِنَ الْأَرْضِ. (صحيح . سلسله احاديث الصحيحة : ١٠٧١) صحيح أبى داود (١١)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو کپڑے نہ اٹھاتے جب کہ نزدیک نہ ہو جاتے زمین سے۔ (اس کو البانی نے صحیح جبکہ بعض محققین نے اعمش مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔)

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے ایسا ہی روایت کیا محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو اور روایت کیا وکیع اور حماد نے اعمش سے، کہا اعمش نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تھے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا نہ اٹھاتے اپنا کپڑا جب تک کہ نہ نزدیک ہو جاتے زمین کے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور کہتے ہیں اعمش کو انس رضی اللہ عنہ بن مالک[1] سے سماع نہیں اور نہ کسی اور صحابی سے رسول اللہ ﷺ کے اور دیکھا ہے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو نماز پڑھتے اور حکایت کی ان کی نماز کی، اور نام اعمش کا سلیمان بن مہران ہے اور کنیت ان کی ابو محمد کاہلی ہے اور وہ مولیٰ[2] ہیں بنی کاہل کے، کہا اعمش نے باپ میرے چھوٹے ہوتے ہی لائے گئے تھے ملک اسلام میں پھر وارث کیا ان کو مسروق نے۔

---

[1] یعنی نظر خلق سے۔

[2] مصدر اس کا دنو ہے۔

١١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی کراہت کے بیان میں

(١٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ . (صحيح) صحيح أبي داود (٢٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ چھوئے مرد ذکر اپنا سیدھے ہاتھ سے۔

فائدہ: اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور سلیمان رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور نام ابوقتادہ کا حارث بن ربعی ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں استنجاء کرنا سیدھے ہاتھ سے[1]

١٢۔ بَابُ : الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

پتھروں سے استنجاء کرنے کے بیان میں

(١٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : قِيْلَ لِسَلْمَانَ : قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى الْخِرَآءَةَ ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْبَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ يَّسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ، اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (٥)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہ کہا گیا سلمان فارسی سے تحقیق[2] سکھائی تم کو نبی تمہارے نے ہر چیز یہاں تک کہ طریقہ پاخانہ یا پیشاب کا کہا سلمان نے ہاں منع کیا ہم کو اس سے کہ قبلے کی طرف منہ کریں ہم پاخانے یا پیشاب کے وقت یا استنجاء کریں ہم اپنے داہنے ہاتھ سے یا استنجا کرے کوئی ہم میں سے تین ڈھیلوں سے کم یا استنجا کریں ہم گوبر یا لید یا ہڈی سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے ہیں کہ استنجا پتھروں سے کافی ہے اگرچہ پانی ساتھ استعمال نہ کرے جب کہ جاتا رہے اثر پاخانہ اور پیشاب کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

---

[1] کہ اس میں چھونا پڑتا ہے ذکر کو۔

[2] یہود نے ان سے بطور طعن کہا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہمارے نبی نے ہم کو ایسے ہی تعلیم دی ہے۔

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

دو پتھروں سے استنجاء کرنے کے بیان میں

(۱۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ، فَقَالَ: ((الْتَمِسْ لِي ثَلَاثَةَ اَحْجَارٍ)) قَالَ : فَاَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ ، فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ ، وَقَالَ : ((اِنَّهَا رِكْسٌ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کو سو فرمایا آپ نے ڈھونڈ و میرے لیے تین ڈھیلے کہا عبداللہ نے لایا میں دو پتھر اور ایک ٹکڑا گوبر کا، سو لے لیے آپ ﷺ نے پتھر اور پھینک دیا گوبر کو اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اور ایسا ہی روایت کیا قیس بن ربیع نے اس حدیث کو ابواسحاق سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا معمر اور عمار بن زریق نے ابواسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے، اور روایت کیا زہیر نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور روایت کیا زکریا بن ابوزائدہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور اس روایت میں اضطراب ہے، کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کون سی روایت ان میں ابواسحاق سے زیادہ صحیح ہے تو کچھ جواب نہ دیا انہوں نے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے تو انہوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا مگر تجویز کی انہوں نے حدیث زہیر کی جو مروی ہے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ عبداللہ سے زیادہ صحیح ہے اور لکھا اسی کو اپنی کتاب جامع میں یعنی بخاری میں اور صحیح تر ہے میرے نزدیک حدیث اسرائیل قیس کی جو مروی ہے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابوعبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے اس لیے کہ اسرائیل بہت اثبت ہیں اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابواسحاق کی حدیث کو بہ نسبت اور لوگوں کے اور متابعت[1] کی ہے ان کی روایت کی قیس بن ربیع نے بھی اور سنا میں نے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ سے کہتے تھے میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے جو فوت ہوگئی ہیں مجھ سے حدیثیں سفیان کی کہ مروی ہیں ابواسحاق سے تو اسی سبب سے کہ تکیہ کیا میں نے اسرائیل پر کہ وہ بیان کرتے تھے ان کو پورا پورا کہا ابوعیسیٰ نے اور زہیر کی روایتیں ابواسحاق سے کچھ ایسی قوی نہیں اس لیے کہ سماع زہیر کا ان سے اخیر وقت میں ہے۔ سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے جب سنے تو حدیث زائدہ اور زہیر کی تو نہ پرواہ رکھ اس کی کہ نہ سنے تو غیر سے مگر حدیث ابو اسحاق[2] کی اور نام ان کا عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ بن

---

[1] ایک راوی دوسرے کی مثل بیان کرے اس کو اصطلاح محدثین میں متابعت کہتے ہیں۔

[2] یعنی ابواسحاق کی حدیث اگر زہیر بیان کریں تو اس کو اور بھی کسی سے دریافت کر لے۔

مسعود نے نہیں سنا اپنے باپ سے اور نہیں معلوم نام ان کا، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا عمرو نے پوچھا میں نے ابوعبیدہ بن عبداللہ سے کچھ یاد رکھتے ہو تم عبداللہ کی باتیں؟ کہا انہوں نے نہیں۔

❀❀❀❀

۱٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

ان چیزوں کے بیان میں جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے

(۱۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ)). (صحيح. الارواء : ٤٦. المشكاة (٣٥٠) الضعيفة تحت الحديث : ١٠٢٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: استنجاء نہ کرو گوبر اور ہڈی سے کہ وہ خوراک ہے تمہارے جن بھائیوں کی۔

فائدہ : اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے مروی ہے یہ حدیث اسماعیل بن ابراہیم وغیرہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے کہ تھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ الجن میں آخر حدیث تک کہ طویل ہے سو کہا شعبی نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: استنجاء نہ کرو گوبر سے اور نہ ہڈیوں سے کہ وہ خوراک ہے تمہارے جن بھائیوں کی۔ اور روایت اسماعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

❀❀❀❀

۱۵ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَآءِ

پانی سے استنجا کرنے کے بیان میں

(۱۹) عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ، فَإِنِّي أَسْتَحْيِيْهِمْ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ. (صحيح الارواء : ٤٢)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ معاذہ سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم کرو تم اپنے شوہروں کو کہ استنجا کیا کریں پانی سے کہ میں شرماتی ہوں ان سے اس لیے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

فائدہ : اور اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی اور انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں استنجا کو نا پانی سے اگر چہ استنجا کرنا پتھروں سے بھی کافی ہے ان کے نزدیک اور منتخب اور افضل جانتے ہیں پانی سے استنجا کرنا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد وراسحاق۔

❀❀❀❀

١٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو دور جاتے

(٢٠) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَاَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ. (صحيح) الصحيحة (١١٥٩) صحيح ابى داؤد (٢'١)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا تھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں سو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو اور بہت دور[1] گئے۔

فائدہ : اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابو قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحیٰ بن عبید سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو موسیٰ اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے نبی ﷺ سے کہ وہ جگہ ڈھونڈتے تھے پیشاب کے لیے جیسے مسافر جگہ ڈھونڈتا ہے اترنے کو اور نام ابو سلمہ کا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے۔

❀❀❀❀

١٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

اس بیان میں کہ غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

(٢١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحَمِّهِ. وَقَالَ: ((إِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ)). (صحيح : الا شطر الثانى منه) المشكاة (٣٥٣) ضعيف ابى داؤد (٦) صحيح ابى داؤد (٢١) "تمام المنة" بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پیشاب کرنے سے غسل خانہ میں اور کہا کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے۔ (نوٹ! غسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے یہ جملہ حدیث صحیح سے ثابت ہے۔)

فائدہ : اور اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے، اس کو مرفوعاً نہیں جانتے ہم

[1] یعنی اتنی دور گئے کہ نظر سے غائب ہو گئے اور موجب حیا یہی ہے۔

مگر اشعث بن عبداللہ کی روایت سے اور کہتے ہیں ان کو اشعث اعمیٰ، اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے پیشاب کرنا غسل خانہ میں اور کہا اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے ان میں ابن سیرین شامل ہیں' اور کہا ان سے لوگوں نے اسی سے وسواس ہوتا ہے، جواب دیا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہی ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں یعنی اس کے سوا کوئی وسواس پیدا نہیں کرسکتا اور کہا ابن مبارک نے جائز ہے پیشاب کرنا غسل خانہ میں جب بہادے اس پر پانی کہا ابوعیسیٰ نے بیان کی ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے اس نے حبان سے اس نے عبداللہ بن مبارک سے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ

مسواک کے بیان میں

(۲۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ ، لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ)). (صحيح) الارواء (۷۰) صحيح ابی داؤد (۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر نہ خیال ہوتا مجھے مشقت کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کرنے کا ہر نماز کے وقت۔ (اس کو البانی اور بعض محققین دونوں نے صحیح کہا ہے)

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث روایت کی محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث ابوسلمہ کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور زید بن خالد کی نبی ﷺ سے دونوں صحیح ہیں میرے نزدیک اس لیے کہ مروی ہے بہت سندوں سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے لیکن محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابوسلمہ کی زید بن خالد سے صحیح تر ہے، اور اس باب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حذیفہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور ایوب رضی اللہ عنہ اور تمام بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور واثلہ رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳) عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ، وَلَاَ خَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ))، قَالَ : فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِی الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ، لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰى مَوْضِعِهٖ.

(صحيح) صحيح ابی داؤد (۳۷) البانی نے صحیح جبکہ بعض محققین نے محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد جہنی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اگر خیال نہ ہوتا مشقت ڈالنے کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرتا تاخیر عشاء کا تہائی رات تک۔ کہا ابوسلمہ نے زید آتے تھے نماز کے لیے مسجد میں اور مسواک ہوتی ان کے کان کے اوپر جیسے قلم ہوتا ہے کاتب کے کان پر جب کھڑے ہوتے نماز کو مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اسی جگہ میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

اس بیان میں کہ جب آدمی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے دھو نہ لے

(۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ[1] بَاتَتْ يَدُهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب جاگے کوئی تم میں رات[2] کو تو نہ ڈال دے اپنا ہاتھ برتن میں جب تک نہ ڈالے اس پر پانی دو بار یا تین بار اس لیے کہ نہیں جانتا رات کو کہاں رہا ہاتھ اس کا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے پسند کرتا ہوں میں کہ اس سونے والا دوپہر ہو یا کوئی وقت نہ ڈالے اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں جب تک نہ دھو لے اسے پھر اگر ڈال دیا اس نے دھونے سے پہلے تو مکروہ ہے مگر نہیں نجس ہوگا وہ پانی جب تک کہ نہ ہو اس کے ہاتھ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگے کوئی رات کو اور ڈال دے ہاتھ پانی میں دھونے سے پہلے تو وہ پانی بہا دینا چاہیے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے، تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ بہا دے پانی اور کہا اسحاق نے جب جاگے کوئی رات کو یا دن کو تو نہ ڈالے ہاتھ اپنا پانی میں۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنا

(۲۵) عَنْ رِبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

---

[1] مصدر اس کا ہے بیتوتہ یعنی شب کو رہنا۔

[2] یہ قید اتفاقی ہے کہ دن کے جاگنے کا بھی یہی حکم ہے اس لیے کہ غفلت کی حالت میں خواب میں برابر ہے رات ہو یا دن۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)). (حسن) الارواء (٨١) المشكاة (٤٠٤) صحيح الترغيب (١/٨٧) صحيح ابي داؤد (٩٠) (البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے رباح بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے وہ اپنے باپ سے کہتے ہیں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: اس کا وضو ہی نہیں ہوتا جو نام نہ لے اللہ کا وضو کے شروع میں۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا احمد نے اس باب میں میں کوئی حدیث ایسی نہیں پاتا کہ جس کی اسناد عمدہ ہوں اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دیا بسم اللہ کو قصداً تو پھر وضو کرے اور اگر بھولے سے چھوڑا یا اس حدیث کی تاویل کرتا ہے تو مضائقہ نہیں۔ کہا محمد بن اسماعیل نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث رباح بن عبدالرحمٰن کی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور رباح بن عبدالرحمٰن جو روایت کرتے ہیں اپنے دادے سے وہ اپنے باپ سے تو باپ ان کے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں اور ابو ثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین اور رباح بن عبدالرحمٰن وہ ابوبکر بیٹے حویطب کے ہیں بعضے راویوں نے روایت کیا اس حدیث کو سو کہا روایت ہے ابوبکر حویطب سے پس منسوب کیا ان کو ان کے دادا کی طرف۔

❀❀❀❀

(٢٦) عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ ، عَنْ جَدَّتِهٖ بِنْتِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ اَبِيْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مِثْلَهٗ . (صحيح) (البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے رباح بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب سے انہوں نے اپنے دادے سے وہ اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح۔

❀❀❀❀

٢١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں

(٢٧) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ، وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ)). (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٠٥)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب وضو کرے تو ناک صاف کر اور جب پتھر لے (استنجاء کے لیے) تو طاق لے[1] اس باب میں روایت ہے عثمان اور لقیط اور ابن عباس اور مقدام بن معدیکرب اور وائل بن حجر

[1] یعنی تین یا پانچ یا سات۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اور کہا ایک جماعت نے اس شخص کے بارے میں کہ چھوڑ دیوے مضمضہ اور استنشاق تو کہا بعضوں نے اگر چھوڑ دے وضو میں اور پڑھ لے نماز تو پھر دہراوے نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت میں برابر اور یہی کہتے ہیں ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا احمد نے استنشاق[1] زیادہ موکد ہے کلی سے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اور کہا ایک جماعت نے اہل علم سے کہ اعادہ کرے جنابت میں اور نہ اعادہ کرے وضو میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ نے نہ وضو میں اعادہ کرے نہ غسل جنابت میں بلکہ وہ دونوں[2] سنت ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی، سو واجب نہیں اعادہ جو چھوڑ دے اس کو وضو میں یا غسل میں اور یہی قول ہے مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ : الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ

کلی اور ناک میں ایک ہی چلو سے پانی ڈالنا درست ہے

(۲۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ، فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا آپ نے ایک ہی چلو سے ایسا ہی تین بار کیا۔ یعنی ایک چلو لے کر آدھا منہ میں اور آدھا ناک میں ڈالا۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے غریب ہے، اور روایت کی ہے مالک اور ابن عیینہ اور اکثر لوگوں نے یہ حدیث عمرو بن یحيي سے اور نہیں ذکر کیا اس بات کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور اس کو ذکر کیا فقط خالد نے اور خالد ثقہ حافظ ہیں۔ اہل حدیث کے نزدیک اور کہا بعض علماء نے مضمضہ اور استنشاق میں ایک چلو کافی ہے اور کہا بعضوں نے ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ الگ الگ پانی لے دونوں کے لیے اور کہا شافعی نے اگر دونوں ایک چلو سے کرے جائز ہے اور اگر الگ الگ کرے تو بہتر ہے ہمارے نزدیک۔

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

داڑھی کا خلال کرنے کے بیان میں

(۲۹) عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ. أَوْقَالَ فَقُلْتُ لَهُ:

[1] ناک میں پانی دینا۔ [2] یعنی مضمضہ واستنشاق۔

أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ؟ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ‘. (صحيح) الروض (٤٧٥) (بعض محققین نے اس کو عبدالکریم راوی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے حسان بن بلال سے کہا کہ میں نے دیکھا عمار بن یاسر کو وضو کیا اور خلال کیا داڑھی میں پس کہا گیا ان سے یا کہا حسان نے کہ میں نے کہا ان سے کیا خلال کرتے ہو اپنی داڑھی کا؟ کہا عمار نے کون روکتا ہے مجھ کو خلال سے اور دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خلال کرتے اپنی داڑھی کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمرو نے ان سے سفیان نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے حسان بن بلال نے ان سے عمار نے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں عائشہ ام سلمہ اور انس اور ابن ابی اوفی اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابی عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہا احمد نے کہا ابن عیینہ نے نہیں سنی عبدالکریم نے حدیث خلال کی حسان بن بلال سے، روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے اسرائیل نے ان سے عامر بن شقیق نے ان سے ابو وائل نے ان سے عثمان بن عفان نے کہ نبی ﷺ خلال کرتے تھے اپنی داڑھی میں، کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، اور محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا سب سے زیادہ صحیح اس باب میں حدیث عامر بن شقیق کی ہے، ابو وائل سے جو مروی ہے عثمان رضی اللہ عنہ سے اور قائل ہیں اس کے اکثر اہل علم صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے ہیں داڑھی کے خلال کو اور یہی کہتے ہیں شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور کہا احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اگر بھول سے چھوٹ جائے تو وضو جائز ہے اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دے بھول سے یا تاویل کی راہ سے تو کافی ہے اس کو اور جو چھوڑ دے قصداً تو پھر وضو کرے۔

(۳۰) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ رضی اللہ عنہما ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِثْلَهُ. (بعض محققین کہتے ہیں اس میں قتادہ اور سعید بن ابی عروبہ دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حسان بن بلال سے انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۹۸) تخريج احاديث الملمثارة (٣٢٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ خلال کرتے تھے اپنی داڑھی میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ اَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ

سر کے مسح کے بیان میں کہ آگے سے شروع کرے اور پیچھے تک لے جائے

(۳۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ: بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۰۹) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۱۷۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسح کیا اپنے سر کا ہاتھ سے سو آگے سے لے گئے پیچھے تک اور پیچھے سے لائے آگے کو یعنی شروع کیا سر کے اگلے حصے سے پھر پیچھے لے گئے اپنی گدی تک پھر پلٹایا ہاتھوں کو یہاں تک کہ لوٹا لائے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر دونوں پیر دھوئے۔

فائدہ : اور اس باب میں معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی بہت صحیح ہے اور اس باب میں اور بہت اچھی اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ اَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

سر کا مسح پیچھے سے شروع کرنے کے بیان میں

(۳۳) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ : بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا: ظُهُوْرِهِمَا وَ بُطُوْنِهِمَا. (اسناده حسن عندالالبانی) (بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ نبی ﷺ نے مسح کیا اپنے سر کا دو مرتبہ شروع کیا پیچھے سے سر کی پہلی بار پھر آگے سے اور مسح کیا دونوں کانوں کا باہر اور اندر ان کے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور بہت عمدہ اور اختیار کیا ہے بعض اہل کوفہ نے اس حدیث کو انہیں میں سے ہیں وکیع بن جراح۔

۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ اَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

سر کا مسح ایک بار کرنے کے بیان میں

(۳۴) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ : اَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ: مَسَحَ رَأْسَهُ

وَمَسَحَ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً. (حسن الاسناد عند الالبانی) المشكاة (٤١٤)

(بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن عقیل راوی کو جمہور نے ضعیف کہا ہے اور جنہوں نے اس کے برعکس کہا ہے انہوں نے غلطی کی ہے۔ نیز اس کی سند میں ابن عجلان راوی مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے دیکھا وضو کرتے ہوئے نبی ﷺ کو کہا مسح کیا آپ ﷺ نے سر کا آگے بھی اور پیچھے بھی اور دونوں کنپٹی کا اور کانوں کا ایک بار۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ربیع کی حسن ہے صحیح ہے بہت سندوں سے کہ مسح کیا آپ ﷺ نے سر کا ایک بار اور اسی پر عمل تھا اکثر صحابیوں کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں جعفر بن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ ایک بار کرے مسح سر کا، روایت کیا ہم سے محمد بن منصور نے کہا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہتے تھے کہ پوچھا میں نے جعفر بن محمد سے کہا سر کا مسح کافی ہوتا ہے ایک بار تو کہا انہوں نے بے شک کافی ہوتا ہے قسم ہے اللہ کی۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ: اَنَّهُ يَاْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيْدًا

اس بیان میں کہ سر کے مسح کے لیے تازہ پانی لے

(۳۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ، وَأَنَّهُ مَسَحَ رَاْسَهُ بِمَآءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ دیکھا انہوں نے آنحضرت ﷺ کو کہ وضو کیا آپ ﷺ نے اور مسح کیا آپ ﷺ نے سر کا سوائے اس پانی کے جو بچا تھا دونوں ہاتھوں سے۔ (یعنی مسح کے لیے الگ پانی لیا)

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابولہیعہ نے اس کو حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے تحقیق نبی ﷺ نے وضو کیا اور مسح کیا سر کا اس پانی سے جو بچا ہاتھوں سے اور روایت عمرو بن حارث کی صحیح تر ہے حبان سے اس لیے یہی مروی ہے بہت سندوں سے عبداللہ بن زید وغیرہ سے کہ لیا نبی ﷺ نے پانی تازہ، اسی پر عمل ہے اکثر اہلِ علم کا کہ مسح کرے تازہ پانی سے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

کانوں کے باہر اور اندر مسح کرنے کے بیان میں

(۳۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ : ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا.

(حسن، صحيح) الارواء الغليل (٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا اور کانوں کے اوپر کا اور اندر کا۔

فائدہ: اور اس باب میں ربیع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے دونوں کانوں کے اوپر اور اندر۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

اس بیان میں کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں[1]

(۳۷) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا، وَيَدَيْهِ ثَلٰثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَقَالَ: ((اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاسِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دھویا منہ اپنا تین بار اور ہاتھ تین بار اور مسح کیا اپنے سر کا اور فرمایا کان داخل ہیں سر میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے نہیں جانتا میں یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابوامامہ کا، یعنی کان سر میں داخل ہیں اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی مضبوط نہیں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہلِ علم کا اصحاب اور تابعین سے کہ کان داخل ہیں سر میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا، کہا بعض اہل علم نے جو سامنے ہے کانوں سے منہ میں داخل ہے اور جو پیچھے ہے وہ سر میں، اور کہا اسحاق نے بہتر ہے کہ مسح کرے آگے کا منہ کے ساتھ اور پیچھے کا سر کے ساتھ۔

❀❀❀❀

۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِی تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

انگلیوں کا خلال کرنے کے بیان میں

(۳۸) عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : ((اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کر انگلیوں کا۔

---

[1] یعنی اس کے مسح کو تازہ پانی لینا کچھ ضروری نہیں۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس اور مستورد اور ابوتراب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ خلال کیا پیروں کی انگلیوں کا وضو میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا اسحاق نے خلال کرے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا اور ابوہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

(۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِذَا تَوَضَّأْتَ، فَخَلِّلْ [بَيْنَ] أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ)). (حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٠٦) المشكاة (٤٠٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کر ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(۴۰) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ.

(صحيح) ابن ماجه (٤٤٦)

ترجمہ: روایت ہے مستورد بن شداد فہری سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے ملتے اپنے پیر کی انگلیاں ہاتھ کے چھنگلیا سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ ((وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ))

اس بیان میں کہ خرابی ہے ایڑیوں والوں کے لئے دوزخ سے یعنی وضو میں احتیاط کرنی چاہیے کہ سوکھی نہ رہیں

(۴۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے واسطے ایڑیوں کے دوزخ سے۔

فائدہ : اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور جابر بن عبداللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص اور یزید بن ابی سفیان سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا انہوں نے خرابی ہے ایڑیوں کی اور تلووں کی دوزخ سے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مسح جائز نہیں پیروں پر جب تک نہ ہو موزہ یا جراب۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

ایک ایک بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

(۴۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً. (صحيح) ابن ماجه (٤١١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وضو کیا رسول ﷺ نے ایک ایک بار۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عمر اور جابر اور بریدہ اور ابورافع اور ابن الفا کہہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بہت اچھی ہے اس باب میں اور بہت صحیح ہے اور روایت کیا رشد بن سعد وغیرہ نے اس حدیث کو ضحاک بن شرحبیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ وضو کیا نبی ﷺ نے ایک ایک بار اور یہ روایت کچھ خوب نہیں، اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۳۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

دو دو بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

(۴۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

(حسن صحيح) صحيح ابى داؤد (١٢٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار دھویا اعضاء کو وضو میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن ثوبان کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن فضل سے اور اسناد حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تین تین بار۔

❀❀❀❀

۳۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

تین تین بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

(۴۴) عَنْ عَلِيٍّ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا. (صحيح) صحيح ابى داؤد (١٠٠)

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تین تین بار۔

فائدہ : اور اس باب میں عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو امامہ اور ابورافع اور عبداللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر اور عبداللہ بن زید اور ابوذر سے بھی روایت ہے، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی کی بہت اچھی ہے اور اصح ہے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ وضوء کافی ہے ایک ایک بار اور دو بار بہتر ہے اور تین تین بار بہت افضل ہے اور اس سے بڑھ کر نہیں اور کہا ابن مبارک نے مجھے خوف ہے کہ گناہ میں پڑے گا وہ جو تین بار سے زیادہ دھوئے اور کہا احمد اور اسحاق نے تین سے زیادہ وہی دھوئے گا جو مبتلا ہے یعنی وسواس میں۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا

ایک بار اور دو بار اور تین بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

(۴۵) عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ : قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ : حَدَّثَكَ[1] جابِرٌ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، وَثَلٰثًا ثَلٰثًا ؟ قَالَ : نَعَمْ. (ضعيف) ابن ماجه (۴۱۰) المشكاة ۴۲۲۔
اس میں ثابت بن أبی صفیہ الثمالی راوی ضعیف ہے۔تقریب (۸۱۸) اور شریک قاضی مدلس ہے۔ بعض محققین کے نزدیک اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثابت بن ابوصفیہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابوجعفر سے کہ کیا حدیث بیان کی تم سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار؟ کہا جابر نے: ہاں!۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابوصفیہ سے کہا پوچھا میں نے ابوجعفر سے کیا تم سے بیان کیا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ وضو کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک بار کہا ہاں بیان کیا ہم سے اس کو ہناد اور قتیبہ نے دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے وکیع نے انہوں نے ثابت سے اور یہ زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے اس لیے کہ مروی ہے بہت سی سندوں سے ثابت ہے مثل وکیع کی روایت کے اور شریک سے بہت غلطیاں ہوتی ہیں اور ثابت ابن ابوصفیہ وہ ابوحمزہ ثمالی ہیں۔

❀❀❀❀

(۴۶) عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ جَعْفَرٍ : حَدَّثَكَ جَابِرٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ؟ قَالَ: نَعَمْ ، وَحَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ ، قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِيْ صَفِيَّةَ. (اسناده صحيح عند الالبانی) صحيح ابی داؤد (۱۰۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں بھی ثابت بن ابی صفیہ رافضی ہے۔تقریب (۸۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ثابت بن ابوصفیہ سے کہا: پوچھا میں نے ابوجعفر سے کیا تم سے بیان کیا ہے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ وضو کیا

[1] أیْ أحَدَّثَكَ.

رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ؟ کہا کہ ہاں اور بیان کیا ہم سے اس کو ہناد اور قتیبہ نے' دونوں نے کہا بیان کیا ہمسے وکیع نے' انہوں نے ثابت بن ابوصفیہ سے۔

❀❀❀❀

۳۶۔ بَابُ : فِيمَنْ يَتَوَضَّأُ بَعْضَ وُضُوئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلٰثًا

اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضاء دو بار دھوئے جائیں اور بعض تین بار

(٤٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ: فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. (صحيح الاسناد : وقوله في الرجلين : "مرتين" شاذٌ)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا، سو دھویا اپنا منہ تین بار اور دھوئے دونوں ہاتھ دو بار اور مسح کیا سر کا اور دھوئے دونوں پیر۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی حدیثوں میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے دھوئے بعض اعضاء وضو کے ایک بار اور بعض تین بار اور اجازت دی ہے بعض اہلِ علم نے اس کی کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ دھوئے آدمی بعض اعضاء تین بار اور بعض دو بار اور بعض ایک بار۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ : فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ ؟

نبی ﷺ کے وضو کے بیان میں کہ وہ کیسا تھا؟

(٤٨) عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا' ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَا ثًا ، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَا ثًا ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَا ثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَا ثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ مَرَّةً ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

(صحيح) صحيح أبي داود (١٠١' ١٠٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوحیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا انہوں نے' سو دھوئے دونوں ہاتھ انہوں نے خوب صاف کر کے پھر تین کلیاں کیں اور تین بار ناک میں پانی دیا اور تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے تین بار اور مسح کیا سر کا ایک بار پھر دھوئے دونوں پیر ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے اور لیا بچا ہوا پانی وضو کا پھر پیا کھڑے ہو کر پھر فرمایا چاہا میں نے کہ دکھا دوں تم کو وضو رسول اللہ ﷺ کا کہ کیسا تھا۔

فائدہ :اور اس باب میں عثمان اور عبداللہ بن زید اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ربیع اور عبداللہ بن انیس سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ اور ہناد نے ان دونوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبد خیر سے ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مثل روایت ابوحیہ کے لیکن عبد خیر نے کہا جب فارغ ہوئے وضو سے لیا تھوڑا پانی بچا ہوا وضو کا چلو میں اور پی لیا کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے، ابواسحاق ہمدانی نے ابوحیہ اور عبد خیر اور حارث سے ان سب نے علی رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی زائدہ بن قدامہ اور کئی لوگوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے حدیث وضو کی بہت بڑی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے سو خطا کی ان کے اور ان کے باپ کے نام میں سو کہا مالک بن عرفطہ نے اور روایت کی گئی ہے ابوعوانہ سے انہوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی گئی ابوعوانہ سے، وہ روایت کرتے ہیں مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کی اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٤٩) عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِي حَيَّةَ ، اِلَّا أَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ : كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُوْرِهِ ، اَخَذَ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهِ بِكَفِّهِ فَشَرِبَهُ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبد خیر سے انہوں نے ذکر کیا علی رضی اللہ عنہ سے مثل حدیث ابوحیہ کی مگر عبد خیر نے کہا کہ جب فارغ ہو گئے وضو سے لیا تھوڑا پانی بچا ہوا وضو کا چلو میں اور پی لیا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

اس بیان میں کہ وضو کے بعد میانی پر پانی چھڑکنا چاہیے

(٥٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((جَآءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ)).

(ضعيف) ابن ماجه ٤٦٣۔ الضعيفة (١٣١٢) الصحيحة ٥١٩، ٥٢٠۔ المشكاة ٣٦٧۔ اس میں حسن بن علی الہاشمی منکر الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور کہا یا محمد ﷺ جب وضو کرو تم تو پانی چھڑک لو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہیں اور

اس باب میں ابوالحکم بن سفیان اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن حارثہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور کہا بعض نے سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان اور اضطراب کیا ہے اس حدیث میں۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِيْ إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

وضو پورا کرنے کے بیان میں

(۵۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ ؟)) قَالُوْا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَكَثْرَةُ الْخُطٰى إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)).

(صحيح) ابن ماجه (٤٢٨) صحيح الترغيب ١٨٧، ٣٠٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اس کی جس سے مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ گناہوں کو اور بلند کرتا ہے درجوں کو، عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا: پورا کرنا وضو کا تکلیفوں میں اور بار بار جانا مسجدوں کی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری کے سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے قتیبہ نے کہا روایت کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے ان سے علاء نے مانند اس حدیث کے اور کہا قتیبہ نے اپنی روایت میں لفظ فذلکم الرباط تین بار اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور ان کو عبیدہ بن عمر کہتے ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبدالرحمٰن بن عائش اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور علاء بن عبدالرحمٰن بیٹے یعقوب جہنی کے ہیں اور ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

❀❀❀❀

(۵۲) عَنِ الْعَلَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ : نَحْوَهُ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ : ((فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)) ثَلَاثًا. (صحيح)

ترجمہ: حضرت علاء سے روایت ہے اسی طرح، اور کہا قتیبہ نے اس حدیث میں لفظ: ''سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا، سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا، سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا'' تین مرتبہ۔

۴۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّمَنْدُلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

رومال سے بدن پونچھنے کے بیان میں بعد وضو کے

(۵۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : ((كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ)). (ضعيف الاسناد) اس

میں ابومعاذ سلیمان بن ارقم راوی ضعیف ہے۔ (دیکھیں تقریب (۲۵۳۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھا رسول اللہ ﷺ کا ایک کپڑا کہ پونچھتے تھے اس سے بدن اپنا بعد وضو کے۔

فائدہ: اور اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے۔

(٥٤) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : ((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ)). (ضعيف الاسناد)

اس میں رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زید بن انعم افریقی دونوں ضعیف راوی ہیں۔ رشدین کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ تقریب (۱۹۴۲)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب وضو کرتے تو پونچھتے منہ اپنا کپڑے کے کنارے سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الفریقی دونوں ضعیف ہیں حدیث میں، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہؓ کی بھی کچھ ایسی قوی نہیں اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ صحیح نہیں ہوا، اور ابومعاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اجازت دی ہے بعض علماء صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے رومال رکھنے میں وضو کے یعنی پونچھنے میں رومال سے اور جس نے مکروہ رکھا پونچھنا تو اس لیے کہ کہا جاتا ہے کہ وضو تولا جاتا ہے اور مروی ہے یہ بات سعید بن مسیب اور زہری سے روایت کی ہے محمد بن حمید نے کہا روایت کی ہم سے جریر نے انہوں نے علی بن مجاہد سے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے زہری سے کہا زہری نے مکروہ کہتا ہوں میں رومال سے پونچھنے کو وضو کے بعد اس لیے کہ وضو تولا جاتا ہے۔

٤١۔ بَابُ : [فِيْ] مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں کے بیان میں

(٥٥) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ: فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ)). (صحيح) ابن ماجه (٤٧٠) الارواء (٩٦) صحيح الترغيب (٢١٩) (بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابو ادریس راوی کا عمر سے سماع ثابت نہیں۔ دُعا اللهم اجعلني ...... کے علاوہ بقیہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھیں صحیح مسلم حدیث (۲۳۴)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اشهد سے مُتَطَهِّرِيْن تک تو کھولے جاتے ہیں اس کے لیے آٹھوں دروازے جنت کے جس میں سے چاہے جائے اور اس دعا کے معنی یہ ہیں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ، کوئی شریک نہیں اس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ

محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں، یا اللہ کر مجھ کو توبہ کرنے والوں میں اور کر مجھ کو طہارت کرنے والوں میں۔

فائدہ : اور اس باب میں عقبہ بن عامر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے کہ اختلاف کیا گیا حدیث میں عمر کے جو زید بن حباب سے مروی ہے روایت کیا عبداللہ بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابوادریس سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے عمرو سے اور مروی ہے ابوعثمان سے روایت کی انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمرؓ سے اور اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے، اور اس باب میں نبی ﷺ سے بہت صحیح روایتیں مروی نہیں کہا محمد نے ابو ادریس کو سماع نہیں عمرؓ سے بالکل، مترجم کہتا ہے یعنی کسی روایت میں ابوادریس کے بعد عقبہ بن عامر راوی ہیں اور کسی روایت میں ابی ادریس اور ابوعثمان کے بعد جبیر بن نفیر راوی ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور کسی روایت میں ابوادریس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان میں کوئی راوی نہیں ہے، ترمذی کے قول میں کہ اس باب میں حضرت سے بہت روایتیں صحیح نہیں ہیں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ بعض روایات اس باب میں صحیح ہیں اور وہ روایت صحیح مسلم کی ہے اس میں یہ لفظ نہیں اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے تلخیص میں اس کی تصریح کی ہے اور قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اس کو بیان کیا ہے اور باقی تحقیق اس کی مسک الختام شرح بلوغ المرام میں موجود ہے۔ من شاءَ فليرجع إليه.

۴۲۔ بَابُ : فِي الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

ایک مد پانی سے وضو کرنے کے بیان میں

(٥٦) عَنْ سَفِينَةَ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

(صحيح) ابن ماجه (٢٦٧)

ترجمہ: روایت ہے سفینہ سے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ایک مد سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع سے۔

فائدہ : اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سفینہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ مراد حدیث کی یہ نہیں کہ اس سے کم وبیش جائز نہیں مراد یہ ہے کہ اس قدر کفایت کرتا ہے۔

۴۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ بِالْمَاءِ

اس بیان میں کہ وضو میں اسراف مکروہ ہے

(٥٧) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ : الْوَلَهَانُ، فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ)). (ضعيف الاسناد) ابن ماجه (٤٢١) المشكاة (٤١٩) اس میں خارجہ بن مصعب راوی متروک ہے۔ تقریب (١٦١٢) ابن حجر کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ طبقات المدلین (١٣٦/٥)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وضو کے لیے ایک شیطان ہے کہتے ہیں اس کو ولہان سو بچو تم پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بسبب وسواس کے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے مسند کیا ہو اس کے سوائے خارجہ کے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن بصری سے قول انہی کا اور نہیں صحیح اس باب میں کچھ رسول اللہ ﷺ سے اور خارجہ ہمارے لوگوں کے نزدیک کچھ قوی نہیں اور ضعیف کہا اس کو ابن مبارک نے۔

۴۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

ہر نماز کے لیے وضو کرنے کے بیان میں

(۵۸) عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِاَنَسٍ : فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ ؟ قَالَ : كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءً وَاحِدًا. (ضعيف : تحت الحديث ۱٦٣) اس میں محمد بن حمید رازی بن حیان ضعیف ہے۔(اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے لیۓ باوضو ہوں یا بے وضو کہا حمید نے تو پوچھا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور تم کیا کرتے تھے؟ کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے یعنی ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور مشہور اہل حدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن حارث کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے، اور بعض اہل علم وضو ہر نماز کے لیے مستحب جانتے تھے نہ واجب۔

❀❀❀❀

(۵۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : ((مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ)).

(ضعيف) ابن ماجه (۵۱۲) المشكاة (۲۹۳ "تمام المنة" ضعيف الجامع الصغير (۵۵۳٦) اس میں عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی ضعیف ہے۔تقریب (۳۸٦۲) عراقی اور ہیثمی کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔اور ابی غطیف راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے وضو پر وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

(٦۰) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ، قُلْتُ : فَأَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ ؟ قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا

بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ. (صحیح) ابن ماجه (۵۰۹) البانی اور بعض محققین نے اس کو صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عامر انصاری سے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے لیے سو کہا میں نے اور تم کیا کرتے تھے؟ فرمایا ہم کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے ایک وضو سے جب تک ہم کو حدث نہ ہوتا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ایک حدیث میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں، روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابو غطیف سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے اس کو حسین بن حریث مروزی نے ان سے محمد بن یزید واسطی نے ان سے افریقی نے اور یہ اسناد ضعیف ہے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے ذکر کیا گیا ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا تو کہا یہ اسناد مشرقی ہے مترجم کہتا ہے یعنی اس کو مدینہ کے لوگوں نے نہیں بیان کیا۔ مشرقی لوگ یعنی اہل کوفہ نے بیان کیا ہے اور ان کا اعتبار نہیں، جیسا اہل مدینہ کا اعتبار ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۴۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ

اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک وضو سے کئی نمازیں بھی پڑھتے تھے

(۶۱) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، فَقَالَ عُمَرُ : اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ ؟ قَالَ: ((عَمْدًا فَعَلْتُهُ)). (صحیح) ابن ماجه (۵۱۰) البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے پھر جب ہوا سال فتح مکہ کا کئی نمازیں پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وضو سے اور مسح کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا کہ کبھی نہیں کرتے تھے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصداً کیا میں نے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو علی بن قادم نے انہوں نے سفیان ثوری سے اور زیادہ کیا اس میں یہ کہ وضو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ، اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے بھی محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے اور روایت کیا اس کو وکیع نے سفیان سے انہوں نے محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے وکیع کی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کئی نمازیں پڑھیں ایک وضو سے جب تک حدث نہ ہو اور بعض وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے

مستحب جان کر بہ نیت فضیلت کے اور مروی ہے افریقی سے روایت کرتے ہیں ابوغطیف سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے، کہا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ یعنی افریقی اس میں ضعیف ہے، اور اس باب میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھی ظہر اور عصر ایک وضو سے۔

❀ ❀ ❀ ❀
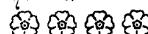
٤٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي وُضُوءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَآءٍ وَاحِدٍ

مرد اور عورت کے ایک برتن سے وضو کرنے کے بیان میں

(٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ : كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا بیان کیا مجھ سے امّ المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہاتی تھی میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے جنابت میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر مرد اور عورت ایک برتن سے نہائیں۔ اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام عمر رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوالشعثاء کہ نام ان کا جابر بن زید ہے' ان سب سے روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ

بچے ہوئے پانی کی کراہت کے بیان میں عورت کی طہارت سے

(٦٣) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ.

(صحيح) ابن ماجه (٣٧٣) المشكاة (٥٧١) الارواء (١١) الروض (٧٩٨) صحيح ابى داؤد (٧٥)

ترجمہ: روایت ہے ایک مرد سے قبیلہ بنی غفار سے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بچے ہوئے پانی عورت کی طہارت سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور مکروہ کہا بعض فقہاء نے وضو کرنا بچے ہوئے پانی سے عورت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اس سے وضو مکروہ ہے اور اس کے جوٹھے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

(٦٤) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ

طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ : بِسُؤْرِهَا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حکم بن عمرو غفاری سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا اس سے کہ وضو کرے مرد اس پانی سے کہ بچا ہو عورت کی طہارت سے یا فرمایا اس کے جوٹھے سے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے، اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ وضو کرے مرد بچے ہوئے پانی سے طہارت عورت کے اور نہیں شک کیا اس میں محمد بن بشار نے جیسے شک کیا تھا محمود بن غیلان نے اوپر کی روایت میں۔

❀❀❀❀

۴۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

اس کے جائز ہونے کے بیان میں

(٦٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ ، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا ، فَقَالَ : ((إِنَّ الْمَآءَ لَا يُجْنِبُ)). (صحیح) ابن ماجه (٣٧٠) الارواء (٢٧) المشكاة (٤٥٧) بعض محققین کہتے ہیں یہاں سماک کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نہائی کوئی بیوی رسول اللہ ﷺ کی ایک بڑے برتن سے سو ارادہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے وضو کا تو کہا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ میں جنبی تھی، فرمایا آپ ﷺ نے پانی تو جنبی نہیں ہوتا یعنی نجس نہیں ہوتا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی رحمہ اللہ کا۔

❀❀❀❀

۴۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ: أَنَّ الْمَآءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

اس بیان میں کہ پانی کو نجس نہیں کرتی کوئی چیز

(٦٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ ، وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ ، وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)).

(صحیح) (المشكاة ٤٧٨) صحیح ابی داؤد (٥٩) اس کو امام احمد، ابن معین اور ابن حزم نے صحیح کہا ہے تلخیص الحبیر (٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا وضو کریں ہم کنوئیں سے بضاعہ کے اور وہ ایسا کنواں تھا کہ پڑتے تھے اس میں لتے حیض کے اور گوشت کتے کے اور چیزیں بدبودار؟ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانی تو پاک ہے نہیں نجس کرتی اس کو کوئی چیز۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور بہت اچھی طرح روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو نہیں روایت کیا کسی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے جیسا اچھا روایت کیا ابو اسامہ نے اور روایت کی گئی ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۵۰۔ بَابٌ : مِنْهُ آخَرُ

دوسرا اسی بیان میں

(٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَيُسْأَلُ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ ؟ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). (صحيح)

المشكاة(٤٧٧) الارواء (٣٢) التعليق على التنكيل (٢/٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ان سے پوچھتے تھے حکم اس پانی کا جو ہوتا ہے جنگلوں میں آتے ہیں اس پر درندے اور چار پائے تو فرمایا جب ہووے پانی دو مٹکے تو نہیں نجس ہوتا۔

فائدہ: کہا محمد بن اسحاق نے یہ قلہ کہتے ہیں مٹکے کو اور قلہ وہ بھی ہے جس میں پانی بھرے جاتے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہی قول ہے۔ شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور اسحاق کا کہ جب ہو پانی دو مٹکے تو نجس نہیں کرتی اس کو کوئی چیز جب تک کہ نہ بدل جائے بو اور مزہ اس کا اور کہا کہ دو قلہ ہوتے ہیں پانچ مشکوں کے برابر۔

❀❀❀❀

۵۱۔ بَابٌ : كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

اس بیان میں کہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

(٦٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ)).

(صحيح) ابن ماجه (٣٤٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پھر وضو کرے اسی سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَاءِ الْبَحْرِ أَنَّهُ طَهُوْرٌ

دریا کے پانی کے بیان میں کہ وہ پاک ہے

(٦٩) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ ـ مِنْ اٰلِ بْنِ الْاَزْرَقِ ـ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ ـ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ: فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا ، أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ (مَاءِ) [لْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((هُوَ الطَّهُوْرُ مَآؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ)).

(صحیح) ((الارواء)) صحیح ابی داؤد (٧١) المشكاة (٤٧٩) الصحيحة (٤٨٠)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن سلمہ سے جو اولاد میں ہیں ابن ازرق کے، تحقیق مغیرہ بن ابو بردہ نے ، کہ اولاد سے عبدالدار کی ہیں، خبر دی ان کو کہ سنا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے پوچھا ایک مرد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا یا رسول ﷺ ہم سوار ہوتے ہیں دریائے شور میں اور اٹھاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی سو اگر وضو کریں اس سے تو پیاسے رہیں کیا وضو کریں ہم دریا سے؟ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وہی تو ہے کہ اس کا پانی پاک ہے اور مردہ حلال۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے جابر اور فراسی سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا اصحاب نبی ﷺ سے انہیں میں ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ نہیں جانتے کچھ مضائقہ دریا کے پانی میں اور مکروہ کہا ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے وضو کرنا دریا کے پانی سے جیسے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ تو آگ ہے یعنی ضرر پہنچانے والا ہے پیدا کرنے والا برص کا۔

❀❀❀❀

۵۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ

پیشاب سے بہت احتیاط کرنے کے بیان میں

(٧٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلٰى قَبْرَيْنِ ، فَقَالَ: ((اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ: اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ)).

(صحیح) الارواء (١٨٧، ٢٨٣) صحیح ابی داؤد (١٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے دو قبروں پر سو فرمایا ان دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور نہیں عذاب ہوتا کسی بڑے گناہ سے مگر یہ سو نہیں پردہ کرتا تھا پیشاب کے وقت اور دوسرا پھرتا تھا ساتھ چغل خوری کے۔

فائدہ: اور اس باب میں زید بن ثابت اور ابو بکرہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اور عبدالرحمٰن بن حسنہ بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا منصور نے اس کو مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے ذکر کیا اس میں طاؤس کا اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور سنا میں نے ابو بکر محمد ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش خوب یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی اسناد منصور سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يَطْعَمَ

اس بیان میں کہ لڑکا جب تک کھانا نہ کھائے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

(۷۱) عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ ، فَبَالَ عَلَيْهِ ، فَدَعَا بِمَآءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۳۹۸) الارواء (۱۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ام قیس سے جو بیٹی ہے محصن کی کہا گئی میں اپنے لڑکے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس اور وہ کھانا نہیں کھاتا تھا یعنی دودھ پیتا تھا پھر پیشاب کر دیا اس نے آپ ﷺ پر پھر منگوایا آپ ﷺ نے پانی اور چھڑک دیا اس پر یعنی بہا دیا۔

فائدہ: اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور زینب اور لبابہ بنت حارث سے کہ وہ ماں ہے فضل بن عباس بن عبدالمطلب کی اور ابو السمح اور عبداللہ بن عمرو اور ابو لیلیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور یہی قول ہے اکثر لوگوں کا اصحاب اور تابعین سے اور جو ان کے بعد تھے مثل احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں پانی بہا دے لڑکے کے پیشاب پر اور خوب دھویا جائے لڑکی کا پیشاب جب تک دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں اور جب کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب کے بیان میں

(۷۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، وَقَالَ : ((اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا)) فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتَاقُو الْاِبِلَ، وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ، فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ، وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَ

أَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ، قَالَ' اَنَسٌ: فَكُنْتُ اَرٰى اَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْاَرْضَ بِفِيهِ ، حَتّٰى مَاتُوْا. وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ: يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيهِ' حَتّٰى مَاتُوْا. (صحيح الارواء : ۱۷۷، الروض النضير : ۴۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ چند لوگ آئے قبیلہ عرینہ سے مدینہ میں سو پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیج دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں اور فرمایا پیو ان کا دودھ اور پیشاب، سو مار ڈالا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو اور ہانک لے گئے اونٹوں کو اور مرتد ہو گئے اسلام سے پس پکڑے آئے وہ حضرت ﷺ کے پاس پھر کاٹ ڈالے آپ ﷺ نے ہاتھ ان کے اور پیر ان کے خلاف سے یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور داہنا پیر اور سلائیاں پھیر دیں ان کی آنکھوں میں اور ڈال دیا ان کو جلتی زمین میں کہا انس رضی اللہ عنہ نے میں دیکھا نے ایک ایک کو کھودتے ہوئے زمین اپنے منہ سے یہاں تک کہ مر گئے اور کبھی کہا حماد نے اس روایت میں یکدم الارض بجائے یکد الارض کے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کچھ نجاست نہیں حلال جانور کے پیشاب میں۔

❁❁❁❁

(۷۳) عَنْ اَنَسٍ ﷺ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ نے سلائیاں ان کی آنکھوں میں پھیریں کہ انہوں نے بھی چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں تھیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو سوا اس شیخ کے یعنی یحییٰ بن غیلان کے کہ روایت کی ہو اس نے یزید بن زریع سے اور یہ فعل حضرت ﷺ کا والجروح قصاص کے موافق تھا اور مروی ہے محمد بن سیرین سے کہا انہوں نے یہ فعل آپ ﷺ کا حدود اترنے سے قبل تھا۔

۵۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيحِ

وضو کرنے کے بیان میں ریح نکلنے سے

(۷۴) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيحٍ)).

(صحيح) الارواء (۱/۱۴۵) المشكاة (۳۱۰) صحيح ابی داؤد (۱۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وضو نہیں فرض جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۷۵) **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِیْحًا بَیْنَ اَلْیَتَیْهِ، فَلَا یَخْرُجْ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا)).** (اسناده صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہو تم میں سے کوئی مسجد میں اور پائے کچھ ہوا کا شبہ اپنے سرین میں تو نہ نکلے جب تک نہ سنے آواز یا پائے بو جب تک یقین نہ ہو تو شبہ سے وضو نہیں جاتا۔

❁❁❁❁

(۷۶) **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبَلُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ)).**

(اسناده صحیح) صحیح ابی داؤد (٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا کسی کی نماز کو جب حدث کرے یہاں تک کہ وضو کرے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن زید اور علی بن طلق اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء کا کہ وضو واجب نہیں ہوتا ہے شبہ حدث سے جب تک آواز نہ ہو یا بُو اور کہا ابن مبارک نے جب شک کرے حدث میں تو واجب نہیں اس پر وضو جب تک یقین نہ ہوا ایسا کہ قسم کھا سکے اس پر اور کہا ہے کہ جب نکلے عورت کے قُبل سے ریح واجب ہوتا ہے اس پر وضو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

❁❁❁❁

۵۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِی الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

نیند سے وضو کے فرض ہونے کے بیان میں

(۷۷) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ، حَتّٰی غَطَّ اَوْنَفَخَ، ثُمَّ قَامَ یُصَلِّی فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ؟ قَالَ : ((اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا یَجِبُ اِلَّا عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَاِنَّهٗ اِذَا اَضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ)).** (اسناده ضعیف) (المشكاة المصابیح : ۳۱۸) ضعیف ابی داود (۲۰۲) اس میں ابوخالد الدالانی راوی ضعیف ہے۔ اور مدلس ہے۔ کتاب المدلسین (۳/۱۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو سوتے ہوئے سجدے میں یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے راوی کو شک ہے غط کہا یا نفخ، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے سو کہا میں نے یا رسول اللہ ﷺ آپ سو گئے تھے فرمایا آپ ﷺ نے وضو واجب ہوتا ہے اسی پر جو سوئے لیٹا ہوا اس لیے کہ لیٹ کر سونے میں ڈھیلے ہو جاتے جوڑ اس کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو خالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۷۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ، وَلَا يَتَوَضَّؤُوْنَ. (اسناده صحيح) الارواء: ١١٤. المشكاة: ٣١٧ صحيح ابى داؤد (١٩٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سو جاتے بیٹھے بیٹھے پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے اور وضو نہ کرتے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، سنا میں نے صالح بن عبداللہ رحمہ اللہ سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابن مبارک سے جو سو جائے بیٹھے بیٹھے تکیہ لگائے ہوئے تو کہا انہوں نے اس کا وضو نہیں جاتا۔ کہا اور روایت کی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے ابن عباس سے قول انہیں کا اور نہیں ذکر کیا ابو العالیہ کا اور نہ مرفوع کیا اس کو اور اختلاف ہے علماء کا وضو جانے میں نیند سے سو کہا اکثر نے وضو واجب نہیں ہوتا اگر سوئے بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے، جب تک لیٹ کر نہ سوئے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور احمد کا اور کہا بعض نے جب غالب ہو اس کی عقل پر نیند واجب ہے اس پر وضو اور یہی کہا اسحاق نے اور کہا شافعی رحمہ اللہ نے جب سوئے پھر دیکھے خواب یا ہٹ جائے اپنی جگہ سے نیند کے غلبہ سے تو اس پر وضو واجب ہے۔

❀❀❀❀

۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ میں پکی ہوئی چیز سے وضو کے واجب ہونے کے بیان میں

(۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ)) قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ؟ أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ؟ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: يَا ابْنَ أَخِي، إِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا.

(اسناده حسن) ابن ماجه (٤٨٥) صحيح أبي داود (١٨٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وضوٹوٹ جاتا ہے اس چیز کے کھانے سے جو آگ میں پکی ہو اور اگر چہ ایک ٹکڑا اقط کا ہو، سو کہا ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کیا وضو کریں ہم گھی کھانے اور گرم پانی کے پینے کے بعد سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اے بھتیجے میرے جب سنے تو حدیث رسول ﷺ کی تو باتیں نہ بنا۔

فائدہ: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابوطلحہ اور ابوایوب اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور تجویز کیا بعض علماء نے وضو کرنا اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں یعنی اس کے استعمال سے وضوٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء اور صحابہ اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اسی پر ہیں کہ وضو نہیں ٹوٹتا پکی ہوئی چیز سے آگ کے۔

❁❁❁❁

۵۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ میں پکی ہوئی چیز سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

(۸۰) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَه، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ، وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ، فَأَكَلَ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(حسن صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۸۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے رسول اللہ ﷺ اور میں ان کے ساتھ تھا سو آئے ایک عورت انصار کی کے پاس، پس ذبح کی اس نے ایک بکری آپ ﷺ کے لیے سو کھایا آپ نے اور لائی ایک طباق تر کھجوروں کا سو کھایا آپ نے پھر وضو کیا ظہر کا اور نماز پڑھی پھر پھرے سو لائی وہ کچھ بچا ہوا گوشت اسی بکری کا سو کھایا آپ ﷺ نے پھر پڑھی نماز عصر کی اور وضو نہیں کیا۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں حدیث ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بسبب اسناد کے، روایت کیا ہے اس کو حسام بن مصک سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح یہی ہے کہ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے ایسا ہی روایت کیا حافظانِ حدیث نے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابن سیرین سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے، اور روایت کیا اس کو عطاء بن یسار اور عکرمہ اور محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس اور اکثر لوگوں نے نبی ﷺ سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اور قط بالکسر و بکسر تین فارسی پنو خشک کیا ہوا دہی ہے کہ ترکی میں اسے کشف اور قرت کہتے ہیں اور اسے نان خورش کرتے ہیں۔ اور پنیر اس کے سوا ہے اور عربی میں اسے جبن کہتے ہیں۔

یہی صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود اور ابو رافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن النعمان اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد تھے مثل سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے، کہتے ہیں وضو نہیں جاتا آگ کی پکی ہوئی چیز سے اور یہی اخیر فعل ہے رسول اللہ ﷺ کا اور یہ حدیث ناسخ ہے پہلی حدیث کی، جس میں وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے آگ کی پکی ہوئی چیز سے۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ

اس بیان میں کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو جاتا رہتا ہے

(٨١) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ: ((تَوَضَّئُوْا مِنْهَا))، وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: ((لَا تَتَوَضَّئُوْا مِنْهَا)).

(اسناده صحيح) ابن ماجه (٤٩٤) الارواء (١٥٢/١) صحيح ابى داؤد (١٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے حال اونٹ کے گوشت کا سو فرمایا آپ ﷺ نے وضو کرو اس سے اور پوچھا گیا وضو کرنے کو بکری کے گوشت سے سو فرمایا نہ وضو کرو اس سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی حجاج بن ارطاۃ نے یہ حدیث عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اسید بن حضیر سے اور صحیح حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ہے ہے براء بن عازب سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا، اور روایت کی عبیدہ ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ذی الغرۃ سے، اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ سے سو خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن اسید بن حضیر اور صحیح یہ ہے کہ روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا اسحاق نے سب سے زیادہ صحیح اس باب میں دو حدیثیں ہیں رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ کی۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ : الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

اس بیان میں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے ذکر کے چھونے سے

(٨٢) عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ: ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)). (صحيح) ابن ماجه (٤٧٩) المشكاة (٣١٩) الارواء

(۱۱۶) صحیح ابی داؤد (۱۷٤) الروض (۱۷٤)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو چھوئے اپنے ذکر کو تو نہ نماز پڑھے جب تک وضو نہ کر لے۔

فائدہ: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابوایوب اور ابوہریرہ اور اروی انیس کی بیٹی اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے مانند اس کے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بشر سے اور روایت کیا ابواسامہ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابواسامہ سے، اور روایت کی یہ حدیث ابوالزناد نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے' روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے اور یہی قول ہے کئی اصحاب اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہ اللہ اور کہا محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت صحیح اس باب میں حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابوزرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی بہت صحیح ہے اور وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نے مکحول کو سماع نہیں عنبسہ بن ابی سفیان سے اور روایت کی ہے مکحول نے ایک مرد سے اس نے عنبسہ سے سوا اس حدیث کے اور گویا کہ محمد نے صحیح نہ سمجھا اس روایت کو۔

(۸۳) عَنْ بُسْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ . حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ بِهٰذَا.

(صحیح) انظر ما قبله

ترجمہ: روایت ہے بسرہ سے' انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا اوپر کی حدیث کی طرح' ہمیں حدیث بیان کی اسی طرح اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابواسامہ سے اسی طرح۔

(۸٤) عَنْ بُسْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ بُسْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. (صحيح) [انظر الذى قبله]

ترجمہ: روایت ہے بسرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے ہم سے حدیث بیان کی اسی طرح علی بن حجر نے' کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

٦٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

(٨٥) عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيِّ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ ؟ أَوْبَضْعَةٌ مِنْهُ ؟)). (صحيح) المشكاة (٣٢٠) صحيح ابي داؤد (١٧٥) ابن ماجه (٤٨٣)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن طلق بن علی حنفی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے وہ تو ایک ٹکڑا ہے اس کے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور معنی دونوں کے ایک ہیں، یعنی ذکر کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بدن کا ٹکڑا ہے۔

فائدہ : اور اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے روایت ہے کئی صحابیوں سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہیں ہے ذکر کے چھونے سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور ابن مبارک کا اور یہ حدیث بہت اچھی ہے اس باب میں روایت کیا اس کو ایوب بن عقبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کلام کیا ہے بعض محدثوں نے محمد بن جابر اور ایوب بن عقبہ میں اور حدیث ملازم بن عمر کی عبداللہ بن بدر سے بہت صحیح اور اچھی ہے۔

❀❀❀❀

٦٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

بوسے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

(٨٦) عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هِيَ إِلَّا اَنْتَ : فَضَحِكَتْ . (صحيح) المشكاة (٣٢٣) صحيح أبي داود (١٧١)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بوسہ لیا رسول اللہ ﷺ نے کسی بیوی کا پھر نکلے نماز کو اور وضو نہ کیا، کہا عروہ نے میں نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کون وہ تھیں، مگر تم، تو ہنسیں۔ بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے۔ اعمش مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے اور حبیب راوی کا عروہ سے سماع ثابت نہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے کہ مروی ہے اس کے مانند بہت صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہیں ٹوٹتا بوسہ لینے سے اور کہا مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے او ریہی قول ہے کئی صحابیوں اور تابعین کا اور عمل نہیں کیا ہم لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر اس لیے کہ صحیح نہیں ہوئی بسبب

ضعف اسناد کے اور سنا میں نے ابوبکر عطا بصری سے ذکر کرتے تھے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ ضعیف کہا یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کو اور کہا ولا شیء کے مشابہ ہے یعنی ضعیف ہے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہیں عروہ سے اور مروی ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے بوسہ لیا ان کا اور وضو نہ کیا اور یہ بھی صحیح نہیں ہے اور نہیں جانتے ہم ابراہیم تیمی کو کہ سنا ہو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور بروایت صحیح ثابت نہیں اس باب میں کچھ رسول اللہ ﷺ سے۔

٦٤۔ بَابُ : الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

قے اور نکسیر سے وضو ٹوٹنے کے بیان میں

(٨٧) عَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ فَتَوَضَّأَ ، فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ. اَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ.

(صحيح) (الارواء ١١١)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور وضو کیا پھر ملاقات[1] کی میں نے ثوبان سے مسجد دمشق میں سو ذکر کیا میں نے ان سے سو فرمایا انہوں نے سچ کہا ابوالدرداء نے میں نے ڈالا رسول اللہ ﷺ پر پانی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور مروی ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے وضو کرنا قے اور نکسیر سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعضوں نے قے اور رعاف سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہی قول ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور بہت اچھا کہا حسین بن معلم نے اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور روایت کی معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے سو خطا کی ہے اس میں اور کہا عن یعیش بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اوزاعی کا اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں۔

٦٥۔ بَابُ : الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

نبیذ سے وضو کرنے کے بیان میں

(٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَأَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ ((مَا فِيْ إِدَاوَتِكَ ؟)) فَقُلْتُ : نَبِيْذٌ . فَقَالَ: ((تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ ، وَمَآءٌ طَهُوْرٌ))، قَالَ : فَتَوَضَّأَ مِنْهُ. (اسنادہ ضعیف) المشكاة (٤٨٠) ضعيف أبي داود (١٠) اس میں ابوزید اہل الحدیث کے نزدیک مجہول راوی ہے۔المجر وحین لابن حبان (٣/١٥٨)

[1] یہ قول ہے معدان کا جو ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کیا ہے تمہاری چھاگل میں؟ سوعرض کیا میں نے نبیذ ہے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے کہا راوی نے پھر وضو کیا اس سے حضرت نے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ امام ترمذی نے یہ حدیث مروی ہے ابوزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوزید مرد مجہول ہے اہل حدیث کے نزدیک ہم ان کی کوئی روایت نہیں جانتے سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علماء نے وضو کرنا نبیذ سے جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علماء نے وضو نہ کرے نبیذ سے اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور اسحاق کا اور کہا اسحاق نے اور کوئی نہ پائے تو نبیذ سے وضو کر کے تیمّم بھی کر لے یہ بہتر ہے' میرے نزدیک کہا ابوعیسیٰ امام ترمذی نے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز نہیں ان کا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اس لیے کہ فرمایا ہے قرآن میں: فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو تیمّم کرو اور نبیذ تو پانی نہیں ہے پس جب نبیذ ہو تو تیمّم جائز ہے اور وضو اس سے جائز نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٦۔ بَابُ : فِي الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

دودھ پی کر کلی کرنے کے بیان میں

(٨٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ، وَقَالَ: ((اِنَّ لَهُ دَسَمًا)).

(اسناده صحيح) ابن ماجه (٤٩٨) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٠' ١٣٦١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر منگوایا پانی اور کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب نہیں۔

٦٧۔ بَابُ : فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ

اس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

(٩٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ.

(حسن صحيح. الارواء : ٥٤) صحيح أبى داود (١٢'١٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے سو جواب نہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا جب ہی مکروہ ہے جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ کرتا ہو۔ اور بعض عالموں نے یہی معنی کہے ہیں اس حدیث کے اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں مہاجر بن قنفذ اور

عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن الشقواء اور جابر اور براء سے بھی روایت ہے۔

٦٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ سُؤْرِ الْکَلْبِ

کتے کے جوٹھے کے بیان میں

(٩١) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((یُغْسَلُ الْاِنَاءُ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ اَوْاُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ ، وَاِذَا وَلَغَتْ فِیْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً)). (اسناده صحیح) صحیح ابی داؤد (٦٤، ٦٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: دھویا جائے برتن جب منہ ڈال دے اس میں کتا سات مرتبہ اول یا آخر مرتبہ مٹی سے مل کر اور جب بلی منہ ڈال دے تو ایک بار۔ بعض محققین کہتے ہیں حدیث کا آخری جملہ ابو ہریرہؓ کا ہے بقیہ حدیث مرفوعاً صحیح ہے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی سندوں سے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس میں ذکر نہیں بلی کے منہ ڈالنے کا اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے۔

٦٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کے جوٹھے کے بیان میں

(٩٢) عَنْ کَبْشَةَ ابْنَةِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَکَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَیْهَا ، قَالَتْ : فَسَکَبْتُ لَهٗ وَضُوْءًا ، قَالَتْ : فَجَآءَ تْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ ، فَاَصْغٰی لَهَاالْاِنَآءَ حَتّٰی شَرِبَتْ ، قَالَتْ کَبْشَةُ : فَرَآنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَاابْنَةَ اَخِیْ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ، فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ)).

(اسناده صحیح) الارواء (١٧٣) مشکاة المصابیح (٤٨٢) صحیح ابی داؤد (٦٨)

ترجمہ: روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ تھیں نکاح میں ابن ابی قتادہ کے سوا با قتادہ ان کے پاس آئے، پھر کہا کبشہ نے بھرا میں نے ان کے لیے پانی وضو کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی، پس جھکا دیا اس کے آگے برتن کہ خوب پی لیا۔ کہا کبشہ نے دیکھا مجھے ابو قتادہ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے بیٹی میرے بھائی کی کہا میں نے ہاں تو کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بلی تو نجس نہیں ہے وہ تمہارے گرد پھرنے والی ہے طوافین فرمایا یا طوافات، راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی

قول اکثر علماء کا ہے صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں بلی کے جوٹھے میں اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور بہت اچھا روایت کیا مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

❀❀❀❀

۷۰۔ بَابُ : الْمَسحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

(۹۳) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ. فَقِيْلَ لَهٗ : أَتَفْعَلُ هٰذَا ؟ قَالَ : وَمَا يَمْنَعُنِيْ ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. قَالَ إبراهيم: وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِاَنَّ اِسْلَامَهٗ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ)).

(صحيح) الارواء (۹۹) صحيح ابى داؤد (۱۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ہمام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبداللہ نے پھر وضو کیا اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا کیا کرتے ہو تم یہ جواب دیا انہوں نے کیا مانع ہے مجھے اس کام سے اور میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے۔ کہا راوی نے اور بہت اچھی معلوم ہوتی تھی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی اس لیے کہ اسلام ان کا بعد نزول سورۂ مائدہ کے تھا۔

فائدہ: اور اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور ابوایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمر بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلیٰ بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابوامامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے دیکھا جریر بن عبداللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنے موزوں پر، سو کہا شہر بن حوشب نے ان سے کچھ اس باب میں، سو جواب دیا انہوں نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور مسح کرتے سو کہا کیا سورہ مائدہ کے قبل یا بعد تو کہا انہوں نے میں اسلام لایا سورۂ مائدہ کے بعد؟ روایت کی ہم سے یہ بات قتیبہ نے ان سے خالد بن زیاد ترمذی نے ان سے مقاتل بن حبان نے ان سے شہر بن حوشب نے ان سے جریر نے اور روایت کیا بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے انہوں نے مقاتل بن حبان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے اور یہ حدیث مفسر ہے قرآن کی، اس لیے کہ بعض لوگوں نے جو انکار کیا ہے موزوں کے مسح کا تو یہی کہا اور تاویل کی ہے کہ مسح کرنا رسول اللہ ﷺ کا موزوں پر سورۂ مائدہ سے پیشتر تھا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت میں کہا انہوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے ہوئے بعد نزول مائدہ کے۔ مترجم کہتا ہے کہ آیت فرضیت وضو سورۂ مائدہ میں اتری ہے تو بعضوں نے سمجھا کہ شاید حضرت ﷺ نے قبل نزول مائدہ کے مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سے ان کا مفہوم اور مذہب باطل ہو گیا کہ اس سے تو ثابت ہوتا ہے مسح حضرت

کے موزوں کا بعد نزول بھی تھا تو اب یہ حدیث گویا آیت وضو کی مفسر ہے۔

❁❁❁❁

(٩٤) عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَقَبْلَ الْمَائِدَةِ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ ؟ فَقَالَ : مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ. (صحيح) الارواء (١/ ١٣٧)

ترجمہ: روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا جریر بن عبداللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنے دونوں موزوں پر کہا شہر بن حوشب نے تو جواب دیا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے۔ تو میں نے عرض کی: ''کیا سورۃ المائدہ سے قبل یا بعد؟'' تو کہا انہوں نے: ''میں اسلام لایا سورۂ مائدہ کے بعد''۔

❁❁❁❁

٧١۔ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ

مسافر اور مقیم کا موزوں پر مسح کرنا

(٩٥) عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ: ((لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثٌ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ)). (اسناده صحيح) ابن ماجه (٥٥٣) صحيح ابى داود (١٤٥) وصححه ابن حبان (١٨١)

ترجمہ: روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ پوچھی گئی آپ ﷺ سے مدت مسح موزے کی، سو فرمایا آپ ﷺ نے: مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن۔

فائدہ : اور عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی اور ابو بکرہ اور ابو ہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁
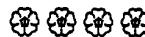
(٩٦) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ)).

(اسناده حسن) الارواء (١٠٤) ابن ماجه (٤٧٨)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم کرتے تھے جب ہوتے ہم سفر میں کہ نہ اتاریں موزے اپنے تین دن اور تین رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب یا پائخانہ یا نیند کے سبب۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں

نے ابوعبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے اور صحیح نہیں ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے نہیں سنا ابراہیم نخعی نے ابوعبداللہ جدلی سے حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نے منصور سے ہم حجرہ میں تھے ابراہیم تیمی کے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے، سو روایت کی ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے ابوعبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے انہوں نے نبی ﷺ سے مسح خفین کے باب میں کہا محمد نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث صفوان بن عسال کی ہے کہا ابوعیسیٰ امام ترمذی نے اور یہی قول ہے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے فقہاء سے جیسے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں مسح کرتا رہے مقیم ایک دن اور ایک رات اور مسافر تین دن اور تین رات تک اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہوں نے کچھ میعاد مقرر نہیں کی مسح موزوں کی اور یہی قول ہے مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابُ : فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ

موزوں کے نیچے اور اوپر مسح کرنے کے بیان میں

(۹۷) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ.

(اسناده ضعيف) مشكاة المصابيح (٥٢١) ضعيف أبي داود (٢٢) اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے بھی۔ (اس میں رجاء کا کاتب المغیرہ سے سماع ثابت نہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ اور اسحاق اور یہ حدیث معلول ہے، نہیں روایت کیا اس کو کسی نے ثور بن یزید سے سوا ولید کے اور وہ بیٹے مسلم کے ہیں اور پوچھا میں نے ابوزرعہ اور محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا دونوں نے یہ صحیح نہیں اس لیے کہ ابن مبارک نے روایت کیا اس کو ثور سے انہوں نے رجاء سے کہا انہوں نے پہنچی مجھے یہ حدیث کاتب مغیرہ سے مرسلاً نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں مغیرہ کا۔

❀❀❀❀

۷۳۔ بَابُ : فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

موزوں کے اوپر مسح کرنے کے بیان میں

(۹۸) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ: عَلَى ظَاهِرِهِمَا. (حسن صحيح ، مشكاة المصابيح ٥٢٢) صحيح ابى داؤد (١٥١، ١٥٢)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے ہوئے موزوں کے اوپر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث مغیرہ کی حسن ہے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی الزنا' سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عروہ سے اور ہم نہیں جانتے کسی کو ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے باب میں سوا عبدالرحمٰن کے اور یہی قول ہے کئی اہل علم کا اور سفیان ثوری اور احمد کا کہا محمد نے کہ تھے مالک اشارہ کرتے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی طرف یعنی ان کو ضعیف کہتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۴۔ بَابُ : فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

جوربین اور نعلین پر مسح کرنے کے بیان میں

(۹۹) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ. (صحیح عندالالبانی)

المشكاة (۵۲۳) الارواء (۱۰۱) صحيح أبي داود (۱۴۷) ابن ماجه (۵۵۹)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ وضو کیا نبی ﷺ نے اور مسح کیا جوربین اور نعلین پر۔علما زئی کہتے ہیں اس کی سند سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بہت لوگوں کا اہل علم سے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کرے جوربین پر اور اگر چہ نعلین نہ ہوں، جب جوربین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں اور اس باب میں ابوموسیٰ سے بھی روایت ہے۔(نوٹ۔ جرابوں پر مسح اجماع صحابہ سے ثابت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

عمامہ پر مسح کرنے کے بیان میں

(۱۰۰) عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ.

(صحيح) صحيح ابى داؤد (۱۳۷۔۱۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن مغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا وضو کیا نبی ﷺ نے اور مسح کیا موزوں اور عمامے پر۔

فائدہ : کہا بکر نے سنا میں نے ابن مغیرہ سے اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ مسح کیا رسول اللہ ﷺ نے پیشانی اور عمامے پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہیں ذکر کیا بعض نے ناصیہ کا، سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل یحییٰ بن سعید

قطان کے اپنی آنکھوں سے اور اس باب میں عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابوامامہ سے بھی روایت ہے، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ ہیں اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور اسحاق اور احمد کہ مسح کرے عمامہ پر اور کہا سنا میں نے جارود بن معاذ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع بن جراح سے کہتے تھے مسح عمامے کا کافی ہے اس حدیث کی رو سے، روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مفضل نے، ان سے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ان سے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حکم موزے کا تو فرمایا: وہ تو سنت ہے اے بھتیجے میرے' اور پوچھا میں نے مسح عمامہ کا تو فرمایا: چھولے بالوں کو یعنی کچھ سر کے بالوں پر مسح کرلے باقی عمامہ پر اور کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نہ کرے عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کرے سر کا بھی اس کے ساتھ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمہ اللہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

❀❀❀❀

(١٠١) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

(صحيح) الروض (٨٧٢، ١٠٠٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہ مسح کیا رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے موزوں اور عمامہ پر۔

(١٠٢) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي. قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ؟ فَقَالَ أَمِسَّ الشَّعْرَ الْمَاءَ (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا: پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حکم موزوں پر مسح کرنے کا تو فرمایا: ''وہ تو سنت ہے اے میرے بھتیجے'' اور پوچھا میں نے مسح کرنا عمامہ کا تو فرمایا: ''چھولے بالوں کو''۔

❀❀❀❀

٧٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.
غسل جنابت کے بیان میں

(١٠٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ، أَوِ الْأَرْضَ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہا رکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی غسل کا سو نہائے آپ ﷺ جنابت سے سو جھکایا آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے برتن داہنے ہاتھ پر پھر دھوئے دونوں ہاتھ پھر ہاتھ ڈالا برتن میں اور پانی بہایا اپنے ستر پر پھر ملا اپنا ہاتھ دیوار یا زمین سے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور کلائیاں دھوئیں اور بہایا سر پر پانی تین بار پھر بہایا سارے بدن پر، پھر جدا ہو کر اس جگہ سے پیر دھوئے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام سلمہ اور جابر اور ابوسعید اور جبیر بن معطم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۰۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ، ثُمَّ يَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ. (صحیح، الارواء ۱۳۲)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے اس کا کہ غسل کریں جنابت سے شروع کرتے اپنے دونوں ہاتھوں سے قبل اس کے کہ ڈالیں برتن میں پھر دھوتے ستر اپنا اور وضو کرتے مثل وضو اپنے کے نماز کے لیے، پھر پلاتے بالوں کو پانی پھر ڈالتے اپنے سر پر تین چلو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے غسل جنابت میں کہ وضو کرے پہلے نماز کا سا پھر پانی بہاوے اپنے سر پر تین بار پھر سارے بدن پر، پھر پیر دھوئے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتے ہیں کہ اگر غوطہ مارے جنبی پانی میں اور وضو نہ کرے تو بھی کافی ہوتا ہے اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا۔

❀❀❀❀

۷۷۔ بَابُ: هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ؟

کیا عورت نہاتے ہوئے چوٹی کھولے گی؟

(۱۰۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ، اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: ((لَا إِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ تُفِيْضِيْ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَآءَ فَتَطْهُرِيْنَ. اَوْقَالَ: فَإِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ)).

(صحیح) الارواء (۱۳۶) صحیح ابی داؤد (۲۴۵) الصحیحة (۱۸۹)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹی اپنے سر کی کیا کھولا کروں اسے غسل جنابت کے لیے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں کافی ہے تجھے تین چلو ڈالنا سر پر پانی کے پھر بہادے تو سارے بدن پر پانی پس پاک ہوگئی تو، یا فرمایا فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت جب نہائے جنابت سے تو نہ کھولے اپنی چوٹی کافی ہے اس کو سر پر پانی بہانا۔

❀❀❀❀

۷۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً

اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے

(۱۰۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ)). (ضعيف المشكاة (٤٤٣) ضعيف ابى داؤد (٣٧) الروض النضير (٧٠٤) اس میں حارث بن وجیہ راوی ضعیف ہے۔ تقریب (١٠٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے: ہر بال کے نیچے جنابت ہے سو دھوؤ بالوں کو اور صاف کرو بدن کو۔

فائدہ: اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ان کو مگر ان کی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہے ان سے کئی ایک اماموں نے اور انہوں نے ہی یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے اور کہتے ہیں ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ فقط

❀❀❀❀

۷۹۔ بَابُ : الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل کے بعد وضو کے بیان میں

(۱۰۷) عَنْ عَائِشَةَ : اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ. (صحيح عند الالبانى) المشكاة (٤٤٥) صحيح أبى داود (٢٤٤) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے کیونکہ ابواسحاق مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ وضو نہیں کرتے تھے غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ قول ہے بہت لوگوں کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے کہ وضو نہ کرے بعد غسل کے۔

❀❀❀❀

۸۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ: اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

اس بیان میں کہ جب عورت اور مرد کے ختنے کے مقام مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے اور وہ ملتے ہیں جب حشفہ قبل عورت میں داخل ہو

(۱۰۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، وَجَبَ الْغُسْلُ ، فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا.

(صحيح) ابن ماجه (۶۰۸) الصحيحة (۱۲۶۱) الارواء (۸۰) المشكاة (۴۴۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب بڑھ جائے ختنے کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہو چکا غسل، کیا میں نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر نہائے ہم دونوں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

(۱۰۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ)). (صحيح ، الارواء ۱/ ۱۲۱)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بڑھ جائے ختنہ کی جگہ ختنہ سے تو واجب ہو چکا غسل۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ جب بڑھ جائے اور مل جائے مرد کی ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ سے تو واجب ہو جاتا ہے غسل اور یہی قول ہے اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہی قول ہے فقہاء کا تابعین رحمہم اللہ سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کے کہ جب مل جائے ختنہ کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہوتا ہے غسل۔

❀❀❀❀

۸۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ الْمَآءَ مِنَ الْمَآءِ

اس بیان میں کہ منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے

(۱۱۰) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا.

(صحيح) صحيح أبي داود (۲۰۷، ۲۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا غسل جب ہی فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے یہ ابتدائے اسلام میں تھا منسوخ ہوا۔

فائدہ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند، کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور یہ حکم کہ نہانا جب ہی فرض ہوتا ہے کہ جب منی نکلے اور اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوتا۔ یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور ایسا ہی مروی ہے کہ کئی ایک صحابیوں سے جیسے ابی بن کعب اور رافع بن خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ جب آدمی جماع کرے اپنی عورت سے فرج میں واجب ہو چکا ان پر غسل اگرچہ انزال نہ ہو روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابوالجحاف سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہانا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے، یہ حکم احتلام کا ہے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے نہیں ملی ہم کو یہ حدیث مگر شریک کے پاس سے اور اس باب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابوایوب اور ابوسعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الماء من الماء یعنی غسل کرنا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے اور ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہا انہوں نے خبر دی ہم کو ابوالجحاف نے اور تھے وہ مرد پسندیدہ۔

(۱۱۱) عن الزُّهرِيِّ : بِهٰذَا الإِسْنَادِ: مِثْلَهُ.

ترجمہ: روایت ہے زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند۔

❀❀❀❀

(۱۱۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْاِحْتَلَامِ. (صحيح عند الالبانی. دون قوله "فی الاحتلام" وهو ضعيف الاسناد موقوف) بعض محققین کہتے اس کی سند شریک قاضی مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ بے شک پانی پانی سے ہے احتلام کے بارے میں۔

❀❀❀❀

۸۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرَى بَلَلًا ، وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

اس بیان میں کہ جو نیند سے اٹھ کر اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو

(۱۱۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا ؟ قَالَ : ((يَغْتَسِلُ)) ، وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا ؟ قَالَ: ((لَا غُسْلَ عَلَيْهِ))،

قَالَتْ أُمِّ سَلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ ؟ قَالَ: ((نَعَمْ ، إِنَّ النِّسَآءَ شَقَآئِقُ الرِّجَالِ)). (صحيح عند الالبانی) صحيح ابی داؤد (۲۳۴) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے خود ترمذی نے کہا ہے کہ عبداللہ راوی کو یحییٰ نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ جو شخص پائے تری یعنی سونے کے بعد اور یاد نہ رکھتا ہو خواب فرمایا آپ نے وہ نہائے اور پوچھا جو شخص گمان رکھتا ہے کہ مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی ہے اور پھر نہ پائے اپنے کپڑوں میں تری یعنی نشان منی کا فرمایا اس کو نہانا کچھ ضرور نہیں اور کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یارسول اللہ! اگر عورت ایسا دیکھے کیا وہ بھی نہائے آپ نے فرمایا ہاں عورتیں تو مانند مردوں کے ہیں یعنی شرع میں سب برابر ہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن عمر نے عبید اللہ بن عمر سے یعنی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ جب پائے آدمی تری اور یاد نہ رکھتا ہو احتلام، اور عبداللہ کو ضعیف کہا ہے یحییٰ سعید بن قطان نے ان کے حافظے کے سبب سے اور یہ قول ہے کتنے ایک علماء کا صحابہ اور تابعین سے کہ جب جاگے اور دیکھے تری تو غسل کرے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور احمد اور کہا بعض علماء نے تابعین سے کہ غسل جب واجب ہوتا ہے کہ جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا کہ جب دیکھے خواب اور نہ دیکھے تری تو غسل نہیں ضرور اس کو تمام علماء کے نزدیک' مترجم کہتا ہے یعنی اگر بالکل تری نہ دیکھے اور خواب ہی دیکھا ہو تو کسی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے اور جب تری دیکھے تو بعض نے کہا ضرور نہانا چاہیے خواہ وہ تری منی کی ہو یا نہ ہو، اور بعض نے کہا جب یقین ہو کہ تری منی کی نہیں تو نہانا ضروری نہیں۔
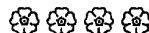
۸۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذِيِّ

منی اور مذی کے بیان میں

(۱۱۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ: ((مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ ، وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ)). (صحيح عند الالبانی) ابن ماجه (۵۰۴) صحيح ابی داؤد (۲۰۰) الارواء (۴۷ و ۱۲۵).

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مذی کا حال تو آپ ﷺ نے فرمایا مذی سے وضو واجب ہو جاتا ہے اور منی سے غسل۔ (بعض محققین نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔)

فائدہ: اور اس باب میں مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وضو مروی ہے بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ سے کئی سندوں سے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ۔

❁ ❁ ❁ ❁

۸۴۔ بَابُ : فِي الْمَذِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

مذی کے بیان میں جب کپڑے پر لگ جائے

(۱۱۵) عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ۔ عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً، فَكُنْتُ اُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاَلْتُهُ عَنْهُ ؟ فَقَالَ: ((اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ)) قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ؟ قَالَ: ((يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِنْ مَآءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهُ اَصَابَ مِنْهُ)).

(صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٠٤)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن ابو عبید رضی اللہ عنہ سے کہ وہ بیٹے سباق کے ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سہل بن حنیف سے کہا کہ پہنچتی تھی مجھ کو سختی اور تکلیف مذی سے کہ میں نہاتا تھا اس سے بار بار سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور پوچھا سو فرمایا آپ ﷺ نے کافی ہے تجھ کو وضو کرنا یعنی مذی سے وضو ٹوٹتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا، عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ کیا کروں اگر لگ جائے کپڑے میں کہا کافی ہے تجھ کو ایک چلو پانی لے کر اس پر چھڑک دے جہاں لگی دیکھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو روایت کیا ہو ایسا مضمون مذی میں سوائے محمد بن اسحاق کے اور اختلاف ہے علماء کا مذی میں جب لگے کپڑے پر، بعض کہتے ہیں غسل[1] ضروری ہے اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور بعض کے نزدیک کافی ہے پانی کا چھڑکنا اور کہا احمد نے امید ہے مجھ کو کافی ہو پانی چھڑکنا۔

۸۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

منی کے بیان میں جب کپڑے پر لگ جائے

(۱۱۶) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَآءَ فَنَامَ فِيهَا ، فَاحْتَلَمَ ، فَاسْتَحْيٰى اَنْ يُرْسِلَ بِهَا ، وَبِهَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ ، فَغَمَسَهَا فِي الْمَآءِ ، ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لِمَ اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا ؟ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ اَنْ يَفْرُكَهُ بِاَصَابِعِهٖ ، وَرُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِاَصَابِعِي. (صحيح) ابن ماجه (٥٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ہمام بن حارث سے کہ کہا ایک مہمان آیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو حکم کیا آپ ﷺ نے اس کو زرد چادر دینے کا پھر سویا وہ اور احتلام ہوا اس کو سو شرمایا کہ بھیجے چادر کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور اس میں منی بھری ہوئی ہو سو ڈبو دیا چادر کو پانی میں پھر بھیج دیا تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیوں خراب کر دی ہماری چادر کافی تھا اس کو کھرچنا انگلیوں

سے اور میں نے اکثر کھرچی ہے منی رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے اپنی انگلیوں سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے فقہاء کا جیسے سفیان اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں منی جب لگے کپڑے میں تو کافی ہے کھرچ ڈالنا، دھونا ضروری نہیں اور ایسا ہی روایت کیا ہے منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مثل روایت اعمش کی جو ابھی مذکور ہوئی اور مروی ہے ابومعشر سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حدیث اعمش کی بہت صحیح ہے۔

٨٦۔ باب غسل المنی من الثوب

کپڑے سے منی دھونے کے بیان میں

(١١٧) عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (صحیح عند الالبانی) ابن ماجه (٥٣٦) الارواء (١٨٠) صحیح ابی داؤد (٣٩٧) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سنداً ابواسحاق مدلس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے دھوئی منی کپڑے سے رسول اللہ ﷺ کی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی منی دھونے کی جامہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ مخالف نہیں اس حدیث کے جس میں کھرچنا ہے اگرچہ کھرچنا بھی کافی ہے اور اچھا لگتا ہے مرد کو کہ نہ دکھائی دے اثر منی کا اپنے کپڑے پر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا منی بمنزلہ تھوک[1] کے ہے پھینک دے اس کو اور دور کر دے اگرچہ لکڑی سے ہو سکے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٨٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ

جنب کے بیان میں کہ بے نہائے سو رہے

(١١٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَآءً.

(صحیح) آداب الزفاف (٣٩) مختصر الشمائل (٢٢٣) صحیح ابی داؤد (٢٢٣)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ سو جایا کرتے تھے جنابت میں اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق رحمہ اللہ سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہی قول ہے ابن مسیّب وغیرہ کا اور مروی ہے اکثر لوگوں سے وہ روایت کرتے ہیں اسود رضی اللہ عنہ سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے، نبی ﷺ وضو کر لیا کرتے تھے سونے سے پہلے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابواسحاق کی حدیث سے جو

[1] دھونا ١٢ منہ۔

مروی ہے اسود سے اور روایت کی ابواسحاق سے یہ حدیث شعبہ نے اور ثوری اور کتنے لوگوں نے اور گمان کیا ہے اس میں غلطی ہوئی ہے ابواسحاق سے۔

• (۱۱۹) عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ. (بعض محققین کہتے ہیں یہ سند ابواسحاق مدلس کی وجہ سے ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ وضو کرلیا کرتے تھے سونے سے پہلے۔

۸۸۔ بَابُ : فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

اس بیان میں کہ جنبی جب سونے لگے تو وضو کرلے

(۱۲۰) عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ ؟ قَالَ: ((نَعَمْ ، إِذَا تَوَضَّأَ)).

(اسناده صحيح) آداب الزفاف (۳۷) صحيح ابى داؤد (۲۱۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے نبی ﷺ سے کیا سورہے کوئی ہم میں سے جنابت میں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں مگر جب وضو کرے۔

فائدہ: اور اس باب میں عمار اور عائشہ اور جابر اور ابوسعید اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی اس باب میں بہت اچھی اور صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے جنب سونے کا تو وضو کرلے۔

۸۹۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

جنبی سے مصافحہ کرنے کے بیان میں

(۱۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ: فَانْبَجَسْتُ، أَيْ فَأَنْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ، ثُمَّ جِئْتُ ، فَقَالَ: ((أَيْنَ كُنْتَ؟. أَوْ: أَيْنَ ذَهَبْتَ؟)) قُلْتُ : إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا. قَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ)). (اسناده صحيح) الارواء (۴۷۴) صحيح ابى داؤد (۲۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ملاقات کی ان سے رسول اللہ ﷺ نے اور وہ جنب تھے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں آنکھ بچا کر نکل گیا آپ ﷺ کے پاس سے اور نہایا پھر آیا سو فرمایا آپ ﷺ نے کہاں چل دیئے تھے؟ تم یا کہاں تھے عرض کیا میں نے جنب تھا فرمایا آپ ﷺ نے مؤمن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعض نے اہل علم سے مصافحہ کرنے کی جنب سے اور کہا کچھ مضائقہ نہیں جنب اور حائض کے پسینے میں۔

ل مخاط بقول قاموس رینٹ کو کہتے ہیں اور بقول صاحب نہایہ تھوک کو۔

۹۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

اس عورت کے بیان میں جو خواب میں ایسی چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے، یعنی صحبت کرنا

(۱۲۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ ابْنَةُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ. تَعْنِي غُسْلاً. إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ : ((نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ)). قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قُلْتُ لَهَا: فَضَحْتِ النِّسَاءَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ.

(صحيح) الروض (۱۲۰۱) صحيح ابی داؤد (۲۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں ام سلیم بیٹی ملحان کی نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تو شرماتا نہیں حق سے سو کیا عورت پر بھی غسل ہے جب دیکھے خواب میں جیسا دیکھتا ہے مرد، تو فرمایا ہاں اس پر بھی غسل ہے، جب دیکھے وہ منی کو نہائے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے تو نے فضیحت کیا عورتوں کو اے ام سلیم!۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ عورت جب دیکھے خواب میں جو دیکھتا ہے مرد اور انزال بھی ہو تو بے شک اس پر نہانا فرض ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم اور خولہ اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے۔

۹۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ
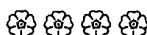
اس بیان میں کہ مرد نہانے کے بعد گرمی لینے کے لیے اپنا بدن عورت کے بدن سے لگائے

(۱۲۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدْفَأَ بِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَلَمْ أَغْتَسِلْ. (ضعيف) المشكاة (۴۵۹) ضعيف ابی داؤد (۴۴) سلسله احاديث الضعيفة (۵۶۵۷) اس کی سند میں حریث ابن ابی مطر راوی ضعیف ہے۔ تقریب التہذیب (۱۱۸۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اکثر نہاتے رسول اللہ ﷺ جنابت سے پھر آتے اور گرمی لیتے میرے بدن سے سو میں چمٹا لیتی ان کو اپنے ساتھ اور میں نہائی نہیں ہوتی تھی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اس حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے کہ مرد جب نہا چکے تو گرمی لے اپنی بیوی کے بدن سے اور سو رہے اس کے ساتھ نہانے سے پیشتر اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀
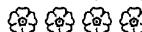
۹۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ

پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی کے تیمّم کرنے کے بیان میں

(۱۲۴) عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ، وَإِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِينَ، فَإِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ، فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ)). وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ:((إِنَّ الصَّعِيدَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ)). (صحيح. المشكاة : ۵۳۰. الارواء : ۱۵۳) صحيح ابى داؤد (۳۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: مٹی پاک طہور[1] ہے مسلمان کی اگر پانی نہ پائے دس برس تک پھر جب ملے پانی تو لگاوے اپنے بدن پر یہ بہتر ہے اس کو۔ اور کہا محمود نے اپنی روایت میں إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے ایسے ہی روایت کیا کتنے راویوں نے خالد خداء سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے عمرو بن بجدان سے انہوں نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ایوب نے ابوقلابہ سے انہوں نے ایک مرد سے جو بنی عامر سے ہیں انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور نام نہیں لیا اس میں اس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ جنب اور حائض جب تک نہ پائیں پانی تیمّم کرتے رہیں اور نماز پڑھتے رہیں اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ وہ تیمّم جائز نہیں جانتے جنب کے لیے اگرچہ نہ پائیں پانی اور مروی ہے کہ انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو اور کہنے لگے جب پانی نہ پائے تو تیمّم کرے جنب اور حائض بھی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❁❁❁❁

۹۳۔ بَابُ : فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کے بیان میں

(۱۲۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ؟ قَالَ: ((لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)). قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه فِي حَدِيثِهِ: وَقَالَ: ((تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ)).

(صحيح) الارواء (۱۸۹) صحيح ابى داؤد (۲۸۰)

---

[1] پاک کرنے والی۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں فاطمہ بیٹی ابوحبیش کی نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہوتا کیا چھوڑ دوں نماز؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ حیض نہیں جب آئیں حیض کے دن تو نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں حیض کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ۔ اور کہا ابومعاویہ نے اپنی روایت میں وقال سے آخر تک اور مطلب اس کا یہ ہے کہ فرمایا حضرت ﷺ نے: جب جاچکیں حیض کے دن تو وضو کر ہر نماز کے لیے یہاں تک کہ پھر آئے وہی وقت یعنی دن حیض کے جب تک نہ آئیں ہر نماز کے لیے وضو تازہ کرلیا کر۔

فائدہ: اور اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے کتنے علماء صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام حیض گزر جائیں تو غسل کرے اور وضو کرلیا کرے۔

۹۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے

(۱۲۶) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ : ((تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ)).

(صحيح عند الالبانى) ابن ماجه (٦٢٥) صحيح ابى داؤد (٣١١) الارواء (٢٠٧)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عدی کے دادا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مستحاضہ کے حق میں کہ چھوڑ دے نماز جن دنوں میں اسے حیض آتا تھا پھر غسل کرے یعنی بعد گزرنے ایام حیض کے اور وضو کرتی رہے ہر نماز کے لیے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

(۱۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوالیقظان ضعیف اور مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے' انہوں نے شریک سے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث فقط شریک نے بیان کی ہے ابوالیقظان سے اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا تو کہا میں نے عدی بن ثابت روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے یعنی عدی کے دادا سے تو کیا نام ہے ان کے دادا کا تو نہ پہچانا محمد نے نام ان کا اور ذکر کیا میں نے قول یحییٰ بن معین کا ان سے کہ نام ان کے دادا کا دینار ہے تو اعتبار نہ کیا اس کا بخاری نے، اور احمد اور اسحاق نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرے تو بہت اچھا ہے اور احتیاط کی بات

ہے اور اگر وضو کر لیوے ہر نماز کے لیے تو بھی کافی ہے۔ اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تو بھی کافی ہے یعنی ایک غسل میں ظہر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشاء اور ایک میں صبح۔

❀❀❀❀

۹۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کر کے پڑھ لیا کرے

(۱۲۸) عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ : كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَأْمُرُنِيْ فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ ؟ قَالَ: ((اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ)) قَالَتْ: هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: ((فَتَلَجَّمِيْ)) قَالَتْ : هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: ((فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا)) قَالَتْ : هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا ؟ فَقَالَ: ((النَّبِيُّ ﷺ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَأَ عَنْكِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ)). فَقَالَ: ((اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ ، فَاِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ حِيْنَ تَطْهُرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَوِيْتِ عَلٰى ذٰلِكَ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَهُوَ اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ)). (حسن عند الالبانی) صحیح ابی داؤد (۲۹۲) الارواء (۱۸۸) الروض (۷۶۰) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند محمد بن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی ماں حمنہ جحش کی بیٹی سے کہا حمنہ نے میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ آتا تھا بہت شدت اور زور سے سو آئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس فتویٰ پوچھنے اور خبر دینے کو سو پایا میں نے ان کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں سو عرض کی میں نے یا رسول

اللہ ﷺ استحاضہ آتا ہے مجھ کو زور اور شدت سے سو کیا حکم ہے مجھ کو اور باز رہی ہوں میں روزہ اور نماز سے فرمایا آپ ﷺ نے: بیان کرتا ہوں میں تجھ سے روئی رکھنے کو کہ اس سے بند ہو جاتا ہے خون، عرض کیا انہوں نے وہ بہت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: لنگوٹ باندھ، عرض کیا انہوں نے وہ بہت زیادہ ہے فرمایا آپ ﷺ نے: رکھ ایک کپڑا لنگوٹ کے اندر عرض کی وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو خون بہاتی ہوں زور سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں: بیان کرتا ہوں تجھ کو حکم جس پر چلے تو کافی ہو تجھ کو پس اگر قابو پائے تو دونوں پر تو خوب جانتی ہے تو پھر فرمایا آپ ﷺ نے یہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا یعنی شیطان کی لات سے استحاضہ جاری ہوتا ہے سو حیض کے دن مقرر کر تو چھ دن یا سات دن جو اللہ کو معلوم ہو یعنی قبل استحاضہ کے جو مدت حیض تیری مقرر ہو ان دنوں کو حیض قرار دے پھر جب گزر جاویں وہ دن تو نہا پھر جب دیکھے تو کہ پاک ہو چکی اور صاف ہو چکی تو نماز پڑھتی رہ چوبیس رات دن تک یعنی اگر چھ دن حیض ہوں یا نماز پڑھتی رہ تئیس رات دن تک یعنی اگر سات دن حیض کے ہوں اور روزے بھی رکھ اور نماز بھی پڑھ تو یہ کافی ہے تجھ کو اور ایسا ہی کرتی رہ جیسے حائضہ ہوتی ہیں عورتیں اور پاک ہوتی ہیں مدت حیض اور طہر پر اور یہ ایک امر ہوا۔ اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ تاخیر کرے تو ظہر کی اور جلدی کرے عصر میں پھر نہا وے جب پاک ہو تو حیض سے اور نماز پڑھے ظہر اور عصر کی پھر دیر کرے مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں اور نہا کر اکٹھا پڑھ لے دونوں نمازیں اور ایک غسل کرے تو صبح کو اور ایسا ہی کرتی رہ اور روزے رکھتی رہ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دونوں باتوں میں یہ بہت پسند ہے مجھ کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کیا اس کو عبید اللہ بن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے انہوں نے اپنی ماں حمنہ رضی اللہ عنہا سے مگر ابن جریج کہتے ہیں عمر بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور پوچھا میں نے بخاری سے حال اس حدیث کا سو فرمایا حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہ وہ حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے مستحاضہ اگر پہچانے اپنے حیض کا شروع ہونا اور تمام ہونا اور وہ اس طرح کہ خون حیض سیاہ ہوتا ہے اور بعد اس کے زرد تو حکم اس کا فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث کے موافق ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور اگر مستحاضہ کے ایام حیض مقرر اور معلوم ہوں تو وہ نماز چھوڑ دے ان دنوں میں پھر غسل کرے اور وضو کرتی رہے ہر نماز پر اور نماز پڑھے اور جب استحاضہ ہمیشہ آنے لگے اور پہلے سے اس کے دن بھی مقرر نہ ہوں اور حیض کے شروع خون کی سیاہی سے اور تمام ہونا زردی سے بھی نہ پہچان سکے تو اس کا حکم حمنہ بنت جحش کی حدیث کے موافق ہے اور کہا شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنے لگے تو قبل اس کے کہ حیض نہ آیا ہو تو نماز چھوڑ دے پندرہ دن تک، اگر پاک ہو گئی پندرہ دن میں یا اس سے پہلے تو وہی اس کے ایام حیض ہیں اور اگر خون آتا رہا پندرہ دن سے زیادہ تو قضاء کرے چودہ دن کی نماز اور چھوڑ دے ایک دن اور ایک رات کی نماز کہ کم سے کم مدت حیض ایک رات دن ہے اور اکثر دس رات دن، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا

اور اسی پر فتویٰ ہے ابن مبارک کا اور مروی ہے ان سے اس کے خلاف بھی اور بعضوں نے کہا اقل مدت ایک دن اور رات ہے اور اکثر پندرہ دن اور رات ہے اور یہی قول ہے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا اور اوزاعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ اور ابوعبیدہ کا۔

❀❀❀❀

۹۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر نماز کے وقت نہاتی رہے

(۱۲۹) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ ؟ فَقَالَ: ((لَا إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي)). فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۲۸۲، ۲۸۳۔ ۲۹۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے کہ مجھ کو حیض آتا ہے اور پاک نہیں ہوتی میں کیا چھوڑ دیا کروں میں نماز، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم نہاؤ اور نماز پڑھو۔ تو وہ نہایا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے۔

فائدہ : کہا قتیبہ نے لیث نے کہا ابن شہاب نے یہ نہیں ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا غسل کرنے کا ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت مگر یہ کام انہوں اپنے نے اجتہاد سے کیا کہا' ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام حبیبہ نے پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہے بعض علماء نے مستحاضہ غسل کر لیا کرے ہر نماز کے وقت اور روایت کی اوزاعی نے زہری سے انہوں نے عمرہ اور عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

❀❀❀❀

۹۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَائِضِ: أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

اس بیان میں کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھے

(۱۳۰) عَنْ مُعَاذَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ، قَالَتْ أَتَقْضِي إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا أَيَّامَ مَحِيضِهَا ؟ فَقَالَتْ : أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ.

(صحيح) ابن ماجه (۶۳۱) صحيح ابی داؤد (۲۵۴) الارواء (۲۰۰)

ترجمہ: روایت ہے معاذہ سے کہ ایک عورت نے پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا قضا پڑھے حیض کے دنوں کی نماز تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا تو حروریہ ہے، ہم میں سے ایک کو حیض آتا تھا اور حکم نہ ہوتا تھا قضا کا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے کہ حائضہ نہ قضا کرے نماز کی اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں اختلاف نہیں کسی کا کہ حائضہ قضا نہ کرے نماز ایام حیض کی اور قضا کرے روزہ کی۔

❁❁❁❁

۹۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ: أَنَّهُمَا لَا يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ

اس بیان میں کہ جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں

(۱۳۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَقْرَإِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ)). (منكر)

المشكاة (٤٦١) (الارواء ١٩٢) اسماعیل بن عیاش کی روایت اہل حجاز اور اہل عراق سے ضعیف ہوتی ہے۔ اور موسیٰ بن عقبہ مدنی اور حجازی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ پڑھے حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسماعیل بن عیاش کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: نہ پڑھے قرآن حائض اور جنب۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہ کہتے ہیں نہ پڑھیں حائض اور جنب قرآن سے مگر ٹکڑا ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی ہے جنب اور حائض کو سُبْحَانَ اللّٰهِ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کی، کہا ترمذی نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ اسماعیل بن عیاش روایت کرتے ہیں اہل حجاز و عراق سے احادیث منکر گویا کہ انہوں نے ضعیف جانا اسماعیل کی ایسی روایت کو کہ اہل عراق وغیرہ سے اکیلے انہوں نے ہی روایت کی ہو، اور کہا اسماعیل بن عیاش کے وہی حدیث معتبر ہے جو اہل شام سے روایت کریں اور کہا احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش اچھے ہیں بقیہ[1] سے اور بقیہ بہت حدیثیں منکر ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حسن نے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے یہی بات۔

❁❁❁❁

۹۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ کے ساتھ بوس وکنار کے بیان میں

(۱۳۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتُ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حِضُتُ يَأْمُرُنِىُ اَنْ أَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِىُ.
(صحيح) صحيح ابى داؤد (۲۶۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو حکم کرتے مجھ کو رسول اللہ ﷺ تہ بند باندھنے کا پھر بوس وکنار کرتے میرے ساتھ۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور میمونہ سے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے اور یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔

۱۰۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ مُؤَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا

جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانے اور ان کے جوٹھے کے بیان میں

(۱۳۳) عَنْ حَرَامِ بُنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ ؟ فَقَالَ : ((وَاكِلْهَا)). (صحيح) ابن ماجه (۶۵۱) صحيح ابى داؤد (۲۰۵)

ترجمہ: روایت ہے حرام بن معاویہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کھانا کھانے کو حائض کے ساتھ فرمایا آپ ﷺ نے: کھانا کھایا کر واس کے ساتھ۔

فائدہ: اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبداللہ بن سعد کی حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے تمام علماء کا کہ حائض کے ساتھ کھانا کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں اور اختلاف کیا ہے اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سو بعض نے مکروہ کہا ہے اور بعضوں نے رخصت دی ہے۔

۱۰۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

اس بیان میں کہ حائضہ کوئی چیز مسجد میں سے لے لے

(۱۳۴) عَنِ الْقَاسِمِ بُنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَتُ عَائِشَةُ : قَالَ لِيُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَاوِلِيْنِى الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ)). قَالَتُ: قُلْتُ: اِنِّيُ حَائِضٌ. قَالَ: ((اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتُ فِيُ يَدِكِ)).
(صحيح) ابن ماجه (۶۳۲) الارواء (۱۹۴) صحيح ابى داؤد (۲۵۳)

لے نام ہے راوی کا۔

ترجمہ: روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا انہوں نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: لے لے بوریا مسجد سے۔ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے کہ حائضہ ہوں، فرمایا: حیض تیرا نہیں کچھ تیرے ہاتھ میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر لے لے حائضہ کچھ مسجد میں سے باہر رہ کر۔

❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اِتْیَانِ الْحَائِضِ

حائضہ سے صحبت حرام ہونے کے بیان میں

(۱۳۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا: فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ)). (صحیح) آداب الزفاف (۳۱) الارواء (۲۰۰۶) المشكاة (۵۵۱) ابن ماجه (۶۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو صحبت کرے حائضہ سے یا کسی عورت سے اس کے پیچھے سے یا آئے کاہن کے پاس یعنی غیب کی خبر پوچھے تو بے شک منکر ہوا اس کا جو اترا محمد ﷺ پر یعنی قرآن کا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے حکیم بن اثرم کی وہ روایت کرتے ہیں ابو تمیمہ ہجیمی سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور یہ فرمانا حضرت ﷺ کا علماء کے نزدیک بطور سختی اور ڈرانے کے ہے اور روایت ہے حضرت ﷺ سے کہ جو شخص صحبت کرے حائض سے تو ایک دینار صدقہ دے، پھر اگر جماع کرنا حائض سے کفر ہوتا تو حضرت ﷺ یہ کفارہ کیوں فرماتے اور ضعیف کہا محمد نے اس حدیث کو از روئے اسناد کے اور ابو تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجاہد ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۳۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِی الْكَفَّارَةِ فِیْ ذٰلِكَ

اس کے کفارہ کے بیان میں

(۱۳۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ : فِی الرَّجُلِ یَقَعُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ، قَالَ: ((یَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ)). (صحیح بلفظ "دینار أو نصف دینار". صحیح ابی داؤد : ۲۵۶. ابن ماجه : ۶۴۰. ضعیف بهذا اللفظ : ضعیف ابی داؤد : ۴۲) المشكاة (۵۵۳) الارواء (۱۹۷) آداب الزفاف (۴۴، ۴۵) بعض محققین کہتے ہیں اس میں خصیف راوی کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو آدمی جماع کرلے اپنی عورت سے حیض کے دنوں میں ﷺ تو فرمایا: صدقہ دیوے آدھا دینار۔

(۱۳۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ، وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ)). (ضعيف ، والصحيح عنه بهذا التفصيل موقوف صحيح ابی داؤد : ۲۵۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبدالکریم راوی ضعیف ہے۔تقریب (۴۱۵۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب ہو خون اس عورت حائض کا جس سے جماع کر بیٹھا ہے سرخ رنگ تو صدقہ دیوے ایک دینار اور جب زرد ہو تو آدھا دینار۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کفارہ کے باب میں مروی ہے، موقوف ہے یعنی انہی کا کلام اور مرفوع بھی، یعنی حضرت کا کلام اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے کہا اللہ سے مغفرت مانگے اور کفارہ نہیں ہے اس پر اور مروی ہے بعض تابعین سے مثل قول ابن مبارک کے انہی میں ہیں سعید بن جبیر اور ابراہیم۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے سے حیض کا خون دھونے کے بیان میں۔

(۱۳۸) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُتِّيهِ، ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ رُشِّيهِ، وَصَلِّي فِيهِ)). (صحيح) ابن ماجه (۶۲۹) صحيح ابی داؤد (۳۸۵، ۳۸۶) الارواء (۱۶۵) تعليق علی صحيح ابن خزيمة (۲۷۶) سلسله احاديث الصحيحة (۲۹۹)

ترجمہ: روایت ہے اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی ﷺ سے حکم اس کپڑے کا جس میں خون حیض لگ جاوے سو فرمایا حضرت نے: کھرچ اس کو پھر مل پانی ڈال کر انگلیوں سے، پھر پانی بہادے اس پر پھر نماز پڑھ اس کپڑے سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام قیس بن محصن سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث اسماء رضی اللہ عنہا کی خون حیض کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جس نے نماز پڑھ لی اس کپڑے سے سو کہا بعض علماء نے اگر مقدار درہم سے کم ہے دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر مقدار درہم ہے اور نماز پڑھے بغیر دھوئے تو اعادہ کرے اور بعض نے کہا جب قدر درہم سے زیادہ ہو تو اعادہ ضرور ہے یعنی قدر درہم میں اعادہ واجب نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض علماء تابعین وغیرہم نے کہا دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں اگرچہ مقدار درہم سے زیادہ بھی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے واجب ہے دھونا اس کا اگرچہ درہم سے کم ہو اور تشدد کیا اس باب میں۔

۱۰۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَاءُ

اس بیان میں کہ نفاس والی عورتیں کب تک ٹھہری رہیں

(۱۳۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، فَكُنَّا نَطْلِي وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ)). (حسن صحیح) ابن ماجه (٦٤٨) الارواء (٢٠١) صحیح ابی داؤد (٢٠١)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا نفاس والی عورتیں بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چالیس روز تک اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پر بٹنا جھائیوں کے سبب سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے ابوسہل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مسّہ الازدیہ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور ابوسہل کا نام کثیر بن زیاد ہے کہا محمد بن اسماعیل نے علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور ابوسہل بھی ثقہ ہیں اور نہیں پہچانا محمد نے اس حدیث کو مگر ابوسہل کی روایت سے اور اجماع ہے علماء اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نفساء نماز چھوڑ دے چالیس دن تک مگر یہ کہ خون بند ہو جائے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون جاری رہے چالیس دن کے بعد تو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ نماز نہ چھوڑے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا حسن بصری نے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے اگر خون بند نہ ہو اور مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور شعبی سے کہ ساٹھ دن تک اگر خون بند نہ ہو۔

❀❀❀❀

۱۰۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوْفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

اس بیان میں کہ مرد کئی بیبیوں سے صحبت کر کے اخیر میں غسل کرے

(۱۴۰) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ عَلَى نِسَائِهِ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ.

(صحیح النضیر) الروض (٨٥) صحیح ابی داؤد (٢١١، ٢١٣) ابن ماجه (٥٨٨)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ صحبت کرتے تھے اپنی سب عورتوں سے اور اخیر میں ایک غسل کرتے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے علماء کا انہی میں ہیں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرنے کے اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بھی اور وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ ابوعروہ سے وہ ابوالخطاب سے وہ انس سے اور ابوعروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابوالخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے۔

۱۰۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعُودَ تَوَضَّأَ

اس بیان میں کہ جب دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے

(۱٤۱) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا)). (صحيح) آداب الزفاف (۳۲) صحيح ابی داؤد (۲۱٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر ارادہ کرے دوبارہ صحبت کا تو وضو کرے ان دونوں کے بیچ میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور بہت علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا تو وضو کرلے اس سے پہلے۔ ابوالمتوکل کا نام علی بن داود ہے اور ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۸۔ باب : مَا جَآءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

اس بیان میں کہ جب نماز کی اقامت ہو اور پائخانہ کی حاجت ہو تو پہلے پائخانہ جائے

(۱٤۲) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْأَرْقَمِ، قَالَ : أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ وَكَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ)). (صحيح) ابن ماجه (٦١٦) صحيح ابی داؤد (۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سے کہا عروہ نے تکبیر ہوئی نماز کی سو پکڑ لیا عبداللہ بن ارقم نے ہاتھ ایک مرد کا اور آگے بڑھا دیا اس کو اور عبداللہ امام تھے قوم کے اور کہا عبداللہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جب تکبیر ہو نماز کی اور کسی کو حاجت ہو پائخانے کی تو پہلے پائخانے جائے۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ثوبان رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبداللہ بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حافظان حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سے اور روایت کیا وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کتنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ کھڑا نہ ہو نماز میں جب حاجت ہو پاخانے، پیشاب کی اور کہتے ہیں احمد اور اسحاق اگر شروع کر چکا

نماز اور پھر معلوم ہوئی حاجت تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حاجت شدید نہ ہو اور کہا بعض اہل علم نے کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں پیشاب اور پاخانے کی حاجت ہوتی ہو جب تک تقاضائے شدید نہ ہو۔

❀❀❀❀

۱۰۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَوْطِيءِ

گرد راہ دھونے کے بیان میں

(١٤٣) عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ : قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ : إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِيْ وَ أَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ؟ فَقَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ)).

(صحيح) المشكاة (٥٠٤) صحيح ابی داؤد (٤٠٧)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے کہا انہوں نے کہا میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے میں ایسی عورت ہوں کہ لٹکاتی ہوں دامن اور چلتی ہوں ناپاک راہوں میں سو فرمایا ام سلمہ نے کہ ارشاد کیا رسول اللہ ﷺ نے: پاک کر دیتا ہے اس کو اس کے بعد کا رستہ۔

فائدہ: روایت کیا عبداللہ بن مبارک نے اس حدیث کو مالک بن انس سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ہود بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ ایک وہم ہے حقیقت میں روایت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نماز پڑھتے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہ دھوتے تھے راہ کی گرد کو، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور یہی قول ہے کتنے عالموں کا کہ جب آدمی چلے ناپاک جگہ میں تو نہیں واجب اس پر پیر دھونا مگر نجاست گیلی ہو تو دھو ڈالے۔

❀❀❀❀

۱۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّيَمُّمِ

تیمّم کے بیان میں

(١٤٤) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ. (صحيح) ابی داؤد (٣٢٧)

ترجمہ: روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا ان کو تیمّم کا منہ اور ہتھیلیوں پر۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہی قول ہے کتنے علماء وصحابہ کا مثل علی اور عمار اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے اور کتنے

لوگوں کا تابعین سے جیسے شعبی اور عطاء اور مکحول کہتے ہیں کہ تیمّم ایک ہی دفعہ ہاتھ مارنا ہے منہ اور ہتھیلیوں کے لیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے انہی میں ہیں ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن کے تیمّم میں دوبار ہاتھ مارنا ہے ایک بار منہ کے لیے اور دوسری بار دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مروی ہے یہی بات عمار سے تیمّم میں کہ کہا انہوں نے تیمّم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے عمار سے کہ کہا انہوں نے تیمّم کیا ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک اور ضعیف کہا ہے بعض علماء نے حدیث عمار کو نبی ﷺ سے جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے تیمّم کے باب میں اس واسطے کہ روایت کی انہی نے حدیث شانوں اور بغلوں کی کہا اسحاق بن ابراہیم نے حدیث عمار کی تیمّم کے باب میں جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے صحیح ہے اور حدیث عمار کی جس میں مذکور ہے کہ تیمّم کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے اس لیے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا بغلوں اور شانوں تک تیمّم کرنے کا بلکہ یہ ان کا فعل تھا پھر جب پوچھا رسول اللہ ﷺ سے تو آپ ﷺ نے حکم کیا منہ اور ہتھیلیوں کا اور دلیل اس بات کی یہ ہے کہ فتویٰ دیا عمار نے نبی ﷺ کے بعد منہ اور ہتھیلیوں پر تیمّم کرنے کا تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے انہوں نے شانوں تک تیمّم کیا ہوگا بعد اس کے جب حضرت ﷺ نے ان کو حکم فرمایا تو ہتھیلیوں تک کرنے لگے اور اپنے فعل کو چھوڑ دیا۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے سعید بن سلیمان سے اس نے ہشیم سے اس نے محمد بن خالد قرشی سے اس نے داؤد بن حصین سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سوال کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیمّم کا تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے وضو کے ذکر میں (فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ) یعنی دھوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمّم کے باب میں (فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ) یعنی مسح کرو اس (مٹی) سے منہ پر اور ہاتھوں پر اور یہاں مسح کی حد مذکور نہیں جیسے وضو میں کہنیاں مذکور ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چور کے باب میں (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا) یعنی چور مرد ہو یا عورت ہاتھ کاٹو اس کے اور ثابت ہوا سنت سے یعنی حدیث سے ہاتھ کا ٹنا گٹوں تک تو معلوم ہوا کہ ید کا اطلاق گٹوں تک بھی آتا ہے تو تیمّم بھی منہ اور گٹوں تک ہاتھ پر کرنا چاہیے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(١٤٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ حِيْنَ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ : ﴿ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ ﴾ [المائدة : ٦] ، وَقَالَ فِي التَّيَمُّمِ : ﴿ فَامْسَحُوْا

بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ﴾ [المائدة : ٦] ، وَقَالَ : ﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا ﴾ [المائدة : ٣٨] ، فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ ، إِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّان ، يَعْنِي التَّيَمُّم.

بعض محققین کہتے ہیں داؤد بن حصین کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ نیز اس میں ہشیم مدلس ہے۔ (ضعیف الاسناد عند الالبانی)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا' تیمّم کے بارے میں تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا وضو کے ذکر میں: ﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ﴾ یعنی "دھوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک" اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمّم کے باب میں: ﴿فَامْسَحُوْا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ﴾ یعنی "مسح کرو اس (مٹی) سے منہ پر اور ہاتھوں پر" اور فرمایا اللہ نے: ﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا ﴾ یعنی "چور مرد ہو یا عورت ہاتھ کاٹو ان دونوں کے" اور ثابت ہوا سنت سے یعنی حدیث سے ہاتھ کاٹنا کلائیوں تک' معلوم ہوا کہ ید کا اطلاق کلائیوں تک بھی آتا ہے تو تیمّم بھی منہ اور کلائیوں تک ہے۔

❁❁❁❁

۱۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآن عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

مترجم کہتا ہے اصل کتاب میں اس باب کا ترجمہ مذکور نہیں مگر قرینہ حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ باب مُحدِث کے قرآن پڑھنے کے باب میں ہوگا۔ واللہ اعلم

(١٤٦) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَالَمْ يَكُنْ جُنُبًا. (ضعیف الالبانی ، الارواء : ١٩٢ ، ٤٨٥) المشكاة (٤٦٠) ضعيف ابی داؤد (٣١) "تمام المنة" اس میں عبداللہ بن سلمہ کوفی متغیر حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو قرآن پڑھاتے رہتے ہر حال میں سوائے جنابت کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ کا کہتے ہیں بے وضو آدمی قرآن پڑھے مگر مصحف نہ چھوئے بے طہارت کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور شافعیؒ اور اسحاق رحمہم اللہ کا۔

❁❁❁❁

۱۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ

اس زمین کے بیان میں جس پر پیشاب ہو

(١٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ فَصَلّٰى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ

ارْحَمْنِی وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: فَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا))، فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِی الْمَسْجِدِ، فَأَسْرَعَ اِلَیْهِ النَّاس فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اَهْرِیْقُوْا عَلَیْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، اَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ))، ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ)).

(صحیح) الارواء (۱۷۱) صحیح ابی داؤد (۴۰۴، ۸۸۵) "الثمر المستطاب" ابن ماجه (۵۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک اعرابی آیا مسجد میں اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پھر جب نماز پڑھ چکا تو کہا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد ﷺ پر اور نہ رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر پس پھر کر دیکھا اس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا: تو نے تو تنگ کر دیا بڑی چوڑی چیز کو یعنی رحمت کو۔ سو تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہرا کہ پیشاب کر دیا اس نے مسجد میں اور دوڑے اس کی طرف لوگ سو فرمایا نبی ﷺ نے: بہا دو اس پر ایک ڈول پانی کا۔ اور راوی کو شک ہے کہ سجلاً فرمایا یا دلواً اور معنی دونوں کے ایک ہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے صحابیوں سے: بھیجے گئے ہو تم آسانی کے لیے، نہ سختی کے واسطے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے کہ کہا سفیان نے کہ حدیث بیان کی ہے مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بھی انس بن مالک سے اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور روایت کی یہ حدیث یونس نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

(۱۴۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، نَحْوَ هٰذَا. (صحیح) متفق علیه

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

ل چنانچہ مطبوعہ مصر میں ترجمہ باب یہی ہے۔

(المعجم ۲) نماز کے بیان میں (التحفۃ ۲)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

بیان میں نماز کے وقتوں کے جو روایت کیے گئے ہیں نبی ﷺ سے

(۱۴۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأُوْلٰى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْئُ مِثْلَ الشِّرَاكِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهٖ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ أَسْفَرَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ

فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ)). (حسن صحيح ، المشكاة : ٥٨٣. الارواء ٢٤٩) صحيح ابی داؤد (٤١٦) مستدرك حاكم (١٩٣/١) حاکم نے صحیح کہا اور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ نووی نے بھی اس کو صحیح کہا ہے۔ المجموع (٢٣/٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے کعبہ کے نزدیک دو بار سو پڑھی نماز ظہر کی پہلی بار جب تھا سایہ ہر چیز کا مثل جوتی کے تسمہ کے، پھر پڑھی عصر جب تھا سایہ ہر چیز کا مانند اس کے، پھر پڑھی مغرب جب ڈوبا آفتاب اور افطار کیا روزہ دار نے، پھر پڑھی عشاء جب غائب ہوگئی شفق، پھر فجر پڑھی جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور حرام ہوا کھانا روزہ دار پر اور دوسری بار ظہر پڑھی جب ہوا سایہ ہر چیز کا اس کے برابر جس وقت عصر پڑھی تھی کل کے روز پھر عصر پڑھی جب ہر چیز کا سایہ دونا ہوا پھر مغرب پڑھی پہلے دن کے وقت پھر عشاء پڑھی جب گزر گئی تہائی رات پھر صبح پڑھی جب روشن ہوگئی زمین، پھر پھرے میری طرف جبریل علیہ السلام اور کہا اے محمد ﷺ یہی وقت ہے انبیاؤں کا جو تم سے پہلے تھے اور ان دونوں کے بیچ میں وقت ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ اور براء اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَمَّنِي جِبْرِيْلُ)). فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ : ((لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ)). (صحيح الارواء : ٢٥٠) صحيح ابی داؤد (٤١٨)

ترجمہ: یعنی روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امامت کی میری جبریل علیہ السلام نے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور نہیں ذکر کیا اس نے وقت عصر کا دوسرے دن۔

فائدہ: اور حدیث جابر کی وقتوں کے باب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو مروی ہے جابر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور کہا محمد نے سب سے زیادہ صحیح وقتوں کے باب میں حدیث جابر رضی اللہ عنہما کی ہے نبی ﷺ سے۔

٢۔ بَابُ مِنْهُ

اسی بیان میں

(١٥١) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلًا وَآخِرًا ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ ، وَآخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ [صَلَاةِ] الْعَصْرِ ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ

حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَ اِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَ اِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ)). (صحيح . الصحيحة ١٦٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر اور اول ظہر کے وقت کا جب ہے کہ ڈھلے آفتاب اور آخر اس کا جب ہے کہ آ جائے عصر کا وقت اور وقت عصر کا شروع جب ہی ہے کہ اس کا وقت آئے اور آخر وقت اس کا جب آفتاب زرد ہو اور شروع وقت مغرب کا جب ڈوبے آفتاب اور آخر وقت اس کا جب ڈوبے شفق اور اول وقت عشاء کا جب ڈوبے شفق اور آخر وقت اس کا جب آدھی رات ہو اور شروع فجر کے وقت کا جب کہ طلوع صبح صادق اور آخر وقت اس کا جب سورج نکلے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہ فرماتے تھے حدیث اعمش کی مجاہد سے بہت صحیح ہے وقتوں کے باب میں محمد بن فضیل کی حدیث سے جو مروی ہے اعمش سے اور اس میں ایک خطا ہوئی ہے محمد بن فضیل سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابو اسامہ نے ان سے ابو اسحاق فزاری نے ان سے اعمش نے ان سے مجاہد نے کہا جاتا ہے کہ نماز کے وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر اور ذکر کیا مثل حدیث محمد بن فضیل کے جو مروی ہے اعمش سے ہم معنی اس کے۔

(١٥٢) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ: ((اَقِمْ مَعَنَا)) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ، ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَاَقَامَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ، ثُمَّ اَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ وَ اَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ، ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَيْلِ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَاَقَامَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا فَقَالَ: ((مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ)).

(صحيح) ابن ماجه (٦٦٧) صحيح ابى داؤد (٤٢٣)

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ ایک شخص آیا نبی ﷺ کے پاس پھر پوچھا اس نے آپ ﷺ سے وقت نمازوں کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے رہو ہمارے ساتھ اگر اللہ چاہے، پھر حکم کیا بلال رضی اللہ عنہ کو سو تکبیر کہی جب پو پھٹے یعنی صبح کی پھر حکم کیا سو تکبیر کہی جب سورج ڈھلا سو پڑھی ظہر پھر حکم کیا سو تکبیر کہہ کر پڑھی عصر اور سورج چمکتا تھا بلندی پر، پھر حکم دیا مغرب کا جب ڈوبا کنارہ آفتاب کا پھر عشاء کا حکم کیا سو

تکبیر کہی جب ڈوبا شفق پھر حکم کیا دوسرے دن سو خوب روشنی میں پڑھی صبح پھر حکم کیا ظہر کا سو بہت ٹھنڈے وقت پڑھی او رخوب ٹھنڈا کیا پھر حکم کیا عصر کا سو تکبیر کہی اور آخر وقت آفتاب کا زیادہ ہوگیا تھا پہلے دن سے یعنی دوسرے روز عصر میں تاخیر ہوئی پھر حکم کیا مغرب میں دیر کرنے کا یہاں تک کہ تھوڑی دیر رہی شفق ڈوبنے میں پھر حکم کیا عشاء کا سو تکبیر کہی جب تہائی رات گزری پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہاں ہے وہ پوچھنے والا نماز کے وقتوں کا سو کہا اس نے میں حاضر ہوں۔ فرمایا آپؐ نے وقت نمازوں کے ان دونوں کے درمیان میں ہیں۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے اول روز میں سب نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے روز آخر وقت مستحب پر اور فرمایا کہ وقت ان دونوں کے بیچ میں ہے کہا ابوعیسیٰ امام ترمذیؒ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی۔

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّغْلِيسِ بِالْفَجْرِ

اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں

(١٥٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ : فَتَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّفَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ : مُتَلَفِّعَاتٍ.

(صحيح) الارواء ٢٥٧) صحيح ابى داؤد (٤٤٩) جلباب المرأة (ص ٦٥)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ چکتے صبح کی تو پھرتی عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی کہ نہ پہچانی پڑتی تھیں اندھیرے میں اور کہا ہے انصاری نے فتمر النسا متلففات اور کہا قتیبہ نے متلفعات یعنی لپٹی ہوئی اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اور انس اور قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے صحابیوں میں سے رسول اللہ ﷺ کے جیسے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مستحب کہتے ہیں اندھیرے میں نماز پڑھنا صبح کو۔

❀ ❀ ❀ ❀
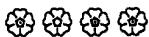
۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاَسْفَارِ بِالْفَجْرِ

روشنی میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں

(١٥٤) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ)).

(اسناده صحيح) صحيح ابن ماجه (٦٧٢) "الثمر المستطاب"

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے روشنی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو برزہ اور جابر اور بلال سے بھی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ نے اور ثوری نے اس حدیث کو محمد بن اسحاق سے اور روایت کیا محمد بن عجلان نے یہی عاصم بن عمرو بن قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے صحیح ہے اور تجویز کیا ہے اکثر عالموں نے اصحاب سے نبی ﷺ کے اور تابعین سے روشنی میں پڑھنا نماز صبح کی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہ اللہ نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ یقین ہو جائے صبح صادق کا اور شک نہ رہے اس میں اور معنی اسفار کے یہ نہیں ہیں کہ اخیر وقت پڑھے نماز۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ
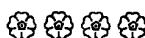
ظہر میں جلدی کرنے کے بیان میں

(۱۵۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ. (ضعیف الاسناد) اس میں حکیم بن جبیر مضطرب الحدیث ہے۔ اس کو احمد، یحییٰ اور نسائی نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی کرنے والا ظہر کی نماز شروع کرنے میں اور نہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر بن عبداللہ اور خباب اور ابو برزہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے اور جو بعد ان کے تھے کہا علی نے، کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں بسبب روایت اس حدیث کے جو بیان کی ہے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے کہ لفظ اس کے یہ ہیں من سال الناس وله مايغنيه الحديث یعنی جو مانگے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا ہو کہ کفایت کرتا ہو اس کو، آخر حدیث تک کہا یحییٰ نے اور روایت کی ہے ان سے سفیان اور زائدہ نے اور نہ دیکھا یحییٰ نے ان کی روایت میں کچھ مضائقہ، کہا محمد نے روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے جلدی شروع کرنا ظہر کا۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا خبر دی ہم کو عبدالرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے ان کو زہری نے کہا خبر دی ہم کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی جب ڈھلا آفتاب، یہ حدیث صحیح ہے۔

(۱۵۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی ظہر کی جب سورج ڈھل گیا۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَأْخِيرِ الظُّهرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنے کے بیان میں

(١٥٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : ((اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)). (صحيح) الروض (١٠٤٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈی کر دو اس کو نماز سے کہ جلن گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوسعید اور ابوذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابوموسیٰ اور ابن عباس اور انس ؓ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے عمرؓ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اس باب میں اور وہ صحیح نہیں، مترجم کہتا ہے یعنی روایت حضرت عمرؓ کی مرفوع نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کا قول ہے بلکہ موقوف ہے اور حضرت عمرؓ کا قول ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختیار کی ہے ایک قوم نے اہلِ علم سے تاخیر ظہر کی نماز کی گرمی کے دنوں میں اور یہی قول ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا ہے اور کہا شافعی ؒ نے دیر کرنا نماز ظہر میں جب ہے کہ لوگ دور سے آتے ہوں اور جو نماز پڑھتا ہی اکیلا ہو یا نماز پڑھتا ہے اپنی قوم کے ساتھ اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اس کو کہ تاخیر نہ کرے گرمی کے دنوں میں بھی، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور مذہب ان لوگوں کا جو گئے ہیں تاخیر ظہر کے طرف شدت گرمی میں تابعداری کے لیے بہتر ہے اور یہ فرمانا شافعی ؒ کا کہ رخصت اس شخص کو ہے جو دور سے آتا ہو مسجد میں اس لیے ہے کہ مشقت نہ ہو آدمیوں پر حدیث ابوذر کی خلاف ہے کہا ابوذر نے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں سو اذان دی ظہر کی بلالؓ نے فرمایا نبی ﷺ نے اے بلال! ٹھنڈا ہونے دے اور ٹھنڈا ہونے دو پس اگر مطلب وہی ہوتا جو مذہب ہے شافعی کا تو رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں فرماتے کہ سفر میں تو سب لوگ جمع تھے اور کہیں دور سے نہ آتے تھے، مترجم کہتا ہے یعنی امام شافعی ؒ جو فرماتے ہیں کہ دور سے آنے والوں کو تاخیر ظہر کی رخصت ہے تو ابوذر کی حدیث کے مخالف ہے اس لیے کہ ابوذر نے تو روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کا حکم دیا سفر میں بھی حالانکہ وہاں کوئی دور سے آنے والا نہ تھا سب ایک ہی جگہ جمع تھے۔

❀❀❀❀

(١٥٨) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَ مَعَهُ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ : ((اَبْرِدْ)) ثُمَّ اَرَادَ

اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَبْرِدْ فِي الظُّهْرِ)) قَالَ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ)).

(صحيح) صحيح ابى داؤد (٤٢٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ سفر میں اور بلال رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ سو ارادہ کیا بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر ظہر کا تو فرمایا آپ ﷺ نے ٹھنڈا ہونے دو پھر ارادہ کیا تکبیر کا یعنی تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ٹھنڈا ہونے دو ظہر کی نماز کے لیے۔ کہا راوی نے یہاں تک کہ دیکھا ہم نے سایہ ٹیلوں کا پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شدت گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے سو ٹھنڈے وقت پر پڑھو نماز ظہر کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀
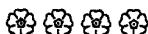
٧۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْعَصْرِ

عصر میں جلدی کرنے کے بیان میں

(١٥٩) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا، لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا. (صحيح) صحيح أبى داود (٤٣٥)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے عصر کی اور آفتاب ان کے آنگن میں تھا نہیں چڑھا تھا سایہ ان کے آنگن کے اوپر۔

فائدہ: اور اس باب میں انس اور ابواروی اور جابر اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور مروی ہے رافع سے بھی تاخیر نبی ﷺ کی عصر میں اور وہ صحیح نہیں، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی ﷺ سے انہیں میں ہیں عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور اکثر لوگ تابعین کے کہ اختیار کیا انہوں نے جلدی پڑھنا نماز عصر کا اور مکروہ رکھا اس کی تاخیر کو اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ۔

❀❀❀❀

(١٦٠) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ، وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ، قَالَ: فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا)). (صحيح) صحيح ابی داؤد (٤٢٠)

ترجمہ: روایت ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ گئے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر بصرہ میں جب پڑھ چکے نماز ظہر کی اور گھر ان کا مسجد کے بازو پر تھا سو فرمایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو اور عصر پڑھو' کہا راوی نے کھڑے ہوئے ہم اور نماز پڑھی ہم نے جب پڑھ چکے تو فرمایا انس رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے یہ تو نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا دیکھتا رہے کہ سورج کو جب ہو جائے شیطان کے دو سینگوں میں کے بیچ تو اٹھے اور چار چونچیں مارے نہ یاد کرے اللہ کو اس میں مگر تھوڑا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ امام ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٨ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ تَاخِيْرِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کی تاخیر میں

(١٦١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ، وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ. (صحيح المشكاة ٦١٩. التحقيق الثانی) شیخ احمد شاکر نے بھی اس کو صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ تم سے جلدی کرتے تھے ظہر میں اور تم ان سے زیادہ جلدی کرتے ہو عصر میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ رحمہ اللہ (امام ترمذیؒ) نے اور مروی ہے یہ حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مانند اس کے۔

(١٦٢) عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

ترجمہ: روایت ہے اسماعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے۔

(١٦٣) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اسی طرح۔

❁❁❁❁

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

مغرب کے وقت کے بیان میں

(١٦٤) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا مغرب پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ جب ڈوبتا تھا آفتاب اور چھپ جاتا تھا پردہ میں۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر اور زید بن الخالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابوایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور حدیث عباس کی موقوفاً بھی ان سے مروی ہے اور صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہلِ علم کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہ اختیار کیا ہے انہوں نے تعجیل کو نماز مغرب میں اور مکروہ کہا ہے اس کی تاخیر کو یہاں تک کہ کہا بعض اہل علم نے نماز مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر سے وقت جاتا رہتا ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے وہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی جس میں مذکور ہے امامت جبریل علیہ السلام کی اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور شافعی کا۔

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

عشاء کے وقت کے بیان میں

(١٦٥) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ. (صحيح، المشكاة : ٦١٣) صحيح ابى داؤد (٤٤٥)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا میں سب سے اچھا جانتا ہوں وقت عشاء کا، رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے عشاء اتنی رات گئے کہ غروب ہو جاتا ہے چاند تیسری شب کا جس وقت میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اس نے ابوعوانہ سے اسی اسناد کے ساتھ مانند اس کے کہا ابوعیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابو بشیر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور نہیں ذکر کیا اس روایت کو ہشیم نے نام بشیر بن ثابت کا اور حدیث ابوعوانہ کی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس لیے کہ یزید بن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے بروایت ابو بشیر مثل روایت ابوعوانہ کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٦٦) عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابی عوانہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ

عشاء میں تاخیر کے بیان میں

(١٦٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ. (صحيح) المشكاة (٦١١) للالباني- والحاكم (١/١٤٦) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر نہ ہوتا مجھے یہ خیال کہ گراں گزرے گا میری امت پر، تو حکم کرتا میں تاخیر کرنے کا عشاء میں تہائی یا آدھی رات تک۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابو برزہ اور ابن عباس اور ابوسعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اکثر اہلِ علم نے اصحاب سے نبی ﷺ کے اور تابعین سے تجویز کیا ہے تاخیر کو نماز عشاء میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

اس بیان میں کہ نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے

(١٦٨) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

(صحيح) الروض النضير (٩١٥) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ برا جانتے تھے رسول اللہ ﷺ عشاء کے قبل سونا اور باتیں کرنا بعد اس کے۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو برزہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ جانا ہے اکثر اہل علم نے سونا عشاء سے پہلے اور جائز رکھا بعض نے اور کہا عبداللہ بن مبارک نے کراہت بہت حدیثوں سے ثابت ہے اور رخصت دی بعض نے سونے کی قبل عشاء کے رمضان میں۔

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

عشاء کے بعد باتیں کرنے کی رخصت کے بیان میں

(١٦٩) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْمُرُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ

وأنا معهما. (اسناده صحیحعند الالبانی) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۲۷۸۱)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی کام میں کاموں سے مسلمانوں کے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابراہیم اور اعمش دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔اس لیے ضعیف ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت ہے اس حدیث کو حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ایک مرد جعفی سے یعنی وہ شخص قبیلہ بنی جعف سے تھا کہ نام اس کا قیس ہے یا ابن قیس انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قصہ دراز میں اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اصحاب وتابعین سے اور جو بعد ان کے تھے باتیں کرنے میں عشاء کے بعد، سو بعض نے مکروہ کہا ہے اور رخصت دی ہے بعض نے علم کی باتوں میں یا ضروری حاجتوں میں اور اکثر احادیث میں رخصت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باتیں نہ کرنا چاہیے مگر جو منتظر[1] ہو نماز کا یا مسافر ہو۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

اول وقت کی فضیلت میں

(۱۷۰) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : ((الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا)). (صحیح ، المشکاة ۶۰۷) صحیح ابی داؤد (۴۵۲)

اس میں عبداللہ بن عمری راوی اگرچہ ضعیف ہے۔مگر یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے قاسم بن غنام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی ام فروہ سے اور انہوں نے بیعت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ام فروہ رضی اللہ عنہا نے پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، کون سا عمل افضل ہے؟ کہا نماز اول وقت پڑھنا۔

(۱۷۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: الصَّلٰوةُ إِذَا آنَتْ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْاَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا)). ضعیف (المشکاة : ۶۰۵) اس کی سند سعید بن عبداللہ الجہنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔اس کو ابن حبان اور عجلی نے ثقہ ابوحاتم اور ذہبی نے مجہول اور حافظ نے تقریب میں مقبول کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی! تین چیزوں میں تاخیر جائز نہیں نماز میں جب وقت آجائے اور جنازہ میں جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کی ذات والا ملے۔

---

[1] یعنی جس نے ابھی عشاء نہ پڑھی ہو۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام فروہ رضی اللہ عنہا کی نہیں مروی ہے مگر روایت ہے عبداللہ بن عمر عمری کے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اضطراب کیا انہوں نے اس حدیث میں۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۷۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ، وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ)). (موضوع ، الارواء ۲۵۹. المشكاة ۶۰۶) (اس میں یعقوب بن ولید کے بارے میں امام احمد کہتے ہیں کذابوں میں سے ایک کذاب ہے۔) تقریب (۷۸۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اول وقت نماز پڑھنے میں خوشی ہے اللہ کی اور آخر وقت بخشش ہے اللہ کی۔

فائدہ : اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(۱۷۳) عَنِ ابْنِ عَمْرٍو والشَّيْبَانِيِّ : اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ : اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا)) قُلْتُ : وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ ((وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: وَمَاذَا [يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ] ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو عمرو شیبانی سے کہ ایک مرد نے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کون سا عمل افضل ہے؟ کہا انہوں نے پوچھا میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نماز پڑھنا مستحب وقتوں میں پھر کہا میں نے اور کیا رسول اللہ ﷺ؟ کہا خدمت کرنا والدین کی کہا میں نے اور کیا؟ فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور اکثر لوگوں نے ولید ابن عیزار سے اس حدیث کو۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۷۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ.

(حسن . المشكاة : ۶۰۸) حاکم نے اس کو متصل بیان کیا ہے (۱/۱۹۰) اور شرط شیخین پر اس کو صحیح کہا ہے ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ کبھی نہ پڑھی رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز آخر وقت میں مگر دو بار یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور کہا شافعی رحمہ اللہ نے اول وقت افضل ہے نماز کا اور ان چیزوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اس کی فضیلت پر عادت کرنا ہے رسول اللہ ﷺ کا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رحمہ اللہ کا اول وقت

نماز پڑھنے پر اور نہیں اختیار کرتے تھے وہ لوگ مگر افضل چیز کو اور کبھی نہ چھوڑتے تھے اور ہمیشہ نماز پڑھتے تھے اول وقت میں بیان کی ہم سے یہ حدیث ابوالولید مکی نے اس نے شافعی رحمہ اللہ سے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کو بھول جانے کے بیان میں

(۱۷۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَا لُهُ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس کی قضا ہو جائے نماز عصر کی تو گویا لٹ گیا گھر اس کا اور مال اس کا۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ اور نوف بن معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ امام ترمذی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو زہری نے بھی سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۱۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ

جب امام تاخیر کرے تو جلد نماز پڑھ لینے کے بیان میں

(۱۷۶) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يَا اَبَا ذَرٍّ اُمَرَآءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ، فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صُلِّيَتْ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً، وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ)).

(اسناده صحيح) تعليق على صحيح ابن خزيمه (۱٦۳۷) صحيح أبي داود (٤٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا نبی ﷺ نے ایسے امیر ہوں گے بعد میرے کہ مار ڈالیں گے نماز کو یعنی اخیر وقت میں پڑھیں گے تو پڑھ لے تو اپنی نماز وقت مستحب پر پس اگر پڑھ لی تو نے اپنے وقت پر تو امام کے ساتھ کی نماز ہو جائے گی نفل اگر دوبارہ پڑھی تو نے امام کے ساتھ اور نہیں تو حفاظت کر چکا تو اپنی نماز کی۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ مستحب جانتے ہیں کہ نماز پڑھ لے آدمی وقت مستحب پر جب تاخیر کرے امام پھر نماز پڑھ لے امام کے ساتھ اور پہلے فرض ہو جائے گی اکثر اہل علم کے نزدیک ابوعمران جونی نام ان کا عبدالملک بن حبیب ہے۔
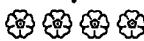
۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ

نماز چھوڑ کر سو جانے کے بیان میں

(۱۷۷) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ ؟ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا)).

(صحيح) الارواء (۱/۲۹٤) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۱۹۹۱ صحيح أبي داود (٤٦٤) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ شکایت کی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی ﷺ سے اپنے سو جانے کی نماز سے سو فرمایا آپ ﷺ نے سونے والے پر قصور نہیں ہے قصور تو جاگنے میں ہے سو جب بھول جائے کوئی تم میں سے اپنی نماز کو یا سو جائے اس سے تو پڑھ لے اس کو جب یاد کرے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو مریم اور عمران بن حصین اور جبیر بن مطعم اور ابو جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مخبرؓ سے بھی روایت کیا ہے کہ وہ بھتیجے ہیں نجاشی کے، کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابو قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے کہ جو سو جائے یا بھول جائے اور جاگے یا یاد کرے ایسے وقت میں کہ نماز اس وقت مکروہ ہے مثلاً نزدیک طلوع ہونے آفتاب کے یا نزدیک غروب کے تو کہا بعض نے پڑھ لے جب جاگے یا یاد کرے۔ اگرچہ ہو وقت مکروہ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور شافعی اور مالک رحمہ اللہ کا اور بعض نے کہا نہ پڑھے جب تک آفتاب بلند نہ ہو یا ڈوب نہ جائے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ

اس کے بیان میں جو نماز بھول جائے

(۱۷۸) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا)).

(صحيح) الارواء ۲٦۳) صحيح أبي داود (٤٦٨)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے۔

فائدہ: اور اس باب میں سمرہ اور قتادہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ امام ترمذیؒ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابو بکرہ سے کہ وہ سو گئے عصر کے وقت پھر جاگے آفتاب ڈوبتے وقت سو نہ نماز پڑھی یہاں تک کہ ڈوب چکا آفتاب اور یہی مذہب ہے بعض اہل کوفہ کا لیکن اصحاب ہمارے نے اختیار کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو کہ پڑھ لے وقت ہو یا نہ ہو یعنی وقت مکروہ میں بھی پڑھ لے۔

١٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الصَّلَوَاتُ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

اس بیان میں کہ جس کی بہت نمازیں فوت ہوگئی ہوں تو کس نماز سے شروع کرے

(١٧٩) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ. (حسن، الارواء : ١/ ٢٠٧) شیخ البانی نے سنن نسائی حدیث (٦٢٢) پر ضعیف کا حکم لگایا ہے ارواء الغلیل (١٩٧) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوالزبیر مدلس ہے اور ابوعبیدہ اپنے باپ سے سماع ثابت نہیں اس لیے اس کی سند ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے کہا، کہا عبداللہ نے مشرکین نے روک دیا رسول اللہ ﷺ کو چار نمازوں سے خندق کے دن یہاں تک کہ گزر گئی رات جتنی چاہی اللہ نے سو حکم کیا آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو تو اذان دی پھر تکبیر کہی اور پھر پڑھی ظہر پھر تکبیر کہی پھر پڑھی عصر پھر تکبیر کہی اور پڑھی مغرب پھر تکبیر کہی اور پڑھی عشاء۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے فرمایا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے عبداللہ کی حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں مگر ابوعبیدہ نے نہیں سنا کچھ عبداللہ سے اور یہی مختار ہے بعض اہل علم کا قضا نمازوں کا کہ تکبیر کہتا جائے ہر نماز کے لیے جب قضا پڑھے اور اگر نہ کہے تو کافی ہے یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٨٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ : اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُّ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((وَاللّٰهُ اِنْ صَلَّيْتُهَا)) قَالَ: فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَوَضَّاْنَا، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خندق کے دن گالیاں دیتے ہوئے قریش کو یا رسول اللہ نہ پڑھ سکا میں عصر یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی کہا راوی نے پھر اترے ہم بطحان میں کہ وہ ایک میدان ہے مدینہ میں پھر وضو کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ہم نے بھی وضو کیا پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے عصر بعد ڈوبنے آفتاب کے پھر پڑھی بعد اس کے مغرب۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۔ باب : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسطیٰ اَنَّهَا الْعَصْرُ

نماز وسطیٰ کے بیان میں کہ وہ عصر ہے

(۱۸۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلٰوةُ الْوُسْطٰى: صَلٰوةُ الْعَصْرِ)). (صحيح. المشكاة : ٦٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہاشم بن عتبہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہا محمد نے کہا علی بن عبداللہ نے یہ حدیث حسن کی سمرہ سے حدیث حسن ہے اور سنا انہوں نے سمرہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی صلوۃ وسطیٰ کے باب میں حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابیوں وغیرہ سے اور کہا زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے نماز وسطیٰ ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز وسطیٰ صبح کی نماز ہے۔ روایت کیا ہم سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے اس نے قریش بن انس سے اس نے حبیب بن شہید سے کہا حبیب نے کہا مجھ سے محمد بن سیرین نے پوچھو حسن سے کہ کس نے سنی حدیث عقیقہ کی تو پوچھا میں نے کہا حسن نے سنی میں نے سمرہ بن جندب سے، کہا ابوعیسیٰ نے خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل بخاری نے انہوں نے روایت کی علی بن عبداللہ سے انہوں نے قریش بن انس سے یہ بات کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور حجت پکڑی ساتھ اس حدیث کے۔ مترجم کہتا ہے ان سب اقوال سے غرض مصنف کی ثابت کرنا ہے سماع حسن کا سمرہ بن جندب سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۸۲) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

اس بیان میں کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے

(۱۸۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ

مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. (صحيح) الروض (۱۱۷۸) صحيح ابی داؤد (۱۱۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سنا میں نے کئی اصحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے انہیں میں سے عمر بن خطاب بھی ہیں اور وہ بڑے دوست میرے ہیں ان سب نے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے نماز سے بعد فجر کے جب تک آفتاب نہ نکلے اور نماز سے بعد عصر جب تک آفتاب نہ ڈوبے۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابوسعید اور عقبہ بن عامر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع او زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر اور معاذ بن عفراء اور صنابحی سے بھی روایت ہے اور صنابحی نے نہیں سنا رسول اللہ ﷺ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور کعب بن مرہ اور ابوامامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلیٰ بن امیہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا صحابیوں سے اور جو بعد ان کے تھے مکروہ کہا ہے نماز کو بعد نماز صبح کے آفتاب نکلنے تک اور عصر کے بعد آفتاب ڈوبنے تک مگر قضا نماز میں کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھے بعد عصر اور صبح کے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے قتادہ نے ابوالعالیہ سے کچھ نہیں سنا مگر تین حدیثیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک اور بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ فرمایا نبی ﷺ نے کسی کو لائق نہیں کہ کہے میں بہتر ہوں یونس بن متیٰ سے اور حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔

❀❀❀❀

۲۲۔ باب: مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد نماز پڑھنے کے بیان میں

(۱۸۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّمَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّهٗ اَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهٗ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا. (ضعيف الاسناد: وقوله: "ثم لم يعدلهما"۔ منكر)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا پڑھیں رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں بعد عصر کے اس لیے کہ آ گیا ان کے پاس کچھ مال تو فرصت نہ ملی بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھنے کی سو قضا پڑھی اس کی بعد عصر کے اور پھر دوبارہ نہ کیا ایسا۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور روایت کیا کئی لوگوں نے کہ پڑھیں رسول اللہ ﷺ نے بعد عصر کے دو رکعتیں اور یہ خلاف اس روایت کے ہے کہ منع کیا آپ ﷺ نے نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بہت صحیح

ہے کہ انہوں نے لم یعد لَهُمَا یعنی پھر دوبارہ نہ پڑھیں، اور مروی ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی مثل روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس باب میں کئی روایتیں ہیں، ایک میں ہے کہ کبھی داخل نہ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس عصر کے بعد مگر پڑھیں دو رکعتیں اور مروی ہے ان سے بواسطہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور صبح کے بعد جب تک نہ نکلے اور اسی پر اجماع ہے اکثر علماء کا کہ مکروہ ہے نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع تک مگر جو مستثنیٰ ہے اس سے مثل مکہ کی نماز کے غروب آفتاب تک عصر کے بعد اور طلوع آفتاب تک صبح کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے بعد طواف کے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت اس کی اور قائل ہیں اس کے علماء و صحابہ اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے۔ مکہ کی نماز کو بھی عصر اور صبح کے بعد اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ۔

❁❁❁❁

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بیان میں

(۱۸۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَآءَ)).

(صحیح) ابن ماجه (۱۱۶۲) صحیح ابی داؤد (۱۱۶۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں ایک نماز ہے جو چاہے پڑھے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی قبل کی نماز میں سو نہیں تجویز کیا بعض لوگوں نے اس روایت کو اور روایت بھی ہے اکثر صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ پڑھتے تھے نماز مغرب سے پہلے دو رکعت اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور کہا احمد اور اسحاق نے اگر پڑھے تو بہتر ہے اور یہ ان نزدیک مستحب ہے۔

۲۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

اس کے بیان میں جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائے

(۱۸۶) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ)).

(صحیح) الارواء ۲۵۳) صحیح أبی داود (۴۳۹) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھ لی ایک رکعت صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے سو

پالی اس نے نماز صبح کی اور جس نے پڑھ لی عصر کی ایک رکعت آفتاب ڈوبنے سے پہلے سوادا ہوگئی نماز عصر کی۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے مذہب ہم لوگوں کا یعنی شافعی کا اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ مراد اس سے صاحب عذر ہے مثلاً جو سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور جاگے یا یاد کرے آفتاب نکلنے کے بعد یا ڈوبتے تو پڑھ لے اسی وقت۔

۲۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

دو نمازیں ایک وقت پڑھنے کے بیان میں

(۱۸۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمَدِيْنَةِ، مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ. قَالَ : فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : مَا أَرَادَ بِذٰلِكَ ؟ قَالَ أَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ. (صحيح) الارواء (٥٧٩/ ١) صحيح ابى داؤد (١٠٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے ملا کر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء مدینہ میں بے خوف کے اور مینہ کے سو کہا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیوں ایسا کیا آپ ﷺ نے؟ فرمایا چاہا آپ ﷺ نے کہ تکلیف نہ ہو امت پر۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مروی ہے کئی سندوں سے، روایت کیا اس کو جابر بن زید نے اور سعید بن جبیر نے اور عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول ﷺ سے اس کے خلاف بھی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۸۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ)). (ضعيف جدًا . التعليق الرغيب : ١/ ١٩٨. الضعيفة : ٤٥٨١) اس میں حنش راوی احمد اور دیگر محدثین کے نزدیک ضعیف و متروک راوی ہے۔ تقریب (۱۳۴۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک وقت میں بے عذر سو داخل ہوا دروازہ میں دروازوں سے کبائر کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور حنش یہ وہی ابو علی رجبی ہیں اور وہ بیٹے قیس کے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو احمد وغیرہ نے اور اسی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا کہ ملا کر نہ پڑھے دو نمازیں ایک وقت مگر سفر میں یا عرفات میں اور جائز رکھا بعض اہل علم نے تابعین سے ملا کر پڑھنا دو نمازیں بیمار کے لیے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا

بعض اہل علم نے ملا کر پڑھے دو نمازیں بارش کے وقت اور یہی کہتے ہیں شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور نہیں جائز رکھا شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیمار کو ملا کر نماز پڑھنا دو نمازیں۔

❀❀❀❀

۲۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ بَدْءِ الْاَذَانِ

اذان شروع ہونے کے بیان میں

(۱۸۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا، فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا حَقٌّ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاِنَّهُ اَنْدٰى وَاَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ، فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيْلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ)) قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوةِ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ يَجُرُّ اِزَارَهُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قَالَ: قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، فَذٰلِكَ، اَثْبَتُ)).

(حسن) الارواء (۲۴٦) المشكاة (٦٥٠) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے محمد بن عبداللہ بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا صبح کو آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پھر خبر دی ان کو اس خواب کی سو فرمایا آپ ﷺ نے یہ خواب تو سچ ہے تم ساتھ کھڑے ہو بلال رضی اللہ عنہ کے کہ وہ بڑے بلند آواز کے ہیں تم سے سو سکھاؤ ان کو جو کہا گیا تم سے اور پکار کر بولیں وہ کہا راوی نے جب سنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آواز بلال رضی اللہ عنہ کی نماز کے لیے نکل آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی چادر کھینچتے ہوئے اور کہتے تھے یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اس کی جس نے بھیجا تم کو سچا دین دے کر میں نے بھی ایسا خواب دیکھا ہے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب تعریف اللہ کو یہی بات پکی ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے اور وہ پوری ہے اس روایت سے اور بڑی اور بیان کیا قصہ اذان کا دو دو بار اور تکبیر کا ایک ایک بار بولنے کا اور عبداللہ بن زید بیٹے ہیں عبدربہ کے اور کہا جاتا ہے ان کو بیٹے عبدرب کے اور نہیں پہچانتے ہم کوئی روایت صحیح ان کی رسول اللہ ﷺ سے مگر یہ ایک حدیث اذان کی اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ان کی بہت حدیثیں ہیں نبی ﷺ سے اور چچا ہیں عباد بن تمیم کے۔

❀❀❀❀

(۱۹۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوتَ، وَلَيْسَ

يُنَادِي بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِتَّخِذُوْا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ)). (صحيح) متفق عليه

ترجمہ: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ مسلمان جب آئے مدینہ میں تو جمع ہوتے تھے اور اندازہ کرتے تھے نماز کے وقتوں کا اور کوئی پکارتا نہ تھا نماز کے لیے سو تجویز کی ایک دن اس باب میں تو کہا بعض نے بناؤ ایک ناقوس مثل ناقوس نصاریٰ کے اور کہا بعض نے بناؤ ایک قرن یہود کے مانند سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیوں نہیں بھیجتے تم کسی آدمی کو کہ پکارے نماز کے لیے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو اور پکار نماز کے لیے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْأَذَانِ

اذان میں ترجیع کے بیان میں اور ترجیع کہتے ہیں شہادتین کے دوبار کہنے کو ایک بار بلند آواز سے اور دوسری بار آہستہ سے

(۱۹۱) عَنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْعَدَهُ وَأَلْقٰى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ : مِثْلَ أَذَانِنَا. قَالَ بِشْرٌ : فَقُلْتُ لَهُ : اَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْأَذَانَ بِالتَّرْجِيْعِ. (صحيح) ابن ماجه (۷۰۸) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۳۷۹) صحيح ابى داؤد (۵۱۸) ((الثمر المستطاب)) فقه السيرة (۲۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے کہ بٹھلایا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اور سکھلائی ان کو اذان ایک ایک حرف، کہا ابراہیم نے جیسے ہم اذان دیتے ہیں کہا بشر نے کہا میں نے ابراہیم سے دوبارہ سکھاؤ تو بیان کی انہوں نے اذان ترجیع کے ساتھ۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو محذورہ کی اذان میں صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے مکہ میں اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

❀❀❀❀

(۱۹۲) عَنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً، وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً. (حسن و صحيح) ابن ماجه (۷۰۹) المشكاة (۶۴۴) صحيح ابى داؤد (۵۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے کہ سکھائی ان کو نبی ﷺ نے اذان میں انیس کلمے اور تکبیر میں سترہ کلمے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو محذورہ کا نام سمرہ بن مغیرہ ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اذان میں اور مروی ہے کہ ایک ایک بار بولتے تھے تکبیر۔

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

تکبیر ایک ایک بار کہنے کے بیان میں

(۱۹۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ.

(صحيح) الروض (۲۹) الصحيحة ۳/۲۱۷۔ صحيح ابی داؤد (۵۲۵) (الثمر المستطاب)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حکم ہوا بلال رضی اللہ عنہ کو کہ دو بار کہے اذان کو اور ایک ایک بار کہے تکبیر کو۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث حسن کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین 'اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ اَنَّ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى

اس بیان میں کہ اقامت دو دو بار کہنی چاہیے

(۱۹۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا: فِي الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ. (ضعيف الاسناد) اس میں ابن ابی لیلیٰ کا ابن زید سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زید کہ حکم تھا رسول اللہ ﷺ کا کہ دو دو بار کہی جائے اذان بھی اور اقامت بھی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبداللہ بن زید کی مروی ہے وکیع سے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما نے دیکھا اذان کو خواب میں اور کہا شعبہ نے روایت ہے عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا بیان کیا ہم سے اصحاب رسول ﷺ نے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا اذان کو اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں کہا بعض علماء نے اذان اور تکبیر دونوں دو دو بار ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّرَسُّلِ فِي الْاَذَانِ

اس بیان میں کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے

(۱۹۵) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ : ((يَا بِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِيْ اَذَانِكَ ' وَاِذَا اَقَمْتَ

فَاحْدُرْ، وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَ إِقَامَتِكَ قَدْرُ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ، وَلَا تَقُومُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ)). (ضعيف جدًا . الارواء : ٢٢٨. لكن قوله "ولا تقوموا" صحيح) اس کی سند مجہول ہے۔اس میں عبدالمنعم متروک ہے۔تقریب(۴۲۳۴)اوراس کا شیخ یحییٰ بن مسلم ضعیف ہے۔تقریب(۷۶۴۵)

ترجمہ: روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلال کو اے بلال رضی اللہ عنہ جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو کلمے اذان کے اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ فارغ ہو جائے کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور پاخانہ کرنے والا جب داخل ہو قضائے حاجت سے اور نہ کھڑے ہو جب تک مجھے نہ دیکھو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے یونس بن موسیٰ سے ان سے عبدالمنعم نے مانند روایت مذکور کے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے نہیں پہچانتے ہم جابر کی حدیث کو مگر اسی سند سے یعنی روایت ہے عبدالمنعم کی اور یہ اسناد مجہول ہے۔

(١٩٦) عَنْ عَبْدِالْمُنْعِمِ : نَحْوَهٗ. (انظر ما قبله) اسناده ضعيف جداً۔اس میں عبدالمنعم متروک ہے۔تقریب(۴۲۳۴)اوراس کا شیخ یحییٰ بن مسلم البکاء ضعیف ہے۔تقریب(۷۶۴۵)

ترجمہ: روایت ہے عبدالمنعم سے اسی طرح۔

❀❀❀❀

٣١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِىْ إِدْخَالِ الْاِصْبَعِ فِى الْأُذُنِ عِنْدَ الْأَذَانِ

اس بیان میں کہ اذان کے وقت کان میں انگلی ڈالنی چاہیے

(١٩٧) عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ، وَيُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، وَإِصْبَعَاهُ فِىْ اُذُنَيْهِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَاءَ۔ اُرَاهُ قَالَ : مِنْ اَدَمٍ۔ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَاءِ، فَصَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَآءُ، كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ : نُرَاهُ حِبَرَةً.

(صحيح) الارواء (٢٣٠) الروض النضير (٣٣٣) تعليق على صحيح ابن خزيمة (٣٨٨) (الثمر المستطاب)

ترجمہ: روایت ہے عون بن ابوجحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے تھے اور پھیرتے تھے منہ اپنا ادھر اور ادھر اور دو انگلیاں ان کی دونوں کانوں میں تھیں اور رسول اللہ ﷺ سرخ خیمہ میں تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ کہا راوی نے وہ خیمہ چمڑے کا تھا سو نکلے بلال رضی اللہ عنہ آگے نیزہ لے کر اور گاڑ دیا اس کو میدان میں پھر نماز پڑھی اس طرف رسول اللہ ﷺ نے اور چلتے پھرتے تھے آگے اس نیزے کے کتے اور گدھے اور آپ کے جسم مبارک پر حلہ سرخ تھا گویا میں دیکھ رہا ہوں چمک ان کی پنڈلیوں کی، کہا سفیان نے میں گمان کرتا ہو کہ ہوگا وہ چادر یمنی کا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا، مستحب کہتے ہیں انگلیاں

رکھنا کانوں میں اور اذان میں، اور کہا بعض علماء نے تکبیر میں بھی انگلیاں رکھیں کانوں میں اور اوزاعی کا یہی قول ہے اور ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

❁❁❁❁

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّثْوِيْبِ فِي الْفَجْرِ

فجر کی اذان میں تثویب کا بیان

(۱۹۸) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ)). (ضعیف) الارواء (۲۳۵) المشكاة (٦٤٦) اس میں ابو اسرائیل راوی قوی نہیں نیز اس کا حکم بن عیینہ سے سننا ثابت نہیں۔ ترمذی کہتے ہیں ابو اسرائیل نے یہ حدیث حسن بن عمارہ سے سنی ہے' مگر محدثین کے نزدیک یہ حسن بن عمارہ بھی ضعیف ہے۔ البتہ نفس مضمون کے اعتبار سے حدیث صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں بلال رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ تثویب کرو کسی نماز میں مگر صبح کی نماز میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو محذورہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابو اسرائیل ملائی کی اور ابو اسرائیل نے نہیں سنی یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے اور کہتے ہیں روایت کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ سے وہ روایت کرتے ہیں حکم بن عتیبہ سے اور نام ابو اسرائیل کا اسماعیل بن ابو اسحاق ہے اور وہ کچھ ایسا قوی نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک اور اختلاف کیا ہے علماء نے تفسیر میں تثویب کے سو کہا بعض نے وہ الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور کہا اسحاق نے تثویب کے معنی اور ہیں کہ نیا نکالا ہے اسے نبی ﷺ کے بعد لوگوں نے اور وہ یہ ہے کہ جب اذان دے مؤذن اور دیر لگائیں لوگ آنے میں تو کہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں قد قامت الصلوۃ - حی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور یہی ہے کہ کہا اسحاق نے تثویب مکروہ ہے اور نکالا ہے اس کو بعد نبی ﷺ کے اور ابن مبارک اور احمد نے کہا کہ تثویب وہی الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول صحیح ہے اور اسی کو تثویب بھی کہتے ہیں اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے اور مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہ کہتے تھے نماز فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم اور مروی ہے مجاہد سے کہا گیا میں عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ایک مسجد میں اور اذان ہو چکی تھی اس میں اور ہم نماز پڑھنا چاہتے تھے اس میں سو تثویب کی مؤذن نے سو نکلے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مسجد سے اور کہا مجھ سے نکلو اس بدعتی کے پاس سے اور مکروہ کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس تثویب کو جو نکالی ہے لوگوں نے بعد رسول اللہ ﷺ کے یعنی غیر صبح میں۔

❁❁❁❁

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

اس بیان میں کہ جو اذان کہے وہی تکبیر بولے

(۱۹۹) عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ، فَأَذَّنْتُ، فَأَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُقِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَخَاصُدَآءٍ قَدْ أَذَّنَ، وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ)).

(ضعیف) ابن ماجه (۷۱۷) الارواء (۳۳۷) المشکاۃ (٦٤٨) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۳۵) ضعیف ابی داؤد (۸۲) سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۳۸٦۲)

ترجمہ: روایت ہے زیاد بن الحارث صدائی سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ اذان دوں میں صبح کی نماز کی پھر اذان دی میں نے سو ارادہ کیا بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق کہ صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث زیاد کی نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے افریقی کے اور افریقی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک، ضعیف کہا اس کو یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا، کہا اور دیکھا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ ان کو قوی کرتے ہیں اور کہتے تھے وہ مقارب الحدیث ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

❀❀❀❀

۳۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ

اس بیان میں کہ بے وضو اذان دینا مکروہ ہے

(۲۰۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ)).

(ضعیف ۔ الارواء : ۲۲۲) اس میں معاویہ بن یحییٰ الصدفی راوی ضعیف ہے۔ تاریخ الصغیر (۳۵۰) والکبیر (۳۳٦/۷) المیزان (۱۳۸/٤) والتھذیب (۲۱۹/۱۰) والتقریب (٦۷۷۲) نسائی (٥٦١) کہتے ہیں ضعیف الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے عبداللہ بن وہب سے اس نے یونس سے اس نے ابن شہاب سے کہا کہ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے اور نہیں مرفوع کیا ابن وہب نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور یہی صحیح تر ہے روایت سے ولید بن مسلم کی اور زہری کو سماع نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اختلاف کیا اہل علم نے بے وضو اذان دینے میں سو مکروہ کہا بعض نے اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا اور اسحاق رحمہ اللہ کا اور جائز کہا سفیان اور ابن مبارک اور احمد نے۔

(۲۰۱) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ إِلَّا مُتَوَضِّیءٌ.
(ضعیف) زہری کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن شہاب سے کہا کہ فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے "نہ اذان دے نماز کے لئے مگر جس کا وضو ہو"۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحَقُّ بِالْإِقَامَةِ

اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنی جب وہ حاضر ہو تب کہی جائے

(۲۰۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ : كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيْمُ، حَتّٰى إِذَا رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ. (حسن) صحيح ابی داود (۵٤۸)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مؤذن رسول اللہ ﷺ کا دیر کرتا اور تکبیر نہ کہتا جب دیکھتا رسول اللہ ﷺ کو کہ نکلے تکبیر کہتا نماز کی جب آپ ﷺ کو دیکھ لیتا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور حدیث سماک کی نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ مؤذن کو اختیار ہے اذان کا اور امام کو اختیار ہے تکبیر کا۔

❀❀❀❀

۳۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ

رات کو اذان دینے کے بیان میں

(۲۰۳) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَأْذِيْنَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ. (صحيح . الارواء : ۲۱۹)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلال تو رات سے اذان دیتے ہیں سو تم کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سنو اذان ام مکتوم کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انیسہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے رات سے اذان دینے میں سو کہا بعض نے اگر رات سے دے دے تو کافی ہے اور دوبارہ دینا ضروری نہیں اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے جب اذان دے رات سے تو دوبارہ کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے

ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی رات سے تو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ پکار دیں کہ بندہ سو گیا کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ بلال تو اذان دیتے ہیں رات سے سو کھاتے پیتے رہو جب تک اذان دیں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبدالعزیز بن ابورواد نے نافع سے کہ اذان دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے رات سے تو حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اذان دینے کا اور یہ صحیح نہیں اس لیے کہ نافع کو عمر سے ملاقات اور سماع نہیں اور نافع کی روایت ان سے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا اسی حدیث کا اور صحیح روایت عبیداللہ بن عمر کی ہے اور اکثر راویوں نے ذکر کیا نافع سے بواسطہ ابن عمر کے اور زہری نے بواسطہ سالم کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے آخر حدیث تک کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور اگر ہوئے حدیث حماد کی صحیح تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ ہوں گے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بلال اذان دیتے ہیں رات سے گویا آنحضرت ﷺ اس حدیث میں حکم دیتے ہیں زمانہ آئندہ کے لیے کہ فرمایا بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے اور اگر حکم دیتے دوبارہ اذان کہنے کا جب اذان دی تھی انہوں نے رات سے تو یہ کیوں فرماتے کہ بلال اذان دیا کرتے ہیں رات سے' کہا علی بن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی ایوب سے بواسطہ نافع کے ابن عمر سے جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے غیر محفوظ ہے اور خطا کی اس میں حماد بن سلمہ نے۔

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

اس بیان میں کہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

(۲۰۴) عَنْ اَبِی الشَّعْثَآءِ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ بِا لْعَصْرِ، فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ : اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

(حسن صحيح) ابن ماجه (۷۲۳) الارواء (۲۴۵) الروض (۱۰۶۴) صحيح ابي داؤد (۵۴۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوالشعثاء سے کہا نکلا ایک مرد مسجد سے عصر کی اذان کے بعد سو کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص نے تو بے شک نافرمانی کی ابوالقاسم ﷺ کی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور اس باب میں عثمان سے بھی روایت ہے اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نہ نکلے کوئی مسجد سے بعد اذان کے بغیر عذر کے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی امر ضروری ہو اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہا انہوں نے کہ نکلنا جائز ہے جب تک تکبیر شروع نہ ہو کہا ابوعیسیٰ نے نکلنا ہمارے نزدیک اسی کو ہے جسے عذر ہو اور نام ابوالشعثاء کا سلیم بن اسود ہے اور وہ باپ ہیں اشعث ابن ابی الشعثاء کے اور روایت کی ہے اشعث نے یہ حدیث اپنے باپ سے۔

۳۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی الْأَذَانِ فِی السَّفَرِ

سفر میں اذان کے بیان میں

(۲۰۵) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ، فَقَالَ لَنَا: ((إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا)).

(صحیح) ابن ماجه (۹۷۹) صحیح ابی داؤد (۶۰۴) الارواء (۲۱۳) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ سو فرمایا مجھ سے جب سفر کرو تم دونوں تو اذان کہو اور تکبیر کہو اور امامت کرے تم میں سے بڑا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مختار ہے اذان سفر میں اور کہا بعض نے کافی ہے تکبیر بھی اذان کو اس کے لیے ہے جو جمع کرے آدمیوں کو اور قول اول زیادہ صحیح ہے یعنی بہر حال سفر میں اذان دینی چاہیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْأَذَانِ

اذان دینے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۰۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهٗ بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ)).

(ضعیف) المشکاۃ (۶۶۴) ابن ماجه (۷۲۷) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۸۵۰) اس میں جابر بن یزید الجعفی راوی ضعیف ہے مدلس ہے۔ متہم بالکذب ہے۔ متروک ہے۔ دیکھیں تاریخ الصغیر (۴۹) والکبیر (۲/۲۱۰، ۲۱۱) المیزان (۱/۳۷۹) التهذیب (۲/۴۶) والتقریب (۸۷۸) تلخیص الحبیر (۱/۲۰۸) ابن ماجہ میں یہ دوسرے طریقے سے مروی ہے وہ بھی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو اذان دے سات برس ثواب کی نیت سے یعنی دنیا میں اجرت نہ لے لکھی جائے گی اس کے لیے نجات دوزخ سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ثوبان رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابو تمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح ہے اور ابو حمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے اور جابر بن یزید جعفی کو ضعیف کہا ہے چھوڑ دی ان سے روایت لینا، یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے اگر نہ ہوتے جابر جعفی تو بغیر حدیث کے رہ جاتے اہل کوفہ اور اگر نہ ہوتے حماد تو بغیر فقہ کے رہ جاتے اہل کوفہ۔

۴۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ

اس بیان میں کہ امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن اور متکفل ہے کہ اٹھاتا ہے قرأت وغیرہ کو اور مؤذن امانت دار ہے کہ محافظت کرتا ہے اوقات صلوٰۃ اور صیام کی

(۲۰۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ)). (صحیح. المشکاۃ : ٦٦٣. الارواء : ٢١٧) صحیح ابی داؤد (٥٣٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت رکھنے والا ہے یا اللہ ہدایت پر رکھ اماموں کو اور بخش دے مؤذنوں کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ امام ترمذیؒ نے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر سے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے صالح سے انہوں نے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہ کہا حدیث پہنچی مجھے ابو صالح سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی ﷺ سے اور روایت کیا نافع بن سلیمان نے محمد بن ابو صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اس حدیث کو کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور سنا میں نے ابو زرعہ سے کہ فرماتے تھے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ صحیح ہے حدیث ابو صالح کی جو مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سنا میں نے محمد سے حدیث ابو صالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ صحیح ہے اور مذکور ہے علی بن مدینی سے کہ ان کے نزدیک ثابت نہیں ابو صالح کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نہ حدیث ابو صالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس باب میں۔

۴۱۔ بَابُ : مَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ ؟

اس بیان میں کہ جب مؤذن اذان دے تو آدمی کیا کہے؟

(۲۰۸) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ)).
(صحیح) ابن ماجه (٧٢٠) صحیح ابی داؤد (٥٣٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب سنو تم اذان تو کہو مانند اس کے جیسا کہتا ہے مؤذن۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو رافع رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبیداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا، ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے

صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا معمر نے اور کئی لوگوں نے مثل حدیث مالک کے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن اسحاق نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا

اس بیان میں کہ مؤذن کا اذان پر اجرت لینا ناپسندیدہ ہے

(۲۰۹) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ: اِنَّ اٰخِرَمَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اتَّخِذَ مُؤَذِّنًا لَايَاْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا. (اسنادہ صحیح) الارواء (۳۱۶/۵) صحیح ابی داؤد (۵۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے کہا، انہوں نے اخیر وصیت رسول اللہ ﷺ کی مجھ کو یہی تھی کہ مقرر کروں ایک مؤذن کو جو مزدوری نہ لیتا ہو اپنی اذان پر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ برا جانتے ہیں مزدوری لینا اذان پر اور مستحب ہے مؤذن کو کہ ثواب آخرت کے لیے اذان دے۔

❀❀❀❀

۴۳۔ بَابُ: مَا يَقُوْلُ اِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَآءِ

ان دعاؤں کا بیان جو اس وقت پڑھی جاتی ہیں جب موذن اذان دے

(۲۱۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنُ: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا: غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۵۳۷) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو کہے جب سنے اذان کو مؤذن سے وانا اشھد سے آخر تک یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اور محمد ﷺ بندے اس کے ہیں بھیجے ہوئے اس کے راضی ہوا میں اللہ کی ربوبیت سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد ﷺ کی رسالت سے تو بخش دیتا اللہ تعالیٰ گناہ اس کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث بن سعد کی حکیم بن عبداللہ بن قیس سے۔

۴۴۔ بَابُ مِنْهُ آخَرُ

اسی بیان میں

(۲۱۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (صحيح) الارواء (۲٤۳) الروض (۲٤۲) تخريج الكلم الطيب (۷۲) صحيح ابى داؤد (٥٤٠) الظلال الجنة (۸۲٦) ((الثمر المستطاب)) تخريج فقه السيرة (٤٩٨)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہے جب سنے اذان اللھم سے وعدتہ تک تو واجب ہو جاتی ہے اس کے لیے شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ پروردگار اس پوری پکار کے اور مضبوط نماز کے دے محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا کھڑا کر اس کو مقام محمود میں جس کا وعدہ کیا تو نے ان سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے روایت سے محمد بن منکدر کے نہیں جانتے ہم کہ روایت کیا ہو کسی نے اس کو منکدر سے مگر شعیب بن ابوحمزہ نے۔

۴۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَنَّ الدُّعَآءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

اس بیان میں کہ اذان اور تکبیر کے درمیان دعا کبھی نہیں پھیری جاتی

(۲۱۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اَلدُّعَآءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ)). (اسناده صحيح . مشكاة المصابيح : ٦٧١. الارواء : ٢٤٤) صحيح أبي داود (٥٣٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا کبھی نہیں پھیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کیا اس کو ابو اسحاق ہمدانی نے یزید بن ابی مریم سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے مثل روایت مذکور کے۔

❀❀❀❀

۴۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ: كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ ؟

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟

(۲۱۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ، ثُمَّ نُقِصَتْ

حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا، ثُمَّ نُودِيَ: يَامُحَمَّدُ! اِنَّهٗ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذَا الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ. (صحيح) متفق عليه

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرض ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں پھر گھٹتی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی کہ اے محمد نہیں بدلتی میرے نزدیک بات اور تم کو ان پانچ کا ثواب پچاس کے برابر ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبیداللہ اور ابوقتادہ اور ابوذر اور مالک بن صعصعہ اور ابوسعید خدری سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۴۷۔ بَابُ : فِيْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

نماز پنجگانہ کی فضیلت میں

(۲۱۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ، مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ)). (اسناده صحيح . التعليق الرغيب : ۱/ ۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ کفارہ ہیں بیچ کے گناہوں کا جب تک نہ مرتکب ہو کبیرہ گناہوں کا، یعنی ایک نماز سے دوسری نماز کفارہ ہے صغیرہ گناہوں کا اور جمعہ بھی جمعہ تک۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کی فضیلت میں

(۲۱۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً)). (اسناده صحيح) الروض النضير (۹۹، ۱۰۹۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلے مرد کی نماز سے ستائیس درجے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت

ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے فضیلت رکھتی ہے نماز جماعت کی مرد کے اکیلی نماز پر ستائیس درجے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے نبی ﷺ سے تو یہی کہا ہے کہ پچیس درجے مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے روایت کیا ستائیس درجے۔

❁❁❁❁

(٢١٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ا قَالَ: ((اِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا)). (صحيح) ابن ماجه (٧٨٦) الروض (٥٩٩، ١٠٩٩) صحيح ابى داؤد (٥٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز مرد کی جماعت سے زیادہ ہوتی ہے یعنی فضیلت میں اُوپر اکیلے نماز اس کے پچیس درجے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۴۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْمَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَا يُجِيْبُ

اس کے بیان میں جو اذان سنے اور جماعت میں حاضر نہ ہو

(٢١٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْيَتِيْ اَنْ يَّجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى اَقْوَامٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (١١٢٤) صحيح ابى داؤد (٤٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں اپنے جوانوں کو کہ جمع کریں بوجھے لکڑیوں کے پھر حکم کروں میں نماز کی تکبیر کہی جائے پھر جلا دوں گھر ان کے جو حاضر نہیں ہوئے نماز میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ جو اذان سنے او جماعت میں نہ آئے اس کی نماز ہی درست نہیں اور کہا بعض نے یہ برسبیل تغلیظ اور ڈرانے کے ہے اور کسی کو رخصت نہیں ترکِ جماعت کی مگر جب عذر ہو کہا مجاہد نے سوال کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جو شخص دن کو روزے رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ وہ دوزخی ہے۔ روایت کی ہم سے یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہناد نے ان سے محاربی نے ان سے لیث نے ان سے مجاہد نے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہ حاضر ہو جماعت اور جمعہ میں براہ انکار اور تکبر یا جماعت کو حقیر سمجھ کر اور سستی کر کے، اس کے لیے یہ وعید ہے۔

❁❁❁❁

(۲۱۸) قَالَ مُجَاهِدٌ: وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ ، لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً؟ قَالَ : هُوَ فِي النَّارِ. (ضعیف الاسناد) اس میں عبدالرحمٰن بن محمد مدلس ہے اور لیث بن ابی سلیم بھی ضعیف اور مدلس ہے۔

ترجمہ: کہا مجاہد نے سوال کیا گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو شخص دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر قیام کرتا ہے جمعہ اور جماعت کو حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہے؟ تو جواب دیا وہ جہنمی ہے۔

۵۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑھ چکا ہو اور پھر جماعت پائے

(۲۱۹) حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّتَهُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ، قَالَ : فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ انْحَرَفَ، فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ، فَقَالَ: ((عَلَيَّ بِهِمَا))، تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟)) فَقَالَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ)). (صحيح . المشكاة : ۱۱۵۲) صحيح ابی داؤد (۵۹۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن یزید بن اسود سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج میں سو پڑھی میں نے آپ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پھر جب ہو گئی نماز پھرے ہماری طرف آنحضرت ﷺ سو وہیں دیکھا دو آدمیوں کو قوم کے پیچھے کہ نماز نہ پڑھی تھی انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سو فرمایا آپ ﷺ نے ان کو میرے پاس لاؤ سو لائے انہیں آپ ﷺ کے پاس اور پھڑکتی تھیں ان کی گردن کی رگیں خوف سے سو فرمایا آپ ﷺ نے کس نے روکا تم کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے؟ سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ ہم نماز پڑھ چکے تھے اپنی منزلوں میں آپ ﷺ نے فرمایا ایسا مت کرو جب پڑھ بھی چکے ہو تم اپنی منزلوں میں اور پھر آؤ مسجد میں سو پڑھ لیا کرو جماعت کے ساتھ وہ نفل ہو جائے گی تمہارے لیے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے محجن[1] اور یزید بن عامر سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث یزید بن اسود کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء میں اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق سب کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھ چکا ہو اکیلا اور پھر پائے جماعت دوبارہ پڑھ لے اور کہتے ہیں مغرب کی نماز اگر پڑھ چکا ہے اور پھر ملا جماعت سے تو ملا لے اس میں ایک رکعت کہ جفت ہو جائے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی وہی فرض ہے ان کے نزدیک۔

---

[1] محجن بکسر میم اور بعد اس کے جیم منبر کے وزن پر نام ہے راوی کا۔

۵۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صلّٰى فِيهِ مَرَّةً

اس مسجد میں دوسری جماعت کے بیان میں جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو

(۲۲۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((أَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلَى هٰذَا؟)) فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰى مَعَهُ. (صحيح . المشكاة : ١١٤٦. الارواء : ٥٣٥. الروض النضير ٩٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کون تجارت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ؟ یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جائے تو جماعت کا ثواب دونوں پائیں' سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اس کے ساتھ۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوامامہ اور ابوموسیٰ اور حکم بن عمیر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دوبارہ جماعت کرنے میں اس مسجد میں جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء کہتے ہیں جب ایک جماعت ہو چکی تو پھر جدا جدا پڑھ لیں اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ مختار ہے ان کے نزدیک کہ پھر جماعت نہ کریں اور الگ الگ پڑھیں۔

۵۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْعِشَآءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

عشاء اور فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۲۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ)).
(اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٥٦٤))

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا عشاء کی جماعت میں اس کو ثواب ہے آدھی رات جاگنے کا اور جس نے نماز پڑھی عشاء اور فجر کی جماعت میں اس کو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنے کے فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عمارہ بن ابی رویبہ رضی اللہ عنہ اور جندب رضی اللہ عنہ اور ابو بن کعب رضی اللہ عنہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۲) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ)). (اسناده صحيح . التعليق الرغيب : ۱/ ۱۴۱ و ۱۶۳)

ترجمہ: روایت ہے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس نے پڑھی صبح کی نماز پس وہ اللہ کی پناہ میں[1] ہے تو نہ توڑو پناہ اللہ کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عثمان سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ عثمان مرفوعاً بھی۔

❁❁❁❁

(۲۲۳) عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (صحيح) ابن ماجه ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱۔ المشكاة (۷۲۱، ۷۲۲) التعليق الرغيب (۱/ ۱۳۰)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے بشارت دو چلنے والوں کو اندھیروں میں مسجدوں کی طرف پورے نور کی قیامت کے دن میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف کی فضیلت کے بیان میں

(۲۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا)). (صحيح) صحيح الترغيب (۴۸۸) صحيح ابى داؤد (۶۸۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے بہتر مردوں کی صفوں میں پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخری صف ہے اور سب سے بہتر عورتوں کے لیے صفوں میں اخیر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابوسعید اور ابو اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ مغفرت مانگتے تھے صف اول کے لیے تین بار اور دوسری صف کے لیے ایک بار اور فرمایا نبی ﷺ نے اگر آدمی جانتے جو ثواب ہے اذان میں اور صف اول میں پھر نہ پاسکتے اس کو بغیر اس کے کہ قرعہ ڈالیں، تو بے شک قرعہ ڈالتے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق بن موسیٰ الانصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو

[1] یعنی ایذاء نہ دو اس کو۔

صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

(۲۲۵) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَا سْتَهِمُوْا عَلَيْهِ)). (صحيح) ابن ماجه (۹۹۸) صحيح الترغيب (٤٨٧)

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ جان لیں جو ثواب ہے اذان میں اور صف اوّل میں پھر نہ پا سکتے اس کو بغیر اس کے کہ قرعہ ڈالیں تو بے شک قرعہ ڈالتے۔

❀❀❀❀

(۲۲٦) عن مالك : نحوه.

ترجمہ: روایت ہے مالکؒ سے اسی طرح۔

۵۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ إِقَامَةِ الصُّفُوْفِ

صفوں کو سیدھا کرنے کے بیان میں

(۲۲۷) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا، فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَأَى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ، فَقَالَ : ((لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ)).

(صحيح) التعليق الرغيب (١/١٧٦) صحيح ابى داؤد (٦٦٩)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ برابر کرتے ہماری صفوں کو سو نکلے ایک دن تو دیکھا ایک مرد کو آگے بڑھا ہوا ہے سینہ اس کا قوم سے سو فرمایا آپ ﷺ نے برابر کرو تم صفوں اپنی کو اور نہیں تو پھوٹ ڈال دے گا اللہ تمہارے دلوں میں۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبداللہ اور انس اور ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی رایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نماز کے پورا کرنے میں داخل ہے سیدھا کرنا صفوں کا اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ مقرر کرتے تھے ایک آدمی صفوں کے سیدھا کرنے کے لیے اور تکبیر اولیٰ نہ کہتے جب تک خبر نہ ہوتی کہ صفیں سیدھی ہو گئیں اور روایت ہے علی اور عثمان سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور کہتے برابر ہو جاؤ اور حضرت علی فرماتے آگے بڑھ اے فلانے پیچھے ہٹ اے فلانے۔

❀❀❀❀

۵۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ لِيَلِيَنِى مِنكُمْ أُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں کہ تم میں سے عقل منداور ہوشیار مجھ سے قریب رہا کریں

(۲۲۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لِيَلِيَنِى مِنكُمْ أُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَكُمْ وَلاَ تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَ اِيَّاكُمْ وَ هَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ)). (صحيح ابى داؤد (٦٧٩))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے قریب رہا کریں مجھ سے عقل منداور ہوشیار تم میں سے پھر جوان کے قریب ہوں سمجھ میں اور نہ آگے پیچھے ہو کہ پھوٹ پڑ جائے گی تمہارے دلوں میں اور بچو تم بک بک سے بازاروں کی۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے یعنی عقل مند لوگ صف اول میں رہا کریں کہ حضرت کے حالات کو یاد رکھیں اور وقت ضرورت کے نماز میں خلیفہ ہوسکیں اور آگے پیچھے نہ ہو یعنی صفوں کو برابر رکھو نہیں تو بدن کا اختلاف دلوں کو مختلف کر دیتا ہے، اور بازاروں کی بک بک یہ کہ زائد باتیں مسجد میں نہ کرو اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابو مسعود اور ابوسعید اور براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ دوست رکھتے تھے آپ ﷺ قریب رہنا مہاجرین اور انصار کا تا کہ مسائل یاد رکھیں آپ ﷺ سے، خالد حذاء وہ خالد بن مہران ہیں کنیت ان کی ابو المنازل ہے، سنا میں نے بخاری سے فرماتے تھے کہ خالد حذاء نے کبھی نہیں بنائی کوئی جوتی مگر وہ بیٹھا کرتے تھے ایک جوتی بنانے والے کے پاس سو منسوب ہو گئے ان کی طرف اور حذاء کہتے ہیں جوتی بنانے والے کو اور ابو معشر کا نام زیاد ابن کلیب ہے۔

۵۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِيِّ

اس بیان میں کہ ستونوں کے درمیان صف باندھنا مکروہ ہے

(۲۲۹) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ : صَلَّيْنَا خَلْفَ اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَآءِ، فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (صحيح التعليق على صحيح ابن خزيمة (١٠٦٧) صحيح أبي داود (٦٧٧) الصحيحة (٣٣٥) ((الثمر المستطاب)) تمام المنة (ج٢)

ترجمہ: روایت ہے عبدالحمید بن محمود سے کہ نماز پڑھی ہم نے پیچھے ایک حاکم کے حاکموں سے سو مجبور کیا ہم کو لوگوں نے تو نماز پڑھی ہم نے دوستونوں کے بیچ میں پھر جب پڑھ چکے فرمایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم پرہیز کیا کرتے تھے دروں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ کے وقت میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور مکروہ رکھا ہے ایک قوم علماء نے صف باندھنا دروں میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور جائز رکھا ہے ایک قوم علماء نے۔

۵۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ

صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کے بیان میں

(۲۳۰) عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدَيَّ وَ نَحْنُ بِالرِّقَّةِ فَقَامَ بِيْ عَلَى الشَّيْخِ يُقَالُ لَهٗ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ : حَدَّثَنِيْ هٰذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ. وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ. فَأَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ.

(صحیح) الارواء (۵۴۱) المشکاۃ (۱۱۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ہلال بن یساف سے کہا پکڑا زیاد بن ابوالجعد نے ہاتھ میرا اور میں رقہ میں تھا کہ نام ایک مقام کا ہے لے گئے مجھ کو ایک شیخ کے پاس کہ کہتے تھے ان کو وابصہ بن معبد اور تھے قبیلہ بنی اسد سے پس کہا زیاد نے روایت کی مجھ سے اس شیخ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے اور شیخ سنتے تھے، سو حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ پھر پڑھے نماز۔

فائدہ: اور اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث وابصہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے اکیلے نماز پڑھنا پیچھے صف کے اور بولے دوبارہ پڑھے جس نے پڑھی ہو صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا ایک قوم نے اہل علم سے کافی ہے کہ اس کو اگر پڑھ لی اس نے اکیلے صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مذہب ہے ایک قوم کا اہل کوفہ سے اوپر حدیث وابصہ بن معبد کے کہ کہتے ہیں جس نے اکیلے نماز پڑھی صف کے پیچھے تو اعادہ کرے، انہیں میں ہے حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلیٰ اور وکیع اور روایت کی ہے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے کئی لوگوں نے مثل روایت ابوالاحوص کے زیاد بن ابوالجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حدیث حصین سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے پایا ہے وابصہ کو پس اختلاف کیا ہے اہل حدیث نے سو بعض نے کہا حدیث عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے جو مروی ہے عمرو بن راشد سے وہ روایت کرتے ہیں وابصہ سے صحیح تر ہے اور کہا بعض نے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن ابوالجعد سے وہ وابسہ بن معبد سے صحیح تر ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور یہ نزدیک میرے زیادہ صحیح ہے روایت ہے عمرو بن مرہ کی اس واسطے کہ مروی ہے بہت حدیثیں ہلال بن یساف سے وہ زیاد بن ابوالجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اس سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے زیاد بن الجعد نے ان سے وابصہ کہا وابصہ نے بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے سو حکم کیا آنحضرت ﷺ نے اس کو دوبارہ پڑھنے کا، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ)

نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جب کوئی نماز پڑھے صف کے پیچھے اکیلا تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

❀❀❀❀

(۲۳۱) عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ: أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے وابصہ بن معبدؓ سے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے تو حکم دیا نبی ﷺ نے دوبارہ پڑھنے کا۔

❀❀❀❀

۵۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهُ رَجُلٌ

اس کے بیان میں جو نماز پڑھے اور ایک آدمی اس کے ساتھ ہو

(۲۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَأْسِيْ مِنْ وَرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ. (صحيح) الارواء (۵۴۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک رات سو کھڑا ہوا میں ان کی بائیں طرف سو پکڑا رسول اللہ ﷺ نے سر میرا اور کھینچ لیا مجھ کو داہنی طرف۔

فائدہ: اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے اور جو ان کے بعد تھے کہتے ہیں جب مقتدی اکیلا ہو تو داہنی طرف امام کے کھڑا ہو۔

❀❀❀❀

۵۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ مَعَ الرَّجُلَيْنِ

اس شخص کے بیان میں جو دو شخصوں کی امامت کرے

(۲۳۳) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا. (ضعيف الاسناد)

اس میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے۔ المیزان (۲۴۸/۱) تهذيب (۳۳۱/۱) تقريب (۴۸۶)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جب ہوئیں ہم تین شخص تو آگے بڑھ جائے ایک ہم میں سے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے

اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب ہوں تین آدمی تو دو پیچھے کھڑے ہوں امام کے، روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے امامت کی علقمہ اور اسود کی سو کھڑا کیا ایک کو داہنے اور دوسرے کو بائیں اور روایت کیا اس بات کو نبی ﷺ سے اور کلام کیا بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم میں کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَ مَعَهُ رِجَالٌ وَ نِسَآءٌ

اس کے بیان میں جو بہت سے مردوں اور عورتوں کی امامت کرے

(٢٣٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: ((قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ)) قَالَ اَنَسٌ: فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِاسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِالْمَآءِ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ صَفَفْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآئَهُ، وَالْعُجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا، فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ان کی دادی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ ﷺ کی ایک کھانے کی کہ پکایا تھا، سو کھایا آپ ﷺ نے پھر فرمایا کھڑے ہو نماز پڑھیں ہم تمہارے ساتھ کہا انس رضی اللہ عنہ نے لے کر کھڑا ہوا میں ایک بوریا اپنا کہ کالا ہو گیا تھا بہت رہنے سے دھویا میں نے اس کو پانی سے، کھڑے ہوئے اس پر رسول اللہ ﷺ اور صف باندھی اس پر میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے اور بڑی بی نے ہمارے پیچھے تو نماز پڑھی دو رکعت پھر پھرے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا، کہتے ہیں جب ہو امام کے ساتھ ایک مرد ایک عورت کھڑا ہوئے مرد امام کی داہنی طرف اور عورت دونوں کے پیچھے اور حجت پکڑی ہے بعض لوگوں نے اس حدیث سے کہ جب ہوئے اکیلا صف کے پیچھے تو نماز اس کی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا جو انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس کی نماز کچھ حساب میں نہیں تو انس رضی اللہ عنہ گویا اکیلے تھے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اور یہ بات نہیں اس لیے کہ نبی ﷺ نے جب کھڑا کیا یتیم کو انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو معتبر سمجھا یتیم کی نماز کو اور اگر معتبر نہ جانتے تو انس رضی اللہ عنہ کو اپنے داہنی طرف کھڑا کرتے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ یہ نماز جو رسول اللہ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کے گھر مین پڑھی نفل تھے کہ برکت کے لیے پڑھی آپ ﷺ نے، مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت نفل میں بھی جائز ہے اور خصوصیت رمضان کی بھی نہیں کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے اور چلپی نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

❀❀❀❀

٦١ـ بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

اس بیان میں کہ امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت کس کی بہتر ہے

(٢٣٥) عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا، وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ)). (اسناده صحيح) الارواء (٤٩٤) صحيح ابي داؤد (٥٩٤)

ترجمہ: روایت ہے اوس بن ضمعج سے کہا سنا میں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امامت کرے قوم کی جو سب سے زیادہ پڑھتا ہو کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور اگر قراءت میں برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ جانتا ہو سنت یعنی حدیث پھر اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو پھر اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جس کا سن بڑا ہو اور مقتدی نہ بنایا جائے مرد اپنی حکومت کی جگہ یعنی جو شخص کہیں حکومت رکھتا ہو یا اپنے گھر میں ہو تو دوسرا شخص اس کی امامت نہ کرے اور نہ بیٹھے کوئی کسی کی مسند اور عزت کی جگہ میں اس کے گھر میں مگر اس کے حکم سے۔

فائدہ: اور محمود نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابن نمیر نے اکبرھم کے عوض اقدمھم سنا کہا اور مطلب دونوں کا ایک ہے اور اس باب میں ابوسعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں مستحق امامت کا وہی ہے جو قرآن خوب جانتا ہو اور حدیث سے خوب واقف ہو اور کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا اور کہا بعضوں نے جب اجازت دے صاحب خانہ امامت کرے اور فرمایا احمد بن حنبل نے کہ یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کے مقتدی نہ بنایا جائے کوئی آدمی اپنے گھر میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص اس کی مسند پر مگر اس کی اجازت سے تو یقین رکھتا ہوں میں کہ جب اجازت دی اس نے تو جائز ہوگئی دونوں باتیں یعنی امامت اور بیٹھنا کسی میں مضائقہ نہیں۔

❀❀❀❀

٦٢ـ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے امامت کرے تو قراءت میں تخفیف کرے

(٢٣٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :((اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ، فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَآءَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب امامت کرے کوئی تم میں سے آدمیوں کی تو تخفیف کرے قرأت میں کہ اس میں چھوٹا بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور ضعیف اور بیمار بھی جب پڑھے اکیلا تو جیسے چاہے پڑھے۔

فائدہ: اور اس باب میں عدی بن حاتم اور انس اور جابر بن سمرہ اور مالک بن عبداللہ اور ابو واقد اور عثمان بن ابو العاص اور ابو مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ دراز نہ کرے امام نماز کو خوفِ مشقت سے بنظر ضعیف اور بوڑھے اور مریض کے اور ابو الزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے اور اعرج عبدالرحمٰن بن ہرمز مدینی ہیں کنیت ان کی ابو داؤد ہے۔

❀❀❀❀

(٢٣٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَخفِ النَّاسِ صَلَاةً فِيْ تَمَامٍ.

(اسناده صحيح) سلسله احاديث الصحيحة (٢٠٥٦)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھنے والے تھے اور بہت پوری یعنی حالتِ امامت میں آنحضرت ﷺ قراءت تھوڑی کرتے مگر رکوع و سجدہ بخوبی تمام ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے۔

٦٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَحْرِيْمِ الصَّلٰوةِ وَ تَحْلِيْلِهَا

بیان میں تحریم نماز کی تحریم اور تحلیل کے بیان میں

(٢٣٨) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ، وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ، وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ، وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَ سُوْرَةٍ فِيْ فَرِيْضَةٍ اَوْ غَيْرِهَا)).

(صحيح) المشكاة (٣١٢، ٣١٣) صحيح ابى داؤد (٥٥) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوسفیان السعدی ضعیف ہے۔تقریب (٣٠١٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر اور تحلیل اس کی سلام پھیرنا ہے اور اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے الحمد اور ایک سورۃ فرض نماز ہو یا سوا اس کے۔

فائدہ: اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور حدیث علی بن ابی طالب کی بہت عمدہ ہے اسناد کی رو سے اور زیادہ صحیح ہے ابو سعید کی حدیث سے اور لکھ چکے ہم اس حدیث کو کتاب الوضو میں اور اسی پر عمل ہے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا تحریم نماز کی تکبیر ہے اور آدمی داخل نہیں ہوتا نماز میں مگر تکبیر سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سنا میں نے ابو بکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے فرماتے تھے اگر شروع کرے آدمی نوے ناموں سے اللہ کے، نماز کو اور تکبیر نہ کہے تو جائز نہ ہوگی۔ اور اگر حدث کرے سلام

سے پہلے تو حکم کرتا ہوں میں کہ وضو کرے پھر پھرے اپنے مکان کی طرف اور سلام پھیرے اور نماز اس کی اپنے حال پر ہے یعنی اس میں کچھ خلل نہیں آیا اور نام ابونضرہ کا منذر بن مالک بن قطعہ ہے، مترجم کہتا ہے تکبیر اولیٰ کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اس سے کھانا پینا اور سب مفسدات نماز حرام ہو جاتے ہیں اور تحریم کے معنی ہیں حرام کرنا کسی چیز کا، سلام کو تحلیل فرمایا کہ اس سے وہ سب کام حلال ہو جاتے ہیں اور تحلیل کے معنی حلال کرنا ہے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ بَابُ : فِي نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ

تکبیر اولیٰ کے وقت انگلیاں کھلی رکھنے کے بیان میں

(٢٣٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ. (اسناده ضعيف : صفة الصلاة. التعليق على ابن خزيمة : ٤٥٨) اس کی سند یحییٰ بن یمان کی وجہ سے ضعیف ہے۔تقریب (٧٦٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ جب تکبیر اولیٰ کہتے نماز کی خوب کھلے رکھتے انگلیاں اپنی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے کتنے لوگوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے لگتے بلند کرتے دونوں ہاتھ خوب کھینچ کر اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی روایت کے اور خطا کی ابن یمان نے اس روایت میں۔

❀❀❀❀

(٢٤٠) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا)). (صحيح. صفة الصلاة : ٦٧. التعليق على ابن خزيمة : ٤٥٩) صحيح ابى داؤد (٧٣٥)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن سمعان سے کہا سنا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز کو اٹھاتے دونوں ہاتھ خوب کھول کر۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے کہا عبداللہ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اور یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطا ہے۔

❀❀❀❀

٦٥۔ بَابُ : فِي فَضْلِ التَّكْبِيرِ الْأُوْلٰى

تکبیر اولیٰ کی فضیلت میں

(٢٤١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ

التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَائَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَائَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ)). (حسن عند الالبانی التعلیق الرغیب : ۱/ ۱۵۱. الصحیحة ۲۶۵۲) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند حبیب مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے نماز پڑھی چالیس دن جماعت سے خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کہ پاتا رہا تکبیر اولیٰ لکھی جائیں اس کے لیے دو نجاتیں ایک نجات دوزخ سے دوسری نفاق سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے مروی ہے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر جو کہ روایت کیا سلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے اور مروی ہے یہ حبیب بن ابی حبیب بجلی سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہیں کا قول روایت کیا ہم سے ہناد نے وکیع سے انہوں نے خالد طہمان سے انہوں حبیب بن ابی حبیب بجلی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قول انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا اور نہیں مرفوع کیا اس کو اور روایت کیا اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور مرسل ہے یعنی بیچ میں ایک راوی چھوٹ گیا ہے کہ عمارہ بن غزیہ نے نہیں پایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو۔

❁❁❁❁

٦٦۔ بَابُ : مَا يَقُولُ عِندَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

نماز شروع کرتے وقت پڑھی جانے والی دعاؤں کے بیان میں

(۲۴۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ))، ثُمَّ يَقُولُ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا)) ثُمَّ يَقُولُ: ((أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ)). (صحیح) الارواء (۲/ ۵۱) المشکاة (۸۱۶) صحیح ابی داؤد (۷۴۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز کو تکبیر کہتے پھر کہتے سُبْحَانَكَ سے غَيْرُكَ تک اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے تو اللہ سب تعریف تجھی کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے پھر کہتے اللہ اکبر کبیراً یعنی اللہ بہت بڑا ہے نہایت بڑائی والا، پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے جاننے والے کے ساتھ شیطان راندہ ہوئے سے اس کے وسواس اور تکبر اور سحر سے۔

فائدہ : اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوسعید کی زیادہ مشہور ہے اس باب میں اور تمسک کیا ہے ایک قوم نے اہل علم سے اس

حدیث سے اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اور معنی ان کلمات کے بھی اوپر گزر رے اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا تابعین وغیرہ سے اور کلام کیا ہے اسناد میں حدیث ابوسعید کے اور یحییٰ بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علی میں اور احمد کہتے تھے یہ حدیث صحیح نہیں۔

(۲۴۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ: ((سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ)) . (صحيح) الارواء (٨) صحيح ابى داؤد (٧٥٠)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے نبی ﷺ جب شروع کرتے نماز تو پڑھتے سبحانک سے آخر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھ کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور کلام کیا گیا ہے حارثہ کے حافظہ میں اور ابوالرجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِـ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ بلند آواز سے نہ پڑھنے کے بیان میں

(۲۴۴) عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَ اَنَا فِي الصَّلٰوةِ اَقُوْلُ [بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ] فَقَالَ لِيْ: اَيْ بُنَيَّ، مُحْدَثٌ، اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ، قَالَ: وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَبْغَضَ اِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْاِسْلَامِ يَعْنِيْ: مِنْهُ وَقَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ مَعَ عُمَرَ وَ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقُوْلُهَا، فَلَا تَقُلْهَا، اِذَا اَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ [الفاتحة : ١])). (ضعيف) التعليق على ابن ماجه اس میں ابن عبداللہ بن مغفل کی ابن حبان کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل کے بیٹے سے کہا سنا میرے باپ نے مجھ کو نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے سو فرمایا اے بیٹے یہ تو نئی بات نکلی ہے اور بہت بچ تو نئی بات سے اور کہا ابن عبداللہ نے میں نے کسی کو نہیں دیکھا دشمن نئی بات نکالنے کا اسلام میں ان سے زیادہ اصحاب رسول ﷺ میں اور کہا ان کے باپ نے میں نے نماز پڑھی رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ سو نہیں سنا میں نے ان میں سے کسی کو کہ پڑھتے ہوں بسم اللہ آواز سے سو تو بھی نہ پڑھ بلکہ جب نماز پڑھے تو شروع کر قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ تجویز نہیں کرتے زور سے پڑھنا بسم اللہ کا اور کہتے ہیں چپکے سے پڑھ لے اپنے دل میں۔

❀❀❀❀

۶۸۔ بَابٌ : مَنْ رَأَى الْجَهْرَ بِـ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بلند آواز سے پڑھنے کے بیان میں

(۲۴۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِـ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾)).

(ضعيف الاسناد عند الالباني) اس میں ابوخالد راوی مجہول ہے۔اور یہ روایت محفوظ نہیں۔میزان (۱/ ۲۳۶) دار قطنی (۱/ ۳۰۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا تھے نبی ﷺ شروع کرتے نماز کو یعنی قرأت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے نہیں اسناد اس کی خوب قوی اور قائل ہوئے ہیں اس کے کئی علماء صحابہ سے ان میں ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے تجویز کرتے ہیں پکار کر بسم اللہ پڑھنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور اسماعیل بن حماد اور وہ سلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوخالد والبی کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں۔

۶۹۔ بَابٌ : فِيْ اِفْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِـ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ [الفاتحة : ۱]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے قراءت شروع کرنے میں

(۲۴۶) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ وَ عُثْمَانَ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾)). (صحيح) صحيح ابی داؤد (۷۵۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ سب شروع کرتے قرأت ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے اور اسی پر تھا عمل علماء صحابہ اور تابعین کا جو ان کے بعد تھے سب شروع کرتے تھے قرأت الحمد للہ ربّ العالمین سے کہا شافعی نے مطلب اس حدیث کا کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر اور عمر اور عثمان شروع کرتے تھے قراءت الحمد للہ ربّ العالمین سے اس طرح پر ہے کہ قرأت سورۃ فاتحہ اور سورتوں سے پہلے ہوتی ہے نہ یہ کہ وہ لوگ زور

سے نہ پڑھتے ہوں بسم اللہ اور شافعی ہمیشہ شروع کرتے تھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ پکار کر پڑھے بسم اللہ جب پکار کر کرے قرأت۔

۷۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بیان میں کہ بغیر فاتحۃ الکتاب کے نماز نہیں ہوتی

(۲٤۷) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)). (صحیح الارواء (۳۰۲) الروض (۳٦٤) صحیح ابی داؤد (۷۸۰) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۃ فاتحہ۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا جیسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں کہتے ہیں کہ نہیں درست ہوتی نماز بغیر فاتحۃ الکتاب کے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۷۱۔ بُابٌ : مَا جَآءَ فِي التَّأْمِيْنِ

آمین کے بیان میں

(۲٤۸) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: [سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَءَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ] ، وَقَالَ: ((آمِيْنَ)) وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ . (صحیح) المشكاة (۸٤٥) الصحيحة (٤٦٥) صحیح ابی داؤد (۸٦۳)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا انہوں نے غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پھر کہی آمین خوب لمبی کر کے آواز اپنی۔

فائدہ : اور اس باب میں علی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء، صحابہ اور تابعین لیں اور جو ان کے بعد تھے تجویز کرتے ہیں کہ بلند کرے آدمی اپنی آواز کو آمین کے ساتھ اور چپکے سے نہ کہے اسے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر ابی العنبس سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے باپ وائل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پھر کہا آمین اور چپکے سے کہا آمین کو، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے اس باب میں اور خطا کی شعبہ نے کئی مقام میں اس حدیث کے، ایک تو کہا حجر

ابی العنبس اور وہ حجر بن العنبس ہے اور کنیت ان کی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اس میں عن علقمہ بن وائل اور نہیں ہے اس میں عن علقمہ، اور وہ تو حجر بن العنبس عن وائل بن حجر ہے اور کہا وَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ اور وہاں مَدَّبِهَا صَوْتَهُ ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور پوچھا میں نے ابا زرعہ سے حال اس حدیث کا سو کہا حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے اور روایت کیا علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مانند روایت سفیان کی کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے انہوں نے نبی ﷺ سے جیسی حدیث سفیان کی ہے سلمہ بن کہیل سے۔

❀❀❀❀

(۲۴۹) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ. (صحيح) انظر الذى قبله

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے جیسی حدیث سفیان کی سلمہ بن کہیل سے۔

۷۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي فَضْلِ التَّأْمِيْنَ

آمین کی فضیلت کے بیان میں

(۲۵۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۱/۱۷۷) الارواء (۳۴۴) صحيح ابى داؤد (۸۶۶) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کہ جس کی آمین برابر ہو جائے ملائکہ کی آمین سے بخشے جائیں گے اگلے گناہ اس کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي السَّكْتَتَيْنِ

دو سکتوں یعنی دوبار چپ رہنے کے بیان میں

(۲۵۱) عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَقَالَ: حَفِظْنَا سَكْتَةً، فَكَتَبْنَا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ، فَكَتَبَ أُبَيٌّ

اَنْ: حَفِظَ سَمُرَةَ. قَالَ سَعِيْدٌ : فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ: مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ ؟ قَالَ : اِذَا دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ : وَاِذَا قَرَأَ ﴿ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ [الفاتحة : ٧] قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَ ةِ اَنْ يَّسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ اِلَيْهِ نَفَسُهٗ. (ضعیف) الارواء (٥٠٥) المشكاة (٨٠٨) ضعيف أبي داود (١٣٣) اس کی سند قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید سے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کیے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو اعتراض کیا اس پر عمران بن حصین نے اور کہا ہم نے تو یاد کیا ہے ایک ہی سکتہ سو لکھا ہم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں سو جواب لکھا ابی رضی اللہ عنہ نے کہ یاد رکھا ہے سمرہ نے کہا سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے کب ہوتے تھے وہ سکتے ؟ کہا جب داخل ہوتے نماز میں یعنی تکبیر اولیٰ کے بعد اور جب فارغ ہوتے قرأت سے پھر کہا بعد اس کے اور جب کہتے ولا الضالین یعنی جب بھی ایک سکتہ ہوتا کہا راوی نے اور پسند آتا تھا ان کو جب فارغ ہوتے قرأت سے چپ رہنا یہاں تک ٹھہر جائے سانس۔

فائدہ : اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا اہل علم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کے لیے سکتہ کرنا بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فراغ قرأت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ہمارے اصحاب کا۔

❀❀❀❀

٧٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں

(٢٥٢) عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ.

(اسناده حسن صحيح) المشكاة (٨٠٩)

ترجمہ: روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ ﷺ امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے اپنا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر سے اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سہل سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے کہتے تھے کہ رکھے ہاتھ دایاں اپنا بائیں پر نماز میں اور کہا بعض نے کہ رکھے ان دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعض نے رکھے ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

❀❀❀❀

۷۵۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِی التَّکْبِیرِ عِنْدَ الرُّکُوعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدے کے وقت اللہ اکبر کہنے کے بیان میں

(۲۵۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ، وَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ. (صحیح . الارواء : ۳۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے تھے ہر جھکنے کے وقت یعنی رکوع یا سجدے میں جاتے وقت یا اٹھنے کے وقت اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔
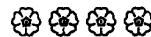
فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اصحاب رسول ﷺ کا جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور عامہ فقہاء اور علماء سے۔

۷۶۔ باب: منه آخر

(۲۵۴) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِیْ. (صحیح . الارواء : ۳۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے جھکتے وقت یعنی رکوع وسجدے کی طرف۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے، کہتے ہیں تکبیر کہے آدمی جھکتے وقت رکوع اور سجدے میں۔

❀❀❀❀

۷۷۔ بَابُ : رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

(۲۵۵) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِیَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ. وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِيْثِهٖ: وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. (صحیح) الروض (۵۳۴) صحیح ابی داؤد (۷۱۲، ۷۱۳) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب شروع کرتے نماز اٹھاتے دونوں ہاتھوں کو یہاں تک کہ برابر ہو جاتے دونوں شانوں کے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے

سر اٹھاتے اور زیادہ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں کہ نہیں اٹھاتے تھے درمیان دونوں سجدوں کے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے روایت کی ہم سے فضل بن صباح بغدادی نے ان سے سفیان بن عیینہ نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے مانند حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل بن حجر اور مالک بن حویرث اور انس اور ابو ہریرہ اور ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابوقتادہ اور ابوموسیٰ اور جابر بن عمیر لیثی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور کہتے ہیں بعض علماء صحابہ جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر بن عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبداللہ اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ وغیرہم اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا عبداللہ بن مبارک نے ثابت ہوئی حدیث اس شخص کی جو رفع یدین کرتا ہے اور ذکر کیا حدیث زہری کو سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر پہلی بار یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت، روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن عبدہ آملی نے ان سے وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبدالملک نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے۔

(٢٥٦) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، وَجَابِرٍ، وَعُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ.
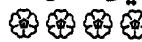
ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور جابر اور عمیر لیثی سے بھی۔

(٢٥٧) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ. (صحيح . صفة الصلاة . المشكاة : ٨٠٩) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں سفیان ثوری مشہور مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے علقمہ سے کہا علقمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا نہ پڑھوں میں تمہارے واسطے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر پڑھی اور نہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ مگر پہلی بار میں یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے براء بن عازب سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٧٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے بیان میں

(٢٥٨) عَنْ أَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ : قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: إِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوْا بِالرُّكَبِ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا ہم کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ زانو پکڑنا سنت ہے تمہارے لیے پس پکڑو زانو یعنی رکوع میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے سعد اور انس اور ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وتابعین کا اور جو بعد ان کے تھے۔ نہیں اس میں اختلاف مگر جو مروی ہے ابن مسعود سے اور بعض ان کے اصحاب سے کہ وہ تطبیق کرتے تھے اور وہ منسوخ ہے، اہل علم کے نزدیک کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم ایسا کرتے تھے پھر منع ہوا ہم کو اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر، روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابویعفور سے انہوں نے معصب بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سعد سے اس بات کو، مترجم کہتا ہے تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھ جوڑ کر زانوؤں کے اندر دبا لینے کو اور یہ اول اسلام میں تھی اس کے بعد منسوخ ہوئی، اب رکوع میں حکم ہے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔

❀❀❀❀

(۲۰۹) قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ ، فَنُهِينَا عَنْهُ ، وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ الْأَكُفَّ عَلَى الرُّكَبِ.

(صحيح) صحيح ابى داؤد (۸۱۳)

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایسا کرتے تھے پھر ہمیں روک دیا اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر۔

❀❀❀❀

۷۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّهُ يُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں دونوں ہاتھ پسلیوں سے دور رکھنے کے بیان میں

(۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اِجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَ سَهْلُ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا، عَنْ جَنْبَيْهِ. (صحيح . مشكاة المصابيح : ۸۰۱ . صفة الصلاة : ۱۱۰) صحيح أبي داود (۷۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن سہل سے کہا جمع ہوئے ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ سو ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز کا پس کہا ابوحمید نے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں نماز کو رسول اللہ ﷺ کی، تحقیق رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا سو رکھا دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر گویا وہ پکڑے ہوئے تھے ان کو اور کمان کی زہ بنایا دونوں

ہاتھوں کو اپنے اور دور رکھا دونوں پسلیوں سے۔

فائدہ : اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے کہ دور رکھے آدمی دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے رکوع اور سجود میں۔

❀❀❀❀
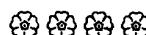
۸۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع وسجود میں تسبیح کے بیان میں

(۲۶۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوعِهِ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ. وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهُ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ)). (ضعيف) المشكاة (۸۸۰) ضعيف ابی داؤد (۱۵۵)

اس کی سند متصل نہیں عون بن عبداللہ کی ابن مسعود سے ملاقات ثابت نہیں۔ اس میں اسحاق بن یزید مجہول ہے۔ تقریب (۳۹۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب رکوع کرے کوئی تم میں سے تو کہے رکوع میں سبحان اللہ ربی العظیم تین بار سو تمام ہو گیا رکوع اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور کہا سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ تو تمام ہو گیا سجدہ اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔

فائدہ : اور اس باب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لیے کہ عون بن عبداللہ بن عتبہ نے ملاقات نہیں کی ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا دوست رکھتے ہیں کہ کم نہ کرے کوئی آدمی رکوع اور سجدے میں تین تسبیح سے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ مستحب ہے امام کو پانچ تسبیحیں کہنا کہ پائیں مقتدی لوگ تین تسبیحیں اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے۔

❀❀❀❀

(۲۶۲) عَنْ حُذَيْفَةَ: اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) وَفِيْ سُجُوْدِهٖ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى))، وَمَا اَتٰى عَلٰى آيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ، وَمَا اَتٰى عَلٰى آيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ. (صحيح . المشكاة : ۸۸۱) ((صفه الصلاة)) الارواء (۳۳۳) صحيح ابی داؤد (۸۲۸)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو کہتے تھے وہ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ اور جب آتے آیت رحمت پر تو ٹھہرتے اور سوال کرتے اور جب آتے آیت عذاب پر تو ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے شعبہ نے۔
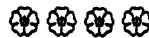
❀❀❀❀

(٢٦٣) وَقَدْرُوِیَ عَنْ حُذَیْفَةَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ: اَنَّهٗ صَلّٰی بِاللَّیْلِ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ. (صحیح)

ترجمہ: اور روایت ہوئی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند کے علاوہ سے' وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رات کو نماز نبی ﷺ کے ساتھ پڑھی۔

٨١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدے میں قرآن کی قراءت کے منع ہونے کے بیان میں

(٢٦٤) عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ، وَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّکُوْعِ. (صحیح) غایة المرام (٧٩) الروض النضیر (٧١٠) الصحیحة (٢٣٩٥)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے اور کسم کے رنگے ہوئے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی کی حسن ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے مکروہ کہا ہے قرآن پڑھنا رکوع اور سجدے میں۔

❀❀❀❀

٨٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْمَنْ لَا یُقِیْمُ صُلْبَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

اس شخص کے بیان میں جو رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی نہ کرے یعنی بخوبی نہ ٹھہرے

(٢٦٥) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُجْزِیءُ صَلٰوةٌ لَا یُقِیْمُ فِیْهَا الرَّجُلُ یَعْنِیْ صُلْبَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَ السُّجُوْدِ)). (اسناده صحیح) مشکاة المصابیح (٨٧٨) الروض (١٣٦) صحیح ابی داؤد (٨٠١) ((صفة الصلاة)) ((التعلیق الرغیب))

ترجمہ: روایت ہے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کچھ کام نہیں آتی نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے اس میں یعنی پیٹھ کو سجدے اور رکوع میں۔

فائدہ : اس باب میں علی بن شیبان اور انس اور ابو ہریرہ اور رفاعہ زرقی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جوان کے بعد تھے، ضرور جانتے ہیں کہ سیدھا کرے آدمی پشت کو رکوع و سجود میں اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں تو نماز اس کی فاسد ہے اس حدیث کی رو سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نہیں درست ہے نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سنجرہ ہے اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

❀❀❀❀

٨٣۔ بَابُ : مَا يَقُولُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

(٢٦٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ : ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب سر اٹھاتے رکوع سے تو سمع اللہ سے بعد تک پڑھتے اور معنی اس کے یہ ہیں سنی اللہ نے اس کی بات جس نے تعریف کی اس کی اے رب ہمارے تجھی کو تعریف ہے آسمان زمین بھر کی اور جوان دونوں کے بیچ میں ہے اور جتنی چاہے تو بعد اس کے۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما اور جحیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی کہ اسی دعا کو پڑھے فرض اور نفل میں اور کہا بعض اہل کوفہ نے یہ نفل میں پڑھے فرض میں نہیں۔

❀❀❀❀

٨٤۔ بَابُ: مِنْهُ اٰخَرُ

دوسرا اسی بیان میں

(٢٦٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((اِذَا قَالَ الْاِمَامُ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو کہو ربنا و لك الحمد سو جس کا

کہنا برابر ہو گیا فرشتوں کے کہنے سے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور جو بعد ان کے تھے کہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ اور کہے جو پیچھے اس کے ہے ربنا ولك الحمد اور یہی کہتے ہیں احمد کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے جو امام کے پیچھے ہے۔ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد جیسا کہتا ہے امام یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

۸۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ وَضْعِ الرُّکْبَتَیْنِ قَبْلَ الْیَدَیْنِ فِی السُّجُوْدِ

سجدے میں ہاتھوں سے پہلے زانو رکھنے کے بیان میں

(۲۶۸) عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ اِذَا سَجَدَ یَضَعُ رُکْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ، وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ. (ضعیف) الارواء (۳۷۵) المشکاۃ (۸۹۸) تعلیق علی صحیح ابن خزیمۃ (۶۲۶، ۶۲۹) ضعیف ابی داؤد (۱۵۱) ((تمام المنۃ)) ((التعلیقات الجیاد)) اس میں شریک راوی متفرد ہے اور یہ حافظے کے اعتبار سے قوی نہیں۔ نیز یہ مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب سجدہ کرتے تو رکھتے دونوں زانو اپنے ہاتھوں سے پہلے یعنی زمین پر اور جب اٹھتے تو اٹھاتے ہاتھ زانو سے پہلے۔

فائدہ : اور زیادہ کیا حسن بن علی نے اپنی روایت میں کہا یزید بن ہارون نے اور نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث کہا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی یہ حدیث اس نے سوا شریک کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ رکھے آدمی زانو اپنے پہلے ہاتھ رکھنے سے اور جب اٹھے تو اٹھائے ہاتھ اپنے پیشتر زنواؤں سے اور روایت کیا ہمام نے عاصم سے اس حدیث کو مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں وائل بن حجر کا۔

۸۶۔ بَابُ : آخِرُ مِنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(۲۶۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ : أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((یَعْمِدُ أَحَدُکُمْ فَیَبْرُكُ فِیْ صَلٰوتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ ؟)).

(اسنادہ صحیح . المشکاۃ : ۸۹۹ . الارواء : ۲/ ۷۸ . صفۃ الصلاۃ) صحیح ابی داؤد (۷۸۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کیا قصد کرتا ہے ایک تم میں سے سو بیٹھ جاتا ہے اپنی نماز میں جیسے بیٹھتا ہے اونٹ؟ یعنی ہاتھ زمین سے پہلے رکھ دینا سجدے کے وقت میں اس کو بہت مشابہت دی اونٹ کے بیٹھنے سے کہ وہ بھی پہلے آگے کے پیروں کو بیٹھنے کے لیے جھکاتا ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو روایت سے ابوالزناد کی مگر اسی سند سے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے۔

❀❀❀❀

۸۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنے کے بیان میں

(۲۷۰) عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ، وَ نَحَّا يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ. (صحيح . المشكاة : ۸۰۱ . صفة الصلاة : ۱۲۳) صحيح ابي داؤد (۷۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوحمید ساعدی سے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے خوب جماتے اپنی ناک اور پیشانی کو زمین میں اور دور رکھتے ہاتھوں کو پسلیوں سے اور رکھتے ہتھیلیاں زمین پر دونوں شانوں کے مقابل۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوحمید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سجدہ کرے آدمی پیشانی اور ناک پر سو اگر سجدہ کیا فقط پیشانی پر اور ناک نہ لگائے تو کہا ایک قوم نے علماء سے کافی ہے اس کو اور کہا اور لوگوں نے کہ کافی نہیں ہوتا جب تک سجدہ نہ کرے پیشانی اور ناک دونوں پر۔

۸۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ ؟

اس بیان میں کہ جب آدمی سجدہ کرے تو منہ کہاں رکھے؟

(۲۷۱) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ؟ فَقَالَ : بَيْنَ كَفَّيْهِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابواسحاق سے کہا پوچھا میں نے براء بن عازب سے کہاں رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ اپنا منہ جب سجدہ کرتے تو جواب دیا انہوں نے کہ دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر اور ابوحمید سے اور روایت براء کی حسن ہے غریب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے کہ ہاتھ کانوں کے پاس رہیں۔

۸۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السُّجُوْدِ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَآءٍ

اس بیان میں کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہے

(۲۷۲) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ آرَابٍ : وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ)). (صحیح) ((صفة الصلاة)) صحیح ابی داؤد (۸۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جب سجدہ کرتا ہے بندہ، سجدہ کرتے ہیں اس کے ساتھ سات جوڑ یعنی سات عضو منہ اس کا اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدم اس کے۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ان کا۔

(۲۷۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهٗ وَلَا ثِيَابَهٗ. (صحیح) الارواء (۳۱۰) الروض (۳۹۸) صحیح ابی داؤد (۸۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرنے کا سات عضو پر اور حکم ہوا کہ بال اور کپڑے نہ اٹھائیں یعنی سجدے کے وقت۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۹۰ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں اعضاء الگ الگ رکھنے کے بیان میں

(۲۷۴) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِيْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكَبَةٌ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّيْ قَالَ : فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلٰى عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ [أَيْ]: بَيَاضَهٗ. (صحیح) ((التعلیق علی ابن ماجه))

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم الخزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا میں تھا اپنے باپ کے ساتھ قاع میں کہ چٹیر زمین کو بولتے ہیں بمقام نمرہ میں پس گزرے کچھ سوار یکا یک رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھتے تھے اور میں نظر کرتا تھا ان کی بغلوں کی سفیدی کو جب سجدہ کرتے تھے اور دیکھتا تھا چمک اس کی۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن بحینہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور احمر بن جزء رضی اللہ عنہ اور میمونہ رضی اللہ عنہا اور ابو حمید رضی اللہ عنہ

اور ابو اسید رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور عدی بن عمیر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' کہا ابو عیسیٰ نے عبداللہ بن اقرم کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر داؤد بن قیس کی روایت سے اور نہیں جانتے عبداللہ بن اقرم سے کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور احمر بن جزء ایک مرد ہیں صحابہ سے کہ ان کی ایک ہی حدیث ہے عبداللہ بن ارقم زہری کاتب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن اقرم خزاعی کی نہیں معلوم ہوتی مگر یہی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

❀❀❀❀

۹۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں اعتدال کے بیان میں

(۲۷۵) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ، وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ)). (صحيح) الارواء (۲/۹۱) ((صفة الصلاة)) صحيح ابى داؤد (۸۳۴)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کرے تم میں سے کوئی تو اعتدال کرے اور نہ بچھائے اپنی باہیں کتے کی طرح۔

فائدہ : اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل اور براء اور انس اور ابوحمید اور عائشہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے' کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اختیار کرتے ہیں اعتدال سجدے میں اور مکروہ کہتے ہیں بدن بچھا دینے کو کتے یا درندے کی مانند۔

❀❀❀❀

(۲۷۶) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَبْسُطَنَّ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي الصَّلَاةِ بَسْطَ الْكَلْبِ)).

(صحيح) (الارواء (۳۷۲) ((صفة الصلاة)) صحيح ابى داؤد (۸۳۴)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتدال کرو سجدے میں اور نہ بچھائے کوئی تم میں سے اپنی باہیں نماز میں کتے کی طرح۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۹۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور قدم کھڑے رکھنے کے بیان میں

(۲۷۷) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ.

(حسن . صفة الصلاة : ١٢٦)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور دونوں پیر کھڑے رکھنے کا۔

فائدہ : کہا عبداللہ نے کہا معلّٰی نے روایت کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے ان سے محمد بن عجلان نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد نے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا مانند اوپر کی حدیث کے اور نہیں ذکر کیا اس میں عامر بن سعد کے باپ کا کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور یہ روایت مرسل ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے وہیب کی حدیث سے اور ان پر اجماع ہے اہل علم کا اور مختار ہے سب کے نزدیک۔

(۲۷۸) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ. (صحيح) (حسن بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا۔

❀❀❀❀

۹۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِقَامَةِ الصُّلْبِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ و الركوع

اس بیان میں کہ جب سجدے اور رکوع سے سر اٹھائے تو پیٹھ سیدھی کرے

(۲۷۹) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، وَ إِذَا سَجَدَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ. (صحيح) صحيح أبي داود (٧٩٨)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھی رسول اللہ ﷺ کی نماز ایسی کہ جب رکوع کرتے اور جب اٹھاتے سر رکوع سے اور جب سجدہ کرتے اور جب اٹھاتے سر سجدے سے تو ان سب میں دیر برابر ہوتی یعنی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسے سب میں حضرت ﷺ برابر ٹھہرتے۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۸۰) عَنِ الْحَكَمِ نَحْوِهِ.

ترجمہ: حکم سے روایت ہے اسی طرح۔

❁❁❁❁

۹٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُبَادِرَ الْإِمَامُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

اس بیان میں کہ امام سے پہلے رکوع وسجود کرنا ناپسندیدہ ہے

(۲۸۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَسْجُدُ.

(صحيح) صحيح ابى داؤد (٦٣١، ٦٣٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہا روایت کی ہم سے براء نے اور وہ کچھ جھوٹے نہیں کہا براء نے جب نماز پڑھتے ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اور اٹھاتے آپ ﷺ اپنا سر رکوع سے تو نہ جھکاتا کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ جب تک سجدے میں نہ جا چکتے رسول اللہ ﷺ پھر سجدہ کرتے ہم۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب جیوش اور ابوہریرہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ مقتدی امام کی تابعداری کرے ہر کام میں اور نہ رکوع کرے مگر جب امام رکوع میں جا چکے اور نہ اٹھائے سر مگر جب امام اٹھا چکے اور ہم کو معلوم نہیں کہ اس میں کسی کا اختلاف ہو۔

❁❁❁❁

۹۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کی کراہت کے بیان میں

(۲۸۲) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا عَلِيُّ، أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ، وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِيْ، لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ)). (ضعيف) صحيح ابى داؤد تحت الحديث (٨٣٨) الضعيفة (٤٧٨٧) المشكاة (١٠٣) اس میں حارث اعور راوی ضعیف ہے۔ الميزان (١/٤٣٥) التهذيب (٢و١٤٥) التقريب (١٠٢٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اے علی! میں دوست رکھتا ہوں تمہارے لیے جو دوست رکھتا ہوں اپنے لیے اور برا جانتا ہوں تمہارے لیے جو برا جانتا ہوں اپنے لیے اقعاء نہ کر دونوں سجدوں کے بیچ میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اس کو کہ روایت کی ہو علی رضی اللہ عنہ سے مگر ابواسحاق نے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اور ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے حارث اعور کو اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں اقعاء کو اور اس باب میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' مترجم کہتا ہے اقعاء اسے کہتے ہیں کہ دونوں سیرین زمین پر رکھے اور دونوں پیر کھڑے کرے اور ہاتھ زمین پر رکھے۔

٩٦۔ بَابُ : فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

اقعاء کی رخصت کے بیان میں

(٢٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ : اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: **قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ؟ قَالَ: هِيَ السُّنَّةُ' فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ ؟ قَالَ: بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ**[ﷺ].

(صحيح) صحيح ابى داؤد (٧٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھ کو ابوالزبیر نے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہتے تھے کہ ہم نے ابن عباس سے کہا کیا فرماتے ہیں آپ اقعاء کرنے میں دونوں قدموں پر؟ کہا یہ سنت ہے' کہا ہم نے ہم اسے ظلم جانتے ہیں ساتھ آدمی کے' فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بلکہ وہ سنت ہے تمہارے نبی ﷺ کی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور گئے ہیں بعض علماء اصحاب نبی ﷺ سے اس حدیث کی طرف کہ نہیں جانتے ہیں اقعاء میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے بعض علماء اور فقہائے اہل مکہ کا اور اکثر اہل علم مکروہ جانتے ہیں اقعاء کو درمیان دونوں سجدوں کے مترجم کہتا ہے یہاں اقعاء سے مراد پیر کے دونوں پنجوں کو کھڑے رکھ کر اس پر بیٹھنا ہے جلسے میں۔

٩٧۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
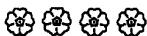
دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

(٢٨٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ**)). (صحيح) ((صفة الصلاة)) صحيح ابى داؤد (٧٩٦) بعض محققین کہتے ہیں حبیب مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ کہتے تھے دونوں سجدوں کے بیچ اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ! بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور پورا کر میرے نقصان کو اور ہدایت کر مجھ کو اور رزق دے مجھ کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال سے ان سے یزید بن ہارون نے ان سے زید بن حباب نے ان سے کامل ابوالعلاء

نے اوپر کی حدیث کی مانند کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اور ایسے ہی مروی ہے علی سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور یہ جائز ہے فرض اور نفل میں اور روایت کی بعض نے یہ حدیث کامل ابوالعلاء سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

(۲۸۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ : نَحْوَهُ. (بعض محققین کہتے ہیں اس میں حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔ اس وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: ہم سے بیان کیا حسن بن علی خلال حلوانی نے، ہم سے بیان کیا یزید بن ہارون نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے کامل ابوالعلاء سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۹۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِمَادِ فِي السُّجُوْدِ

سجدہ میں سہارا لینے کے بیان میں

(۲۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : اشْتَكَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ [إِلَى النَّبِيِّ] ﷺ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ إِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ : ((اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ)). (ضعيف) ضعيف ابی داؤد (١٦٠) محمد بن عجلان مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا بیان کی صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے تکلیف سجدہ کی جب جدا رکھے اعضاء یعنی کہنیاں گھٹنوں سے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مدد لو گھٹنوں سے یعنی کہنیاں گھٹنوں پر رکھ لو کہ تکلیف کم ہو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مگر اسی سند سے کہ لیث نے روایت کی ابوالعجلان سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان بن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے سمی سے انہوں نے نعمان سے جو بیٹے ہیں ابوعیاش کے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت ان کی زیادہ صحیح ہے لیث کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۹۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ؟

اس بیان میں کہ سجدہ سے کیسے اٹھنا چاہیے؟

(۲۸۷) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ : اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ، فَكَانَ إِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا. (صحيح . الارواء : ٢/ ٨٢ ـ ٨٣ . صفة الصلاة : ١٣٦)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے تو جب ہوتے طاق رکعت میں یعنی پہلی یا تیسری میں تو نہ اٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ لیتے یہ جلسہ استراحت ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مالک بن حویرثؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے۔

۱۰۰۔ بَابُ : مِنْهُ اَیْضًا

دوسرا اسی بیان میں

(۲۸۸) **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ** رضی اللہ عنہ قَالَ: **كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ.**

(ضعیف. الارواء : ۳۶۲) اس میں خالد بن ایاس متروک الحدیث ہے دیکھیں۔ المیزان (۱/۶۲۷) التھذیب (۳/۸۰) التقریب (۱۶۱۷) کتاب الضعفاء (۱۰۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اٹھتے تھے نماز میں دونوں قدموں کے سروں پر یعنی پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر اٹھ کھڑے ہوتے اور بعد سجدہ کے بیٹھتے نہ تھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں آدمی اٹھ کھڑا ہو انگلیوں پر زور دے کر یعنی بغیر بیٹھنے کے، اور خالد بن عباس ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ان کو خالد بن الیاس بھی کہتے ہیں، اور صالح مولی التومہ وہ صالح بیٹے ابو صالح کے ہیں اور ابو صالح کا نام نبہان[1] مدنی ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد کے بیان میں

(۲۸۹) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: **عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَنْ نَّقُوْلَ : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.** (صحیح . الارواء : ۳۳۶) الروض (۶۲۱، ۶۲۲) صحیح ابی داؤد (۸۸۹) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا سکھلایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جب بیٹھیں ہم دو رکعت کے بعد کہ کہیں التحیات سے آخر دعا تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبان کی اللہ کے واسطے اور عبادتیں بدن کی اور مال کی بھی، سلام تجھ پر اے نبی ﷺ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی اور سلام ہے ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں

---

[1] پہلے ن پھر ب ہے۔

میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہے ہیں نبی ﷺ سے تشہد کے باب میں اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔ خصیف راوی کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی کو دیکھا اور کہا اے اللہ کے رسول لوگوں نے تشہد کے الفاظ میں اختلاف ہے تو میں کیا کروں تو آپ نے فرمایا تو عبداللہ بن مسعود کے بیان کردہ تشہد کو لازم پکڑ لے۔ (اس میں خصیف راوی ضعیف ہے۔)

❀❀❀❀

۱۰۲۔ بَابٌ مِنْهُ اَيْضًا
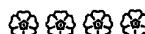
دوسرا اسی بیان میں

(۲۹۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، فَكَانَ يَقُوْلُ: ((اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)).

(صحیح) ((صفة الصلاة)) صحیح ابی داؤد (۸۹۵) ابن ماجہ حدیث (۹۰۰)

ترجمہ: روایت روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو سکھاتے تھے تشہد جیسا سکھاتے تھے ہم کو قرآن اور فرماتے تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں سب عبادتیں زبان کی برکت والیاں سب عبادتیں بدن کی پاکیزہ اللہ کے لیے ہیں، سلام ہے تم پر اے نبی ﷺ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی، سلام ہے ہم پر اور سب نیک بندوں پر اللہ کے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابوالزبیر سے مانند لیث کے اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی گئے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرف۔

❀❀❀❀

۱۰۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ: أَنَّهُ يُخْفِي التَّشَهُّدَ

چپکے سے تشہد پڑھنے کے بیان میں

(۲۹۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدَ. (صحیح۔ صحیح ابی داؤد (۹۰۶) صفة الصلاة : ۱۴۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا سنت ہے چپکے سے تشہد پڑھنا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❀❀❀❀

١٠٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ؟

اس بیان میں کہ تشہد میں کیسے بیٹھا جائے؟

(٢٩٢) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، قُلْتُ : لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلوٰةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى . يَعْنِي عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہا آیا میں مدینے میں کہ دیکھوں نماز رسول اللہ ﷺ کی پھر جب بیٹھے آپ ﷺ یعنی تشہد میں بچھایا بایاں پیر اور رکھا بایاں ہاتھ یعنی بائیں ران پر اور کھڑا رکھا داہنا پیر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

١٠٥۔ بَابُ : مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا اسی بیان میں

(٢٩٣) عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَ اَبُوْ أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ : أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلوٰةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلَى قِبْلَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَاَشَارَ بِأُصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ. (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٧٢٣)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوئے ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز کا، سو ابوحمید بولے میں خوب جانتا ہوں نماز رسول اللہ ﷺ کی جب بیٹھتے یعنی تشہد میں بچھاتے بایاں پیر اور رکھتے سیدھے پیر کی انگلیاں قبلے کی طرف اور سیدھی ہتھیلی سیدھے زانو پر اور بائیں ہتھیلی بائیں زانو پر اور اشارہ

کرتے اپنی سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق کا کہتے ہیں بیٹھے اخیر تشہد میں سیرین پر اور سند لائے ابوحمید کی حدیث کو اور کہتے ہیں بیٹھے پہلے تشہد میں بائیں پیر پر اور کھڑا رکھے داہنا۔

❀❀❀❀

۱۰۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْإِشَارَةِ [فِي التشهر]

تشہد میں اشارہ کرنے کے بیان میں

(۲۹۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ أُصْبُعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ الْيُمْنٰى يَدْعُوْ بِهَا' وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ.

(اسنادہ صحیح) الارواء (۳٦٦) (صفة الصلاة) الروض (۸۲) صحیح ابی داؤد (۹۰۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب بیٹھتے نماز میں رکھتے سیدھا ہاتھ سیدھے زانو پر اور اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہے، دعا کرتے اس سے اور بایاں ہاتھ بائیں زانو پر کھولے ہوئے انگلیاں اس کی زانو پر۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابوہریرہ اور ابوحمید اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسٰی (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ مروی ہو عبیداللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے کہ اختیار کرتے ہیں اشارہ کرنا تشہد میں اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا۔

❀❀❀❀

۱۰۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں

(۲۹۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)). (صحیح) الارواء (۳۲٦) ((صفة الصلاة)) صحیح ابی داؤد (۹۱٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کہتے تھے سیدھے طرف اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن

عمیرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۱۰۸۔ بَابٌ : مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا اسی بیان میں

(۲۹۶) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا. (صحيح) (صفة الصلاة) احكام الجنائز (١٢٨) بعض محققین نے اس کو زہیر بن محمد کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سلام پھیرتے نماز میں منہ کے سامنے پھر پھیرتے داہنی طرف تھوڑا سا۔

فائدہ : اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے اہل شام زہیر بن محمد سے مناکیر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی ان سے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہے جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ ان کا نام بدل دیا ہے اور قائل ہوئے اس کے بعض اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کے اور زیادہ صحیح روایت آنحضرت ﷺ سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اور بعض لوگوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور شافعی نے کہا چاہے ایک سلام پھیر لے چاہے دو۔

۱۰۹۔ بَابٌ : مَا جَآءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے

(۲۹۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: يعني ان لَا تَمُدَّهٗ مَدًّا. (ضعيف) ضعيف أبي داود (١٧٩) اس کی سند قرہ بن عبدالرحمٰن کے خراب حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی بن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی مدنہ کر تو اس میں۔
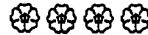
فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علماء اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا کہ تکبیر جزم ہے یعنی دونوں کے اخیر میں مدنہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور ہقل کاتب تھے اوزاعی کے۔

۱۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ

اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے

(۲۹۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَ مِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)). (صحیح) الروض (۷۹۲) صحیح ابی داؤد (۱۳۵۴)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہتے اللھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اس میں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (ف) اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا ملک اسی کا ہے تعریف اسی کی ہے۔ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنے والے کی تیرے آگے اور یہ بھی پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے تیرا رب عزت والا اس شرک سے جو وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کی جو پروردگار ہے عالموں کا۔

❀❀❀❀

(۲۹۹) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ : نَحْوَهُ ، وَقَالَ : ((تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)). (صحیح) انظر ماقبله

ترجمہ: بیان کیا کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے ہیں معاویہ فزاری کے اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے اور کہا: تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

❀❀❀❀

(۳۰۰) حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: ((أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ

وَالْإِكْرَامِ)). (صحیح) الروض (۷۹۲) صحیح ابی داؤد (۱۳۵۵)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنے کا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے أَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک اور معنی اس کے اسی باب میں گزرے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

۱۱۱ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ

نماز کے بعد دائیں اور بائیں جانب سے پھرنے کے بیان میں

(۳۰۱) **عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ.** (حسن صحيح) صحیح ابی داؤد (۹۵۶)

ترجمہ: روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داہنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ سے' اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف تو پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۲ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وَصْفِ الصَّلٰوةِ

پوری نماز کی ترکیب کے بیان میں

(۳۰۲) **عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا – قَالَ رِفَاعَةُ: وَ نَحْنُ مَعَهٗ – إِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى، فَأَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((وَ عَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ فَصَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((وَ عَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ :((وَ عَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَخَافَ النَّاسُ وَ كَبُرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُوْنَ مَنْ أَخَفَّ صَلٰوتَهٗ لَمْ يُصَلِّ، فَقَالَ الرَّجُلُ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَأَرِنِيْ وَ عَلِّمْنِيْ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيْبُ وَ أُخْطِئُ فَقَالَ : ((أَجَلْ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا**

اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ، ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ اَيْضًا فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَ اِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ، وَ كَبِّرْهُ وَ هَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا، ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ، فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَ اِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ)). قَالَ: وَ كَانَ هٰذَا أَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاُوْلٰى : اَنَّهٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَ لَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا. (صحيح . المشكاة : ٨٠٤. صفة الصلاة . الارواء : ١/ ٣٢١، ٣٢٢) صحيح ابی داؤد (٨٠٣، ٨٠٧)

ترجمہ: روایت ہے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں ایک دن کہا رفاعہ نے اور ہم بھی ان کے پاس تھے اتنے میں آیا ایک مرد دیہاتی سا سو نماز پڑھی بہت ہلکی نماز پھر پھرا اور سلام کیا نبی ﷺ پر سو فرمایا نبی ﷺ نے اور تجھ پر بھی یعنی تجھ پر بھی سلام ہے پھر جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو پھرا وہ مرد اور پھر نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا پھر جواب دیا آپ ﷺ نے ویسا ہی اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی دو بار ایسا ہوا یا تین بار کہ ہر بار وہ آتا تھا اور سلام کرتا تھا نبی ﷺ پر اور آپ ﷺ جواب دے کر فرماتے تھے پھر اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو گھبرا گئے لوگ اور بہت مشکل معلوم ہوئی ان کو یہ بات کہ جس نے ہلکی پڑھی نماز اس نے پڑھی ہی نہیں سو عرض کیا اس مرد نے آخر میں بتایئے اور سکھایئے مجھ کو میں آدمی ہوں بات سمجھتا بھی ہوں اور چوک بھی جاتا ہوں سو فرمایا آپ ﷺ نے اچھا جب کھڑا ہو تو نماز کو تو وضو کر جیسا بتلایا اللہ نے پھر شہادتین پڑھ یعنی اذان دے پھر تکبیر کہہ سو اگر تجھے کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ اور نہیں تو اللہ کی تعریف کر اور بزرگی بیان کر اور لا اله الا الله کہہ پھر رکوع کر اور خوب ٹھہر رکوع میں پھر خوب سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور خوب برابر سجدہ کر پھر بیٹھ اور خوب ٹھہر بیٹھنے میں پھر کھڑا ہو جا تو جب ایسا کر چکا تو پوری ہوگئی تیری نماز اور اگر کچھ گھٹایا اس میں سے تو اتنا ہی گھٹایا تو نے اپنی نماز میں سے اور اس بات سے بڑی آسانی ہوئی ان پر یعنی صحابہ پر بہ نسبت پہلی بات کے کہ جس نے کچھ گھٹایا نماز میں سے تو اتنا ہی نقصان ہوا جتنا گھٹایا یہ نہیں کہ ساری نماز جاتی رہی یعنی پہلی بات سے صحابہ بہت گھبرائے دوسری بات سے تسکین ہوگئی۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ کئی سندوں سے انہیں سے۔

(٣٠٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: ((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ: ((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا،

فَعَلِّمْنِیْ، فَقَالَ: ((اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَکَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا))۔ (صحیح) (صفة الصلاة) الارواء (۲۸۹) صحیح ابی داؤد (۸۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں آئے اور ایک مرد بھی آیا سو اس نے نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا نبی ﷺ کو سو جواب دیا آپ ﷺ نے اس کو سلام کا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی پھر گیا وہ مرد اور پڑھی نماز جیسے پہلے پڑھی تھی پھر آیا اور سلام کیا نبی ﷺ کو سو آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار کیا سو عرض کیا اس مرد نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ ﷺ کو حق کے ساتھ اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا میں سو مجھے سکھلا یئے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب کھڑا ہو تو نماز کو تکبیر کہہ پھر پڑھ قرآن جو ہو سکے پھر رکوع کر اور ٹھہر رکوع میں پھر اٹھ کھڑا ہو، یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر کہ خوب ٹھہرے سجدے میں پھر اٹھ یہاں تک کہ خوب بیٹھے اطمینان سے اور ایسا ہی کر اپنی ساری نماز میں یعنی یہ ایک رکعت کی ترکیب ہوئی اب سب رکعتیں اسی طرح ادا کر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن نمیر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید مقبری کے باپ کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت یحییٰ بن سعید کی عبید اللہ بن عمر سے زیادہ صحیح ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نام سعید مقبری کا کیسان ہے اور کنیت ان کی ابو سعید ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَ هُوَ فِیْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَحَدُهُمْ اَبُوْقَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ یَقُوْلُ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالُوْا: مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً وَلَا اَكْثَرَ ((لَهُ اِتْیَانًا؟ قَالَ: بَلٰی قَالُوْا: فَاعْرِضْ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ، فَاِذَا أَرَادَ اَنْ یَرْكَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ، فَلَمْ یُصَوِّبْ رَاْسَهُ وَ لَمْ یُقْنِعْ، وَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، وَ رَفَعَ یَدَیْهِ وَ اعْتَدَلَ، حَتّٰی یَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوٰی اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) ثُمَّ جَافٰی عَضُدَیْهِ عَنْ اِبْطَیْهِ وَ فَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ ثَنٰی رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَ قَعَدَ عَلَیْهَا، ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰی سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) ثُمَّ ثَنٰی رِجْلَهُ وَ قَعَدَ وَ اعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ، ثُمَّ نَهَضَ، ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰی

اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ، ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِيْ تَنْقَضِيْ فِيْهَا صَلٰوتُهٗ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَ قَعَدَ عَلٰى شِقِّهٖ مُتَوَرِّكًا، ثُمَّ سَلَّمَ. (صحیح) الارواء (۳۰۵) صحیح ابی داؤد (۷۲۰، ۷۲۱) الروض (۹۸۸)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابوحمید ساعدی سے کہا محمد بن عمرو نے سنا میں نے ابوحمید کو اور وہ دس صحابیوں میں بیٹھے تھے کہ ان میں ابوقتادہ ربعی بھی تھے کہتے تھے ابوحمید میں تم سب سے بہتر جانتا ہوں نماز رسول اللہ ﷺ کی وہ بولے تم کچھ ہم سے پہلے نہیں آئے تھے آپ ﷺ کی صحبت میں اور نہ ہم سے زیادہ آمدورفت رکھتے تھے بولے ابوحمید یہ تو سچ ہے سو کہا سب صحابہ نے بیان کرو تو کہا ابوحمید نے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے نماز کو تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں کے برابر پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع میں چلے جاتے پھر خوب برابر رہتے اور نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی سر اور پیٹھ برابر رکھتے دونوں پنجے زانوؤں پر رکھتے پھر کہتے سمع الله لمن حمده یعنی سنا اللہ نے اس کی بات کو جس نے اس کی تعریف کی اور بلند کرتے دونوں ہاتھ یعنی جیسا رکوع میں جاتے وقت کیا تھا پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی پھر جھکتے زمین کی طرف سجدہ کو پھر کہتے الله اكبر اور جدا رکھتے اپنی باہیں بغلوں سے اور کھلے رکھتے انگلیاں اپنے پیروں کی پھر بایاں پیر موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر برابر بیٹھ جاتے کہ ہو جاتی ہر ہڈی اپنی جگہ میں پھر جھکتے سجدے کو اور کہتے اللہ اکبر پھر موڑتے پیر اور سیدھے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں پہنچ جاتی پھر اٹھتے اور ایسا ہی دوسری رکعت میں بھی کرتے یہاں تک کہ دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک یعنی تیسری رکعت کو جب اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے جیسا کیا تھا نماز شروع کے وقت پھر ایسا ہی کرتے رہتے یہاں تک کہ جب وہ رکعت ہوتی کہ جس میں پوری ہوتی نماز ان کی یعنی آخری رکعت میں پیچھے کر دیتے بایاں پیر داہنی طرف نکال دیتے اور بیٹھ جاتے سرین پر اور سلام پھیر دیتے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اذا قام من السجدتين سے مراد یہ ہے کہ جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر تو رفع یدین کرتے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور حسن بن علی حلوانی اور کئی لوگوں نے ابوعاصم سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے کہا محمد نے سنا میں نے ابوحمید ساعدی سے کہ بیٹھے تھے دس صحابیوں میں رسول اللہ ﷺ کے اس میں ابوقتادہ ربعی بھی تھے سو ذکر کیا یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند معنی میں اور زیادہ کیا ابوعاصم نے اس روایت میں بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کے کہ کہا سب صحابیوں نے ابوحمید کو سچ کہا تم نے اسی طرح نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۵) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا الْحَرْفَ: قَالُوْا: صَدَقْتَ؛ هٰكَذَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ.

(صحیح: انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے عبدالحمید بن جعفر سے یہ الفاظ "کہا انہوں نے کہ تو نے سچ کہا اسی طرح نماز پڑھی نبی ﷺ نے"۔

١١٣ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز کی قراءت کے بیان میں

(٣٠٦) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿ وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ ﴾ [ق:١٠] فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى. (صحيح) الارواء (٢/٦٣) الروض النفير (٨٣٩)

ترجمہ: روایت ہے زیاد بن علاقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا قطبہ بن مالک سے کہا قطبہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے تھے صبح کی نماز میں والنخل باسقات یعنی سورۂ قاف پہلی رکعت میں۔

فائدہ: اور اس باب میں عمرو بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن سائب اور ابو برزہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہ ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث قطبہ بن مالک کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۂ واقعہ اور مروی ہے کہ پڑھتے تھے صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور مروی ہے اذا الشمس کورت بھی پڑھی اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ابوموسیٰ کو کہ صبح میں طوال مفصل پڑھو، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی، مترجم کہتا ہے سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل ہے۔ اور حجرات سے بروج تک طوال اور بروج سے لم یکن تک اوساط اور وہاں سے اخیر تک قصار مفصل ہے۔

❀❀❀❀

١١٤ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی قراءت کے بیان میں

(٣٠٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِالْعَصْرِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ، وَالسَّمآءِ وَالطَّارِقِ وَ شِبْهِهِمَا. (حسن صحيح، صفة الصلاة : ٩٤) صحيح ابى داؤد (٧٦٧)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور مانند اس کے۔

فائدہ: اور اس باب میں خباب اور ابوسعید اور ابوقتادہ اور زید بن ثابت اور براء رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے ظہر میں الم تنزیل سجدہ اور مروی ہے ظہر میں پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور مروی

ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے لکھا ابوموسیٰ کو کہ پڑھو ظہر میں اوساط مفصل اور مروی ہے بعض اہل علم سے قرأت نماز عصر کی برابر ہے نماز مغرب کی قرأت کے اور پڑھے عصر میں قصار مفصل، اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ نماز مغرب اور عصر میں قرأت برابر پڑھتے اور کہا ابراہیم نے ظہر کی قرأت عصر کی قرأت سے چوگنی ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب کی قراءت کے بیان میں

(۳۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ، فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.

(اسناده صحيح) (صفة الصلاة) صحيح ابى داؤد (۷۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں ام فضل اپنی ماں سے کہا ماں ان کی نے نکلے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ اور وہ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے بیماری میں سو پڑھی مغرب کی نماز اور پڑھی والمرسلات پھر نہ پڑھا اس کو یہاں تک کہ ملاقات کی پروردگار تعالیٰ شانہ سے۔

فائدہ: اور اس باب میں جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابوایوب اور زید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا حدیث ام فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے سورۂ اعراف مغرب کی دونوں رکعتوں میں اور سورۂ طور بھی آپ سے مغرب میں مروی ہے اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لکھا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو کہ پڑھو مغرب میں قصار مفصل اور مروی ہے ابوبکر سے کہ انہوں نے پڑھی مغرب میں قصار مفصل کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا شافعی نے اور مذکور ہے امام مالک سے کہ وہ مکروہ کہتے ہیں لمبی سورتیں پڑھنا مغرب میں جیسے والطور والمرسلات ہے کہا شافعی نے میں اسے مکروہ نہیں جانتا ہوں بلکہ ان کا پڑھنا مغرب میں مستحب کہتا ہوں۔

❀❀❀❀

۱۱۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

عشاء کی قراءت کے بیان میں

(۳۰۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ. (اسناده صحيح . صفة الصلاة : ۹۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں والشمس وضحٰہا اور مانند ان کی سورتیں پڑھتے تھے۔

فائدہ: اور اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ عشاء میں آپ ﷺ نے سورہ والتین پڑھی اور مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے عشاء میں اوساط مفصل پڑھی تھی مثل سورۂ منافقین وغیرہ کے اور مروی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے اس سے کم بھی پڑھنا اور زیادہ بھی گویا ان کے نزدیک اس میں اختیار ہے پڑھنے والے کا اور سب سے اچھی اس باب میں یہ روایت ہے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ والشمس وضحٰھا والتین والزیتون نماز عشاء میں۔

(۳۱۰) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ. (صحیح) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی ﷺ نے عشاء میں والتین والزیتون پڑھی۔

فائدہ: اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے بیان میں

(۳۱۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((اِنِّيْ أَرَاكُمْ تَقْرَءُوْنَ وَرَاءَ اِمَامِكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِيْ وَاللّٰهِ! قَالَ: ((لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا)). (ضعیف عند الالبانی) ضعیف ابی داؤد (۱۴۶)
بعض محققین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز تو مشکل ہوا ان کو قرآن پڑھنا پھر جب پڑھ چکے تو فرمایا شائد تم قرأت کرتے ہو امام کے پیچھے، کہا راوی نے ہاں یارسول اللہ ﷺ قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ ﷺ نے ایسا نہ کرو مگر پڑھو سورۂ فاتحہ جو نہ پڑھے اس کی تو نماز ہی نہ ہوئی۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عبادہ کی حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ اور یہ روایت بہت صحیح

ہے اور اسی پر عمل ہے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے باب میں اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کا یہی قول ہے مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں پڑھ لے امام کے پیچھے۔

❀❀❀❀

۱۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ

اس بیان میں کہ جب امام بلند آواز سے قراءت کرے تو مقتدی قراءت نہ کرے

(۳۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِي اَحَدٌ مِّنْكُمْ آنِفًا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ : نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ((اِنِّي اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ ؟)) قَالَ : فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الصَّلٰوةِ بِالْقِرَاءَةِ، حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

(صحيح ، صفة الصلاة : ۷۹) صحيح ابی داؤد (۷۸۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پھر کر بیٹھے ایسی نماز کے بعد کہ جس میں قرأت زور سے پڑھی جاتی تھی اور فرمایا کیا کسی نے تم میں سے میرے ساتھ قرأت کی ابھی تو عرض کیا ایک مرد نے ہاں یارسول اللہ فرمایا آپ ﷺ نے میں بھی کہتا تھا کیا ہوا مجھ کو چھینا جاتا ہے مجھ سے قرآن، کہا راوی نے پھر باز آ گئے لوگ قرأت سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان نمازوں میں جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ زور سے پڑھتے تھے جب یہ بات سنی رسول اللہ ﷺ سے۔
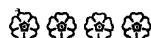
فائدہ : اور اس باب میں ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور عمرو بن اکیمہ کہتے ہیں اور روایت کیا بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اور روایت کیا اس میں قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. یعنی کہا زہری نے پھر باز رہے لوگ قرأت سے جب سنی رسول اللہ ﷺ سے یہ بات اور اس حدیث سے کچھ اعتراض نہیں ہوسکتا اس پر جو کہتا ہے کہ قرات درست ہے امام کے پیچھے اس لیے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہی روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ جو پڑھے کوئی سی نماز اور نہ پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہے کامل نہیں سو کہا اس نے جو حدیث لیتا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے میں کبھی ہوتا ہوں امام کے پیچھے تو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے دل میں پڑھ لے سورۂ فاتحہ، اور روایت کی ابو عثمان نہدی نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حکم دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب پکاروں میں کہ نماز نہیں ہوتی بغیر سورۂ فاتحہ کے اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہے کہ نہ پڑھے امام کے ساتھ جب امام

زور سے پڑھتا ہو مگر پیچھے لگا رہے سکتوں کے، یعنی امام جب ایک کلمہ پڑھ کے سکتہ کرے جب تک مقتدی بھی وہ کلمہ پڑھ لے اور اختلاف ہے علماء کا امام کے پیچھے پڑھنے میں سود یکھا ہے اور تجویز کیا ہے اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین نے جو ان کے بعد تھے امام کے پیچھے پڑھنے کو اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا انہوں نے میں پڑھتا ہوں امام کے پیچھے اور آدمی بھی پڑھتے ہیں مگر ایک گروہ اہل کوفہ سے اور جانتا ہوں میں کہ جو نہ پڑھے اس کی بھی نماز جائز ہو جاتی ہے اور تشدد کیا ہے بعض لوگوں نے فاتحہ کے نہ پڑھنے پر اور کہا ہے کہ کبھی نماز جائز ہی نہیں ہوتی جو فاتحہ نہ پڑھے امام کے پیچھے ہو یا اکیلا ہو اور ان کا مذہب حدیث عبادہ بن صامت کے موافق ہے کہ جو مروی ہے نبی ﷺ سے اور وہ اس باب کے آگے کے باب میں گزری اور عبادہ بن صامت ہمیشہ پڑھتے رہے سورۂ فاتحہ بعد نبی ﷺ کے امام کے پیچھے بھی اور عمل کیا قول نبی ﷺ پر کہ نماز ہوتی ہی نہیں بغیر سورۂ فاتحہ کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور جو ان کے سوا ہیں اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جو آپ نے فرمایا لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اس سے مراد یہ ہے کہ جب اکیلا پڑھتا ہو اور حجت لائے جابر بن عبداللہ کی حدیث کو کہ کہا جس نے نہ پڑھی اس میں فاتحہ تو اس کی نماز ہی نہیں ہوئی مگر جب ہو امام کے پیچھے کہا احمد بن حنبل نے جابر صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور یہ تاویل کرتے ہیں آپ ﷺ کی اس حدیث کو لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ یعنی جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور کہتے ہیں جابر مراد اس سے وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو اور اختیار کیا احمد بن حنبل نے باوجود اس کے بھی فاتحہ پیچھے امام کے پڑھنے کو اور روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابونعیم وہب بن کیسان سے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہ کہتے تھے کہ جس نے پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھے اس میں سورہ فاتحہ تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣١٣) عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ: اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَرَاءَ الْإِمَامِ. (صحیح موقوف ، الارواء : ٢/ ٢٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابونعیم وہب بن کیسان سے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہ کہتے تھے کہ جس نے پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھے اس میں سورہ فاتحہ تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ ہو امام کے پیچھے۔

١١٩ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا يَقُولُ عِندَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا کے بیان میں

(٣١٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))، وَ اِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ)).

(صحيح : دون جملة المغفرة . تخريج فضل الصلاة على النبي ﷺ : ٧٢ ـ ٧٣. تخريج الكلم الطيب ١٦٣. تمام المنة : ٢٩٠) یہ منقطع ہے۔فاطمہ بنت حسین نے فاطمہ کبریٰ کو نہیں پایا۔نیز اس میں لیث راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے جو فاطمہ بنت حسین ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو فاطمہ کبریٰ ہیں کہا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں جاتے تو درود بھیجتے اوپر محمد ﷺ کے اور سلام یعنی اپنے اوپر اور کہتے یا رب بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لیے دروازے رحمت کے اور جب باہر نکلتے تو رحمت مانگتے اپنے لیے اور سلامتی اور کہتے اے رب بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لیے دروازے اپنے فضل کے۔

فائدہ : کہا علی بن حجر رحمہ اللہ نے کہا اسماعیل بن ابراہیم نے پھر ملاقات کی میں نے عبداللہ بن حسن سے مکہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتے آپ ﷺ مسجد میں کہتے رب افتح لی ابواب رحمتك اور جب نکلتے کہتے رب افتح لی ابواب فضلك اور اس باب میں ابوحمید اور ابواسید اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے حدیث فاطمہ کی حسن ہے اور اسناد میں اس کی متصل نہیں اور فاطمہ بنت حسین نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کو کہ وہ تو بعد آپ ﷺ کے تھوڑے مہینے زندہ رہیں۔

(٣١٥) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِهِ قَالَ: كَانَ إِذَا دَخَلَ قَالَ : ((رَبِّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ، وَ إِذَا خَرَجَ قَالَ: ((رَبِّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)). (صحيح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔دیکھیں حدیث سابقہ

ترجمہ: کہا علی بن حجر رحمہ اللہ نے کہا اسماعیل بن ابراہیم نے پھر ملاقات کی میں نے عبداللہ بن حسن سے مکہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتے آپ ﷺ مسجد میں کہتے رَبِّ افْتَحْ لِيْ بَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلتے تو فرماتے رَبِّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

۱۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

اس بیان میں کہ جب کوئی مسجد میں جائے تو دو رکعت نماز پڑھے

(۳۱۶) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)). (صحيح) الارواء (٤٦٧) الروض (١٠٠٨) صحيح ابى داؤد (٤٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے کوئی آدمی تم میں سے مسجد میں تو دو رکعت پڑھے بیٹھنے سے پہلے۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابوامامہ اور ابوہریرہ اور ابوذر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث محمد بن عجلان اور کئی لوگوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی مانند اور روایت کی سہیل ابن صالح نے یہ حدیث عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث محفوظ ہے اور صحیح ابوقتادہ کی حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا، مستحب کہتے ہیں کہ جب داخل ہو مسجد میں تو نہ بیٹھے جب تک پڑھ نہ لے دو رکعت مگر یہ کہ اسے عذر ہو۔ کہا علی بن مدینی نے حدیث سہیل بن ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ کی خطا ہے، خبر دی ہم کو اس بات کی اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو علی بن مدینی نے۔

۱۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ: أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبُرَةَ وَالْحَمَّامَ

اس بیان میں کہ زمین ساری مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے

(۳۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ)).

(صحيح) الارواء (١/ ٣٢٠) الاحكام (٢١١) صحيح أبي داود (٥٠٧) (الثمر المستطاب) المشكاة (٧٣٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام۔

فائدہ : اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابوامامہ اور ابوذر رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا سب نے فرمایا نبی ﷺ نے کی گئی میرے لیے زمین ساری مسجد اور پاک کرنے والی یعنی ہر جگہ نماز درست ہے اور تیمم ہوسکتا ہے اگر نجاست نہ ہو کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی مروی ہے عبدالعزیز بن محمد سے دو طرح پر بعض نے ذکر کیا ابوسعید کا اور بعض نے ان کا ذکر نہیں کیا اور اس حدیث میں اضطراب ہے، روایت کی سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ

سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی محمد بن اسحاق نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کہا اکثر روایتیں یحییٰ کی نبی ﷺ سے بواسطہ ابی سعید کے ہیں اور نہیں مذکور ہے اس روایت میں نام ابو سعید کا اور روایت ثوری کی عمرو بن یحییٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے ثابت تر ہے اور صحیح تر ہے۔

۱۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

مسجد بنانے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۱۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ)). (صحيح) ابن ماجه (٧٣٦) الروض (٨٨٣)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جس نے بنائی اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بنا چکا اللہ اس کے لیے برابر اس کے مکان جنت میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ابو ذر رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اور واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے بنائی اللہ کے واسطے کوئی مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ بن سعید نے اس سے نوح ابن قیس نے ان سے عبدالرحمٰن قیس کے مولیٰ نے ان سے زیادہ نمیری نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی ﷺ نے اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی ﷺ کو اور محمود بن ربیع نے دیکھا ہے نبی ﷺ کو دراں حالیکہ وہ دونوں چھوٹے تھے اور دونوں مدنی ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۱۹) وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ : ((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا صَغِيْرًا كَانَ أَوْ كَبِيْرًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). (ضعيف التعليق الرغيب : ١/ ١١٧) اس میں زیاد نمیری کو جمہور نے ضعیف کہا ہے اور عبدالرحمٰن مولیٰ قیس مجہول ہے۔ تقریب (۲۰۸۷، ۴۰۵۳)

ترجمہ: اور روایت کی گئی نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے جس نے مسجد بنائی اللہ کے لئے چھوٹی یا بڑی اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

۱۲۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

قبر کے پاس مسجد بنانے کی کراہت کے بیان میں

(۳۲۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ. (ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۲۲۵) الارواء (۷۶۲) البانی کہتے ہیں اس مکمل سیاق کے ساتھ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس میں ابوصالح راوی تمام ناقدین کے نزدیک ضعیف ہے سوائے عجلی کے اس کو کسی نے ثقہ نہیں کہا۔ البتہ شریعت اسلامیہ کے عمومی دلائل سے قبروں پر چراغ کی ممانعت ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو اور اس پر چراغ جلانے والوں کو اور اس پر مسجد بنانے والوں کو۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۲۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کے بیان میں

(۳۲۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نَنَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کے اندر اور ہم جوان تھے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے ایک قوم علماء نے سونے کی مسجد میں کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہ بنائیں مسجد کو سونے اور قیلولے کی جگہ اور ایک قوم کا مذہب یہی ہے۔

❀❀❀❀

۱۲۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

اس بیان میں کہ مسجد میں خرید و فروخت اور کھوئی چیز کا ڈھونڈنا اور شعر پڑھنا مکروہ ہے

(۳۲۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي

الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ والشِّراءِ فِيهِ وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ. (حسن) الارواء (٧/٣٦٣) ((احاديث البيوع)) صحيح ابی داؤد (٩٩١)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ منع کیا آپ ﷺ نے شعر پڑھنے سے اور خرید و فروخت کرنے سے اور حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور کہا محمد بن اسماعیل نے دیکھا میں نے احمد اور اسحاق وغیرہ کو سند پکڑتے تھے حدیث عمرو بن شعیب سے کہا میں نے اور سنا ہے شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور جس نے کلام کیا ہے عمرو بن شعیب کی حدیث میں تو اس لیے ضعیف کہا ان کو کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے دادا سے کتاب سے گویا انہوں نے سنا نہ تھا ان حدیثوں کو اپنے دادا سے کہا علی بن عبداللہ نے اور ذکر کیا یحییٰ بن سعید سے کہ کہا یحییٰ نے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکروہ رکھا ایک قوم نے علماء سے خرید و فروخت مسجد میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مروی ہے بعض علماء تابعین سے اجازت بیع وشرا کی مسجد میں اور مروی ہے نبی ﷺ سے کئی حدیثوں میں اجازت شعر پڑھنے کی مسجد میں مترجم کہتا ہے کہ مراد اس سے اشعار دینیہ ہیں نہ ابیات عشقیہ کہ جس میں خال و خد کی تعریف ہو۔

❀❀❀❀

١٢٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

اس مسجد کے بیان میں جو تقویٰ پر بنائی گئی

(٣٢٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اِمْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ: هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ الْاٰخَرُ: هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ، فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((هُوَ هٰذَا يَعْنِيْ مَسْجِدَهٗ۔ وَفِيْ ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيْرٌ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ تکرار کی ایک مرد نے بنی خدرہ سے دوسرے مرد سے جو بنی عمرو بن عوف کا تھا اس میں کہ وہ مسجد کون سی ہے جو بنی ہے تقویٰ پر سو کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ ﷺ کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے پس دونوں آئے آنحضرت ﷺ کے پاس سو فرمایا آپ ﷺ نے وہ یہی مسجد ہے یعنی مسجد آپ ﷺ کی اور اس میں بڑی خیر ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوبکر نے ان سے علی بن عبداللہ نے کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کا سو کہا ان میں کچھ مضائقہ نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

۱۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ قُبَآءٍ

مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْاَبْرَدِ مَوْلٰى بَنِيْ خَطْمَةَ: اَنَّهٗ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرِ الْاَنْصَارِيَّ - وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلصَّلٰوةُ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ)).

(صحيح) التعليق الرغيب (۲/۱۳۸، ۱۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوالابرد سے جو مولیٰ ہیں بنی خطمہ کے سنا انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ کو اور وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کے کہتے تھے اسید کہ فرمایا نبی ﷺ نے نماز پڑھنا مسجد قبا میں ایسا ثواب رکھتا ہے جیسا عمرہ بجالانا۔

فائدہ : اور اس باب میں سہیل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث اسید کی حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم کہ اسید بن ظہیر سے کچھ صحیح ہوا ہو سوائے اس حدیث کے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے ابواسامہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبدالحمید بن جعفر سے اور ابوالابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ

اس بیان میں کہ کون سی مسجد افضل ہے

(۳۲۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)). (صحيح) الارواء (۹۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے اور مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے یعنی بیت اللہ کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور نہیں ذکر کیا قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبیداللہ کا اور ذکر کیا کہ روایت ہے زید بن رباح سے وہ روایت کرتے ہیں ابوعبداللہ الاغر سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے اور اس باب میں علی اور میمونہ اور ابوسعید اور جبیر بن معطم اور عبداللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابوذر رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔

(٣٢٦) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَ مَسْجِدِیْ هٰذَا، وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی)).

(صحیح) الارواء (٧٧٣، ٩٧٠) الروض (٧١٣) احکام الجنائز (٢٢٤، ٢٢٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کجاوے اور زین باندھے نہ جائیں یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کے واسطے ایک مسجدِ حرام اور ایک میری مسجد اور ایک مسجد بیت المقدس۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٢٩۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ

مسجد کی طرف جانے کے بیان میں

(٣٢٧) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ، وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا)).

(صحیح) ((الثمر المستطاب)) صحیح ابی داؤد (٥٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تکبیر ہو جائے نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اور تم پر تسکین ہو سو جو ملے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کر لو۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابوقتادہ اور ابی بن کعب اور ابوسعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا مسجد کی طرف جانے میں بعض کہتے ہیں دوڑے جب خوف ہو تکبیر اولیٰ کے جانے کا یہاں تک کہ بعض سے مذکور ہے کہ وہ دوڑتے جاتے ہیں نماز کو اور بعض نے اختیار کیا کہ مکروہ ہے دوڑنا اور چاہیے کہ آہستہ جائے آرام اور وقار سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ عمل ہے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور اسحاق نے کہا اگر ڈرے تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے سے تو مضائقہ نہیں دوڑنے میں، روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے جو روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے یعنی ہم معنی اس کے اور ایسا ہی کہا عبدالرزاق نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور یہ قول زیادہ صحیح ہے یزید بن زریع کی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

(٣٢٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْو حَدِيْثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ.

ترجمہ: روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے جو روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے ہم معنی اس کے۔

❀❀❀❀

(٣٢٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے زہری سے انہوں نے روایت کی سعید بن میتب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

١٣٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقُعُوْدِ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ

مسجد میں بیٹھنے اور نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت میں

(٣٣٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَادَامَ يَنْتَظِرُهَا' وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ' اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ' مَا لَمْ يُحْدِثْ)). فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ: وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ فُسَآءٌ أَوْ ضُرَاطٌ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ ایک تم میں سے نماز میں ہے جب تک انتظار کرتا ہے اس کا اور ہمیشہ فرشتے رحمت مانگتے ہیں اس کے لیے جب تک بیٹھا رہے مسجد میں اور کہتے ہیں یا اللہ! بخش اس کو یا اللہ! رحم کر اس پر جب تک وہ حدث نہ کرے پھر کہا ایک مرد حضر موتی نے حدث کیا ہے اے ابو ہریرہ؟ کہا پھسکی ہے یا زور سے پادنا۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٣١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چھوٹے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(٣٣١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ. (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے بوریئے پر۔

فائدہ : اور اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور بنت ابی سلمہ کا حضرت سے سماع نہیں، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا بوریئے پر، کہا ابوعیسیٰ نے خمرہ چھوٹے بوریئے کو کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۱۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

بڑے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى عَلٰى حَصِيْرٍ. (صحیح) ((الثمر المستطاب)) الروض (٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بوریئے پر۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا مگر بعض علماء نے اختیار کیا ہے زمین پر نماز پڑھنا مستحب جان کر۔

❀❀❀❀

۱۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَلٰوةِ عَلَى الْبُسُطِ

بچھونوں پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتّٰى إِنْ كَانَ يَقُوْلُ لِأَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ : ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) قَالَ : وَ نُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ. (صحیح) مختصر الشمائل المحمدیہ (٢٠١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی کرتے ہم سے یہاں تک کہ فرماتے میرے بھائی سے اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے کہا اور دھویا گیا بچھونا ہمارا پھر نماز پڑھی اس پر۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اور جو بعد ان کے تھے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں بچھونے اور قالین پر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور نام ابوالتیاح کا یزید بن حمید ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِيطَانِ

باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳٤) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيطَانِ. قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ : يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ. (اسناده ضعيف ، الضعيفة : ٤٢٧٠) اس میں حسن بن ابی جعفر راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث، ضعیف ہے۔ دیکھیں۔ المیزان (۱/۴۸۲) والتھذیب (۲/۲٦۰) والتقریب (۱۲۲۲)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ دوست رکھتے نماز پڑھنے کو حیطان میں، کہا ابوداؤد نے یعنی باغوں میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حسن بن ابی جعفر رحمہ اللہ کے اور حسن بن ابی جعفر رحمہ اللہ کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابوالطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۵ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي سُتْرَةِ الْمُصَلِّي
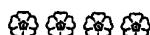
نمازی کے سترے کے بیان میں

(۳۳۵) عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِيْ مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَآءِ ذٰلِكَ)). (اسناده حسن صحيح) صحيح ابی داؤد (٦٨٦)

ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب رکھ لے ایک تم میں سے اپنے آگے کوئی چیز کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر تو نماز پڑھتا رہے اور پرواہ نہیں جو گزر جائے اس کے آگے سے۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابوہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ سے اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابوجحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث طلحہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں کہ سترہ امام کا کفایت کرتا ہے مقتدیوں کو بھی۔

۱۳۶ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی کراہت میں

(۳۳۶) عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ: اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ اِلٰی اَبِیْ جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَارِّبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّیْ ؟ فَقَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّبَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)) قَالَ : اَبُو النَّضْرِ: لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً ؟. (صحیح) صحیح الترغیب (۵۶۰) صحیح ابی داؤد (۶۹۸)

ترجمہ: روایت ہے بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد جہنی نے پوچھ بھیجا ابوجہیم سے کہ کیا سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے اس کے حق میں جو چلا جائے نماز کے آگے سے سو کہا ابوجہیم نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر جائے چلا جانے والا نمازی کے آگے سے کہ کیا ہے اس پر یعنی گناہ یا عذاب تو کھڑا رہنا اس کو چالیس سال تک بہتر ہو جانے سے کہا ابوالنضر نے نہیں جانتا میں کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

فائدہ : اور اس باب میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوجہیم کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا اگر کھڑا رہے سو برس تک تو بہتر ہے آگے چلے جانے سے اپنے بھائی سے کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں نمازی کے آگے سے چلے جانے کو اور یہ نہیں کہتے کہ اس کی نماز جاتی رہتی ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۷ ـ بَابُ : مَا جَآءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

اس بیان میں کہ کسی چیز کے آگے سے جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی

(۳۳۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ الْفَضْلِ عَلٰی أَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّیْ بِأَصْحَابِهٖ بِمِنًی، قَالَ: فَنَزَلْنَا عَنْهَا، فَوَصَلْنَا الصَّفَّ، فَمَرَّتْ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۷۰۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ میں ایک گدھے پر فضل کے پیچھے بیٹھا تھا پھر آئے ہم اور نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اپنے اصحاب کے سامنے منیٰ میں سو اترے ہم اور مل گئے صف میں، سو پھرنے لگی گدھی ان کے آگے اور نہ توڑی اس نے نماز ان کی۔

فائدہ : اور اس باب میں عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تابعین تھے کہتے ہیں نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور یہی کہتے ہیں سفیان اور شافعی بھی۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۳۸ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ إِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ

اس بیان میں کہ نماز نہیں ٹوٹتی مگر کتے اور گدھے اور عورت کے آگے سے جانے سے

(۳۳۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ)) فَقُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ : فَمَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَبْيَضِ ؟ فَقَالَ : يَا اَخِيْ سَاَلْتَنِيْ كَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضير (۹۵٦) صحیح ابی داؤد (٦۹۹) ((تمام المنة))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب نماز پڑھے آدمی اور نہ ہو اس کے آگے کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز یا فرمایا کواسطته الرحل تو توڑ دیتا ہے اس کی نماز کالا کتا اور عورت اور گدھا کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کالے اور سفید کی کیا قید ہے سو کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم نے مجھ سے جو پوچھا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے کالا کتا شیطان ہے۔

فائدہ : اور اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حکم غفاری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے گدھے اور عورت اور کالے کتے سے کہا احمد نے اس میں شک نہیں کہ کالا کتا توڑ دیتا ہے نماز کو۔ اور گدھے اور عورتوں میں مجھے کچھ کلام نہیں کہا اسحاق نے نہیں ٹوٹتی نماز مگر کالے کتے سے۔

۱۳۹ ۔ باب: ماجاء في الصلاة في الثوب الواحد

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳۹) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ : أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (٦۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے۔

١٤٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

قبلے کی ابتداء کے بیان میں

(٣٤٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ[البقرة: ١٤٤] . فَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى، رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ، ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّهُ قَدْ وَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ: فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ. (صحيح . صفة الصلاة : ٥٦ . الارواء : ٢٩٠)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا جب آئے رسول اللہ ﷺ مدینے میں نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے منہ کرنا کعبہ کی طرف سو اترا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیکھتے ہیں ہم تیرا منہ پھیرنا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلے کی طرف جسے تو چاہتا ہے سو پھیرا اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور یہی چاہتے تھے آپ ﷺ سو نماز پڑھی ایک شخص نے آپ کے ساتھ عصر کی پھر گزرا انصار کی ایک قوم پر کہ رکوع میں تھے عصر کی نماز کے وقت بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے وہ شخص نے گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ نے منہ کیا کعبہ کی طرف کہا راوی نے تبھی پھرے وہ رکوع ہی میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں اسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے لوگ رکوع میں نماز صبح میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

(صحيح، صفة الصلاة : ٥٧، الارواء : ٢٩٠)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ لوگ صبح کی نماز میں رکوع میں تھے۔

١٤١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

اس بیان میں کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے اور یہ ان ملکوں میں ہے جو واقع ہیں قبلے کے اتر یادکن کی جانب

(٣٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)).

(صحيح) المشكاة (٧١٥) الارواء (٢٩٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابو معشر سے مثل اوپر کی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابو معشر میں ان کے حافظہ کی طرف اور نام ان کا نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے کہا محمد نے نہیں روایت کرتا میں ان سے کچھ اور روایت کرتے ہیں ان سے اور لوگ کہا محمد نے اور روایت عبداللہ بن جعفر مخرمی کی عثمان بن محمد اخنسی سے جو روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قوی تر ہے اور زیادہ صحیح ہے ابو معشر کی حدیث سے روایت کی ہم سے حسن بن بکر المروزی نے انہوں نے معلیٰ بن منصور سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر المخرمی سے انہوں نے عثمان بن محمد اخنسی سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں قبلہ ہے اور کہا گیا ہے عبداللہ بن جعفر المخرمی اس لیے کہ وہ اولاد میں ہیں مسور بن مخرمہ کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ ما بین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب تو کرے مغرب کو داہنے طرف اور مشرق کو بائیں طرف تو اس کے بیچ میں سب قبلہ ہے جب قبلہ کی طرف منہ کرنا چاہے اور کہا ابن مبارک نے کہ ما بین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہونا اہل مشرق کے لیے ہے اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے بائیں طرف جھکنا اہل مرو کے لیے کہ وہ ایک شہر ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ. مِثْلَهُ .

قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى : حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَبِي مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ، وَ اسْمُهُ : نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ، قَالَ مُحَمَّدٌ : لَا أَرْوِىْ عَنْهُ شَيْئًا ، وَ قَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ.

ترجمہ: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابو معشر سے مثل اوپر کی حدیث کے۔

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔
اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابو معشر میں ان کے حافظہ کی طرف اور نام ان کا نجیح ہے۔ اور وہ مولا ہیں بنی ہاشم کے۔ کہا محمد نے نہیں روایت کرتا میں ان سے کچھ اور روایت کرتے ہیں ان سے اور لوگ۔

❀❀❀❀

(٣٤٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو مشرق اور مغرب کے درمیان ہے وہ قبلہ ہے۔

١٤٢ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

اس بیان میں کہ جو اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر نماز پڑھ لے

(٣٤٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حِيَا لِهٖ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِنَبِيِّ ﷺ فَنَزَلَ: [فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ]. (صحيح) الارواء (٢٩١) ((صفة الصلاة)) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند عاصم بن عبید اللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے ہم تھے نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں ایک اندھیری رات میں اور نہیں جانتے تھے ہم کدھر ہے قبلہ تو پڑھی ہر ایک نے نماز اپنے منہ کے سامنے پھر جب صبح ہوئی تو ذکر کیا ہم نے اس کا نبی ﷺ سے تو اتری یہ آیت جدھر منہ کرو تم ادھر منہ ہے اللہ کا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ خوب نہیں اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے اشعث السمان کی اور اشعث بن سعید ابو ربیع السمان ضعیف ہیں حدیث میں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا کہ جب پڑھی کسی نے نماز غیر قبلہ کی طرف اندھیرے میں اور بعد میں معلوم ہوا کہ منہ قبلہ کی طرف نہ تھا تو نماز اس کی جائز ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

١٤٣ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلِّي إِلَيْهِ وَ فِيهِ

اس کے بیان میں کہ جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

(٣٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ : فِي الْمَزْبَلَةِ، وَالْمَجْزَرَةِ، وَالْمَقْبَرَةِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ، وَفِي الْحَمَّامِ، وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ، وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ. (اسناده ضعيف) الارواء (٢٨٧) اس

میں زید بن جبیرہ راوی متروک، منکر الحدیث ہے۔ المیزان (۲/۹۹) والتھذیب (۳/۴۰۰) والتقریب (۲۱۲۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا نماز پڑھنے سے سات مقاموں سے پیخانے میں اور جہاں اونٹ ذبح ہوتے ہیں اور قبرستان میں اور راستے کے بیچ میں اور غسل خانے میں اور اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور چھت پر بیت اللہ کی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے ہم معنی اور مانند اس کے اور اس باب میں ابو مرثد اور جابر اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی از روئے اسناد کے قوی نہیں اور کلام کیا گیا زید بن جبیرہ میں ان کے حافظہ کے سبب سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو لیث بن سعد نے عبداللہ بن عمر العمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی ﷺ سے اشبہ اور صحیح ہے لیث بن سعید کی حدیث سے اور عبداللہ بن عمر العمری کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے از روئے حافظہ کے ان میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان۔

❁❁❁❁

(۳۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَنَحْوِهِ.

(ضعیف : انظر ما قبله) اس کی سند زید بن جبیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے ہم معنی۔

۱۴۴ ۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَعْطَانِ الْإِبِلِ

بکریوں اور اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ؛ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ)). (صحيح) ((تمام المنة)) ((الثمر المستطاب)) المشكاة (۷۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھو بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں اور نہ پڑھو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے انہوں نے ابو حسین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے اور مانند اس کے اور اس

باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن معبد جہنی اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے کہا ابوعیسیٰ نے اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور حدیث ابوحصین کی ابو صالح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے غریب ہے اور روایت کیا اس کو اسرائیل نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نام ابن حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح ضبعی سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں، کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

❀❀❀❀
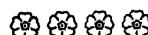
(۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ أَوْ بِنَحْوِهِ.

ترجمہ: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

(۳۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔

❀❀❀❀

۱۴۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ

چوپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں' خواہ وہ جدھر بھی رخ کرتا ہے

(۳۵۱) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (۱۱۱۲)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے کام کو تو لوٹ کر آیا میں اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اپنی سواری پر مشرق کی طرف اور سجدہ میں زیادہ جھکنا تھا رکوع سے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے انس اور ابی عمر اور ابی سعید اور عامر بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنھم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث

جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے سب اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف ان کے درمیان میں کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی نماز پڑھے نفل، جانور پر اور وہ پھرتا رہے قبلے یا غیر قبلے کی طرف۔

١٤٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں

(٣٥٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى اِلٰى بَعِيْرِهٖ اَوْ رَاحِلَتِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ. (صحیح . صفة الصلاة : ٥٥) صحیح أبی داود (٦٩١، ١١٠٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا کہا راحلته اور معنی اس کے اپنی سواری کی طرف اور نماز پڑھتے تھے اپنی سواری کے اوپر بھی جدھر منہ پھیرتی وہ آپ کو لے کر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اونٹ کی طرف نماز پڑھنے میں اس کو سترہ بنا کر۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٤٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَأُوْا بِالْعَشَآءِ

اس بیان میں کہ جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی کر دی جائے تو پہلے کھانا کھالو

(٣٥٣) عَنْ أَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ : قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَأُوْا بِالْعَشَآءِ)).

(صحیح) الروض (٤٨٢)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آ گے آ جائے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ سے جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق بھی دونوں کہتے ہیں کہ پہلے کھانا کھالے اگر چہ فوت ہو جائے جماعت، سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جب ڈرتا ہو اس کے سڑنے سے تو پہلے کھالے اور جس طرف گئے ہیں بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ اسی کی پیروی خوب ہے اور مقصود ان کا یہی ہے کہ نماز میں قلب مصلی کا کسی طرف مشغول نہ ہو اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے تھے ہم کھڑے نہ ہوتے تھے نماز کو جب تک دل ہمارا لگا ہوتا تھا کسی چیز میں اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آ گے آئے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو۔ کہا راوی نے کہ کھانا

کھایا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے شام کا اور وہ سنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی روایت کی۔ ہم سے یہ حدیث ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

❀❀❀❀

(٣٥٤) وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ وَ أُقِیمَتِ الصَّلَاةُ ، فَابْدَأُوْا بِالْعَشَآءِ)). (صحیح) قَالَ : وَتَعَشَّى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ یَسْمَعُ قِرَاءَ ةَ الْإِمَامِ. قَالَ: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ ، عَنْ نَّافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

ترجمہ: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آگے آئے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو اور کہا راوی نے کہ کھانا کھایا ابن عمرؓ نے شام کا اور وہ سنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

١٤٨ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عِنْدَ النُّعَاسِ

اونگھتے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

(٣٥٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰی وَهُوَ یَنْعَسُ لَعَلَّهٗ یَذْهَبُ لِیَسْتَغْفِرَ فَیَسُبَّ نَفْسَهٗ)).

(صحیح) صحیح الترغیب (٦٣٧) صحیح ابی داؤد (١١٨٣)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے اور وہ نماز پڑھتا ہو تو سو رہے یہاں تک کہ جاتی رہے نیند اس لیے کہ ایک تم میں سے نماز پڑھنے لگے، درانحالیکہ وہ اونگھتا ہے پس گمان ہے کہ وہ قصد کرے استغفار کا اور گالیاں دینے لگے اپنی جان کو۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

١٤٩ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یُصَلِّ بِهِمْ

اس بیان میں کہ جو کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے تو ان کی امامت نہ کرے

(٣٥٦) عَنْ بُدَیْلِ بْنِ مَیْسَرَةَ الْعُقَیْلِیِّ، عَنْ أَبِیْ عَطِیَّةَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ یَأْتِیْنَا فِیْ مُصَلَّنَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ یَوْمًا فَقُلْنَا لَهٗ : تَقَدَّمْ فَقَالَ : لِیَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ، حَتّٰی أُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمُّهُمْ وَلْیَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ)).

(صحیح ، دون قصّه مالك)

ترجمہ: روایت ہے بدیل بن میسرہ عقیلی سے وہ روایت کرتے ہیں ابو عطیہ عقیلی سے کہا انہوں نے کہ تھے مالک بن حویرث آتے ہماری نماز کی جگہ میں حدیث بولنے کو پس آ گیا وقت نماز کا ایک دن سو کہا ہم نے ان کو امامت کرو کہا چاہیے امامت کرے کوئی تم میں سے تا کہ بیان کروں میں کیوں نہیں امامت کرتا، سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جو ملاقات جو جائے کسی قوم کی تو امامت نہ کرے ان کی بلکہ امامت کرے اس قوم کا کوئی آدمی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا بہ نسبت ملاقاتیوں کے اور کہا بعض علماء نے جب اجازت دے صاحب خانہ تو مضائقہ نہیں امامت میں اور کہا اسحاق نے میرا عمل مالک بن حویرث کی حدیث پر ہے اور تشدد کیا کہ ہرگز امامت نہ کرے صاحب خانہ کی کوئی دوسرا اگر چہ اجازت بھی دے اور ایسا ہی حکم ہے مسجد کا کہ نہ امامت کرے مسجد میں کسی قوم کی جب ان سے ملنے جائے بلکہ مسجد والوں میں سے کوئی امامت کرے۔

۱۵۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَّخُصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ

اس بیان میں کہ امام کا صرف اپنے ہی لیے دعا کرنا مکروہ ہے

(۳۵۷) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِامْرِیءٍ أَنْ يَّنْظُرَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِ امْرِیءٍ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ، فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ، وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ)). (ضعيف) الاجملة ((ولا يقوم الى الصلاة وهو حقن)) فصحيحة) ضعيف أبي داود (۱۱، ۱۲) اس کا صرف آخری جملہ صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے حلال نہیں کسی کو کہ جھانکے کسی گھر میں جب تک اذن نہ لے لے پس اگر نظر کی اس نے تو داخل ہو چکا یعنی داخل ہونا بے اذن حرام ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی قوم کی پھر خاص کرے اپنے ہی لیے دعا کو انہیں چھوڑ کر جس نے ایسا کیا اس نے خیانت کی ان لوگوں کی اور نہ کھڑا ہو نماز میں پاخانے پیشاب کو روک کر۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ رحمہ اللہ نے حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ روایت کرتے ہیں سفر بن بسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور حدیث یزید بن شریح کی جو مروی ہے ثوبان کے واسطہ سے ابوحی مؤذن سے اس کی اسناد بہت اچھی ہے اور بہت مشہور۔

١٥١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ

اس امام کے بیان میں جس سے مقتدی بیزار ہوں

(٣٥٨) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، وَ امْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَرَجُلٌ سَمِعَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ لَمْ يُجِبْ.

(ضعیف الاسناد جدًا) اس میں محمد بن قاسم راوی ضعیف ہے۔ تقریب التھذیب (٦٢٥٠) تھذیب (٩/٤٠٨)

ترجمہ: روایت ہے حسن سے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے تین شخصوں پر ایک اس مرد پر کہ امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اس سے بیزار ہوں دوسری اس عورت پر کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصہ ہو۔ تیسرے اس مرد پر جو سنے حی علی الفلاح اور جماعت میں حاضر نہ ہو۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عباس اور طلحہ اور عبداللہ بن عمر اور ابوامامہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح نہیں اس واسطے کہ مروی ہے یہ حسن سے نبی ﷺ سے مرسلاً کہا ابوعیسیٰ نے محمد بن قاسم میں کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے اور ضعیف کہا ان کو اور نہیں ہیں وہ حافظ اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے کہ امامت کرے کوئی آدمی اور مقتدی اس سے بیزار ہوں سو اگر امام ظالم نہیں تو گناہ اس پر ہے جو بیزار ہوا اور کہا احمد اور اسحاق نے اس باب میں کہ جب برا مانے ایک یا دو یا تین تو مضایقہ نہیں امامت میں جب تک بیزار نہ ہوا اکثر قوم روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے زیاد بن ابوالجعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن المصطلق سے کہا عمرو نے کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں پر ہے ایک وہ عورت کہ نافرمانی کرے اپنے خاوند کی دوسرا امام کہ لوگ اس سے بیزار ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے سو پوچھا ہم نے امام کا حال تو کہا گیا ہمارے لیے کہ مراد اس سے ظالم امام ہے اور جو قائم کرے سنت کو تو گناہ اسی پر ہے جو اس سے بیزار ہو۔

❀❀❀❀

(٣٥٩) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ: كَانَ يُقَالُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِثْنَانِ: امْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: عمرو بن الحارث بن المصطلق سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں پر ہے ایک وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے اور دوسرا وہ امام جس سے لوگ بیزار ہوں۔

❀❀❀❀

(٣٦٠) حَدَّثَنَا اَبُو غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ آذَانَهُمْ: اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ)). (حسن) المشكاة (١١٢٢)

ترجمہ: ہم سے ابو غالب نے بیان کیا کہا سنا میں نے ابو امامہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں کے اوپر نہیں جاتی یعنی مقبول نہیں ہوتی ایک غلام بھاگا ہوا جب تک نہ لوٹے اور دوسری عورت کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصے ہو تیسرے امام کہ مقتدی اس سے بیزار ہوں۔

❀❀❀❀

١٥٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا

اس بیان میں کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں

(٣٦١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ: خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: ((اِنَّمَا الْاِمَامُ)) اَوْ قَالَ: ((اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، وَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَ اِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَ اِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، اِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ)).

(صحيح) الارواء (٣٩٤) صحيح ابى داؤد (٦١٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گرے رسول اللہ ﷺ ایک گھوڑے پر سے پس چوٹ آئی سو نماز پڑھائی ہم کو بیٹھ کر سو پڑھی ہم نے بھی ساتھ ان کے بیٹھ کر پھر جب فراغت ہوئی تو فرمایا امام اسی لیے ہے یا فرمایا انما جعل الامام یعنی امام اسی لیے مقرر کیا گیا ہے کہ پیروی کریں اس کی سو جب اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب اٹھے تم بھی اٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ تم کہو ربنا ولک الحمد اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ گرے گھوڑے سے اور چوٹ آئی، حسن ہے صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اصحاب النبی ﷺ کا، انہیں میں ہیں جابر بن عبداللہ اور اسید بن حضیر اور ابو ہریرہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسی حدیث کے قائل ہیں احمد اور اسحاق کہا بعض علماء نے جب نماز پڑھے امام بیٹھ کر نہ پڑھیں اس کے پیچھے لوگ مگر کھڑے ہو کر اور اگر بیٹھ کر پڑھیں گے تو درست نہ ہوگی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا۔

۱۵۳ ـ بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

اسی بیان میں

(۳۶۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا. (صحيح) التعليق على ابن خزيمة (١٦١٦) فقه السيرة (٤٩٩) الارواء (٥٤٨)

ترجمہ: روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے پیچھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھ کر اس مرض میں کہ وفات ہوئی اس میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب پڑھے امام بیٹھ کر تو تم بھی پڑھو بیٹھ کر اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نکلے اپنی مرض میں اور ابوبکر امامت کرتے تھے آدمیوں کی پس نماز پڑھی آپ ﷺ نے ابوبکر کے پہلو میں اور آدمی اقتداء کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اقتداء کرتے تھے نبی ﷺ کی اور مروی ہے انہیں سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی پیچھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھ کر اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر، روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن ابوزیاد نے ان سے شبانہ بن سور نے ان سے محمد بن طلحہ نے ان سے حمید نے ان سے ثابت نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نماز پڑھی نبی ﷺ نے اپنی مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ثابت کا اور جس نے ذکر کیا سند میں ثابت کا وہ زیادہ صحیح ہے۔

(۳۶۳) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ قَاعِدًا فِيْ ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ. (صحيح . التعليقات الحسان : ٣/ ٢٨٣ / ٢١٢٢)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی اپنی مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے۔

❀❀❀❀

۱۵۴ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِمَامِ يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

امام کے دو رکعت کے بعد سہواً کھڑے ہو جانے کے بیان میں

(۳۶۴) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَ سَبَّحَ بِهِمْ،

فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِیْ فَعَلَ.

(صحیح) الارواء (۲/۱۰۹ـ ۱۱۰) المشکاۃ (۱۰۲۰) الصحیحۃ (۳۲۱) صحیح ابی داؤد (۹۴۹،۹۵۰)

ترجمہ: روایت ہے شعبی سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے سو اُٹھ کھڑے ہوئے دو رکعت کے بعد یعنی قبل تشہد کے سو تسبیح کہی لوگوں نے ان سے اور انہوں نے تسبیح کہی ان سے پھر جب پوری کر چکے نماز سلام پھیرا اور دو سجدے کیے سہو کے بیٹھے ہوئے پھر بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے، عقبہ بن عامر اور سعد اور عبداللہ بن بحینہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی مروی ہے کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور کلام کیا بعض علماء نے ابن ابی لیلیٰ میں ان کے حافظہ کی طرف سے کہا احمد نے حجت کے قابل نہیں حدیث ابن ابی لیلیٰ کی اور کہا محمد بن اسماعیل نے ابن ابی لیلیٰ تو صدوق یعنی سچے ہیں اور میں روایت نہیں کرتا ہوں ان سے اس لیے کہ ان کی صحیح حدیث سقیم سے پہچان نہیں پڑتی اور جو ایسا ہو اس سے میں روایت نہیں لیتا اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی سفیان نے جابر سے انہوں نے مغیرہ بن شبل سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مغیر بن شعبہ سے اور جابر جعفی کو ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے اور چھوڑ دیا اس سے روایت لینا یحییٰ بن سعید نے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب بھول سے اٹھ کھڑا ہوا کوئی دو رکعت میں تو اپنی نماز پوری کر لے اور بعد نماز دو سجدہ سہو کرے سو بعض نے کہا کہ بعد سلام کے کرے اور بعض نے کہا قبل سلام کے اور جس نے کہا قبل سلام کے اس کی حدیث زیادہ صحیح ہے کہ روایت کی ہے زہری نے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے پھر جب پڑھ چکے دو رکعت کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے سو سبحان اللہ کہا مقتدیوں نے سو اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب فارغ ہوئے نماز سے سلام پھیرا اور دو سجدے کیے سہو کے اور کہا اسی طرح کیا رسول اللہ ﷺ نے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۳۶۵) عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ قَالَ: صَلّٰی بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، فَلَمَّا صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ ، فَسَبَّحَ بِهٖ مَنْ خَلْفَهٗ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُوْمُوْا ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (صحیح . انظر الذی قبلہ)

ترجمہ: زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی ہمیں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے جب دو رکعت پڑھ لیں تو کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے تو مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا' پس انہوں نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے سلام پھیرا اور دو سجدے سہو کے کئے اور کہنے لگے کہ اسی طرح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

❀❀❀❀

١٥٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ

قعدۂ اولیٰ دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے کی مقدار کے بیان میں

(٣٦٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ. قَالَ شُعْبَةُ : ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ' فَأَقُوْلُ : حَتّٰى يَقُوْمَ ؟ فَيَقُوْلُ : حَتّٰى يَقُوْمَ)).

(ضعيف . المشكاة : ٩١٥) ضعيف أبي داود (١٧٧) اس میں انقطاع ہے ابوعبیدہ کی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے دو رکعتوں کے بعد تو گویا وہ بیٹھے ہوں گرم پتھروں پر یعنی بہت جلد اٹھتے' کہا شعبہ نے پھر ہلائے سعد نے اپنے ہونٹ کچھ کہہ کر یعنی حضرت کچھ پڑھتے تھے کہا شعبہ نے میں کہتا جب تک کہ اٹھتے تو سعد کہتے جب کہ اٹھتے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے لیکن ابو عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی دیر تک نہ بیٹھے قعدہ اولیٰ میں اور قعدہ اولیٰ میں تشہد سے زیادہ سے کچھ نہ پڑھے اور کہتے ہیں اگر زیادہ کیا اس نے تشہد سے کچھ بھی تو اس پر سجدہ سہو ہے ایسا ہی مروی ہے شعبی وغیرہ سے۔

❀❀❀❀

١٥٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اشارہ کرنے کے بیان میں

(٣٦٧) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ' فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً. وَقَالَ : لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِشَارَةً بِإِصْبَعِهِ. (صحيح) صحيح أبي داود (٨٥٨)

ترجمہ: روایت ہے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا گزرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ نماز پڑھتے تھے سو سلام کیا میں نے ان کو اور جواب دیا مجھ کو اشارے سے کہا راوی نے نہیں جانتا میں مگر شاید صہیب رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ جواب دیا انگلی سے اشارہ کر کے۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

(۳۶۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قُلْتُ لِبَلَالٍ : كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ ؟ قَالَ : كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ. (صحيح) ابن ماجه (۱۰۱۷) صحيح ابی داؤد (۸٦۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ پوچھا میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تھے اصحاب ان کو اور وہ نماز میں ہوتے تھے کہا بلال رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرتے تھے اپنے ہاتھ سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث کی کہ وہ روایت کرتے ہیں بکیر سے اور روایت کی زید بن اسلم نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تھے ان پر مسجد بنی عمرو بن عوف میں کہا بلال رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے۔ اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اس لیے کہ قصہ حدیث صہیب کا اور ہے اور قصہ حدیث بلال رضی اللہ عنہ کا اور' اور اگر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں سے روایت کیا تو احتمال ہے کہ دونوں سے سنا ہو۔

❀❀❀❀

۱۵۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ التَّسْبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَ التَّصْفِيْقَ لِلنِّسَآءِ

اس بیان میں کہ جب امام بھولے تو مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنا ہے اور عورتوں کے لیے تصفیق اور تصفیق سیدھے ہاتھ کی پشت بائیں ہتھیلی پر مارنا ہے

(۳٦۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ)). (صحيح) ابن ماجه (۱۰۳٤) صحيح ابی داؤد (۸٦۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تسبیح مردوں کو ہے اور تصفیق عورتوں کو۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور حضرت سہیل بن سعد اور جابر اور ابوسعید اور ابن عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ جب میں اذن مانگتا آپ سے اندر آنے کا اور آپ ﷺ نے نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۱۵۸۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے

(۳۷۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((أَلتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَ بَ أَحَدُكُمْ

فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ)). (صحيح . الضعيفة : تحت رقم : ٢٤٢٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمائی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے سو جب کسی کو جمائی آئے تو روکے منہ بند کرے جہاں تک ہو سکے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور جد عدی بن ثابت سے بھی روایت ہے کہ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے جمائی لینا نماز میں ابراہیم نے کہا میں تو جمائی کو پھیر دیتا ہوں کھنگار سے۔

❀❀❀❀

١٥٩ ـ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ

اس بیان میں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے

(٣٧١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ: ((مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ، وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ)). (صحيح) الارواء (٤٥٥) الروض (٥٨٥) صحيح ابی داؤد (٨٧٧) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مرد کی نماز کا حال تو فرمایا آپ ﷺ نے جو کھڑے ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اس کو بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور انس اور سائب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد سے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کو سو فرمایا کھڑے ہو کر پھر اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر نہ ہو سکے تو لیٹ کر، روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سے اسی اسناد سے کہا ابو موسیٰ نے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت عیسیٰ بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کے نزدیک نفل نماز ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عدی سے انہوں نے اشعث بن عبدالملک سے انہوں نے حسن سے کہا حسن نے کہ آدمی نماز نفل چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے بیٹھ کر چاہے لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اس بیمار کی نماز میں جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے سو کہا بعض نے پڑھے داہنے کروٹ پر اور بعض نے کہا چت لیٹ کر اور پیر قبلہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھ کر پڑھے اس کو آدھا اجر ہے یہ ہے تندرست کے لیے اور جس کو کچھ

عذر نہ ہو، اور جسے کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھ کر پڑھے تو اس کو پورا ثواب ہے مثل کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے اور بعض حدیث میں یہ مضمون آیا ہے مثل قول سفیان ثوری کے۔

❁❁❁❁

(٣٧٢) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْمَرِيْضِ ؟ فَقَالَ : ((صَلِّ قَائِمًا ، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا ، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ)). (اسناده صحيح . الارواء : ٢٩٩)

ترجمہ: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز پڑھے کھڑے ہو کر پھر اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر نہ ہو سکے تو لیٹ کر۔

١٦٠ ۔ بَابُ : فِيْمَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

اس کے بیان میں جو نفل نماز بیٹھ کر پڑھے

(٣٧٣) عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ ﷺ بِعَامٍ ، فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا. (صحيح . صفة الصلاة : ٦٠)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کبھی نفل پڑھتے بیٹھ کر یہاں تک کہ جب رہ گیا آپ ﷺ کی وفات میں ایک سال پڑھنے لگے آپ ﷺ نفل بیٹھ کر اور پڑھتے تھے کوئی سورت تو اس قدر ترتیل کرتے یعنی ٹھہر ٹھہر کر مزا لے لے کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

فائدہ : اس باب میں ام سلمہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حفصہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ رات کو بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتے تھے پھر جب باقی رہتی قرأت تیس یا چالیس آیتوں کے موافق تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور مروی ہے آپ ﷺ سے کہ نماز پڑھتے بیٹھ کر پھر جب قرأت کرتے کھڑے کھڑے رکوع وسجدہ بھی کرتے کھڑے کھڑے اور جب قراءت کرتے بیٹھے بیٹھے تو رکوع وسجدہ بھی کرتے بیٹھے بیٹھے کہا احمد اور اسحاق نے عمل دونوں حدیثوں پر ہے گویا ان کے نزدیک دونوں حدیثیں معمول بہا اور صحیح ہیں۔

❁❁❁❁

(٣٧٤) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ

قِرَاءَ تِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ أَوْ أَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ. (صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (٢٣٥) (صفة الصلاة) صحيح ابى داؤد (٨٨٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو قرأت بھی بیٹھ کر پڑھتے، پھر جب باقی رہتیں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: سَأَلْتُهَا، عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ تَطَوُّعِهٖ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ.

(صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (٢٣٦) صحيح أبى داود (٨٨٠) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفل نماز کو رسول اللہ ﷺ کی تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز پڑھتے تھے آنحضرت ﷺ بڑی رات تک کھڑے کھڑے اور بڑی رات تک بیٹھے بیٹھے پھر جب قرأت کرتے کھڑے ہو کر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتے اسی حالت میں اور جب قرأت کرتے بیٹھ کر تو رکوع اور سجدہ کرتے بیٹھ کر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٦١۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: إِنِّيْ لَأَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلٰوةِ فَأُخَفِّفُ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں

(٣٧٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَاللّٰهِ! إِنِّيْ لَأَسْمَعُ بُكَآءِ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَأُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَتَنَ أُمُّهٗ)). (صحيح) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اللہ کی میں جب سنتا ہوں رونا لڑکے کا نماز میں تو ہلکی کرتا ہوں نماز اس خیال سے کہ گھبرا نہ جائے اس کی ماں۔

فائدہ : اس باب میں ابوقتادہ اور ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۶۲ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ

اس بیان میں کہ جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی

(۳۷۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ)). (صحیح

المشکاۃ (۷۶۲) الارواء ۱۹۶) صحیح ابی داؤد (۶۴۸) الروض (۱۰۲۱) (الثمر المستطاب)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قبول نہیں ہوتی نماز جوان عورت کی مگر اوڑھنی اوڑھ کر۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت بالغہ کی نماز بغیر ڈھانپے بالوں کے درست نہیں اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا کہ نماز عورت کی درست نہیں اگر ذرا بھی بدن اس کا کھلا ہو اور کہا شافعی نے کہ کہا گیا ہے اگر پشت پا کھلی ہو عورت کی تو نماز درست ہے۔

❀❀❀❀

۱۶۳ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں سدل مکروہ ہے

(۳۷۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ. (حسن . عند الالبانی المشکاۃ : ۷۶۴ . التعلیق علی ابن خزیمۃ : ۹۱۸) صحیح أبی داؤد (۶۵۰) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عسل راوی ضعیف ہے۔تقریب (۴۵۷۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سدل سے نماز میں۔

فائدہ : اس باب میں ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانتے ہم روایت سے عطا کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مگر اسناد سے عسل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہل علم کا سدل میں نماز کے اندر سو کہا بعض نے مکروہ ہے اور کہا یہ فعل یہود کا ہے اور کہا بعض نے مکروہ ہے سدل نماز میں جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن جب سدل کیا کرتے پر تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد کا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے سدل کو نماز میں۔ مترجم کہتا ہے سدل کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ کرتا یا جبہ کندھے پر ڈال لینا اور باہیں اس کی نہ پہننا اور ایسا لپیٹ لینا کہ دونوں ہاتھ رک جائیں اور اسی طرح رکوع وسجدہ کرنا اور یہ عادت یہود کی تھی اور دوسرے یہ کہ چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے اس کے داہنے بائیں لٹکا دینا اور ان کو کندھوں پر نہ ڈالنا یہ بھی مکروہ ہے اور اسی کو بعض نے کہا ہے کہ کرتے پر کرے تو مضائقہ نہیں۔

١٦٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں کنکریاں ہٹانا مکروہ ہے

(٣٧٩) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ)). (ضعيف) الارواء (٣٧٧) المشكاة (١٠٠١) التعليق الرغيب (١/١٩٢) نقد التاج (٩٠) تعليق على صحيح ابن خزيمة (٩١٣، ٩١٤) ضعيف أبي داود (١٧٥) اس میں ابی الاحوص اللیثی راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں سے نماز کو تو نہ چھوئے کنکریاں نماز میں اس لیے کہ رحمت اس کے سامنے ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٠) عَنْ مُعَيْقِيْبٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ : ((إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً)). (صحيح) صحيح الترغيب (٥٥٧) صحيح ابی داؤد (٨٧٢)

ترجمہ: روایت ہے معیقیب رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کنکریاں ہٹانے کو تو فرمایا اگر ضرورت ہو تجھ کو تو ایک بار ہٹا لو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبداللہ اور معیقیب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ مکروہ کہا آپ ﷺ نے کنکریاں ہٹانے کو نماز میں اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایک بار ہٹا لے گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی آپ ﷺ نے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❀❀❀❀

١٦٥ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں پھونکنا مکروہ ہے

(٣٨١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : رَأَى النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ: ((يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ)). (ضعيف . التعليق الرغيب : ١/ ١٩٣ . المشكاة : ١٠٠٢ . الضعيفة : ٥٤٨٥) البيهقى فى الكبرىٰ (٢/٢٥٢) اس میں میمون ابوحمزہ راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو بھی حسن کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکے کو کہ ہم اس کو افلح کہتے تھے جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا آپ ﷺ نے خاک آلودہ ہونے دے اپنے چہرے کو۔

فائدہ : کہا احمد بن منیع نے مکروہ کہا ہے عباد نے پھونکنا نماز میں اور کہا پھونکنے سے نماز نہیں جاتی کہا احمد بن منیع نے اور یہی ہمارا بھی مختار ہے کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث ابوحمزہ سے اور کہا کہ وہ لڑکا مولیٰ تھا ہمارا رباح اس کا نام تھا۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون ابوحمزہ سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس میں کہا ایک لڑکا ہمارا جس کو رباح کہتے تھے کہا ابوعیسیٰ نے اسناد حدیث ام سلمہ کی کچھ ایسی قوی نہیں اور میمون ابوحمزہ کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں پھونکنے میں سو بعض نے کہا اگر پھونکا کسی نے نماز میں تو پھر پڑھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض نے مکروہ ہے پھونکنا نماز میں اگر پھونکا کسی نے تو ٹوٹی نہیں نماز اس کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

(۳۸۲) عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِيْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَ قَالَ: غُلَامٌ لَنَا يُقَالُ لَهُ : رَبَاحٌ. (انظر ما قبله) بعض محققین کہتے ہیں میمون راوی حسن الحدیث ہے۔

ترجمہ: میمون ابوحمزہ سے روایت ہے اسی اسناد کے ساتھ اوپر کی روایت کی طرح اور اس میں کہا وہ لڑکا ہمارا جس کو رباح کہتے تھے۔

❀❀❀❀

۱۶۶ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے

(۳۸۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.
(صحيح . صفة الصلاة : ٧٩ . الروض النضير : ١١٥٢ . الارواء : ٣٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اختصار کرنا نماز میں اور اختصار یہ کہ آدمی اپنے ہاتھ کوکھ پر رکھے اور مکروہ کہا ہے بعض نے چلنا بھی کوکھ پر ہاتھ رکھ کے اور مروی ہے کہ شیطان جب چلتا ہے تو کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

۱۶۷ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

(۳۸٤) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمُقْبُرِيِّ : عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ: أَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَهُ فِيْ قَفَاهُ فَحَلَّهَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا، فَقَالَ : أَقْبِلْ عَلٰى صَلٰوتِكَ وَلَا

تَغْضَبْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ)).

(حسن) صحيح ابی داؤد (٦٥٣) الصحيحة (٢٣٨٦)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن ابوسعید المقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابورافع سے کہ وہ گزرے حسن بن علی پر اور وہ نماز پڑھتے تھے اور باندھا انہوں نے جوڑا اپنا گدی پر سو کھول دیا اس کو ابورافع نے تو دیکھا حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف غصے سے سو کہا انہوں نے اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ وہ حصہ ہے شیطان کا۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابورافع کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا اور عمران بن موسیٰ وہ قریشی مکی ہیں اور وہ بھائی ہیں ایوب بن موسیٰ کے۔

❀❀❀❀

١٦٨۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں عاجزی کرنے کے بیان میں

(٣٨٥) عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ وَ تَذَرُّعٌ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ—يَقُولُ: تَرْفَعُهُمَا—إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُولُ: يَارَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَ كَذَا)).

(ضعيف) نقد التاج (١٢٣) التعليق الرغيب (١/١٨٦) تعليق على صحيح ابن خزيمة (١٢١٢، ١٢١٣) ضعيف ابی داؤد (٢٣٨) اس میں عبداللہ بن نافع بن العمیاء راوی مجہول ہے۔ تقریب (٣٦٥٨)

ترجمہ: روایت ہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نماز دو دو رکعت ہے اور التحیات ہے ہر دوگانہ کے بعد اور ڈرنا ہے اور عاجزی کرنا اور مسکینی یعنی درگاہ الٰہی میں اور اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ کہتا ہے راوی کہ بلند کرے تو دونوں ہاتھوں کو پروردگار کے سامنے کہ ہتھیلیاں ہوں تیرے منہ کی طرف اور کہے یا رب یا رب اور جو ایسا نہ کرے وہ ایسا ایسا ہے یعنی ناقص ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور ابن مبارک کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں یہ کہا ہے من لم يفعل ذالك فهو خداج یعنی جو ایسا نہ کرے وہ برا ہے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے وہ روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سے اور خطا کی کئی مقام میں ایک تو کہا روایت ہے انس بن انیس سے اور وہ عمران بن ابوانس ہیں۔ دوسرے کہا روایت

ہے عبداللہ بن حارث سے اور وہ حقیقت میں عبداللہ بن نافع بن العمیا ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے، تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی ﷺ سے اور حقیقت میں روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہا محمد بخاری نے کہ حدیث لیث بن سعد کی بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے۔

١٦٩۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيْكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں پنجہ میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے

(٣٨٦) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ فَإِنَّهٗ فِيْ صَلٰوةٍ)).

(صحیح) الارواء (٣٧٩) التعلیق الرغیب (١/١٢٣-١٢٤) المشكاة (٩٩٤)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب وضو کیا کسی نے اچھی طرح سے پھر نکلا مسجد کی طرف تو تشبیک نہ کرے اپنی انگلیوں میں اس لیے کہ وہ تو نماز میں ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ابن عجلان سے لیث کی روایت کی مانند اور روایت کی شریک نے محمد بن عجلان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

❀❀❀❀

١٧٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ طُوْلِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں لمبا قیام کرنے کے بیان میں

(٣٨٧) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُوْلُ الْقُنُوْتِ)).

(صحیح) الارواء (٤٥٨) صحیح ابی داؤد (١١٩٦)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا نبی ﷺ سے کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں قیام دراز ہو۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ حبشی اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے۔

❀❀❀❀

١٧١ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدے زیادہ کرنے کے بیان میں

(٣٨٨) عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامِ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ : دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ وَيُدْخِلُنِي اللّٰهُ الْجَنَّةَ ؟ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً)). (صحيح) الارواء (٤٥٧)

ترجمہ: روایت ہے اوزاعی سے کہا روایت کی مجھ سے ولید بن ہشام معیطی نے کہا روایت کی مجھ سے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا ملاقات کی میں نے ثوبان سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ ﷺ کے پوچھا میں نے ان سے خبر دو مجھے ایسے کام کی کہ نفع دے اللہ مجھ کو اس سے اور داخل کرے جنت میں پس چپ رہے وہ دیر تک پھر التفات کیا میری طرف اور کہا تو اختیار کر سجدے کو یعنی سجدے بہت کیا کر یا نماز بہت پڑھا کر اس لیے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے ایک گناہ۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو فاطمہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ثوبان کی اور ابوالدرداء کی کثرت رکوع اور سجود کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ بعض کہتے ہیں طول قیام نماز میں افضل ہے بہت رکوع اور سجدے کرنے سے اور بعض نے کہا کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہے قیام کے دراز کرنے سے اور کہا احمد بن حنبل نے مروی ہے نبی ﷺ سے اس باب میں دو حدیثیں اور نہ ترجیح دی اس میں کسی کو اور کہا اسحاق نے دن کو کثرت رکوع اور سجود کی بہت بہتر ہے کہ قرآن تو اپنے وظیفے کے موافق خواہ مخواہ پڑھے گا اور رکوع اور سجدے کا نفع الگ ملے گا کہا ابوعیسیٰ نے کہ اسحاق اس لیے قائل ہوئے اس بات کے کہ ایسا ہی مروی ہے نماز میں رسول اللہ ﷺ سے کہ طول قیام مروی ہے رات میں اور دن میں مروی نہیں کہ آپ ﷺ نے قیام دراز کیا ہو۔

❀❀❀❀

(٣٨٩) قَالَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ : فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ ، فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ : عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً)). (صحيح)

ترجمہ: معدان بن طلحہ نے کہا کہ پھر میں ملا ابوالدرداء سے تو میں نے ان سے وہ پوچھا جو میں نے ثوبان سے پوچھا تھا، پس انہوں

نے کہا تم پر سجدہ کرنا ضروری ہے۔ پس بے شک میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں کوئی بندہ جو ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ کے لئے مگر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

۱۷۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا درست ہے

(۳۹۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ، الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ. (صحيح)

مشكاة المصابيح (١٠٠٤) صحيح ابى داؤد (٨٥٤) الحاكم (١/٢٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو کالی چیزوں کے مارنے کا نماز میں ایک سانپ دوسرے بچھو کا۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابو رافع سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے سانپ اور بچھو کا مارنا نماز میں کہا ابراہیم نے نماز تو عین مشغولی ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۷۳۔ باب: ماجاء في سجدتي السهو قبل السلام
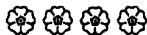
سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنے کے بیان میں

(۳۹۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَ عَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ. (صحيح) الارواء (٣٣٨) صحيح ابى داؤد (٩٤٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بحینہ اسدی سے جو ہم۔قسم ہیں بنی عبدالمطلب کے کہ نبی ﷺ کھڑے ہو گئے نماز ظہر میں اور ان کو بیٹھنا تھا یعنی قعدہ اولیٰ میں پھر جب پوری کر چکے نماز دو سجدے کیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہتے ہر سجدے میں قبل سلام کے لوگوں نے بھی سجدے کیے آپ ﷺ کے ساتھ بدلے میں قعدہ اولیٰ کے جو بھول گئے تھے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے بھی، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالاعلیٰ اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے خبر دی ہم کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن ابراہیم سے کہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سائب قاری دونوں سجدے کرتے تھے سہو کے قبل سلام کے، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی کا کہ سجدہ کرے بہر صورت قبل سلام کے اور کہتے ہیں یہ ناسخ ہے اور حدیثوں کی اور مذکور ہے کہ اخیر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تھا اور کہا احمد اور اسحاق نے جب کھڑا ہو جائے آدمی دو رکعت کے بعد تو سجدہ سہو کا کرے قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور عبداللہ بن بحینہ وہ بیٹے مالک کے ہیں اور بحینہ ان کی ماں ہیں۔ ایسا ہی خبر دی مجھ کو اسحاق بن منصور نے علی بن مدینی سے اور کہتے ہیں ان کو عبداللہ بن مالک بن بحینہ کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا سجدہ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد، تو بعض کے نزدیک بعد سلام کے ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض نے کہا قبل سلام کے اور یہی قول ہے اکثر فقہائے مدینہ کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا بعض نے جب بھولے سے کچھ زیادتی ہو جائے نماز میں تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے اور جب نقصان ہو تو قبل سلام کے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور کہا احمد نے جس صورت میں جس طرح پر سجدہ سہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس صورت میں اس طرح سجدہ کرنا چاہیے یعنی جہاں قبل سلام مروی ہے وہاں قبل کرنا چاہیے اور جہاں بعد سلام مروی ہے وہاں سلام کے بعد اور کہتے ہیں جب کھڑا ہو جائے دو رکعتوں کے بعد تو سجدہ کرے قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور اگر پڑھی ظہر میں پانچ رکعت تو سجدہ کرے سلام کے بعد اور اگر سلام پھیر دیا ہو دو رکعتوں میں ظہر اور عصر کی تو سجدہ کرے بعد سلام کے اسی طرح جس جس صورت میں جو جو فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مروی ہے اسی طرح عمل کرے اور جس میں کوئی فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں تو اس میں سجدہ کرے قبل سلام کے اور اسحاق بھی احمد کے موافق کہتے ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ وہ کہتے ہیں جس صورت میں کوئی فعل مذکور نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اس میں اگر زیادتی ہو نماز میں تو سجدہ کرے بعد سلام کے اور اگر نقصان ہو تو قبل سلام کے۔

❁❁❁❁

١٧٤ ۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کے بیان میں

(٣٩٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ: أَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ أَمْ نَسِيْتَ؟ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ. (اسناده صحيح) الروض (٦١٧) صحيح ابى داؤد (٩٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی پانچ رکعتیں سو عرض کیا گیا کیا بڑھائی گئی نماز یا آپ بھول گئے پس دو سجدے کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد سلام کے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۳۹۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے سہو کے دو سجدے کیے بعد کلام کے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے معاویہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابو ہریرہ سے۔

❀❀❀❀
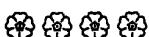
(۳۹٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ. (صحيح) الارواء (۲/ ۱۳۰) الروض (۱۰۹۷) صحيح ابى داود (۹۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ نے سجدے کیے سہو کے سلام کے بعد۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو ایوب نے اور کئی لوگوں نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اس کی جائز ہے اور دو سجدے کرلے سہو کے اگرچہ بیٹھا نہ ہو قعدہ اخیرہ میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں نے کہا جب ظہر میں پانچ رکعت پڑھے اور قعدہ اخیر میں بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اس کی درست نہیں، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض کوفیوں کا۔

❀❀❀❀

۱۷۵ ـ بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجدہ سہو میں تشہد پڑھنے کے بیان میں

(۳۹۵) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهٰى فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ. (شاذ بذكر التشهد . الارواء : ٤٠٣ . المشكاة : ١٠١٩) ضعيف أبي داود (١٩٣) پھر تشہد پڑھا کے الفاظ شاذ ہیں۔ ان الفاظ کے بیان کرنے میں اشعث راوی کی کسی نے موافقت نہیں کی۔ بعض محققین کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور دو سجدے کیے اور پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابوالمہلب سے وہ چچا ہیں ابو قلابہ کے سوا اس حدیث کے اور روایت کی یہ حدیث محمد نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابوالمہلب سے اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو یہی کہتے ہیں اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی لوگوں نے یہ حدیث خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی ﷺ نے سلام پھیر دیا تیسری

رکعت میں عصر کے پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اس کو خرباق کہتے تھے اور ذوالیدین بھی انہی کو کہتے ہیں الخ۔ (اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے) اور اختلاف ہے علماء کا سجدہ سہو کے تشہد میں سو کہا بعض نے تشہد پڑھے اس میں اور سلام پھیرے اور کہا بعض نے نہ سجدہ سہو میں تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے۔

١٧٦ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

اس کے بیان میں جسے نماز میں کمی بیشی کا شبہ ہو

(٣٩٦) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ : أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)). (صحيح) سلسلة احاديث الصحيحة (١٣٦٢) صحيح ابی داؤد (٩٣٩)

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں عیاض بن بلال سے کہا عیاض نے کہا میں نے ابوسعید سے کہ ہم میں کوئی نماز پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابوسعید نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پڑھے کوئی تم میں سے نماز اور نہ جانے کتنی پڑھی تو دو سجدے کرے بیٹھ کر۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابوسعید سے کئی سندوں سے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ جب شبہ پڑے کسی کو ایک رکعت میں اور دو میں تو ٹھہرائے اس کو ایک رکعت اور جب شبہ پڑے دو اور تین میں تو ٹھہرائے اس کو دو اور سجدے کرے قبل سلام پھیرنے کے یعنی سہو کے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض علماء نے جب شک کرے نماز میں تو پھر دوبارہ پڑھے۔

(٣٩٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى، فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)). (اسناده صحيح) صحيح ابی داؤد (٩٤٣، ٩٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک شیطان آتا ہے تم میں سے ایک کے پاس نماز میں اور شبہ ڈالتا ہے اس پر یہاں تک کہ وہ جانتا نہیں کہ کتنی پڑھی سو جب پائے تم میں سے تو چاہیے دو سجدے کرے بیٹھے ہوئے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۸) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِذَا سَهٰى أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَإِنْ لَّمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَّمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ)).

(صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٥٦)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ سے فرماتے تھے جب بھول جائے کوئی شخص نماز میں اور نہ جانے کہ دو پڑھیں یا ایک یعنی رکعتیں، تو ایک قرار دے اور اگر نہ جانے کہ دو پڑھیں یا تین تو دو قرار دے اور اگر نہ جانے کہ تین پڑھیں یا چار تو تین قرار دے اور جو باقی ہو سو پڑھ کر آخر میں دو سجدے کرے قبل سلام کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عوف سے سوا اس سند کے بھی روایت کیا اس کو زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۱۷۷ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

اس کے بیان میں جو ظہر اور عصر میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے

(۳۹۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ؟)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ. (صحيح) الارواء (٢/ ١٣٠) الروض (١٠٩٧) صحيح ابى داؤد (٩٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ پھر بیٹھے دو رکعت پڑھ کر سو کہا ان سے ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنی بحکم الٰہی یا آپ بھول گئے یا رسول اللہ؟ سو پوچھا نبی ﷺ نے کیا سچ کہا ذوالیدین نے؟ سو عرض کیا لوگوں نے ہاں یعنی نماز کم ہوئی سو کھڑے ہو گئے رسول اللہ ﷺ اور پڑھیں دو رکعتیں پچھلی اور پھر سلام پھیرا تکبیر کہی اور پھر سجدہ کیا مانند پہلے سجدوں کے یا اس سے لمبا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پہلے سجدوں کے برابر یا اس سے لمبا۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں بعض کوفی کہتے ہیں کہ جب کلام کرے نماز میں بھول کر یا انجان ہو کر کسی طرح ہو نماز دوبارہ پڑھے اور تاویل کرتے ہیں کہ یہ واقعہ قبل اس کے تھا کہ نماز میں کلام حرام ہو اور شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا اور

اس کے قائل ہوئے اور کہا یہ زیادہ صحیح ہے اس سے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے روزہ دار کے حق میں قضا نہ کرے اگر بھولے سے کھالے اور وہ تو رزق ہے اللہ کا کہ رزق دیا اس کو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہے فقہاء نے قصداً کھانے میں اور بھول جانے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی رو سے روزہ دار کے حق میں اور کہا احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اگر کلام کیا امام نے نماز میں اور اس کو گمان تھا کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں اور بعد اس کے معلوم ہوا کہ کچھ باقی ہے تو پوری کرے اور نماز اس کی فاسد نہیں اور جس نے کلام کیا مقتدیوں سے اور اس کو معلوم ہے کہ نماز کچھ باقی ہے تو وہ پھر سے پڑھے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ فرائض گھٹتے بڑھتے رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے وقت میں تو کلام کیا ذوالیدین نے اس خیال سے کہ نماز کامل ہوگئی اور آج کے دن یہ بات کسی کے لیے جائز نہیں ہوسکتی جیسے ذوالیدین کو ہوگئی آج کل فرض کم و بیش نہیں ہوتے، احمد کا قول کچھ اسی کے مشابہ ہے اور اسحاق اس باب میں موافق ہیں احمد کے۔

❀❀❀❀

۱۷۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۴۰۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مُسْلَمَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ). (صحيح . صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن یزید سے کہ کنیت ان کی ابوسلمہ ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کیا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ جوتیاں پہن کر؟ تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہاں۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ابی حبیبہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عطا سے کہ ایک مرد ہیں بنی شیبہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

۱۷۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے کے بیان میں

(۴۰۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ قنوت پڑھتے تھے صبح میں اور مغرب میں۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماء رحضۃ الغفاری رضی اللہ عنہم اجمعین سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا نماز فجر کی قنوت میں سو بعض نے صحابہ وغیرہم سے تجویز کیا ہے قنوت پڑھنا فجر کی نماز میں اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد اور اسحاق نے قنوت نہ پڑھے مگر جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت اترے پھر جب مصیبت آئے تو امام کو لازم ہے کہ لشکر اسلام کے لیے دعا کرے۔

❁❁❁❁

۱۸۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ تَرُكِ الْقُنُوتِ

قنوت چھوڑنے کے بیان میں

(٤٠٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ ، إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ ، وَ عُمَرَ ، وَ عُثْمَانَ ، وَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ ، أَكَانُوا يَقْنُتُوْنَ ؟ قَالَ : أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

(صحیح) الارواء (٤٣٥) المشکاة (١٢٩٢)
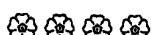
ترجمہ: ہم سے بیان کیا احمد بن منیع نے کہا ہم سے بیان کیا یزید بن ہارون نے انہوں نے مالک اشجعی سے انہوں نے کہا اپنے باپ سے اے میرے باپ تم نے تو نماز پڑھی ہے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین کے پیچھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو یہیں کوفے میں قریب پانچ برس کے کیا یہ لوگ قنوت پڑھتے تھے کہا ان کے باپ نے اے میرے بیٹے یہ نئی بات نکلی ہوئی ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نے اگر قنوت پڑھا فجر میں تو بھی اچھا ہے اور نہ پڑھا تو بھی اچھا ہے اور اختیار کیا ہے نہ پڑھنا اور ابن مبارک بھی نہیں تجویز کرتے قنوت فجر میں کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

(٤٠٣) عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ : نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ .

ترجمہ: روایت ہے صالح بن عبداللہ سے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے ابو مالک اشجعی سے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند۔

❁❁❁❁

۱۸۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلَاةِ

اس شخص کے بیان میں جو نماز میں چھینکے

(٤٠٤) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسْتُ ، فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ ، فَقَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ؟)) فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَآءَ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُوْنَ مَلَكًا ، أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا)). (حسن . المشكاة : ٩٩٢) صحيح أبي داود (٧٤٧)

ترجمہ: روایت ہے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تو چھینک آئی مجھ کو سو کہا میں نے الحمد للہ...... یرضیٰ تک اور معنی اس کے یہ ہیں سب تعریف اللہ کے لیے ہے بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اس کے اندر اور اوپر جیسے دوست رکھتا ہے ہمارا رب اور پسند کرتا ہے پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ ﷺ پھر کر بیٹھے اور پوچھا کون بات کرنے والا تھا نماز میں کوئی نہ بولا پھر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنے والا تھا نماز میں پھر بھی کوئی نہ بولا پھر فرمایا سہ بار کون بات کرنے والا تھا نماز میں تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفراء نے میں تھا یا رسول اللہ فرمایا آپ ﷺ نے کیونکر کہا تھا تم نے؟ میں نے کہا الحمد للہ سے آخر تک سو فرمایا نبی ﷺ نے قسم ہے اس کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کود پڑے اس پر تیس اوپر کئی فرشتے کہ کون چڑھ جاتا ہے اس کلمہ کو لے کر یعنی آسمان کی طرف۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر سے اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنھم سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک یہ واقعہ نماز نفل میں تھا اس لیے کہ کتنے تابعین کہتے ہیں کہ جب چھینکے آدمی نفل نماز میں تو حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اپنے دل میں اس سے زیادہ اجازت نہ دی۔

❀❀❀❀

۱۸۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کلام کے منسوخ ہونے کے بیان میں

(٤٠٥) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، يُكَلِّمُ

الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهُ إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى نَزَلَتْ : ﴿ وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾ [البقرة : ٢٣٨]، فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ ، وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ. (صحيح . الارواء : ٣٩٣) صحيح أبي داود (٨٧٥)"

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے باتیں کرتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں بولتا تھا آدمی اپنے ساتھی سے جو بازو پر ہوتا تھا یہاں تک کہ اتری یہ آیت وقوموا اللہ قانتین سوحکم ہوا ہم کو چپ رہنے کا اور منع ہوا بات کرنا۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کرے نماز میں عمداً یا سہواً تو دوبارہ پڑھے نماز اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا اگر کلام کرے قصداً تو دوبارہ پڑھے اور اگر کلام کرے بھولے سے یہ مسئلہ نہ جانتا ہو کافی ہے اس کو وہی نماز اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

١٨٣ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

توبہ کی نماز کے بیان میں

(٤٠٦) عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ : إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَآءَ أَنْ يَّنْفَعَنِي بِهِ ، وَ إِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَ إِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُوْبَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُوْبَكْرٍ. قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ، ثُمَّ يُصَلِّي ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ : ﴿ وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴾ [آل عمران : ١٣٥])).

(حسن) المشكاة (١٣٢٤) تخريج المختارة (٧) التعليق الرغيب (١/٢٤١) صحيح ابى داؤد (١٣٦١)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بن الحکم فزاری سے کہا سنا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے میں جب سنتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع دیتی تھی اللہ کے حکم سے مجھ کو جتنا وہ چاہتا تھا اور جب سنتا تھا میں کوئی حدیث کسی مرد صحابی سے تو قسم لیتا تھا میں اس سے پھر جب قسم کھاتا تھا وہ سچا جانتا تھا میں اس کو اور بیان کیا مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور سچ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کوئی آدمی نہیں کہ کچھ گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت کرے پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو پھر پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول کی تائید کے لیے یہ آیت والذین ......الآیۃ۔ یعنی متقی وہ لوگ ہیں کہ جب ہو جاتی ہے ان سے کچھ بے

حیائی یا ظلم کرتے ہیں اپنی جان پر تو یاد کرتے ہیں اللہ کو...... آخر آیت تک۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابو الدرداء اور انس اور ابو امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابو الیسر سے اور نام ابو الیسر کا کعب بن عمرو ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سند عثمان بن مغیرہ کے اور روایت کی ان سے شعبہ اور کئی لوگوں نے سو مرفوع کیا انہوں نے مثل ابو عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے یہ حدیث موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو نبی ﷺ کی طرف اور مروی ہے مسعر سے مرفوعاً بھی۔

❀❀❀❀

۱۸٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ مَتٰى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے

(٤٠٧) عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ ، وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشَرَةٍ)). (اسناده حسن ، صحيح . مشكاة المصابيح : ٥٧٢ ، ٥٧٣. الارواء : ٢٤٧ . التعليق على ابن خزيمة : ١٠٠٢) صحيح ابى داؤد (٢٤٧)

ترجمہ: روایت ہے سبرہ جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز سکھلاؤ لڑکوں کو جب سات برس کے ہوں اور مارو ان کو نماز کے لیے جب دس برس کے ہوں۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں جو نماز چھوڑ دے لڑکا بعد دس برس کے اس کی قضا پڑھے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سبرہ بیٹے ہیں معبد جہنی کے اور ان کو ابن عوسجہ بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۱۸۵ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

اس شخص کے بیان میں جسے تشہد کے بعد حدث ہو جائے (وضو ٹوٹ جائے)

(٤٠٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَحْدَثَ –يَعْنِي الرَّجُلَ– وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهٖ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ : فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهٗ)). (ضعيف) اس میں عبدالرحمٰن بن زید بن انعم راوی ضعیف ہے۔ ضعيف ابى داؤد (٢٦) (١٨١) تقریب (٣٨٦٢) عراقی کہتے ہیں جمہور نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ تخریج الاحیاء (٢/١٩٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کے اور بیٹھ چکا اپنی نماز کے

آخر میں یعنی قعدہ اخیرہ میں تو جائز ہوگئی نماز اس کی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث از روئے اسناد کے قوی نہیں اور اضطراب ہے اس کی اسناد میں اور بعض لوگ قائل ہیں اس کے کہ جب بیٹھ چکا مقدار تشہد کی یعنی آخر نماز میں اور حدث کیا قبل سلام کے تو نماز اس کی پوری ہوگئی اور بعض نے کہا جب حدث کرے قبل تشہد کے یا قبل سلام کے تو اعادہ کرے نماز کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے تو نماز اس کی جائز ہے کہ فرمایا حضرت نے و تحليلها التسليم یعنی تمام ہونا نماز کا سلام ہے اور تشہد کچھ ایسا فرض نہیں کہ اس کے ترک سے نماز درست نہ ہو۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعت کے بعد کھڑے ہوگئے اور تشہد نہ پڑھا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جب کہ تشہد پڑھ لیا اگر سلام نہ پھیرے تو بھی نماز جائز ہے اور سند پکڑی اس حدیث سے کہ سکھایا ہے رسول اللہ ﷺ نے تشہد ابن مسعود کو اور اس کے اخیر میں فرمایا فاذا فرغت من هذا فقد قضيت ما عليك یعنی جب فارغ ہو چکا تو تشہد سے تو ادا کر دیا جو تجھ پر لازم تھا کہا ابوعیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن زیاد وہ افریقی ہیں بعض اہل حدیث نے ان کو ضعیف کہا ہے انہی میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان اور احمد بن حنبل۔

❀❀❀❀

۱۸۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ

اس بیان میں کہ جب بارش ہو رہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا درست ہے

(۴۰۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ شَآءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ)). (صحيح . الارواء : ۲/ ۳۴۰ ، ۳۴۱) صحيح ابی داؤد (۹۷۶)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں اور برسا مینہ سو فرمایا نبی ﷺ نے جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے فرودگاہ میں۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سمرہ اور ابوالملیح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے اہل علم نے جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہونے کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہا سنا میں نے ابوزرعہ سے کہتے تھے روایت کی عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث اور کہا ابازرعہ سے نہیں دیکھا میں نے بصرہ میں کوئی حافظ تین شخصوں سے بڑھ کر علی بن مدینی اور ابن الشاذکونی اور عمرو بن علی، اور ابوالملیح کا نام عامر ہے اور وہ ابن اسامہ ہیں اور کہتے ہیں انہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی۔

❀❀❀❀

١٨٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْبِيحِ فِيْ أَدْبَارِ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد تسبیح کرنے کے بیان میں

(٤١٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَآءَ الْفُقَرَآءُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْأَغْنِيَآءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ ، وَ يَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ ، وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يُعْتِقُوْنَ وَ يَتَصَدَّقُوْنَ ؟ قَالَ: ((فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشَرَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ)). (ضعيف الاسناد . التعليق الرغيب : ٢/ ٢٦٠) النسآئي حديث (١٣٥٣) اس میں لا اله الا الله کو دس مرتبہ پڑھنے کے الفاظ صحیح طور پر ثابت نہیں ان میں نکارت ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں خصیف راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا حاضر ہوئے فقراء رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! امیر لوگ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور سوا اس کے ان کے پاس مال ہے کہ اس سے غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تم نماز پڑھ چکا کرو تو کہو سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار سو تم پالو گے اس کی برکت سے درجے ان کے جو تم سے آگے بڑھ گئے ہوں گے اور نہ آگے بڑھ سکے گا کوئی تم میں سے جو پیچھے تمہارے ہے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابوالدرداء اور ابن عمر اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے دو خصلتیں ہیں کہ نہیں بجالاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہے جنت میں، اول یہ کہ تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے چونتیس بار دوسرے یہ کہ سبحان اللہ کہے سوتے وقت دس بار الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار۔

❁❁❁❁

١٨٨ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّآبَّةِ فِي الطِّيْنِ وَالْمَطَرِ

کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(٤١١) عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ ،

فَانْتَهُوْا إِلَى مَضِيقٍ ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَمُطِرُوْا السَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ ، فَأَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، وَأَقَامَ أَوْ أَقَامَ ، فَتَقَدَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ ، يُومِیءُ إِيْمَاءً يَجْعَلُ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ. (ضعیف الاسناد) اس میں عمر بن عثمان بن یعلیٰ مجہول راوی ہے۔ تقریب (۲/۱۵)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عثمان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ وہ تھے نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو پہنچے ایک تنگ جگہ میں اور وقت آیا نماز کا اوراوپر سے مینہ برسا اور نیچے کیچڑ ہوئی پس اذان دی رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر اورتکبیر کہی پھر آگے بڑھے اپنی سواری سے اورامامت کی ان کی اشارہ کرتے تھے اور جھکتے تھے سجدہ میں رکوع سے زیادہ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے فقط عمرو بن رماح بلخی نے اس کو روایت کیا ہے اور کسی کی روایت سے معلوم نہیں ہوتی اور روایت کی ہے ان سے کئی عالموں نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی کیچڑ پانی میں سواری پر اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

۱۸۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الصَّلَاةِ
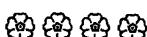
نماز میں بہت کوشش اور محنت کرنے کے بیان میں

(۴۱۲) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ ، فَقِيْلَ لَهُ : أَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ ؟ قَالَ : ((أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا)).

(صحیح) الروض (۶۲۴) المختصر (۲۲۱)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک کہ قدم مبارک آپ ﷺ کے پھول گئے سو عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ بخش دیئے گئے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا نہ ہوں میں بندہ شکر گزار۔

فائدہ: اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۰ ۔ بَابُ : مَاجَآءَ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ

اس بیان میں کہ قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا

(٤١٣) عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا ، قَالَ : فَجَلَسْتُ إِلٰى أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، فَقُلْتُ : إِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يَرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا ، فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهٖ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهٗ ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ ، وَإِنْ فَسَدَتْ ، فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ : اُنْظُرُوْا! هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ ؟ فَيُكَمِلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ)). (صحيح) نقد التاج (١٢٨) التعليق الرغيب (١/١٥٨) صحيح ابى داؤد (٨١٠) المشكاة (١٣٣٠) بعض محققین کہتے ہیں اس میں قتادہ اور حسن بصری دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حریث بن قبیصہ سے کہا آیا میں مدینے میں تو دعا کی میں نے یا اللہ نصیب ہو مجھ کو ہم نشین نیک کہا پھر بیٹھا میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا دعا کی تھی میں نے نصیب ہو مجھ کو نیک ہم نشین سو بیان کرو مجھ سے کوئی حدیث کہ سنی ہو تم نے رسول اللہ ﷺ سے شاید اللہ تعالیٰ فائدہ دے مجھ کو اس سے سو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے پہلے جس کا حساب ہوگا بندے سے قیامت کے دن اس کے عملوں سے نماز ہے پس اگر درست ہوئی تو نجات پائی اور مراد کو پہنچا اور اگر خراب ہوئی خراب ہوا نقصان پایا پس اگر گھٹے کچھ فرض تو فرمائے گا پروردگار تعالیٰ نظر کرو کچھ نفل ہیں میرے بندے کے تو پورے ہوں گے اس سے نقصان فرضوں کے ، پھر تمام عملوں کا یہی طریقہ ہوگا۔ یعنی نفلوں سے فرض پورے کیے جائیں گے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے تمیم داری سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے دوسری سند سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے بعض اصحاب حسن نے حسن سے انہوں نے قبیصہ بن حریث سے سوائے اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حریث ہیں اور مروی ہے انس بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۹۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ وَمَا لَهُ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

اس کی فضیلت کے بیان میں جو رات دن میں بارہ رکعت سنت پڑھے

(۴۱۴) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ؛ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ ، وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)). (صحيح) التعليق الرغيب (۱/۲۰۱) صحيح الترغيب (۵۷۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ رکعت سنت بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مکان جنت میں' چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشاء کے اور دو رکعت قبل فجر کے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنھم سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی غریب ہے اس سند سے اور بعض علماء نے کلام کیا ہے حافظے میں مغیرہ بن زیاد کے۔

❀❀❀❀

(۴۱۵) عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ : أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ ، وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةَ الْغَدَاةِ)).

(صحيح) التعليق الرغيب (۱/۲۰۱) الصحيحة (۲۳۴۷) صحيح ابى داؤد (۱۱۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنھا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی رات دن میں بارہ رکعت بنایا گیا اس کے لیے ایک گھر جنت میں، چار قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے اور دو قبل فجر کے جو نماز ہے اول روز کی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

۱۹۲ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ رَكْعَتِي الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

فجر کی سنتوں کی فضیلت کے بیان میں

(۴۱۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا)). (اسناده صحيح . الارواء : ۴۳۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو اس میں ہے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی احمد بن حنبل نے صالح بن عبداللہ ترمذی سے یہی ایک حدیث۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۹۳ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وما كان النبيا يقرأ فيهما

فجر کی دو سنتوں کو ہلکا کرنے اور ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو پڑھتے تھے اس کے بیان میں

(۴۱۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا ، فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِـ ﴿ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ [الكافرون : ۱] ، وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ [الاخلاص : ۱])) . (صحيح المشكاة (۱/۲۶۸) الصحيحة (۳۳۲۸) بعض محققین کہتے اس کی سند ابواسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا دیکھتا رہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہینے بھر تک پڑھتے تھے دو رکعت سنت میں فجر کی قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم روایت سے ثوری کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے مگر سند سے ابو احمد کی اور مشہور لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے ابواسحاق سے اور یہی حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابو احمد کے بھی اور ابو احمد زبیری ثقہ ہیں حافظ ہیں، کہا سنا میں نے جدار سے کہتے تھے کسی کا حافظہ میں نے ایسا نہیں دیکھا جیسا ابو احمد زبیری کا تھا اور نام ان کا محمد بن عبداللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

١٩٤ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی سنتوں کے بعد باتیں کرنے کے بیان میں

(٤١٨) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي ، وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. (صحيح) صحيح أبي داود (١١٤٧، ١١٤٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب سنتیں پڑھ چکتے فجر کی تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا آپ ﷺ کو تو باتیں کرتے اور نہیں تو تشریف لے جاتے نماز کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کلام بعد طلوع فجر کے جب تک نماز نہ پڑھ لے مگر جو ذکر الٰہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

١٩٥ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ

اس بیان میں کہ طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے

(٤١٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ)). (صحيح . الارواء : ٤٧٨) صحيح ابي داؤد (١١٥٩) بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن الحصین راوی مجہول ہے۔تقریب (٥٨٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز نہیں بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنتوں کے۔

فائدہ : اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر قدامہ بن موسیٰ کی روایت سے اور روایت کی ہے ان سے کئی لوگوں نے اور اس پر اجماع ہے علماء کا کہ مکروہ ہے نماز پڑھنا بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنت کے اور معنی اس حدیث کے یہی ہیں کہ نماز نہ پڑھنا چاہیے اور بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعت فجر کی۔

١٩٦ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو سنتوں کے بعد لیٹنے کے بیان میں

(٤٢٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِيْنِهِ)). (صحيح ، المشكاة : ١٢٠٦) صحيح ابي داؤد (١١٤٦) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند اعمش مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پڑھ چکے ایک تم میں کا سنت فجر کی تو لیٹ جائے سیدھے

کروٹ پر۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب پڑھ چکتے سنت فجر کی اپنے گھر میں لیٹ جاتے سیدھے کروٹ پر اور کہا بعض علماء نے کہ ایسا کرتا رہے مستحب جان کر۔

❀❀❀❀

۱۹۷ ـ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

اس بیان میں کہ جب نماز کھڑی کر دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی

(۴۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)).

(اسناده صحيح) الارواء (۴۹۷) الروض (۱۰۵۱) صحيح أبي داود (۱۱۵۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تکبیر ہو جائے نماز فرض کی تو اور نماز نہ پڑھے سوائے اسی فرض کے۔

فائدہ : اس باب میں ابن بحینہ اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقاء بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسماعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کیا حماد بن زید نے اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہو جائے نماز کی تو سوائے فرض کے اور کچھ نہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا۔

❀❀❀❀

۱۹۸ ـ بَابُ : مَاجَآءَ فِيمَنْ تَفُوتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

اس بیان میں کہ جس کی فجر کی دو سنتیں رہ جائیں تو وہ انہیں فجر کے بعد پڑھ لے

(۴۲۲) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ

مَعَهُ الصُّبْحَ، ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي ، فَقَالَ: ((مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، قَالَ: ((فَلَا إِذَنْ)).

(صحيح) صحيح ابی داؤد (١١٥١)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا نکلے رسول اللہ ﷺ اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑھی میں نے صبح کی نماز ان کے ساتھ پھر پھرے آنحضرت ﷺ اور پایا مجھ کو نماز پڑھتے سو فرمایا ٹھہر جا اے قیس کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتا ہے عرض کیا میں نے یارسول اللہ ﷺ نہیں پڑھی تھیں میں نے دو سنتیں فجر کی فرمایا آپ ﷺ نے اس صورت میں کچھ مضائقہ نہیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے محمد بن ابراہیم کی حدیث نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر روایت سے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سنا ہے عطاء بن ابورباح نے سعد بن سعید سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مرسلاً اور کہا ایک قوم نے اہل مکہ سے موافق اس حدیث کے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھ لے دو سنتیں بعد فرض کے قبل طلوع آفتاب کے کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور قیس دادا ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں ان کو قیس بن عمرو اور قیس بن فہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کہ محمد بن ابراہیم تیمی کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی ﷺ نکلے اور دیکھا قیس کو یعنی نماز پڑھتے آخر حدیث تک۔

❀❀❀❀

١٩٩ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

اس بیان میں کہ اگر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے

(٤٢٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ)). (صحيح . الصحيحة : ٢٣٦١) بعض محققین کہتے ہیں قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لے بعد طلوع آفتاب کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی فعل ان کا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس اسناد سے مانند اس حدیث کے مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں بشیر بن نہیک سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا

آپ ﷺ نے جس نے پالی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے تو پالی اس نے نماز صبح کی۔

۲۰۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

ظہر سے پہلے چار رکعتوں کے بیان میں

(٤٢٤) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ ظہر کے قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں۔

فائدہ : اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابو بکر عطار نے کہا انہوں نے کہا علی بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان نے ہم پہچانتے تھے عاصم بن زمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے اختیار کرتے ہیں کہ پڑھے قبل ظہر کے چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت ہے کہتے ہیں جدا جدا پڑھے ایک ایک دوگانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۰۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں

(٤٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا.

(اسناده صحيح) صحيح ابی داؤد (١١٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۲۔ بَابُ : مِنْهُ آخَرُ

دوسرا باب اسی بیان میں

(٤٢٦) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا.

(ضعيف عند الالبانی. سلسله احاديث الضعيفة : ٤٢٠٨) ((تمام المنة))

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کے تو پڑھ لیتے ان کو بعد ظہر کے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مبارک کی اسی

سند سے اور روایت کیا اس کو قیس بن ربیع نے شعبہ سے مانند اس کے اور نہیں جانتے ہم اس کو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوائے قیس بن ربیع کے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(٤٢٧) عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ، وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)).(صحيح) المشكاة (١١٦٧) صحيح ابى داود (١١٥٢) التعليق الرغيب (٢٠٢/١)

ترجمہ: روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اس کے چار رکعت حرام کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی اور سند سے بھی۔

❀❀❀❀

(٤٢٨) عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُخْتِيْ أُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عنبسہ بن ابوسفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہؓ سے جو بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جو حفاظت کرے گا چار رکعت پر قبل ظہر کے اور چار پر بعد ظہر کے حرام کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر دوزخ کی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ ثقہ ہیں شامی ہیں صاحب ہیں ابوامامہ کے۔

❀❀❀❀

٢٠٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

عصر سے پہلے چار سنتوں کے بیان میں

(٤٢٩) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى

الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. (حسن) المشكاة (١١٧١) الروض (٦٩١١)

التعليق على ابن خزيمة (١٢١١) تخريج المختارة (٤٨٩، ٤٩٠) مختصر شمائل (٢٤٣) الصحيحة (٢٣٧)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے عصر سے پہلے چار رکعت فرق کر دیتے تھے یعنی دو دو گانوں میں سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو تابع داران کے تھے مسلمانوں اور مؤمنوں سے۔ (یعنی دو دو رکعتیں پڑھتے)

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبداللہ بن عمر سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی کی حسن ہے اور اختیار کیا ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہ فصل نہ کرے چار رکعت سنت میں عصر میں یعنی ایک سلام سے پڑھے اور سند پکڑی اس حدیث سے اور کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تشہد پڑھتے تھے دو رکعت کے بعد اور کہتے ہیں شافعی اور احمد صلوٰۃ اللیل والنھار مثنیٰ مثنیٰ یعنی نماز رات دن کی دو دو رکعت ہے اور کہتے ہیں کہ فصل کرے ان میں یعنی دو سلام میں پڑھے۔

❀❀❀❀

(٤٣٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا)).

(حسن. المشكاة: ١١٧٠. التعليق الرغيب: ١/ ٢٠٤. التعليق على ابن خزيمة: ١١٩٣) صحيح أبي داود (١١٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس آدمی پر جو پڑھے عصر کے قبل چار رکعت۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے۔

٢٠٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

مغرب کے بعد دو رکعتوں اور ان کی قراءت کے بیان میں

(٤٣١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِـ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾.

(حسن صحيح) المشكاة (٨٥١) الصحيحة (٣٣٢٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبدالملک بن معدان ضعیف ہے۔ تقریب (۴۲۲۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے میں شمار نہیں کر سکتا کتنی بار سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو قل یاایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے ہوئے دو سنتوں میں بعد مغرب کے اور قبل صبح کے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو ان سے مگر عبدالملک بن معدان نے کہ وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے۔

❀❀❀❀

۲۰۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّهُ يُصَلِّيهِمَا فِي الْبَيْتِ

مغرب کی دوسنتیں گھر میں پڑھنے کے بیان میں

(۴۳۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ.
(صحيح) صحيح أبي داود (۱۱۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے دو رکعت بعد مغرب کے نبی ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں۔

فائدہ: اس باب میں رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۴۳۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ.
قَالَ: وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ. (صحيح. الارواء: ۴۴۰)
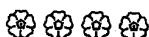
ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے یاد کی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دس رکعتیں کہ پڑھتے تھے آپ ﷺ رات دن میں دو قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے، کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور روایت کی مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ پڑھتے تھے آپ ﷺ دو رکعت قبل فجر کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۴۳۴) حَدَّثَنَا الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمہ: ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا ہم سے معمر نے انہوں نے بیان کیا زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

۲۰۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ وَسِتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

مغرب کے بعد چھ رکعت نفل کے ثواب کے بیان میں

(٤٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ ، لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ ، عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً)). (ضعيف جدًا) الروض النضير (٧١٩) التعليق الرغيب (١/٢٠٤) سلسلة الاحاديث الضعيفه(٤٦٩) اس میں عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم راوی ضعیف ہے۔تقریب (٤٩٤٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت و بری بات نہ کرے ان کے بیچ میں برابر ہوگا اس کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو پڑھے مغرب کے بعد بیس رکعتیں بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر روایت سے زید بن خباب کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابو خثعم سے کہا اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے عمرو بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیثیں روایت کرنے والے تھے اور بہت ضعیف کہا ان کو۔

❀❀❀❀
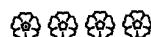
۲۰۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

عشاء کے بعد دو رکعت سنت کے بیان میں

(٤٣٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ ، وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ، وَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ ، وَ بَعْدَ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ ، وَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ ﷺ کی نماز کا سو فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے قبل ظہر کے دو رکعت اور بعد اس کے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشاء کے دو اور قبل فجر کے دو۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عبداللہ بن شقیق کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۰۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى

اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے

(٤٣٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ، وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا)). (صحيح) الروض (٥١٩، ٥٢٠) صحيح ابى داؤد (١١٩٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیے پھر جب خوف ہو تجھے صبح کا تو اس کو ایک رکعت وتر پڑھ اور کر آخر نماز اپنی وتر۔

فائدہ: اس باب میں عمرو بن عنبسہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نماز رات کی دو رکعت پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۲۰۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز کی فضیلت کے بیان میں

(٤٣٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ)). (صحيح) الارواء (٩٥١) صحيح أبي داود (٢٠٩٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے افضل روزے بعد رمضان کے روزے محرم کے ہیں جو مہینہ ہے اللہ تعالیٰ کا اور سب سے افضل نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور ابوبشیر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور کنیت ایاس کی ابووحشیہ ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ ا بِاللَّيْلِ

رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت کے بیان میں

(٤٣٩) عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهُ اَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً : يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ

ثَلَاثًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ)). (صحيح) ((صلاة التراويح)) صحيح ابی داؤد (۱۲۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی سعید بن ابوسعید مقبری کو کہ پوچھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیسی تھی نماز رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں؟ سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں تھے رسول اللہ ﷺ کہ پڑھتے ہوں رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ، پڑھتے تھے چار رکعت ایسی کہ نہ پوچھ تو اس کا حسن اور طول کو پھر پڑھتے تھے چار رکعت کہ نہ پوچھ ان کے حسن اور طول سے پھر پڑھتے تھے تین رکعت یعنی وتر کی سو کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! آپ سو جاتے ہیں قبل وتر کے سو فرمایا آپ ﷺ نے اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۴۴۰) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. (صحيح . الا الاضطجاع ، فانه شاذ) صحيح ابی داؤد (۱۲۰۶) وتروں کے بعد لیٹنا یہ الفاظ شاذ ہیں۔ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا یہ الفاظ محفوظ ہیں۔ بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن شہاب زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے گیارہ رکعت رات کو وتر کرتے ایک رکعت کے ساتھ پھر جب فارغ ہو جاتے اس سے لیٹ رہتے سیدھے کروٹ پر۔

فائدہ : روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند پہلی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۴۴۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، عَنْ مَالِكٍ ، ابْنِ شِهَابٍ : نَحْوَهُ.

ترجمہ: ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

۲۱۱۔ بَابٌ : مِنْهُ

اسی بیان میں

(۴۴۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

(صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۲۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۲۔ بَابٌ : مِنْهُ

اسی بیان میں

(۴۴۳) **عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ.** (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۱۳)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے نو رکعت رات کو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اعمش سے اوپر کی حدیث کے مانند روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہا ابو عیسیٰ نے اکثر روایتوں میں رسول اللہ ﷺ سے تیرہ رکعت مروی ہیں مع وتر کے اور کم سے کم جو مروی ہے وہ نو رکعت ہیں۔

(۴۴۴) **وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ .**

ترجمہ: روایت کیا اس کو سفیان ثوری نے اعمش سے مانند اوپر کی حدیث کے اسی طرح، ہم سے بیان کیا محمود بن غیلان نے، ہم سے بیان کیا یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے اور ان سے اعمش نے۔

(۴۴۵) **عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ ، مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.** (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب رسول اللہ ﷺ رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور روکتا ان کو اس سے خواب یا لگ جاتی آپ ﷺ کی آنکھ تو دن کو پڑھتے بارہ رکعتیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے ہیں عبد العظیم عنبری کے کہا بیان کیا ہم سے عتاب بن مثنیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفیٰ قاضی تھے بصرہ کے اور امامت کرتے تھے قبیلہ بنی قشیر کی سو ایک دن نماز صبح میں پڑھی یہ آیت فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيْرٌ یعنی جب پھونکا جائے صور تو وہ دن سخت ہے پس گر پڑے بے ہوش ہو کر اور وفات پائی سو کہا بہز بن حکیم نے میں بھی تھا ان کے اٹھانے والوں میں ان کے گھر تک کہا ابو عیسیٰ نے سعد بن ہشام بیٹے ہیں عامر انصاری کے اور ہشام بن عامر صحابیوں سے ہیں رسول اللہ ﷺ کے۔

(بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے۔ اس میں عتاب بن المثنیٰ راوی مستور ہے۔)

٢١٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

پروردگار تعالیٰ کے ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرمانے کے بیان میں

(٤٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ ، فَيَقُوْلُ : أَنَا الْمَلِكُ ، مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبُ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ؟. فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ ، حَتّٰى يُضِيْءَ الْفَجْرُ)). (صحيح) الارواء (٤٥٠) صحيح ابی داؤد (١١٨٨) الظلال (٤٩٢۔ ٥٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اترتا ہے اللہ برتر اور بڑی عظمت اور شان والا آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب گزر جاتی ہے تہائی رات پہلی اور فرماتا ہے میں ہوں بادشاہ کون ہے ایسا کہ پکارے مجھ کو کہ میں جواب دوں اور قبول کروں اس کے پکارنے کو کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے کہ میں دوں اس کو جو مانگے' کون ہے کہ جو مغفرت مانگے مجھ سے کہ بخشش دوں گناہ اس کے پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ روشن ہو جاتی ہے فجر۔

فائدہ: اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور ابو سعید اور رفاعہ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابو الدرداء اور عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بہت سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اترتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ بڑی عظمت اور شان والا جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور یہ صحیح تر ہے سب روایتوں سے یعنی جس میں آخر شب مذکور ہے۔

❀❀❀❀

٢١٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ بِاللَّيْلِ

رات کو قرآن پڑھنے کے بیان میں

(٤٤٧) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ : مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ)) فَقَالَ : إِنِّيْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ، قَالَ: ((ارْفَعْ قَلِيْلًا)). وَ قَالَ لِعُمَرَ: ((مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ، وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ))' فَقَالَ : إِنِّيْ أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ ، وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ، قَالَ: ((اخْفِضْ قَلِيْلًا)). (صحيح . المشكاة : ١٢٠٤) صحيح أبي داود (١٢٠٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت چپکے

سے سوعرض کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں سنا تا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا یعنی اللہ کو، فرمایا آپ ﷺ نے بلند کرو تھوڑی آواز، اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت بلند آواز سے سو عرض کیا انہوں نے میں جگاتا ہوں سوتوں کو اور بھگاتا ہوں شیطان کو آپ ﷺ نے فرمایا ذرا چپکے سے پڑھو۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام ہانی رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(٤٤٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ساری رات پڑھتے رہے نماز میں نبی ﷺ ایک آیت قرآن کی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

(٤٤٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ ؟ فَقَالَتْ : كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ ، رُبَّمَا أَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَ رُبَّمَا جَهَرَ، فَقُلْتُ : اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً. (صحیح) صحیح ابی داؤد (١٢٩١)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابوقیس سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیسی تھی قرأت رسول اللہ ﷺ کی تو فرمایا ہر طرح سے قرأت کرتے تھے کبھی چپکے سے پڑھتے تھے اور کبھی زور سے، کہا میں نے سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے دین کے کام میں وسعت رکھی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوقتادہ کی غریب ہے اور اسناد کیا ہے اس کا یحییٰ بن اسحاق نے حماد بن سلمہ سے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے اس کو ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن رباح سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

٢١٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(٤٥٠) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (١٣٠١)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے افضل تمہاری نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی جائے مگر فرض یعنی اس کا جماعت سے اور مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے اور اختلاف کیے

ہیں روایت میں اس حدیث کے سو روایت کیا اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابوالنظر نے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابوالنظر سے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابوالنظر سے اور مرفوع نہیں کیا اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٤٥١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا))۔[1]

(صحيح) صحيح ابى داؤد (٩٥٨، ٣١٠٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نماز پڑھو اپنے گھروں میں اور نہ بناؤ ان کو قبریں یعنی قبرستان کی طرح گھروں کو (نماز سے خالی نہ رکھو)۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] یعنی ان کو نماز اور دعا اور تلاوت سے خالی نہ رکھو کہ قبروں کی طرح ہو جائیں تو نفل کے ادا کا گھروں میں حکم فرمایا اور قبروں کے پاس بجا آوری عبادت سے منع فرمایا اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ زمین ساری مسجد ہے سوا مقبرہ اور حمام کے اس کو امام احمد اور سنن والوں نے روایت کیا ہے اور ابوحاتم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اس مرض میں فرمایا جس سے نہ اٹھے کہ لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ کو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا اور اگر یہ بات آپ ﷺ ارشاد فرماتے تو آپ ﷺ کی قبر شریف بھی کھلی رہتی مگر اس کا ڈر ہوا کہ کہیں مسجد نہ ہو جائے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اکثر لوگ قبر کے پاس کی نماز و دعا میں ایسی برکت کی توقع کرتے ہیں جو مسجدوں میں نہیں کرتے تو اسی خرابی کے واسطے رسول اللہ ﷺ نے اس کی سرے سے جڑ ہی کاٹ دی ہے کہ قبرستان میں نماز پڑھنے کو مطلق منع فرما دیا گو نمازی کا قصداً اپنی نماز میں اس جگہ کی برکت حاصل کرنے کا نہ ہو جیسے کہ نماز پڑھنی آفتاب کے نکلنے اور ڈوبنے کے وقت منع فرمائی اس لیے کہ یہ ایسے اوقات ہیں کہ مشرکین آفتاب کے واسطے نماز کا قصد کیا کرتے ہیں اسی نظر سے اس وقت نماز سے منع فرمایا گو نمازی کا قصد وہ نہ ہو جو مشرکوں کا ہوتا ہے مگر یہ واسطہ دور کرنے کو منع فرمایا اور اگر نماز سے قصداً اس جگہ کی برکت لینے کا ہو تو یہ صریح دھوکا دینا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اور مخالفت ہے اس کے دین کی اور ایجاد کرنا ایسے دین کا جس کی اجازت اس نے نہیں دی غرض کہ آنحضرت ﷺ کے دین متین سے یہ بات یقیناً جانی گئی کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اور یہ کہ آپ ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو قبروں کو مسجدیں کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الوتر

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۳) وتر کے بیان میں (التحفة ...)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْوِتْرِ

وتر کی فضیلت کے بیان میں

(٤٥٢) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ ؛ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَآءِ إِلَى أَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ)). (صحيح . دون قوله : " هى خيرلكم من حمر النعم ") الارواء (٤٢٣) الصحيحة (١٠٨، ١١٤١) ضعيف ابى داؤد (٤٥٥) اس میں عبداللہ بن راشد الزوفی راوی مجہول ہے۔ التقريب (٣٣١٤) تهذيب الكمال ٣٢٥٤ (٤٨٣/١٤) تهذيب التهذيب (٢٠٥/٥) بعض محققین کہتے ہیں ابن حبان نے کہا اس کی سند منقطع ہے اور متن باطل ہے۔ کتاب الثقات (۴۵/۵)۔

ترجمہ: روایت ہے خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد کی ہے ایک نماز سے کہ بہتر ہے تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے وہ وتر ہے مقرر کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نماز عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک یعنی یہ اس کا وقت ہے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ سے اور عبداللہ بن عمر اور بریدہ اور ابو بصرہ صحابی رضی اللہ عنہم سے نبی ﷺ کے کہا

ابوعیسیٰ نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یزید بن ابی حبیب کے اور وہم کیا ہے بعض محدثین نے اس حدیث میں اور کہا عبداللہ بن راشد زرقی اور وہ وہم ہے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْوِتْرَ لَیْسَ بِحَتْمٍ

اس بیان میں کہ وتر فرض نہیں

(٤٥٣) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ ، وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَأَوْتِرُوْا يٰأَهْلَ الْقُرْاٰنِ)). (صحیح) تعلیق علی ابن خزیمة (١٠٦٧) صحیح ابی داؤد (١٢٧٤) تخریج المختارة (٤٧٩، ٤٨٦) صحیح الترغیب (٥٩٠، ٥٩٣) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابواسحاق السبیعی مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے وتر کچھ فرض نہیں جیسے نماز پنجگانہ فرض ہے لیکن سنت ٹھہرایا اس کو رسول اللہ ﷺ نے، فرمایا اللہ تعالیٰ وتر ہے یعنی طاق ہے دوست رکھتا ہے وتر کو سو پڑھا کرو وتر اے قرآن والو!۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے ابو اسحاق سے انہوں عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وتر ایسا ضروری نہیں جیسا نماز فرض ہو لیکن سنت ہے، کہ مقرر کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے یہ حدیث اور یہ صحیح ہے ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اور روایت کی منصور بن معتمر نے ابواسحاق سے مانند روایت ابوبکر بن عیاش کے۔

❀❀❀❀

(٤٥٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ ، وَلٰكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (صحیح . صحیح الترغیب : ٥٩٠)

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ وتر ایسا ضروری نہیں جیسے فرض نماز ہو، لیکن سنت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کو مقرر کیا ہے۔

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

اس بیان میں کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

(٤٥٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (١١٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ وتر پڑھ لیا کروں میں سونے سے پہلے۔

فائدہ: کہا عیسیٰ بن ابی عزہ نے کہ تھے شعبی وتر پڑھ لیا کرتے تھے اول شب میں پھر سوتے تھے اور اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوثور ازدی کا نام حبیب بن ابوملیکہ ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے یہ کہ نہ سوئے آدمی جب تک وتر نہ پڑھ لے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو ڈرے تم میں سے کہ نہ اٹھ سکے گا آخر شب میں تو وتر پڑھ لے اول شب میں اور جو طمع کرے رات کے اٹھنے کا تو وتر پڑھے آخر شب میں اس لیے کہ اخیر رات میں جو قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے (ابن ماجه (١١٨٧) الروض (١٠٢٥) الصحيحة (٢٦١٠)روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے کہا روایت کی ہم سے ابومعاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَ آخِرِهِ

اس بیان میں کہ وتر رات کے شروع اور آخر دونوں میں پڑھنا درست ہے

(٤٥٦) عَنْ مَسْرُوقٍ : أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةُ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَانْتَهٰى، وِتْرُهُ حِيْنَ مَاتَ فِيْ وَجْهِ السَّحَرِ. (صحيح) الروض (١٠٢٥) صحيح ابى داؤد (١٢٨٩)

ترجمہ: روایت ہے مسروق سے انہوں نے پوچھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال نبی ﷺ کے وتر کا سو فرمایا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ساری رات میں جب چاہتے وتر پڑھ لیتے اول شب بھی اور اوسط شب اور آخر شب میں بھی یہاں تک کہ مقرر ہو گیا آپ کے وتر کا وقت جب وفات ہوئی چھٹے حصے میں آخر شب کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے وتر پڑھنا آخر شب میں۔

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

وتر کی سات رکعتوں کے بیان میں

(٤٥٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، فَلَمَّا كَبِرَ

وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا نبی ﷺ وتر پڑھتے تھے تیرہ رکعت پھر جب بوڑھے ہوئے اور ضعف آیا تو پڑھنے لگے وتر سات رکعت۔

فائدہ: اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے وتر کی تیرہ اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک رکعت بھی کہا اسحاق بن ابراہیم نے معنی اس حدیث کے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت وتر کی یہ ہیں کہ پڑھتے تھے شب کو تیرہ رکعتیں وتر سمیت سو منسوب کی گئی نماز شب یعنی تہجد وتر کی طرف اور وتر کو راوی نے وتر کہا ہے۔ اور روایت کی اس باب میں ایک حدیث بھی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند لائے اس کو جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اوتروا یا أهل القران یعنی تہجد پڑھو اے اہل قرآن تو معلوم ہوا اس سے کہ تہجد کو بھی وتر کہتے ہیں اس لیے کہ آپ ﷺ نے اہل قرآن کو حکم فرمایا تہجد کا۔

❀❀❀❀

ضروری نوٹ: البانی کی ترمذی میں حدیث (۴۵۸) نہیں ہے جبکہ (۴۶۰) دو مرتبہ ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ اگر (۴۵۸) لگائیں تو تخریج اور تحقیق غلط ہو جاتی ہے۔ کیونکہ موجودہ حدیث (۴۵۹) مسلم وغیرہ میں نہیں ہے۔

٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

وتر کی پانچ رکعتوں کے بیان میں

(٤٥٩) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۰۹-۱۲۱۰) ((صلاۃ التراویح))

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے تھی نماز رسول اللہ ﷺ کی تیرہ رکعت رات میں وتر پڑھتے اس میں سے پانچ رکعت کہ نہ بیٹھتے اس میں مگر اخیر میں پھر جب اذان دیتا مؤذن کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھتے بہت ہلکی یعنی قرأت اس میں کم ہوتی۔

فائدہ: اس باب میں ابوایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہ وتر پانچ ہی رکعت ہے اور کہتے ہیں نہ بیٹھے اس میں مگر اخیر میں۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

وتر کی تین رکعتوں کے بیان میں

(٤٦٠) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ ، يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ ، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ : ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾

(ضعيف جدًا . المشكاة : ١٢٨١) اس میں حارث اعور راوی سخت ضعیف اور متہم ہے۔ العقيلى (٢٠٨/١) الميزان (٤٣٥/١) تهذيب (١٤٥/٢) تقريب (١٠٣٢) تهذيب الكمال (١٠٢٥۔ ٢٤٤/٥) كتاب الضعفاء (٦٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر کی تین رکعت اور پڑھتے تھے اس میں نو سورتیں مفصل سے پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں کہ اخیر ان کی قل هو الله احد ہوتی۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابوایوب اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نہیں ذکر کیا بعض نے ابی بن کعب کا اور بعض نے کہا عبدالرحمٰن بن ابزیٰ روایت کرتے ہیں ابی سے کہا ابوعیسیٰ نے گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس طرف کہ وتر پڑھے آدمی تین رکعت کہا سفیان نے تیرا جی چاہے وتر پڑھ پانچ رکعت چاہے تین رکعت چاہے ایک رکعت اور کہا سفیان نے میرے نزدیک بہتر ہے تین رکعت اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اہل کوفہ کا روایت کی ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا محمد بن سیرین نے وتر پڑھتے ہیں پانچ رکعت بھی اور تین رکعت اور ایک رکعت بھی اور جانتے ہیں ان سب کو بہتر۔

❀❀❀❀

(٤٦٠) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، قَالَ : كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِخَمْسٍ وَ بِثَلَاثٍ وَ بِرَكْعَةٍ وَ يَرَوْنَ كُلَّ ذٰلِكَ حَسَنًا .

(ضعيف جداً) المشكاة (١٢٨١) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہشام بن حسان مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے محمد بن سیرین سے کہتے ہیں کہ وہ وتر پڑھتے پانچ رکعت اور تین رکعت اور ایک رکعت اور ان سب کو اچھا جانتے ہیں۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

وتر کی ایک رکعت کے بیان میں

(٤٦١) عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنه ، فَقُلْتُ : أُطِيْلُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ؟ فَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، وَ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ، وَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ

وَالْأَذَانُ فِي أُذُنِهِ [يَعْنِي : يُخَفِّفُ]. (اسناده صحيح) ابن ماجه (١١٤٤ـ ١٣١٨)

ترجمہ: روایت ہے انس بن سیرین سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا دراز کروں میں قرأت کو فجر کی سنتوں میں سو فرمایا انہوں نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رات کو دو دو رکعت اور وتر پڑھتے ایک رکعت اور دو رکعت پڑھتے اس وقت کہ آذان کی آواز ان کے کان میں آتی یعنی قرأت نہایت کم ہوتی۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے کہ کہتے ہیں کہ جدا کر دے آدمی تیسری رکعت کو پہلی دو رکعتوں سے اور وتر پڑھے ایک رکعت کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا۔

❀❀❀❀

٩ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَا يَقْرَأُ بِهِ فِي الْوِتْرِ

وتر کی قراءت کے بیان میں

(٤٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى ﴾ وَ ﴿ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ.
(اسناده صحيح) الروض النضير (٤٤٢) ((صفة الصلاة)) التراويح (١١٣) ابن ماجه (١١٧٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک ایک سورت ایک ایک رکعت میں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عائشہ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور قل ھو اللہ احد اور اختیار کیا ہے اکثر علمائے صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے پڑھنا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى کا پہلی رکعت میں اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ دوسری میں اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تیسری میں۔

(٤٦٣) عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى ﴿ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ ﴿ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ ﴿ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ. (صحيح) المشكاة (١٢٦٩) صحيح ابى داؤد (١٢٨٠)
بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند خصیف راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالعزیز بن جریج سے کہا پوچھا میں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری میں قل یاایها الکافرون اور تیسری میں قل هو الله احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس.

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالعزیز یہ بیٹے ہیں ابن جریج کے اور دوست ہیں عطاء کے اور ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

❀❀❀❀

١٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں قنوت پڑھنے کے بیان میں

(٤٦٤) عَنْ أَبِي الْحَوْرَآءِ السَّعْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : **عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ:** ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَ عَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَ تَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَ بَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ ، وَ قِنِي شَرَّمَا قَضَيْتَ ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ)).

(صحیح . الارواء : ٤٢٩ . المشکاة : ١٢٧٣ . التعلیق علی صحیح ابن خزیمة : ١٠٩٥) صحیح ابی داؤد (١٢٨١)

ترجمہ: روایت ہے ابوالحوراء سے کہا انہوں نے کہا حسن بن علی نے سکھائے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمات کہ کہا کروں میں ان کو وتر میں اللهم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو ان میں جن کو ہدایت کی تو نے اور عافیت دے مجھے ان میں جن کو عافیت دی تو نے اور ضامن ہو جا میرا ان میں جن کی ضمانت کی تو نے اور برکت دے مجھ کو اس میں جو دیا ہے تو نے مجھ کو اور بچا اس کے شر سے جو تقدیر میں لکھا ہے تو نے اس لیے کہ تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر کوئی حکم نہیں کر سکتا اور نہیں ذلیل ہوتا جس کا تو متکفل ہو بڑی برکت والا ہے تو رب ہمارا اور بلندی والا۔

فائدہ : اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر روایت سے ابو الحوراء کی اور نام ان کا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے باب میں اس سے اچھی اور اختلاف ہے علماء کا قنوت وتر میں سو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تو کہا ہے قنوت وتر میں پڑھے تمامی سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نہ پڑھتے تھے قنوت مگر نصف آخر میں رمضان کے بعد رکوع

کے اور بعض اہل علم بھی اسی طرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ يَنْسَى

اس شخص کے بیان میں جو وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے
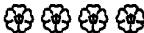
(٤٦٥) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ ، فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ)). (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح ١٢٦٨ و ١٢٧٩) الارواء (١٥٣/٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سو جائے اور وتر نہ پڑھے ہوں یا بھول جائے تو پڑھ لے جب یاد آئے یا نیند سے بیدار ہو۔

(٤٦٦) حَدَّثَنَا عبد اللّٰه بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ)). (صحيح ، الارواء : ٤٢٢)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو سو جائے بغیر وتر پڑھے اور وقت جاتا رہے تو پڑھ لے جب صبح کو اٹھے۔

فائدہ : اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے سنا ہے میں نے ابوداؤد سنجری سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے حال عبدالرحمٰن بن زید کا جو بیٹے ہیں اسلم کے سو کہا احمد نے بھائی ان کے عبداللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور سنا میں نے محمد کو ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ کا کہ وہ ضعیف کہتے تھے عبدالرحمٰن بن زید اسلم کو اور کہا عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور بعض لوگ گئے ہیں اہل کوفہ سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں وتر پڑھ لے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔
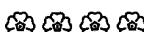
۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

صبح سے پہلے وتر پڑھنے کے بیان میں

(٤٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ)).
(صحيح . الارواء : ٢/ ١٥٤) صحيح أبي داود (١٢٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو وتر۔

(٤٦٨) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَوْتِرُوْا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوْا)).

(صحيح) الارواء (٤٢٢)

ترجمہ: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھو۔

(٤٦٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ ، فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ ، فَأَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ)). (صحيح . الارواء : ٢/ ١٥٤) صحيح ابى داؤد (١٢٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب طلوع ہو چکی فجر تو جاتا رہا سب رات کی نمازوں کا وقت اور وتر کا بھی سو وتر پڑھ لیا کرو طلوع فجر سے پہلے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اور سلیمان بن موسیٰ اکیلے ہیں اس لفظ کے بیان کرنے میں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے لا وتر بعد صلوٰۃ الصبح یعنی وتر نہیں ہیں نماز صبح کے بعد اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اہل علم سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ وتر پڑھنا ضروری نہیں صبح کی نماز کے بعد۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ

اس بیان میں کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں

(٤٧٠) عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ)). (صحيح) صحيح ابى داؤد (١٢٩٣)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جو شخص پڑھ چکا ہو وتر اول شب میں اور پھر اٹھے آخر شب میں تو کہا بعض علماء نے اور جوان کے بعد تھے کہ توڑ ڈالے اور ایک رکعت اس میں ملا دے پھر پڑھتا رہے جو چاہے پھر وتر پڑھ لے آخر میں نماز کے اس لیے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے اور اسی طرف گئے ہیں اسحاق اور کہا بعض علماء صحابہ وغیرہ نے جو وتر پڑھ چکا ہو اول شب میں پھر سو گیا اور اٹھا آخر شب میں تو نماز پڑھے جتنی چاہے اور چھوڑ دے وتر کو اپنے حال پر یعنی دوبارہ وتر کی اور ایک رکعت ملانے کی حاجت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک کا اور یہی صحیح ہے کہ مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کئی حدیثوں میں کہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی ہے بعد وتر کے بھی تو پھر اعادہ وتر کیا ضروری ہے۔

(٤٧١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ. (صحيح) المشكاة (١٢٨٤)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھا کرتے تھے بعد وتر کے دو رکعت۔

فائدہ: اور مروی ہے اس کی مانند ابوامامہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور کتنے لوگوں سے نبی ﷺ کا پڑھنا۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں

(٤٧٢) عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ، فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَوْ تَرْتُ، فَقَالَ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن یسار سے کہا تھا میں سفر میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ جو پیچھے رہ گیا میں ان سے پوچھا کہاں تھا تو کہا میں نے وتر پڑھتا تھا تو کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کیا نہیں ہے تجھ کو رسول اللہ ﷺ میں ریس اچھی میں نے دیکھا ہے آپ ﷺ کو وتر پڑھتے ہوئے اپنی سواری پر۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اس طرف اور کہتے ہیں کہ وتر پڑھ لے سواری پر اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعض کہتے ہیں وتر نہ پڑھے سواری پر اور جب وتر کا ارادہ ہو تو سواری سے اترے اور زمین پر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز کے بیان میں

(٤٧٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ)). (ضعيف) الروض النضير (١١١) التعليق الرغيب ١/٢٣٥) تخريج المشكاة (١٣١٦) (التحقيق الثانى) اس میں موسیٰ بن فلاں بن انس راوی مجہول ہے۔ تقریب (۷۰۲۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھے دن چڑھے بارہ رکعت بنادے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک محل جنت میں سونے سے۔

فائدہ: اس باب میں ام ہانی اور ابو ہریرہ اور نعیم بن ہمار اور ابوذر اور عائشہ اور ابوامامہ اور عتبہ بن عبد اسلمی اور ابن ابی اوفیٰ اور ابو سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے۔

❁❁❁❁

(٤٧٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِيءٍ، فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَاغْتَسَلَ، فَسَبَّحَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. (صحيح

الارواء (٤٦٤) مختصر الشمائل (٢٤٦) صحيح ابى داؤد (١١٦٨)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا کسی نے خبر نہیں دی مجھ کو کہ اس نے دیکھا ہو رسول اللہ ﷺ کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے مگر ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہ بیان کیا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ آئے ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن اور غسل کیا اور پڑھیں آٹھ رکعتیں میں نے نہیں دیکھا کبھی پڑھی ہو نماز اس سے ہلکی فقط اتنا تھا کہ پورا کرتے تھے آپ ﷺ رکوع اور سجدہ یعنی ہلکا پن فقط قرأت کی کمی سے تھا نہ یہ کہ رکوع و سجدہ برابر نہ ہو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گویا احمد نے یقین کیا ہے اس باب میں کہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ام ہانی کی ہے اور اختلاف کیا ہے نعیم میں سو بعض نے کہا نعیم بن خمار ہیں اور بعض نے کہا ابن ہمار اور ابن ہبار بھی کہا جاتا ہے اور ابن ہمام بھی اور صحیح ابن ہمار ہے اور ابو نعیم کو وہم ہو گیا اس میں سو کہا ابن خمار اور خطا کی اس میں پھر چھوڑ دیا یہ کہنا اور کہا نعیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے ابو نعیم سے۔

(٤٧٥) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ ذَرٍّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ: ((ابْنُ اٰدَمَ ارْكَعْ لِيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ اٰخِرَهُ)). (صحيح . التعليق الرغيب : ١/ ٢٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے وہ اللہ تعالیٰ سے کہ ارشاد کیا پروردگار تعالیٰ نے اے بیٹے آدم کے! پڑھ میرے لیے چار رکعت دن کے شروع میں کفایت کروں گا تیرے کاموں کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع اور نضر بن شمیل اور کتنے لوگوں نے حدیث کے اماموں نے نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم نہاس کو مگر اسی روایت سے۔

(٤٧٦) عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحٰى ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). (ضعيف . المشكاة : ١٣١٨) التعليق الرغيب (٢٣٥/١) اس میں نہاس بن قہم راوی ضعیف ہے۔ ميزان الاعتدال (٢٧٤/٤) تقريب (٧٢٢٣) تهذيب ٤٧٨/١٠)

ترجمہ: روایت ہے نہاس بن قہم سے وہ روایت کرتے ہیں شداد بن ابوعمار سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ہمیشہ پڑھا کرے دو رکعت ضحیٰ کی بخشے جائیں گے گناہ اس کے اگرچہ ہوں دریا کی جھاگ کے برابر۔

❀❀❀❀

(٤٧٧) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُولَ: لَا يَدَعُ، وَ يَدَعُهَا حَتّٰى نَقُولَ: لَا يُصَلِّي. (ضعيف . الارواء : ٤٦٠) اس میں عطیہ العوفی راوی ضعیف ہے۔ تقريب (٤٦٣١) تهذيب التهذيب (٢٢٤/٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے ضحیٰ کی یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ چھوڑیں گے اور چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ پڑھیں گے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

١٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

زوال کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

(٤٧٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَآءِ ، وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ)).

(صحيح) المشكاة المصابيح حديث (١١٦٨) صحيح الترغيب (٥٨٤) صحيح ابى داؤد (١١٥٣) تعليق على صحيح ابن خزيمة (١٢١٤) مختصر الشمائل (٢٤٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے چار رکعت آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ظہر کے پہلے اور فرماتے یہ ایسی گھڑی ہے کہ کھلتے ہیں اس وقت دروازے آسمان کے سو چاہتا ہوں میں کہ چڑھیں میرے لیے نیک عمل۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن سائب کی حسن ہے غریب ہے اور

مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت بعد زوال کے سلام نہ پھیرتے تھے اس میں مگر اخیر میں۔

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

نمازِ حاجت کے بیان میں

(٤٧٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ، أَوْ إِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ آدَمَ ، فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ' أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)). (ضعيف جدًا) تخريج مشكاة المصابيح حديث (١٣٢٧) التعليق الرغيب (١/٢٤٢۔ ٢٤٣) ابن ماجه حديث (١٣٨٤) مستدرك الحاكم (١/٣٢٠) اس ميں قائد بن عبدالرحمن راوی ضعيف هے۔ تقريب (٥٣٩٠) تهذيب (٨/٢٥٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بنی آدم سے تو چاہیئے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اور درود پڑھے نبی ﷺ پر پھر کہے لا الہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑے عرش کا سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا مانگتا ہوں میں سبب تیری رحمتوں کے اور جس سے ضرور ہو تیری بخشش اور لوٹ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر بخش دے اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کھول دے اس کو یعنی دور کر دے اس کو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھ کو مگر پورا کر دے اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے، فائد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں حدیث میں اور فائدہ ابوالورقاء ہیں۔

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ

نمازِ استخارہ کے بیان میں

(٤٨٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا ، كَمَا

يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ، يَقُوْلُ: ((إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ، ثُمَّ لِيَقُلْ : اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ ؛ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِيْنِي وَمَعِيْشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ، أَوْ قَالَ : فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَاٰجِلِهٖ فَيَسِّرْهُ لِي ، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيْهِ ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِيْنِي وَ مَعِيْشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ، أَوْ قَالَ : فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهٖ۔ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهٖ. قَالَ: وَ يُسَمِّي، حَاجَتَهٗ)). (صحیح) الروض (٦٢٥) صحیح الترغیب (٦٨٢) صحیح ابی داؤد (١٣٧٦، ١٣٧٩)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ ﷺ استخارہ سکھاتے ہم کو ہر کام میں جیسے سکھاتے تھے سورت قرآن کی فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے کسی کام کو تو چاہیے پڑھے دو رکعت سوائے فرض کے پھر کہے اللهم سے ارضنی به تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ میں خیر طلب کرتا ہوں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور طلب کرتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل سے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو خوب جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبوں کا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا عاجل امری و آجله اور معنی اس کے بھی یہی ہیں پس آسان کر مجھ پر یہ کام پھر برکت دے مجھ کو اس میں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے دین میں اور دنیا میں یا انجام کار میں یا فرمایا فی عاجل امری و آجله اور معنی اس کے بھی وہی ہیں تو دور کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھ کو اس سے اور قدرت دے مجھ کو خیر پر جہاں ہو پھر راضی کر مجھ کو اس کے ساتھ اور کہا نام لے اپنی حاجت کا یعنی ہذا الامر کی جگہ پر جیسے نکاح، سفر وغیرہ جو کام ہو۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابوایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمٰن بن ابوالموال کے اور وہ ایک شیخ مدنی اور ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان نے بھی ایک حدیث اور عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے بہت اماموں نے حدیث کے۔

١٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ

صلوٰۃ التسبیح کے بیان میں

(٤٨١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِي

صَلَاتِي ، فَقَالَ: ((كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا وَ سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا ، واحْمَدِيهِ عَشْرًا ، ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتِ، يَقُولُ: نَعَمْ نَعَمْ)). (حسن الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا ام سلیم رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں رسول اللہ ﷺ کے پاس صبح کو اور عرض کیا سکھلا دیجئے مجھ کو ایسے کلمات کہ کہوں میں ان کو نماز میں سو فرمایا آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہہ دس بار اور سبحان اللہ کہہ دس بار اور الحمد للہ کہہ دس بار پھر مانگ جو مانگنا ہو کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہاں ہاں قبول کرتا ہے تیری دعا کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو اور فضل بن عباس اور ابورافع رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے اور حسن ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کئی روایتیں صلوٰۃ التسبیح کے باب میں لیکن کچھ زیادہ صحیح نہیں، اور روایت کیا ہے ابن مبارک اور کئی عالموں نے صلوٰۃ التسبیح کو اور ذکر کیا فضیلت کو اس کی روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے کہا بیان کیا ہم سے ابووہب نے کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کو کہ تسبیح کی جاتی ہے اس میں تو کہا انہوں نے تکبیر اولیٰ کہے پھر پڑھے سبحانك اللهم سے غيرك تک پھر کہے پندرہ بار سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر پھر اعوذ باللهاور بسم الله پڑھ کر فاتحہ اور کوئی سورت پھر پڑھے دس بار سبحان اللہ سے آخر تک پھر رکوع کرے اور پڑھے وہی کلمہ دس بار پھر سر اٹھائے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے اور کہے دس بار پھر سر اٹھائے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے دوسرا اور کہے دس بار پھر پڑھے اسی طرح چار رکعت سو یہ پچھتر تسبیحیں ہیں ہر رکعت میں، شروع میں پڑھی جائیں پندرہ بار پھر قرأت کرے پھر تسبیح پڑھے دس بار، سو اگر پڑھے یہ نماز ہر رات کو تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ سلام پھیر دے دو دو رکعت پر اور اگر ان کو پڑھے تو اختیار ہے کہ دو سلام میں پڑھے یا ایک سلام میں کہا ابووہب نے خبر دی مجھ کو عبدالعزیز ابن ابو زرقہ نے کہ کہا عبداللہ نے رکوع میں پہلے سبحان ربی العظیماور سجدہ میں پہلے سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار کہہ لے بعد اس کے یہ تسبیحات پڑھے کہا احمد بن عبدہ نے بیان کیا مجھ سے وہب بن زمعہ نے خبر دی مجھ کو عبدالعزیز نے اور وہ بیٹے ابو زرقہ کے ہیں، کہا انہوں نے پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اگر سہو کرے کوئی اس نماز میں کیا تسبیحیں پڑھے سجدہ سہو میں بھی دس دس بار کہا نہیں وہ تو فقط تین سو ہیں۔ (صحيح . التعليق الرغيب : ١/ ٢٣٩)

❀❀❀❀

(٤٨٢) عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ : ((يَا عَمِّ أَلَا أَصِلُكَ، أَلَا أَحْبُوْكَ ، أَلَا أَنْفَعُكَ؟)) قَالَ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((يَا عَمِّ ، صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ ، فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَ ةُ ، فَقُلْ : اللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ، ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ ارْفَعْ

رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ، ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ، ثُمَّ أَرْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ اسْجُدِ الثَّانِيَةَ فَقُلْهَا عَشْرًا ، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَ سَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ، وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِيْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ ، لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَقُوْلَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمُعَةٍ، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ))، فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهُ حَتّٰى قَالَ: ((فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ)). (صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۱۳۲۸-۱۳۲۹) صحیح الترغیب (۶۷۸)

ترجمہ: روایت ہے ابورافع رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اے چچا میرے کیا نہ کروں سلوک میں تمہارے ساتھ کیا نہ دوں میں تم کو کیا نفع نہ پہنچاؤں میں، تم کو کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا آپ ﷺ نے اے چچا میرے پڑھو چار رکعت اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پھر جب پوری ہو جائے قرأت تو کہو اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ پندرہ بار قبل رکوع کے پھر رکوع کر اور کہہ دو وہی کلمہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا پھر کہہ دس بار پھر سجدہ کر اور کہہ دس بار پھر سر اٹھا اپنا اور کہہ دس بار پھر سجدہ کر دوسرا اور کہہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار قبل کھڑے ہونے کے یعنی جلسۂ استراحت میں سو یہ پچھتر بار ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں اگر ہوں گے گناہ تیرے مثل ریگ درہم برہم کے تو بھی بخشے گا اس کو اللہ تعالیٰ کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ ﷺ کون کہہ سکتا ہے اس کو ہر روز فرمایا اگر نہیں کہہ سکتے تم ہر روز تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہ کہو تم ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینے میں پھر یوں ہی فرماتے رہے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ فرمایا ہر سال میں ایک بار۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابورافع کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کے طریقے کے بیان میں

(۴۸۳) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ: ((قُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)). (صحیح) الارواء (۳۰۲) الروض (۸۴۱، ۸۴۳) صحیح أبی داود (۸۹۶) ((الصفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ سلام بھیجنا آپ پر تو ہم جان چکے

اب درود کیونکر بھیجنا ہے آپ پر فرمایا آپ ﷺ نے کہو تم اللھم سے دوسری حمید مجید تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا تعریف والا اور بزرگی والا ہے اور برکت بھیج اوپر محمد کے اور آل محمد ﷺ کے جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے کہا محمود نے کہا ابواسامہ نے اور زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا عبدالرحمٰن نے اور کہتے تھے ہم درود میں وعلینا معھم یعنی رحمت اور برکت بھیج ہمارے اوپر بھی ان سب کے ساتھ۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابوحمید اور ابومسعود اور طلحہ اور ابوسعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بھی کہتے ہیں کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔

❀❀❀❀

٢١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت کے بیان میں

(٤٨٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)). (ضعیف . التعليق الرغيب : ٢/ ٢٨٠) المشكاة (٩٢٣) اس میں عبداللہ بن کیسان راوی مجہول ہے۔ میزان (٢/ ٤٧٤) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند حسن ہے۔ عبداللہ بن کیسان کو بغوی اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ دوست آدمیوں سے میرے نزدیک قیامت کے دن وہ ہے جس نے بہت بھیجا درود مجھ پر۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ جس نے پڑھا ایک بار درود مجھ پر، بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود اور لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں۔

(٤٨٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٣٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو درود بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابوطلحہ اور انس اور ابی بن کعب رضی اللہ عنھم سے بھی

روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ثوری سے اور کئی عالموں سے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور صلوٰۃ ملائکہ کی استغفار۔

❀❀❀❀

(٤٨٦) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ ﷺ)). (حسن . الصحيحة : ٢٠٥٣) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند میں ابوقرۃ الاسدی مجہول ہے۔تقریب (۸۳۱۵)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا دعا لٹکی ہوئی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں ذرا نہیں چڑھتی جب تک درود نہ بھیجے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے علاء بن عبدالرحمٰن وہ بیٹے ہیں یعقوب کے وہ مولیٰ ہیں حرقہ کے اور علاء تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں انس بن مالک وغیرہ سے اور عبدالرحمٰن بن یعقوب والد ہیں علاء کے وہ تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری سے اور یعقوب کبار تابعین سے ہیں کہ ملاقات کی ہے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور روایت بھی کی ان سے۔

❀❀❀❀

(٢٨٧) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا إِلَّا مَنْ قَدْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ . (حسن الاسناد)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے عباس بن عبدالعظیم عنبری نے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے انہوں نے اپنے باپ عبدالرحمٰن سے انہوں نے علاء کے دادا یعقوب سے کہا یعقوب نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نہ خرید و فروخت کرے کوئی ہمارے بازار میں جب تک خوب سمجھ نہ پیدا کرے دین میں یعنی مسائل معاملات سے خوب آگاہ نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے مترجم کہتا ہے اس حدیث کو کچھ اس باب سے تعلق نہیں فقط یہ حدیث ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی واسطے لکھی کہ اس سے یعقوب کی سماعت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور ملاقات ان کی ثابت ہو جیسا اوپر مذکور ہوا تھا۔

ابواب الجمعة

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ٤) جمعہ کے بیان میں (التحفة ...)

١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے دن کی فضیلت کے بیان میں

(٤٨٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَ فِيهِ: أُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، وَ فِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ)).

(صحيح . الاحاديث الصحيحة : ١٥٠٢ . التعليق على صحيح ابن خزيمة : ٣/ ١١٦) صحيح ابى داؤد (٩٦١)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے سب دنوں سے بہتر کہ جس میں آفتاب نکلتا ہے دن جمعہ کا ہے اسی میں پیدا ہوئے آدم علیہ السلام اسی میں داخل ہوئے جنت میں اسی دن نکلے جنت سے اور قائم نہ ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

فائدہ : اس باب میں ابولبابہ اور سلیمان اور ابوذر اور سعید بن عبادہ اور اوس بن اوس رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرجٰى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے دن کی اس گھڑی کے بیان میں جس میں دعا کے قبول ہونے کی امید ہے

(٤٨٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجٰى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ)). (حسن . المشكاة : ١٣٦٠ . التعليق الرغيب : ١/ ٦٥١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ڈھونڈو وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے سوائے اس سند کے اور محمد بن ابوحمید ضعیف ہیں ضعیف کہا ہے ان کو بعض اہل علم نے ان کی کمی حافظہ کے سبب سے اور ان کو حماد بن ابوحمید بھی کہا جاتا ہے اور کہتے ہیں وہی ابوابراہیم انصاری ہیں جو منکر الحدیث ہیں اور تجویز کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے ہے غروب آفتاب تک اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا احمد بن حنبل نے اکثر حدیثوں میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں امید ہے دعا قبول ہونے کی وہ بعد نماز عصر کے ہے اور امید ہے بعد زوال آفتاب کے بھی۔

(٤٩٠) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ)) ، قَالُوا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ ؟ قَالَ: ((حِيْنَ تُقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى انْصِرَافٍ مِنْهَا)). (ضعيف جدًا) التعليق الرغيب (١/ ٢٥٠۔ ٢٥١) ضعيف الترغيب (٤٤٣) صحيح الترغيب (١/ ٢٩٧) اس میں کثیر بن عبداللہ کو حافظ ابن حجر ابن معین شافعی، ابوداؤد، دارقطنی، ابن حبان نے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے انہوں نے ابوعامر عقدی سے انہوں نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بے شک جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے کوئی بندہ کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ وہ چیز' پوچھا صحابہ نے یارسول اللہ ﷺ وہ کون سی گھڑی ہے؟ فرمایا جس وقت سے تکبیر ہوتی ہے نماز کی یعنی نماز جمعہ وغیرہ کی اس وقت سے لوگوں کے پھرنے تک۔

فائدہ : اس باب میں ابوموسیٰ اور ابوذر اور سلمان اور عبداللہ بن سلام اور ابولبابہ اور سعد بن عبادہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن ہے غریب ہے۔

(٤٩١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، وَ فِيهِ أُهْبِطَ مِنْهَا ، وَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي

فَيَسْأَلُ اللّٰهُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ))، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ ، فَذَكَرْتُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثَ ، فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ ، فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِهَا ، وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ، قَالَ : هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، قُلْتُ: كَيْفَ تَكُونُ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي)) ، وَ تِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ؟)) قُلْتُ : بَلٰى ، قَالَ : فَهُوَ ذَاكَ)) . (صحيح) التعليق الرغيب (١/٢٥١) المشكاة (١٣٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر سب دنوں میں کہ نکلتا ہے اس میں آفتاب جمعہ کا دن ہے کہ اس میں پیدا ہوئے آدم علیہ السلام اور اس میں گئے جنت میں اور اسی دن اتارے گئے جنت سے اور اس دن میں ایک گھڑی ہے کہ نہیں پاتا اس کو کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہو پھر مانگے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر ملا میں عبداللہ بن سلام سے اور بیان کی یہ حدیث سو کہا انہوں نے میں خوب جانتا ہوں اس گھڑی کو سو کہا میں نے خبر دو مجھ کو اور بخیلی نہ کرو فرمایا انہوں نے وہ بعد عصر کے ہے غروب آفتاب تک کہا میں نے کیونکر ہو سکتی ہے بعد عصر کے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالت نماز میں اور بعد عصر کے تو کوئی نماز نہیں پڑھتا، کہا عبداللہ بن سلام نے کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو بیٹھے کہیں انتظار میں نماز کے تو گویا نماز ہی میں ہے کہا میں نے ہاں یہ تو فرمایا ہے کہا عبداللہ نے یہی مراد ہے آپ کی یعنی بعد عصر کے جو منتظر بیٹھا رہے مغرب کا وہ بھی نماز میں ہے اور وہ گھڑی بھی اسی وقت میں ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ دراز ہے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث صحیح ہے کہا معنی اخبرني بها ولا تضنن بها عليّ کے یہ ہیں کہ بخیلی نہ کرو اور ضنین بخیل کو کہتے ہیں اور ضنین جس سے بدظن ہوں اور لوگ تہمت کریں۔

❀ ❀ ❀

٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کے بیان میں

(٤٩٢) عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ ، فَلْيَغْتَسِلْ)).
(صحيح) الروض (٤٩٢، ٤٩٣، ٥٦٠) التعليق على ابن خزيمة (١٧٤٩، ١٧٥١)

ترجمہ: روایت کی سالم نے اپنے باپ سے کہ سنا انہوں نے نبی ﷺ سے کو کہ فرماتے تھے کہ جو آئے جمعہ کی نماز کو تو چاہیے کہ نہالے۔

فائدہ : اس باب میں ابو سعید اور عمر اور جابر اور براء اور عائشہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمر سے وہ اپنے

باپ سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث اور روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے اور کہا محمد نے حدیث زہری کی سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور حدیث عبداللہ بن عبداللہ کی اپنے باپ سے دونوں صحیح ہیں اور کہا بعض اصحاب زہری نے روایت کی مجھ سے آل نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے روز جمعہ میں کہ اتنے میں داخل ہوئے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کے تو پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کون سی گھڑی ہے یہ یعنی اتنی دیر کیوں لگائی تو کہا انہوں نے کچھ دیر نہ کی میں نے مگر اتنی کہ سنی میں نے اذان اور وضو کیا اور حاضر ہوا فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کفایت نہ کی تم نے وقت کی تاخیر پر اور اول وقت کے فوت ہونے پر یہاں تک کہ وضو کیا بجائے غسل کے اور معلوم ہے تم کو کہ آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے غسل کا روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے ح اور روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بھی انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور روایت کی مالک نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سالم سے کہا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن آخر حدیث تک کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے حال ان روایتوں کا تو کہا صحیح حدیث زہری کی ہے سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور کہا محمد نے مروی ہوئی یہ حدیث مالک سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے یہی حدیث۔

(٤٩٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا. حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے یہی حدیث' اور بیان کی' ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے۔

(٤٩٤) **وَرَوَاهُ يُونُسُ وَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذَا؟ فَقَالَ : مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ ، وَمَا زِدْتُ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ، قَالَ: وَالْوُضُوْءَ أَيْضًا! وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ.** (صحيح)

ترجمہ: اور روایت کیا یونس اور معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک صحابی رسول داخل ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کونسی گھڑی ہے؟ (یعنی اتنی دیر کیوں لگائی) تو انہوں نے کہا میں نے دیر نہ کی مگر میں نے اذان سنی اور وضو کیا اور حاضر ہوا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے صرف وضو پر کفایت کیا اور یقیناً آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کرنے کا حکم دیا ہے؟۔

(٤٩٥) عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

ترجمہ: روایت ہے سالم سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے پس ذکر کیا اس حدیث کو۔

❀❀❀❀

۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(٤٩٦) عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ غَسَّلَ وَ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا أَجْرُ سَنَةٍ، صِيَامِهَا وَ قِيَامِهَا)) قَالَ مَحْمُوْدٌ فِي هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ وَكِيْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَ غَسَّلَ امْرَأَتَهُ قَالَ: وَ يُرْوٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ: مَنْ غَسَّلَ رَأْسَهُ وَاغْتَسَلَ.

(صحيح) المشكاة (١٣٨٨) صحيح ابی داؤد (٣٧٢) التعليق الرغيب (١/٢٤٧)

ترجمہ: روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے جس نے غسل کیا جمعہ کے دن اور غسل کروایا اور سویرے چلا مسجد کو اور پایا ابتدائی خطبہ اور نزدیک ہوا امام سے اور سنا خطبہ کو اور چپ رہا ہوگا اس کو ہر قدم پر کہ رکھے اس نے راہ میں ثواب ایک برس کی عبادت کا کہ دن کو روزہ رکھا ہو اس میں اور رات بھر نماز پڑھی ہو کہا محمود نے اس حدیث کے معنی میں وکیع نے کہا اغتسل یعنی خود نہایا اور غسّل یعنی اپنی بیوی کو نہلایا اور مروی ہے کہ ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں و اغتسل یعنی آپ نہایا اور غسّل یعنی سر دھویا۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابوبکر اور عمران بن حصین اور ابوذر اور سلمان اور ابوسعید اور ابن عمر اور ابوایوب سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث اوس بن اوس کی حسن ہے اور ابوالاشعث صنعانی کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے دن وضو کرنے کے بیان میں

(٤٩٧) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَ نِعْمَتْ، وَ مَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ)). (صحيح) المشكاة (٥٤٠) صحيح ابی داؤد (٣٨٠) التعليق على ابن خزيمة (١٧٥٧)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے وضو کیا جمعے کے دن تو خیر اور خیر کیا اور جس نے

غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور روایت کی بعض اصحاب قتادہ نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے اور روایت کیا بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے افضل جانتے ہیں غسل کو اگر چہ وضو بھی ان کے نزدیک کفایت کرتا ہے جمعہ کے دن اور کہا شافعی نے جو روایتیں آئی ہیں رسول اللہ ﷺ سے ان سے فضیلتِ غسل ثابت ہوتی ہے نہ واجب ہونا غسل کا اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی کہ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا وضو بھی کفایت کرتا ہے اور تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا ہے غسل کا جمعہ کے دن میں اور اگر یہ دونوں جانتے ہوتے کہ فرمانا رسول اللہ ﷺ کا بطریق وجوب کے ہے تو نہ چھوڑتے حضرت عمر بن خطاب حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو بے نہلائے اور نہ چھپی رہتی اس کے واجب ہونے کی حقیقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر باوصف ان کے علم کے، لیکن صاف دلالت ہے اس حدیث میں کہ غسل جمعہ کا افضل ہے واجب نہیں۔

(٤٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا)).

(صحيح) صحيح أبي داود (٩٦٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر آیا جمعہ کی نماز کے واسطے اور نزدیک ہوا امام سے اور خوب سنا خطبہ اور چپ رہا خطبہ ہوتے وقت بخشے جائیں گے اس کے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ جو کھیلتا ہٹاتا رہا کنکریوں کو تو اس نے بے فائدہ کام کیا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي التَّبْكِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ
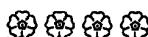
باب: جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے کے بیان میں

(٤٩٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً ءَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَّ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ)).

(صحيح) التعليق الرغيب (١/٢٥٥) صحيح الترغيب (٧١٣) صحيح ابى داؤد (٣٧٧)

تشریح: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو غسل کرے جمعہ کے دن جیسا نہاتے ہیں جنابت سے یعنی بخوبی احتیاط سے نہائے اور اول گھڑی مسجد کو جائے گویا قربانی کی اونٹ کی یعنی ایسا ثواب پائے اور جو جائے دوسری گھڑی میں تو گویا قربانی کی ایک گائے کی اور جو جائے تیسری گھڑی میں گویا قربانی کی ایک سینگ دار مینڈھے کی اور جو آیا چوتھی گھڑی میں تو گویا ذبح کی ایک مرغی اور جو آیا پانچویں گھڑی میں تو گویا اللہ کی راہ میں دیا ایک بیضہ پھر جب نکلے امام خطبہ پڑھنے کو تو آ جاتے ہیں فرشتے خطبہ سننے کو یعنی پھر فرشتے اس آنے والے کا نام نہیں لکھتے اور خود خطبہ سننے میں مشغول رہتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب: بغیر عذر کے جمعہ ترک کرنے کے بیان میں

(٥٠٠) عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ)).

(حسن صحيح) المشكاة (١٣٧١) التعليق الرغيب (٢٥٩) التعليق على ابن خزيمة (١٨٥٧، ١٨٥٨) صحيح أبي داود (٩٦٥)

تشریح: روایت ہے عبیدہ بن سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں ابوالجعد سے کہ مراد لیتے ہیں ان سے ضمری کو اور محمد بن عمر کے قول میں ان کو صحبت بھی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہا ابوالجعد نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے چھوڑ دیا جمعہ کی نماز کو تین بار سستی سے یا اس کو حقیر جان کر تو مہر کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوالجعد کی حسن ہے اور کہا پوچھا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے نام ابوالجعد ضمری کا سو نہ پہچانا اور نہ بتایا انہوں نے نام ان کا اور کہا میں نہیں جانتا ان کی کوئی روایت رسول اللہ ﷺ سے سوا اس حدیث کے، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے محمد بن عمرو کے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ مِنْ كَمْ يُؤْتٰى إِلَى الْجُمُعَةِ؟

باب: اس بیان میں کہ کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو؟

(٥٠١) عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ قُبَآءٍ، عَنْ أَبِيهِ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ

نَّشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَآءٍ. (ضعیف الاسناد) سند میں رجل من اھل قباء مجہول راوی ہے۔نیز ثویر راوی ضعیف ہے۔تقریب (۸۶۲)

ترجمہ: روایت ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل قباء کی وہ اپنے باپ سے کہ تھے صحابی نبی ﷺ کے کہا ان کے باپ نے حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ حاضر ہوا کریں ہم جمعے کے واسطے قباء سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور نہیں ثابت ہوا اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ میں حاضر ہونا اس کو ضروری ہے جو رات کو پہنچ جائے اپنے گھر میں یعنی بعد نماز جمعہ کے اپنے مکان تک لوٹ سکے اور اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں کہ مروی ہیں معارک بن عباد سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سعید مقبری سے اور ضعیف کہا یحییٰ بن سعید قطان نے عبداللہ بن سعید مقبری کو حدیث میں اور اختلاف ہے علماء کا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ سو بعضوں نے کہا جو رات کو پہنچ سکے اپنے مکان کو اس پر واجب ہے حاضر ہونا اور بعض نے کہا جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس پر جو سنے اذان کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ فرماتے تھے تھا میں احمد بن حنبل کے پاس سو ذکر آیا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ، سو احمد بن حنبل نے اس باب میں کوئی روایت نہیں کی نبی ﷺ سے کہا احمد بن حسن نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے کہا احمد بن حنبل نے کیا نبی ﷺ سے روایت ہے کہا میں نے ہاں۔

(۵۰۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ ثَنَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلٰى أَهْلِهِ**)). قَالَ: فَغَضِبَ عَلَيَّ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ قَالَ لِيْ: أَسْتَغْفِرُ رَبَّكَ وَاسْتَغْفِرْ رَبَّكَ۔ إِنَّمَا فَعَلَ بِهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا لِأَنَّهُ لَمْ يَعُدَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ شَيْئًا وَ ضَعَّفَهُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ. (ضعيف جدًا . المشكاة : ۱۳۷۶) اس میں عبداللہ بن سعید مقبری راوی کذاب ہے۔معارک بن عباد اور حجاج بن نصیر دونوں ضعیف راوی ہیں۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے حجاج بن نصیر نے کہا روایت کی ہم سے معارک بن عباد نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جمعہ واجب ہوتا ہے اس پر جو رات کو پہنچ سکے اپنے گھر تک۔ کہا احمد بن حسن نے جب سنا احمد بن حنبل نے غصہ ہو گئے مجھ پر اور کہا مغفرت مانگ تو اپنے رب سے اور وہ اس لیے غصہ ہوئے کہ انہوں نے اس حدیث کو حدیث نہ سمجھا بلکہ ضعیف جانا اس کو بسبب اسناد کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: وقتِ جمعہ کے بیان میں

(۵۰۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ.

(صحیح) ((الاجوبة النافعة)) صحیح ابی داؤد (۹۹۵)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے نماز جمعہ کی جب ڈھلتا تھا آفتاب۔

فائدہ: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں سلمہ بن اکوع اور جابر اور زبیر بن عوام سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر اجماع ہے اکثر اہل علم کا کہ وقت جمعے کا جب ہے کہ آفتاب ڈھل جائے مانند ظہر کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تجویز کیا بعض نے اگر نماز جمعہ قبل زوال کے پڑھے تو جائز ہے اور کہا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جس نے پڑھی قبل زوال کے اس پر اعادہ ضروری نہیں۔

(٥٠٤) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اوپر کی روایت کے۔

❁❁❁❁

١٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر خطبہ دینے کے بیان میں

(٥٠٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتَّى أَتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ. (صحيح . الصحيحة : ٢١٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کے ڈنڈا کے پاس پھر جب بنایا منبر، رونے لگا وہ ڈنڈا کھجور کا یہاں تک کہ آئے آپ ﷺ اس کے پاس اور لپٹ گئے اس سے پس چپ رہا۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور سہل بن سعد اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور غریب ہے اور معاذ بن علاء وہ بصری ہیں بھائی ہیں ابن عمرو بن علاء کے۔

❁❁❁❁

١١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب: دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے بیان میں

(٥٠٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ، قَالَ : مِثْلَ مَا يَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ. (صحيح . الارواء : ٦٠٤) صحيح ابى داؤد (١٠٠٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے جمعہ کے دن پھر بیٹھ جاتے تھے یعنی ایک خطبے کے بعد پھر کھڑے

ہوتے اور خطبہ ر، کہا راوی نے جیسا آج کے دن لوگ کرتے ہیں۔

فائدہ : اس باب میں ... بر بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی ... ب کہ فرق کردے دونوں خطبوں میں ایک جلسہ کے ساتھ۔

❁❁❁❁

۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ قَصْرِ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ چھوٹا دینے کے بیان میں

(۵۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَّ خُطْبَتُهُ قَصْدًا۔ (صحیح) الارواء (۳/۷۱) صحیح ابی داؤد (۱۰۰۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے تھا میں نماز پڑھتا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو ہوتی تھی نماز آپ ﷺ کی متوسط اور خطبہ آپ ﷺ کا متوسط یعنی نہ بہت دراز اور نہ بہت کم۔

فائدہ : اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر قرآن پڑھنے کے بیان میں

(۵۰۸) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ ﴿ وَ نَادَوْا يَا مَالِكُ ﴾ الاية. (صحیح . الارواء : ۳/ ۷۵)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے ونادوا یامالك۔

فائدہ : اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث یعلیٰ بن امیہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور یہ حدیث ہے ابن عیینہ کی اور اختیار کیا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ امام پڑھے خطبے میں کچھ آیتیں قرآن کی، کہا امام شافعی نے جب خطبہ پڑھے امام اور نہ پڑھے خطبہ میں کچھ تو دوبارہ پڑھے خطبہ کو، مترجم کہتا ہے کہ پوری آیت جو حدیث میں مذکور ہوئی ہے یہ ہے ونادوا یامالك لیقض علینا ربك قال انکم ما کثون یعنی اور پکارا اہل دوزخ نے اے مالک حکم کردے ہمارے اوپر رب تیرا کہا مالک نے تم ہمیشہ رہنے والے ہو اور یہ حال اہل دوزخ کا ہے کہ ہزار برس تک مالک کو کہ نام ہے خازن دوزخ کا پکاریں گے اور فریاد کریں گے اور مالک ان کو ہزار برس کے بعد جواب دے گا اور یہ کہے گا کہ تم ہمیشہ

رہنے والے ہو کبھی دوزخ سے تم کو نکلنا اور عذاب سے نجات نہیں۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اِسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

امام کی طرف منہ کر لینے کے بیان میں جب وہ خطبہ دے

(۵۰۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا .

(صحيح عند الالباني. سلسله احاديث الصحيحة : ۲۰۸۰) بعض محققین نے اس کو محمد بن الفضل کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب چڑھتے منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو تو ہم سامنے کر لیتے آپ ﷺ کے، اپنے منہ۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور منصور کی حدیث ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے محمد بن فضل بن عطیہ کے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث ہیں ہمارے اصحاب کے نزدیک یعنی حدیثوں کو یاد نہیں رکھتے بھلا دیتے ہیں ایسے شخص کو ذاہب الحدیث کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کی طرف منہ کر لینے کو جب خطبہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور صحیح روایت اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی ثابت نہیں ہے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَآءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

اس بیان میں کہ جب آدمی مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لے

(۵۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَقُمْ فَارْكَعْ)) . (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۰۲۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کہ آیا ایک آدمی سو فرمایا نبی ﷺ نے کیا نماز پڑھی تو نے تحیۃ المسجد یا سنت جمعہ؟ عرض کیا اس نے: نہیں، فرمایا آپ ﷺ نے کھڑا ہو اور پڑھ لے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۵۱۱) عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّيْ، فَجَآءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَأَبٰى حَتّٰى صَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كَادُوْا لَيَقَعُوْا بِكَ فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ

رَجُلًا جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ. (حسن صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۲۱)

ترجمہ: روایت ہے عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح سے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آئے جمعہ میں اور مروان خطبہ پڑھتا تھا سو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، پس آئے چوکیدار کہ بٹھا دیں ان کو پس نہ مانا انہوں نے یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر جب فارغ ہوئے نماز جمعہ سے آئے ہم ان کے پاس اور کہا ہم نے: اللہ تعالیٰ رحم کرے تم پر یہ تو گرے پڑتے تھے تمہارے اوپر سو فرمایا انہوں نے کبھی نہ چھوڑوں گا اس چیز کو جس کو دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پھر ذکر کیا کہ ایک مرد آیا جمعے کے دن میلی کچیلی صورت میں اور نبی ﷺ خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا پھر حکم کیا آپ ﷺ نے سو پڑھی اس نے دو رکعتیں اور نبی ﷺ خطبہ پڑھتے تھے۔

فائدہ: کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ پڑھ لیتے تھے دو رکعت جب آتے تھے اور امام خطبہ پڑھتا ہوتا تھا اور حکم بھی کرتے تھے اس کا اور تھے ابوعبدالرحمٰن مقری جائز سمجھتے تھے اسے کہا ابوعیسیٰ نے اور سنا میں نے ابن ابی عمر سے کہتے تھے کہا ابن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ ہیں مامون ہیں حدیث میں اور اس باب میں جابر اور ابوہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہلِ علم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعضوں نے جب آئے مسجد میں اور خطبہ پڑھتا ہو تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اول صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے علاء بن خالد قرشی سے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو کہ آئے مسجد میں جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا تھا سو پڑھی دو رکعتیں پھر بیٹھ گئے بنظر تابعداری حدیث کے اور انہی نے روایت جابر سے نبی ﷺ سے یہ حدیث۔

❀❀❀❀

۱۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ
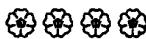
اُس بیان میں کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو کلام کرنا مکروہ ہے

(۵۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ: أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا)). (صحیح) الارواء (۶۱۹) صحیح الترغیب (۷۱۸) صحیح ابی داؤد (۱۰۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہے جمعہ کے دن اور امام پڑھتا ہو چپ رہ تو اس نے بھی لغو بات کی یعنی کسی کو چپکا بھی کرے تو اشارہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ بہت مکروہ ہے آدمی کو کلام کرنا خطبے کے وقت اور کہتے ہیں جب

دوسرا شخص کلام کرے تو اس کو اشارے سے چپ کرائے اور اختلاف کیا ہے سلام اور چھینک کے جواب دینے میں۔ سو بعض علماء نے دونوں کی رخصت دی ہے خطبے کے وقت میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء تابعین سے وغیرہم نے ان دونوں کو اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

❀❀❀❀

١٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس بیان میں کہ جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے

(٥١٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلٰى جَهَنَّمَ)). (ضعيف) التعليق الرغيب (١/٢٥٦) نقد التاج (٢١٩) المشكاة (١٣٩٢) اس میں رشدین بن سعد اور زبان بن فائد دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پھاندے گردنیں لوگوں کی جمعے کے دن، بنایا جائے گا پل جہنم کا یعنی اس پر سے چڑھ کر لوگ جہنم کو عبور کریں گے۔

فائدہ : اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رشدین بن سعد کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں گردنیں پھاند کر جانے کو جمعے کے دن اور بہت برا کہا ہے اس کو لوگوں نے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں اور ضعیف کہا ہے ان کو بسبب کمی حافظہ کے۔

❀❀❀❀

١٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

امام کے خطبے کے درمیان احتباء کی کراہت کے بیان میں

(٥١٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. (حسن . المشكاة : ١٢٩٣) صحيح أبي داود (١٠١٧)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے حبوہ سے جمعے کے دن جب امام خطبہ پڑھتا ہو۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے حبوہ کو

جمعہ کے دن میں جب امام خطبہ پڑھتا ہو اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان میں سے ہیں عبداللہ بن عمر وغیرہ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ خطبے کے وقت اگر کسی نے احتباء کیا تو مضائقہ نہیں۔ مترجم کہتا ہے حبوہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر دو زانو کھڑے کر کر ہاتھوں سے اوپر حلقہ کرے یا کسی کپڑے کو پیچھے ڈال کر زانو اور کمر ملا کر حلقہ کرے اور اس میں اکثر نیند آ جاتی ہے اس لیے مکروہ ہے اسی کو احتباء بھی کہتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀
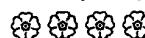
١٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْأَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

اس بیان میں کہ منبر پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

(٥١٥) **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ مُنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ وَ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ فَقَالَ عُمَارَةُ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ **لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَ اَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ**. (صحیح) صحیح ابی داؤد (١٠١٢)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے احمد بن منیع نے کہا انہوں نے بیان کیا ہم سے ہشیم نے انہوں نے حصین سے کہا سنا میں نے عمارہ بن رویبہ کو اس وقت میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھتا تھا اور اٹھائے تھا اپنے ہاتھوں کو دعا میں تو کہا عمارہ نے خراب کرے اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں نکموں چھوٹوں کو بے شک دیکھا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں زیادہ کرتے تھے اتنے پر اور اشارہ کیا ہشیم نے کلمے کی انگلی سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَذَانِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی اذان کے بیان میں

(٥١٦) **عَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ و أَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ [1].

(صحیح) ((لاجوبة النافعة)) (ص٩) صحیح ابی داؤد (٩٩٨، ٩٩٩)

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اذان تھی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جب نکلتا امام اور تکبیر ہوتی نماز کی پھر جب ہوا زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تو زیادہ ہوئی تیسری اذان منارہ پر یعنی مع تکبیر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] زوراء ایک جگہ کا نام ہے مدینہ کے بازار میں۔

٢١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْإِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

امام کے منبر سے اترنے کے بعد بات کرنے کے بیان میں

(٥١٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَنَّ النَّبِيُّ ﷺ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ. (شاذ) ضعیف ابی داؤد (٢٠٩) اس میں جریر بن حازم منفرد ہے۔امام بخاری اوردیگر محدثین نے اس حدیث کوضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ باتیں کرتے تھے نبی ﷺ ضرورت کی جب اترتے منبر پر سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اس حدیث کونہیں جانتے ہم مگر جریر بن حازم کی روایت سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے وہم کیا جریر بن حازم نے اس حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے کہا تکبیر کہی گئی نماز کی پھر پکڑ لیا ایک مرد نے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کا پھر باتیں کرتے رہے آپ ﷺ اس سے یہاں تک کہ بعضے لوگ اونگھنے لگے کہا محمد نے حدیث تو یہ ہے اور جریر بن حازم وہم کر جاتے ہیں کتنی چیزوں میں اور وہ سچے ہیں کہا محمد نے اور وہم کیا جریر نے ثابت کی حدیث میں اور کہا روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو یعنی نکلتے ہوئے۔ کہا محمد نے مروی ہے حماد بن زید سے کہا تھے ہم ثابت بنانی کے پاس سو روایت کی حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو سو وہم کیا جریر نے اور گمان کیا کہ یہ حدیث بیان کی ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

(٥١٨) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ.

(صحيح) صحيح ابى داؤد (١٩٧)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بعد تکبیر نماز کے باتیں کرتے ہوئے ایک آدمی سے کہ کھڑا تھا آنحضرت ﷺ اور قبلے کے بیچ میں پھر باتیں کرتا رہا وہ آپ ﷺ سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے بعضوں کہ اونگھتے ہوئے بہت دیر تک کھڑے رہنے سے رسول اللہ ﷺ کے۔

❀❀❀❀

٢٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی قراءت کے بیان میں

(٥١٩) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ

وَخَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ ﴿ إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ ﴾ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَأَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ: تَقْرَأُ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ هُمَا بِالْكُوْفَةِ:: فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا .

(صحيح) الارواء (٢/٦٤) صحيح ابى داؤد (١٠٢٩)

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ بن ابورافع سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہا انہوں نے خلیفہ کیا مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینے میں اور آپ گیا مکے کو سونماز پڑھائی ہم کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی سو پڑھی سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں اذا جاء ك المنافقون کہا عبیداللہ نے پھر ملا میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور کہا میں نے: پڑھی تم نے دو سورتیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے کوفہ میں سو فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابوعنبسہ خولانی سے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ پڑھتے تھے جمعہ میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور هل اتك حديث الغاشيه۔

❀❀❀❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَا يَقْرَأُ بِهِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس بیان میں کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے

(٥٢٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ﴿ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ ﴾ السَّجْدَةَ وَ ﴿ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ﴾)).

(صحيح) الارواء (٣/٩٥) الروض (٦٢٦) صحيح أبى داود (٩٥٨) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے جمعے کے دن نماز صبح میں تنزیل السجدہ اور هل اتی عل الانسان۔

فائدہ : اور اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا (امام ترمذیؒ) ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو سفیان ثوری اور کتنے لوگوں نے مخول سے۔

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَ بَعْدَهَا

جمعے سے پہلے اور اس کے بعد کی نماز کے بیان میں

(٥٢١) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

(صحيح) الارواء (٦٢٤) صحيح ابى داؤد (١٠٣٧)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے جمعے کے دن دو رکعتیں۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ نافع کے بھی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

(۵۲۲) عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ)). (صحیح) الارواء (۳/۹۱) صحیح ابی داؤد (۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳)

ترجمہ: روایت ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما جب پڑھ چکتے جمعہ اور پھرتے تو دو رکعت پڑھتے اپنے گھر میں پھر کہتے کہ اسی طرح کرتے تھے رسول اللہ ﷺ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۵۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا)).

(صحیح) الارواء (۶۲۵) ((الاجوبة النافعة)) (۳۶) صحیح ابی داؤد (۱۰۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چاہے تم میں سے نماز پڑھنا بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان ابن عیینہ سے کہا جانتے تھے ہم سہیل بن ابوصالح کو ثابت تر حدیث میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت قبل جمعے کے اور چار بعد جمعے کے اور مروی ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے حکم کیا بعد جمعے کے دو رکعت کا پھر اس کے بعد چار رکعت کا' اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعود کے قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحاق نے اگر پڑھے مسجد میں جمعے کے دن تو پڑھے چار رکعت اور اگر پڑھے گھر میں تو پڑھے دو رکعت اور دلیل لائے ہیں کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھنے والا ہو تم میں سے بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی نے روایت کی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور پھر انہی نے بعد نبی ﷺ کے پڑھیں مسجد میں بعد جمعے کے دو رکعت اور دو رکعت کے بعد چار رکعت۔ روایت کی ہم سے یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے سفیان نے ان ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہا دیکھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پڑھتے ہوئے بعد جمعے کے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعت۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے میں نے نہ دیکھا کسی کو اچھا بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے اور نہ دیکھا کسی کو روپے

پیسے ذلیل ہوں اس کے سامنے جیسا دیکھا زہری کو بے شک اس کے سامنے روپیہ ایسا ذلیل تھا جیسے اونٹ کی مینگنی کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے ابن ابی عمر کو کہتے تھے سنا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے تھے عمرو بن دینار بڑے تھے زہری سے۔

❀❀❀❀
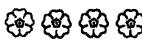
۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

اس کے بیان میں جو جمعہ کی ایک رکعت پائے

(٥٢٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ)) .

(صحيح) الارواء (٨٧/٣) الروض (٥٥٥) صحيح ابى داؤد (١٠٢٦) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس نے پائی ایک رکعت نماز سے اس نے پائی وہ نماز۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس نے پائی ایک رکعت جمعہ کی پڑھے دوسری اور جو ملے امام سے قعدہ میں چار رکعت ظہر کی پڑھ لے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن قیلولہ کرنے کے بیان میں

(٥٢٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ .

(صحيح) صحيح ابى داؤد (٩٩٧)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا نہ ہم صبح کا کھانا کھاتے تھے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کے اور نہ قیلولہ کرتے تھے مگر بعد جمعہ کے۔

فائدہ : اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۔ بَابُ : فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَّجْلِسِهِ

اس بیان میں کہ جو جمعہ میں اونگھے وہ اپنی جگہ سے ہٹ بیٹھے

(٥٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا نَعِسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ

مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ)) . (صحيح . التعليق على ابن خزيمة : ۱۸۱۹) صحيح أبي داود (۱۰۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے جمعہ کے دن تو ہٹ بیٹھے اپنی جگہ سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن سفر کرنے کے بیان میں

(۵۲۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَغَدَا أَصْحَابُهٗ فَقَالَ: أَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ؟)) فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَقَالَ: ((لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ)) . (ضعيف الاسناد) حکم نے مقسم سے صرف پانچ روایات سنی ہیں اور یہ ان میں سے نہیں۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف و مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا بھیجا نبی ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ اور اتفاق سے وہ جمعے کا دن تھا پس صبح کو روانہ ہو گئے رفیق عبداللہ کے اور کہا عبداللہ نے پیچھے رہتا ہوں میں اور نماز پڑھتا ہوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر مل جاتا ہوں رفیقوں سے پھر جب پڑھ چکے نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا آپ ﷺ نے ان کو اور فرمایا کس نے باز رکھا تجھ کو صبح سے جانے کے رفیقوں کے ساتھ عرض کیا انہوں نے چاہا میں نے کہ نماز پڑھ لوں آپ ﷺ کے ساتھ پھر مل جاؤں گا ان سے سو فرمایا آپ ﷺ نے اگر خرچ کرے تو ساری چیزیں زمین کی نہ پائے گا ان کے سویرے چلنے کے ثواب کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا ان کو شعبہ نے اور نہیں ہے یہ حدیث ان پانچوں سے اور ہے یہ حدیث ایسی کہ نہیں سنی حکم نے مقسم سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے جمعے کے دن سفر کرنے میں سو بعض نے کہا کچھ مضائقہ نہیں ہے روانگی میں جمعے کے دن جب تک وقت نہ آیا ہو نماز کا اور کہا بعض نے کہ جب صبح ہو جائے جمعے کی تو بے نماز پڑھے نہ نکلے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ باب: مَاجَاءَ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعے کے دن مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کے بیان میں
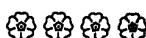
(۵۲۸) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَآءُ لَهُ طِيبٌ)) . (ضعيف . المشكاة : ١٤٠٠ ضعيف الجامع الصغير (٢٧٣٧) اس میں یزید بن ابی زیاد قرشی کوفی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لازم ہے مسلمانوں کو کہ نہائیں جمعے کے دن اور لگائے ہر ایک تم میں سے خوشبو اپنے گھر کی پھر اگر نہ پائے تو پانی اس کے لیے خوشبو ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور ایک شیخ انصاری سے روایت ہے کہا روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابوزیاد نے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے اور روایت ہشیم کی اچھی ہے اسماعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے اور اسماعیل بن ابراہیم تیمی ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

(٥٢٩) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ : نَحْوَهُ مَعْنَاهُ. (اسناده ضعيف انظر ما قبله)

ترجمہ: یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے اسی اسناد کے ساتھ مانند اوپر کی حدیث کے۔

ابواب العیدین

عن رسول اللہ ﷺ

۵. (المعجم ...) عیدین کے بیان میں (التحفۃ ...)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ

عیدین کے لیے پیدل چلنے کے بیان میں

(۵۳۰) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ. (حسن عند الالبانی) الارواء (٦٣٦) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔اس میں حارث اعور ضعیف اور ابو اسحاق اور شریک قاضی دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا سنت ہے پیدل نکلنا عید کو اور کچھ کھا لینا قبل نکلنے کے یعنی عید فطر میں۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ مستحب ہے پیدل نکلنا عید کو اور سوار نہ ہو بغیر عذر کے۔

۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اس بیان میں کہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھنی چاہیے

(۵۳۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ

يَخْطُبُوْنَ. (صحيح) الارواء (٦٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے عیدوں کی قبل خطبے کے پھر خطبہ پڑھتے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہ نماز عیدوں کی قبل خطبے کے پڑھنا چاہیے اور کہتے ہیں پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر وہ مروان بن حکم ہے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

اس بیان میں کہ نماز عیدین اذان اور تکبیر کے بغیر ہے

(٥٣٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. (حسن صحيح) صحيح ابى داؤد (١٠٤٢)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نمازیں عیدوں کی نہ ایک مرتبہ نہ دو مرتبہ یعنی بہت بار بغیر اذان اور اقامت کے۔

فائدہ: اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اس پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا اذان نہ دی جائے نماز عیدین کے لیے اور نہ کسی نفل نماز کے واسطے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَآءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

عیدین کی نماز کی قراءت کے بیان میں

(٥٣٣) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ ﴿ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلٰى ﴾ وَ ﴿ هَلْ أَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا)).

(صحيح) الروض (٨٨٩) صحيح ابى داؤد (١٠٢٨)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا نبی ﷺ پڑھتے تھے عیدوں اور جمعے میں سبح اسم ربك الأعلىٰ اور هل أتٰك حديث الغاشية اور کبھی ایک ہی دن ہوتے جمعہ اور عید تو پڑھتے آپ ﷺ یہی سورتیں دونوں میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر

کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل حدیث ابوعوانہ کی اور اختلاف کیا ہے ابن عیینہ کے شاگردوں نے کہ کسی نے روایت کی ابن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حبیب ابن سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور حبیب بن سالم کی کوئی روایت اپنے باپ سے معلوم نہیں ہوتی اور حبیب ابن سالم مولیٰ ہیں نعمان بن بشیر کے اور روایت کی ہیں انہوں نے نعمان سے بہت حدیثیں اور مروی ہے ابن عیینہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مانند روایت ان لوگوں کے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ پڑھتے تھے نماز عیدین میں سورۂ قاف اور إقتربت الساعة اور یہی کہتے ہیں شافعی۔

(٥٣٤) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِـ ﴿ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴾، وَ ﴿ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾ . (صحيح) الارواء (٦٦٤) الصحيحة (١٠٤٧)

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے کہ عمر بن خطاب نے پوچھا ابوواقد لیثی سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ عید فطر اور عیدالاضحیٰ میں؟ تو کہا ابوواقد نے پڑھتے تھے ق والقرآن المجيد اور إقتربت الساعة وانشق القمر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عیینہ نے ان سے ضمرہ بن سعید نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

(٥٣٥) عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ترجمہ: ضمرہ بن سعید نے اسی اسناد کے ساتھ روایت کیا مانند اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

عیدین کی تکبیرات کے بیان میں

(٥٣٦) عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ فِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. (صحيح) المشكاة (١٤٤١) التعليق على ابن خزيمة (١٤٣٨، ١٤٣٩)

ترجمہ: روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کثیر کے دادا سے کہ نبی ﷺ نے تکبیریں کہیں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں سات قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پانچ قرأت سے پہلے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث کثیر کے دادا کی حسن ہے اور اس باب میں سب روایتوں سے اچھی ہے اور نام کثیر کے دادا کا عمرو بن عوف مزنی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب

نبی ﷺ وغیرہم سے اور ایسا ہی مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے امامت کی مدینے میں اسی طرح اور یہی قول ہے اہلِ مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے عیدین میں نو تکبیریں کہیں پہلی رکعت میں پانچ قبل قرأت کے اور دوسری میں چار بعد قرأت کے مع تکبیر رکوع کے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے ایسا ہی اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهَا

اس بیان میں کہ عیدین سے پہلے اور ان کے بعد کوئی نماز نہیں ہے

(٥٣٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا . (صحيح) الارواء (٦٣١) صحيح أبي داود (١٠٥١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نکلے عید فطر میں اور پڑھیں دو رکعتیں یعنی عید کی اور پہلے اس کے اور بعد اس کے کوئی نماز نہ پڑھی۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے، اور اسی پر عمل ہے بعض نے علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا ہے ایک گروہ نے صحابہ وغیرہم سے نماز پڑھنے کو بعد صلوٰۃ العیدین کے اور قبل اس کے اور قول اوّل زیادہ صحیح ہے۔

(٥٣٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، وَ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ. (حسن صحيح . الارواء : ٣/ ٩٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ نکلے عید میں اور نماز نہ پڑھی عید کے قبل اور نہ بعد اور ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَآءِ فِي الْعِيدَيْنِ

عورتوں کے عیدین میں نکلنے کے بیان میں

(٥٣٩) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ الْأَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيدَيْنِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَ يَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ! إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ؟. قَالَ: ((فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا)) .

(صحيح) الصحيحة (١٤٠٧) صحيح ابی داؤد (١٠٤١ـ ١٠٤٣)

ترجمہ: روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ روانہ کرتے تھے کنواری لڑکیوں کو اور جوانوں کو اور پردہ نشینوں کو اور حیض والیوں کو عیدین کی نماز میں مگر حیض والی عورتیں کنارے رہتی تھیں نماز سے اور حاضر رہتی تھیں دعا میں مسلمانوں کے۔ عرض کیا ایک نے ان میں سے یارسول اللہ! اگر نہ ہو کسی کے پاس چادر؟ فرمایا آپ ﷺ نے: مانگ کر دے اس کو بہن اس کی اپنی چادر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حضرت حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے مانند اس کے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنھم سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث امّ عطیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور رخصت دی ہے عورتوں کو عیدین میں نکلنے کی اور مکروہ کہا ہے اس کو بعض نے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے مکروہ جانتا ہوں میں آج کے دن نکلنا عورتوں کا عیدین میں پھر اگر نہ مانے عورت تو اذن دے خاوند اس کا میلے کپڑوں میں نکلنے کا اور زینت نہ کرے اور اگر زینت کرے تو شوہر کو جائز ہے کہ منع کرے اس کو نکلنے سے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے اگر دیکھتے رسول اللہ ﷺ ان چیزوں کو جونئی نکالی ہیں عورتوں نے تو منع کرتے ان کو مسجد میں آنے سے جیسے منع کی گئیں تھیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے بھی برا کہا آج کے دن عورتوں کے نکلنے کو عید میں۔

(٥٤٠) عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ.

ترجمہ: روایت کی ہے ہشام بن حسان نے حفصۃ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مانند اس کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْعِيدَيْنِ فِي طَرِيقٍ وَرُجُوعِهِ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ عیدین میں ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے

(٥٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ.

(صحيح) المشكاة (١٤٤٧) الارواء (٣/١٠٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ جب نکلتے عید کو تو جاتے ایک راستہ سے اور لوٹتے دوسرے سے۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابورافع رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابوتمیلہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث فلیح بن سلیمان سے انہوں نے سعید بن حارث سے

انہوں نے جابر بن عبداللہ سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے امام کو کہ جب نکلے ایک راہ سے تو لوٹے دوسرے راہ سے بنظر اس حدیث کے اور یہی قول ہے شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

اس بیان میں کہ عید الفطر کے دن نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا چاہیے

(٥٤٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : انَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ . (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح حديث (١٤٤٠)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ ﷺ نہ نکلتے تھے عید فطر میں جب تک کچھ کھا نہ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے عید اضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نے نہیں پہچانتا میں ثواب بن عتبہ کی کوئی حدیث سوا اس کے اور مستحب کہا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ نہ نکلے عید فطر میں بغیر کچھ کھائے اور مستحب کہا ہے کہ افطار کرے کھجور پر اور عید الاضحیٰ میں کچھ نہ کھائے جب تک نہ پڑھے نماز۔

❀❀❀❀

(٥٤٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلٰى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلّٰى . (صحيح) المشكاة (١٤٤٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ افطار کرتے تھے دن فطر کے کئی کھجوروں سے قبل عید گاہ جانے کے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب السفر

عن رسول اللہ ﷺ

سفر کے بیان میں (....)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں نماز قصر کرنے کے بیان میں

(٥٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا. (اسناده صحيح) الروض (٥١٨) صحيح ابى داؤد (١١٠٨) الارواء (٥٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا سفر کیا میں نے نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ سو یہ سب ظہر اور عصر کی دو دو رکعت پڑھتے تھے اور کچھ نہیں پڑھتے تھے قبل اس کے اور نہ بعد اس کے یعنی نوافل اور سنن وغیرہ اور کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اگر مجھے پڑھنا ہوتی کچھ نماز قبل فرض کے اور بعد اس کے تو فرض ہی کو تمام کرتا۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور انس اور عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے سوا روایت یحییٰ بن سلیم کے مانند اس مضمون کے اور کہا

محمد بن اسماعیل نے اور مروی ہے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے جو اولاد ہیں سراقہ کی وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے عطیہ عوفی سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نفل پڑھتے تھے سفر میں نماز سے قبل اور بعد اور صحیح طرح پر ثابت ہوا ہے کہ نبی ﷺ قصر کرتے تھے نماز میں سفر کے اندر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنے شروع خلافت میں اور عمل اسی پر ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ تمام اور پوری نماز پڑھتی تھیں سفر میں اور عمل اسی پر ہے جو مروی ہوا نبی ﷺ سے اور وہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا مگر شافعی کہتے ہیں قصر کی رخصت ہے اور اگر پوری پڑھے تو بھی کافی ہے۔

❀❀❀❀

(٥٤٥) **عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ : سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَ مَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَ مَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ خِلَافَتِهِ أَوْ ثَمَانِيَ سِنِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.** (صحيح بما قبله) بعض محققین کہتے ہیں اس میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے تقریب (٤٧٣٤)

ترجمہ: روایت ہے ابونضرہ سے کہ سوال کیا گیا عمران بن حصین سے مسافر کی نماز کا تو کہا انہوں نے حج کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو پڑھی آپ ﷺ نے دو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور حج کیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ برس تک ان کی خلافت میں یا آٹھ برس تک تو پڑھیں دو رکعتیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٥٤٦) **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ.** (صحيح) صحيح ابي داؤد (١٠٨٥)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چار رکعت ظہر کی مدینہ میں اور عصر کی دو رکعت ذوالحلیفہ میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

(٥٤٧) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.** (صحيح. الارواء: ٣/ ٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے نبی ﷺ نکلے مدینہ سے مکہ کی طرف یعنی حجۃ الوداع میں کسی سے ڈرتے نہ تھے مگر پروردگار سے عالموں کے سو پڑھیں دو رکعتیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ ؟

اس بیان میں کہ کتنی مدت تک نماز قصر کی جائے؟

(۵۴۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ؟ قَالَ: عَشْرًا. (صحیح) الارواء (۳/۵) صحیح ابی داؤد (۱۱۱۶)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول اللہ ﷺ کے مدینے سے مکے تو تو پڑھیں دو رکعتیں۔ کہا راوی نے پوچھا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کتنے دن ٹھہرے رسول اللہ ﷺ مکے میں؟ کہا دس دن۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ ٹھہرے رہے بعض سفروں میں انیس دن تک پڑھتے رہے دو رکعتیں کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سو ہم جب ٹھہرتے ہیں انیس دن تک یا اس کے اندر پڑھتے ہیں دو رکعتیں اور اگر اس سے زیادہ رہیں تو پوری کرتے ہیں نماز کو اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جو اقامت کرے دس دن تو پوری نماز پڑھے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جو ٹھہرے پندرہ دن وہ پوری کرے نماز اور مروی ہے ان سے بارہ دن بھی اور مروی ہے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہ انہوں نے کہا جب چار دن ٹھہرے تو چار پڑھے، اور روایت کیا اس بات کو اس سے قتادہ اور عطاء خراسانی نے اور روایت کیا ان سے داؤد بن ابی ہند نے اس کے خلاف اور اختلاف کیا علماء نے بعد اس کے اس امر میں تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ نے وقت مقرر کیا پندرہ دن کا اور کہا جب نیت کر چکے پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری نماز پڑھے اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے بارہ دن کی اقامت کی تو پوری پڑھے۔ اور کہا شافعی اور مالک اور احمد نے جب نیت کرے چار دن کی تو پوری پڑھے اور کہا اسحاق نے اس باب میں سب سے زیادہ قوی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے کہ ایک تو انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے اور دوسرے عمل کیا اس پر بعد نبی ﷺ کے کہ جب اقامت کرے انیس دن تو پوری نماز پڑھے اور اس پر اجماع ہے تمام علماء کا کہ پوری پڑھنا جب ہے کہ نیت اقامت کی ہو اور اگر نیت اقامت کی نہ ہو تو پوری نہ پڑھے اگر چہ برسوں گزر جائیں۔

❀❀❀❀

(۵۴۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلَّى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا

رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ تِسْعَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا. (صحيح) الارواء (٥٧٥) صحيح ابی داؤد (١١١٤)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سفر کیا نبی ﷺ نے تو پڑھی انیس دن تک دو دو رکعت۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہم بھی پڑھتے ہیں انیس دن تک دو رکعت پھر جب اس سے زیادہ ٹھہریں گے تو چار پڑھیں گے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

٣۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نفل پڑھنے کے بیان میں

(٥٥٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ. (ضعيف عند الالبانی) المشكاة (١٣٠٢) ابوبسرہ الغفاری کے متعلق ذہبی کہتے ہیں غیر معروف ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے حاکم اور ذہبی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا ساتھ رہا میں رسول اللہ ﷺ کے اٹھارہ سفروں میں سو کبھی نہ دیکھا میں نے کہ چھوڑی ہوں آپ ﷺ نے دو رکعتیں جب ڈھلتا ہے آفتاب قبل ظہر کے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی غریب ہے اور کہا پوچھا میں نے اس حدیث کو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سو نہ جانا اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کے اور نہ جانا نام ابوبصرہ غفاری کا اور گمان کیا ان کو اچھا اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نفل نہ پڑھتے تھے سفر میں قبل فرض کے بھی اور بعد فرض کے بھی اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ نفل پڑھتے تھے سفر میں سو مختلف ہوئے علماء بعد نبی ﷺ کے سو کہا بعض اصحاب نے نبی ﷺ سے کہ نفل پڑھے آدمی سفر میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے کہا نفل نہ پڑھے نہ بعد فرض کے اور نہ قبل اس کے اور جس نے نہیں پڑھے اس نے قبول کیا رخصت کو اور عمل کیا اس پر اور جس نے پڑھے اس کو بڑی فضیلت ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہے ان کے نزدیک پڑھنا نفلوں کا۔

(٥٥١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. (ضعيف الاسناد) اس کے متن میں نکارت ہے اور یہ صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ دیکھیں حدیث (٥٤٤) اس میں عطیہ عوفی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فرض ظہر کے سفر میں دو رکعت اور بعد اس کے دو رکعت یعنی سنت۔

(۵۵۲) عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ.

اس کے متن میں نکارت ہے۔عطیہ بن سعد العوفی راوی ضعیف ہے۔(ضعيف الاسناد . منكر المتن ـ انظر ما قبله ـ)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ اور نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضر میں اور سفر میں تو پڑھی حضر میں ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور پڑھیں سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے کچھ نہ پڑھی نماز اور مغرب حضر میں اور سفر میں برابر تین رکعت ہے کچھ کم نہیں ہوتی نہ سفر میں نہ حضر میں اور یہ وتر ہیں دن کے اور بعد اس کے پڑھیں دو رکعتیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ کو کہتے تھے نہیں روایت کی ابن ابی لیلیٰ نے کوئی حدیث پسندیدہ تر اس حدیث سے۔ (بعض محققین کہتے ہیں محمد ابن ابی لیلیٰ راوی ضعیف ہے۔)

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

دو نمازیں جمع کرنے کے بیان میں

(۵۵۳) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهِمَا جَمِيْعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ.

(صحيح . الارواء : ٥٧٨) صحيح ابى داؤد (١١٠٦) ((التعليقات الجياد))

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ تھے نبی ﷺ غزوہ تبوک میں جب کوچ کرتے قبل ڈھلنے کے تو تاخیر کرتے ظہر میں یہاں تک کہ ملا کر پڑھتے عصر کے ساتھ اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے کے بعد تو جلدی کرتے عصر میں ظہر کی طرف اور ملا کر پڑھتے ظہر اور عصر دونوں پھر چلتے اور جب کوچ کرتے مغرب کے قبل تو تاخیر کرتے مغرب میں یہاں تک کہ پڑھتے عشاء کے ساتھ اور جب کوچ کرتے بعد مغرب کے تو جلدی کرتے عشاء میں اور پڑھتے مغرب کے ساتھ۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اسامہ بن

زید رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث علی بن مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں احمد بن حنبل سے وہ قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے فقط قتیبہ نے بیان کی ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو لیث سے سوا ان کے اور حدیث لیث کی یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے حدیث غریب ہے اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی ہے کہ مروی ہے ابو الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا غزوۂ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو۔ روایت کیا اس کو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی لوگوں نے ابوزبیر مکی سے اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت جمع کرنے میں سفر میں۔

❀❀❀❀

(٥٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا اللُّؤْلُؤِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ الْأَعْيَنُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثَ، يَعْنِي: حَدِيثَ مُعَاذٍ.

ترجمہ: بیان کیا ہم سے عبدالصمد بن سلیمان نے کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ذکریا لؤلؤی نے انہوں نے ابوبکر الاعین سے انہوں نے علی بن مدینی سے انہوں نے احمد بن حنبل سے انہوں نے قتیبہ سے اس حدیث کو یعنی حدیث معاذ کو۔

❀❀❀❀

(٥٥٥) **عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أُسْتُغِيثَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ فَجَدَّبِهِ السَّيْرُ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ.** (صحيح) صحيح ابى داؤد (١٠٩٠)

ترجمہ: روایت ہے نافع سے کہ خبر دی گئی ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بعض اہل کے سکرات کی سو منظور ہوا ان کو جلدی چلنا اور تاخیر کی مغرب میں یہاں تک کہ ڈوب گئی شفق پھر اترے اور اکٹھا پڑھا مغرب اور عشاء کو پھر خبر دی ان کو یعنی رفیقوں کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے جب منظور ہوتا تھا ان کو جلدی چلنا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے بیان میں

(٥٥٦) **عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهٖ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ**

جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

(صحيح) الارواء (٦٦٥، ٦٦٩) صحيح ابی داؤد (١٠٥٣) الروض (٣٨٢) التعليق (١٤٠٦)

ترجمہ: روایت ہے عباد بن تمیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے آدمیوں کے ساتھ پانی مانگنے تو پڑھیں ان کے ساتھ دو رکعتیں اور پکار کر پڑھی اس میں قرأت اور پھر کر اوڑھا اپنی چادر کو اور بلند کیا دونوں ہاتھوں کو اور پانی مانگا اور منہ کیا قبلے کی طرف۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو اللحم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نام عباد بن تمیم کے چچا کا عبداللہ بن زید بن عاصم مازانی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٥٥٧) عَنْ أَبِي اللَّحْمِ: أَنَّهُ رَاٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (١٠٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو لحم سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو احجارِ زیت کے نزدیک کہ پانی مانگتے تھے اور وہ اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کرتے تھے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی کہا ہے قتیبہ نے اس حدیث میں ابو لحم کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم ابو لحم کی کوئی روایت نبی ﷺ سے مگر یہی ایک حدیث اور عمیر جو مولیٰ ابو لحم کے ہیں انہوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور ان کو صحبت بھی ہے آنحضرت ﷺ کی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٥٥٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى أَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ، وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدِ. (حسن) الارواء (٦٦٥ و ٦٦٩) المشكاة (١٥٠٥) التعليق على ابن خزيمة (١٤٠٥) صحيح ابی داؤد (١٠٥٨)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے قتیبہ نے کہا بیان کیا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن اسحاق سے وہ عبداللہ بن کنانہ سے وہ اپنے باپ سے کہا بھیجا مجھ کو ولید بن عقبہ نے کہ امیر تھے مدینہ کے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کہ پوچھوں میں کیفیت رسول اللہ ﷺ کے استسقاء کی ان سے پھر آیا میں ان کے پاس اور فرمایا انہوں نے نکلے رسول اللہ ﷺ بے زینت

کے عاجزی سے اور گڑگڑاتے ہوئے یہاں تک کہ آئے نماز کی جگہ میں سونہیں خطبہ پڑھا تمہارے خطبوں میں سے ولیکن دعا اور عاجزی ہی کرتے رہے اور تکبیر بولتے اور پڑھی دو رکعت جیسے پڑھتے عید میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے سو ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور زیادہ کیا اس میں لفظ متخشعاً کا یعنی ڈرتے ہوئے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی کا کہتے ہیں پڑھے نماز استسقاء کی عید کی نماز کے مانند اور تکبیر کہے پہلی رکعت میں سات بار اور دوسری میں پانچ بار اور سند پکڑا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے مالک بن انس سے کہ کہا انہوں نے تکبیر نہ کہی صلوٰۃ استسقاء میں جیسے تکبیر کہتے ہیں عید میں۔

❀❀❀❀

(۵۵۹) عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَنَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ ، وَزَادَ فِيهِ : **مُتَخَشِّعًا.**

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے وہ روایت کرتے ہے اپنے باپ سے، پس انہوں نے اس کو اسی طرح ذکر کیا اور اس میں زیادہ کیا ہے اس لفظ کو مُتَخَشِّعًا یعنی ڈرتے ہوئے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

سورج گرہن کی نماز کے بیان میں

(٥٦٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا .

(صحیح) (جز صلاة الكسوف) صحيح ابى داؤ ٩ (١٠٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نماز پڑھی نبی ﷺ نے کسوف کی سو قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کیے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھی۔

فائدہ : اس باب میں علی اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابو مسعود اور ابوبکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابوبکر اور ابن عمر اور قبیصۃ الہلالی اور جابر بن عبداللہ اور ابوموسیٰ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے بروایت

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نماز کسوف میں چار رکوع اور دو رکعتوں میں اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے قرأت میں نماز کسوف کے سو بعض نے کہا کہ چپکے سے پڑھے قراءت دن کو اور کہا بعض نے جہر کرے جیسا جہر کرتے ہیں عیدین میں یا جمعہ میں اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحاق کہ جہر کرے اس میں اور کہا شافعی نے جہر نہ کرے اور صحیح ہوئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں حدیثیں ایک یہ کہ کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے دوسرے یہ کہ کئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع اور چار سجدے اور یہ جائز ہے علماء کے نزدیک کہ بقدر کسوف کے پڑھے اگر کسوف دیر تک رہا تو کرے چھ رکوع اور چار سجدہ یا کرے چار رکوع اور چار سجدہ اور طول کرے قرأت میں یہ بھی جائز ہے' اور ہمارے لوگوں کے نزدیک چاند گہن اور سورج گہن دونوں میں نماز جماعت سے پڑھے۔

❀❀❀❀

(٥٦١) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ الْأُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهِيَ دُوْنَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ. (صحيح) ((جز صلاة الكسوف)) صحيح ابى داؤد (١٠٧١)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ خسوف ہوا آفتاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ اور لمبا کیا رکوع کو پھر اٹھایا سر اپنا پھر دراز کیا قرأت کو اور یہ قرأت کم تھی پہلی قرأت سے پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا اور سجدہ کیا پھر کیا دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں چار رکوع اور چار سجدہ یعنی دو رکعت میں چار رکوع کرے اور دو رکعت کے چار ہی سجدہ ہوتے ہیں کہتے ہیں شافعی کہ پڑھے پہلی بار سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کے برابر قرأت کرے چپکے چپکے اگر دن کو پڑھتا ہے یعنی سورج گہن میں پھر رکوع کرے بہت دراز قرأت کے برابر پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو اور پھر فاتحہ پڑھ کر آلِ عمران کے برابر قرأت کرے پھر رکوع کرے اسی قرأت کے برابر پھر اٹھائے سر اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کرے اچھی طرح اور ٹھہرے ایک سجدے میں جتنا ٹھہرا تھا رکوع میں پھر کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورۂ نساء کے برابر قرأت کرے پھر اسی قدر رکوع میں ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو کر پھر قرأت کرے سورۂ مائدہ کے برابر یعنی بعد فاتحہ کے پھر رکوع کرے اسی قدر پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سر اٹھائے اور سجدہ کرے پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیرلے۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : كيف الْقِرَاءَ ة فِي الْكُسُوفِ؟

نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے؟

(٥٦٢) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا. (ضعيف) المشكاة (١٤٩٠) تعليق على صحيح ابن خزيمة (١٣٩٧) ضعيف أبي داود (٢١٦) ((جزء الكسوف)) ((تمام المنة))

اس میں ثعلبہ بن عباد راوی مجہول ہے۔اس کو بعض محققین نے حسن اور ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کسوف کی اور ہم نہیں سنتے تھے ان کی کچھ آواز۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور بعض لوگوں نے اہل علم سے اسی کو اختیار کیا ہے یعنی قرأت سری کو اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

(٥٦٣) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيْهَا.
(اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٠٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی نماز کسوف کی اور جہر کیا قرأت میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابواسحاق فزاری نے سفیان بن حصین سے اسی کی مانند اور اسی حدیث کے قائل ہیں مالک اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

خوف کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

(٥٦٤) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ أُولٰئِكَ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرٰى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامُوْا هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ.
(اسناده صحيح . الارواء : ٣/ ٥٠) صحيح ابى داؤد (١١٣٢) ((التعليقات الجياد))

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی نماز خوف کی ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ اور دوسرا گروہ سامنے رہا دشمن کے پھر گیا یہ گروہ یعنی جس نے ایک رکعت پڑھی تھی اور کھڑا ہوا ان کی جگہ یعنی دشمن کے

مقابلہ میں اور آیا وہ گروہ اور پڑھی آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پھر سلام پھیر دیا آپ ﷺ نے ان پر اور کھڑے ہوئے یہ لوگ اور پڑھ لی اپنی ایک رکعت اور کھڑا ہوا وہ دوسرا گروہ اور پڑھ لی انہوں نے بھی ایک رکعت یعنی ایک رکعت ہر گروہ کی آپ ﷺ کے ساتھ ہوئی اور ایک جدا۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور ابو بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے اور نام ابو عیاش کا زید بن صامت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور گئے ہیں مالک بن انس صلوٰۃ خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کی طرف اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے مروی ہے نبی ﷺ سے صلوٰۃ خوف کئی طرح پر اور نہیں جانتا میں اس باب میں صحیح مگر ایک حدیث اور کہا وہ حدیث سہیل بن ابی حثمہ کی ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نماز خوف میں بہت روایتیں ثابت ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے سب طرح جائز ہے اور یہ خوف کے موافق ہے یعنی جیسا موقعہ ہو ویسا بجا لائے اور کہا اسحاق نے ہم فضیلت نہیں دیتے سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور حدیثوں پر اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

(٥٦٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ، قَالَ: **يَقُوْمُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُوْمُ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهُ، وَطَآئِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوْهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ، فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً، وَ يَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، وَيَسْجُدُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ إِلٰى مَقَامِ أُولٰئِكَ وَيَجِيْءُ أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ.** (صحيح) التعليق على ابن خزيمة (١٣٥٦، ١٣٥٧، ١٣٦٠) صحيح أبي داود (١١٢٦)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا کھڑا ہوا امام سامنے قبلے کے نماز خوف میں اور ایک جماعت کھڑی ہو اس کے ساتھ اور دوسری جماعت دشمن کی طرف رہے کہ منہ ان کے دشمن کی طرف ہوں اور پڑھے امام ایک رکعت جماعت کے ساتھ اور دوسری رکعت وہ جماعت اپنی آپ پڑھ لے اور دو سجدے بھی کر لیں اسی جگہ میں پھر جائیں اس جماعت کی جگہ میں اور آئیں وہ لوگ اور پڑھے امام ان کے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کرے تو امام کی یہ دوسری رکعت ہے اور اس جماعت کی پہلی رکعت پھر پڑھ لیں یہ ایک رکعت اور دو سجدے کر لیں۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں مرفوع کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے

اور ایسا ہی روایت کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری کے اصحاب نے موقوفاً اور مرفوع کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کی روایت سے اور روایت کی مالک بن انس نے یزید بن رومان سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے ایک شخص سے کہ نماز خوف پڑھ چکا تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پس ذکر کی اوپر کی حدیث کے مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی ایک ایک رکعت ایک ایک گروہ کے ساتھ تو ہوئیں نبی ﷺ کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت۔

❀❀❀❀

(٥٦٦) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، وَ قَالَ لِي يَحْيَى : اكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ ، وَ لَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيْثَ ؛ وَلٰكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

ترجمہ: روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی مانند۔ اور کہا مجھے یحییٰ بن سعید نے اس حدیث کو لکھ دو اس کے بازو میں اور میں اس حدیث کو بخوبی یاد نہیں رکھتا ہوں، لیکن وہ مثل یحییٰ بن سعید انصاری کے ہے۔

❀❀❀❀

(٥٦٧) عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے صالح بن خوات سے انہوں نے ایک شخص سے کہ نماز خوف پڑھ چکا تھا نبی ﷺ کے ساتھ پس ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند۔

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

قرآن کے سجدوں کے بیان میں

(٥٦٨) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِيْ فِي النَّجْمِ.

(ضعیف) ضعیف ابی داؤد (٢٣٨، ٢٣٩) اس میں عمرو دمشقی کو حافظ ابن حجر نے مجہول قرار دیا ہے۔ تقریب (٢/ ٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا گیارہ سجدے کیے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کہ سورۂ نجم کا سجدہ بھی اس میں تھا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوالدرداء کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے سعید بن ابو ہلال کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو دمشقی سے روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے عبداللہ بن صالح نے ان سے لیث بن سعد نے ان سے خالد بن

یزید نے ان سے سعید بن ابو ہلال نے ان سے عمر نے ان سے ابن حیان دمشقی نے کہا سنا میں نے ایک خبر دینے والے سے کہ خبر دی اس نے مجھ کو ام درداء رضی اللہ عنہا سے کہ کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے: گیارہ سجدے کیے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی میں تھا وہ جو سورۂ نجم میں ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے سفیان بن وکیع کی روایت سے جو مروی ہے عبداللہ بن وہب سے۔

❀❀❀❀

(٥٦٩) عَنْ عُمَرَ، وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ مُخْبِرًا يُخْبِرُنِي، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِلَفْظِهِ. (ضعيف) [المصدر نفسه] اس میں عمر الدمشقی راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمر سے اور وہ ابن حیان الدمشقی ہیں کہتے ہیں میں نے سنا ایک خبر دینے والے سے کہ خبر دی اس نے مجھے ام درداء رضی اللہ عنہا انہوں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں انہیں الفاظ کے ساتھ۔

١٠ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَآءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

عورتوں کے مسجدوں میں جانے کے بیان میں

(٥٧٠) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ائْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ)) فَقَالَ ابْنُهُ : وَاللّٰهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا، فَقَالَ : فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَ فَعَلَ، أَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ: لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ؟. (صحيح) صحيح أبي داود (٥٧٧)

ترجمہ: روایت ہے مجاہد سے کہا ہم تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اجازت دو عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی سو کہا عبداللہ بن عمر کے بیٹے نے قسم ہے اللہ کی ہم اجازت نہ دیں گے ان کو حیلہ بنائیں گی وہ فساد کا یعنی مسجدوں میں جانے کو فساد کا بہانہ ٹھہرائیں گی تو کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا کرے اللہ تجھ کو اور ویسا یعنی بددعا کہتا ہوں میں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور تو کہتا ہے میں اجازت نہ دوں گا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور زینب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے جو بیوی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١١ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بیان میں

(٥٧١) عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ

عَنْ يَمِيْنِكَ، وَلٰكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى)).

(صحيح) الروض (٣٦٢) صحيح ابى داؤد (٤٩٧) الصحيحة (١٢٢٣)

ترجمہ: روایت ہے طارق بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہو تو نماز میں تو نہ تھوک اپنی سیدھی طرف مگر پیچھے یا بائیں طرف یا نیچے بائیں طرف پیر کے۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور ابن عمر اور انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث طارق کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جھوٹ نہیں بولا ربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی اور کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے سب سے زیادہ ثابت کوفے میں منصور بن معتمر تھے۔

❁❁❁❁

(٥٧٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا)). (صحيح . الروض النضير : ٤٨) صحيح ابى داؤد (٤٩٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تھوکنا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اس کا دفن کرنا ہے یعنی تھوک کو دبا دینا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

١٢ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ وَ ﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴾

سورہ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(٥٧٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴾ وَ ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ . (صحيح) ابن ماجه (١٠٥٨) صحيح ابى داؤد (١١٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سجدہ کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورۂ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ اور اذا لسماء انشقت میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے

نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے مانند اور اس حدیث میں چار تابعین ہیں کہ روایت کرتے ہیں ایک دوسرے سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کہ سجدہ ہے اذا السماء انشقت اور اقرأ باسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَق میں۔

❀❀❀❀

(٥٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ . صحيح ابى داؤد (١١٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے مانند۔

١٣ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ

سورۃ النجم میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(٥٧٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا. يَعْنِي النَّجْمَ. وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. (صحيح) ((نصب المجانيق لنسف قصة الغرانيق)) (ص ١٨ و ٢٥ و ٣١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سجدہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں یعنی سورۃ النجم میں اور سجدہ کیا مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں نے۔

فائدہ: اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ سجدہ کرنا چاہیے سورۃ النجم میں اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مفصل میں کوئی سجدہ ہی نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور قول اوّل صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ مَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فِيْهِ

اس کے بیان میں جو سورۃ النجم میں سجدہ نہ کرے

(٥٧٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلنَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا. (صحيح) صحيح ابى داؤد (١٢٦٤)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے سورۂ والنجم سو سجدہ نہیں کیا آپ ﷺ نے اس میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور تاویل کی بعض نے اہل علم سے اس حدیث میں کہ سجدہ نہ کیا اس واسطے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب زید بن ثابت نے پڑھی سورۂ والنجم تو انہوں نے بھی سجدہ نہ کیا اس لیے کہ جب قاری سجدہ نہ کرے تو سامع پر بھی واجب نہیں اور بعض نے کہا سجدہ واجب ہے اس پر جو سنے اور کبھی رخصت نہیں دی ہے اس کے ترک کی اور کہا کہ جب سنا آدمی نے اور اس کو وضو نہیں تو جب وضو کرے تب سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا بعض نے سجدہ اس کے لیے ہے کہ جو ثواب کا ارادہ کرے یعنی ترک سجدہ کا بھی جائز ہے اور سجدہ کرنا مستحب ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے اس حدیث کو کہ زید بن ثابت نے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے آگے سورۂ والنجم اور سجدہ نہ کیا پس کہتے ہیں وہ لوگ کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت ﷺ نہ چھوڑتے زید کو بے سجدہ کروائے اور سند لائے ہیں اس حدیث کو بھی کہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ کی آیت پھر اترے منبر سے اور سجدہ کیا پھر پڑھی دوسرے جمعے میں وہی آیت سو مستعد ہوئے لوگ سجدہ کو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سجدہ فرض نہیں ہم پر مگر ہم جب چاہیں تو کرلیں تو سجدہ نہ کیا اور بعض اسی طرف گئے ہیں یعنی یہ واجب نہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّجْدَةِ فِيْ صٓ

سورۂ صٓ میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(۵۷۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْجُدُ فِيْ صٓ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَيْسَتْ فِيْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ. (صحيح) صحيح ابي داؤد (۱۲۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرتے ہوئے سورۂ ص پڑھ کر کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور یہ کچھ واجب سجدوں میں نہیں ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس میں سو کہا بعض نے سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے وہ توبہ ہے نبی کی یعنی داؤد علیہ السلام کی اور نہیں واجب وہاں سجدہ۔

۱٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

سورۂ حج میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(۵۷۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ:

((نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا)). (صحيح . المشكاة : ١٠٣٠) صحيح ابی داؤد (١٢٦٥)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فضیلت دی گئی سورۂ حج کو اور سورتوں پر اس لیے کہ اس میں دو سجدے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے ہاں اور جس کو سجدہ نہ کرنا ہو وہ اس کو نہ پڑھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور اختلاف ہے علماء کا اس میں اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے سے کہ کہا فضیلت دی گئی ہے سورۂ حج اس لیے کہ اس میں دو سجدے ہیں اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعض نے اس میں ایک ہی سجدہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفہ کا۔

١٧ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

ان دعاؤں کے بیان میں جو قرآنی سجدوں میں پڑھی جائیں

(٥٧٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّيْ أُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ، فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. قَالَ الْحَسَنُ : قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ : قَالَ لِيْ جَدُّكَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ. قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ، عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ. (حسن) المشكاة (١٠٣٦) الصحيحة (٢٧١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آیا ایک شخص نبی ﷺ کے پاس سو کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنے تئیں خواب میں دیکھا اور میں سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں ایک درخت کے پیچھے سو میں نے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا اور سنا میں نے اس سے اللهم سے عبدك داؤد تک اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ لکھ میرے لیے اس سجدے کا ثواب اور گھٹا دے اس کے سبب سے میرے گناہ اور رکھ اس سجدے کو میرے لیے ذخیرہ اور قبول کر مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنے غلام داؤد سے کہا حسن نے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجھ سے تمہارے دادا نے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھی نبی ﷺ نے آیت سجدے کی پھر سجدہ کیا اور سنا میں نے کہ کہتے تھے اس کی مثل جو خبر دی تھی اس شخص نے درخت کی دعا کی یعنی وہ ہی دعا پڑھتے تھے جو اوپر مذکور ہوئی۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے اور ان کی روایت سے ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

(۵۸۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ: ((سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)). (صحیح عند الالبانی) صحیح ابی داؤد (۱۲۷۳) قال بعض الناس اسناده ضعیف۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ کہتے قرآن کے سجدے میں رات کو یہ دعا سجد وجھی سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے پیدا کیا میرے منہ کو اور چیرا کان اس کا اور آنکھ اس کی سجدہ کیا اس کی قوت اور توفیق سے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس دعا کو سجدہ تلاوت کے ساتھ خاص کرنا صحیح نہیں یہ دعا مطلقاً ہر سجدہ میں پڑھی جا سکتی ہے۔ دیکھیں صحیح مسلم حدیث (۷۷۱) ابوداؤد حدیث رقم (۷۶۰)

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِيْ مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

اس بیان میں کہ جس کا رات کا وظیفہ رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے

(۵۸۱) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)). (صحیح) الروض (۷۳۵) التعلیق الرغیب (۱/۲۳۴) صحیح ابی داؤد (۱۱۸۶)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سو گیا اور وظیفہ نہ پڑھا رات کا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا پھر پڑھ لیا اس کو صبح اور ظہر کے بیچ میں تو لکھا جائے گا اس کے لیے گویا رات ہی کو پڑھا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے اور روایت کی ان سے حمید نے اور بڑے لوگوں نے۔

۱۹۔ بَابُ: مَاجَآءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

جو رکوع یا سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے اس کے متعلق وعید کے بیان میں

(۵۸۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((أَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)). قَالَ قُتَيْبَةُ: قَالَ حَمَّادٌ: قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: إِنَّمَا قَالَ: ((أَمَا يَخْشٰى)).

(صحیح) الارواء (۵۱۰) الروض (۱۰۷۵) صحیح ابی داؤد (۶۳۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا محمد ﷺ نے کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اٹھا لیتا ہے سر اپنا امام کے پہلے یعنی رکوع میں یا سجدے میں اس بات سے کہ کر دے اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر۔ کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہا مجھ سے محمد بن زیاد نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا لفظ امایخشی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن زیاد بصری ہیں ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابو الحارث ہے۔

❀❀❀❀

٢٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ

اس کے بیان میں جو فرض نماز پڑھے پھر اس کے بعد لوگوں کی امامت کرے

(٥٨٣) عَنْ جَابِرِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى قَوْمِهٖ فَيَؤُمُّهُمْ. (صحيح) صحيح أبي داود (٧٥٦)

ترجمہ: روایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر جاتے اور امامت کرتے اپنی قوم کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں جب امامت کرے آدمی کسی قوم کی اور فرض پڑھ چکا ہو وہ اس سے پہلے تو جو اس کے پیچھے پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور سند لائے ہیں اسی حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ کی جس میں قصہ مذکور ہوا معاذ رضی اللہ عنہ کا اور وہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انہیں جابر رضی اللہ عنہ سے اور مروی ہے ابو الدرداء سے کہ پوچھا ان سے کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد میں اور لوگ عصر پڑھتے تھے اور اس نے جانا ظہر ہے اور مل گیا وہ جماعت میں تو کہا ابو الدرداء نے نماز اس کی جائز ہے۔ مترجم کہتا ہے یہ قول یہاں اس واسطے لائے ہیں کہ جب اس صورت میں جو ابو الدرداء سے مذکور ہوئی نماز جائز ہے حالانکہ اس میں امام اور مقتدی کی نماز میں اختلاف ہے کہ مقتدی ظہر پڑھتا ہے اور امام عصر تو پہلی صورت میں بدرجہ اولیٰ جائز ہوگی کہ اس میں مقتدی اور امام کی نماز ایک تو ہے اگرچہ امام ایک بار پڑھ چکا ہے تو کیا ہوا انتہیٰ اور کہا ہے ایک قوم نے اہل کوفہ سے جب اقتداء کرے قوم ایسے امام کی جو عصر پڑھتا ہو اور قوم گمان کرے ظہر پڑھتا ہے تو نماز ان کی جائز نہیں اس لیے کہ اختلاف ہے امام اور مقتدی کی نماز میں۔

❀❀❀❀

٢١۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ

اس بیان میں کہ گرمی اور سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے

(٥٨٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى

ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ. (صحیح) الارواء (٣١١) صحیح ابی داؤد (٦٦٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب ہم نماز پڑھتے تھے نبی ﷺ کے پیچھے دوپہر کے وقت یعنی ظہر کی تو سجدہ کرتے تھے اپنے کپڑوں پر گرمی سے بچنے کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے بھی خالد بن عبدالرحمن سے۔

٢٢۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

اس بیان میں کہ صبح کی نماز کے بعد مسجد میں طلوع آفتاب تک بیٹھنا مستحب ہے

(٥٨٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (١١٧١)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تھے نبی ﷺ جب نماز پڑھ چکتے صبح کی تو بیٹھے رہتے اپنی نماز کی جگہ میں طلوع آفتاب تک۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٥٨٦) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ)) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ)). (حسن عند الالبانی . التعلیق الرغیب : ١/ ١٦٤، ١٦٥ . المشكاة : ٩٧١)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو نماز پڑھے صبح کی جماعت سے پھر بیٹھا ذکر کرتا رہے اللہ تعالیٰ کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھے دو رکعت ہوگا اس کو ثواب مانند ایک حج اور ایک عمرے کے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پورا، پورا، پورا یعنی ثواب۔ (بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوظلال راوی ضعیف ہے۔ تقریب (٧٣٤٩))

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال ابوظلال کا تو کہا وہ مقارب الحدیث ہیں یعنی ان کی حدیثیں صحت کے قریب ہیں کہا محمد نے اور نام ان کا ہلال ہے۔

٢٣۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بیان میں

(٥٨٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وشِمَالًا و يَلْوِیْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. (صحيح . المشكاة : ٩٩٨) وصححه ابن حبان واو رده الهيثمى فى موارد الظمان (٥٣١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ گوشۂ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں داہنے اور بائیں اور نہیں پھیرتے تھے گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور خلاف کیا ہے وکیع نے فضل بن موسیٰ کا اس روایت میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے ان سے عبداللہ بن سعید بن ابو ہند نے ان سے بعض اصحاب عکرمہ نے کہ نبی ﷺ گوشہ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں پھر ذکر کی حدیث اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٥٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عِكْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سعید بن ابو ہند سے ان سے بعض اصحاب عکرمہ نے کہ نبی ﷺ نماز میں گوشہ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں۔

(٥٨٩) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَابُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ)). (ضعيف. التعليق الرغيب : ١/١٩١ . المشكاة : ٩٩٧) اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ نیز سند میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے میرے بیٹے بچ تو گوشۂ چشم سے دیکھنے سے نماز میں اس واسطے کہ گوشہ چشم سے دیکھنا نماز میں ہلاکت ہے پھر اگر ضرور ہو تو نفل میں نہ فرض میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

(٥٩٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ؟ قَالَ: ((هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ)). (صحيح . الارواء : ٣٧٠)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ادھر ادھر دیکھنے کو نماز میں فرمایا

آپ ﷺ نے: یہ تو ایک اچک لینا ہے کہ اچک لیتا ہے شیطان آدمی کی نماز سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ كَيْفَ يَصْنَعُ

اس بیان میں کہ جو شخص امام کو سجدے میں دیکھے تو کیا کرے؟

(٥٩١) عَنْ عَلِيٍّ، وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْإِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ)). (صحيح عند الالبانی. الصحيحة : ١١٨٨) صحيح ابی داؤد (٥٢٢) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی اور عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا علی اور معاذ رضی اللہ عنہما نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے کوئی تم سے نماز کو اور امام ہوئے کسی حال میں تو کرے جو کرتا ہے امام یعنی امام جس رکن میں ہو اسی میں شامل ہو جائے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر اسی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب آئے آدمی اور امام سجدے میں ہو تو سجدہ کرے اور نہیں ملی اس کو یہ رکعت اگر فوت ہو گیا رکوع امام کے ساتھ اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے کہ سجدہ کرے امام کے ساتھ اور مروی ہے بعض سے کہا انھوں نے امید ہے کہ بخش دیا جائے آدمی اس سے پہلے کہ سر اٹھائے اس سجدے سے۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَابُ : كَرَاهِيَةِ أَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز شروع ہونے کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

(٥٩٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِي خَرَجْتُ)). (صحيح . الروض النضير : ١٨٣) صحيح أبی داود (٥٥٠)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو تم لوگ جب تک کہ دیکھ لو مجھ کو کہ میں نکلا۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور روایت انس کی غیر محفوظ ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوقتادہ کی

حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کھڑے کھڑے انتظار کرنا آدمیوں کا امام کے لیے اور کہا ہے بعض نے جب تکبیر ہوئے امام مسجد میں اور تکبیر ہوئے نماز کی تو کھڑے ہوں تو لوگ جب کہے مؤذن قد قامت الصلوٰۃ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔

۲۶۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيًّا قَبلَ الدُّعَآءِ

اس بیان میں کہ دعا سے پہلے اللہ کی تعریف کرنی اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا چاہیے

(۵۹۳) عَنْ عَبْدِاللهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ)). (حسن صحيح . صفة الصلاة ، تخريج المختارة : ۲۵۵ . المشكاة : ۹۳۱) طبرانی الكبير (۹/۶۱) رقم (۸۴۱۴) والبيهقی فی الكبرىٰ (۲/۱۵۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے میں نماز پڑھتا تھا اور نبی ﷺ کے ساتھ تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پھر جب بیٹھا میں یعنی قعدہ اخیرہ میں پہلے تعریف کی اللہ کی پھر درود بھیجا نبی ﷺ پر پھر دعا کی میں نے اپنے لیے سو فرمایا نبی ﷺ نے: سوال کر دیا جائے گا، سوال کر دیا جائے گا، یعنی قبول ہوگی تیری دعا۔

فائدہ: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے احمد بن حنبل سے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن آدم سے یہی حدیث اختصار کے ساتھ۔

۲۷۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِيْ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ

مسجدوں میں خوشبو کرنے کے بیان میں

(۵۹۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ.

(صحيح) المشكاة (۷۱۷) صحيح ابی داؤد (۴۷۹)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے حکم دیا نبی ﷺ نے مسجدیں بنانے کا محلوں میں اور یہ کہ صاف کی جائیں اور خوشبو دی جائیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدہ اور وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا پھر ذکر کی حدیث مانند اوپر کی حدیث کے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی۔ حدیث سے روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے

پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند اور کہا سفیان نے حکم کیا مسجدیں بنانے کا دوروں میں یعنی قبیلوں میں اور وہ جمع ہے دار کی۔

(٥٩٥) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا' پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند۔

(٥٩٦) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ.

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا۔

❀❀❀❀

٢٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

اس بیان میں کہ نفل نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے

(٥٩٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى)).

(صحيح) الروض (٥٢٢) صحيح ابي داؤد (١١٧٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نماز رات کی اور دن کی دو دو رکعت ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف کیا ہے اصحاب شعبہ نے اس حدیث میں تو بعض نے مرفوع کیا اس کو یعنی یہ کہا کہ قول ہے رسول اللہ ﷺ کا اور بعض نے موقوف کیا یعنی قول ابن عمر کا روایت کیا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور وہی صحیح ہے جو مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور روایت کیا اکثر ثقہ لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس نے دن کی نماز کا اور مروی ہے عبیداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہ ابن عمر پڑھتے تھے رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعض کے نزدیک رات اور دن میں دو دو پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض نے رات کو دو دو رکعت ہے نماز نفل میں اور چار چار رکعت دن میں مثل پہلی سنت ظہر وغیرہ کے یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا۔

٢٩۔ بَابُ : كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيَا بِالنَّهَارِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ دن میں نفل کیسے پڑھتے تھے

(٥٩٨) عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النَّهَارِ' فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا

تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ، فَقُلْنَا : مَنْ أَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّا فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى أَرْبَعًا، وَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ. (حسن) المشكاة (۱۱۷۱) الروض (۶۹۱) التعليق على ابن خزيمة (۱۲۱۱ و ۱۲۳۲) تخريج المختارة (۴۸۹ـ ۴۹۰) الصحيحة (۲۳۷) مختصر الشمائل (۲۴۳)

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن ضمرہ سے کہا پوچھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نماز کو رسول اللہ ﷺ کی دن میں تو فرمایا آپ ﷺ نے تم طاقت نہیں رکھ سکتے اس کی کہا میں نے بھلا اگر کوئی طاقت رکھے ہم میں سے تو فرمایا تھے رسول اللہ ﷺ نے جب ہوتا سورج اس طرف یعنی مشرق میں جیسا ہوتا ہے اس طرف یعنی مغرب میں عصر کے وقت پڑھتے دو رکعت یعنی اشراق کی اور جب ہوتا سورج اس جگہ یعنی مشرق کی طرف جیسا ہوتا ہے اس جگہ یعنی مغرب کی طرف ظہر کے وقت تو پڑھتے چار رکعت یعنی جس وقت آخر روز میں عصر ہوتی ہے اسی وقت اول روز میں اشراق پڑھتے اور جیسا آخر روز میں ظہر ہوتی ہے ویسی اول روز میں چاشت پڑھتے اور پڑھتے قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اس کے دو رکعت اور قبل عصر کے چار رکعت جدا کر دیتے ہر دو رکعت کو ساتھ سلام کے ملائکہ مقربین پر اور انبیاء اور مرسلین پر اور جو تابعدار تھے ان کے مؤمنین اور مسلمین سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے یہ سب روایتوں سے اچھی ہے جو آئی ہے دن کے نفلوں میں رسول اللہ ﷺ کی اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ وہ ضعیف کہتے ہیں اس روایت کو اور ضعف اس کا میرے نزدیک اسی سبب سے ہوگا کہ ایسی مروی نہیں ہے رسول اللہ ﷺ سے مگر اسی سند سے واللہ اعلم یعنی روایت عاصم بن ضمرہ کی علی سے اور عاصم بن ضمرہ ثقہ ہیں بعض اہل حدیث کے نزدیک کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم افضل جانتے ہیں عاصم بن ضمرہ کی روایت کو حارث کی روایت سے۔

(۵۹۹) عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابواسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ 'انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۳۰ـ بَابُ : فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ لُحُفِ النِّسَاءِ

اس بیان میں کہ عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

(۶۰۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ.

(صحیح) صحیح أبی داود (٣٩١)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نماز نہیں پڑھتے تھے اپنی بیبیوں کی چادروں میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے آنحضرت ﷺ سے اس کی اجازت۔

❀❀❀❀

٣١۔ بَابُ: مَا يَجُوزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

نفل نماز میں جائز چلنے اور کام کرنے کے بیان میں

(٦٠١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جِئْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ، فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مَكَانِهٖ، وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ. (حسن . المشكاة : ١٠٠٥ . الارواء : ٣٨٦) صحيح ابى داؤد (٨٥٥) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند زہرہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئی میں اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے گھر میں اور دروازہ بند تھا اندر سے سو چلے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ کھول دیا آپ ﷺ نے دروازہ میرے لیے پھر چلے گئے اپنی جگہ میں جہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کیا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دروازہ قبلے کی طرف تھا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٣٢۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کے بیان میں

(٦٠٢) عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَاللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ: [غَيْرِ اٰسِنٍ] أَوْ يَاسِنٍ قَالَ: كُلَّ الْقُرْآنِ قَرَأْتَ غَيْرَ هٰذَا الْحَرْفِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ قَوْمًا يَقْرَئُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، إِنِّيْ لَأَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ، قَالَ: فَأَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ: عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ. (اسناده صحيح . صفة الصلاة) صحيح ابى داؤد (١٢٦٢)

ترجمہ: روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابووائل سے کہتے تھے پوچھا ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ غیر

اٰسِنٍ ہے یا غیر یاسن ہے تو کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا سارا قرآن پڑھ چکا تو اس کے سوا کہا اس نے ہاں کہا عبداللہ بن مسعود نے ایک قوم پڑھتی ہے قرآن کو جھاڑتی ہے جیسا کوئی جھاڑتا ہے خراب کھجور کو نہیں آگے بڑھتا ان کے گلے سے میں جانتا ہوں دو دو سورتوں مشابہ کو کہ تھے رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھتے ان کو۔ کہا راوی نے حکم کیا ہم نے علقمہ کو کہ پوچھے عبداللہ سے تو کہا عبداللہ نے وہ بیس سورتیں ہیں مفصل سے یعنی آخر قرآن سے کہ نبی ﷺ ملا کر پڑھتے تھے دو سورتیں ایک ایک رکعت میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي خُطَاهُ

مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت اور اس کے قدموں کا ثواب لکھے جانے کے بیان میں

(٦٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ لَا يُخْرِجُهُ أَوْ قَالَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا إِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً)). (صحيح) صحيح أبي داود (٥٦٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب وضو کرے تو آدمی اچھی طرح وضو کرے پھر نکلے نماز کو نہ نکالے ہو اس کو یا فرمایا نہ اٹھائے ہو اس کو مگر نماز تو نہ رکھے گا کوئی قدم مگر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ اور گھٹائے گا ایک گناہ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَنَّهُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ

اس بیان میں کہ مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے

(٦٠٤) عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ)).

(حسن) التعليق على ابن خزيمة (١٢٠٠، ١٢٠١) صحيح أبي داود (١١٧٦)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبیلہ بنی عبداشہل کے مغرب کی سو کھڑے ہوئے کچھ لوگ نفل پڑھنے کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لازم جانو اس نماز کو گھر میں پڑھنے کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ دو رکعت بعد مغرب کے اپنے گھر میں اور مروی ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی مغرب پھر نماز پڑھتے رہے عشاء تک سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ نے پڑھیں دو رکعت بعد مغرب کے بھی مسجد میں۔

٣٥۔ بَاب : فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسْلِمُ الرَّجُلُ

جب آدمی مسلمان ہو تو اس کے غسل کرنے کے بیان میں

(٦٠٥) عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَآءٍ وَ سِدْرٍ.

(اسناده صحيح . تخريج مشكاة المصابيح: ٥٤٣) صحيح أبي داود (٣٨١)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ وہ جب اسلام لائے تو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے نہانے کا پانی اور بیری کے پتوں سے۔

فائدہ : اس باب میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مستحب کہتے ہیں کہ جب آدمی اسلام لائے تو نہائے اور کپڑے دھوئے اپنے۔

٣٦۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

اس بیان میں کہ بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیے

(٦٠٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَ عَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَّقُوْلَ: بِسْمِ اللّٰهِ)). (صحيح) المشكاة (٣٥٨) الارواء (٥٠) بعض محققین کہتے ہیں ابواسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پردہ آنکھوں پر جنوں کے بنی آدم کی شرمگاہوں سے یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب داخل ہو بیت الخلاء میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں یعنی خوب قوی نہیں۔ اور مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے بھی کچھ اس باب میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۷۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ مِنْ سِيمَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ آثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس امت کی قیامت کے دن کی نشانی کے بیان میں جو سجدہ اور وضو کے آثار کی وجہ سے ہو گی

(٦٠٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مِّنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ)).

(صحيح . الصحيحة : ٢٨٣٦) الارواء (٩٣) تعليق على ابن خزيمة (١٧٨) مختصر الشمائل (٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے میری امت کے قیامت کے دن ہوں گے چمکتے منہ سجدہ سے اور چمکتے ہاتھ وضو سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے عبدالرحمٰن بن بسر سے۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

اس بیان میں کہ دائیں طرف سے وضو شروع کرنا مستحب ہے

(٦٠٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ إِذَا تَطَهَّرَ، وَ فِيْ تَرَجُّلِهٖ إِذَا تَرَجَّلَ، وَ فِيْ انْتِعَالِهٖ إِذَا انْتَعَلَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنے کو طہارت میں جب طہارت کرتے، اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے، اور جوتی پہننے میں جب پہنتے اسے۔

فائدہ : ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے، کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ : ذِكْرِ قَدْرِ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ

اس بیان میں کہ وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہوتا ہے

(٦٠٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رَطْلَانِ مِنْ مَاءٍ)).

(صحيح) الصحيحة (١٩٩١) و (٢٤٤٧) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند شریک مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافی ہے وضو میں دو رطل پانی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ان لفظوں سے مگر روایت سے شریک کے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبر سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کرتے تھے ایک مکوک یعنی مد سے اور غسل کرتے تھے پانچ مد سے۔

٤٠۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ

اس بیان میں کہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی ڈالنا کافی ہے

(٦١٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ: ((يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ)). قَالَ قَتَادَةُ : وَ هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا، فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا.

(صحیح عند الالبانی) الارواء (١٦٦) صحیح ابی داؤد (٤٠٢) تخریج المختارة (٤٧١۔ ٤٧٣)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا نبی ﷺ نے دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب میں کہ چھڑکا جائے پانی لڑکے کے پیشاب میں اور دھویا جائے پیشاب لڑکی کا۔ کہا قتادہ نے اور یہ حکم جب تک ہے کہ کھانا نہ کھاتے ہوں پھر جب کھانا کھانے لگیں تو دھویا جائے پیشاب دونوں کا۔ (بعض محققین کہتے ہیں قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔)
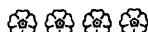
فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے، مرفوع بیان کیا اس کو ہشام دستوائی نے قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور موقوف روایت کیا سعید ابن ابی عروبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے اور مرفوع نہ کیا۔

٤١۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي مَسْحِ النَّبِيِّ ا بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی ﷺ کے مسح کرنے کے بیان میں

(٦١١) عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ : أَقَبْلَ الْمَائِدَةِ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ ؟ قَالَ : مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ. (صحیح ۔ الارواء : ١/ ١٣٧)

ترجمہ: روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا انہوں نے اپنے دونوں موزوں پر، شہر بن حوشب نے کہا میں نے ان سے کہا یہ کیا ہے؟ تو انہوں جواب دیا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے تو میں نے عرض کی کیا المائدہ سے پہلے یا بعد میں؟ تو انہوں نے کہا: میں اسلام لایا مائدہ کے بعد۔

❀❀❀❀

(٦١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زِيَادٍ: نَحْوَهُ.

ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمد بن حمید الرازی نے کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی نعیم بن میسرہ نحوی نے انہوں نے خالد بن زیاد سے اسی طرح۔

❁❁❁❁

٤٢۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ

اس بیان میں کہ جنبی جب وضو کر لے تو اس کے لیے کھانا اور سونا جائز ہے

(٦١٣) عَنْ عَمَّارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ. (اسناده ضعيف) ضعيف ابی داؤد (٢٨) امام ابوداؤد کہتے ہیں اس میں یحیٰی بن یعمر اور عمار بن یاسر کے درمیان ایک راوی کا واسطہ ہے۔اس کی سند میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمار رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی جنب کو کھانے اور پینے اور سونے کی جب چاہے اگر وضو کرے وضو نماز کا سا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٤٣۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ

نماز کی فضیلت کے بیان میں

(٦١٤) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُعِيذُكَ بِاللهِ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي، فَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَ لَسْتُ مِنْهُ، وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَ مَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَ لَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَ اَنَا مِنْهُ وَ سَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ! الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ! إِنَّهُ لَا يَرْبُو لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتِ النَّارُ أَوْلٰى بِهِ)).

(اسناده صحيح . التعليق الرغيب : ٣/ ١٥، ١٥٠)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ دیتا ہوں میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی اے کعب بن عجرہ ان امیروں سے کہ ہوں گے بعد میرے سو جو گیا ان کے دروازے پر اور سچا کہا ان کے جھوٹ کو اور مدد کی ان کے ظلم کی

سو وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں اور کبھی نہ آ سکے گا میرے حوض پر اور جو آیا ان کے دروازے پر یا نہ آیا اور سچا نہ کیا ان کے جھوٹ کو اور مدد نہ کی ان کے ظلم میں پس وہ میرا ہے اور میں اس کا اور قریب ہے کہ آئے گا میرے حوض پر اے کعب بن عجرہ نماز دلیل ہے یعنی امام کی اور روزہ سپر مضبوط ہے اور صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا ہے کوئی گوشت کہ پیدا ہو حرام سے مگر آگ اس کے حق میں لائق تر ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ جانا انہوں نے مگر روایت سے عبیداللہ بن موسیٰ کے اور بہت غریب کہا انہوں نے اس کو اور کہا محمد نے روایت کی یہ حدیث ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے۔

❀❀❀❀

(٦١٥) **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ غَالِبٍ بِهٰذَا.

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے اسی طرح بیان کیا۔

٤٤۔ بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

(٦١٦) **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: **((اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ)) قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ أُمَامَةَ: مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً.**

(صحيح . الصحيحة : ٨٦٧) ابی داؤد (١٩٥٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے جب خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع کا فرماتے تھے ڈرو تم اللہ سے جو پروردگار ہے تمہارا اور پڑھو نماز پنجگانہ اور روزے رکھو اپنے مہینے کے اور ادا کرو زکوٰۃ اپنے مالوں کی اور اطاعت کرو اپنے صاحبِ حکومت کی یعنی جو شرع کے موافق حکم کرے داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے پروردگار کے۔ کہا راوی نے کہا میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کب سے سنی ہے تم نے یہ حدیث؟ کہا انہوں نے سنی میں نے اور تھا میں تیس برس کا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الزکاۃ

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۵)　　زکوٰۃ کے بیان میں　　(التحفۃ ۳)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَنْعِ الزَّكٰوةِ مِنَ التَّشْدِيْدِ

زکوٰۃ نہ دینے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید کے بیان میں

(٦١٧) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: جِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: فَرَآنِيْ مُقْبِلاً فَقَالَ: ((هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) 'قَالَ: فَقُلْتُ : مَالِيْ لَعَلَّهُ أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ' قَالَ : قُلْتُ: مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا' فَحَثٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ' ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا إِلَّا جَآءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرٰهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ)).

(صحیح) (التعليق الرغيب : ١/٢٦٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں کہا انہوں نے پھر دیکھا آپ ﷺ نے مجھ کو سامنے آئے سو فرمایا آپ ﷺ نے وہ ٹوٹا پانے والے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی قیامت کے دن کہا راوی

آپ ﷺ نے مجھ کو سامنے آئے سو فرمایا آپ ﷺ نے وہ ٹوٹا پانے والے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی قیامت کے دن کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہے مجھ کو شاید کچھ اترا ہے میرے حق میں کہا راوی نے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے دیا اِدھر اُدھر اور دونوں ہاتھ سے لپ بھر کر اشارہ کیا آپ ﷺ نے سامنے اور داہنے طرف اور بائیں طرف پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے نہیں مرتا ہے کوئی آدمی کہ چھوڑ جاتا ہے اونٹ یا گائے کہ ادا نہ کی ہو زکوٰۃ اس کی مگر وہ جانور آئے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا اور موٹے سے موٹا ہو کر روندتا ہوگا اس کو اپنے کھروں سے اور مارتا ہوگا اپنے سینگوں سے جب گزر جائے اس پر سے پچھلا جانور لوٹے گا پہلا جانور اور پر اس کے یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ نہ ہو لوگوں میں۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس کی مانند اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے لعنت کیا گیا ہے مانع زکوٰۃ کا، اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود سے' کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے صحیح ہے اور نام ابوذر کا جندب بن سکن ہے اور ابن جنادہ بھی کہتے ہیں، روایت کی ہم سے عبداللہ بن منیر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکم بن ویلم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے کہا انہوں نے اکثرون جو حدیث میں آیا ہے اس سے دس ہزار والے مراد ہیں یعنی درہم یا دنانیر۔ (سند میں انقطاع ہے یہ امام ضحاک پر موقوف ہے۔)

❀ ❀ ❀ ❀

۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ إِذَا أَدَّيْتَ الزَّكٰوةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

اس بیان میں کہ جب تو نے زکوٰۃ دے دی تو جو تجھ پر ضروری تھا وہ ادا کر دیا

(٦١٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ)). (ضعیف عند الالبانی) التعليق صحيح ابن خزيمة (٢٤٧١) الضعيفة (٢٢١٨) ((احاديث البيوع)) اس کی سند دراج ابی السمح کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب دے چکا تو زکوٰۃ اپنے مال کی تو ادا کر چکا جو تجھ پر لازم تھا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے کہ آپ ﷺ نے ذکر کیا زکوٰۃ کا تو کہا ایک شخص نے کچھ اور فرض ہے میرے اوپر تو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں مگر جو خوشی سے دے تو ابن حجیرہ وہ عبدالرحمٰن بیٹے حجیرہ بصری کے ہیں۔

(٦١٩) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنَّا نَتَمَنَّى أَنْ يَأْتِيَ الْأَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَ نَحْنُ عِنْدَهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ

كَذٰلِكَ، إِذْ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَثَى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَسُوْلَكَ أَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا إِنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَآءَ، وَ بَسَطَ الْأَرْضَ، وَ نَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَإِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَ، فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَإِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَإِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِيْ أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا، وَلَا أُجَاوِزُهُنَّ، ثُمَّ وَثَبَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((إِنْ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ، دَخَلَ الْجَنَّةَ))**.

(صحيح) (تخريج ايمان ابن ابى شيبة : ٤/٥)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا ہم آرزو کرتے تھے کہ آ جائے کوئی اعرابی عاقل اور پوچھے نبی ﷺ سے اور ہم بھی آپ کے پاس ہوں پس ہم اسی خیال میں تھے کہ آیا ایک اعرابی اور دوزانو بیٹھا آگے نبی ﷺ کے اور کہا یا محمد ﷺ آپ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ کہتے ہیں اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس اللہ کی جس نے بلند کیا آسمان اور بچھائی زمین اور گاڑے پہاڑ کیا اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں فرض ہیں رات دن میں فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو کیا اللہ نے حکم کیا آپ کو اس کا فرمایا آپ ﷺ نے ہاں۔ اعرابی نے کہا اور تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہم پر فرض ہیں روزے ایک مہینے کے ہر سال میں' فرمایا نبی ﷺ نے سچ کہا اس نے کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ ﷺ کو کیا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اس کا آپ کو؟ فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے آپ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم پر ہمارے مالوں کی زکوٰۃ فرض ہے فرمایا نبی ﷺ نے سچ کہا اس نے کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا؟ فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے رسول نے کہا ہم سے کہ آپ فرماتے ہیں حج فرض ہے بیت اللہ کا جس کو طاقت ہو راہ کی ہم میں سے فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعربی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا آپ کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ کو حق کے ساتھ نہ چھوڑوں گا میں

اس سے کچھ اور نہ زیادہ کروں گا پھر چل دیا سو فرمایا نبی ﷺ نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو داخل ہوا جنت میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اس سند سے اور مروی ہے سعد سے اس سند کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے فرماتے تھے کہا بعض محدثوں نے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شاگرد کا پڑھنا اور استاد کا سننا مثل سماع کے جائز ہے اور حجت لائے ہیں کہ اس حدیث میں اعرابی نے سامنے پڑھا رسول اللہ ﷺ کے اور آپ ﷺ نے اقرار کیا۔ مترجم کہتا ہے یہاں ہمارے شیخ ترمذی رحمہ اللہ کی غرض یہ ہے کہ حدیث کا پڑھنا دو طرح ہوتا ہے، ایک یہ کہ استاد پڑھتا جائے اور شاگرد چپ سنتے جائیں اور سلف میں اکثر یہی طریقہ جاری تھا چنانچہ مولانا بالفضل اولنا افضل المحدثین بخاری رحمہ اللہ کا اکثر یہی طرز تھا کہ صحیح بخاری ان کی مبارک زبان سے قریب لاکھ آدمیوں کے سن چکے ہیں، اور دوسرا طرز یہ تھا کہ شاگرد اپنی معلومات یا لکھی ہوئی حدیثیں استاد کو سنادے اور استاد کہے کہ برابر ہے تیرا پڑھنا یا لکھنا یہ دوسرا طریقہ بھی اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اعرابی اس میں بمنزلہ شاگرد ہے اور آنحضرت ﷺ استاد ہیں اور حدیث میں جو لفظ نعم جا بجا وارد ہے یہ برابر کہنا ہے۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ: مَاجَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ

سونے اور چاندی میں زکوٰۃ کے بیان میں

(۶۲۰) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمًا، وَلَیْسَ لِیْ فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْھَا خَمْسَةُ دَرَاھِمَ)).

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۴۰۴) (۱۴۰۶) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابواسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی سو لاؤ زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور نہیں زکوٰۃ لینا مجھ کو ایک سو نوے درہم میں کچھ بھی پھر جب ہو جائیں دو سو تو اس میں پانچ درہم ہیں۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابوبکر صدیق اور عمر بن حزم سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ حدیث اعمش اور ابوعوانہ وغیرہما نے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو فرمایا انہوں نے دونوں میرے نزدیک صحیح ہیں اور جو مروی ہے ابواسحاق سے احتمال ہے کہ ابواسحاق دونوں سے روایت کرتے ہوں یعنی حارث اور عاصم سے۔

بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ زَكٰوةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٢١) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلٰى عُمَّالِهِ حَتّٰى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ، فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ أَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ، وَ عُمَرُ حَتّٰى قُبِضَ، وَكَانَ فِيْهِ : ((فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ، وَ فِيْ عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِيَاهٍ، وَفِيْ عِشْرِيْنَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِيْ خَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ إِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ إِلٰى خَمْسٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّةٌ إِلٰى سِتِّيْنَ، فَإِذَازَادَتْ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ إِلٰى خَمْسٍ وَّ سَبْعِيْنَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ إِلٰى تِسْعِيْنَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ، وَ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ، وَفِي الشَّآءِ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ، إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ إِلٰى مِائَتَيْنِ، فَإِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ إِلٰى ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ، فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ. وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ)).

(صحیح) الارواء (٣/٢٦٦-٢٦٧) صحیح ابی داؤد (١٤٠٠، ١٤٠٢)

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : إِذَا جَآءَ الْمُصَدِّقُ قَسَّمَ الشَّآءَ أَثْلَاثًا: ثُلُثٌ خِيَارٌ، وَّثُلُثٌ أَوْسَاطٌ، وَثُلُثٌ شِرَارٌ وَأَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ. وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ.

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے لکھی کتاب زکوٰۃ کی اور روانہ نہ کیا تھا اسے اپنے عاملوں کے پاس کہ وفات پائی آپ ﷺ نے اور بعد لکھنے کے رکھ دیا تھا اسے تلوار کے پاس پھر جب وفات پائی آپ ﷺ نے عمل کیا اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے پھر عمل کیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے بھی اور اس میں تھا کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری دینا چاہیے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں اور پچیس اونٹوں میں ایک سال کی اونٹنی پینتیس اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں پینتیس سے سو اس میں دو برس کی اونٹنی پینتالیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں ایک حقہ ہے یعنی تین سال کی اونٹنی ساٹھ اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں چار سال کی اونٹنی پچھتر اونٹوں

تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں دو سال کی دو اونٹنیاں نوے اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ایک سو بیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں اس سے تو ہر پچاس اونٹ میں ایک اونٹنی تین سال کی اور ہر چالیس میں دو سال کی اور بکریوں میں چالیس بکری میں سے ایک بکری ایک سو بیس بکری تک پھر جب زیادہ ہوں یعنی ایک سو بیس سے تو دو بکریاں دو سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو تین بکریاں تین سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تین سو سے تو ہر سینکڑے میں ایک بکری پھر اس میں کچھ واجب نہیں ہوتا جب تک پورا سینکڑہ نہ ہو اور جمع نہ کی جائیں متفرق یعنی دو یا تین شخصوں کی بکریاں یا اونٹ اور جدا جدا نہ کی جائیں ملی ہوئی بکریاں یا اونٹ زکوٰۃ کے خوف سے اور جو ہوئیں دو شریکوں کی یعنی بکریاں یا اونٹ تو وہ آپس میں سمجھ لیں برابر اور زکوٰۃ میں نہ کی جائے بڈھی اور عیب دار۔ اور کہا زہری نے جب آئے زکوٰۃ لینے والا تو تین قسم کرے بکریاں ایک میں عمدہ عمدہ اور ایک میں متوسط یعنی بیچ کی اور ایک میں ناقص اور زکوٰۃ تحصیل کرنے والا بیچ کے مال سے لے۔ اور زہری نے گائے بیل کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ : اس باب میں ابوبکر صدیق اور ابوذر اور انس اور بہز بن حکیم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے تمام فقہاء کا اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع کیا اس کو سفیان بن حصین نے۔ مترجم کہتا ہے جمع نہ کی جائیں متفرق مثلاً ایک شخص کے دو اونٹ اور ایک کے تین اونٹ ہیں دونوں کو جمع کرکے پانچ اونٹ میں ایک بکری لے لے یہ زکوٰۃ تحصیلنے والے کو جائز نہیں اور جدا نہ کی جائیں ملی ہوئی یعنی ایک شخص کی مثلاً اسی (۸۰) بکریاں ہیں تو اس میں ایک بکری ہوتی ہے اس لیے کہ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہے تو زکوٰۃ تحصیلنے والے کو یہ جائز نہیں کہ اس کے دو حصے کرکے دو بکریاں لے لے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي زَكٰوةِ الْبَقَرِ

گائے، بیل کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٢٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((فِيْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ أَوْ تَبِيْعَةٌ وَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ)). (صحیح عند الالبانی) الارواء (۳/۲۷۱)، بعض محققین کہتے ہیں اس میں خصیف راوی ضعیف ہے اور سند میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے تیس گایوں میں سے ایک سال کی ایک گائے ہے یا بیل اور ہر چالیس میں دو برس کی ایک گائے۔

فائدہ : اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اور عبدالسلام ثقہ ہیں اور حافظ ہیں اور روایت کی شریک نے یہ حدیث خصیف سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے اور ابوعبداللہ بن عبداللہ نے کوئی حدیث نہیں سنی اپنے باپ سے۔

❁❁❁❁

(٦٢٣) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِيْ أَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً، وَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً، وَّ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عِدْلَهٗ مُعَافِرَ. (صحيح عند الالبانى) الارواء (٧٩٥) صحيح ابى داؤد (١٤٠٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں اعمش مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو نبی ﷺ نے یمن کو اور حکم دیا کہ لوں میں ہر تیس گایوں سے ایک گائے ایک سال کی یا ایک بیل اور ہر چالیس میں سے ایک گائے دو برس کی اور ہر جوان سے ایک دینار یا برابر اس کے کپڑے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث بعض نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے سے انہوں نے مسروق سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف اور حکم کیا کہ لے آخر حدیث تک۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا پوچھا میں نے ابوعبیدہ سے تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں یعنی ابوعبیدہ کو عبداللہ سے سماع نہیں۔

(٦٢٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ هَلْ تَذْكُرُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا.

ترجمہ: عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے پوچھا ابوعبیدہ سے کہ تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں۔

❁❁❁❁

٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

اس بیان میں کہ زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے

(٦٢٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهٗ: إِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ: وَأَنَّ اللّٰهَ

افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةَ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَآئِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)).

(صحیح) الارواء (۷۸۲) صحیح ابی داؤد (۱۴۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف اور فرمایا تو گزرے گا ایک قوم پر اہل کتاب سے پس بلا ان کو اس پر کہ گواہی دیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا پس اگر قبول کریں اس کو تو خبر دے ان کو فرض کیا ہے تعالیٰ اللہ نے پانچ نمازوں کو دن رات میں پھر اگر قبول کرلیں وہ اس کو تو خبر دے ان کو کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے ان پر زکوٰۃ ان کے مالوں کی کہ لی جائے ان کے امیروں سے، اور دی جائے ان کے فقیروں کو، پھر اگر وہ قبول کریں اس کو تو پرہیز کر ان عمدہ مالوں سے یعنی میں زکوٰۃ عمدہ عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے اور بچ بددعا سے مظلوم کی اس لیے کہ اس میں اور اللہ میں کچھ پردہ نہیں ہے یعنی جلد قبول ہوتی ہے۔

فائدہ: اس باب میں صنابحی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے ابو معبد مولیٰ ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور نام ان کا نافذ ہے۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالثَّمْرِ وَالْحُبُوْبِ

کھیتی، پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کے بیان میں

(۶۲۶) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذُوْدٍ صَدَقَةٌ وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

(صحیح) الروض (۹۹۲) الارواء (۸۰۰) صحیح ابی داؤد (۱۳۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ گنے یا ٹوکرے سے کم میں زکوٰۃ یعنی غلے یا تمر میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہ اور مالک بن انس سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے جو روایت کی عبدالعزیز نے عمرو بن یحییٰ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابوسعید سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ پانچ گنے یعنی وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ وسق سے تین سو صاع ہوتے ہیں اور صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ

رطل اور تیسرا حصہ ایک رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل کا ہے اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی میں زکوٰۃ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیوں کے دوسو درہم[1] ہوتے ہیں اور نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ پھر جب ہوں پچیس درہم تو اس میں ایک سال کی اونٹنی اور اگر پچیس اونٹ سے کم ہوں تو ہر پانچ میں ایک بکری۔

❀❀❀❀

(٦٢٧) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِیْثِ عَبْدِالْعَزِیْزِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی.

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے جو روایت کی عبدالعزیز نے عمرو بن یحییٰ سے۔

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَیْسَ فِی الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ صَدَقَةٌ

اس بیان میں کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے

(٦٢٨) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِهٖ وَلَا فِیْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ)). (صحیح) (الضعیفة : ٤٠١٤) الروض (٤٣٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ پلے ہوئے گھوڑوں پر یعنی جن کو دانہ گھاس باندھ کر کھلاتے ہیں اس میں زکوٰۃ نہیں اور جو غلام خدمت کے لیے ہوں ان میں بھی زکوٰۃ نہیں اور اگر تجارت کے لیے ہوں تو دونوں کی قیمتوں سے زکوٰۃ لی جائے جب کہ ایک سال گزر چکے۔

❀❀❀❀

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ زَکٰوةِ الْعَسَلِ

شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٢٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فِی الْعَسَلِ فِیْ کُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ)). (صحیح) الارواء (٨٠١) صحیح ابی داؤد (١٤٢٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہد میں ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسیارہ المتعی وعبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعف ہے اور نہیں صحیح ہے نبی ﷺ سے اس باب میں بہت کچھ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر علماء

[1] اور دوسو درہم تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا۔

کے یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے شہد میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔

(٦٣٠) عَنْ نَّافِعٍ، قَالَ : سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ، قَالَ : قُلْتُ : مَا عِنْدَنَا عَسَلٌ نَتَصَدَّقُ مِنْهُ، وَلٰكِنْ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي الْعَسَلِ صَدَقَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: عَدْلٌ مَرْضِيٌّ فَكَتَبَ إِلَى النَّاسِ أَنْ تُوضَعَ يَعْنِي عَنْهُمْ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: نافع سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے عمر بن عبدالعزیز نے شہد کی زکاۃ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا کہ ہمارے پاس تو شہد ہی نہیں ہے جس کی ہم زکاۃ ادا کرتے' لیکن مغیرہ بن حکیم نے ہمیں بتایا ہے کہ شہد میں زکاۃ نہیں ہے' چنانچہ عمر رحمۃ اللہ نے فرمایا: یہ تو پسندیدہ عدل ہے' پھر انہوں نے لوگوں کی طرف لکھ دیا کہ شہد کی زکاۃ ختم کر دی جائے' یعنی لوگوں سے نہ لی جائے۔

❀❀❀❀

١٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

اس بیان میں کہ مال مستفاد پر جب تک ایک سال نہ گزرے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے

(٦٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)).

(صحيح عند الالبانى) الارواء (٧٨٧) صحيح أبي داود (١٤٠٣) بعض محققین کہتے ہیں سخت ضعیف ہے اس میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہے۔ تقریب (٣٨٦٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مال مستفاد پایا تو اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزرے۔

فائدہ : اس باب میں سری بنت نبہان سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جس نے پایا مالِ مستفاد اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزرے اس کے مالک کے نزدیک اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی حدیث سے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کیا اس کو ایوب اور عبیداللہ اور کئی لوگوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہما نے اہل حدیث سے اور وہ کثیر الغلط ہیں اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے کہ مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک سال نہ گزرے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے اگر اس کے پاس پہلے سے ایسا مال ہے کہ واجب ہوتی ہے اس پر زکوٰۃ تو اس مال میں بھی زکوٰۃ ہے یعنی مستفاد میں اور اگر اس کے پاس سوائے مال مستفاد کے کوئی ایسا نہیں کہ جس میں واجب ہو زکوٰۃ تو مستفاد میں زکوٰۃ واجب نہیں جب تک سال نہ گزرے سو اس نے پایا اگر مال مستفاد قبل گزرنے سال کے تو اس کو چاہیے کہ مال مستفاد کی بھی زکوٰۃ دے جب زکوٰۃ دے پہلے مال کی جس کی زکوٰۃ ہمیشہ دیتا تھا اور یہی

قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے مال مستفاد اس مال کو کہتے ہیں جو سال کے اندر خود بخود ہاتھ آئے جیسے ہبہ یا میراث کے طور سے اور اپنے مال سابق سے کمایا ہوا نہ ہو تو بعض کہتے ہیں کہ جس دن وہ مال ہاتھ لگا ہے اس دن سے جب پورا سال ہو تو اس کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظم کہتے ہیں کہ پہلے مال کے ساتھ اس کی بھی زکوٰۃ دے کچھ سال کا گزرنا اس پر شرط نہیں۔

(٦٣٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا، فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ.

(صحيح الاسناد، موقوف، وهو في حكم المرفوع)

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے مال مستفا' پایا تو اس پر زکاۃ نہیں جب تک اس پر اس کے مالک کے پاس ایک سال نہ گزرے۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جس نے پایا مال مستفاد اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک ایک سال نہ گزرے اس کے مالک کے نزدیک۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جِزْيَةٌ

اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں

(٦٣٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَّاحِدَةٍ، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جِزْيَةٌ)). (ضعيف) (الارواء : ١٢٤٤ - الضعيفة : ٤٣٧٩) اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی کمزور ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں لائق ہے دو قبیلے والوں کا رہنا ایک زمین میں یعنی اہل کتاب اور مسلمانوں کا دونوں کا رہنا جزیرہ عرب میں لائق نہیں ہے اور نہیں مسلمانوں پر جزیہ۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابو کریب نے جریر سے انہوں نے قابوس سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبیداللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ نصرانی جب اسلام لائے تو معاف کر دیا جائے جزیہ اس کی ذات کا اور قول نبی ﷺ کا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

اس سے جزیہ عشری مراد ہے جو کافروں سے تحصیلاً لیا جاتا ہے اور ہر ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عشور یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر عشور نہیں۔

(٦٣٤) عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّ النَّصْرَانِيَّ إِذَا أَسْلَمَ، وُضِعَتْ عَنْهُ جِزْيَةُ رَقَبَتِهِ. وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جِزْيَةٌ عُشُورٌ))، إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ جِزْيَةَ الرَّقَبَةِ. وَفِي الْحَدِيثِ مَا يُفَسِّرُ هٰذَا حَيْثُ قَالَ : ((إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى

الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ)). (ضعيف) (الجامع الصغير : ٢٠٥٠، مشكاة المصابيح : ٤٠٣٩) اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: قابوس بن ابن ظبیان سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اوراسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ نصرانی جب اسلام قبول کرے تو معاف کر دیا جائے جزیہ اس کی ذات کا اور قول نبی ﷺ کا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں اس جزیہ سے عشری مراد ہے جو کافروں سے تحصیلاً لیا جاتا ہے اور ہر ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عشور یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر عشور نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْحُلِي
زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٣٥) عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ : خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (صحيح بما بعده)

ترجمہ: روایت ہے زینب سے جو بیوی ہیں عبداللہ کی کہا انہوں نے خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ ہو تمہارے زیوروں میں سے اس لیے کہ تم میں سے اکثر اہل جہنم ہیں قیامت کے دن۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہا اعمش نے سنا میں نے ابووائل سے کہ روایت کرتے تھے عمرو بن حارث سے جو بھتیجے ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبداللہ کی وہ روایت کرتے ہیں زینب سے وہ نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مانند اور ابومعاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابومعاویہ نے وہم کیا ہے اپنی حدیث میں سو کہا عمرو بن الحارث عَنِ ابْنِ أَخی زینب اور صحیح یوں ہے عمرو بن الحارث بن اخی زینب یعنی حارث کے بعد عن کا لفظ غلط ہے اور یہ حدیث مروی ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی ﷺ سے کہ تجویز کی آپ ﷺ نے زیور میں زکوٰۃ دینا اور اس کی اسناد میں کچھ گفتگو ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ زیور میں زکوٰۃ ہے جو سونے اور چاندی کا ہو اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور کہا بعض صحابہ نے جیسے ابن عمر و اور عائشہ اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہاء تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

(٦٣٦) عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے اعمش سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابووائل سے کہ روایت کرتے تھے عمرو بن حارث سے جو بھتیجے ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبداللہ کی وہ روایت کرتے ہیں زینب سے وہ نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مانند۔

(٦٣٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ فِي أَيْدِيهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُمَا: ((**أَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهُ؟**)) قَالَتَا: لَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟**)) قَالَتَا: لَا، قَالَ: ((**فَأَدِّيَا زَكٰوتَهُ**)).

(حسن، بغير هذااللفظ) (الارواء: ٢٩٦/٣، المشكاة: ١٨٠٩) صحيح أبي داد (١٣٩٦)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ دو عورتیں آئیں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کے ہاتھوں میں کنگن تھے سونے کے سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا ادا کرتی ہو تم زکوٰۃ اس کی تو کہا انہوں نے نہیں سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان سے کیا چاہتی ہو تم کہ اللہ پہنائے تم کو دو کنگن دوزخ کی آگ کے کہا انہوں نے نہیں فرمایا آپ ﷺ نے تو ادا کرتی رہو زکوٰۃ اس کی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو روایت کیا مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اس حدیث میں اور اس باب میں کوئی روایت صحیح رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

❀❀❀❀
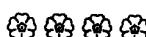
١٣۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي زَكٰوةِ الْخَضْرَوَاتِ

سبزیوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٣٨) عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَضْرَوَاتِ وَهِيَ الْبُقُولُ، فَقَالَ((**لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ**)).

ترجمہ: روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لکھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پوچھا حال خضروات کا یعنی ساگ پات کی زکوٰۃ کا سو فرمایا آپ ﷺ نے اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔ (صحیح عند الالبانی) (الارواء: ٢٧٩/٣) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بن عمارۃ ضعیف ہے جیسا کہ ترمذی نے کہا ہے۔ بلکہ وہ متروک ہے۔ تقریب (١٢٦٤)

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی صحیح نہیں اور اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں اور یہ روایت مروی ہے موسیٰ بن طلحہ سے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ساگ پات میں کچھ صدقہ نہیں کہا ابوعیسیٰ نے حسن بیٹے ہیں عمارہ کے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو شعبہ وغیرہ نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا عبداللہ بن مبارک نے۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْقٰى بِالْأَنْهَارِ وَ غَيْرِهِ

اس کھیتی کی زکوٰۃ کے بیان میں جس میں نہر وغیرہ سے پانی دیا جائے

(٦٣٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءِ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)). (صحیح بما بعدہ) الروض (٥٢٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پانی دے آسمان یعنی مینہ کے پانی سے پیداوار ہو یا پانی دیں نہریں اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ اور جس میں پانی دیا جائے کھینچ کر یعنی اونٹ سے یا بیل سے تو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ کا۔

فائدہ : اس باب میں انس بن مالک اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث بکیر بن عبداللہ اشج اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعد سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ حدیث صحیح تر ہے اور صحیح ہوئی ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی ﷺ سے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام فقہاء کا۔

❀❀❀❀

(٦٤٠) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)).

(صحیح) الروض (٥٢٧) صحیح ابی داؤد (١٤٢١) الارواء (٧٩٩)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ مقرر کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں کہ پانی دے اسے آسمان یا نہریں یا وہ زمین عثری دسواں حصہ اور جس میں پانی دیا جائے کھینچ کر یا ڈول وغیرہ سے اس میں آدھا عشر یعنی بیسواں حصہ۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے زمین عثری وہ ہے جس میں عاثور سے پانی دیا جائے اور عاثور چھوٹی نہر ہے کہ جس سے بقول اور کھجور وغیرہ سینچی جاتی ہے یا عثری وہ کھجور وغیرہ جس میں پانی دینے کی ضرورت نہ ہو۔

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٤١) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ : ((أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ

مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ)). (ضعيف) (الارواء : ۷۸۸) اس میں مثنّٰی بن صباح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عمرو کے دادا سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا آدمیوں پر سو فرمایا آگاہ ہو جو متولی ہو کسی یتیم کا کہ اس کا مال بھی ہو تو تجارت کرتا رہے یتیم کے مال میں اور یوں ہی چھوڑ نہ دے کہ کھالے اس کو زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ دیتے دیتے کچھ باقی نہ رہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اس لیے کہ مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا پھر ذکر کی یہ حدیث اور اس میں اختلاف ہے سو بعض نے کہا مال یتیم میں زکوٰۃ ہے انہیں میں ہیں عمر اور علی عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحاق اور کہا ایک گروہ علماء نے مال یتیم میں زکوٰۃ نہیں۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور شعیب نے حدیثیں سنیں ہیں اپنے دادا سے جو عبداللہ بن عمرو ہیں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں اور کہا وہ ہمارے نزدیک واہی یعنی ضعیف ہیں اور جس نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے تو اس لیے ضعیف کہا ہے کہ عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے دادا کی کتاب دیکھ کر یعنی عبداللہ بن عمرو کی کتاب اور اکثر لوگ حجت لیتے ہیں ان کی حدیث سے اور ثابت کرتے ہیں اس کو جیسے احمد اور اسحاق وغیرہما۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْعَجْمَآءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

اس بیان میں کہ جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کافروں کے دفن شدہ خزانہ میں پانچواں حصہ ہے

(٦٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (١١٠٦، ١١١٤) الارواء (٨١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں کوئی مرجائے تو اس کا بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانوں میں پانچواں حصہ ہے۔

فائدہ: اس باب میں انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخَرْصِ

غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنے کے بیان میں

(٦٤٣) عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ يَقُوْلُ: جَآءَ سَهْلُ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((**إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُو الثُّلُثَ فَإِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُو الرُّبُعَ**)). (ضعیف عند الالبانی) (سلسله احادیث الضعیفة : ٢٠٥٦) ضعیف ابی داؤد (٢٨١) اس میں عبدالرحمٰن بن مسعود مجہول الحال ہے۔ بعض محققین نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے خبیب بن عبدالرحمٰن سے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مسعود کو کہتے تھے آئے سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس میں سو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جب کاٹو تم پھلوں اور میووں کو تو لو یعنی عشر وغیرہ کا جو حق زکوٰۃ ہے اور چھوڑ دو ثلث حصہ یعنی ثلث حصہ کی عشر وغیرہ نہ لو پھر اگر ثلث نہ چھوڑ و تو چوتھائی چھوڑ و یعنی کہ مسافر محتاج آنے جانے والا کھالے۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور عتاب بن اسید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور عمل اکثر علماء کا سہل بن ابی حثمہ کی حدیث پر ہے یعنی جو مذکور ہوئی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور خرص اسے کہتے ہیں کہ جب پھل قریب تیاری کے ہوتا ہے جیسے کھجور یا انگور جس کی زکوٰۃ لینا ہو تب بادشاہ ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ وہ درخت کو دیکھ کر اندازہ کر دیتا ہے کہ اس میں اتنے انگور ہوں گے یا اتنی رطب اور اس کا عشر مقرر کر کے ان کے مالکوں پر باندھ دیتا ہے کہ اتنا بروقت پھل ٹوٹنے کے دینا اس کو خرص کہتے ہیں اور اس شخص کو خارص، پھر بعد خرص کے ان مالکوں کو اختیار دیتا ہے کہ جو چاہیں کریں پھر جب وقت اس کے ٹوٹنے کا آتا ہے تو ان سے وہی عشر لے لیتا ہے۔ یہی تفسیر ہے خرص کی یعنی بعض علماء کے نزدیک اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم۔

❁❁❁❁

(٦٤٤) عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَّخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ: ((**إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا**)). (ضعیف) سعید بن مسیب نے اسید بن عتاب سے کچھ نہیں سنا۔

ترجمہ: روایت ہے عتاب بن اسید سے کہ نبی ﷺ بھیجتے تھے کسی کو کہ اندازہ کر آئے اور کوت آئے لوگوں کے انگوروں کو اور پھلوں کو اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انگوروں کی زکوٰۃ کے بیان میں کہ وہ بھی کوتا جائے جیسے کوتا جاتا ہے کھجور، پھر زکوٰۃ میں دیا جائے انگور خشک جیسا زکوٰۃ میں تر کھجور کی جگہ دی جاتی ہے سوکھی کھجور۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے

انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور پوچھا میں نے حال اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے تو کہا انہوں نے حدیث ابن جریج کی غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب کی جو مروی ہے عتاب بن اسید سے زیادہ صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

حق کے ساتھ زکوٰۃ لینے والے کے بیان میں

(٦٤٥) عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهٖ)). (حسن صحيح) التعليق الرغيب (١/٢٧٥) ((احاديث البيوع)) المشكاة (١٧٨٥) التحقيق الثاني۔ التعليق على ابن خزيمة (٢٣٣٤) صحيح ابى داؤد (٢٦٠٤)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے زکوٰۃ تحصیلنے والا انصاف سے یعنی جو زیادتی نہ کرے اور زکوٰۃ میں عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے تو وہ ایسا ہے جیسے لڑنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جب تک نہ لوٹے اپنے گھر۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور یزید بن عیاض ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور حدیث محمد بن اسحاق کی زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۔ بَابُ : فِي الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والے کے بیان میں

(٦٤٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا)). (حسن عند الالبانى) التعليق الرغيب (١/٢٧٨) صحيح ابى داؤد (١٤١٣) المشكاة (١٨٠١) بعض محققین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ وصول کرنے میں ایسا ہے جیسا زکوٰۃ نہ دینے والا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ام سلمہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے سعد بن سنان سے اور ایسی ہی روایت ہے لیث بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے

تھے صحیح سنان بن سعد ہے اور آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے میں ایسا ہے جیسے زکوٰۃ نہ دینے والا تو مطلب اس کا یہ ہے کہ گناہ میں دونوں برابر ہیں۔

❁❁❁❁

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي رَضَا الْمُصَدِّقِ

زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنے کے بیان میں

(٦٤٧) عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ إِلَّا عَنْ رِضاً)).

(صحيح) صحيح ابی داؤد (١٤١٤)

ترجمہ: روایت ہے جریر سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا تو اس کو جدا نہ کروا پنے سے جب تک وہ تم سے خوش دل نہ ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو عمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث داؤد کی شعبی سے زیادہ صحیح ہے مجالد کی حدیث سے اور ضعیف کہا ہے مجالد کو بعض اہل علم نے اور وہ غلطیاں بہت کرتے ہیں۔

❁❁❁❁

(٦٤٨) عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

ترجمہ: داؤد سے روایت ہے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

❁❁❁❁

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْأَغْنِيَآءِ فَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَآءِ

اس بیان میں کہ زکوٰۃ امیروں سے لی جائے اور فقیروں کو دی جائے

(٦٤٩) عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَآئِنَا فَجَعَلَهَا فِي فُقَرَآئِنَا، وَ كُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَلُوصًا. (ضعيف الاسناد) اس میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۵۲۴)

ترجمہ: روایت ہے عون بن ابو جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ آیا ہمارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا رسول اللہ ﷺ کا تو وصول کیا زکوٰۃ کو ہمارے امیروں سے اور دیا ہمارے فقیروں کو اور میں ایک یتیم لڑکا تھا سو مجھ کو بھی ایک اونٹنی دی اس میں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن ابوجحیفہ کی حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

اس بیان میں کہ کس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے

(٦٥٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهِ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ أَوْ كُدُوْحٌ)) قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا يُغْنِيْهِ ؟ قَالَ : ((خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)). (صحيح عند الالبانی) (المشكاة : ١٨٤٧) صحيح ابی داؤد (١٤٣٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حکیم بن جبیر ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سوال کرے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کفایت کرتا ہو تو قیامت کے دن آئے گا اور اس کے سوال کے سبب سے اس کا منہ چھلا ہوگا۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے خموش فرمایا یا خدوش یا کدوح اور معنی تینوں کے قریب قریب ہیں پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کتنا مال کفایت کرتا ہے یعنی اس کے ہوتے ہوئے سوال جائز نہیں تو فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں اس حدیث کے سبب سے روایت کی ہم سے محمود غیلان نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے یہی حدیث۔

❀❀❀❀

(٦٥١) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ : لَوْ غَيْرُ حَكِيْمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثَ' فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ : وَ مَا لِحَكِيْمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ. وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِنَا. وَبِهِ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ، وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَحْمَدُ، وَ إِسْحَاقُ، قَالُوْا: إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ. وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ ﷺ هْلِ الْعِلْمِ إِلٰى حَدِيْثِ حَكِيْمِ ابْنِ جُبَيْرٍ، وَ وَسَّعُوْا فِيْ هٰذَا وَقَالُوْا: إِذَا كَانَ عِنْدَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ أَكْثَرُ وَهُوَ مُحْتَاجٌ فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزَّكَاةِ. وَ هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ. اس کو بھی بعض محققین نے ضعیف کہا ہے دیکھیں حدیث سابقہ۔

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن جبیر سے یہی حدیث۔ سو کہا سفیان سے عبداللہ بن عثمان نے جو ہم نشین ہیں شعبہ کے کاش کہ حکیم کے سوا کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی سو کہا سفیان نے کیا ہے حکیم کو نہیں روایت کرتے اس سے شعبہ' کہا عبداللہ نے ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے اس بات کو زبید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے اور اسی پر عمل ہے بعض کا ہم لوگوں سے (یعنی شافعیوں سے) اور یہی کہتے ہیں ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں جب آدمی کے پاس پچاس درہم ہوں تو اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں لیکن بعض علماء حکیم بن جبیر کی حدیث کو حجت تسلیم نہیں کرتے ان کا کہنا ہے کہ اگر کسی کے پاس پچاس یا اس سے زیادہ درہم بھی ہوں تو بھی اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہے بشرطیکہ وہ محتاج ہو۔ یہ یہی قول ہے شافعی اور دوسرے علماء فقہاء کا۔

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

اس بیان میں کہ کس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

(٦٥٢) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ**)).

(صحيح) (المشكاة : ١٨٣٠، الارواء : ٨٧٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے زکوٰۃ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اسی اسناد سے مرفوع نہیں اور مروی ہے اس حدیث کے سوا بھی نبی ﷺ سے کہ صدقہ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب آدمی قوی ہو مگر محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو اور کوئی اس کو زکوٰۃ دے دے اس کی زکوٰۃ ادا ہو گئی اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہی ہے کہ اس کو سوال جائز نہیں۔

(٦٥٣) **عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ** قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ وَ ذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَرُمَتِ الْمَسْأَلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ، وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ، فَمَنْ شَآءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُكْثِرْ**)). (ضعيف) (الارواء : ٣/٣٨٤) اس میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع میں کہ آپ ﷺ کھڑے تھے عرفات میں اور آیا ایک اعرابی اور پکڑ لیا آپ ﷺ کی چادر کا کونہ پھر سوال کیا آپ ﷺ سے پھر دیا آپ ﷺ نے اور چلا

گیا وہ اور اسی وقت سوال حرام ہوا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک سوال جائز نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو مگر فقیر خاکسار کو یا سخت حاجت والے کو اور جو سوال کرے آدمیوں سے اس لیے کہ بڑھائے اپنا مال ہوگا منہ اس کا چھلا ہوا قیامت کے دن اور وہ گوشت ہے بھنا ہوا جہنم سے کہ کھاتا ہے اس کو پھر چاہے کم لے اور چاہے زیادہ لے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے عبدالرحیم بن سلیمان سے مانند اوپر کی روایت کے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

(٦٥٤) عَنْ عَبْدِالرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ نَحْوَهُ. [اسنادہ ضعیف] اس میں مجاہد راوی ضعیف ہے۔ ہیثمی کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ مجمع الزوائد (۳/۴۱۶)

ترجمہ: عبدالرحیم بن سلیمان سے اوپر والی روایت کی مانند۔

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ

قرض داروں وغیرہ میں سے جس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے اس کے بیان میں

(٦٥٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أُصِيبَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ثِمَارٍ إِبْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ)) فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَآئِهِ: ((خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ)). (صحيح) الارواء (١٤٣٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا نقصان آیا ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پھلوں میں جو خریدے تھے اور بہت قرض دار ہو گیا وہ۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ دو اس کو پھر صدقہ دیا لوگوں نے سو نہ پورا ہوا اس کا قرض فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے لے لو جو پاؤ تم اور تمہارا حق نہیں اس کے سوا۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور جویریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيْهِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ، آپ ﷺ کے اہل بیت اور آپ کے غلاموں کا زکاۃ لینا درست نہیں

(٦٥٦) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ: ((أَصَدَقَةٌ

هِيَ أَمْ هَدِيَّةٌ؟)) فَإِنْ قَالُوا : صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قَالُوا: هَدِيَّةٌ أَكَلَ . (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ بہز کے دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب آتی کوئی چیز پوچھتے آپ ﷺ کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے؟ پھر اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر کہتے ہدیہ ہے تو کھاتے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور سلمان اور انس اور حسن بن علی اور ابو عُمیرہ معرف بن واصل رضی اللہ عنہ کے دادا سے روایت ہے اور ان کا نام رشید بن مالک ہے اور میمون اور مہران اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو اور ابو رافع اور عبدالرحمٰن بن علقمہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابو عقیل سے وہ نبی ﷺ سے اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے کہا ابو عیسیٰ نے بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٦٥٧) عَنْ أَبِي رَافِعٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ: أَصْحِبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ: لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْأَلَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)).

(صحيح) (المشكاة : ٨٢٩ـ الارواء: ٣/٣٦٥، ٨٨٠ـ الصحيحة : ١٦١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک مرد کو بنی مخزوم سے زکوٰۃ تحصیلنے کے لیے تو اس نے کہا ابو رافع سے تم ساتھ چلو میرے کہ حصہ دوں میں تم کو بھی اس میں سے سو کہا ابو رافع نے نہیں جب تک نہ جاؤں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھ لوں ان سے اور گئے آنحضرت ﷺ کے پاس اور پوچھا اور فرمایا آپ ﷺ نے صدقہ نہیں حلال ہے ہم کو اور مولیٰ یعنی غلام قوم کے انہیں میں داخل ہیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رافع جو غلام آزاد ہیں رسول اللہ ﷺ کے ان کا نام اسلم ہے اور ابن رافع عبیداللہ بن ابو رافع ہیں وہ کاتب ہیں علی بن ابو طالب کے۔

❀❀❀❀

٢٦ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِي الْقَرَابَةِ

قرابت داروں کو زکوٰۃ دینے کے بیان میں

(٦٥٨) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ)) وَ قَالَ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي

الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ))۔ (ضعيف والصحيح من فعله ﷺ) الارواء (٩٢٢) ضعيف ابي داؤد (٤٠٥) صحيح ابي داؤد (٢٠٤٠) اس میں رباب غیر معروف اور مجہول راویہ ہے۔ نیز اس کے شواہد بھی ہیں۔صحيح ابن خزيمة (٢٠٦٧)

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن عامر سے سلمان پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب کوئی روزہ کھولے تو کھولے کھجور پر اس لیے کہ اس میں برکت ہے پھر اگر کھجور نہ پائے تو پانی پر کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور فرمایا آپ ﷺ نے صدقہ مسکین کو دینا فقط صدقہ ہے یعنی ایک ہی ثواب ہے اور صدقہ ناطے والوں کو دینا دو ثواب رکھتا ہے ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحم کا۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ اور زینب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور وہ بیوی ہیں عبداللہ بن مسعود کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے اور رباب ماں ہیں رائح کی اور بیٹی ہیں صلیع کی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث مذکور کی مانند اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ذکر نہ کیا اس میں رباب کا اور حدیث سفیان اور ابن عیینہ کی زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ابن عون اور ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے۔

❀❀❀❀

٢٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ

اس بیان میں کہ زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ مال دینا چاہیے

(٦٥٩) **عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ** قَالَتْ: سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ: ((**إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ**)) ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿ **لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ** ﴾ الآية[البقرة : ١٧٧].

(ضعيف) المشكاة (١٩١٤) (التحقيق الثاني) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٣٨٣) اس میں ابو میمون حمزہ اعور راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہا میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی ﷺ سے زکوٰۃ کو سو فرمایا آپ ﷺ نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوٰۃ کے یعنی زکوٰۃ سے کچھ زیادہ بھی دینا چاہیے۔ پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت سورہ بقرہ کی لَيْسَ الْبِرَّ سے آخر تک۔

❀❀❀❀

(٦٦٠) **عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ**))۔ (ضعيف

ایضًا) اس میں ابوحمزہ میمون الاعور ضعیف ہے۔ احمد کہتے ہیں متروک ہے۔ دار قطنی کہتے ہیں ضعیف ہے۔ بخاری کہتے ہیں قوی نہیں۔ نسائی کہتے ہیں ثقہ نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عامر سے وہ روایت کرتے ہیں فاطمہ بنت قیس سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مال میں اور بھی حق ہے سوائے زکوٰۃ کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی کچھ ایسی اچھی نہیں اور ابوحمزہ میمون اعور ضعیف ہیں اور روایت کی بیان اور اسماعیل بن سالم نے شعبی سے اس حدیث کو انہی کا قول کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ کی فضیلت کے بیان میں

(٦٦١) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُوْا فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ أَوْ فَصِيْلَهٗ)).

(صحيح) (ظلال الجنة : ٦٢٣ ـ التعليق الرغيب الارواء : ٨٨٦)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن یسار سے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں صدقہ دیا کسی نے کسی طرح کا صدقہ حلال مال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ مگر حلال کو مگر لیتا ہے رحمٰن اس صدقے کو اپنے سیدھے ہاتھ میں اگرچہ ایک کھجور بھی ہو پھر بڑھتا ہے وہ ہتھیلی میں رحمٰن کے یہاں تک کہ ہوجاتا ہے پہاڑ سے بھی بڑا، جیسا کوئی پرورش کرتا ہے اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کی۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور عدی بن حاتم اور انس اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور حارثہ بن وہب اور عبدالرحمٰن بن عوف اور بریدہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٦٦٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَأْخُذُهَا بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا لِأَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ مُهْرَهٗ، حَتّٰى إِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيْرُ مِثْلَ أُحُدٍ))، وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ[هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ] يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو وَ يُرْبِي الصَّدَقَاتِ]. (منكر بزيادة و تصديق ذلك) اس میں عباد بن منصور ضعیف ہے۔ گزشتہ حدیث صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر بڑھاتا ہے اور پالتا ہے اس کو اس صدقہ دینے والے کے لیے جیسا پالتا ہے کوئی تم میں سے اپنے گھوڑے کے بچے کو یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھ کر ہو جاتا ہے کوہ احد کے برابر اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ...... اور معنی اس کے یہ ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے غلاموں سے اور لیتا ہے صدقات کو۔ اور مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے اس کی مانند اور کہا ہے کتنے علماء نے اس حدیث میں اور جو مشابہ ہیں اس کی روایتوں سے کہ مذکور ہیں اس میں ایسی صفتیں جیسے اترنا پروردگار تعالیٰ شانہ کا ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف کہ ہم ثابت کرتے ہیں ان روایتوں کو اور ایمان لاتے ہیں ان پر اور وہم نہیں دوڑاتے اس میں اور نہیں کہتے ہم کہ کیفیت اس کی ایسی ہے اور مروی ہے انس بن مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی حدیثوں کو جاری کرو بلا کیفیت یعنی اس پر ایمان رکھو اور کیفیت میں اس کے گفتگو نہ کرو اور یہی قول ہے علمائے اہلِ سنت والجماعت کا پر جہمیہ انکار کرتے ہیں ان روایتوں کا اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اپنی کتاب میں اکثر مقام ید اور سمع اور بصر کا اور تاویل کی جہمیہ نے ان آیتوں کی اور تفسیر کرتے ہیں اس کی علماء کے خلاف اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے ہیں جہمیہ مراد ہاتھ سے قوت ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ قائل ہونا اس کا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی تشبیہ جب لازم آئے کہ یہ کہے کہ ید کید او مثل ید یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس ہاتھ کی مثل ہے یا اس ہاتھ کا سا ہے یا اس کی سماعت اس سماعت کی مانند ہے یا اس سماعت کی سی ہے پھر جب کہا کہ اللہ تعالیٰ کی سماعت مثل اس سماعت کے ہے یا ایسی ہے یا ایسی ہے تو البتہ تشبیہ ہوئی اور جب کہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اور سمع اور بصر اور یہ نہ کہے کہ کیسے ہیں اور کیا کیفیت ہے ان کی اور یہ بھی نہ کہے اللہ کی سمع مثل اس سمع کے ہے یا اس کی سی ہے تو یہ تشبیہ نہ ہوگی اور وہ پروردگار خود فرماتا ہے اپنی کتاب مقدس میں یعنی نہیں ہے مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سنتا بھی ہے دیکھتا بھی ہے۔ مترجم کہتا ہے اس تقریر کا مآل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سمع و بصر اور ید و وجہ اور اترنا اس کا آسمان اول کی طرف اس پر ایمان لانا اور یقین کرنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کے سپرد کرنا اور کیفیت میں بالکل سکوت کرنا یہی مذہب ٹھہرا اہل سنت و جماعت کا اور اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی اس لیے کہ جب کہا اللہ تعالیٰ کی سمع اور بصر بے مثل و بے مانند ہیں اور اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں تو اس میں تشبیہ کیوں لازم آئے گی تو اس اعتقاد میں انکار بھی ان صفات الٰہی کا نہیں ہوتا اور تشبیہ بھی لازم نہیں آتی اور یہ مذہب متوسط ٹھہرا افراط و تفریط سے دور اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے ان صفات کا انکار کرنا مذہب جہمیہ کا ہے اسی طرح استواء علی العرش کو بھی سمجھنا چاہیے کہ وہ بھی ایک صفت باری تعالیٰ کی ہے اور آیات متواترات سے ثابت ہے اس پر بھی ایمان رکھنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کو سونپنا اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے اس صفت کا

انکار نہ کرنا مذہب اہل سنت و جماعت ہے اور بخوف تشبیہ اس کا انکار کرنا جہمیہ کا مذہب ہے اللّٰھمّ اھدنا الصّراطَ المستقیم۔

(٦٦٣) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ: ((شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ))' قَالَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ)). (اسنادہ ضعیف) (الارواء : ٨٨٩) اس میں صدقہ بن موسیٰ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا نبی ﷺ سے کون سا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے؟ فرمایا: روزے شعبان کے رمضان کی تعظیم کے لیے پھر پوچھا کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا صدقہ دینا رمضان میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

(٦٦٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ عَنْ مِيتَةِ السُّوْءِ)). (صحیح عند الالبانی) (الشطر الاوّل منه - الارواء : ٨٨٥، الصحيحة : ١٩٠٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبداللہ بن عیسیٰ الخزار ضعیف ہے۔تقریب (٣٥٢٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کے غضب کو اور دور کر دیتا ہے بُری حالت میں مرنے کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٢٩۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَقِّ السَّائِلِ

سائل کے حق کے بیان میں

(٦٦٥) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ' عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ' فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ لَّمْ تَجِدِي شَيْئًا تُعْطِيْنَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ)).

(اسنادہ صحیح) (التعليق الرغيب : ٢٩/٢، صحيح ابی داؤد : ١٤٦٧)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن بجید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو ماں ہیں بجید کی اور وہ ان میں سے تھیں جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فقیر آن کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر اور میں کچھ نہیں پاتی کہ اس کو دوں، سو فرمایا ان سے رسول اللہ ﷺ نے اگر کچھ نہ پاؤ تم اس کے دینے کو مگر ایک کھر جلا ہوا، سو وہی رکھ دو اس کے ہاتھ میں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور حسین بن علی اور ابو ہریرہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ام بجید کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِعْطَآءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

جن کا دل رجھانا ہو انھیں دینے کے بیان میں

(٦٦٦) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّهُ لَأُبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ، فَمَا زَالَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ. (صَحِيح)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن امیہ سے کہا دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن یعنی مال زکوۃ میں سے کچھ اور وہ ساری خلق سے برے تھے میرے نزدیک پھر ہمیشہ مجھے دیتے رہے یہاں تک کہ ہو گئے وہ ساری خلق سے زیادہ محبوب میرے پاس۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اسی طرح یا مشابہ اس کے اور اس باب میں ابو سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث صفوان کی روایت کی ہے معمر وغیرہ نے زہری سے انہوں نے سعید بن میتب سے کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اور گویا کہ یہ حدیث زیادہ صحیح اور اشبہ ہے اور وہ مروی ہے سعید بن میتب سے کہ صفوان بن امیہ نے ایسا کہا۔ الحدیث۔ اور اختلاف ہے ان لوگوں کے دینے میں جن کا دل رجھنے کی توقع ہو۔ سو کہا اکثر اہل علم نے کچھ ضرور نہیں ان کا دینا اور کہا یہ قوم تھی خاص رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہ آپ تالیف قلوب کرتے تھے ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گئے اور اب جائز نہیں اس طور پر دینا کسی کو زکوۃ کا مال کہ اس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہم کا۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض نے کہ اب بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں اور امام ان کی تالیف قلوب مسلمان ہونے کے لیے مناسب دیکھے تو دینا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهُ

اس کے بیان میں جسے زکوۃ میں دیا گیا مال وراثت میں ملے

(٦٦٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ: ((وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَدَّهَا عَلَيْكِ

الْمِيْرَاثُ))، قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَأَصُوْمُ عَنْهَا ؟ قَالَ: ((صُوْمِيْ عَنْهَا)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَأَحُجُّ عَنْهَا ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، حُجِّيْ عَنْهَا)).

(صحيح) الروض (١٦٥) صحيح ابی داؤد (٢٠٦١)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ میں بیٹھا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا اس نے یارسول اللہ ﷺ میں نے زکوٰۃ میں دی تھی ایک لونڈی اپنی ماں کو اور ماں مرگئی فرمایا آپ ﷺ نے ثابت ہو چکا تیرا ثواب اور پھیر دیا میراث نے اس کو تیری طرف یعنی اب تو اس کی مالک ہے پھر کہا اس عورت نے یارسول اللہ ﷺ میری ماں پر روزے تھے ایک مہینے کے کیا میں رکھوں اس کی طرف سے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: روزے رکھ اس کی طرف سے پھر عرض کیا اس نے یارسول اللہ ﷺ اس نے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا میں حج کروں اس کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تو حج کر اس کی طرف سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانی جاتی بریدہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عطاء ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ آدمی جب کوئی چیز خیرات دے اور پھر میراث میں آئے تو حلال ہے اس کو اور کہا بعض نے صدقہ ایسی شے ہے کہ خاص کر دیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کے واسطے پھر جب وارث ہوا اس کا تو واجب ہے کہ دوبارہ خرچ کرے اسے راہ خدا میں اور روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے۔

❀❀❀❀
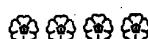
٣٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ دے کر واپس لینے کی کراہت کے بیان میں

(٦٦٨) عَنْ عُمَرَ: أَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ)). (صحيح) الارواء (٨٤٩) صحيح ابی داؤد (١٤١٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کسی کو دیا تھا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پھر دیکھا اس کو بکتا ہوا پس اس کو خریدنا چاہا سو فرمایا نبی ﷺ نے نہ پھیر اپنے صدقے کی چیز کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

فوت شدہ کی طرف سے صدقہ دینے کے بیان میں

(٦٦٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ، أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((نَعَمْ))، قَالَ : فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا . (صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٥٦٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہ! میری ماں مرگئی ہے' کیافائدہ دے گا اگر اس کو میں صدقہ دوں اس کی طرف سے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے ہاں سو عرض کیا اس نے میرا ایک باغ ہے سو میں گواہ کرتا ہوں آپ ﷺ کو کہ میں نے صدقہ دیا اس کی طرف سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ کوئی چیز میت کو نہیں پہنچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور معنی مخرف کے باغ ہے۔

❀❀❀❀

۳۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

بیوی کے اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرنے کے بیان میں

(٦٧٠) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ : ((لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا))، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَلَا الطَّعَامُ ؟ قَالَ : ((ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا)). (حسن) التعليق الرغيب (٢/٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ باہلی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے اپنے خطبوں میں حجۃ الوداع کے سال کہ نہ خرچ کرے کوئی عورت کسی چیز کو بغیر اجازت اپنے شوہر کے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اور کھانا بھی کسی کو نہ دے آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو ہمارے سب مالوں سے بہتر ہے۔

فائدہ : اس باب میں سعد بن وقاص اور اسماء بنت ابوبکر اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوامامہ کی حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٦٧١) عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا، كَانَ لَهَا بِهِ أَجْرٌ،

وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ)). (صحيح) الارواء (١٤٥٧) الصحيحة (٧٣٠)
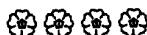
ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب خیرات کرے عورت اپنے شوہر کے گھر سے تو ہوتا ہے اس کو بھی اجر اور اس کے خاوند کو بھی اس کے برابر اور خزانچی کو بھی اسی کے برابر اور ایک کے اجر ملنے سے دوسرے کا اجر کچھ گھٹتا نہیں شوہر کو کمائی کا اجر ہے اور عورت کو خرچ کرنے کا اجر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

(٦٧٢) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيْبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، فَإِنَّ لَهَا مِثْلُ أَجْرِهِ، لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ)). (صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب خیرات دیتی ہے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے دل کی خوشی سے نہ فساد کی نیت سے تو ثواب ہے مرد کے ثواب کے برابر اس کو اپنی نیک نیتی کا ثواب ہے اور خازن کو مانند اس کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے عمرو بن مرہ کی حدیث سے کہ مروی ہے ابووائل سے اور عمرو بن مرہ نہیں ذکر کرتے اپنی روایت میں مسروق کا۔

❀❀❀❀

٣٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کے بیان میں

(٦٧٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ ـ إِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ـ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ، فَتَكَلَّمَ، فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ : إِنِّيْ لَأَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَآءِ الشَّامِ، تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ. قَالَ : فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ . قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ : فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ. (صحيح) الارواء (٣/٣٣٧) صحيح ابى داؤد (١٤٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا ہم صدقہ دیا کرتے تھے جب ہم میں تھے رسول اللہ ﷺ یک صاع غلے سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع خشک انگور سے یا ایک صاع اقط[1] سے پھر ہم ایسے ہی صدقہ فطر دیتے

[1] اور اقط کی تفصیل باب الوضوء مما غیرات النار میں مذکور ہو چکی۔

تھے یہاں تک کہ معاویہ آئے مدینے میں اور وعظ بیان کیا پس تھا اس میں جو بیان کیا تھا آدمیوں سے کہ کہا انہوں نے میں گمان کرتا ہوں کہ دو مد گیہوں شام کے برابر ہیں قیمت میں ایک صاع تمر کے۔ کہا راوی نے پھر لوگوں نے اسی کو اختیار کیا یعنی دو مد گیہوں دینے لگے۔ کہا ابوسعید نے میں ہمیشہ وہ ہی دیتا ہوں جو پہلے دیتا تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا تجویز کرتے ہیں ہر چیز سے ایک صاع اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ ہر چیز سے ایک صاع دینا چاہیے مگر گیہوں سے کہ اس میں نصف صاع کافی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا کہ آدھا صاع دینا چاہیے گیہوں سے۔

(٦٧٤) **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ: أَلاَ إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، صَغِيرٍ، أَوْ كَبِيرٍ، مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ.** (ضعيف الاسناد) المشكاة (١٨١٩) ابن جریج کا عمرو بن شعیب سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا ایک منادی کو مکے کے راہوں میں کہ پکار دے آگاہ ہو صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہوں سے یا سوائے اس کے ایک صاع ہر قسم کے غلہ سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٦٧٥) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ، صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، قَالَ : فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ.**

(صحيح) ((التعليق على صحيح ابن خزيمة)) صحيح ابى داؤد (١٤٣٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا مقرر کیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر مرد عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع جو سے۔ کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پھر کر دیا لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعید اور ابن عباس اور حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب کے دادا اور ثعلبہ بن ابی صغیر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔
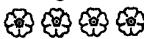
(٦٧٦) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ**

شَعِيرٍ، عَلٰى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

(اسناده صحيح) الارواء (٨٣٢) صحيح ابى داؤد (١٤٢٨ ـ ١٤٣٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا صدقہ فطر کو رمضان کے ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد پر یا غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کیا اس کو مالک نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے ایوب کی مانند اور زیادہ کیا اس میں لفظ من المسلمین کا اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے نافع سے اور نہیں ذکر کیا اس میں من المسلمین کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعض نے جب ہوں آدمی کے غلام کافر تو نہ ادا کرے ان کی طرف سے صدقہ فطر اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعض نے صدقہ فطر دے غلاموں کی طرف سے اگرچہ مسلمان نہ ہوں اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

٣٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَقْدِيمِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینے کے بیان میں

(٦٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِإِخْرَاجِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ.

(حسن صحيح) الارواء (٨٣٢) صحيح ابى داؤد (١٤٢٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ حکم کرتے تھے صدقہ فطر دینے کا نماز کو چلنے سے پہلے عید فطر کے دن۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ دے صدقہ فطر نماز کو جانے سے پیشتر۔

❀❀❀❀

٣٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ

وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بیان میں

(٦٧٨) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ .

(حسن عند الالبانى) تخريج المختارة (٣٨٦ ـ ٣٨٧) صحيح ابى داؤد (١٤٣٦) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند الحکم بن عتیبہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ دے دینے کو قبل وقت آنے کے پس اجازت دی آپ ﷺ نے اس بات کی۔

(٦٧٩) **عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ: ((إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا زَكَاةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ)).** (حسن عند الالبانی ایضًا)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ہم لے چکے ہیں زکوٰۃ عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی سال گزشتہ میں۔ (بعض محققین نے اس کو حجر العدوی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے نہیں پہچانتے ہم حدیث تعجیل زکوٰۃ کی روایت سے اسرائیل کے کہ مروی ہو حجاج سے مگر اسی سند سے اور حدیث اسماعیل بن زکریا کی حجاج سے میرے نزدیک صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے حجاج بن دینار سے اور مروی ہے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسلاً اور اختلاف ہے علماء کا زکوٰۃ پیشگی دینے میں قبل وقت کے سوا ایک گروہ نے علماء کے کہا ہے کہ پیشگی نہ دے۔ یہی کہتے ہیں سفیان ثوری کہا انہوں نے میں دوست رکھتا ہوں کہ پیشگی نہ دے اور کہا اکثر علماء نے اگر پیشگی دے قبل وقت کے تو جائز ہے یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔

❀❀❀❀

٣٨۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(٦٨٠) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ وَيَسْتَغْنِيَ بِهِ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)).** (صحيح) (الارواء: ٨٣٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے اگر سویرے جائے کوئی اور لکڑیوں کا گٹھا لے آئے اپنی پیٹھ پر یعنی جنگل سے اور صدقہ دے اس کی قیمت سے اور بے پرواہ رہے لوگوں سے یعنی اسی میں کھائے پیئے کسی سے سوال نہ کرے تو بہتر ہے اس کو کہ سوال کرے کسی سے اور وہ شخص دے اسے یا نہ دے اس لیے کہ اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی مانگنے والے کے اور پہلے خرچ کران پر جن کو تو روٹی کپڑا دیتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں حکیم بن حزام اور ابوسعید خدری اور زبیر بن عوام اور عطیہ سعدی اور عبداللہ بن مسعود اور مسعود بن عمرو اور ابن عباس اور ثوبان اور زیاد بن حارث صدائی اور انس اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت

ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے غریب کہی جاتی ہے روایت سے بیان کے کہ وہ روایت کرتے ہیں قیس سے۔

(٦٨١) **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((إِنَّ الْمَسْأَلَةَ، كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا، أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ))**. (صحيح) (التعليق الرغيب : ٢/٢)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ خراب کرتا ہے اس سے آدمی اپنی آبرو کو یا ایک زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے اس سے آدمی اپنے منہ کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی کسی حاکم سے یا کسی امر ضروری میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الصوم

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٦)　　روزوں کے بیان میں　　(التحفة ٤)

١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان کی فضیلت کے بیان میں

(٦٨٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ النِّيْرَانِ ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَ يُنَادِي مُنَادٍ : يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)). (صحيح) التعليق الرغيب (٢/٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کے مہینے کی جکڑے جاتے ہیں شیاطین اور سرکش جن یعنی زنجیروں میں اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور کھلا نہیں رہتا' ان میں سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سو بند نہیں رہتا کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے خیر کے طالب! آگے بڑھ' اور اے شر کے طالب! ٹھہر جا' اور اللہ کے آزاد کیے ہوئے بندے ہیں یعنی جو آزاد ہوتے ہیں آگ سے اور یہ معاملہ ہر رات میں ہے۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے بھی روایت ہے۔

(٦٨٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

(اسناده صحيح) الارواء (٩٠٦) صحيح ابى داؤد (١٢٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے روزے رکھے رمضان کے اور راتوں کو نماز پڑھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ اور جس نے نماز پڑھی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت کی ابوبکر بن عیاش نے وہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابوبکر بن عیاش کے کہ وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مگر اسناد سے ابی بکر کے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کو سو فرمایا خبر دی ہم کو حسن بن ربیع نے ان کو ابوالاحوص نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے مجاہد سے قول انہی مجاہد کا کہا مجاہد نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کی پھر ذکر کی ساری حدیث کہا محمد نے یہ زیادہ صحیح ہے میرے نزدیک ابوبکر بن عیاش کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

اس بیان میں کہ رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے

(٦٨٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ، وَلَا بِيَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ. صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ أَفْطِرُوْا)). (صحيح) الروض النضير (٦٤٣) سلسله احاديث الصحيحة (٢٣٩٨) صحيح ابى داؤد (٢٠٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ کھولا روزہ ایک دن یا دو دن پیشتر رمضان سے بہ نیت استقبال مگر یہ کہ موافق ہو جائیں وہ دن یعنی آخر شعبان کے کسی روزے کے کہ ہمیشہ رکھتا تھا وہ یعنی مثلاً پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان میں وہی دن واقع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور روزہ رکھو چاند رمضان کا دیکھ کر اور افطار کرو شوال کا چاند دیکھ کر سو اگر بدلی ہو جائے تو پورے تیس گن لو پھر روزہ موقوف کرو۔

فائدہ : اس باب میں بعض اصحاب نبی ﷺ سے بھی روایت ہے۔ خبر دی ہم کو منصور بن معتمر نے ان کو ربیع بن خراش نے بعض اصحاب نبی ﷺ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے

اوراسی پرعمل ہے اہل علم کا مکروہ کہتے ہیں ایک دودن رمضان سے پہلے رمضان کی تعظیم اوراقبال کی نیت سے روزے رکھنے کواور اگر کوئی دن ایسا آجائے کہ اس میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوتو مضائقہ نہیں ان کے نزدیک۔

❀❀❀❀
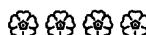
(٦٨٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ، بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ)).

(صحیح) الروض النضیر (٦٤٣) الصحیحة (٢٣٩٨) صحیح ابی داؤد (٢٠٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ استقبال کرو رمضان کا ایک یا دودن پہلے روزے رکھ کر مگر یہ کہ ہوئے کوئی شخص روزہ رکھتا ایک دن مقرر میں اور وہ دن ہوآخر شعبان میں تو روزہ رکھ لے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

اس بیان میں کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

(٦٨٦) عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ : كُلُوْا، فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ : إِنِّيْ صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارٌ : مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ .

(صحیح) التعلیق علی ابن خزیمة (١٩١٤) الارواء (٩٦١) صحیح ابی داؤد (٢٠٢٢) بعض محققین نے اس کو ابو اسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے صلہ بن زفر سے کہا ہم تھے عمار بن یاسر کے پاس تو لائے گئے ایک بکری بھنی ہوئی' ہو کہا عمار نے کھاؤ' سو کنارے ہو گئے بعض لوگ اور کہا کہ ہم روزہ دار ہیں تو کہا عمار نے جس نے روزہ رکھا شک کے دن میں یعنی انتیسویں تاریخ شعبان کی اگر چاند بسبب بدلی کے نہ دکھائی دیا تو بعد اس کے یوم الشک ہے تو جس نے روزہ رکھا اس دن بے شک نافرمانی کی اس نے ابوالقاسم ﷺ کی اور ابوالقاسم آپ ﷺ کی کنیت ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو ان کے بعد تابعین تھے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا شک کے دن میں اور بعض نے کہا اگر رکھا بھی کسی نے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو پھر قضا کرے اور وہ روزہ کفایت نہیں کرتا۔

۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی إِحْصَاءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

اس بیان میں کہ رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہیے

(٦٨٧) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((أَحْصُوْ هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ)).

(حسن) (الصحیحة : ٥٦٥) بعض محققین نے اس کو ابو معاویہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خیال رکھو اور گنتے رہو غرہ شعبان کو رمضان کے واسطے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے ابو معاویہ کے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے محمد بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آگے رمضان کے ایک یا دو دن روزے نہ رکھو اور ایسا ہی مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے محمد بن عمرو لیثی کی حدیث کی مانند۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْیَةِ الْهِلَالِ وَالْإِفْطَارَ لَهُ

اس بیان میں کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے

(٦٨٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ ، وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ، فَإِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَیَایَةٌ، فَأَكْمِلُوْا ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا)). (صحیح) صحیح ابی داؤد : (٢٠١٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ نہ رکھو رمضان سے پہلے بلکہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر پھر اگر حائل ہو جائے چاند پر بدلی تو پورے کرو تیس دن یعنی شعبان کے یا رمضان کے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الشَّهْرَ یَكُوْنُ تِسْعًا وَّ عِشْرِیْنَ

اس بیان میں کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے

(٦٨٩) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ : مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ تِسْعًا وَّ عِشْرِیْنَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِیْنَ.

(اسنادہ صحیح) الروض (٦٣٦) صحیح ابی داؤد (٢٠١١)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نہیں روزے رکھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انتیس اکثر تیس رکھے

یعنی انتیس کا اتفاق کم ہوا۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور جابر اور ام سلمہ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

❀❀❀❀

(٦٩٠) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ قَالَ : آلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا عِشْرِيْنَ يَوْمًا، قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا؟ فَقَالَ : ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھائی اپنی بیبیوں سے نہ ملنے کی ایک مہینے تک سو بیٹھ رہے ایک جھروکے میں انتیس دن تک اور بعد انتیس دن کے نکلے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تو قسم کھائی ہے ایک مہینے کی تو فرمایا آپ ﷺ نے مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

چاند کی گواہی پر روزہ رکھنے کے بیان میں

(٦٩١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَآءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ، فَقَالَ : ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؟)). قَالَ نَعَمْ ، قَالَ : ((يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُوْمُوْا غَدًا)). (ضعیف) الارواء (٩٠٧) ضعیف ابی داؤد (٤٠٢۔٤٠٣) سماک بن حرب کی عکرمہ سے روایت ضعیف و مضطرب ہوتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا آیا ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا تو گواہی دیتا ہے اس کی کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے اور کیا گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ پیغام لانے والے ہیں اللہ کے؟ کہا اس اعرابی نے: ہاں فرمایا آپ ﷺ نے: اے بلال! پکار دو آدمیوں میں کہ کل روزہ رکھیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے حسین جعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں اختلاف ہے روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کافی اور قبول ہے گواہی ایک مرد کی

روزے کے واسطے اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق نے کہا روزہ نہ رکھنا چاہیے مگر دو شخصوں کی گواہی سے اور اختلاف علماء کا اس میں نہیں ہے کہ قبول نہ کی جائے عید میں مگر گواہی دو مردوں کی۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَاجَآءَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

اس بیان میں کہ عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے

(٦٩٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)). (صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٠١٢)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دونوں مہینے عید کے کبھی نہیں گھٹتے رمضان اور ذی الحجہ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسلاً کہا احمد نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دونوں مہینے عید کے نہیں گھٹتے یعنی ایک سال میں رمضان اور ذی الحجہ دونوں انتیس انتیس کے نہیں ہوتے بلکہ اگر ایک انتیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس کا اور اسحاق نے کہا کہ دونوں مہینے نہیں گھٹتے یعنی اگر انتیس کے بھی ہوتے ہیں تو بھی پورے ہیں بغیر نقصان کے یعنی ثواب میں کچھ کم نہیں اور اس قول کی رو سے ہوسکتا ہے کہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس کے ہوں۔

❀❀❀❀

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کے لیے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے

(٦٩٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ؛ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَ أَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ، فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؟ فَقُلْتُ: رَآهُ النَّاسُ، فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: لٰكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَ صِيَامِهِ

؟ قَالَ : لَا، هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (صحيح) صحيح ابى داؤد (١٠٢١)

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسماعیل بن جعفر نے ان سے محمد بن ابوحرملہ نے کہا محمد نے کہا خبر دی ہم کو کریب نے کہ ام فضل نے جو بیٹی ہے حارث کی انہوں بھیجا کریب کو معاویہ کی طرف شام میں کہا کریب نے پھر پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے کام ان کا یعنی جس کے لیے بھیجا تھا اور آ گیا میرے اوپر چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سو دیکھا ہم نے چاند جمعے کی شب کو پھر آیا میں مدینے میں آخر رمضان میں اور پوچھا مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حال وہاں کا پھر ذکر کیا چاند کا اور کہا کب دیکھا تم نے چاند کو کہا میں نے دیکھا جمعے کی شب کو تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کیا صرف تم ہی نے دیکھا تھا جمعے کی شب کو تو میں نے کہا سب لوگوں نے دیکھا اور روزے رکھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہم نے تو چاند دیکھا ہفتے کی شب کو پھر ہم روزہ رکھے جائیں گے جب تک پورے ہوں تیس روزے یا چاند دکھائی دے سو کہا میں نے کیا تم کفایت نہیں کرتے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کو اور ان کے روزہ رکھنے کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہیں ایسا ہی حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دیکھنا ہم کو کفایت نہیں کرتا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ہر شہر والوں کا چاند دیکھنا انہی کے حق میں معتبر ہے۔

❀❀❀❀

١٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ

اس بیان میں کہ کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے

(٦٩٤) **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ وَجَدَ تَمْرًا ، فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ ؛ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ)).** (ضعيف) الارواء (٩٢٢) ضعيف ابى داؤد (٤٠٥) صحيح ابى داؤد (٢٠٤٠) الرباب غیر معروف و مجہول راویہ ہے۔ الارواء (٤/ ٥٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھجور پائے تو اسی سے روزہ کھولے اور نہیں تو پانی سے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

فائدہ : اس باب میں سلمان بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو شعبہ سے اس طرح سوا سعید بن عامر کے اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالعزیز بن صہیب کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی یہ حدیث اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت زیادہ

صحیح ہے سعید بن عامر کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبہ نے انہوں نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ابن عون کہتے ہیں روایت کی ہم سے رائح بنت صلیع نے سلمان بن عامر سے اور رباب ام رائح کا نام ہے۔

❀❀❀❀

(٦٩٥) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ)). (ضعيف ايضًا) اس میں الرباب غیر معروف راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب روزہ کھولے کوئی تو کھولے کھجور سے اگر نہ پائے تو پانی سے کہ وہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٦٩٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ، حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّاءٍ.

(صحيح) (الارواء . ٩٢٢) صحيح ابى داؤد (٢٠٤٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ افطار کرتے تھے نماز کے پہلے کئی تر کھجوروں پر، پھر اگر نہ ہوتی تر کھجوریں تو خشک کھجوریں پھر اگر نہ ہوتیں وہ بھی تو پیتے کئی چلو پانی کے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْأَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

اس بیان میں کہ عید فطر اس دن ہے جب سب روزہ نہ رکھیں اور اضحیٰ اس دن جب سب قربانی کریں

(٦٩٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اَلصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ ، وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ ، وَالْأَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ)). (صحيح) الارواء (٩٠٥) الصحيحة (٢٢٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے روزہ رمضان کا اسی دن ہے کہ جس دن تم سب روزہ رکھو اور عید فطر اسی دن ہے جس دن تم سب عید کرو اور عید اضحیٰ اسی دن ہے کہ جس دن تم سب عید الاضحیٰ کرو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور تفسیر اس کی بعض علماء کے نزدیک یوں ہے کہ روزوں میں اور عیدوں میں جماعت شرط ہے اور سب لوگوں کا اہتمام اس میں ضروری ہے۔

❁❁❁❁

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

اس بیان میں کہ جب رات سامنے آئے اور دن گزرے تو روزہ دار افطاری کرے

(٦٩٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ ، وَ غَابَتِ الشَّمْسُ . فَقَدْ أَفْطَرْتَ)). (صحيح) (الارواء : ٩١٦) صحيح ابى داؤد (٢٠٣٦)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے جب سامنے آئے سیاہی رات کی مشرق سے اور پیٹھ موڑے دن اور غروب ہو جائے آفتاب تو تجھ کو روزہ کھولنا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

جلد روزہ کھولنے کے بیان میں

(٦٩٩) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)). (صحيح) الارواء (٩١٧)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ لوگ خیر سے رہیں گے جب تک جلدی روزہ کھولا کریں گے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابن سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مستحب کہتے ہیں جلد روزہ کھولنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❁❁❁❁

(٧٠٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ ، أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا)). (ضعيف) (المشكاة : ١٩٨٩، التعليق الرغيب : ٢/٩٥، التعليقات الجياد) ابن خزيمه (٢٠٦٢) موارد الظمآن (٨٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے: میرے سب بندوں میں پیارا میرا وہی بندہ ہے جو بہت جلد روزہ کھولتا ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے ابوعاصم اور ابوالمغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۷۰۱) **حَدَّثَنَا** عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، وَأَبُو الْمُغِيْرَةِ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: نَحْوَهُ.

(ضعيف) [انظر ما قبله]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا خبر دی ہمیں ابوعاصم اور ابوالمغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کے۔

(۷۰۲) عَنْ أَبِیْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ مَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ ، فَقُلْنَا : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ. قَالَتْ : أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ ؟ قُلْنَا : عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ، قَالَتْ : هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . وَالْآخَرُ : أَبُوْ مُوْسٰى. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۲۰۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوعطیہ سے کہا آیا میں اور مسروق امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو کہا ہم نے اے مؤمنوں کی ماں دو مرد ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے ایک تو جلدی روزہ کھولتا ہے اور نماز بھی اول وقت پڑھتا ہے اور دوسرا تاخیر کرتا ہے افطار اور نماز میں۔ پوچھا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کون روزہ جلدی کھولتا ہے اور اول وقت نماز پڑھتا ہے؟ کہا ہم نے عبداللہ بن مسعود فرمایا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اور دوسرا جو تاخیر کرتے ہیں وہ ابوموسیٰ ہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعطیہ کا نام مالک بن ابوعامر ہمدانی ہے اور مالک بن عامر ہمدانی بھی کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَأْخِيْرِ السَّحُوْرِ

سحری میں تاخیر کرنے کے بیان میں

(۷۰۳) عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ ، قَالَ : قُلْتُ : كَمْ كَانَ قَدْرُ ذَاكَ؟ قَالَ : قَدْرَ خَمْسِيْنَ آيَةً. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا سحری کھائی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر کھڑے ہو گئے صبح کی نماز پر پوچھا راوی نے کتنی دیر گزری کھانے اور نماز کے بیچ میں کہا پچاس آیتوں کے برابر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے ہشام سے مانند حدیث مذکور کے مگر اس میں کہا راوی نے قدر قرء اۃ خمسین آیۃ یعنی قراءت کا لفظ زیادہ ہے اور مطلب وہی ہے اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں کہ تاخیر کرنا سحری میں مستحب ہے۔

❀❀❀❀

(٧٠٤) عَنْ هِشَامٍ بِنَحْوِهِ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً. قَالَ : وَفِي الْبَابِ : عَنْ حُذَيْفَةَ.

ترجمہ: روایت ہے ہشام سے مانند حدیث مذکور کے مگر اس میں کہا راوی نے قد قراءۃ خمسین آیۃ (یعنی قراءۃ کا لفظ زیادہ ہے)۔ اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

١٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي بَيَانِ الْفَجْرِ

صبح صادق کی تحقیق کے بیان میں

(٧٠٥) عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا ، وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ ، وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا ، حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ)).

(صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٠٣٣)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاتے پیتے رہو شب رمضان میں اور نہ اٹھائے تم کو کھانے پر سے چمکتی اور چڑھتی ہوئی صبح یعنی جو مثل نیزے کے سیدھی سفیدی زمین مشرق سے اوپر چڑھتی ہے وہ صبح کاذب ہے اس کو دیکھ کر کھانا نہ چھوڑو اور کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سامنے آئے تمہارے چوڑی روشنی صبح کی جس میں سرخی ہوتی ہے۔

فائدہ: اس باب میں عدی بن حاتم اور ابوذر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے طلق بن علی کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام نہیں روزہ دار پر کھانا پینا جب تک ظاہر نہ ہو چوڑی روشنی صبح کی یعنی جو کناروں میں مشرق کے پھیلتی ہوئی ہے اور سرخی مائل اور یہی کہتے ہیں تمام علماء (اکثر)

(٧٠٦) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَمْنَعَكُمْ مِنْ سَحُوْرِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ ، وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ ؛ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْأُفُقِ)). (صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٠٣١)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے سے نہ روکے تم کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور نہ لمبی فجر یعنی صبح کاذب ولیکن باز رکھے تم کو کھانے سے کناروں میں پھیلتی ہوئی فجر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ

جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی کے بیان میں

(۷۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِأَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ)). (صحيح) التعليق الرغيب (۲/۹۷) صحيح ابی داؤد (۲۰۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزے میں ہو اور جھوٹی واہی تباہی باتیں اور اس پر عمل نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُورِ

سحری کھانے کی فضیلت کے بیان میں

(۷۰۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((تَسَحَّرُوا؛ فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)).
(صحيح) التعليق الرغيب (۲/۹۳) الروض (۴۹ و ۱۰۸۹)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

فائدہ: اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور عمرو بن عاص اور عرباض بن ساریہ اور عتبہ بن عبداللہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فقط سحر کھانے کا فرق ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوقیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مصر کے لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے ہیں موسیٰ بن علی اور موسیٰ بیٹے ہیں علی بن رباح لخمی کے۔

(۷۰۹) عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ. قَالَ: وَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ . (صحيح) (حجاب المرأة المسلمة ص ۸۸) صحيح ابى داؤد (۲۰۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوقیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس طرح اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا ناپسندیدہ ہے

(۷۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ ، وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَقِيْلَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ ، وَ إِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ ، فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ ، فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوْا ، فَقَالَ : ((أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ)). (صحيح) (الارواء : ٤/٥٧)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ چلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا پھر آپ ﷺ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے کراع غمیم میں کہ ایک مقام ہے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور روزے رکھے لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سو عرض کیا گیا آپ ﷺ سے روزہ گراں ہے لوگوں پر اور سب دیکھتے ہیں آپ ﷺ کے کام کو یعنی آپ ﷺ اگر افطار کریں تو اور لوگ افطار کریں سو آپ ﷺ نے منگایا ایک پیالہ پانی کا عصر کے بعد اور پی لیا اور لوگ دیکھتے تھے آپ ﷺ کی طرف سو بعض نے روزہ کھول ڈالا اور بعض نے رکھا اور خبر پہنچی آنحضرت ﷺ کو کہ بعض لوگ روزے سے ہیں تو فرمایا آپ ﷺ نے وہ نافرمان ہیں۔

فائدہ : اس باب میں کعب بن عاصم اور ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصيامُ فی السّفر یعنی روزہ رکھنا سفر میں کچھ خوب نہیں اور اختلاف ہے علماء کا سفر میں روزہ رکھنے میں سو بعض صحابہ وغیر ہم نے کہا سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ اگر رکھے تو پھر دوبارہ رکھنا چاہیے اور احمد اور اسحاق نے اختیار کیا روزہ نہ رکھنا سفر میں اور بعض علمائے صحابہ وغیر ہم نے کہا اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہ بہت خوب اور افضل ہے اور اگر افطار کرے تو بھی خوب ہے اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے اور شافعی نے کہا یہ جو فرمایا آپ نے کہ روزہ رکھنا سفر میں خوب نہیں یا جب خبر پہنچی آپ ﷺ کو سفر میں لوگوں کے روزہ رکھنے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ نافرمان ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا تو یہ برائی اس کے حق میں ہے جس کا دل

اللہ کی رخصت اور اجازت کو قبول نہ کرے اور وہ شخص جو روزہ رکھنے کو بھی مباح سمجھے اور قوت رکھتا ہو روزے کی تو روزہ رکھنا اس کا مجھے بہت پسند ہے۔

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے

(۷۱۱) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)). (صحيح) الارواء (۹۲۷) الروض النفير (۷٦۲) الصحيحة (۱۹٤) صحيح ابی داؤد (۲۰۷۹)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے روزہ رکھنے کو سفر میں اور حمزہ پے درپے روزے رکھا کرتے تھے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چاہو تم روزے رکھو اور چاہو افطار کرو۔

فائدہ : اس باب میں انس بن مالک اور ابو سعید اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور ابوالدرداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے حسن ہے صحیح ہے۔

(۷۱۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَمَا يَعِيبُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمَهُ ، وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرَهُ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ سفر کرتے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سو برا نہ کہتا تھا کوئی روزہ رکھنے والے کے روزے کو اور افطار کرنے والے کے افطار کو۔

❀❀❀❀

(۷۱۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمِنَّا الصَّائِمُ ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ، فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ، وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ ، وَمَنْ وَجَدَ ضُعْفًا فَأَفْطَرَ فَحَسَنٌ. (صحيح ايضًا)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو ہم میں روزہ دار بھی تھے اور بے روزہ بھی سو غصہ نہ ہوتا بے روزہ روزہ دار پر اور نہ روزہ دار بے روزہ پر اور سب جانتے تھے کہ جس کو طاقت ہو وہ رکھے تو خوب ہے اور جس کو ضعف ہو اور روزہ نہ رکھے وہ بھی خوب ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ

لڑنے والے کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت

(٧١٤) عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَ نَّهٗ سَأَلَهٗ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَحَدَّثَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ : يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ ، فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا.

(ضعيف الاسناد) اس میں ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے معمر بن ابی حیبہ سے کہ انہوں نے پوچھا ابن مسیّب سے روزہ رکھنے کو سفر میں سو بیان کیا کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں دوبار ایک جنگ بدر میں دوسرے فتح مکہ میں پھر روزہ نہیں رکھا ہم نے ان دونوں لڑائیوں میں۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے افطار کا ایک لڑائی میں کہ لڑے تھے اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی کہ انہوں نے بھی رخصت دی افطار کی دشمن کے مقابلے کے وقت اور بعض علماء بھی یہی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ

حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت

(٧١٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْتُهٗ يَتَغَدّٰى ، فَقَالَ:((اُدْنُ فَكُلْ)) ، فَقُلْتُ : إِنِّي صَائِمٌ ، فَقَالَ:((اُدْنُ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ أَوِ الصِّيَامِ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ ، وَ عَنِ الْحَامِلِ أَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوِ الصِّيَامَ)) وَاللّٰهِ ! لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ كِلَيْهِمَا أَوْ إِحْدَاهُمَا فَيَالَهْفَ نَفْسِي ! اَنْ لَّا أَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ ﷺ. (حسن صحيح) المشكاة (٢٠٢٥) صحيح ابى داؤد (٢٠٨٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جو ایک صحابی ہیں بنی عبداللہ بن کعب کے قبیلہ سے اور یہ وہ انس رضی اللہ عنہ نہیں ہے جو خادم ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور معروف و مشہور ہیں کہا انہوں نے ہماری قوم کو لوٹا رسول اللہ ﷺ کے سواروں نے پھر حاضر ہوا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سو پایا میں نے ان کو صبح کھانا کھاتے ہوئے سو فرمایا آپ ﷺ نے نزدیک آ ؤ اور کھاؤ۔ سو عرض کیا میں نے میں روزے سے ہوں فرمایا آپ ﷺ نے قریب آ ؤ میں روزے کا حال بیان کروں۔ راوی

کو شبہ ہے کہ آپ ﷺ نے صوم فرمایا یا صیام معنی دونوں کے ایک ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا آدھی نماز کو مسافر سے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزے کو یہاں بھی راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کا ذکر کیا یعنی حاملہ اور مرضعہ کا یا ایک کا افسوس ہے میری جان پر میں نے کیوں نہ کھایا کھانا رسول اللہ ﷺ کا۔

فائدہ : اس باب میں ابوامیہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ان انس کعبی کے سوا اس ایک حدیث کے اور اس پر عمل ہے بعض علماء کا اور بعض نے کہا حاملہ اور دودھ پلانے والی افطار کریں اور پھر قضا کریں اور ہر ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر کھانا بھی کسی فقیر کو کھلائیں اور سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد بھی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ افطار کریں اور کھانا کھلا دیں پھر قضا ان پر واجب نہیں اور اگر چاہیں تو قضا رکھ لیں پھر کھانا کھلانا ضروری نہیں اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀
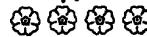
۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

فوت شدہ کی طرف سے روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : جَآءَتِ امْرَاَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ ، وَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، قَالَ : ((أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُخْتِكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ ؟)) قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : ((فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ)). (صحيح) الاحكام (۲۶۹۔۱۷۰) ((تمام المنة))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے ایک عورت حاضر ہوئی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور عرض کیا کہ میری بہن مرگئی ہے اور اس پر دو مہینے کے پے درپے روزے ہیں یعنی کفارہ کے فرمایا آپ ﷺ نے بھلا دیکھ تو اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی؟ عرض کیا اس نے ہاں فرمایا آپ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ کا حق پہلے ادا کرنا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوکریب نے ان سے ابوخالد احمر نے انہوں نے روایت کی اعمش سے اسی اسناد سے حدیث مذکور کی مانند اور کہا محمد نے اور لوگوں نے بھی ابواعمش سے مثل روایت ابوخالد کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ابومعاویہ اور کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سلمہ بن کہیل اور نہ عطاء اور نہ مجاہد سے روایت ہونے کا۔

❀❀❀❀

(٧١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ : سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، وَلَا عَنْ عَطَاءٍ ، وَلَا عَنْ مُجَاهِدٍ.

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سلمہ بن کہیل اور نہ عطاء اور نہ مجاہد سے روایت ہونے کا۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ

روزوں کے کفارہ کے بیان میں

(٧١٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ ، فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا)). (ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٢٠٣٤) (التحقيق الثانى) ضعيف الجامع الصغير (٥٨٥٣)

اس میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے: کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو مر جائے اور اس پر روزے ہوں رمضان کے مہینے کے تو کھلائے ہر روزے کے عوض میں ایک مسکین کو یعنی اس کا وارث کھلائے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کا موقوف ہونا یعنی انہی کا قول ہے نہ آنحضرت ﷺ کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں تو بعض نے کہا میت کی طرف سے روزے رکھے اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں اگر اس میت پر نذر کے روزے ہیں تو اس کی طرف سے روزہ رکھیں اور اگر رمضان کے ہیں تو کھانا کھلائیں اور مالک اور شافعی اور سفیان نے کہا کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد بیٹے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے۔

٢٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

اس روزہ دار کے بیان میں جسے قے آ جائے

(٧١٩) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ)). (ضعيف) (تخريج حقيقة الصيام : ٢١، ٢٢) ضعيف ابى داؤد (٤٠٩) اس میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے۔ ضعيف الجامع الصغير (٢٥٦٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں سے روزہ نہیں جاتا روزہ دار کا ایک حجامت دوسرے قے تیسرے احتلام۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر محفوظ ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد اور کئی لوگوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں ابوسعید کا اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں سنا میں نے ابوداؤد سجزی سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمن بن اسلم کو تو کہا انہوں نے ان کے بھائی عبداللہ بن زید میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی وہ ان سے غنیمت ہیں اور سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ سے کہ کہا علی نے عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں کہا محمد نے میں عبدالرحمن سے کچھ روایت نہیں کرتا۔

۲۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مَنْ اِسْتَقَاءَ عَمَدًا

اس کے بیان میں جو روزہ میں جان بوجھ کر قے کرے

(۷۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَآءٌ ، وَ مَنِ اسْتَقَآءَ عَمَدًا ، فَلْيَقْضِ)). (صحيح) تخريج حقيقه الصيام (١٤) الارواء (٩٢٣) التعليق على ابن خزيمة (١٩٦٠، ١٩٦١) صحيح ابى داؤد (٢٠٥٩) بعض محققین نے اس کو ہشام بن حسان مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو خودبخود قے آ جائے روزے میں تو اس کے اوپر قضا واجب نہیں اور جس نے قصداً قے کی تو وہ روزے کی قضا کرے۔

فائدہ : اس باب میں ابوالدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے کہ مروی ہو ہشام سے انہوں نے روایت کی ہو ابن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت کرنے سے اور محمد نے کہا میں اس روایت کو محفوظ نہیں جانتا کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور مروی ہے ابوالدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کھول ڈالا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ نفل تھا سو قے کے سبب سے ضعف لاحق ہوا اور افطار کیا نہ یہ کہ قے آنے سے ٹوٹ گیا ایسا ہی ہے بعض روایتوں میں اسی تفسیر سے اور علماء کے نزدیک سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے کہ روزہ دار کو جب خودبخود قے آ جائے تو اس پر قضا نہیں اور جو قصداً کرے تو قضا ہے یہی کہتے ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ نَاسِيًا

اس روزہ دار کے بیان میں جو بھولے سے کچھ کھا پی لے

(٧٢١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا ، فَلَا يُفْطِرْ ؛ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ)). (صحيح) الارواء (٩٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کھالے یا پی لے بھولے سے روزے میں تو نہ توڑے اس لیے کہ جو کھایا پیا وہ رزق تھا اللہ کا دیا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابوسعید نے ان سے ابواسامہ نے انہوں نے عوف سے انہوں نے سیرین اور خلاص سے ان دونوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کی یا مانند اس کے اس باب میں ابوسعید اور ام اسحاق غنویہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسی نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق' اور مالک بن انس نے کہا جب رمضان کے روزے میں کچھ بھولے سے کھالے تو قضا کرے اور صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا۔

❀❀❀❀

(٧٢٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کی یا مانند اس کے۔

❀❀❀❀

٢٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

اس کے بیان میں جو جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ ڈالے

(٧٢٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ ، لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ ، وَ إِنْ صَامَهُ)). (ضعيف) التعليق الرغيب (٢/٧٤) التعليق على صحيح ابن خزيمة (١٩٨٧، ١٩٨٨) ضعيف ابی داؤد (٤١٣) ((تمام المنة)) الرد على بليق (٣٦) المشكاة (٢٠١٣) نقد الكتانی (٣/٣٥) اس میں ابوالمطوس راوی مجہول اور غیر معروف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو روزہ توڑ ڈالے یا نہ رکھے ایک دن بھی رمضان سے بغیر عذر

اور سوا بیماری کے تو اس کے برابر کبھی ثواب نہ ہوگا اگر چہ ساری عمر روزہ رکھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہتے تھے ابوالمطوس کا نام یزید بن المطوس ہے اور ان کی کوئی روایت ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے۔

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے کے بیان میں

(۷۲٤) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، هَلَكْتُ! قَالَ : ((**وَمَا أَهْلَكَكَ ؟**)) قَالَ : وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَأَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ ، قَالَ : ((**هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً ؟**)) قَالَ : لَا ، قَالَ : ((**فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؟**)) قَالَ : لَا ، قَالَ : ((**فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؟**)) قَالَ : لَا ، قَالَ: ((**اِجْلِسْ**)) ، فَجَلَسَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ ، وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ ، قَالَ : ((**فَتَصَدَّقْ بِهٖ**))' فَقَالَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرَ مِنَّا ، قَالَ : فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ، قَالَ: ((**فَخُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ**)). (صحيح) الارواء (۹۳۹) صحيح ابي داؤد (۲۰۶۸۔ ۲۰۷۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آیا ایک مرد اور عرض کیا اس نے یارسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہوگیا آپ ﷺ نے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھ کو عرض کیا اس نے صحبت کر بیٹھا میں اپنی عورت سے رمضان میں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں' فرمایا کیا دو مہینے کے روزے پے در پے رکھ سکتا ہے؟ کہا نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ پھر بیٹھا وہ اور آیا نبی ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرہ کھجوروں کا کہ اس کو عربی میں عرق کہتے ہیں سو فرمایا آپ ﷺ نے صدقہ دے اس کو تو اس نے عرض کیا کہ مدینے کے دونوں کالے پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں کہا راوی نے پھر ہنس پڑے رسول اللہ ﷺ ایسا کہ کھل گئی کچلیاں مبارک آپ ﷺ کی اور فرمایا آپ ﷺ نے لے جا ان کھجوروں کو اور کھلا اپنے گھر والوں کو۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اس شخص کے حق میں جو روزہ توڑ ڈالے جماع سے اور جو روزہ توڑے کھانے اور پینے سے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض نے کہا اس پر قضا بھی ہے اور کفارہ بھی اور ان کے نزدیک کھانا پینا اور جماع کا ایک ہی حکم ہے اور یہی قول ہے اسحاق اور سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا اس پر قضا ہے، کفارہ نہیں اس واسطے کہ کفارہ رسول اللہ ﷺ سے فقط جماع میں مروی ہے اور کھانے پینے میں کفارہ آنحضرت ﷺ سے مروی نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ

کھانا پینا اور جماع میں کچھ مشابہت نہیں اور ان دونوں کا ایک حکم نہیں ہوسکتا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد سے جس نے روزہ توڑ ڈالا تھا ان کھجوروں کو لے جا اور کھلا اپنے گھر والوں کو اس میں کئی احتمال ہیں ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جو مقدرت رکھتا ہو اور وہ آدمی ایسا تھا کہ قدرت کفارہ کی نہ رکھتا تھا پھر جب وہ ٹوکرا آپ ﷺ نے اس کو دیا اور اس نے عرض کیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں تو حضرت ﷺ نے یہی فرمایا کہ لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اس لیے کہ کفارہ جب ہی واجب ہوتا ہے کہ حاجت ضروری سے زیادہ مقدرت رکھتا ہو اور یہی مختار ہے شافعی کا کہ جو مفلس ہو کفارہ اس پر بمنزلہ دین کے واجب ہے جب قدرت ہو ادا کرے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

روزے میں مسواک کرنے کے بیان میں

(۷۲۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا أُحْصِي ، يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ. (ضعیف) (الارواء : ٦٨) تخریج المشکاة (٢٠٠٩) اس میں عاصم بن عبیداللہ العمری راوی ضعیف ہے۔امام بخاری کہتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے۔کتاب الضعفاء للبخاری (٢٨٩) المیزان (٣٥٣/٢) تھذیب (٤٦/٥) والتقریب (٣٠٦٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے بے گنت دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے میں مسواک کرتے ہوئے۔

فائدہ : اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مسواک کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جب روزہ ہو لیکن بعض علماء نے روزہ دار کو ہر لکڑی کی مسواک کرنا مکروہ کہا ہے کہ اس میں لکڑی کا مزہ چھوٹتا ہے اور دوپہر کے بعد بھی مکروہ کہا ہے اور شافعی کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں نہ اول روز میں نہ آخر روز میں اور احمد اور اسحاق کے نزدیک آخر روز میں مکروہ ہے۔

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزے میں سرمہ لگانے کے بیان میں

(۷۲۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم قَالَ : اشْتَكَتْ عَيْنِي ، أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)). (ضعیف الاسناد) المشکاة (٢٠١٠) اس میں ابوعاتکہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا ایک آیا مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں میں روزے میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

فائدہ: اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اسناد کچھ نہیں اور اس باب میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح نہیں اور ابوعاتکہ ضعیف ہیں اور اختلاف ہے علماء کا کہ روزے میں سرمہ لگانے میں سو بعض نے مکروہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور جائز کہا بعض نے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزے میں بوسہ لینے کے بیان میں

(۷۲۷) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

(صحیح) الارواء (۴/۸۲) صحیح ابی داؤد (۲۰۶۲) الصحیحة (۲۱۹۔ ۲۲۱)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے رمضان کے مہینے میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابوسعید اور امّ سلمہ اور ابن عباس اور انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا بوسہ لینے میں روزے کی حالت میں تو رخصت دی ہے بعض صحابہ نے بوڑھے کو بوسہ لینے کی اور جوان کو نہیں اس خیال سے کہ کہیں بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے اور مباشرت یعنی ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار تو ان کے نزدیک بہت بڑا ہے اور بعض علماء نے کہا کہ بوسہ لینے سے ثواب روزے کا گھٹ جاتا ہے اور روزہ جاتا نہیں اور ان کے نزدیک اگر مرد کو اپنے نفس پر اطمینان ہے کہ بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے گا تو بوسہ لینا جائز ہے اور جب اطمینان نہ ہو تو نہ لینا چاہیے تا کہ بخوبی حفاظت ہو روزے کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

روزے میں بوس و کنار کرنے کے بیان میں

(۷۲۸) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُنِي وَهُوَ صَائِمٌ ، وَ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ. (صحیح

الارواء (۴/۸۲) الصحیحة (۲۲۰) صحیح ابی داؤد (۲۰۶۱)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ بوس و کنار کرتے تھے اور تم سب سے زیادہ اپنی شہوت کو قابو میں رکھنے والے تھے۔

(۷۲۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ، وَ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهٖ.
(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ بوسہ لیتے تھے اور بیبیوں کے ساتھ لیٹتے تھے روزوں میں اور تم سے بہت قابو میں رکھنے والے تھے اپنی شہوت کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابومیسرہ کا نام عمرو بن شرجیل ہے اور معنی لأربہ کے یہ ہیں کہ بہت روکنے والے تھے اپنے نفس کو۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابٌ : مَا جَآءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

اس بیان میں کہ اس کا روزہ نہیں جو رات سے نیت نہ کرے

(۷۳۰) عَنْ حَفْصَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَلَا صِيَامَ لَهٗ)).
(صحيح) الارواء (۹۱٤) صحيح أبي داود (۲۱۱۸) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن شہاب زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو نیت نہ کرے روزے کی صبح صادق سے پہلے تو اس کا روزہ ہی نہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے بواسطہ نافع کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہیں کا قول اور وہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جو فرمایا کہ جو نیت نہ کرے روزے کی رات سے اس کا روزہ ہی نہیں تو بعض کے نزدیک مراد اس سے رمضان کے یا قضائے رمضان کے یا نذر معین کے روزے ہیں کہ اس میں اگر رات سے نیت نہ کرے تو روزہ درست ہی نہیں ہوتا اور نفل روزے میں تو بعد صبح کے بھی نیت کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۳۴۔ بَابٌ : مَا جَآءَ فِيْ إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

نفلی روزہ توڑ ڈالنے کے بیان میں

(۷۳۱) عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ ، قَالَتْ : كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ مِنْهُ ، فَقُلْتُ : إِنِّي أَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي ، فَقَالَ : ((وَ مَا ذَاكِ ؟)) قَالَتْ : كُنْتُ صَائِمَةً فَأَفْطَرْتُ ، فَقَالَ : ((أَمِنْ قَضَآءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ ؟)) قَالَتْ : لَا ، قَالَ : ((فَلَا يَضُرُّكِ)). (صحيح) (تخريج المشكاة : ۲۰۷۹) صحيح أبي داود (۲۰۲۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہارون بن ام ہانی مجہول ہے۔ تقریب (۷۲۵۱)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا میں بیٹھی تھی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور لائے کوئی چیز پینے کی پس آپ ﷺ نے پی پھر دی مجھ کو اور پی لی میں نے سو عرض کیا میں نے کہ میں نے گناہ کیا پس مغفرت مانگیے میرے لیے سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا گناہ کیا تم نے تو کہا میں نے میں روزے سے تھی اور روزہ توڑ ڈالا میں نے، پوچھا آپ ﷺ نے کیا روزہ قضا کا تھا؟ کہا میں نے کہا نہیں فرمایا آپ ﷺ نے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں نفل روزہ رکھنے والا اگر توڑ ڈالے تو اس پر قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے رکھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

(٧٣٢) **حَدَّثَنَا** مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : كُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ ، يَقُوْلُ : أَحَدُ بَنِيْ أُمِّ هَانِيءٍ ، حَدَّثَنِيْ فَلَقِيْتُ أَنَا أَفْضَلَهُمْ، وَكَانَ اِسْمُهُ : جَعْدَةُ وَ كَانَتْ أُمُّ هَانِيءٍ جَدَّتَهُ، فَحَدَّثَنِيْ عَنْ جَدَّتِهِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَدَعٰى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ، ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَا إِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اَلصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيْنُ نَفْسِهِ ، إِنْ شَآءَ صَامَ وَ إِنْ شَآءَ أَفْطَرَ**)). قَالَ شُعْبَةُ : قُلْتُ لَهُ : أَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ أُمِّ هَانِيءٍ ؟ قَالَ : لَا ، أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ صَالِحٍ وَ أَهْلُنَا عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ. (صحیح) (المصدر نفسه) بعض محققین نے ہیں اس میں ابوصالح باذام راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے ابوداؤد نے ان سے شعبہ نے کہا شعبہ نے سنا میں نے سماک بن حرب سے کہتے تھے روایت کی تھی مجھ سے ام ہانی کی اولاد میں سے ایک شخص نے پھر ملا میں اس سے جو سب سے بہتر تھا ان کی اولاد میں اور نام ان کا جعدہ تھا اور ام ہانی ان کی دادی تھی۔ سو روایت کی انہوں نے اپنی دادی سے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کو مانگا پھر پیا آپ ﷺ نے اور دیا ان کو سو پی لیا ام ہانی رضی اللہ عنہا نے اور کہا یا رسول اللہ! میں روزے سے تھی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نفل روزہ رکھنے والا امانتدار ہے اپنی ذات کا چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کر لے یعنی جیسا موقع دیکھے کہا شعبہ نے کہا میں نے سماک بن حرب سے کیا تم نے سنا ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے نہیں بلکہ خبر دی مجھ کو ابوصالح نے ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے۔

فائدہ: اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے سو کہا انہوں نے روایت ہے ہارون سے جو نواسے ہیں ام ہانی کے انہوں نے روایت کی ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اس سے اور ایسے ہی روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ابوداؤد سے

اور کہا امین نفسہ اور کہا امین نفسہ جیسا اوپر مذکور ہوا اور محمود کے سوا اور لوگوں نے روایت کی ابوداؤد سے کہا اس میں اُمیر نفسہ یا امین نفسہ یعنی راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا اور ایسا ہی مروی ہے کئی سندوں سے شعبہ سے کہ آپ ﷺ نے امیر نفسہ فرمایا امین نفسہ فرمایا راوی کو شک ہے۔

❀❀❀❀

۳۵۔ باب: صیام التطوع بغير تبييت

بغیر تبییت کے کچھ کھائے پیئے بغیر نفلی روزہ رکھنا

(۷۳۳) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ، فَقَالَ : ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ ؟)) قَالَتْ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : ((فَإِنِّي صَائِمٌ)). (حسن صحيح) (الارواء : ٩٦٥) صحيح ابى داؤد (٢١١٩)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو ماں ہیں سب مسلمانوں کی کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ ایک دن اور فرمایا کچھ کھانا ہے تمہارے پاس کہا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے نہیں فرمایا آپ ﷺ نے میں روزے سے ہوں۔

❀❀❀❀

(۷۳٤) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينِي فَيَقُولُ : ((أَعِنْدَكِ غَدَاءٌ ؟)) ، فَأَقُولُ : لَا ، فَيَقُولُ : ((إِنِّي صَائِمٌ)) ، قَالَتْ : فَأَتَانِي يَوْمًا ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنَّهُ قَدْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ ، قَالَ : ((وَمَا هِيَ ؟)) قَالَتْ : قُلْتُ : حَيْسٌ ، قَالَ : ((أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا)). قَالَتْ : ثُمَّ أَكَلَ.
(حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو ماں ہیں مسلمانوں کی فرمایا انہوں نے نبی ﷺ جب آتے میرے پاس دن کو اور فرماتے کہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اور کہتی میں کہ نہیں تو آپ ﷺ فرماتے کہ میں روزے سے ہوں کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے سو ایک دن آئے آپ ﷺ میرے پاس اور پوچھا اسی طرح سو عرض کیا میں نے یارسول اللہ آیا ہے ہمارے پاس ہدیہ کھانے کا' سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا چیز ہے' عرض کیا میں نے حیس ہے فرمایا آپ ﷺ نے صبح سے تو میں نے نیت کی تھی روزے کی۔ کہا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر کھایا آپ ﷺ نے اس کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے مترجم کہتا ہے کہ حیس عرب میں ایک کھانا ہوتا ہے کہ کھجور اور اقط اور گھی سے ملا کر پکاتے ہیں۔

❀❀❀❀

٣٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِيْجَابِ الْقَضَآءِ عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ نفلی روزہ توڑ ڈالنے کی قضا واجب ہے

(٧٣٥) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنَا وَ حَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ ، فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَدَرَتْنِيْ اِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتِ ابْنَةَ أَبِيْهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ : ((اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ)). (ضعيف).(ضعيف ابى داؤد : ٤٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے میں اور حفصہ دونوں روزے سے تھیں اور آیا ہمارے یہاں کچھ کھانا کہ جی چاہا ہمارا اور کھالیا ہم نے اس میں سے پھر آئے رسول اللہ ﷺ اور مجھ سے پہلے کہہ بیٹھیں حفصہ رضی اللہ عنہا کہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں یعنی جیسے ان کے باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوشیار اور تیز تھے ویسے ہی یہ بھی ہوشیار تھیں کہ مجھ سے پہلے آپ ﷺ سے پوچھنے لگیں اور کہا یارسول اللہ ﷺ ہم دونوں روزے سے تھیں اور سامنے آ گیا ہمارے کھانا کہ جی چاہنے لگا اس کو پس کھالیا ہم نے اس میں سے سو فرمایا آپ ﷺ نے روزہ رکھو اس کے عوض میں ایک دن۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی صالح بن ابی الاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل اور روایت کی مالک بن انس اور معمر اور عبیداللہ بن عمر اور زیاد بن سعد اور کئی حافظان حدیث نے زہری سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ مروی ہے ابن جریج سے کہا پوچھا میں نے زہری سے کیا روایت کی تم سے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نہیں سنا میں نے عروہ سے اس باب میں کچھ لیکن سنی ہے میں نے سلیمان بن عبدالملک کے عہد خلافت میں کئی لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ایسوں سے جنہوں نے پوچھی تھی یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن عیسیٰ بن یزید نے جو بغدادی ہیں ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے اور گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں روزہ نفل جو توڑ ڈالے اس پر قضا ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔

٣٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

شعبان کے روزے رمضان کے ساتھ ملا کر رکھنے کے بیان میں

(٧٣٦) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، إِلَّا شَعْبَانَ وَ رَمَضَانَ.

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (٢/ ٨٠) صحيح ابى داؤد (٢٠٢٤)
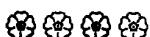
ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھتے ہوں مگر شعبان اور رمضان میں یعنی شعبان میں بہت روزے رکھتے تھے۔

فائدہ : اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابوسلمہ سے بھی وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے۔ ہمیشہ روزے رکھتے شعبان مگر تھوڑے دن بلکہ پورے مہینے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے نقل کی عبدہ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے وہی حدیث اور روایت کی سالم ابوالنصر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن عمرو کی وہی روایت اور مروی ہے ابن مبارک سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ قاعدہ عرب کا ہے کہ جب کوئی اکثر دنوں میں مہینے کے روزے رکھتا ہے تو بولتے ہیں سارے مہینے کے روزے رکھے اور کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ساری رات نماز پڑھی حالانکہ اس نے کھانا بھی کھایا اور کام بھی کیے ہوں مگر اکثر شب پر ساری شب کا اطلاق کرتے ہیں ابن مبارک کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں مطلب اس کا یہی ہے کہ شعبان کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے نہ یہ کہ کامل مہینہ روزے رکھیں۔

❀❀❀❀

(۷۳۷) عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ. (حسن صحيح)

ترجمہ: امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ روایت کرتیں نبی ﷺ سے وہی حدیث۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الثَّانِي مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

اس بیان میں کہ رمضان کی تعظیم کے لیے شعبان کے دوسرے نصف روزے رکھنا مکروہ ہے

(۷۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِّنْ شَعْبَانَ، فَلَا تَصُومُوا)).

(صحيح) المشكاة (١٩٧٤) الروض (٦٤٣) صحيح ابی داؤد (٢٠٢٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب باقی رہ جائے آدھا مہینہ شعبان کا تو روزہ نہ رکھو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اس کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور اسی لفظ سے اور معنی اس حدیث کے بعض علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آدمی روزہ نہ رکھتا ہو پھر جب باقی رہے آدھا مہینہ تو روزے رکھنا شروع کرے رمضان کی تعظیم کی نیت سے اور مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی قول رسول اللہ ﷺ کا جو مشابہ ہے ان کے قول کے اور وہ جو فرمایا ہے رسول

اللہ ﷺ نے یعنی نہ استقبال کرے کوئی رمضان کا آگے سے روزہ رکھ کر مگر یہ کہ اتفاق ہوا اس روزے کا کہ ہمیشہ رکھتا تھا کوئی تم میں سے اس سے بھی معلوم ہوا کہ روزہ مکروہ وہی ہے جو استقبال کی نیت سے رکھا جائے۔

۳۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

شعبان کی پندرھویں رات کے بیان میں

(۷۳۹) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً ، فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ ، فَقَالَ : ((أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ رَسُوْلُهُ ؟)) قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ ، فَقَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ)). (ضعیف) تخریج المشکاۃ (۱۲۹۹) امام بخاری کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر کا عروہ سے سماع ثابت نہیں۔ اور حجاج بن ارطاۃ کا یحییٰ بن کثیر سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک شب گم پایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پھر نکلی میں یعنی آپ ﷺ کی تلاش میں سو وہ بقیع میں تھے سو فرمایا آپ ﷺ نے تو ڈرتی تھی کہ ظلم کرے اللہ اور رسول ﷺ اس کا تجھ پر کہا میں نے یا رسول اللہ ﷺ میں نے جانا کہ آپ گئے ہیں کسی بیوی کے پاس سو فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ اترتا ہے پندرھویں شب میں شعبان کی دنیا کے آسمان کی طرف سو بخشتا ہے اپنے بندوں کو قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے عدد سے زیادہ۔

فائدہ : اس باب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے حجاج کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہتے تھے یحییٰ بن کثیر کو سماع نہیں عروہ سے اور کہا محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حجاج کو بھی سماع نہیں ہے یحییٰ بن کثیر سے۔

❁❁❁❁

۴۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

محرم کے روزے رکھنے کے بیان میں

(۷۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ)). (صحیح) الارواء (۹۵۱) صحیح ابی داؤد (۲۰۹۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب روزوں سے افضل رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے

مہینے کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۷۴۱) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ لَهُ : مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسْأَلُ عَنْ هَذَا إِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ ؟ قَالَ : **((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَصُمِ الْمُحَرَّمَ ؛ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللّٰهِ ، فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلَى قَوْمٍ ، وَ يَتُوْبُ فِيْهِ عَلَى قَوْمٍ آخَرِيْنَ))**. (ضعيف) (التعليق الرغيب : ۲/۷۷) عبدالرحمٰن بن اسحاق الکوفی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں علی رضی اللہ عنہ سے کہا راوی نے پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مرد نے اور کہا بعد رمضان کے کس مہینے کے روزوں کا حکم ہے تو فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو یہ پوچھتے ہوئے مگر ایک مرد کو کہ پوچھتا تھا رسول اللہ ﷺ سے اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا سو کہا اس نے یارسول اللہ کس مہینے کے روزے کا حکم کرتے ہیں مجھے آپ ﷺ بعد رمضان کے یعنی بعد رمضان کے کس مہینے کے روزے افضل ہیں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: اگر تجھ کو بعد رمضان کے روزہ رکھنا ہے تو روزہ رکھ محرم میں اس لیے کہ وہ مہینہ اللہ کا ہے اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے رحمت کی ایک قوم پر یعنی بنی اسرائیل پر کہ اسی مہینے میں نجات دی انہیں فرعون سے اور رجوع ہوئے گا دوسری قوم پر شاید یہ اشارہ ہو شہادت حسین پر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۴۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۴۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، وَ قَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (حسن) (تخريج المشكاة : ۲۰۵۸، التعليق على ابن خزيمة : ۲۱۴۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے تھے ہر مہینے کی پہلی تین تاریخوں میں اور ایسا کم ہوتا تھا کہ جمعے کے دن آپ ﷺ روزے سے نہ ہوں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے علماء سے جمعے کے دن روزہ رکھنا اور مکروہ ہے فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا کہ نہ اس کے ایک دن پیشتر اور نہ ایک دن بعد روزہ رکھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے جو مرفوع نہیں کی۔

❀❀❀❀

۴۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ

اس بیان میں کہ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

(٧٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَصُوْمُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، إِلَّا أَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهُ ، أَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهُ)). (صحيح) الارواء (٩٥٩، ٩٨١) الصحيحة (٩٨١، ١٠١٢) صحيح ابى داؤد (٢٠٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے کوئی روزہ نہ رکھے فقط جمعہ کے دن بلکہ ملا لے ایک دن پہلے یا ایک دن پیچھے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور جابر اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کہ مکروہ کہتے ہیں فقط جمعے کے دن روزہ رکھنے کو جب تک کہ ایک دن پہلا یا پچھلا اس کے ساتھ نہ ملائے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀
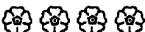
۴۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(٧٤٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ، عَنْ أُخْتِهٖ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَآءَ عِنَبَةٍ ، أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ ، فَلْيَمْضَغْهُ)). (صحيح) الارواء (٩٦٠) التعليق الرغيب (٢/٨٧) التعليق على ابن خزيمة (٢١٦٤) صحيح أبى داود (٢٠٩٢) ((تمام المنة))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بسر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی بہن سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ نہ رکھو فقط ہفتے کے دن مگر جو فرض ہو تم پر پھر اگر نہ پائے کوئی شخص کچھ کھانے کو مگر چھال انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی تو اسی کو چبا لے۔ یعنی ادنیٰ چیز بھی ہو تو کھا لے اور روزہ نہ رکھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مراد کراہت سے یہ ہے کہ خاص مقرر کر لے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کو اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ یہود تعظیم کرتے ہیں ہفتے کے دن کی۔

❀❀❀❀

۴۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷٤٥) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

(صحيح) الارواء (٤/١٠٥ـ١٠٦) التعليق على ابن خزيمة (٢١١٦) مختصر الشمائل (٢٥٨)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ خاص کر روزہ رکھتے تھے دوشنبے اور پنج شنبے کو۔
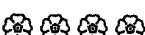
فائدہ : اس باب میں حفصہ اور ابوقتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور اسی سند سے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۷٤٦) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ ، وَالْأَحَدَ ، وَالْإِثْنَيْنِ ، وَ مِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ: الثَّلَاثَاءَ ، وَالْأَرْبَعَاءَ ، وَالْخَمِيْسَ. (ضعيف) (تخريج المشكاة : ٢٠٥٩، التحقيق الثانى)

بعض محققین کہتے ہیں اس میں سفیان ثوری مدلس اور خیثمہ بن عبدالرحمان سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ ایک مہینے میں روزے رکھتے ہفتے اور ایک شنبے اور دوشنبے کو اور دوسرے مہینہ میں سہ شنبہ اور چہار شنبہ اور پنج شنبہ کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے اور مرفوع نہیں کی۔

❀❀❀❀

(۷٤۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ ؛ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ ، وَ أَنَا صَائِمٌ)).

(صحيح) (تخريج المشكاة (٢٠٥٦) التحقيق الثانى. التعليق الرغيب : ٢/٨٤، الارواء : ١٩٤٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پیش ہوتے ہیں اعمال بندوں کے درگاہ الٰہی میں دوشنبے اور پنج شنبے کے دن سو دوست رکھتا ہوں میں کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں حسن ہے غریب ہے۔

۴۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صَوْمِ الْأَرْبَعَآءِ وَالْخَمِيْسِ

بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۴۸) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ، فَقَالَ : ((إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا))، ثُمَّ قَالَ: ((صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيْهِ، وَكُلَّ أَرْبِعَآءَ وَ خَمِيْسٍ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرْتَ)). (ضعيف) (ضعيف أبي داود : ۴۲۰) اس میں عبداللہ بن مسلم القرشی راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن مسلم قرشی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی ﷺ سے صوم دہر یعنی تمام سال روزے رکھنے کو سو فرمایا آپ ﷺ نے تیرے گھر کے لوگوں کا بھی حق ہے تجھ پر یعنی ہمیشہ روزے رکھنے سے بسبب ضعف کے ان کا حق ادا نہ ہو سکے گا پھر فرمایا روزہ رکھ رمضان کا اور جو اس کے نزدیک ہے یعنی ستہ شوال یا شعبان اور روزہ رکھ ہر چار شنبہ اور پنجشنبہ کو تو گویا تو نے روزہ رکھا تمام سال اور افطار بھی کیا یعنی ثواب پورے سال کے روزوں کا ملا اور افطار بھی ہوا۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے ہارون بن سلیمان سے انہوں نے مسلم بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔

❀❀❀❀

۴۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں
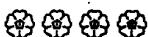
(۷۴۹) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ ، إِنِّيْ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ)).

(صحيح) الارواء (۹۵۲) الروض (۱۰۱۵) التعليق الرغيب (۲/۷۶) صحيح ابي داؤد (۲۰۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو عرفے کے دن روزہ رکھے تو مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ سے کہ بخش دے گناہ اس کے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے۔

فائدہ : اس باب میں ابو سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو قتادہ کی حدیث حسن ہے۔ اور مستحب کہا ہے علماء نے عرفے کا

روزہ مگر جب عرفات میں ہو تو مستحب نہیں اور عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۴۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

اس بیان میں کہ عرفات میں عرفے کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۷۵۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ ، وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ ، فَشَرِبَ.
(صحيح) (صحيح ابی داؤد : ۲۱۰۹، التعليق على ابن خزيمة : ۲۱۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے روزہ نہیں رکھا عرفات میں کہ عرفے کا دن تھا اور بھیجا ان کے پاس سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے دودھ تو پی لیا۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے حج کیا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ روزہ نہ رکھا آپ ﷺ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ مستحب کہتے ہیں روزہ نہ رکھنے کو عرفات میں تاکہ طاقت رہے دعا کی اور بعض علماء نے روزہ رکھا بھی ہے عرفات میں۔

❀❀❀❀

(۷۵۱) عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةِ ؟ فَقَالَ : حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَ أَنَا لَا أَصُومُهُ ، وَلَا آمُرُ بِهِ ، وَلَا أَنْهَى عَنْهُ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی نجیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرفے کے دن روزہ رکھنے کو عرفات میں فرمایا انہوں نے حج کیا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا آپ ﷺ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور نہ میں روزہ رکھتا ہوں اور نہ حکم کرتا ہوں روزے کا نہ منع کرتا ہوں اس سے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو نجیح کا نام یسار ہے اور سنا ہے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی نجیح سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ایک مرد سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

۴۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دلانے کے بیان میں

(۷۵۲) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ ، إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ)). (صحيح) الارواء (۴/۱۰۹) صحيح أبي داود (۲۰۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: روزہ رکھنا عاشورہ کے دن ایسا گمان رکھتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ کفارہ کر دے اگلے سال کے گناہوں کا۔

فائدہ : اس باب میں علی اور محمد بن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسماء اور ابن عباس اور ربیع بنت معوذ بن عفراء اور عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور عبداللہ بن سلمہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے اور مذکور ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ نے رغبت دلائی روزے پر عاشورے کی کہا۔ ابوعیسیٰ نے ہم نہیں جانتے کسی روایت میں کہ فرمایا ہو رسول اللہ ﷺ نے کہ روزہ عاشورہ کا کفارہ ہے ایک سال کے گناہوں کا مگر روایت میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے اور اسی روایت کے قائل ہیں احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۴۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

اس بیان میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

(۷۵۳) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ عَاشُوْرَآءُ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُهُ ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ ، صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ ، وَ تُرِكَ عَاشُوْرَآءُ ، فَمَنْ شَآءَ صَامَهُ ، وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۲۱۱۰)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے قریش رسول اللہ ﷺ سے پہلے اور آنحضرت ﷺ بھی روزہ رکھتے تھے پھر جب آئے مدینہ میں تو بھی روزہ رکھا اور حکم کیا لوگوں کو اس روزے کا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہی فرض رہے اور عاشورہ کی فرضیت جاتی رہی سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور قیس بن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اسی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر عمل ہے علماء کا اور یہی حدیث صحیح ہے کہتے ہیں کہ روزہ عاشورے کا واجب نہیں جس کا جی چاہے رکھے اس لیے کہ فضیلت اس کی مذکور ہو چکی۔

٥٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ عَاشُوْرَآءِ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ ؟

اس بیان میں کہ عاشورہ کا دن کونسا ہے؟

(٧٥٤) **عَنِ** الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآءَهُ فِيْ زَمْزَمَ ، فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ ، أَيُّ يَوْمٍ هُوَ أَصُوْمُهُ ؟ قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ، ثُمَّ أَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا، قَالَ : فَقُلْتُ : أَهٰكَذَا كَانَ يَصُوْمُهُ مُحَمَّدٌ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(صحيح) صحيح أبي داود (٢١١٤)

ترجمہ: روایت ہے حکم بن اعرج سے کہا گئے ہم ابن عباس کے پاس اور وہ تکیہ لگائے تھے اپنی چادر سے زمزم کے پاس کہا میں نے خبر دو مجھ کو عاشورے کے دن کی کہ روزہ رکھوں میں اس دن سو فرمایا انہوں نے جب تو چاند دیکھے محرم کا تو تاریخیں گن تارہ پھر نویں تاریخ کی صبح سے روزہ رکھ۔کہا میں نے ایسے ہی روزہ رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ فرمایا؟ انہوں نے ہاں۔

❀❀❀❀

(٧٥٥) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَوْمِ عَاشُوْرَآءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ.

(صحیح عند الالبانی) صحیح ابی داؤد (٢١١٣) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے عاشورے کے دن دسویں تاریخ روزہ رکھنے کا یعنی عاشورہ دسویں تاریخ ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا عاشورے کے دن میں۔بعض نے کہا نویں تاریخ ہے اور بعض نے کہا دسویں اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا روزہ رکھو نویں اور دسویں کو اور مخالفت کرو یہود کی اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

٥١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صِيَامِ الْعَشْرِ

ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنے کے بیان میں

(٧٥٦) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (٢١٠٨)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو روزہ رکھتے ہوئے پہلے دہے میں ذی الحجہ کے کبھی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور روایت کی ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے انہوں نے ابراہیم سے کہ نبی ﷺ کو کسی نے نہ دیکھا روزہ رکھتے ہوئے ذی الحجہ کے پہلے دہے میں اور روایت کی ابو الاحوص نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسود کا اور اختلاف کیا ہے منصور کی روایت میں اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور متصل الاسناد کہا یعنی ابوعیسیٰ نے سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش منصور سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی روایت کو۔

❀❀❀❀

۵۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ

عشرۂ ذوالحجہ میں نیک اعمال کرنے کے بیان میں

(۷۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ)) ، فَقَالُوا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ)).

(صحیح) الارواء (۹۵۳) الروض (۴۵۵، ۴۵۶) صحیح ابی داؤد (۲۱۰۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی دنوں میں نیک عمل اللہ کو ایسے پیارے نہیں جیسے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں پیارے ہیں۔ سو عرض کیا یا رسول اللہ! اور جہاد بھی اللہ کی راہ میں یعنی اگر جہاد بھی ان دنوں میں کرے تو ایسا پیارا نہ ہوگا جیسے عشرہ ذی الحجہ کے عمل پیارے ہیں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جہاد بھی نہیں مگر ایسا جہاد کہ نکلے آدمی اپنی جان و مال سے اور کچھ لے کر نہ پھرے یعنی سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۷۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ، وَ قِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)). (ضعیف المشکاۃ (۱۴۷۱) التعلیق الرغیب (۲/۱۲۵) الضعیفۃ (۵۱۴۲) اس میں نہاس راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۷۱۹۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کوئی دن دنوں میں سے پیارا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف کہ عبادت کی جائے اس کی اس میں عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ برابر ہوتا ہے روزہ ہر دن کا اس کے دنوں سے ساتھ ایک سال کے اور قیام ہر رات کا برابر قیام لیلۃ القدر کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مسعود واصل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں نہاس سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث سے تو نہ پہچانا اس کو اس طرح مگر اسی سند سے اور کہا مروی ہے یہ قتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیّب سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً کچھ اس میں کا مضمون۔

۵۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ روزے رکھنے کے بیان میں

(۷۵۹) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ ؛ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ)). (حسن صحيح) الارواء (۹۵۰) الروض (۹۱۱) صحيح ابي داؤد (۲۱۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے روزے رکھے رمضان کے پھر بعد اس کے چھ روزے شوال کے تو یہ پورے سال کے روزے ہیں یعنی باعتبار ثواب کے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ثوبان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ایوب کی حسن ہے صحیح ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے ان چھ روزوں کو شوال کے اس حدیث کے سبب سے اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے میں تین روزے اور ابن مبارک نے کہا مروی ہے بعض روایتوں میں کہ ان روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا کر رکھے یعنی عید کے بعد پے در پے رکھ لے۔ اور اختیار کیا ہے ابن مبارک نے کہ چھ روزے مہینے کے سرے پر ہوں اور یہ بھی مروی ہے ان سے کہ اگر اس مہینے میں متفرق رکھ لے تو بھی جائز ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث عبدالعزیز بن محمد نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اور سعد بن سعید سے انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی شعبہ نے ورقاء بن عمر سے انہوں نے سعد بن سعید سے یہی حدیث اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں گفتگو کی ہے ان کے قلت حافظہ کے سبب سے۔

۵۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَوْمِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر مہینے تین روزے رکھنے کے بیان میں

(۷۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةً : أَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلٰى وِتْرٍ ، وَصَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَ أَنْ أُصَلِّيَ الضُّحٰى. (صحيح) (الارواء : ٩٤٦) صحيح ابى داؤد (١٢٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے اقرار لیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا ایک یہ کہ نہ سوؤں میں بغیر وتر کے دوسرے روزہ رکھوں ہر مہینے میں تین دن تیسرے یہ کہ نماز پڑھا کروں چاشت کی۔

❀❀❀❀

(٧٦١) **عَنْ** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ خَمْسَ عَشْرَةَ)).**

(حسن صحيح) (الارواء : ٩٤٧، المشكاة : ٢٠٥٧، التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! جب روزے رکھے تو مہینے میں تین دن تو روزہ رکھ تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبداللہ بن مسعود اور ابوعقرب اور ابن عباس اور عائشہ اور قتادہ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے۔ اور بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جس نے تین روزے رکھے ہر مہینے میں تو اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔

❀❀❀❀

(٧٦٢) **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ؛ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ))** فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِهِ : ﴿ **مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا** ﴾ .[الانعام : ١٦٠] ، اَلْيَوْمُ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ. (صحيح عند الالبانى) الارواء (٩٤٧) قال بعض الناس اسناده ضعيف۔

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزے رکھے ہر مہینے میں تین دن تو یہی سال بھر کے روزے ہیں، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی مبارک کتاب میں: [مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا] : یعنی جو ایک نیکی کرے تو دس نیکیوں کا ثواب پائے تو ہر دن برابر ہے دس دن کے یعنی تین دن برابر ہوئے ایک مہینے کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابوشمر اور ابوالتیاح سے ان دونوں نے عثمان سے اور کہا روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

(٧٦٣) **عَنْ** يَزِيْدَ الرِّشْكِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قُلْتُ : مِنْ أَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ ؟ قَالَتْ : كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهٖ صَامَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے شزید رشک سے کہا سنا میں نے معاذہ سے کہا معاذہ نے پوچھا میں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا رسول

اللہ ﷺ تین روزے رکھا کرتے تھے ہر مہینے میں فرمایا انہوں نے ہاں کہا میں نے کون سی تاریخوں میں فرمایا انہوں نے کچھ پرواہ نہ رکھتے تھے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور یزید رشک[1] وہ یزید ضبعی ہیں اور وہ یزید قاسم اور قسام ہیں اور رشک قسام کو کہتے ہیں بصری زبان میں۔

۵۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ

روزے کی فضیلت کے بیان میں

(٧٦٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ : كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَالصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ ، وَ إِنْ جَهِلَ عَلٰى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلْيَقُلْ : إِنِّيْ صَائِمٌ)). (صحيح) (التعليق الرغيب : ٢/٥٧، ٥٨ـ صحيح ابي داؤد : ٢٠٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی دس گنے ہے یعنی ثواب میں سات سو درجوں تک اور روزہ میرے ہی واسطے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ سپر ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے بچنے کو اور خوشبو روزہ دار کے منہ کی مشک سے زیادہ اچھی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اگر کوئی تم میں سے جہالت سے جھگڑا نکالے اور یہ روزے سے ہو تو کہہ دے میں روزے سے ہوں۔

فائدہ : اس باب میں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے اور نام ان کا بشیر زحم ہے بیٹے ہیں معبد کے اور خصاصیہ ان کی ماں ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٧٦٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانُ يُدْعٰى لَهُ الصَّائِمُوْنَ ، فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِيْنَ ، دَخَلَهُ ، وَ مَنْ دَخَلَهُ ، لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا)). (صحيح) صحيح الترغيب (٩٦٩)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جنت کا ایک دروازہ ہے اس کو ریان کہتے ہیں بلائے جائیں

---

[1] یزید کا لقب رشک ہے ابوحاتم رازی نے کہا کہ وہ بڑے غیور اور صاحب رشک تھے اس لیے ان کا لقب یہی ہو گیا اور قسام اور رشک کے معنی ایک ہی ہیں یعنی تقسیم کرنے والا اور کہتے ہیں قسمت اراضی میں ان کو بڑا دخل تھا اس لیے انہیں قسام کہتے تھے اور بعض نے کہا کہ رشک وہ ہے جس کی داڑھی بہت بڑی ہو چنانچہ ریش مبارک ان کی بڑی تھی کہ ایک دفعہ ایک گھر میں گھس گیا اور تین دن رہا اور ان کو خبر نہ ہوئی۔ واللہ اعلم۔

گے اس میں سے روزہ دار سو جو روزہ دار ہوگا وہ اس سے داخل ہوگا جنت میں اور جو اس دروازہ کے اندر گیا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٧٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ : فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ ، وَ فَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهُ)). (صحیح) صحیح الترغیب (٩٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب افطار کرتا ہے دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملے گا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٥٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ

ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں

(٧٦٧) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ ؟ قَالَ : ((لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ)) ، أَوْ ((لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ)). (صحیح) (الارواء : ٩٠٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا کسی نے یارسول اللہ ﷺ کیسا ہے اگر کوئی ہمیشہ روزہ رکھے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے: نہ روزہ رکھا اس نے اور نہ افطار کیا یعنی روزہ کا ثواب نہ پایا اور افطار کا مزہ نہ اٹھایا راوی کو شک ہے کہ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ فرمایا یا لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن الشخیر اور عمران بن حصین اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مکروہ ہے ایک قوم اہل علم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کو اور کہا صوم دہر وہی ہے کہ یوم فطر اور یوم اضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے اور اگر ان دنوں میں افطار کرے اور روزہ نہ رکھے تو مکروہ نہیں۔ اور اس کو صوم دہر نہ کہیں گے ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد کا اور اسحاق کا بھی یہی کچھ کہتے ہیں سوا ان پانچ دنوں کے جو مذکور ہوئے افطار کرنا واجب نہیں کہ ان میں رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے کو منع فرمایا ہے۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ سَرْدِ الصَّوْمِ

پے در پے روزہ رکھنے کے بیان میں

(٧٦٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ ، وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَفْطَرَ' قَالَتْ : وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ.

(صحیح) التعلیق الرغیب (٢/ ٨٠) صحیح ابی داؤد (٢١٠٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزے کو سو فرمایا انہوں نے آپ ﷺ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے خوب روزے رکھے رسول اللہ ﷺ نے پھر روزہ موقوف کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے ہیں بہت دنوں سے روزے نہ رکھے رسول اللہ ﷺ نے اور کبھی آپ ﷺ نے کسی پورے مہینے کے روزے نہ رکھے مگر رمضان کے۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٧٦٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيْدُ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ' وَ يُفْطِرُ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيْدُ أَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا، فَكُنْتُ لَا تَشَآءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا ان سے کسی نے روزے کو رسول اللہ ﷺ کے تو کہا انہوں نے روزے رکھتے تھے آپ ﷺ مہینے میں ایسے کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کبھی روزہ نہ رکھیں گے اس مہینے میں اور تو جب چاہتا ان کو کہ دیکھے رات کو نماز پڑھتے تو دیکھ لیتا نماز پڑھتے اور جب چاہتا کہ دیکھے ان کو سوتے ہوئے تو دیکھ لیتا سوتے ہوئے یعنی ہر مہینے میں روزہ بھی رکھتے افطار بھی کرتے ہر رات میں نماز بھی پڑھتے اور آرام بھی کرتے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(٧٧٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِيْ دَاوٗدَ ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى)). (صحیح) متفق علیه

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے افضل روزے میرے بھائی داوٗد علیہ السلام کے ہیں کہ روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن اور کبھی منہ نہ موڑتے جب دشمن سے مقابل ہوتے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعباس شاعر اعمی ہیں اور نام ان کا سائب بن فروغ ہے اور کہا بعض علماء نے کہ افضل روزہ یہی ہے کہ ایک دن روزہ رہے اور ایک دن افطار کرے اور کہتے ہیں یہ سب روزوں سے مشکل بھی ہے۔

❀❀❀❀

۵۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ النَّحْرِ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت کے بیان میں

(۷۷۱) عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ ، بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ ، أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَ عِيْدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحٰى ، فَكُلُوْا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ.

(صحيح) الارواء (٤/١٢٧، ١٢٨) صحيح ابى داؤد (٢٠٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابی عبید سے جو مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے کہا حاضر ہوا میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس عید الاضحیٰ کے دن تو شروع کی نماز خطبے سے پہلے پھر فرمانے لگے یعنی بعد نماز کے سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے منع کرتے تھے اس دو دن کے روزوں کو روز فطر کو اس لیے منع کرتے تھے کہ وہ تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور عید مسلمانوں کی، اور عید اضحیٰ میں اس لیے کہ اس دن تم کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعبید جو مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے ان کا نام سعد ہے اور ان کو مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر بھی کہتے ہیں اور عبدالرحمٰن بن ازہر وہ عبدالرحمٰن بن عوف کے چچا کے بیٹے ہیں۔

❀❀❀❀

(۷۷۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامَيْنِ : صِيَامِ يَوْمِ الْأَضْحٰى ، وَ يَوْمِ الْفِطْرِ.

(صحيح) الارواء (٩٦٢) الروض (٦٤٣) صحيح ابى داؤد (٢٠٨٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو دن روزہ رکھنے سے: ایک عید الاضحیٰ اور دوسرے عید فطر کے دن۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک علماء کے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ بیٹے

ہیں عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدینی کے اور وہ ثقہ ہیں ان سے روایت کی سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے۔

❀❀❀❀

۵۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

اس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

(۷۷۳) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَوْمُ عَرَفَةَ وَ يَوْمُ النَّحْرِ ، وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا ، أَهْلَ الْإِسْلَامِ ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ)). (صحیح) (الارواء : ۴/ ۱۳۰) صحیح ابی داؤد (۲۰۹۰)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عرفے کے دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن یعنی شہر ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخ عید ہے ہم اہل اسلام کی اور دن ہیں کھانے پینے کے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور سعد اور ابو ہریرہ اور جابر اور نبیشہ اور بشیر بن سحیم اور عبداللہ بن حذافہ اور انس اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالک اور عائشہ اور عمرو بن عاص اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں ایام تشریق کے روزوں کو اور ایک قوم نے صحابہ سے اور سوا اس کے رخصت دی ہے متمتع کے لیے کہ جب قربانی نہ پائے اور ذی الحجہ کے عشرہ اول میں بھی روزے نہ رکھے ہوں روزے رکھ لے ایام تشریق میں اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا ابو عیسیٰ نے اس روایت میں جو موسیٰ مذکور ہیں ان کو اہل عراق موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں اور کہا یعنی مؤلف رحمہ اللہ نے سنا میں نے قتیبہ سے کہتے تھے سنا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے کہ موسیٰ بن علی نے کہا میں کبھی معاف نہ کروں گا اس کو جو تصغیر سے کہے میرے باپ کے نام کو یعنی موسیٰ بن علی بضم عین وفتح لام کہے۔

❀❀❀❀

۶۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

اس بیان میں کہ روزہ دار کے لیے پچھنے لگانا مکروہ ہے

(۷۷۴) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)). (صحیح) تخریج حقیقة الصیام (۷۳-۷۵) الارواء (۴/ ۶۵)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے روزہ کھل گیا پچھنے لگانے والے کا اور جس نے پچھنے لگوائے۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زید سے اور عائشہ اور معقل بن یسار کہ جن کو معقل بن سنان نے بھی کہتے ہیں اور ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مذکور ہے کہ احمد بن حنبل نے کہا زیادہ صحیح اس باب میں رافع بن خدیج کی حدیث ہے اور مذکور ہے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ صحیح اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث ہے اس لیے کہ یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہیں دونوں حدیثیں ابوقلابہ سے ایک حدیث ثوبان کی اور دوسری شداد بن اوس کی اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے پچھنے لگانے روزہ دار کو یہاں تک کہ بعض صحابیوں نے ایام صیام میں رات کو پچھنے لگائے ہیں انہی میں ہیں ابوموسیٰ اشعری اور ابن عمر رضی اللہ عنھم اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے جس نے پچھنے لگائے روزے میں اس پر قضا واجب ہے کہا اسحٰق بن منصور نے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے۔ کہا ابوعیسیٰ نے خبر دی مجھ کو حسن بن محمد زعفرانی نے کہا شافعی نے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے پچھنے لگائے روزے میں اور مروی ہے نبی ﷺ سے یہ بھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ یعنی روزہ کھول ڈالا پچھنے والے نے اور جس نے لگوائے انتہی۔ سو میں نہیں جانتا ان دونوں حدیثوں میں سے کون ثابت ہے اگر پرہیز کرے آدمی پچھنے لگانے سے روزے میں تو بہت بہتر ہے میرے نزدیک اور اگر کسی نے پچھنے لگائے تو اس کا روزہ بھی نہیں جاتا۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہی قول تھا شافعی کا بغداد میں مگر مصر میں رجوع کیا انہوں نے پچھنوں کے جواز کی طرف کہا اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور سند لائے اس کو کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگائے حجۃ الوداع میں روزے کی حالت میں اور حالت احرام میں۔

٦١۔ بَابُ : مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

روزے دار کے لیے پچھنے لگانے کی اجازت کے بیان میں

(٧٧٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ. (صحیح، بلفظ "و احتجم وهو صائم" تخريج حقيقة الصيام (٦٧-٦٨) الارواء (٩٣٢) ضعيف أبي داود (٤٠٨) صحيح ابي داؤد (٢٠٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پچھنے لگائے رسول اللہ ﷺ نے اور وہ روزے سے تھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی سند سے۔

❁❁❁❁

(٧٧٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ. (صحيح عند الالبانى)

بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے البتہ "مکہ مدینہ کے درمیان" کے الفاظ کے علاوہ بقیہ

حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پچھنے لگائے نبی ﷺ نے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور وہ احرام باندھے ہوئے روزے سے تھے۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے، اور گئے ہیں بعض علمائے صحابہ وغیرہم اس حدیث کی طرف کہ پچھنے لگانے میں روزہ دار کے کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا۔

❀❀❀❀

(۷۷۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. (منكر بهذا اللفظ)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگائے۔

٦٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوَصَالِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لیے وصال کی کراہت کے بیان میں

(۷۷۸) عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُوَاصِلُوْا)) قَالُوْا : فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : ((إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ ، إِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَ يَسْقِيْنِي)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ عرض کیا انہوں نے آپ تو ایسا ہی کرتے ہیں یارسول اللہ! فرمایا آپ ﷺ نے: میں تمہاری مانند نہیں میرا رب تو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر اور ابوسعید اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ مکروہ ہے وصال روزے میں اور مروی ہے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ وصال کرتے تھے اور بیچ میں افطار نہیں کرتے تھے۔

٦٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ

اس بیان میں کہ جنبی کو صبح ہو جائے اور وہ روزہ کی نیت سے ہو

(۷۷۹) عَنْ عَائِشَةَ ، وَأُمِّ سَلَمَةَ ، زَوْجَا النَّبِيِّ ﷺ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ ، وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ أَهْلِهِ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ . (صحيح) الارواء (۷۹۳، ۷۹۴)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے جو بیبیاں ہیں نبی ﷺ کی کہ نبی ﷺ کو صبح ہو جایا کرتی تھی اور آپ ﷺ کو حاجت غسل کی ہوتی تھی اپنی بیبیوں کے صحبت کرنے سے پھر نہاتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگ تابعین سے کہتے ہیں اگر حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ قضا کرے اور پہلا قول صحیح ہے۔

٦٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي إِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

روزہ دار کے دعوت قبول کرنے کے بیان میں

(٧٨٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ)) يَعْنِي الدُّعَآءَ. (صحيح) الصحيحة (٣٤٧) ابن ماجه (١٧٥١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی کھانے کے لیے تو قبول کرے پھر اگر روزہ سے ہو تو دعا کرے آپ ﷺ نے فلیصل کہا معنی اس کے دعا کرے۔

(٧٨١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلْيَقُلْ : إِنِّي صَائِمٌ)). (صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب دعوت ہو کسی کی اور وہ روزے سے ہو تو بول دے کہ میں روزے سے ہوں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے دونوں حدیثیں اس باب میں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں حسن ہیں صحیح ہیں۔

❀❀❀❀

٦٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

اس بیان میں کہ عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے

(٧٨٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِّنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت کہ خاوند اس کا حاضر ہو یعنی گھر میں ہو کسی دن میں سوائے رمضان کے مگر خاوند کی اجازت سے یعنی سوائے رمضان کے اور روزوں میں اجازت شوہر کی ضروری ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابوالزناد سے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن ابی عثمان سے وہ اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٦٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَأْخِيرِ قَضَآءِ رَمَضَانَ

اس بیان میں کہ رمضان کی قضا میں تاخیر کرنا درست ہے

(٧٨٣) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : مَا كُنْتُ أَقْضِيْ مَا يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ ، حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (صحيح) (الارواء : ٩٤٤، الروض النضير : ٧٦٣) صحيح أبي داود (٢٠٧٦)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے میں ہمیشہ قضا کیا کرتی تھی روزے رمضان کے جو مجھ پر ہوتے تھے شعبان میں یہاں تک کہ وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے قضا رمضان کی مہلت نہ ملتی مگر شعبان میں کہ آپ بھی اس میں بہت روزے رکھتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اپنی قضاء رمضان ادا کر لیتی تھیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصار نے ابوسلمہ سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی حدیث کی مانند۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ

روزے دار کے ثواب کے بیان میں جب لوگ اس کے سامنے کھانا کھائیں

(٧٨٤) **عَنْ** لَيْلٰى ، عَنْ مَوْلَاتِهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيْرُ ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ)). (ضعيف) التعليق الرغيب (٢/٩٦) التعليق على ابن خزيمة (٢١٣٤) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٣٣٢) اس کی سند لیلیٰ مولاۃ حبیب بن زید کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے لیلیٰ سے وہ روایت کرتیں ہیں اپنی مولاہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے سے ہو اور اس کے پاس افطار کی چیزیں یعنی کھانا وغیرہ کھایا جائے تو مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے فرشتے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو امّ عمارہ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند۔

(٧٨٥) **عَنْ** أُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا ، فَقَالَ :

((كُلِي)) ، فَقَالَتْ : إِنِّي صَائِمَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا)). وَ رُبَّمَا قَالَ : ((حَتّٰى يَشْبَعُوْا)). (ضعيف) التعليق الرغيب (٢/٩٦) التعليق على ابن خزيمة (٢١٣٤) الضعيفة (١٣٣٢) اس میں لیلیٰ مولاۃ حبیب بن زید مجہول راویہ ہے۔
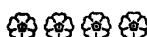
ترجمہ: روایت ہے ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب انصاریہ کے کہ نبی ﷺ ان کے گھر میں داخل ہوئے اور وہ کھانا لائیں آپ ﷺ کے آگے سو فرمایا آپ ﷺ نے کھاؤ عرض کیا انہوں نے کہ میں روزے سے ہوں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صائم کے لیے مغفرت مانگتے ہیں فرشتے جب لوگ کھائیں اس کے پاس یہاں تک کہ فراغت ہوں اور کبھی کہا راوی نے یہاں تک کہ سیر ہو جائیں۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے اپنی مولاہ سے جن کو لیلیٰ کہتے تھے وہ روایت کرتی ہیں ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب کی انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند مگر ذکر نہ کیا اس میں لفظ حتیٰ یفرعوا أو یشبعوا کہا ابو عیسیٰ نے ام عمارہ دادی ہیں حبیب بن زید انصاری کی۔

(٧٨٦) عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ ، وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ حَتّٰى ((يَفْرُغُوْا أَوْ يَشْبَعُوْا)). (ضعیف) اس میں لیلیٰ مولاۃ حبیب بن زید مجہول راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اُمّ عمارہ سے جو کعب کی بیٹی ہیں، وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند مگر ذکر نہ کیا اس میں لفظ "یَفْرُغُوا أَوْ یَشْبَعُوا"۔

❀❀❀❀

٦٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ قَضَآءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُوْنَ الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ حائضہ روزے کی قضا کرے گی نماز کی نہیں

(٧٨٧) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنَّا نَحِيضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَطْهُرُ، فَيَأْمُرُنَا بِقَضَآءِ الصِّيَامِ ، وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَآءِ الصَّلَاةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے ہم حائضہ ہوتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے وقت میں پھر پاک ہوتی تھیں تو آپ ﷺ حکم کرتے تھے ہم کو روزے کی قضا کا حکم نہ کرتے نماز کی قضا کا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے معاویہ سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں امّ المؤمنین عائشہ

رضی اللہ عنہما سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا نہیں پاتے ہم اس میں ان کا اختلاف کہ حائضہ قضا کرے روزے کی نہ نماز کی۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور عبیدہ بیٹے معتب ضبی کوفے کے ہیں اور کنیت ان کی ابو عبد الکریم ہے۔

❀❀❀❀

٦٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

اس بیان میں کہ روزے دار کے لیے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے

(٧٨٨) عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ ؟ قَالَ : ((أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ، وَ خَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ ، إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! خبر دو مجھ کو وضو کی فرمایا آپ ﷺ نے پورا وضو کرو یعنی فرائض سنن اچھی طرح ادا کرو اور خلال کرو انگلیوں میں ہاتھ پیروں کے اور مبالغہ کر ناک میں پانی دینے سے مگر جب تو روزے سے ہو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے ناک میں دوا ڈالنے کو روزہ دار کو اور کہا ہے کہ اس سے روزہ کھل جاتا ہے اور یہ حدیث اس قول کی تقویت کرتی ہے۔

❀❀❀❀

٧٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُوْمُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم کا مہمان ہو تو ان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے

(٧٨٩) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ ، فَلَا يَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ)). (ضعیف جدًا) اس میں ایوب بن واقد الکوفی متروک ہے۔ بخاری کہتے ہیں منکر الحدیث احمد کہتے ہیں ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مہمان ہوئے کسی قوم کے ہاں تو ہرگز روزہ نہ رکھے نفل کا بغیر ان کی اجازت کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو کسی ثقہ کی روایت سے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اور روایت کی ہے موسیٰ بن داؤد نے ابوبکر مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے کچھ اس کی مانند اور یہ بھی روایت ضعیف ہے کہ ابوبکر مدینی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ابوبکر مدینی وہ جو روایت کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ان کا نام فضل بن مبشر ہے وہ ان سے زیادہ ثقہ اور ان سے پہلے ہیں۔

۷۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کے بیان میں

(۷۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ. (صحيح) (الارواء: ٩٦٦) صحيح ابى داؤد (١٢٢٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوھریرہ اور عروہ رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں یہاں تک کہ قبض کرلیا ان کو اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: اس باب میں ابی بن کعب اور ابولیلیٰ اور ابوسعید اور انس اور ابن عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۷۹۱) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ. (صحيح) التعليق على ابن خزيمة (٢٢٢٤) صحيح ابى داؤد (٢١٢٧، ٢١٢٧)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے تھے اعتکاف کا نماز پڑھ کر صبح کی داخل ہوجاتے تھے اپنے اعتکاف گاہ میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی مالک نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور روایت کی اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے آدمی اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہو اعتکاف گاہ میں اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا اور بعض نے کہا کہ قبل غروب آفتاب کے داخل ہو اور آفتاب ڈوبے اس کو حالت اعتکاف میں اس دن کی شب کا کہ جس دن نیت اعتکاف کی کی ہے مثلاً جمعہ کے دن سے اعتکاف منظور ہے تو جمعرات کو بعد عصر کے معتکف میں داخل ہوجائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کے بیان میں

(۷۹۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَ يَقُولُ:

((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے رمضان کے عشرہ اخیر میں اور فرماتے ڈھونڈو شب قدر کو رمضان کے عشرہ اخیر میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابوسعید اور عبداللہ بن انیس اور ابوبکرہ اور ابن عباس اور بلال اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور کہنا ان کا یُجَاوِرُ یعنی اعتکاف کرتے تھے اور اکثر روایتوں میں یہی آیا ہے کہ آپ نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرے میں ڈھونڈو ہر رات طاق میں اور مروی ہے ان سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے شب قدر کے باب میں کہ وہ اکیس رات اور تیئسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور آخر شب میں رمضان کے ہے۔ کہا شافعی نے اللہ بہتر جاننے والا ہے مگر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ نبی ﷺ سے جو جیسا پوچھتا تھا آپ ﷺ ویسا ہی جواب دیتے تھے جس نے کہا ہم اس رات میں ڈھونڈتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اس رات میں ڈھونڈو اور جس نے کہا اس رات میں تو آپ ﷺ نے فرمایا اسی رات میں ڈھونڈو۔ کہا امام شافعی نے اور قوی سب سے میرے نزدیک رات اکیسویں شب کی ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے کہ مروی ہے ابی بن کعب سے کہ وہ قسم کھاتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور کہتے تھے کہ بتادی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے نشانی اس کی سو گن رکھا ہم نے اور یاد رکھا اس کو اور مروی ہے ابوقلابہ سے کہ لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے اخیر دہے میں رمضان کے خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے روایت کی عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے وہ ہی قول ابوقلابہ کا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٧٩٣) عَنْ زِرٍّ قَالَ : قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : أَنَّى عَلِمْتَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ ؟ قَالَ : بَلَى ؛ أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **أَنَّهَا لَيْلَةٌ ، صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ** فَعَدَدْنَا وَ حَفِظْنَا ، وَاللّٰهِ ! لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ؛ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ ، وَلٰكِنْ كَرِهَ أَنْ يُخْبِرَكُمْ ، فَتَتَّكِلُوْا.

(صحيح) صحيح ابی داؤد (١٢٤٧)

ترجمہ: روایت ہے زر سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے کیونکر جانا تم نے ابوالمنذر کو شب قدر ستائیسویں شب ہے تو کہا انہوں نے بے شک خبر دی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ شب ایسی ہے کہ اس کی صبح کو جب آفتاب نکلتا ہے تو اس میں شعاع اور چمک نہیں ہوتی سو ہم نے گنا اور یاد رکھا یعنی ہم نے ستائیسویں شب کی صبح کو آفتاب ویسا ہی دیکھا تو جان لیا کہ شب قدر اسی شب میں ہے اور قسم ہے اللہ کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے مگر خوب نہ جانا انہوں نے تم کو بتلانا کہ تم تکیہ کرلو گے یعنی اسی شب فقط جاگو گے اور راتوں میں عبادت کم کرو گے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(٧٩٤) حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ ، فَقَالَ : مَا أَنَا بِمُلْتَمِسِهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : ((الْتَمِسُوْهَا فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ ، أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ ، أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ ، أَوْ فِي ثَلَاثٍ أَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ)).
قَالَ وَ كَانَ اَبُوْبَكْرَةَ يُصَلِّيْ فِي الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلٰوتِهٖ فِيْ سَآئِرِ السَّنَةِ فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ.
(صحيح) (المشكاة : ٢٠٩٢، التحقيق الثانى)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ابن عیینہ بن عبدالرحمٰن نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے باپ نے کہ بیان آیا شب قدر کا ابوبکرہ کے پاس تو کہا انہوں نے میں کچھ اس کی تلاش میں نہیں جب سے سنی ہے ایک چیز میں نے رسول اللہ ﷺ سے مگر اخیر عشرے میں یعنی رمضان کے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے ڈھونڈ واسے جب نو راتیں باقی رہ جائیں یعنی اکیسویں شب میں یا جب سات راتیں باقی رہ جائیں یعنی تیئسویں شب میں یا جب پانچ باقی رہ جائیں یعنی پچیسویں شب میں یا جب تین رہ جائیں یعنی ستائیسویں یا اخیر رات یعنی انتیسویں۔ کہا راوی نے اور ابوبکرہ نماز پڑھتے تھے بیس دن رمضان کے جیسے تمام سال پڑھتے تھے یعنی کچھ بڑھاتے نہ تھے پھر جب آخر دہا آتا تو خوب کوشش کرتے عبادت میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧٣۔ بَابٌ : مِّنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

(٧٩٥) عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوْقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. (صحيح) ابن ماجه (١٧٦٨)
صحيح ابى داؤد (١٢٤٦)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جگاتے تھے اپنے گھر والوں کو اخیر دہے میں رمضان کے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہیں۔

❀❀❀❀

(٧٩٦) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهَا.
(صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢١٢٣)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشرہ اخیر میں یعنی رمضان کے ایسی کہ نہ کوشش کرتے تھے ان دنوں میں اس کے سوا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

٧٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّوم فِي الشِّتَآءِ

سردیوں میں روزے رکھنے کے بیان میں

(٧٩٧) عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ : الصَّوْمُ فِي الشِّتَآءِ)). (صحيح)

(الصحيحة : ١٩٢٢، الروض : ٦٩) بعض محققین کہتے ہیں اس میں سفیان ثوری اور ابو اسحاق دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عامر بن مسعود سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے مفت کی لوٹ جو ٹھنڈی ہاتھ آئے جاڑے کا روزہ ہے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی ﷺ کو اور وہ والد ہیں ابراہیم بن قرشی کے جن سے روایت کی شعبہ اور ثوری نے۔

٧٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ ﴿ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ ﴾

ان لوگوں کے بیان میں جو روزے کی طاقت رکھتے ہیں

(٧٩٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ﴾ [البقرة : ١٨٤] ، كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ ، حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا ؛ فَنَسَخَتْهَا .

(اسناده صحيح) (الارواء : ٤/ ٢٢)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ یعنی جس کو طاقت نہ ہو روزے کی تو وہ کھانا کھلا دے ایک مسکین کو پس جو ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دے دیتا یعنی ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیتا ہر روزے کے عوض میں یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری اور یہ منسوخ ہوگئی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور صحیح ہے اور یزید بیٹے ہیں ابو عبید کے اور مولیٰ ہیں سلمہ بن اکوع کے۔

❁❁❁❁

٧٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ أَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ سَفَرًا

اس کے بیان میں جو رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لیے نکلے

(٧٩٩) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا ، وَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ

رَاحِلَتُهُ، وَ لَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ ، فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ ، فَقُلْتُ لَهُ : سُنَّةٌ ؟ فَقَالَ : سُنَّةٌ ، ثُمَّ رَكِبَ.
(صحيح) تصحيح حديث افطار الصائم قبل سفرة بعد الفجر ص ١٣ ـ ٢٨

ترجمہ: روایت ہے محمد بن کعب سے کہ کہا انہوں نے آیا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری ان کی کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سو منگایا انہوں نے کھانا اور کھایا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنی نکلنے کے قبل افطار کرنا؟ کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہو گئے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سعید بن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھ سے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر پوتے ہیں ابو کثیر مدینی کے اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسماعیل بن جعفر کے اور عبداللہ بن جعفر پوتے ہیں ابن نجیح کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین ان کو ضعیف کہتے ہیں اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور کہا ہے کہ مسافر کو جائز ہے افطار کرنا قبل اس کے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جب تک گاؤں یا شہر کی دیواروں سے باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا۔

❀❀❀❀

(٨٠٠) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمہ: محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔

٧٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تُحْفَةِ الصَّائِمِ

روزے دار کے تحفہ کے بیان میں

(٨٠١) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((تُحْفَةُ الصَّائِمِ : الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ)).
(موضوع) (الضعيفة : ١٦٦٠) اس کی سند میں سعد بن طریف راوی متروک اور عمیر ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ دار کو تحفہ دے تو تیل دے یا خوشبو یعنی عود وغیرہ۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعد بن طریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور ان کو عمیر بن مامون بھی کہتے ہیں۔

٧٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى مَتٰى يَكُوْنُ

اس بیان میں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے

(٨٠٢) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ ، وَالْأَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي

النَّاسُ)). (صحیح) ابن ماجه (١٦٦٠) الارواء (٩٠٥) الصحیحة (٢٢٤)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عید فطر اسی دن ہے جس دن روزے رمضان کے قائم کریں سب لوگ اور عید الاضحیٰ اس دن ہے کے جس دن سب لوگ قربانی وغیرہ کریں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یا نہیں تو کہا انہوں نے سماع ہے اس لیے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

٧٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ

اعتکاف کے دن گزر جانے کے بیان میں

(٨٠٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا ، فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ ، اعْتَكَفَ عِشْرِينَ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (٢١٢٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سوا ایک سال اتفاق اعتکاف کا نہ ہوا سو دوسرے سال میں بیس دن کا اعتکاف کیا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب کوئی اعتکاف توڑ دے قبل پورا کرنے کے جس کی نیت اس نے کی تھی سو کہا بعض نے واجب ہے اس پر قضا جتنے دن باقی رہے اس کی نیت سے اور حجت لائے ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان میں تو پھر اعتکاف کیا عشرہ شوال میں اور یہی قول ہے مالک کا اور بعض نے کہا اگر اعتکاف نذر نہ ہو یا اپنے اوپر واجب کر لیا ہو ایسا بھی نہ ہو اور فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نکل آیا تو اس پر کچھ قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے چاہے تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا، شافعی کہتے ہیں جو عمل کرنا تجھ پر واجب نہیں کہ بجا لائے اور تو نے اس کو شروع کیا اور پھر پورا نہ کیا تو واجب نہیں تجھ پر قضا اس کی مگر حج اور عمرہ۔ اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٨٠۔ بَابُ : الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا ؟
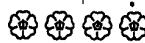
اس بیان میں کہ معتکف اپنی ضرورت کے لیے نکل سکتا ہے یا نہیں؟

(٨٠٤) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ ، أَدْنٰى إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ ، وَ كَانَ لَا

يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ. (صحيح) الروض (٨٠٦) صحيح ابي داؤد (٢٥٢)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے جھکا دیتے میری طرف اپنا سر مبارک تو میں کنگھی کر دیتی اور گھر میں نہ آتے مگر حاجت انسانی یعنی پیشاب پاخانے وغیرہ کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے مالک بن انس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے ان دونوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب اعتکاف کرے آدمی تو نہ نکلے اعتکاف کی جگہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہے اس پر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانے کو مگر اختلاف ہے علماء کا عیادت مریض اور جمعہ اور جنازہ کے لیے نکلنے میں تو بعض علمائے نے کہا صحابہ وغیرہم سے کہ عیادت کرے مریض کی اور جنازہ کے ساتھ جائے اور جمعہ میں حاضر ہو اگر اعتکاف کی نیت کے وقت ان باتوں کی شرط کر لی ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا کہ اس سے کچھ جائز نہیں معتکف کو اور کہا ہے کہ جب اعتکاف کرے ایسے شہر میں جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں یا جہاں جمعہ ہوتا ہے وہیں اعتکاف کرے اس لیے کہ مکروہ ہے اس کو جمعہ کے لیے جانا اور جمعہ کا ترک بھی نہ کرنا چاہیے۔ اس لیے ایسی جگہ اعتکاف کرے کہ ضرورت نکلنے کے سوا حاجت بشری کی نہ ہو اس لیے کہ ان علماء کے نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نے عیادت مریض کی نہ کرے اور جنازہ کے ساتھ نہ جائے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی رو سے جو ابھی گزری اور کہا اسحاق نے اگر شرط کر لی ہو یعنی نیت کے وقت تو جائز ہے عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ جانا۔

❀❀❀❀

(٨٠٥) عَنِ اللَّيْثِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، إِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ، أَلَّا يَخْرُجَ مِنِ اعْتِكَافِهِ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ، وَأَجْمَعُوا عَلَى هٰذَا؛ أَنَّهُ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: سیدنا لیث سے روایت ہے، اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب اعتکاف کرے آدمی تو نہ نکلے اعتکاف کی جگہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہے اس پر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانہ کو۔

٨١۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہِ رمضان میں قیام کرنے کے بیان میں

(٨٠٦) عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا، حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا

حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ : ((**إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ**)). ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِّنَ الشَّهْرِ ، وَ صَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ ، وَ دَعَا أَهْلَهُ وَ نِسَآءَهُ ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ' قُلْتُ لَهُ : وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُوْرُ.

(صحيح) الارواء (٤٤٧) المشكاة (١٢٩٨) صلاة التراويح (١٦-١٧) صحيح ابى داؤد (١٢٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ روزہ رکھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو نماز شب نہ پڑھی ہمارے ساتھ یعنی سوائے عشاء کے یہاں تک کہ باقی رہیں سات تاریخیں مہینے میں یعنی تیسویں شب کو لے کر کھڑے ہوئے ہم کو یعنی نماز تراویح پر یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر نہ پڑھی جب چھ راتیں باقی رہیں یعنی چوبیسویں شب کو پھر کھڑے ہوئے ہم کو لے کر نماز میں پچیسویں شب کو یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اور عرض کیا ہم نے یارسول اللہ ﷺ آرزو ہے کہ آپ اور نفل پڑھتے ہمارے ساتھ باقی رات میں؟ سو فرمایا آپ ﷺ نے جو نماز پڑھ چکا امام کے ساتھ یہاں تک کہ فارغ ہو تو لکھا جاتا ہے اس کے لیے ساری رات نماز پڑھنے کا ثواب پھر نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باقی رہیں تین راتیں مہینے سے پھر نماز پڑھی ستائیسوں کو ہمارے ساتھ اور بلایا اپنے گھر والوں اور عورتوں کو اور کھڑے رہے ہم کو لے کر نماز میں یہاں تک کہ خوف ہوا ہم کو فلاح فوت ہونے کا اور کہا راوی نے پوچھا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فلاح کیا ہے؟ انہوں نے کہا سحر کا کھانا یعنی خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا قیام رمضان میں سو بعض نے کہا چالیس رکعتیں پڑھے وتر سمیت اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور اسی پر عمل ہے مدینے والوں کا اور اکثر اہل علم اس پر ہیں جو مروی ہے علی اور عمر وغیرہما صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ بیس رکعتیں پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہم نے اپنے شہر مکے میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعت۔ اور کہا احمد نے مروی ہے اس میں کئی قسم کی روایتیں اور کچھ حکم نہ کیا اس میں اور کہا اسحاق نے ہم اختیار کرتے ہیں اکتالیس رکعتیں جیسا مروی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے پڑھنا جماعت سے رمضان کے مہینے میں اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑھے۔

❀❀❀❀

٨٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

اس کی فضیلت کے بیان میں جو کسی کا روزہ کھلوائے

(٨٠٧) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهٖ غَيْرَ

أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا)). (صحيح) الروض (٣٢٢) التعليق الرغيب (٢/٩٥)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کھلائے کسی کا روزہ ہو گا اس کو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اس کے گھٹے ثواب، اس روزہ رکھنے والے کا۔ کچھ یعنی دونوں کو ثواب ملے گا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٨٣۔ بَابُ: التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَمَا جَآءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

ماہِ رمضان میں قیام کی ترغیب اور اس کی فضیلت کے بیان میں

(٨٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، وَ يَقُولُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى ذٰلِكَ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (١٢٤١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ رغبت دلاتے تھے رمضان میں رات کو نماز پڑھنے کی بغیر اس کے کہ حکم کریں اس کا فرض واجب ٹھہرا کر اور فرماتے تھے جو رات کو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنے کے لیے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔ پھر وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے اور طریقہ ایسا تھا یعنی جو چاہتا تھا جتنی دیر تک پڑھ لیتا پھر ایسا ہی رہا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں۔

فائدہ: اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے بھی وہ روایت کرتے ہیں عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔

آخِرُ أَبْوَابِ الصَّوْمِ. یہ آخر ہے روزے کے بابوں کا۔ وَأَوَّلُ أَبْوَابِ الْحَجِّ. اور یہ اول ہے حج کے بابوں کا۔

(المعجم ۷) حج کے بیان میں (التحفة ۵)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ

مکے کے حرم ہونے کے بیان میں

(۸۰۹) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ : اِئْذَنْ لِيْ ، أَيُّهَا الْأَمِيْرُ! أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَ وَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : ((**إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَ لَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ ، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِیءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، أَنْ يَّسْفِكَ فِيْهَا دَمًا ، أَوْ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً ، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا ، فَقُوْلُوْا لَهُ: إِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِرَسُوْلِهِ ﷺ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكَ، وَ إِنَّمَا أَذِنَ لِيْ فِيْهِ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، وَ قَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ ، كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ**)).

فَقِيْلَ لِأَبِيْ شُرَيْحٍ : مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ؟ قَالَ : أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ بِذٰلِكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ ، وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

(صحیح) المشكاة (۲۵۲٤) التعليق الرغيب (۲/۱۰۷،۱۰۸) الصحيحة (۱۲۰۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوشریح عدوی سے کہ کہا انہوں عمرو بن سعید کو جب وہ بھیجتا تھا لشکر مکے کو یعنی عبدالرحمٰن بن زبیر کے قتال کو اجازت دے مجھ کو اے امیر کہ بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ کھڑے کھڑے فرمائی رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی صبح کو کہ سنا میرے کانوں نے اور یاد رکھا اس کو میرے دل نے اور دیکھا ان کو میری آنکھوں نے جب فرمائی آپ ﷺ نے وہ حدیث پہلے حمد کی آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی اور تعریف کی اس کی پھر فرمایا کہ مکے کو حرمت کی جگہ اللہ تعالیٰ نے ٹھہرایا ہے آدمیوں نے نہیں سو جائز نہیں کسی آدمی کو کہ ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر کہ مکے میں خون بہائے یعنی قتل ناحق کرے یا وہاں کا درخت کاٹے اور اگر خون کرنے کو کوئی درست جانے اس دلیل سے کہ رسول اللہ ﷺ بھی تو لڑے ہیں مکے میں تو اس سے کہو بے شک اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا تھا لڑائی کا اور تجھ کو حکم نہیں دیا اور مجھ کو دن کی فقط ایک گھڑی بھر اجازت ہوئی۔ پھر اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ اور چاہیے کہ حاضر لوگ غائبوں کو یہ حکم سنائیں۔ سو پوچھا ابوشریح سے لوگوں نے کیا جواب دیا تم کو عمرو بن سعید نے کہا؟ جواب دیا کہ میں تم سے بہتر جانتا ہوں اس حدیث کو اے ابوشریح حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہیں دیتا یعنی باغی کو اور نہ اس کو جو خون کر کے بھاگا ہو یا چوری[1] کر کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور مروی ہے لفظ بخزیہ یعنی بجائے بخربۃ کے اور معنی اس کے ذلت کے ہیں۔ اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوشریح کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوشریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے اور خربۃ کے معنی جنایت یعنی قصور ہے۔ علماء کہتے ہیں کہ جس نے قصور کیا یعنی چوری کی یا شراب پیا یا خون بہایا پھر آیا حرم میں تو اس کو حد ماریں گے۔ مترجم کہتا ہے عمرو بن سعید یزید کی طرف سے مدینہ منورہ میں حاکم تھا ۶۱ھ اکسٹھ ہجری میں یزید نے اس کو لکھا کہ عبداللہ بن زبیر جو صحابی رسول ﷺ تھے ان پر لشکر بھیجے اس لیے کہ انہوں نے اس کی بیعت سے کنارہ کر کے مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی تھی اور عمرو بن سعید نے جوان کو خونی اور چور قرار دیا تھا یہ اس کی زیادتی ہے ایسے پاک نزاد لوگوں سے ایسی جنایات کہاں ہوتے ہیں۔ بلکہ استحقاق خلافت میں وہ یزید سے بہتر تھے اور بیعت خلافت ان کی یزید سے پیشتر ہو چکی تھی آخر ظلماً اس کو شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج وعمرہ کے ثواب کے بیان میں

(۸۱۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ ، كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَ لَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پے در پے بجالاؤ حج اور عمرہ اس لیے کہ وہ دونوں مٹاتے

[1] یہ ظالم نے جھوٹ کہا اور عبداللہ بن زبیر پر تہمت باندھی ۱۲۔

ہیں فقر اور گناہوں کو جیسے مٹاتی ہے بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا بدلہ کچھ نہیں سوا جنت کے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن حبشی اور ام سلمہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

(۸۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). (صحيح) (حجة النبي ﷺ ص : ٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے حج کیا اور نہ شہوت کی باتیں کیں عورتوں سے اور نہ فسق کیا تو بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ سب یعنی گزرے ہوئے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوعاصم کوفی وہ اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے۔ اور وہ مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَرْكِ الْحَجِّ

حج چھوڑ دینے کی مذمت کے بیان میں

(۸۱۲) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ مَلَكَ زَادًا وَ رَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَ لَمْ يَحُجَّ ، فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهِ: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ [آل عمران : ٩٧].

(ضعيف) (المشكاة : ٢٢١، التعليق الرغيب : ٢/١٣٤) ھلال بن عبداللہ مجہول اور حارث راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مالک ہو توشہ اور سواری کا کہ پہنچا دے اس کو بیت اللہ تک اور پھر حج نہ کیا تو کچھ فرق نہیں اس پر کہ مرے یہودی ہو یا نصرانی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی کتاب میں کہ اللہ جل جلالہ کے واسطے ان لوگوں پر حج فرض ہے بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہوں سامان راہ کی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہیں یعنی ان کا حال اور ثقاہت معلوم نہیں اور حارث ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ إِيْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ

اس بیان میں کہ جب زادراہ اور سواری ہو تو حج فرض ہے

مترجم: فقہاء کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہیں: اسلام، آزاد ہونا، عقل، بلوغ، صحت، قدرت، زاد و راحلہ، امن راہ، عورت

کے لیے محرم ہونا اور فرائض اس کے احرام اور وقوف مزدلفہ اور طواف الزیارۃ ہے، جس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور واجبات اس کے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے کہ جس کو طواف الصدور بھی کہتے ہیں اور یہ آفاقی کے لیے ہے یعنی جو مکی نہ ہو اور حلق یا بال کتروانے اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہو اور سوا ان کے سب سنتیں ہیں۔

(۸۱۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ ؟ قَالَ : ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)). (ضعيف جدًا) الارواء (۹۸۸) اس میں ابراہیم الخوزی متروک ہے۔تقریب (۲۷۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا توشے اور سواری کے مقدور ہونے سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ آدمی جب مالک ہو زادو راحلے کا تو فرض ہے اس پر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہیں اور بعض نے ان میں گفتگو کی ہے یعنی ضعیف کہا ہے ان کے حافظے کی طرف سے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ ؟

اس بیان میں کہ کتنے حج فرض ہیں؟

(۸۱۴) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ [آل عمران : ۹۷]، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفِي كُلِّ عَامٍ ؟ فَسَكَتَ ، فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فِي كُلِّ عَامٍ ؟ قَالَ : ((لَا ، وَلَوْ قُلْتُ : نَعَمْ ، لَوَجَبَتْ)). فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾ [المائده : ۱۰۱] (ضعيف) الارواء (۱۵۰/۴) ابی البختری کی سیدنا علی سے ملاقات ثابت نہیں۔اس لیے منقطع ہے۔مسلم کی حدیث (۱۳۳۷) اس سے کفایت کرتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ جب اتری یہ آیت وللہ...... الخ۔یعنی آدمیوں میں جس کو راہ کی طاقت ہو اس پر حج فرض ہے تو پوچھا[1] لوگوں نے کیا ہر سال میں حج کرنا چاہیے یارسول اللہ ﷺ تو آپ چپ ہو رہے پھر کہا کیا ہر سال میں یارسول اللہ؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔سو اتاری اللہ تعالیٰ نے شاق گزریں تم پر۔ یہ آیت یَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ ......الخ۔یعنی اے ایمان والو! نہ پوچھو بہت سی چیزوں کو کہ اگر ظاہر ہوں تم پر تو بری لگیں تم کو یعنی

---

[1] پوچھنے والے اقرع بن حابس صحابی تھے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوالبختری کا نام سعید بن ابوعمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں۔

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کیے

(٨١٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ : حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّهَاجِرَ ، وَ حَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ ، وَ مَعَهَا عُمْرَةٌ ، فَسَاقَ ثَلَاثًا وَ سِتِّيْنَ بَدَنَةً ، وَ جَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا، فِيْهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ ، فِي أَنْفِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ ، فَنَحَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَ [رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ ، فَطُبِخَتْ وَ شَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا . (صحيح) حجة النبي (صلى الله عليه وسلم) (٦٧-٨٣) بعض محققین نے اس کو سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے تین حج کیے دو قبل از ہجرت اور ایک بعد ہجرت کے کہ اس کے ساتھ عمرہ بھی تھا اور ساتھ لائے تریسٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اس میں کے حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے یعنی سب پورے سو ہو گئے اس میں ابوجہل کا اونٹ بھی تھا کہ اس کے ناک میں حلقہ تھا چاندی کا۔ سو ذبح کیا ان کو پھر حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سب کو پکایا پھر آپ ﷺ نے اس کا شوربہ پی لیا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو روایت کی انہوں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں عبداللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کو تو انہوں نے نہ پہچانا اس کو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور دیکھا میں نے ان کو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نہ جانتے تھے اور کہا مروی ہے یہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے وہ مجاہد سے مرسلاً۔

(٨١٥م) حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ ؟ قَالَ : حَجَّةً وَاحِدَةً. وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ : عُمْرَةً فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ ، وَ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ ، وَ عُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ ، وَعُمْرَةَ الْجِعْرَانَةِ ، إِذَا قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ.
(اسناده صحيح)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے قتادہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا پوچھا میں نے انس بن مالک سے کتنے حج کیے نبی ﷺ نے؟ یعنی بعد فرض ہونے کے۔ تو کہا انہوں نے ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذیقعد میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابوحبیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں۔ ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے

(۸۱٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ : عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ ، وَ عُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ : عُمْرَةَ الْقِصَاصِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ، وَ عُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ، وَالرَّابِعَةِ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ.

(صحيح) صحيح أبي داود (۱۷۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے چار عمرے کیے ایک عمرہ حدیبیہ[1] دوسرا عمرہ آئندہ سال اور اسی عمرہ کی قضا ذیقعدہ میں اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ۔

فائدہ : اس باب میں انس اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابن عیینہ نے روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا روایت کی ہم سے یہ حدیث سعید بن عبدالرحمٰن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے پھر ذکر کی یہ حدیث پہلی حدیث کی مانند۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ مِنْ أَيِّ مَوْضِعٍ أَحْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ سے احرام باندھا

(۸۱۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَجَّ ، أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا ، فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ ، أَحْرَمَ. (صحيح) (حجة النبي ﷺ : ۲/٤٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا نبی ﷺ نے حج کا آگاہ کر دیا لوگوں کو سو جمع ہو گئے پھر جب پہنچے آپ ﷺ بیداء میں ایک مقام ہے مکے مدینے کے بیچ میں احرام باندھا آپ ﷺ نے۔

---

[1] عمرہ حدیبیہ کی حقیقت یہ ہے کہ چھٹے سال آنحضرت ﷺ چودہ سو آدمی کے ساتھ بقصد عمرہ حدیبیہ تک آئے تھے کفار مکہ مانع ہوئے اور بعد صلح کے مراجعت ہوئی اتفاق سے عمرہ نہ ہوا مگر بوجہ ثواب ملنے کے اس کو بھی عمرہ کہتے ہیں پھر آئندہ سال دوسرا عمرہ قضا ہوا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۸۱۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : اَلْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' وَاللّٰهِ ! مَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ ، مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ یہ بیداء ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ ﷺ پر، قسم ہے اللہ کی لبیک نہیں پکاری رسول اللہ ﷺ نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَتٰى أَحْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ؟

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے کب احرام باندھا؟

(۸۱۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ. (ضعيف) (ضعيف أبي داود : ۳۱۲) اس میں خصیف راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے لبیک پکاری نماز کے بعد۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو عبدالسلام بن حرب کے سوا، اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ احرام باندھے آدمی یعنی لبیک پکارے نماز کے بعد۔

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِفْرَادِ الْحَجِّ

حج افراد کے بیان میں

(۸۲۰) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.
(شاذ) حجة النبي صلى الله عليه وسلم (۵۲) صحيح أبي داود (۱۵۵۸۔۱۵۶۵)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے افراد کیا حج میں یعنی فقط حج کا احرام باندھا۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے حاجی تین قسم کے ہیں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندھے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تیسرا متمتع کہ اول عمرے کا احرام باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجالائے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہو تو احرام باندھے رہے نہیں تو احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے جب حج کے دن آئیں تو احرام حرم سے باندھے اور حج کرے

اس باب میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے افراد کیا حج میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان سو نے بھی افراد کیا۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن نافع صائغ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہی حدیث کہا ابوعیسیٰ نے کہا ثوری نے اگر افراد کرے حج میں تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور کہا ہے کہ سب سے بہتر ہمارے نزدیک افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ کرنے کے بیان میں

(٨٢١) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ)).

(صحيح) صحيح ابى داؤد (١٥٧٥۔ ١٥٧٦)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ آپ ﷺ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کے ساتھ۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس کی طرف اور اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنی قران افضل ہے اور یہ صورت جو حدیث میں مذکور ہوئی قران کی ہے۔

❀❀❀❀

١٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّمَتُّعِ

تمتع کے بیان میں

(٨٢٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانَ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه. (ضعيف الاسناد) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا تمتع کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ابوبکر اور عمر عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اور پہلے جس نے منع کیا تمتع سے وہ معاویہ سو ہیں۔

(٨٢٣) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَ هُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ : لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ: سَعْدٌ : بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِيْ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ : فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ : قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ صَنَعْنَاهَا مَعَهُ. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو کہ وہ دونوں ذکر کرتے تھے عمرہ ملانے کا حج کے ساتھ کو جس کو تمتع کہتے ہیں۔ سو کہا ضحاک بن قیس نے یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کا حکم نہ جانے۔ سو سعد نے کہا برا کہا تم نے اے بھتیجے میرے ضحاک نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منع کیا تمتع سے تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۸۲۴) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: هِيَ حَلَالٌ. فَقَالَ الشَّامِيُّ: إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَىٰ عَنْهَا، وَ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، أَأَمْرُ أَبِي يُتَّبَعُ، أَمْ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: بَلْ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے کہ سنا سالم نے ایک شامی کو کہ پوچھتا تھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے: وہ جائز ہے۔ پھر کہا شامی نے: تمہارے باپ تو منع کرتے تھے تمتع سے۔ سو فرمایا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے: بھلا دیکھ تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہ ﷺ وہی کام کریں تو میرے باپ کی تابعداری کی جائے گی یا رسول اللہ ﷺ کے کام کی؟ تو کہا شامی نے: بلکہ تابعداری کی جائے گی رسول اللہ ﷺ کے کام کی۔ تو کہا عبداللہ نے: البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہم سے تمتع کو ساتھ عمرے کے اور تمتع یہی ہے کہ آدمی حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھ کر حرم میں داخل ہو پھر بعد عمرے کے احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے پھر حج کرے اور اس شخص کو متمتع کہتے ہیں اور اس کو ذبح کرنا قربانی کا جو میسر ہو واجب ہے اور جو قربانی نہ پائے تو تین روزے رکھ لے حج میں اور سات دن جب اپنے گھر لوٹے۔ اور مستحب ہے متمتع کو کہ اگر روزے رکھے تین حج میں تو روزے رکھ لے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں اور آخر اس کا عرفے کا دن ہو پھر اگر نہ رکھے عشرے میں تو بعض علماء صحابہ کے نزدیک ایام تشریق میں رکھ لے انہی بعض میں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعض نے روزہ نہ رکھے ایام تشریق میں اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور اہل حدیث اختیار کرتے ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانے کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّلْبِيَةِ

لبیک کہنے کے بیان میں

(۸۲۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (٥٤٠) صحيح ابی داؤد (١٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھا لبیک پکارنا نبی ﷺ کا اس طرح لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ...... اخیر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت میں بھی کوئی شریک نہیں تیرا۔

روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے لبیک پکاری تو اس طرح کہنے لگے جیسا اوپر مذکور ہوا اور کہا راوی نے ایسا ہی ہے لبیک پکارنا رسول اللہ ﷺ کا، اور زیادہ کرتے تھے عبداللہ بن عمر اپنی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے لبیک کے یہ الفاظ بھی لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرُّغْبٰى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور راضی ہوں میں تیری تابعداری میں اور خیر بیچ تیرے دونوں ہاتھوں کے ہے اور رغبت تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اس باب میں ابن مسعود اور امّ المؤمنین عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا شافعی نے اگر کچھ اللہ کی تعظیم کے کلمات زیادہ کرے لبیک میں تو انشاء اللہ کچھ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اختصار کرے رسول اللہ ﷺ کی لبیک پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہ ہے کہ اس سے کچھ بڑھائے نہیں کہا شافعی نے اور یہ جو ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے کلمات بڑھانا کچھ مضائقہ نہیں تو یہ اس دلیل سے کہ مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ یاد کر چکے تھے رسول اللہ ﷺ کی لبیک کو اور پھر بڑھایا اس میں اپنی طرف سے لَبَّيْكَ وَالرُّغْبٰى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ جیسا اوپر مذکور ہوا۔

(۸۲۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أَهَلَّ، فَانْطَلَقَ يُهِلُّ، فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے لبیک پکاری تو اس طرح کہنے لگے: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ...... آخر تک۔ یعنی: حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں' تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں بے شک سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت میں بھی کوئی شریک نہیں تیرا۔

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

لبیک کہنے اور قربانی کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۸۲۷) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ : أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((**الْعَجُّ وَالثَّجُّ**)).

(صحيح) الصحيحة (١٥٠٠) تخريج الاحاديث المختارة (٦١) بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن المنکدر کا عبدالرحمٰن سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے کون سا حج افضل ہے؟ تو فرمایا جس میں لبیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا۔

(۸۲۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ إِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ، وَشِمَالِهٖ ، مِنْ حَجَرٍ ، أَوْ شَجَرٍ ، أَوْ مَدَرٍ ، حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَ هَاهُنَا**)).

(اسناده صحيح) (مشكاة المصابيح : ٢٥٥٠) التعليق الرغيب (٢/١١٨) [الحج الكبير]

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ لبیک پکارے مگر لبیک پکارتے ہیں اس کے داہنے ہاتھ پتھر اور درخت اور کنکریاں یہاں تک کہ تمام ہو جاتی ہے زمین اس کی طرف اور اس طرف یعنی مغرب سے مشرق تک جہاں تک زمین ہے وہاں تک سب لبیک پکارتے ہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن زعفرانی اور عبدالرحمٰن بن اسود ابوعمرو بصری نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسماعیل بن عیاش کی حدیث کی مانند۔ اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ابی فدیک کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر کو سماع نہیں عبدالرحمٰن بن یربوع سے۔ اور روایت کی ہے محمد بن منکدر نے سعید بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے اور حدیثیں سوا اس حدیث کے۔ اور روایت کی ابونعیم طحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث ابن ابی فدیک سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور خطا کی اس میں ضرار نے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے جس نے کہا اس حدیث میں کہ روایت ہے محمد بن منکدر سے انہوں نے روایت کی ابن عبدالرحمٰن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے تو خطا کی اس نے۔ اور ترمذی فرماتے ہیں سنا میں نے محمد سے جب ذکر کی میں نے حدیث ضرار بن صرد کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی فدیک سے تو کہا محمد نے وہ خطا ہے پس کہا میں نے اوروں نے بھی روایت کی ابن ابی فدیک سے ضرار کی روایت کی مانند۔ سو کہا محمد نے کچھ نہیں وہ اور روایت کی ہے اور لوگوں نے ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید بن عبدالرحمٰن کا اور دیکھا میں نے محمد کو ضعیف کہتے تھے ضرار بن صرد کو۔ اور عج کہتے ہیں زور سے تلبیہ یعنی لبیک پکارنے کو۔ اور ثج کہتے اونٹ ذبح کرنے کو۔

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

بلند آواز سے لبیک کہنے کے بیان میں

(۸۲۹) عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ، أَوِ التَّلْبِيَةِ)).

(صحیح) المشکاة (۲۵٤۹) صحیح ابی داؤد (۱۵۹۲) [الحج الكبير]

ترجمہ: روایت ہے خلاد بن سائب بن خلاد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آئے میرے پاس جبرئیل اور حکم کیا مجھ کو کہ حکم کروں میں اپنے صحابیوں کو کہ بلند کریں اپنی آوازیں لبیک پکارنے کے ساتھ۔ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث خلاد کی جو روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے حسن ہے صحیح ہے اور بعض نے روایت کی یہ حدیث خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح وہی ہے کہ خلاد بن سائب روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ خلاد بیٹے سائب کے اور وہ بیٹے خلاد کے اور وہ بیٹے سوید انصاری کے ہیں۔ اس باب میں زید بن خالد اور ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت غسل کرنے کے بیان میں

(۸۳۰) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ.

(صحیح) (التعلیقات الجیاد، المشکاة، التحقیق الثانی، الحج الكبير : ۲۵٤۷)

ترجمہ: روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ دیکھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ کپڑے اتارے آپ ﷺ نے اپنے احرام باندھنے کو یعنی سلے ہوئے اور نہائے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے نہانا احرام باندھنے کے وقت اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مَوَاقِيتِ الْإِحْرَامِ لِأَهْلِ الْآفَاقِ

آفاقی کے لیے احرام باندھنے کی جگہ کے بیان میں

(۸۳۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : مِنْ أَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي

الْحُلَيْفَةِ ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ))قَالَ : (وأَهْلُ آلْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).
(صحيح) الارواء (١٩٧/٤) صحيح ابی داؤد (١٥٢٦) (الحج الكبير)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ پوچھا ایک مرد نے کہاں سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے کہ چھ کوس ہے مدینے سے اور دس منزل ہے مکے سے اور شام والے جحفہ سے کہ ذی الحلیفہ کے برابر مکے مدینے کے بیچ میں شام کی جانب میں اور نجد کے لوگ قرن سے کہ قریب طائف کے ہے اور اس کو قرن منازل بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے گول چکنا اور یمن کے لوگ احرام باندھیں یلملم سے کہ ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❁❁❁❁

(٨٣٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ. (منكر)
(الارواء: ١٠٠٢، ضعيف ابی داؤد: ٣٠٦، والصحيح "ذات عرق") اس میں یزید بن ابی زیادہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا مشرق کے لوگوں کے لیے عقیق کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❁❁❁❁

١٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَا لا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ

اس کے بیان میں جو احرام والے کے لیے پہننا درست نہیں ہے

(٨٣٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ ، وَلَا الْبَرَانِسَ ، وَلَا الْعَمَائِمَ ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِّنَ الثِّيَابِ، مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ ، وَلَا تَتَنَقَّبِ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ ، وَلَا تَلْبَس الْقُفَّازَيْنِ)). (صحيح) (الارواء) صحيح ابی داؤد (١٨٢٣۔ ١٨٢٤) (الحج الكبير)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سے کپڑوں کے پہننے کا حکم کرتے ہیں آپ ہم کو حالت احرام میں؟ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب تو احرام باندھے تو کرتا اور پائجامہ اور باران

کوٹ نہ پہن اور عمامہ نہ باندھ اور موزے نہ پہن مگر جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو پہنے موزے اور کاٹ دیں کعبین کے نیچے تک اور جس کپڑے میں زعفران یا ورس ہو، یعنی ان میں رنگا ہو وہ بھی نہ پہنے اور منہ نہ ڈھانپے یعنی گھونگٹ نہ لٹکائے عورت جو احرام باندھے اور دستانے ہاتھوں میں نہ پہنے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❁❁❁❁

۱۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ لُبْسِ السَّرَاوِیْلِ، وَالْخُفَّیْنِ، لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ یَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَیْنِ

جب تہ بند اور جوتے نہ ہوں تو محرم کے پاجامہ اور موزے پہننے کے بیان میں

(۸۳۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اَلْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ یَجِدِ الْإِزَارَ فَلْیَلْبَسِ السَّرَاوِیْلَ، وَإِذَا لَمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ، فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ)). (صحیح) الارواء (۱۰۱۳) صحیح ابی داؤد (۱۶۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جب کہ محرم تہ بند نہ پائے تو پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی مانند اس باب میں ابن عمر اور جابر سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ محرم کو جب تہ بند نہ ملے تو پائجامہ پہن لے اور جب جوتی نہ ملے تو موزہ۔ اور یہی قول ہے احمد کا اور بعض کا عمل ابن عمر کی روایت پر ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر نہ پائے جوتے تو پہن لے موزہ اور کاٹ ڈالے ٹخنوں سے نیچے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

❁❁❁❁

۲۰۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی الَّذِیْ یُحْرِمُ، وَ عَلَیْهِ قَمِیْصٌ أَوْ جُبَّةٌ

اس کے بیان میں جو قمیص یا جبہ پہنے احرام باندھے

(۸۳۵) عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ یَعْلَی بْنِ أُمَیَّةَ، قَالَ: رَأَی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْرَابِیًّا قَدْ أَحْرَمَ وَ عَلَیْهِ جُبَّةٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ یَنْزِعَهَا. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۵۹۶ - ۱۵۹۹)

ترجمہ: روایت ہے عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں یعلیٰ بن امیہ سے کہا دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو احرام باندھے ہوئے اور اس کے بدن پر جبہ تھا تو فرمایا اتار ڈال اس کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور یہی زیادہ صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی قتادہ اور حجاج بن ارطاہ نے اور کتنے لوگوں نے عطاء سے انہوں نے یعلیٰ بن امیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی عمرو بن دینار نے اور ابن جریج نے عطاء سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے اپنے باپ یعلیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

(۸۳۶) عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى وَ هٰذَا أَصَحُّ ، وَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ .

ترجمہ: روایت ہے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے۔

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَآبِّ

ان جانوروں کے بیان میں جنھیں مارنا محرم کے لیے جائز ہے

(۸۳۷) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَمْسُ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ : الْفَأْرَةُ ، وَالْعَقْرَبُ ، وَالْغُرَابُ ، وَالْحُدَيَّا ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)). (صحيح) الارواء (۴/۲۲۲) [الحج الكبير]

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ فاسق مارے جاتے ہیں احرام میں ایک چوہا' دوسرا بچھو' تیسرا کوا' چوتھے چیل' پانچویں کٹکھنا کتا۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۸۳۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَّ، وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ، وَالْفَأْرَةَ، وَالْعَقْرَبَ، وَالْحِدَأَةَ ، وَالْغُرَابَ)). (ضعيف) الارواء (۴/۲۲۶) ضعيف ابی داؤد (۳۱۹) [الحج الكبير] اس میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے محرم کو درست ہے کہ ہر درندے کاٹنے والے کو مارنا اور کٹکھنے کتے کو اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوّے کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں کہ محرم کو درست ہے کاٹنے والے درندے کو اور کتے کو مارے' اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔ اور کہا شافعی نے جو درندہ کہ حملہ کرتا ہے آدمیوں پر یا جانوروں پر تو محرم کو اس کا مارنا جائز ہے۔

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے پچھنے لگانے کے بیان میں

(۸۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

(اسناده صحيح) تخريج حقيقة الصيام (٦٧-٦٨) الارواء (٩٣٢) صحيح ابی داؤد (٢٠٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے احرام میں۔

فائدہ : اس باب میں انس اور عبداللہ بن بحینہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا۔ ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور رخصت دی ہے تھوڑے علماء نے پچھنے لگانے کی محرم کو اور کہتے ہیں کہ بال نہ مونڈے۔ اور مالک نے کہا کہ پچھنے نہ لگائے مگر ضرورت کے وقت۔ اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں پچھنے لگانے میں مگر بال نہ اکھاڑے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

اس بیان میں کہ احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے

(۸۴۰) عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ : أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ، فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ بِمَكَّةَ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ، فَأَحَبَّ أَنْ يُشْهِدَكَ ذٰلِكَ، قَالَ : لَا أُرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَافِيًا، إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ، وَلَا يُنْكِحُ ، أَوْ كَمَا قَالَ ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ.

(اسناده صحيح) الارواء (١٠٣٧) الروض النضير (٤٦٧) صحيح ابی داؤد (١٦١٤ـ ١٦١٥)

ترجمہ: روایت ہے نبیہ ابن وہب سے کہا ارادہ کیا ابن معمر نے کہ نکاح کریں اپنے بیٹے کا۔ سو بھیجا مجھ کو ابان بن عثمان کے پاس کہ امیر یعنی سردار تھے حاجیوں کے۔ سو گیا میں ان کے پاس اور کہا میں نے ان سے کہ بھائی تمہارے نکاح کرنا چاہتے ہیں اپنے بیٹے کا اور چاہتے ہیں کہ گواہ کریں تم کو اس بات پر۔ تو فرمایا انہوں نے میں اس کو ایک گنوار بے عقل جانتا ہوں اس لیے کہ البتہ محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے یعنی وکالتہً یا ولایۃً یا ایسا ہی کچھ کہا۔ پھر حدیث بیان کی عثمان سے اسی کے مثل اور مرفوع کیا اس کو۔

فائدہ : اس باب میں ابورافع اور میمونہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور یہی قول ہے بعض فقہائے تابعین کا۔ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق جائز نہیں کہتے ہیں نکاح کرنا محرم کو اور کہتے ہیں اگر کرے تو نکاح اس کا باطل ہے۔

(۸۴۱) عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَحَلَالٌ ، وَ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُولَ فِيمَا بَيْنَهُمَا. (ضعيف) الارواء (١٨٤٩)

ترجمہ: روایت ہے ابورافع سے کہا نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ بے احرام کے تھے اور صحبت کی اور وہ بے احرام کے تھے اور میں پیغام لانے والا تھا ان دونوں کے بیچ میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو ان سے مرفوعاً سوائے حماد بن زید کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مطر وراق سے وہ ربیعہ سے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے ربیعہ سے انہوں نے سلمان بن یسار سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا۔ اور روایت کیا اس کو مالک نے مرسلاً اور سلیمان بن بلال رضی اللہ عنہ نے بھی ربیعہ سے مرسلاً۔ کہا ابوعیسیٰ نے مروی ہے یزید بن عاصم سے کہ کہا میمونہ نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اور ان کو احرام نہ تھا۔ اور روایت کی بعض نے یزید بن عاصم سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا۔ کہا ابوعیسیٰ نے یزید بن عاصم میمونہ کے بھانجے ہیں۔

۲۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

محرم کے لیے نکاح جائز ہونے کے بیان میں

(٨٤٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. (شاذ)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

فائدہ: اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ۔

❀❀❀❀

(٨٤٣) عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. (شاذ)

ترجمہ: روایت کی ایوب نے عکرمہ سے فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے داؤد بن عبدالرحمٰن عطاء نے انہوں نے عمرو بن دینار سے' کہا عمرو نے سنا میں نے ابا الشعثاء سے روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ محرم تھے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابوالشعثاء کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف ہے میمونہ کے نکاح میں اس لیے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا ان سے مکے کے راہ میں۔ سو بعض نے کہا نکاح کیا ان سے قبل احرام کے اور مشہور ہوا نکاح ان کا بعد احرام کے اور پھر صحبت کی ان سے اور احرام کھول چکے تھے سرف میں کہ ایک مقام ہے مکے سے دس میل' اور وفات پائی میمونہ رضی اللہ عنہا نے سرف میں جہاں صحبت ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور مدفن بھی ان کا وہیں ہے۔

(٨٤٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. (شاذ)

ترجمہ: عمرو بن دینار سے روایت ہے کہا سنا میں نے ابا الشعثاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ محرم تھے۔

❀❀❀❀

(٨٤٥) عَنْ مَيْمُوْنَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا ، وَهُوَ حَلَالٌ ، وَ بَنٰى بِهَا حَلَالًا ، وَ مَاتَتْ بِسَرِفَ ، وَ دَفَنَّاهَا فِي الظُّلَّةِ الَّتِيْ بَنٰى بِهَا فِيْهَا.

(صحيح) الروض (٤٦٧) صحيح ابى داؤد (١٦١٦) الارواء (٤/٢٢٧-٢٢٨)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا جب احرام نہ تھا۔ اور صحبت بھی کی جب محرم نہ تھے اور کہا راوی نے وفات پائی امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے سرف میں اور دفن کیا ہم نے ان کو اسی لان میں کہ جہاں صحبت کی تھی ان سے آپ ﷺ نے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یزید بن عاصم سے مرسلاً کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ رضی اللہ عنہا سے جب وہ احرام میں نہ تھے۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں

(٨٤٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ ، وَ أَنْتُمْ حُرُمٌ ، مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ ، أَوْ يُصَدْ لَكُمْ)). (ضعيف) (المشكاة : ٢٧٠٠، التحقيق الثانى) منقطع ہے۔ مطلب کا جابر سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے' آپ نے فرمایا جنگل کے شکار کا گوشت تم کو حلال ہے حالت احرام میں جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے حکم سے شکار نہ کیا گیا ہو۔ یعنی اگر تم خود شکار کرو یا تمہارے حکم سے ہو تو اس کا کھانا حلال نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابو قتادہ اور طلحہ سے روایت۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی مفسر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ مطلب کو سماع ہو جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں شکار کے گوشت کھانے میں اگر خود شکار نہ کیا ہو یا اس کے کھانے کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔ کہا شافعی نے اس باب میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے اور موافق قیاس کے اور اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

(۸٤۷) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا ، فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ ، فَأَبَوْا ، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَأَخَذَهُ فَشَدَّ عَلَى الْحِمَارِ ، فَقَتَلَهُ ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبٰى بَعْضُهُمْ ، فَأَدْرَكُوا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : ((**إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ**)). (صحيح) (الارواء : ۱۰۲۸، صحيح ابى داؤد : ۱٦۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہیں راہ میں مکے کے پیچھے رہ گئے اپنے کچھ یاروں کے ساتھ اور وہ یار احرام باندھے ہوئے تھے اور ان کا احرام نہ تھا' سو دیکھا قتادہ نے ایک وحشی گدھا سو چڑھے اپنے گھوڑے پر اور سوال کیا اپنے لوگوں سے کہ کوڑا دیں' سو انکار کیا ان لوگوں نے پھر نیزہ مانگا ان سے تو بھی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لے لیا انہوں نے یعنی کوڑا اور نیزہ بھی پھر دوڑے اس گدھے پر اور اس کو مارا' اور کھایا اس میں سے بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا۔ پھر ملے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک کھانا تھا کہ اللہ نے تم کو کھلا دیا یعنی وہ تم کو حلال تھا اگرچہ تم احرام میں ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہ سے حمار وحشی کے باب میں ابوالنضر کی حدیث کی مانند' مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟ یعنی تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اس کا؟ یعنی اگر ہوتا تو آپ بھی کھاتے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۸٤۸) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، فِي حِمَارِ الْوَحْشِ ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ**)). (صحيح) [انظر الذى قبله]

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ سے حمار وحشی کے باب میں ابوالنضر کی حدیث کی مانند' مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اس کا۔

۲٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

اس بیان میں کہ محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے

(۸٤۹) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدٰى لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِهِ مِنَ الْكَرَاهِيَةِ ، فَقَالَ : ((**إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَلٰكِنَّا حُرُمٌ**)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی ان کو کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی ان کو کہ رسول اللہ ﷺ صعب کو لے گئے اپنے ساتھ ابواء میں یا ودان میں کہ وہ دونوں مقام ہیں مکے اور مدینے کے بیچ میں' سو ہدیہ لائے صعب ایک حمار وحشی آپ ﷺ کے پاس' سو آپ نے اس کو پھیر دیا، پھر جب دیکھا ملال ان کے چہرے میں تو کہا یہ ہم نے اس لیے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں یعنی مجبوری ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علماء وغیرہم سے اسی حدیث پر ہے کہ مکروہ ہے شکار کا گوشت کھانا محرم کو۔ اور کہا شافعی نے ہمارے نزدیک اس حدیث میں گدھے کا پھیر دینا اس لیے تھا کہ گمان ہوا آپ ﷺ کو کہ صعب نے انہی کے لیے شکار کیا ہے اور چھوڑ دینا آپ ﷺ کا تنزیہی ہے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اس میں یہ اُهْدِىَ لَهُ لَحْمُ حِمَارِ وَحْشٍ یعنی ہدیہ لائے آپ ﷺ کے سامنے وحشی گدھے کا گوشت۔ اور یہ روایت غیر محفوظ ہے اس باب میں علی اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

اس بیان میں کہ محرم کے لیے دریا کا شکار حلال ہے

(۸۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجٍّ، أَوْ عُمْرَةٍ، فَاسْتَقْبَلَنَا رَجْلٌ مِنْ جَرَادٍ، فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِأَسْيَاطِنَا وَ عِصِيِّنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ)).

(ضعيف) الارواء (۱۰۳۱) اس کی سند ابی المہزم کی وجہ سے ضعیف ہے۔ جمہور نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کو یا عمرے کو تو ہمارے سامنے آ گئی ایک ٹکڑی مکڑی یعنی ملخ کی سو ہم مارنے لگے اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے اور فرمایا نبی ﷺ نے کھاؤ اسے یہ تو دریا کا شکار ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابی المہزم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء سے محرم کو مکڑی کھانے کا اور اس کے شکار کرنے کی اور بعض نے کہا اس پر صدقہ واجب ہے اگر شکار کرے یا کھائے مکڑی کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ

محرم کے لیے گوہ یعنی گھوڑ پھوڑ کے بیان میں

(۸۵۱) عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: الضَّبُعُ أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: آكُلُهَا؟ قَالَ:

نَعَمْ ، قَالَ : قُلْتُ : أَقَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ نَعَمْ.

(صحیح) التعلیق علی صحیح ابن خزیمة (٢٢٤٨) الارواء (١٠٥٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا ضبع یعنی گوہ شکار میں داخل ہے؟ کہا انہوں نے: ہاں پھر پوچھا میں نے کیا کھاؤں میں اس کو یعنی جب احرام نہ ہو تو کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ نے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا علی نے اور کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث تو کہا اس میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کہ محرم اگر کھائے یا شکار کرے گوہ تو اس پر جزاء ہے۔

❀❀❀❀

٢٩۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ لِدُخُولِ مَكَّةَ

مکے میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنے کے بیان میں

(٨٥٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ لِدُخُولِ مَكَّةَ بِفَخٍّ . (ضعیف الاسناد جدًا : لکن رواه الشیخان دون ذکر "فخّ") اس میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا غسل کیا نبی ﷺ نے مکے میں جانے کے لئے فخ میں کہ ایک موضع ہے قریب مکے کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نہایا کرتے تھے مکے میں جانے کے لیے اور یہی قول ہے شافعی کا کہ مستحب ہے غسل کرنا مکے میں جانے کے لیے اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل نے اور علی بن مدینی وغیرہما نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع مگر انہی کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٣٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ مِنْ أَعْلَاهَا ، وَ خُرُوجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا

اس بیان میں کہ نبی ﷺ مکے کی بلندی کی طرف سے آئے اور نچلی جانب سے باہر گئے

(٨٥٣) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ ، دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا ، وَ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (١٦٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب پہنچے نبی ﷺ مکے تو اندر گئے مکے کے اونچی جانب سے اور باہر نکلے نیچے کی جانب سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ دُخُوْلِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ نَهَارًا

اس بیان میں کہ نبی ﷺ مکے میں دن کے وقت داخل ہوئے

(٨٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا. (صحيح) صحيح ابى داؤد (١٦٢٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ دن کو مکے میں داخل ہوئے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

اس بیان میں کہ بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

(٨٥٥) عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ، أَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ ، إِذَا رَأَى الْبَيْتَ ؟ فَقَالَ : حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنَّا نَفْعَلُهُ. (ضعيف عند الالبانى) (ضعيف ابى داؤد : ٣٢٦، المشكاة: ٢٥٧٤، التحقيق الثانى) مہاجر المکی مجہول راوی ہے۔ هداة الرواة (٢٥٠٧) بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مہاجر مکی سے کہ پوچھا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کیا ہاتھ اٹھائے آدمی جب دیکھے بیت اللہ کو؟ تو فرمایا انہوں نے: ہم نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو کیا ہم کہیں ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی نہیں اٹھاتے تھے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ اٹھانا بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت یعنی کراہت اس کی نہیں پہچانتے مگر شعبہ کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو قزعہ سے اور نام ابو قزعہ کا سوید بن حجر ہے۔

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ كَيْفَ الطَّوَافُ ؟

طواف کی کیفیت کے بیان میں

(٨٥٦) عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ، ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ ،

فَرَمَلَ ثَلَاثًا ، وَ مَشٰى أَرْبَعًا ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ ، فَقَالَ : [وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى][البقرة: ١٢٥]، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ ، ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا۔ أَظُنُّهُ۔ قَالَ : ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ﴾ [البقرة : ١٥٨] .

(صحيح) الارواء (١١٢٠) صحيح ابی داؤد (١٦٦٣)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا جب آئے نبی ﷺ مکے میں داخل ہوئے مسجد حرام میں اور ہاتھ لگایا حجر اسود کو یا بوسہ دیا پھر چلے اس کی داہنی طرف یعنی طواف شروع کیا سو کود کود کر چلے شانے اچھالتے ہوئے تین بار یعنی کعبے کے گرد اور اپنی میٹھی چال پر چلے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم کے پاس اور فرمایا وَاتَّخِذُوا إلى آخره۔ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر پڑھیں دو رکعتیں اور مقام ابراہیم آپ کے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر آئے حجر اسود کے پاس بعد دو رکعتوں کے اور چوما اس کو پھر نکلے صفا کی طرف۔ کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنے کے بیان میں

(٨٥٧) عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ ثَلَاثًا ، وَ مَشٰى أَرْبَعًا. (صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کود کر شانے اچھال کر چلے حجر اسود سے حجر اسود تک یعنی طواف کے تین بار، اور میٹھی چال چلے چار بار۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ کہا شافعی نے اگر ترک کرے رمل کو تو برا کیا اور اس پر واجب نہیں اور جب تین شوط یعنی تین پھیرے میں رمل نہ کیا تو پھر اس کے بعد نہ کرے۔ اور بعض نے کہا اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ اس پر کہ جس نے مکے سے احرام باندھا ہو۔

❀❀❀❀

٣٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيْ دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا
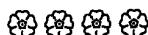
اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی کو بوسہ نہ دے

(٨٥٨) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاوِيَةُ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ إِلَّا اسْتَلَمَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ، وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا. (اسناده صحيح) (الحج الكبير)

ترجمہ: روایت ہے ابوالطفیل سے کہا انہوں نے ہم تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حج میں اور معاویہ طواف میں نہیں گزرتے تھے کسی رکن پر مگر اس کو چوم لیتے تھے، تو کہا ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی ﷺ تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو بوسہ دیتے تھے۔ تو معاویہ نے کہا: بیت اللہ میں سے کوئی چیز چھوڑ نا نہ چاہیے۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ بوسہ نہ دے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو۔

❀❀❀❀

۳۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ مُضْطَبِعًا
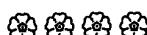
اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا

(۸۵۹) عَنِ ابْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا وَ عَلَيْهِ بُرْدٌ. (حسن عند الالبانی) ((الحج الكبير)) صحيح ابى داؤد (۱٦٤٥) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن جریج اور سفیان ثوری دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی یعلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کیا حالت اضطباع میں اور آپ ﷺ کے بدن مبارک پر ایک چادر تھی۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کو داہنی بغل کے نیچے کر کے دونوں کنارے اس کے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں کندھے پر ڈال دے اور یہ بانک پنے کے واسطے آپ ﷺ نے کیا کہ کفار پر رعب ظاہر ہو کہ اس میں کمال جرأت اور جلادت پر دلالت ہوتی ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ثوری کی جو مروی ہے ابن جریج سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبدالحمید بیٹے ہیں جبیر بن شیبہ کے اور یعلیٰ بیٹے ہیں امیہ کے۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینے کے بیان میں

(۸٦۰) عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ، وَ يَقُولُ: إِنِّي أُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ ، لَمْ أُقَبِّلْكَ.

(اسناده صحيح) الروض النضير (٧٢٣) صحيح ابى داؤد (١٦٣٦)

ترجمہ: روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بوسہ لیتے ہوئے حجر اسود کا اور فرماتے تھے کہ میں تجھ کو بوسہ لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے یعنی کچھ نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں نہ دیکھتا رسول اللہ ﷺ کو بوسہ لیتے تھے تجھ کو تو کبھی میں بوسہ نہ لیتا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مستحب ہے حجر اسود کا بوسہ لینا پھر اگر ممکن نہ ہو اس تک پہنچنا تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکے تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

(٨٦١) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَ يُقَبِّلُهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ؟ أَرَأَيْتَ إِنْ زُوحِمْتُ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَ يُقَبِّلُهُ. (صحيح) ((الحج الكبير))

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عربی سے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو چھونے کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے کہا، تو انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو حجر اسود کو چھوتے ہوئے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا اگر ہجوم ہو جائے اور میں عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اس اگر و گر کو یمن میں باکر رکھو میں نے تو نبی ﷺ کو دیکھا استلام اور بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو۔

❀❀❀❀

٣٨۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

اس بیان میں کہ سعی مروہ کی بجائے صفا سے شروع کرنی چاہیے

جاننا چاہیے کہ سعی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروہ کے سات بار واجب ہے حنفیہ کے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کے نزدیک اور بطن مسیل یعنی بیچوں بیچ نالی کا وہ ایک جگہ ہے صفا اور مروہ کے درمیان میں اس میں نشان بنے ہیں پہچاننے کے لیے اس میں بالاتفاق جلدی چلنا سنت ہے سعی کے وقت۔

(٨٦٢) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ أَتَى الْمَقَامَ، فَقَرَأَ: ﴿ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ﴾ [البقرة: ١٢٥]، فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ: ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ))، فَبَدَأَ بِالصَّفَا وَقَرَأَ ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ﴾ [البقرة: ١٥٨].

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جب نبی ﷺ مکے میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور ہر بار کو ایک شوط کہتے ہیں اور آئے مقام ابراہیم میں اور پڑھی یہ آیت وَاتَّخِذُوا سے مصلیٰ تک یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔ پھر نماز پڑھی پیچھے مقام کے یعنی مقام ابراہیم کے جو قبلے کے بیچ میں تھا پھر حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا اور فرمایا ہم بھی شروع کرتے ہیں اس چیز سے جہاں سے شروع کیا اللہ نے تو سعی کو شروع کیا صفا سے اور پڑھی یہ آیت إِنَّ الصَّفَا سے آخر تک یعنی صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سعی شروع کرے صفا سے نہ مروہ سے اور اگر مروہ سے شروع کرے تو جائز نہیں اور پھر صفا سے شروع کرنا چاہیے اور اختلاف ہے علماء کا اس کے حق میں جو طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی یہاں تک کہ لوٹے تو بعض نے کہا کہ اگر مکے کے قریب ہے اور یاد آیا کہ سعی نہیں کی ہے تو لوٹ آئے اور سعی کرے اور اگر اس کو یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے وطن پہنچ گیا تو کافی ہے اس کو فقط ایک قربانی کر دینا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔ اور کہا بعض نے اگر سعی نہ کی اور اپنے وطن چلا گیا تو اس کا حج درست نہ ہوا۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ سعی ایسی واجب ہے کہ بغیر اس کے حج درست نہیں۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بیان میں

(۸۶۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا سَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سعی کی رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی یعنی طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اس لیے کہ دکھلائیں مشرکوں کو اپنا زور اور غلبہ۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ سعی کرے یعنی دوڑ کر چلے صفا اور مروہ میں پھر اگر دوڑ کر نہ چلا اور اپنی میٹھی چال چلا تو بھی جائز ہے۔

❀❀❀❀

(۸٦٤) عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي السَّعْيِ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَتَمْشِيْ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؟ قَالَ : لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰى عَلَيْهِ، وَ لَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ. وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ. (صحيح) التعليق على صحيح ابن خزيمة (۲۲۷۰۔۲۲۷۲) صحيح ابی داؤد (۱٦٦۲)

ترجمہ: روایت ہے کثیر بن جمہان سے کہا دیکھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو میٹھی چال چلتے صفا اور مروہ کے بیچ میں تو کہا میں نے ان

سے تم رساں رساں چلتے ہو یہاں پر تو جواب دیا انہوں نے اگر میں دوڑ کر چلوں تو بھی ہو سکتا ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوڑتے ہوئے اور اگر رساں رساں چلوں تو بھی جائز ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو رساں رساں چلتے اور میں بہت بڈھا ہوں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی۔

❁❁❁❁

۴۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

سوار ہو کر طواف کرنے کے بیان میں

(۸۶۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : طَافَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ ، أَشَارَ إِلَيْهِ.

(صحيح) صحيح ابى داؤد (۱٦٤۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ طواف کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ کرتے طرف اس کی۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابوالطفیل اور ام سلمہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے مکروہ کہا ہے طواف بیت اللہ کا اور سعی صفا مروہ کی سوار ہو کر مگر کچھ عذر سے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❁❁❁❁

۴۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ

طواف کی فضیلت کے بیان میں

(۸٦٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً ، خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ، كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

(ضعيف) (الضعيفة : ۵۱۰۲) اس میں شریک بن عبداللہ النخعی الکوفی کمزور حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار صاف ہو کے نکلا اپنے گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا اسے اس کی ماں نے۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے پوچھا میں نے محمد سے تو کہا انہوں نے مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہی کا قول روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے کہا ایوب نے محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو اپنے باپ سے اچھا جانتے تھے اور ان کے ایک بھائی بھی ہیں

ان کو عبدالملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور ان سے بھی روایت ہے۔

(۸٦۷) عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَعُدُّونَ عَبْدَاللّٰهِ بِنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيْهِ، أَخٌ يُقَالُ لَهُ : عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَقَدْرَوىٰ عَنْهُ أَيْضًا. (صحیح) الارواء (٤٨١) الروض (٤٧٢) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند سفیان بن عیینہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ایوب سختیانی سے کہا محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو اپنے باپ سے اچھا جانتے تھے اور ان کے ایک بھائی بھی ہیں ان کو عبدالملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور ان سے روایت بھی ہے۔

۴۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَ بَعْدَ الصُّبحِ ،لِمَنْ يَطُوفُ

طواف کرنے والے کے لیے صبح اور عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بیان میں

(۸٦۸) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ ، لَا تَمْنَعُوْا أَحَدً طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَ صَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن معطم سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مت منع کروا ے اولاد عبد مناف کی کسی شخص کو جو طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے جس گھڑی میں چاہے رات ہو یا دن یعنی اوقات مکروہہ میں بھی منع نہ کرو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جبیر بن معطم کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابی نجیح نے عبداللہ بن باباہ سے بھی اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں بعد عصر اور صبح کے مکے میں۔ سو بعض نے کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حجت لائے ہیں اسی حدیث کو نبی ﷺ کے اور بعض نے کہا اگر طواف کرے عصر کے بعد تو نماز نہ پڑھے جب تک آفتاب نہ ڈوب لے اور ایسا ہی اگر طواف بعد صبح کے کیا ہے تو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو نماز نہ پڑھے اور سند لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے مکے سے یہاں تک کہ ذی طویٰ میں اترے اور بعد طلوع میں اترے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انس کا۔

۴۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ مَا يُقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ؟

اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے؟

(۸٦۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ ، بِسُوْرَتَيِ الْإِخْلَاصِ : ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ [الكافرون : ١]، و ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ [الإخلاص : ١].

(اسناده صحيح) (حجة النبى صلى الله عليه وسلم) الارواء (١١٢٠) صحيح ابى داؤد (١٦٦٣)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں دو سورتیں اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ مستحب کہتے انہی دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو یہی روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور عبدالعزیز بن عمران ضعیف ہیں حدیث میں۔

(٨٧٠) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِـ ﴿ قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾، وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾. (صحيح الاسناد مقطوعًا)

ترجمہ: روایت ہے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ مستحب کہتے انہیں دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں: سورۂ کافرون اور سورۃ اخلاص۔

❀❀❀❀

٤٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا

اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے

(٨٧١) عَنْ زَيْدِ بْنِ أُثَيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ؟ قَالَ: بِأَرْبَعٍ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا، وَ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلٰى مُدَّتِهِ، وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ. (صحيح) (الارواء: ١١٠١)

ترجمہ: روایت ہے زید بن اثیع سے کہ پوچھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا حکم دے کر تم بھیجے گئے تھے نبی ﷺ کے پاس تو کہا بھیجا گیا تھا میں چار حکم لے کر ایک تو یہ کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بندہ بیت اللہ کا ننگے ہو کر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک جمع نہ ہوئیں اس سال کے بعد اور یہ کہ نبی ﷺ اور جس کے بیچ میں صلح ہے ایک مدت مقرر تک تو اس کی صلح اسی مدت تک رہے گی اور جس کی صلح میں کچھ مدت مقرر نہیں اس کو چار مہینے تک مہلت ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر

اور نصر بن علی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابو اسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن اثیع سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے یعنی اثیع یائے مضموم کے ساتھ کہ اس کے ثائی مثلثہ اور بعد اس کے یائے ساکن ہے صحیح زیادہ ہے واثیع سے کہ جس کے سرے پر ہمزہ ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اثیل۔

(٨٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ، وَقَالَا: زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ، وَهٰذَا أَصَحُّ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: ہم سے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے بیان کیا دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابو اسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن یثیع سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کے اندر داخل ہونے کے بیان میں

(٨٧٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِي، وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ، طَيِّبُ النَّفْسِ، فَرَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ فَقُلْتُ لَهُ: فَقَالَ: ((إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ، وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتْعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي)).

(ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفه (٣٣٤٦) ضعيف أبي داود (٣٤٧) اس میں اسماعیل بن عبدالملک ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے نبی ﷺ میرے پاس سے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں مزاج خوش تھا پھر جب لوٹ کر آئے تو وہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب غم کا تو فرمایا آپ ﷺ نے میں اندر گیا کعبے کے اور دوست رکھتا ہوں میں کہ نہ گیا ہوتا میں اور مجھے خوف ہے کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی امت کو بعد اپنے۔ یعنی آپ جب اندر تشریف لے گئے تو ساری امت کو ادائے سنت کے لیے جانا ضرور ہوا اور نبی شفیق کو اتنی بھی تکلیف امت کی گوارا نہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کعبے کے اندر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۸۷٤) عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ نے نماز نہیں پڑھی ولیکن تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا۔

فائدہ : اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بلال رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتے کعبے کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبے کے اندر اور مکروہ ہے فرض پڑھنا کعبے کے اندر اور شافعی نے کہا فرض و نفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں۔

❀❀❀❀

۴۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَسْرِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کو توڑ کر بنانے کے بیان میں

(۸۷۵) عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ: أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ : حَدِّثْنِيْ بِمَا كَانَتْ تَفْضِيْ إِلَيْكَ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ يَعْنِيْ عَائِشَةَ۔ فَقَالَ : حَدَّثَتْنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا : ((**لَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ ، لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، وَ جَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ**)) قَالَ: فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا' وَ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ.

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے اسود بن یزید سے کہا ابن زبیر نے کہا ان سے کہ بیان کرو مجھ سے جو کہتی تھیں تم کو امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا تو کہا اسود نے بیان کیا مجھ سے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے اگر تیری قوم کے لوگ ابھی جاہلیت چھوڑ کر نئے مسلمان نہ ہوتے تو میں کعبے کو توڑتا اور پھر بناتا اس میں دو دروازے پھر جب اختیار ہوا ابن زبیر کا یعنی حاکم ہوئے مکے کے تو کھود کر کعبے شریف کو پھر بنایا اور اس میں دو دروازے کر دیے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ

حطیم میں نماز پڑھنے کے بیان میں

جاننا چاہیے حجر بکسر حاحطی کچھ جگہ گھیرے ہوئے ہے کعبے کی سمت مغرب کی طرف اور وہ بیت اللہ میں داخل ہے

چھ ہاتھ یا سات ہاتھ اور اسی کو حطیم بھی کہتے ہیں۔

(٨٧٦) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّي فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي ، فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ ، وَقَالَ : ((**صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِنْ أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ ، فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ ، وَ لٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوهُ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ ، فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ**)).

(حسن صحیح) (سلسلہ احادیث الصحیحۃ : ٤٣، صحیح ابی داؤد : ١٧٦٩)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ کے اندر جاؤں اور اس میں نماز پڑھوں سو پکڑ لیا رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ اور داخل کیا مجھ کو حجر میں اور فرمایا نماز پڑھ تو حجر میں اگر جانا چاہے تو بیت اللہ کے اندر اس لیے کہ وہ ٹکڑا ہے بیت اللہ کا و لیکن تمہاری قوم نے چھوٹا کر دیا ہے کعبے کو بناتے وقت اور باہر رہنے دیا اس کو یعنی حجر کو بیت اللہ سے یعنی خرچ کم ہونے کے سبب سے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ وہ بیٹے ہیں بلال کے۔

❀❀❀❀

٤٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

حجر اسود، رکن یمانی اور مقامِ ابراہیم کی فضیلت کے بیان میں

(٨٧٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ**)).

(اسنادہ صحیح) (المشکاۃ : ٢٥٧٧، التعلیق الرغیب : ١٢٣/٢، الحج الکبیر)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اترا تھا حجر اسود جنت سے تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر کالا کر دیا اس کو بنی آدم کے گناہوں نے۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٨٧٨) **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ** ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ رَجَاءٍ أَبِي يَحْيٰى ، قَالَ : سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ ، طَمَسَ اللّٰهُ نُورَهُمَا ، وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُورَهُمَا ، لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ**)). (صحیح عند الالبانی) (المشکاۃ : ٢٥٧٩) بعض محققین کہتے ہیں اس میں رجاء بن صبیح ضعیف ہے۔ تقریب (١٩٢٦)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے قتیبہ نے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے رجاء سے جن کی کنیت ابو یحییٰ ہے سنا میں نے مسافع حاجب سے کہتے تھے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے رکن اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں سے کہ مٹا دیا اللہ تعالیٰ نے ان کا نور اور اگر نہ مٹاتا نور ان کا تو روشن کر دیتے مشرق سے مغرب تک۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً انہی کا قول اور اس باب میں ایک روایت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔ اور وہ غریب ہے۔

❀❀❀❀

۵۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخُرُوْجِ إِلٰى مِنًى وَالْمُقَامِ بِهَا

منیٰ کی طرف جانے اور وہاں ٹھہرنے کے بیان میں

(۸۷۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى، اَلظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، وَالْفَجْرَ، ثُمَّ غَدَا إِلٰى عَرَفَاتٍ. (صحیح) (حجة النبی ﷺ : ۶۹/۵۵) صحیح ابی داؤد (۱۶۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ امامت کی ہماری رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز کی پھر سویرے چلے عرفات کو۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے اور اسماعیل بن مسلم میں کلام ہے۔

(۸۸۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِمِنًى ، اَلظُّهْرَ ، وَالْفَجْرَ ، ثُمَّ غَدَا إِلٰى عَرَفَاتٍ. (صحیح) [انظر ما قبلہ]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی نماز ظہر کی اور فجر کی منیٰ میں پھر عرفات کو چلے۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مقسم کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی ہے علی ابن مدینی نے کہا کہ یحییٰ نے کہا شعبہ نے کہا نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا ان کو شعبہ نے اور یہ حدیث ان پانچ میں نہیں ہے۔

❀❀❀❀

۵۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

اس بیان میں کہ منیٰ اسی کے ٹھہرنے کی جگہ ہے جو پہلے آئے

(۸۸۱) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا نَبْنِي لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى ؟ قَالَ : ((لَا ، مِنًى مُنَاخُ

مَنْ سَبَقَ))۔ (ضعيف) ضعيف ابى داؤد (٣٤٥) یوسف کی والدہ ام مسیکہ غیر معروف راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم لوگوں نے یارسول اللہ ﷺ! کیا بنادیں ہم ایک مکان آپ ﷺ کے اترنے کے لیے منیٰ میں تو فرمایا آپ ﷺ نے کچھ ضرور نہیں منیٰ اسی کا مکان ہے جو پہلے آئے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۵۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِمِنًى

منیٰ میں قصر نماز پڑھنے کے بیان میں

(٨٨٢) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى ، آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ .
(صحيح) صحيح أبي داؤد (١٧١٤)

ترجمہ: روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز منیٰ میں بمعیت بہت لوگوں کے بے خوف وخطر دو رکعتیں یعنی چار رکعت کی دو رکعتیں جیسے سفر میں پڑھتے تھے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حارثہ بن وہب کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعود نے کہ پڑھیں انہوں نے آپ کے ساتھ دو رکعتیں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو رکعتیں اور شروع خلافت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں اور اختلاف ہے علماء کا منیٰ میں قصر کرنے میں مکے والوں کے لیے سو بعض نے کہا کہ مکے والوں کے لیے منیٰ میں قصر نہ کرنا چاہیے مگر جو مسافر ہو یعنی مکی نہ ہو اور یہی قول ہے ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مکے والے قصر کریں منیٰ میں اور یہی قول ہے اوزاعی اور سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی کا۔

❀❀❀❀

۵۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَآءِ فِيهَا

عرفات میں ٹھہرنے اور دعا کرنے کے بیان میں

(٨٨٣) عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ ، قَالَ : أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ ، وَنَحْنُ وُقُوفٌ بِالْمَوْقِفِ - مَكَانًا يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو - فَقَالَ : إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ : كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ ؛ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ.
(صحيح) المشكاة (٢٥٩٥) التعليق الرغيب (٢/١٢٧) صحيح ابى داؤد (١٦٧٥) [الحج الكبير]

ترجمہ: روایت ہے یزید بن شیبان سے کہا آئے ہمارے پاس بیٹے۔ مربع انصاری کے اور ہم کھڑے تھے کھڑے ہونے کی جگہ

میں یعنی عرفات میں ایسی جگہ میں کہ دور رکھتے تھے اس کو عمرو یعنی امام کی جگہ سے بہت دور تھے تو کہا ابن مربع نے میں پیغام لانے والا ہوں رسول اللہ ﷺ کا تمہارے پاس کہ فرماتے تھے آپ کھڑے رہو تم اپنی اپنی جگہ میں کہ تم پانے والے ہو ورثہ ابراہیم علیہ السلام کا۔

فائدہ : اس باب میں علی اور عائشہ اور جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مربع کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عیینہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید ہے اور ان کی بھی ایک حدیث ہم پہچانتے ہیں۔

(۸۸۴) **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ** : كَانَتْ قُرَيْشٌ ، وَمَنْ كَانَ عَلَى دِيْنِهَا ، وَهُمُ الْحُمْسُ ، يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، يَقُوْلُوْنَ : نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ ، وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ **ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ** ﴾ [البقرة : ١٩٩]. (صحيح) صحيح ابى داؤد (١٦٦٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے قریش اور جو لوگ تابع تھے ان کے دین کے کہ ان کو حمس کہتے ہیں یعنی شجاع اور مضبوط سب کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں کہ حرم میں ہے اور عرفات کو نہ جاتے اور کہتے کہ ہم خادم اور رہنے والے بیت اللہ کے ہیں یعنی براہ تکبر اور فخر عرفات کو نہ جاتے مزدلفے سے پھر آتے اور سوا ان کے جو لوگ کھڑے ہوتے تھے عرفات میں تو اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت ثُمَّ أَفِيْضُوْا سے آخر تک۔ یعنی پھر و تم اے قریش جہاں پھرتے ہیں سب لوگ یعنی تم بھی عرفات تک جاؤ اور لوگوں کے ساتھ لوٹو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ مکہ کے لوگ باہر نہ جاتے حرم سے اور عرفات حرم سے باہر ہے اور قیام کرتے مزدلفے میں اور کہتے ہم اللہ کے گھر والے ہیں یعنی رہنے والے اللہ کے نزدیک اور جو لوگ ان کے سوا تھے وہ وقوف کرتے عرفات میں پھر اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت ثُمَّ أَفِيْضُوْا سے آخر تک اور حمس حرم والوں کو کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۵۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

اس بیان میں کہ سارا عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے

(۸۸۵) **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ** رضی اللہ عنہ قَالَ : وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ : ((**هٰذِهٖ عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ ، وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ**)) ، ثُمَّ أَفَاضَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَ جَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ عَلٰى هَيْئَتِهٖ ، وَالنَّاسُ يَضْرِبُوْنَ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا ، يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُوْلُ: ((**يَا أَيُّهَا النَّاسُ**،

عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ)) ثُمَّ أَتَي جَمْعًا فَصَلّٰى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتٰى قُزَحَ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ : ((هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ، وَ جَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) ، ثُمَّ أَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى وَادِي مُحَسِّرٍ ، فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيَ، فَوَقَفَ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ، ثُمَّ أَتَى الْجَمْرَةَ، فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى الْمَنْحَرَ، فَقَالَ : ((هٰذَا الْمَنْحَرُ، وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ)) . وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ ، فَقَالَتْ : إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ ، قَدْ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ ، أَفَيُجْزِيءُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ ؟ قَالَ : ((حُجِّي عَنْ أَبِيكِ)). قَالَ وَلَوٰى عُنُقَ الْفَضْلِ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ ؟ قَالَ : ((رَأَيْتُ شَابًّا وَ شَابَّةً ، فَلَمْ آمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا)). فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ، قَالَ : ((احْلِقْ وَلَا حَرَجَ. أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ.)). قَالَ: وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ ، وَلَا حَرَجَ)) . قَالَ : ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ ، فَطَافَ بِهِ ، ثُمَّ أَتٰى زَمْزَمَ ، فَقَالَ : ((يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ لَنَزَعْتُ)). (حسن عند الالبانی) ("حجاب المرأة" الحج الكبير : ٢٨) جلباب المرأة (٢٧) بعض محققین نے اس کو سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ عرفات میں اور فرمایا یہ عرفات ہے اور یہ کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور عرفہ سب کی سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر لوٹے جب آفتاب ڈوبا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اسامہ بن زید کو یعنی اونٹنی مبارک پر اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ سے اور وہ اپنے حال پر تھے اور آدمی اونٹوں کو مارتے چلے آتے تھے داہنے اور بائیں اور آپ ﷺ پھر پھر کر دیکھتے تھے ان کی طرف اور فرماتے تھے اے آدمیو! آہستہ آہستہ چلو پھر پہنچے جمع میں جس کو مزدلفہ کہتے ہیں تو پڑھیں وہاں پر دو نمازیں ملا کو یعنی مغرب اور عشاء پھر جب صبح ہوئی تو تشریف لائے قزح میں اور قزح ایک مقام ہے جہاں امام کھڑا ہوتا ہے مزدلفے میں اور کھڑے رہے وہاں اور فرمایا یہ قزح ہے اور کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور مزدلفہ سب کا سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر ٹھہرے یہاں تک کہ پہنچے وادی محسر کو کہ وہ ایک نالہ ہے منیٰ اور مزدلفہ کے بیچ میں جہاں اصحاب الفیل ہلاک ہوئے پھر مارا اپنی اونٹنی کو کوڑا سو دوڑی یہاں تک کہ نکل گئے اس نالے سے پھر ٹھہرے اور پیچھے بٹھایا آپ ﷺ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو یعنی اسامہ کے بدلے پھر آئے جمرے پر اور پتھر مارے اس کو پھر آئے منحر میں یعنی قربانی کی جگہ میں اور فرمایا آپ ﷺ نے یہ منحر ہے اور منیٰ سب کا سب ذبح کرنے کی جگہ ہے پھر مسئلہ پوچھا آپ سے ایک جوان لڑکی نے جو قبیلہ بنی خثعم سے تھی سو کہا میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور پایا اللہ کے فریضہ حج نے اس کو یعنی اس پر حج فرض ہوا کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اس کی طرف سے حج کروں۔ فرمایا آپ ﷺ نے حج کر اپنے باپ کی طرف سے۔ کہا راوی نے اور پھیر دی آپ ﷺ نے گردن فضل بن عباس کی یعنی لڑکی کی طرف سے سو عرض کیا عباس رضی اللہ عنہ

نے یارسول اللہ ﷺ کیوں پھیر دی آپ نے گردن اپنے چچا کے بیٹے کی فرمایا دیکھا میں نے جوان لڑکا اور جوان لڑکی سو نہ مامون ہوا میں شیطان سے ان پر پھر ایک مرد آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے طواف افاضہ کر لیا سر منڈوانے سے پہلے فرمایا آپ ﷺ نے اب منڈالو کچھ حرج نہیں۔ یا بال کترو الو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آیا دوسرا اور پوچھا یارسول اللہ ﷺ میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں پھینکنے کے فرمایا آپ ﷺ نے اب کنکریاں مارلو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آئے بیت اللہ میں اور طواف کیا یعنی طواف افاضہ اور افاضہ کہتے ہیں لوٹنے کو پھر آئے زمزم پر اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! اگر مجھے خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم کو بھرنے نہ دیں گے تو میں بھی زمزم کے ڈول نکالتا یعنی اگر میں نکالوں گا تو تب لوگ سنت سمجھ کر بھرنے لگیں گے اور پھر تم کو نہ بھرنے دیں گے۔

فائدہ : اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حضرت علی کی روایت سے اور اسی سند سے یعنی عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش کی روایت سے اور کئی لوگوں نے روایت کی ہے اس کی مثل ثوری سے اور اسی پر عمل ہے علم والوں کا کہ کہتے ہیں ظہر عصر ملا کر پڑھے، عرفات میں ظہر کے وقت اور بعض علم والوں نے کہا اگر آدمی نماز پڑھے اپنے اترنے کی جگہ میں اور حاضر نہ ہوا امام کے ساتھ جماعت میں تو بھی چاہیے دو نمازیں ملا کر پڑھ لے جیسے امام پڑھتا ہے اور زید بن علی پوتے ہیں حسین بن علی بن ابی طالب کے۔

❀❀❀❀

۵۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

عرفات سے لوٹنے کے بیان میں

(۸۸۶) عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ. وَزَادَ فِيهِ بِشْرٌ: وَأَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ ، وَ أَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ . وَزَادَ فِيهِ أَبُونُعَيْمٍ : وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ، وَقَالَ: ((لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا)). (صحيح) صحيح أبي داود (١٦٩٩-١٧١٩)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جلدی چلے وادی محسر میں (اور اس کی تحقیق اوپر کی حدیث میں گزری) اور زیادہ کیا اس روایت میں بشر نے کہ لوٹے آنحضرت ﷺ مزدلفے سے تسکین کے ساتھ اور حکم کیا لوگوں کو آہستہ چلنے کا اور زیادہ کیا ابو نعیم نے کہ حکم کیا آپ نے ایسی کنکریاں مارنے کا جو دو انگلوں میں پکڑی جائیں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر اور فرمایا آپ نے شاید نہ دیکھوں میں تم کو اس سال کے بعد یعنی یہ اشارہ ہے اپنی ذات کی طرف اور اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

فائدہ : اس باب میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنے کے بیان میں

(۸۸۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ ، فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِإِقَامَةٍ ، وَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (۱۶۸۲۔۱۶۹۰) بعض محققین نے اس کو سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مالک سے کہ البتہ ابن عمر نے نماز پڑھی مزدلفے میں اور ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے اور فرمایا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے اس مکان میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث مذکور کے کہا محمد بن بشار نے کہا یحییٰ نے کہ اچھی حدیث سفیان کی ہے اسی باب میں علی اور ابوایوب اور عبداللہ بن مسعود اور جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی جو سفیان نے روایت کی ہے زیادہ صحیح ہے اسماعیل بن ابی خالد کی حدیث سے اور سفیان کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا یعنی مؤلف رحمہ اللہ نے روایت کی ہے اسرائیل نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے اور خالد سے کہ دونوں بیٹے ہیں مالک کے انہوں نے ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ نماز مغرب نہ پڑھے جب تک مزدلفہ میں نہ پہنچے پھر جب مزدلفہ میں پہنچے تو دونوں نمازیں ایک تکبیر سے پڑھے اور ان کے بیچ میں کوئی نفل بھی نہ پڑھے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض علماء نے اور یہی مذہب ہے ان کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کپڑے اتارے کھانا کھائے پھر تکبیر کہہ کر عشاء پڑھ لے اور بعض علماء نے کہا ملا کر پڑھے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دو تکبیروں اور ایک اذان سے، پہلے اذان دے لے مغرب کے لیے پھر تکبیر کہہ کے مغرب پڑھے پھر تکبیر کہہ کر عشا پڑھ لے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

(۸۸۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : بِمِثْلِهِ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی مثل۔

۵۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ

اس بیان میں کہ جس نے امام کو مزدلفے میں پالیا اور وہ اس سے پہلے عرفات میں بھی ٹھہرا تو اس نے حج کو پالیا

(۸۸۹) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ: أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ نَجْدٍ ، أَتَوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ ، فَسَأَلُوْهُ ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا ، فَنَادٰى: **اَلْحَجُّ عَرَفَةُ ، مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ ، أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَ مَنْ تَأَخَّرَ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ.** قَالَ مُحَمَّدٌ : وَ زَادَ يَحْيٰى : وَأَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادٰى . (صحيح) الارواء (١٠٦٤) المشكاة (٢٧١٤) صحيح ابى داؤد (١٧٠٣)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے کہ کچھ لوگ نجد سے آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ عرفات میں تھے سو سوال کیا آپ ﷺ سے یعنی حج کے وقت کا اور فوت ہونے کا تو حکم کیا آپ ﷺ نے ایک پکارنے والے کو پکار دے حج عرفات میں کھڑے ہونے کا نام ہے یعنی جو نویں تاریخ ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے دسویں تاریخ کے طلوع فجر تک عرفات میں کھڑا ہو جائے اس نے حج پالیا اور دن منیٰ میں ٹھہرنے کے تین ہیں سو جو جلدی چلا گیا دو دن میں تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو دیر کر کے گیا تیسرے دن اس پر بھی کچھ گناہ نہیں، کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحییٰ نے اس روایت میں کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیا تھا وہ یہی پکارتا تھا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوبکر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی روایت کی مثل اور ہم معنی۔ کہا یعنی مؤلف نے کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ سب حدیثوں سے عمدہ ہے جو سفیان ثوری نے روایت کیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا، جو نہ کھڑا ہوا عرفات میں قبل طلوع فجر کے یعنی دسویں تاریخ کی فجر تک تو اس کا حج فوت ہو گیا اور پھر کچھ کام نہیں آتا اگر بعد طلوع فجر کے وقوف عرفات ہو بلکہ اس کو ضروری ہے کہ عمرہ کر کے احرام کو کھول ڈالے اور سال آئندہ اس پر قضا ضرور ہے۔ اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی، کہا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے بعد روایت اس حدیث کے یہ حدیث ام المناسک ہے یعنی جڑ ہے سب افعال حج کی۔

(۸۹۰) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی کی مثل اور ہم معنی۔

(۸۹۱) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِيِّ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، حِيْنَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنِّيْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ، أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ ، وَأَتْعَبْتُ نَفْسِيْ ، وَاللّٰهِ ! مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ ، فَهَلْ لِّيْ مِنْ حَجٍّ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ، وَ وَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى يَدْفَعَ ، وَ قَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا ، فَقَدْ تَمَّ**

حَجَّهٗ ، وَقَضٰى تَفَثَهٗ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے آپ ﷺ نماز کو تو عرض کیا میں نے یارسول اللہ ﷺ! میں آیا ہوں پہاڑوں سے طے کے جو ایک قبیلہ ہے اور میں نے خوب تھکایا اپنی اونٹنی کو یعنی دوڑانے سے اور تکلیف میں ڈالا اپنی جان کو یعنی جلدی آنے میں اور کوئی پہاڑ یا ٹیلہ ریت کا نہ چھوڑا میں نے قسم ہے اللہ کی مگر کھڑا رہا میں وہاں یعنی عرفات کے خیال سے تو میرا حج ہوا یا نہیں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو آملے ہماری اس نماز میں مزدلفہ میں اور وقوف کرے ہمارے ساتھ اور عرفات میں کھڑا ہو چکا اس سے پہلے رات کو یا دن کو سو پورا ہو چکا حج اس کا اور اتار ڈالے وہ اپنا میل کچیل یعنی احرام کھولے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

کمزور لوگوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو پہلے روانہ کردینے کے بیان میں

(۸۹۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ. (صحيح) الارواء (۲۷۳/٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اسباب کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور اسماء رضی اللہ عنہا اور فضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اسباب اور بار برداری کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو صحیح ہے مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے فضل بن عباس سے کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر کے ضعیفوں کو مزدلفے سے روانہ کردیا رات ہی کو اور اس حدیث میں خطا کی ہے کہ خطا کی ہے مشاش نے اور زیادہ کیا اس میں عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاس اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ذکر نہیں کیا اس میں فضل بن عباس کا۔

❀❀❀❀

(۸۹۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ، وَقَالَ: ((لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)).

(صحيح) الارواء (۲۷٦/٤) المشكاة (۲٦۱۳) صحيح ابی داؤد (۱٦۹٦ ـ ۱٦۹۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے آگے روانہ کیا اپنے گھر کے ضعیفوں یعنی لڑکے بالوں کو یعنی مزدلفہ سے منیٰ کو اور فرمایا کنکریاں نہ مارنا جب تک آفتاب نہ نکلے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے سے روانہ کر دے لڑکے بالوں کو مزدلفہ سے منیٰ کو شب میں اور یہی کہتے ہیں اکثر علماء اس حدیث کی رو سے کہ وہ لوگ جا کر کنکریاں نہ ماریں جب تک آفتاب نہ نکلے اور رخصت دی بعض علماء نے کہ کنکریاں ماریں رات سے اور عمل نبی ﷺ کی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔

❀❀❀❀

٥٩۔ بَابُ : [مَا جَآءَ فِي رَمْيِ يَوْمِ النَّحْرِ ضُحًى]

دس ذوالحجہ کو چاشت کے وقت کنکریاں مارنے کے بیان میں

(٨٩٤) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَأَمَّا بَعْدُ ذٰلِكَ، فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

(صحيح) الارواء (٤/ ٢٨١) صحيح ابى داؤد (١٧٢٠) ((حجة النبى صلى الله عليه وسلم))

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نبی ﷺ کنکریاں پھینکتے تھے نحر کے روز یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کو چاشت کے وقت یعنی دن چڑھے اور بعد اس کے اور دنوں میں زوال آفتاب کے بعد۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کنکریاں نہ مارے بعد یوم نحر کے مگر بعد زوال کے۔

❀❀❀❀
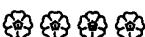
٦٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ، قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

اس بیان میں کہ مزدلفے سے سورج طلوع ہونے سے پہلے نکلنا چاہیے

(٨٩٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ لوٹے یعنی مزدلفے سے آفتاب نکلنے سے پہلے۔

فائدہ : اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اہل جاہلیت یعنی رسول اللہ ﷺ سے قبل کے لوگ انتظار کرتے تھے طلوع آفتاب کا جب آفتاب نکلتا تو لوٹتے۔

❀❀❀❀
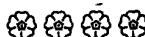
(٨٩٦) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ يَقُولُ : كُنَّا وُقُوفًا بِجَمْعٍ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَكَانُوا يَقُولُونَ : أَشْرِقْ ثَبِيرُ، وَإِنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَالَفَهُمْ. فَأَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ.

(صحيح) جلباب المرأة (١٨٠) صحيح ابی داؤد (١٦٩٤)

ترجمہ: روایت ہے ابواسحاق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتے تھے ہم کھڑے تھے مزدلفہ میں سو کہا عمر بن خطاب نے کہ مشرکین نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلے اور کہتے تھے چمک جا اے ثبیر اور ثبیر ایک پہاڑ ہے کہ جب دھوپ اس پر چمکتی تب روانہ ہوتے تھے البتہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف کیا پھر لوٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آفتاب نکلنے سے پہلے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ الْجِمَارَ الَّتِيْ يُرْمٰى بِهَا مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ

چھوٹی کنکریاں مارنے کے بیان میں

(٨٩٧) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کنکریاں مارتے تھے جمروں کو مثل خذف کے اور خذف انگلیوں میں کنکریاں رکھ کر مارنے کو کہتے ہیں مراد اس سے چھوٹی کنکری ہے۔

فائدہ: اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں ام جندب ازدیہ سے روایت کرتی ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمٰن بن معاذ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مثل خذف کے مارے۔

❀❀❀❀

٦٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

سورج کے زوال کے بعد کنکریاں مارنے کے بیان میں

(٨٩٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

(صحيح بحديث جابر رضی اللہ عنہ: ٩٠١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ کنکریاں مارتے جمروں کو بعد زوال شمس کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا وَ مَاشِيًا

پیدل یا سوار ہو کر کنکریاں مارنے کے بیان میں

(٨٩٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا: (صحيح) صحيح أبي داود (١٧١٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے کنکریاں ماریں جمرے پر نحر کے دن سوار ہو کر۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اختیار کیا بعض نے کہ پیدل چلے جمار کی طرف اور تاویل اس حدیث کی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی کسی دنوں میں آپ نے سوار ہو کر رمی کی ہوگی تا کہ لوگ آپ کو دیکھ کر سیکھ لیں اور دونوں حدیثوں پر عمل ہے علماء کا یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اور جو اب آتی ہے۔

(٩٠٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ، مَشَى إِلَيْهَا ذَاهِبًا وَ رَاجِعًا.

(صحيح) (الصحيحة : ٢٠٧٢، صحيح ابى داؤد : ١٧١٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب کنکریاں مارتے جمروں کو تو پیدل جاتے تھے اور پیدل ہی آتے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعض نے عبیداللہ سے اور مرفوع نہیں کی یہ حدیث اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور بعض نے کہا سوار ہو کر جائے نحر کے روز اور پیدل جائے بعد اس کے کہا ابوعیسیٰ نے اور شاید جس نے ایسا کہا ہے منظور ہے اسے فرمانبرداری رسول اللہ ﷺ کے فعل کی اس لیے کہ مروی ہے آپ سے کہ سوار ہو کر نحر کے روز رمی کی اور اس دن فقط جمرۂ عقبہ کی رمی ہوتی ہے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

اس بیان میں کہ کنکریاں کیسے ماری جائیں؟

(٩٠١) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : لَمَّا أَتَى عَبْدُاللّٰهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ ، وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ ، وَ جَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ ، ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مِنْ هٰهُنَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

(صحيح) التعليق على صحيح ابن خزيمة (٢٨٨٠) صحيح أبي داؤد (١٧٣٣)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہ جب آئے عبداللہ جمرہ عقبہ کے پاس بیچ میں کھڑے ہوئے میدان کے اور منہ کیا کعبے کی طرف اور کنکریاں مارنے لگے داہنے ابرو کے مقابل پھر ماریں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ہر کنکری پر پھر فرمایا قسم ہے اس خداوند تعالیٰ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ سے کنکریاں ماری تھیں انہوں نے جن پر سورہ بقرہ اتری تھی یعنی اللہ کے پیغمبر ﷺ نے اور تخصیص سورۂ بقرہ کی شاید اس واسطے فرمائی کہ اس میں احکامِ حج بہت مذکور ہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے اس باب میں فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور اختیار کیا انہوں نے کنکریاں مارے آدمی میدان کے بیچ میں کھڑا ہو کر سات کنکریاں اور تکبیر کہے ہر کنکری کے ساتھ اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ اگر ممکن نہ ہو میدان کے بیچ میں کھڑا ہونا تو جہاں سے ہو سکے مارلے اگرچہ میدان کا بیچ نہ ہو۔

(٩٠٢) **عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ)).** (ضعیف) (المشكاة : ٢٦٢٤، ضعيف أبي داود : ٣٢٨) صحيح ابن خزيمة رقم الحديث (٢٨٨٢) المستدرك (١/٤٥٩) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند صحیح ہے۔ جبکہ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کنکریاں مارنا جمروں پر اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ میں اللہ کی یاد کرنے کے لیے مقرر ہوا ہے یعنی تا کہ ہاجرہ اور اسماعیل علیھما السلام کا ہجرت کرنا اور اللہ کی راہ میں جان فدا کرنا یاد آئے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہیں۔

❀❀❀❀

٦٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو دھکے دینے کی کراہت کے بیان میں

(٩٠٣) **عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى نَاقَةٍ ، لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ ، وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ .** (صحيح) المشكاة (٢٦٢٣)

ترجمہ: روایت ہے قدامہ بن عبداللہ سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کنکریاں مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے نہ مارنا تھا نہ ہانکنا دھکیلنا تھا لوگوں کو اور نہ ہٹو بچو تھا۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث قدامہ بن عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ اسی روایت سے معلوم ہوتی ہے اور سند حسن ہے صحیح اور ایمن بن نابل ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

٦٦ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِشْتِرَاكِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ

اونٹ اور گائے میں شراکت کے بیان میں

(٩٠٤) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَحَرْنَا مَعَ رَسولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ، الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (١٤٦٩) صحيح ابى داؤد (٢٤٩٨ـ ٢٥٠٠)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ذبح کی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں میں ایک گائے اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ یعنی ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو گئے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ قربانی میں ایک اونٹ یا ایک گائے سات آدمیوں کو کفایت کرتی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ قربانی میں ایک گائے کافی ہے سات آدمیوں کو اور اونٹ کافی ہے دس آدمیوں کو اور یہی قول ہے اسحاق کا اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہم اسی ایک سند سے پہچانتے ہیں یعنی جو سند آگے مذکور ہوتی ہے۔

(٩٠٥) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ ، قَالُوا : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَحَضَرَ الْأَضْحٰى ، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً ، وَفِي الْجَزُوْرِ عَشَرَةً. (صحيح) المشكاة (١٤٦٩) الروض النضير (٦١٣)

ترجمہ: روایت کی ہم سے حسین بن حریث اور کئی لوگوں نے کہا سب نے روایت کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے علباء بن احمر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سو آ گئی عید اضحیٰ اور شریک ہو گئے ہم ایک گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے یہی جو مروی ہے حسین بن واقد سے۔

٦٧ـ بَابُ :مَا جَآءَ فِي إِشْعَارِ الْبُدْنِ

قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بیان میں

مترجم کہتا ہے اشعار اسے کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کو داہنے کنارے سے زخمی کر دیں اور آپ ﷺ نے بھی اپنی

قربانی کے اونٹوں کو اشعار کیا ہے اور عرب میں اس واسطے قربانی کے اونٹوں میں اشعار کیا کرتے تھے تا کہ کوئی قزاق وغیرہ اس کو نہ لوٹے اور اگر وہ راہ بھول جائیں تو پہنچا دیں۔

(۹۰۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشِّقِّ الْأَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ. (صحيح) الحج الاكبر (۸/۱) صحيح ابى داؤد (۱۵۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے قربانی کی اونٹنیوں کے گلوں میں ہار ڈالا دو جوتیوں کا اور زخمی کر دیا اونٹنیوں کی کوہان کو داہنی طرف سے ذی الحلیفہ میں اور پونچھ دیا خون اس کا۔

فائدہ : اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نام ابوحسان اعرج کا مسلم ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ اشعار کرنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا سنا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ روایت کی انہوں نے یہی حدیث، پھر فرمایا کبھی نہ دیکھو اپنی عقل پر چلنے والوں کی بات اس لیے کہ اشعار سنت ہے اور کہنا ان کا بدعت ہے کہا سنا میں نے ابوسائب سے کہتے تھے ہم بیٹھے تھے وکیع کے پاس کہا وکیع نے ایک آدمی سے جو چلتا تھا رائے پر کہ اشعار کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ وہ مثلہ ہے یعنی ہاتھ پیر کاٹنے میں داخل ہے اور مثلہ منع ہے تو کہا اس مرد نے کہ مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہوں نے اشعار مثلہ میں داخل ہے۔ کہا راوی نے سو دیکھا وکیع کو کہ بہت غصے میں آ گئے اور لال پیلے ہو گئے اور کہا میں کہتا ہوں تجھ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نخعی نے تو اس لائق ہے کہ قید کیا جائے اور پھر نہ چھوٹے جب تک باز نہ آئے اپنے قول سے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ تو وکیع تھے کہ غصے ہو کر فقط قید کے بیان پر کفایت کیا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے تو اس بات پر اس کو قتل کرتے اور حقیقت میں معصوم کے قول کے آگے غیر معصوم کی سند لانی سفاہت کی نشانی ہے اور نبی معصوم ہے اور سوا ان کے غیر معصوم حقیقت میں جو لوگ امام کے قول کو مخالف حدیث کے پا کر پھر اس کو قبول کرتے ہیں اور حدیث سے اکڑتے ہیں اور مذہب کی سند پکڑتے ہیں انہی کے حق میں یہ آیت اتری ہے وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا اور امام اس بات سے کیوں راضی ہوں گے وہ تو باعلیٰ صوت پکار گئے کہ ہمارا قول اگر حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو اور خود آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا اَلْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے کبھی صواب والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب۔

❀❀❀❀

۶۸۔ بَابُ: اشْتِرَاءِ الْهَدْىِ

ہدی خریدنے کے بیان میں

(۹۰۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِشْتَرٰی هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ. (ضعيف الاسناد) (والمحفوظ موقوف على ابن عمر رضى الله عنه) اس میں ابن الیمان بکثرت غلطیاں کرتا ہے۔ اور اس کا حافظہ متغیر ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے خریدی ہدی اپنی قدید سے کہ وہ ایک موضع ہے مکے اور مدینے کے بیچ میں۔
مترجم کہتا ہے کہ ہدی ساتھ زبر ہاء کے اور سکون دال کے ان چار پایوں کو کہتے ہیں جو ثواب کے لیے حرم میں ذبح کیے جائیں خواہ بکری ہو یا دنبہ یا بیل یا گائے بھینس اونٹ ہو اور عمر وغیرہ جو قربانی میں شرط ہے سو اس میں بھی ضرور ہے۔ اور ہدی کی دو قسم ہے واجب اور تطوع یعنی نفل ہدی، واجب کی کئی قسمیں ہیں ہدی قران، ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار۔ اور ہدی اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ہدیہ بندے کا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے یحییٰ بن یمان کی سند سے مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نے خریدی ہدی اپنی قدید سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۶۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيْمِ

مقیم کے ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں

(۹۰۸) عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا قَالَتْ : فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ ، وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے بٹے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے گلے کے ہار پھر نہ احرام باندھا آپ ﷺ نے یا نہ حرام کیا آپ ﷺ نے اپنے اوپر کسی چیز کو اور نہ چھوڑا کسی کپڑے کو۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں جب آدمی نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اور اس کا ارادہ حج کا ہے تو اس پر کوئی کپڑا یا خوشبو یا کوئی چیز ہو حرام نہیں جب تک احرام نہ باندھے اور بعض علماء نے کہا جب ہار ڈالے آدمی قربانی کے گلے میں تو واجب ہوگئی اس پر جو چیز واجب ہوتی ہے محرم پر۔

❀❀❀❀

۷۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ

بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں

(۹۰۹) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلَّهَا غَنَمًا ، ثُمَّ لَا يُحْرِمُ.

(صحيح) (صحيح ابى داؤد : ۱۵۴۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں بٹا کرتی تھی ہار رسول اللہ ﷺ کی قربانی کی بکریوں کے پھر آپ ﷺ محرم

نہیں ہوتے تھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہ بکریوں کے ہار ڈالنا چاہیے۔

۷۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهِ

اس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر مرنے لگے تو اس کا کیا کیا جائے

(۹۱۰) عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ ؟ قَالَ : ((انْحَرْهَا ، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَ بَيْنَهَا ، فَيَأْكُلُوْهَا)).

(صحيح) صحيح ابی داؤد (١٥٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا پوچھا میں نے یا رسول اللہ ﷺ کیا کروں میں اس قربانی کے جانور کو جو مرنے لگے؟ فرمایا آپ ﷺ نے ذبح کر دے اس کو اور ڈبو دے اس کی جوتی یعنی جو گلے میں تھی اس کے خون میں پھر چھوڑ دے کہ لوگ کھالیں اس کو۔

فائدہ : اس باب میں ذویب ابوقبیصہ خزاعی سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ناجیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں جب ہدی تطوع یعنی نفل کی قربانی کا جانور مرنے لگے تو مالک اس کا اور رفیق اس کے کوئی نہ کھائیں اس میں سے اور چھوڑ دے اور آدمیوں کے لیے کہ کھالیویں اور یہی کفایت ہے اس کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں اگر کھالے اس میں سے کچھ تو تاوان دے جتنا کھایا ہو اور کہا بعض علماء نے جس نے کھائی نفل کی ہدی تو ضامن ہوا یعنی اتنی قیمت کا۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بیان میں

(۹۱۱) عَنْ أَنَسِ بن مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ لَهُ : ((ارْكَبْهَا)) ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوْ فِي الرَّابِعَةِ : ((ارْكَبْهَا وَيْحَكَ)) أَوْ ((وَيْلَكَ)).

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک مرد کو قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے فرمایا آپ ﷺ نے سوار ہولے اس پر کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ یہ قربانی کا اونٹ ہے، فرمایا آپ ﷺ نے تیسری بار یا چوتھی بار یعنی راوی کو شک

ہے کہ تین بار سوار ہونے کو فرمایا یا چار بار اور اخیر میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہے تیری۔ راوی کو شک ہے کہ ویحك فرمایا یا ویلك۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے حسن ہے اور رخصت دی ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کی اگر ضرورت ہو اس پر چڑھنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا نہ چڑھے جب تک ایسا ہی بے قرار نہ ہو۔

❁❁❁❁

۷۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ بِأَيِّ جَانِبِ الرَّأْسِ يَبْدَأُ فِي الْحَلْقِ

اس بیان میں کہ کس طرف سے سر کے بال منڈانا شروع کرے

(۹۱۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ، نَحَرَ نُسُكَهُ ، ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ، فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ ، ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الْأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ ، فَقَالَ : ((اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ)).

(صحیح) (الارواء) صحیح ابی داؤد (۱۰۸۵-۱۷۰۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب کنکریاں مار چکے رسول اللہ ﷺ جمرے کو اور ذبح کیا قربانی کو پھر دی حجام کو داہنی جانب سر کی۔ سو مونڈی اس نے سو دیے آپ نے وہ بال ابا طلحہ کو پھر کی حجام کی طرف بائیں جانب سر کی سو مونڈی اس نے سو فرمایا آپ ﷺ نے تقسیم کروان بالوں کو سب آدمیوں میں۔

مترجم کہتا ہے یہاں سے کوئی مو پرست مو پرستی کی دلیل نہ نکالے کہ آپ نے تو وہ بال عنایت کیے یہ نہیں فرمایا کہ اس کو سجدہ کر دیا طواف کر و یا ہاتھ باندھ کر اس کے روبرو کھڑے رہو یا رکوع بجالاؤ کس لیے کہ یہ باتیں تو آپ کے حیات دنیا میں بھی خود آپ کے ساتھ درست نہ تھیں کوئی آپ ﷺ کا سجدہ یا رکوع یا قیام بجا نہ لاتا تھا اب موئے مبارک کیونکر جائز ہوں گے جب کوئی شی کل کو جائز نہ ہو تو وہ جزو کو کیونکر جائز ہو سکتی ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ موئے مبارک کو تبرک سمجھ کر رکھنا یہ خاصا آپ ﷺ ہی کی ذات مبارک کا تھا کسی دوسرے میں یہ فضیلت نہیں کہ اس کے بال تبرک سمجھے جاویں اور بھید اس میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس دار فانی سے انتقال فرمانے کے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہیں گویا موئے مبارک میں بھی ایک نوع کی حیات ہے اگرچہ جسم مبارک سے جدا ہوئے اور یہ بات دوسرے کسی شخص کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اس لیے کہ فقہ کا کلیہ ہے مَاقُطِعَ عَنِ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ یعنی جو چیز جدا ہو یا کاٹی جائے زندہ سے وہ مردہ ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ روایت کی ابن عمر رحمہ اللہ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام سے اسی حدیث کی مانند، یہ حدیث حسن ہے۔

❁❁❁❁

۷۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

سر کے بال منڈانے اور کتروانے کے بیان میں

(۹۱۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ حَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ)) مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِيْنَ)).

(صحیح) الارواء (۴/۲۸۵) صحیح ابی داؤد (۱۷۲۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سر منڈایا رسول اللہ ﷺ نے اور منڈایا ایک گروہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور بال کتروائے بعض نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایک بار اور فرمایا دو بار پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور ام حصین کے بیٹے اور مارب اور ابوسعید اور ابومریم اور حبشی بن جنادہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مختار یہی ہے کہ سر منڈاوے مرد اور اگر بال کتروائے تو بھی جائز ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔

❁❁❁❁

۷۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کے لیے حرام ہے

(۹۱۴) عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا.

(ضعیف) (المشکاۃ: ۲۶۵۳، التحقیق الثانی، الضعیفۃ: ۶۷۸) اس میں اضطراب ہے۔ دیکھیں کشف الاستار (۲/۳۲) رقم (۱۱۳۷) الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی (۶/۲۳۷۱) بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر منڈانے سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے خلاس سے مانند اسی روایت کے اور نہیں ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی اس میں اضطراب ہے۔ روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ واجب نہیں عورت پر سر منڈانا بلکہ اس کو بال کتروانا واجب ہے۔

(۹۱۵) عَنْ خِلَاسٍ: نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ: عَنْ عَلِيٍّ. [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے خلاس سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا۔

❀❀❀❀

۷۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي مَنْ حلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ، أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ

اس کے بیان میں جو جانور ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لے یا کنکریاں مارنے سے پہلے جانور ذبح کر لے

(۹۱۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، فَقَالَ: ((اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ))، وَسَأَلَهُ آخَرُ، فَقَالَ: نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)).

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۷۵۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ میں نے سر منڈایا قبل قربانی ذبح کرنے کے تو آپ ﷺ نے فرمایا اب ذبح کر لو کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے پوچھا کہ میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں مارنے کے فرمایا آپ ﷺ نے اب کنکریاں مارلو کچھ مضائقہ نہیں۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے جب کسی نسک کو یعنی رمی یا ذبح وغیرہ میں کسی کو کسی پر مقدم کر دے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ مترجم کہتا ہے نحر کے دن چار چیزیں اس ترتیب سے کرنا چاہیے پہلے منیٰ میں پہنچ کر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ بیان اس کا اوپر گزرا ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کترواوے پھر مکہ میں جا کر طواف خانہ کعبہ کرے اور یہ ترتیب بعض کے نزدیک سنت ہے، امام شافعی اور امام احمد بھی انہیں میں ہیں یعنی اگر ان میں کچھ آگے پیچھے ہو جائے تو دم لازم نہیں ہوتا چنانچہ ظاہر حدیث کا یہی مطلب ہے اور بعض کے نزدیک یہ ترتیب واجب ہے کہ وہ کہتے ہیں مراد حرج نہ ہونے سے یہ ہے کہ گناہ نہیں ہوتا، بھول چوک معاف ہو جاتی ہے کہ واجب نہیں کہ قربانی واجب نہ ہو۔ چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اگر ترتیب میں کچھ فرق ہو تو دم یعنی قربانی لازم آتی ہے اور چاہیے کہ ایک بکری یا مانند اس کے ذبح کرے اور طیبی نے ابن عباس سے یہی مضمون روایت کیا۔ كذا فی شرح مشكوٰة باختلاف لفظی.

❀❀❀❀

۷۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے

(٩١٧) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ. (اسناده صحيح) الارواء (١٠٤٧) الروض النضير (٧٦٨) صحيح ابى داؤد (١٥٣٢)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ ﷺ کے قبل احرام باندھنے کے اور نحر کے دن یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ قبل طواف افاضہ کے ایسی خوشبو کہ اس میں مشک بھی تھا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب رمی کر چکے جمرہ عقبہ کی نحر کے دن اور ذبح کر چکا قربانی اور سر منڈایا یا بال کترواۓ تو حلال ہو گئیں اس کو سب چیزیں مگر عورت سے صحبت کرنا اور خوشبو اور یہی مذہب ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٧٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

اس بیان میں کہ حج میں لبیک پکارنا کب ختم کیا جاۓ

(٩١٨) عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنًى، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي، حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. (صحيح) الارواء (١٠٩٨) الروض (٨٣٤)

ترجمہ: روایت ہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا پیچھے بٹھا لیا مجھ کو سواری پر رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ تک پھر برابر آپ ﷺ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم کا کہ حاجی لبیک نہ چھوڑے جب تک رمی جمرہ نہ کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

٧٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ

اس بیان میں کہ عمرہ میں تلبیہ پکارنا کب بند کرے

(٩١٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ۔ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ ۔ : أَنَّهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ، إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ.

(ضعيف) (الارواء : ١٠٩٩، ضعيف ابى داؤد : ٣١٦، والصحيح موقوف على ابن عباس) اس میں ابن ابی لیلیٰ

راوی ضعیف ہے اوراس نے مرفوع بیان کرنے میں غلطی کی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا راوی نے وہ مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو یعنی کہتے تھے کہ موقوف کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارنے کو عمرہ میں جب بوسہ دیتے حجراسود کو۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ معتمر لبیک پکارنا موقوف نہ کرے جب تک حجراسود کو بوسہ نہ دے اور بعض نے کہا جب مکے کے مکانوں کے متصل پہنچ جائے تو لبیک موقوف کردے اور عمل ہے حدیث پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۸۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

رات کو طواف زیارت کرنے کے بیان میں

(۹۲۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ. (شاذ) الارواء (۴/۳۶۴۔ ۳۶۵) ضعیف ابی داؤد (۳۴۲) اس میں ابی الزبیر راوی مدلس ہے۔اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف زیارت میں رات تک۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور رخصت دی بعض علماء نے تاخیر کرنے میں طواف زیارت میں رات تک اور مستحب کہا ہے بعض لوگوں نے کہ طواف زیارت کرلے نحر کے دن یعنی رات نہ ہونے دے اور بعض نے رخصت دی ہے تاخیر کی اگرچہ آخر ایام منیٰ تک تاخیر کرے۔

❀❀❀❀

۸۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي نُزُوْلِ الْأَبْطَحِ

ابطح میں اترنے کے بیان میں

(۹۲۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَ عُمَرُ، وَ عُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْأَبْطَحَ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب اترتے تھے ابطح میں اور ابطح ایک مقام ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان میں۔(محصب بھی اسی کو کہتے ہیں)

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابورافع سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبیداللہ بن عمر سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے اترنا ابطح میں مگر واجب نہیں جو چاہے اترے۔ کہا شافعی نے اترنا ابطح کا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں ہے وہ ایک منزل ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہاں اترے۔

(۹۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ ؛ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ابطح میں اترنا کچھ واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے تحصیب کے معنی محصب میں اترنا ہے اور محصب ابطح کو کہتے ہیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۸۲۔ باب: [من نزل الأبطح]

اس بیان میں کہ جو ابطح میں اترے

(۹۲۳) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْأَبْطَحَ ؛ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ.

(صحيح) صحيح ابى داؤد (۱۷۵۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اترے رسول اللہ ﷺ ابطح میں کہ وہاں سے روانہ ہونا مدینے کو آسان تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام سے جو بیٹے ہیں عروہ کے حدیث مذکور کے مانند۔
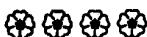
۸۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ

بچے کے حج کے بیان میں

(۹۲۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَلِهٰذَا حَجٌّ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ ، وَلَكِ أَجْرٌ)). (صحيح) حجة النبى صلى الله عليه وسلم (۹۴) الارواء (۹۸۵) صحيح ابى داؤد (۱۵۲۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے اٹھایا ایک عورت نے اپنے لڑکے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا اُس کا بھی حج صحیح ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر سے روایت ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے قزعہ بن

سوید باہلی سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور مروی ہے محمد بن منکدر سے نبی ﷺ سے مرسلا بھی۔

❀❀❀❀

(۹۲۵) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حَجَّ بِي أَبِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ.

(اسناده صحيح) ((الحج الكبير))

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا انہوں نے مجھ کو لے کر حج کیا میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور میں سات برس کا لڑکا تھا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اجماع ہے علماء کا لڑکا اگر صغرسنی میں حج کر چکا ہو تو اس کا حج فرض ادا نہیں ہوتا جب تک جوانی میں حج نہ کرے اور ایسا ہی غلام کا حال ہے اگر اس نے حج کیا حالت غلامی میں تو کفایت نہیں کرتا جب تک کہ دوسرا حج نہ کرے حالت آزادی میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(۹۲۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ. [يَعْنِي : حَدِيثَ مُحَمَّدِ بْنِ طَرِيفٍ]. [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی طرح۔ یعنی محمد بن طریف کی روایت کی طرح۔

❀❀❀❀
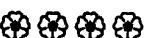
۸۴۔ [بَاب: التلبية عَنِ النساء والرمی عَنِ الصبيان]

عورتوں کی طرف سے تلبیہ پکارنے اور بچوں کی طرف سے رمی کرنے کے بیان میں

(۹۲۷) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: إِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكُنَّا نُلَبِّي عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِي عَنِ الصِّبْيَانِ.

(اسناده ضعيف) حجة النبي صلى الله عليه ص (۵۰) اس میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں جب ہم نے حج کیا نبی ﷺ کے ساتھ لبیک کہتے تھے ہم عورتوں کی طرف سے اور کنکر پھینک دیتے تھے لڑکوں کی طرف سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اجماع ہے علماء کا کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا لبیک نہ پکارے مگر مکروہ ہے اس کو آواز بلند کرنا لبیک میں۔

❀❀❀❀

۸۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَيِّتِ

میت اور بہت بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

(۹۲۸) عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ، قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ ، وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيرِ ، قَالَ : ((**حُجِّي عَنْهُ**)). (صحيح الارواء (۹۹۲) جلباب المرأة المسلمة (ص ٦١ـ٦٢) صحيح ابی داؤد (۱۵۸۷)

ترجمہ: روایت ہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک عورت نے قبیلہ خثعم سے کہا یارسول اللہ ﷺ البتہ میرے باپ کو پالیا ہے اللہ کے فرض حج نے اور وہ بہت بوڑھا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا۔ تو فرمایا آپ ﷺ نے تو حج کر اس کی طرف سے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابورزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث فضل بن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی اور مروی ہے سنان بن عبداللہ جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے وہ نبی ﷺ سے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے سو پوچھی میں نے حقیقت ان روایتوں کی محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے، تو فرمایا انہوں نے سب روایتوں میں صحیح تر وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی ﷺ سے اور کہا محمد نے شاید یہ حدیث ابن عباس نے فضل بن عباس سے سنی ہو اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوں اور سوا فضل کے اور کسی سے بھی سنی ہو پھر مرسل بیان کیا اس کو ابن عباس نے اور نہ ذکر کیا اس کا جس سے سنی تھی۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور صحیح ہوئی ہیں اس باب میں نبی ﷺ سے کئی روایتیں، اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ آدمی جب حج کرے میت کی طرف سے اور امام مالک نے کہا اگر وصیت کر گیا ہے میت تو البتہ حج کرے اس کی طرف سے اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ حج کرے زندہ کی طرف سے جب کہ ایسا ضعیف ہے کہ قدرت حج نہیں رکھتا اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا۔

❀❀❀❀

۸۶۔ باب منه [ما جاء في الحج عن الميت]

میت کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

(۹۲۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ ، وَلَمْ تَحُجَّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((**نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا**)). (صحيح) صحيح ابی داؤد (۲۵٦۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آئی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اور کہا میری

ماں مرگئی ہے اور حج نہیں کیا کیا میں حج کروں اس کی طرف سے؟ فرمایا ہاں حج کر اس کی طرف سے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀
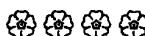
۸۷۔ بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(۹۳۰) عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيْرٌ ، لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ ، وَلَا الْعُمْرَةَ، وَلَا الظَّعْنَ، قَالَ : ((**حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ**)). (صحيح) المشكاة (۲۰۲۸)

التحقيق الثانى صحيح ابى داؤد (۱۵۸۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو رزین عقیلی سے کہ وہ آئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ بہت بوڑھا ہے طاقت نہیں رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری کی تو فرمایا آپ ﷺ نے تو حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ بجالا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمرہ مذکور ہوا اسی حدیث میں کہ آدمی عمرہ کرے غیر کے واسطے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀
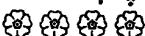
۸۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا ؟

اس بیان میں کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

(۹۳۱) عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ، أَوَاجِبَةٌ هِيَ ؟ قَالَ : ((**لَا ، وَأَنْ تَعْتَمِرُوْا ، هُوَ أَفْضَلُ**)).

(ضعيف الاسناد) اس میں حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ کیا عمرہ واجب ہے؟ فرمایا نہیں اور اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا کہ عمرہ واجب نہیں' اور کہتے ہیں کہ حج دو ہیں ایک بڑا کہ نحر کے دن ہوتا ہے' اور دوسرا جسے عمرہ کہتے ہیں وہ چھوٹا حج ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ وجوب عمرہ سنت سے ثابت ہے ہم کسی کو نہیں جانتے کہ رخصت دی ہو اس نے عمرہ کے ترک کرنے والے کو اور کوئی روایت ثابت نہیں کہ وہ نفل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرہ نفل ہے مگر وہ روایت ضعیف ہے قابل حجت نہیں اور ہم کو پہنچا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ اس کو واجب کہتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۸۹۔ بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(۹۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).
(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۵۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل ہوگیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک۔

فائدہ : اس باب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اور ایسا ہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور مراد یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے حج کے مہینوں میں عمرے کی اور فرمایا داخل ہوگیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور مہینے حج کے شوال اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں کہ لائق نہیں لبیک پکارنی حج کے ساتھ مگر انہی مہینوں میں اور مہینے حرام کے رجب اور ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اسی طرح روایت کی اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے۔

❀❀❀❀

۹۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

عمرے کی فضیلت کے بیان میں

(۹۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ، تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)). (صحیح) الصحيحة (۳/۱۹۷ و ۱۹۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کفارہ ہے گناہوں کا اور حج مقبول کا کچھ بدلہ نہیں سوا جنت کے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۹۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

تنعیم سے عمرہ کے لیے جانے کے بیان میں

(۹۳۴) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ.
(صحیح) الارواء (۱۰۹۰) صحیح ابی داؤد (۱۷۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا عبدالرحمٰن کو کہ عمرہ کا احرام بندھوا لائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۹۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

جعرانہ سے عمرہ کے لیے جانے کے بیان میں

(۹۳۵) عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا ، فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضٰى عُمْرَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ ، فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ ، خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ ، حَتّٰى جَاءَ مَعَ الطَّرِيْقِ ، طَرِيْقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ ؛ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ.

(صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۷٤۲)

ترجمہ: روایت ہے محرش کعبی سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے جعرانہ سے رات کو عمرے کا احرام باندھے ہوئے اور داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو پورا کیا اپنا عمرہ پھر رات ہی کو نکل گئے مکہ سے اور صبح کی جعرانہ میں جیسے کوئی رات کا رہنے والا ہو یعنی دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہو کہ آپ رات کو یہیں رہے پھر جب آفتاب ڈھل گیا دوسرے دن تو نکلے سرف کے میدان میں یہاں تک کہ آئے اس راہ میں جہاں دو راستے جمع ہوئے ہیں بطن سرف میں اسی سبب سے پوشیدہ رہا ان کا عمرہ لوگوں پر۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم محرش کعبی کی کوئی روایت نبی ﷺ سے نہیں پاتے سوا اس حدیث کے۔

❀❀❀❀

۹۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ رَجَبٍ

رجب میں عمرہ کرنے کے بیان میں

(۹۳۶) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: فِيْ أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: فِيْ رَجَبٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ ـ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ ـ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ.

(صحيح) صحيح أبی داود (۱۷۳۸)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہا پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کس مہینے میں عمرہ کیا رسول اللہ ﷺ نے تو کہا انہوں نے عمرہ کیا آپ ﷺ نے رجب میں تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی عمرہ نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ تھے اور کبھی

عمرہ نہ کیا آپ نے رجب میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا عروہ بن زبیر سے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے ایک ان میں سے رجب میں تھا۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

(۹۳۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ. (صحيح)

ترجمہ: ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے ایک ان میں سے رجب میں تھا۔

❀❀❀❀

۹۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ

ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کے بیان میں

(۹۳۸) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ فِي ذِي الْعَقْدَةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے عمرہ کیا ذی قعدہ کے مہینے میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۹۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ کرنے کے بیان میں

(۹۳۹) عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً)).

(صحيح) الارواء (۸۶۹ و ۱۵۸۷) صحيح ابى داؤد (۱۷۳۵-۱۷۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ام معقل رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ایک عمرہ رمضان میں برابر ہے ایک حج کے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابوہریرہ سے اور انس سے اور وہب ابن خنبش رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ان کو ہرم بن خنبش بھی کہتے ہیں کہا بیان (نام ہے راوی کا) اور جابر نے روایت کی ہے شعبی سے وہ روایت کرتے ہیں وہب بن خنبش سے اور کہا داؤد نے روایت ہے اودی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ ہرم بن خنبش سے اور وہب بن خنبش

زیادہ صحیح ہے اور حدیث ام معقل کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب میں کہا اسحاق نے معنی اس حدیث کے ایسے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قل ھو اللہ احد پڑھے ایک بار اس نے ثلث قرآن پڑھا یعنی ثواب میں دونوں برابر ہیں۔

❀❀❀❀

۹۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ أَوْ يَعْرِجُ

اس کے بیان میں جو حج کے لیے تلبیہ پکارے پھر زخمی یا لنگڑا ہو جائے

(۹۴۰) عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ ، فَقَدْ حَلَّ ، وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى)) . فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَا : صَدَقَ .

(صحيح) المشكاة (٢٧١٣) التحقيق الثاني۔ صحيح ابی داؤد (١٦٧٢۔ ١٦٢٨)

ترجمہ: روایت ہے عکرمہ سے کہا روایت کی مجھ سے حجاج بن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا اور وہ احرام حج کا باندھ چکا تھا تو اس کا احرام کھل گیا تو اس پر دوسرے سال حج واجب ہے سو ذکر کی میں نے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تو کہا ان دونوں نے کہ سچ ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے حجاج سے مثل اس کے کہا اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج صواف سے اسی حدیث کی مانند اور روایت کی معمر اور معاویہ نے جو بیٹے ہیں سلام کے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث اور حجاج صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ ہیں حافظ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی زیادہ صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند۔

❀❀❀❀

۹۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

حج میں شرط لگانے کے بیان میں

(۹۴۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنِّيْ أُرِيْدُ الْحَجَّ ،

أَفَأَشْتَرِطُ ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَتْ: كَيْفَ أَقُولُ؟ قَالَ: ((قُولِي : لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي))۔ (صحیح) الارواء (٤/١٨٧) صحیح ابی داؤد (١٥٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنھما سے کہ ضباعہ زبیر کی بیٹی آئیں نبی ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا کیا شرط لگاؤں اپنی نیت میں یعنی کسی عذر سے شائد رکنا ہو تو اس کی شرط اول ہی سے لگاؤں تو فرمایا آپ نے ہاں شرط لگاؤ کہا انہوں نے کیونکر کہوں میں' فرمایا آپ نے کہہ تو لبیك سے تحبسنی تک یعنی حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں جگہ میرے احرام کھولنے کی وہی ہے زمین سے جہاں سے تو مجھے روک دے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور اسماء رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جائز رکھتے ہیں شرط لگانا حج میں اور کہتے ہیں اگر شرط لگائے اور پھر بیمار ہو جائے یا معذور ہو تو جائز ہے اس کو احرام کھول ڈالنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور بعض لوگ شرط لگانا حج میں جائز نہیں کہتے اور کہتے ہیں اگر شرط بھی لگائے تو بھی اس کو احرام کھولنا نہیں پہنچتا اور ان کے نزدیک شرط لگانا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔

❀❀❀❀

٩٨۔ بَابٌ : مِنْهُ

دوسرا اسی بیان میں
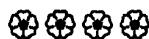
(٩٤٢) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ، وَ يَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ [ﷺ]. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ انکار کرتے تھے شرط لگانے سے حج میں اور فرماتے تھے کافی نہیں تم کو سنت اپنے نبی ﷺ کی۔

یعنی آپ ﷺ نے شرط نہیں لگائی اور حدیبیہ میں جب روکے گئے احرام کھول ڈالا پھر سال آئندہ قضا کیا عمرہ کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٩٩۔ بَابٌ : مَا جَآءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

اس عورت کے بیان میں جسے طواف افاضہ کے بعد حیض آ جائے

(٩٤٣) عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، حَاضَتْ فِي أَيَّامِ مِنًى، فَقَالَ :

((أَحَابِسَتُنَا هِيَ ؟)) قَالُوا : إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَلَا ، إِذًا)).

(صحيح) الارواء (١٠٦٩) صحيح ابی داؤد (١٧٤٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ صفیہ بیٹی حیی کی حائضہ ہوگئی ہیں ایام منیٰ میں سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہم کو روکنے والی ہے سو عرض کیا لوگوں نے کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تب فرمایا آپ ﷺ نے اب رکنے کی ضرورت نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب طواف افاضہ کر چکی ہو اور پھر حائضہ ہو جائے تو اس پر واجب نہیں کہ طواف وداع کے لیے ٹھہرے اور طہر کا انتظار کرے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٩٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ ، فَلْيَكُنْ آخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ ، إِلَّا الْحُيَّضَ ، وَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . (صحيح) (الارواء : ٤/٢٨٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جو حج کرے بیت اللہ کا تو آخر میں بیت اللہ سے ہو کر جائے یعنی طواف وداع کرے مگر حائضہ عورت کو رخصت دی ہے رسول اللہ ﷺ نے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

١٠٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

اس بیان میں کہ حائضہ کون کون سے مناسک حج ادا کرے

(٩٤٥) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : حِضْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

(صحيح) الارواء (١٩١) ((الحج الكبير))

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں حائضہ ہوئی جب میں مکہ کو پہنچی تو حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ ادا کروں میں تمام مناسک حج سوائے طواف خانہ کعبہ کے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حائضہ ادا کرے تمام مناسک کو سوا طواف خانہ کعبہ کے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند سے بھی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٩٤٥م) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ - ((أَنَّ النُّفَسَآءَ، وَالْحَائِضَ، تَغْتَسِلُ، وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ ، حَتّٰى تَطْهُرَ)).

(صحیح عند الالبانی) صحیح ابی داؤد (۱۵۳۱ـ۱۸۱۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں خصیف راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ مرفوع بیان کرتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے نفاس اور حیض والی عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور ادا کرے تمام مناسک حج کے یعنی وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ سوا اس کے کہ طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا جب تک پاک نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۰۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَنْ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ

اس بیان میں کہ حاجی یا معتمر کو چاہیے کہ آخر میں خانہ کعبہ سے ہو کر واپس لوٹے

(۹۴۶) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)). فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ ، سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ تُخْبِرْنَا بِهِ ؟ (منكر بهذا اللفظ - صحيح دون قوله "أو اعتمر") صحيح ابی داؤد (۱۷۴۹) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۴۵۸۵) اس میں حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف ہے۔(ابوداؤد کی حدیث (۲۰۰۴) اس سے کفایت کرتی ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے حارث بن عبداللہ سے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو حج کرے اس گھر کا یا عمرہ کرے تو اخیر میں اس گھر سے ہو کر جائے یعنی آخر میں طواف وداع کرلے تو فرمایا ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین پر گرا تو اپنے ہاتھوں سے یعنی تو نے برا کیا، سنی تو نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے اور خبر نہ کی تو نے ہم کو اس کی۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حارث کی غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج بن ارطاہ سے اسی کے مثل اور خلاف حجاج کے بھی بیان کیا بعض نے اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۱۰۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَاحِدًا

اس بیان میں کہ حج قران کرنے والا ایک طواف کرے

(۹۴۷) عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ، فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملایا حج و عمرہ کو یعنی قران کیا۔ پس ایک ہی طواف کیا دونوں کے لیے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں قارن ایک ہی طواف کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض

علمائے صحابہ وغیرہم نے دو طواف کرے اور دوبارہ سعی کرے قارن اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

(۹۴۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، أَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ، وَ سَعْيٌ وَاحِدٌ عَنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا)).

(اسناده صحيح) الروض النضير(۳۳) التعليق على روضه النديه (۱/۲۶۲) ((التعليقات الجياد))

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو احرام باندھے حج اور عمرہ دونوں کا یعنی قران کرے کافی ہے اس کو ایک طواف اور ایک سعی دونوں سے یہاں تک کہ حلال ہو ان دونوں سے یعنی طواف و سعی کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے فقط دراآوردی نے اس کو روایت کیا ان لفظوں سے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمر سے اور مرفوع نہیں اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۱۰۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ مَكْثَ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلَاثًا

اس بیان میں کہ مہاجر مناسکِ حج ادا کرنے کے بعد مکے میں تین دن ٹھہرے

(۹۴۹) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ ـ يَعْنِي مَرْفُوعًا ـ قَالَ: يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے علاء بن حضرمی سے یعنی وہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ٹھہرے مہاجر بعد ادا کرنے نسک حج کے مکے میں تین دن۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اور طرح سے اس سند سے مرفوعاً۔

۱۰۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْقُفُولِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

اس دعا کے بیان میں جو حج و عمرہ سے لوٹتے وقت پڑھی جاتی ہے

(۹۵۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ، أَوْ حَجٍّ، أَوْ عُمْرَةٍ، فَعَلَا فَدْفَدًا مِّنَ الْأَرْضِ، أَوْ شَرَفًا، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَائِحُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَ نَصَرَ عَبْدَهُ، وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)). (صحيح) صحيح أبي داود (۲۴۷۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب پھرتے جہاد سے یا حج اور عمرہ سے پھر چڑھتے کسی بلند زمین پر یا کسی اور اونچی چیز پر تو کہتے اللہ اکبر تین بار، پھر کہتے لا الہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ

کوئی اس کا شریک نہیں اسی کو ہے سلطنت اور تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں رجوع کرنے والے عبادت کرنے والے سیر کرنے والے اپنے ہی رب کی تعریف کرنے والا پورا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دے دی لشکروں کو اکیلے۔

فائدہ : اس باب میں براء انس اور جابر رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ فِيْ إِحْرَامِهِ

محرم کے بیان میں جو احرام میں مرجائے

(۹۵۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَرَأَى رَجُلًا سَقَطَ مِنْ بَعِيرِهِ، فَوُقِصَ ، فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اِغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَ سِدْرٍ، وَ كَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ؛ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُهِلُّ أَوْ يُلَبِّي**)). (صحيح) الارواء (١٠١٦) احكام الجنائز (١٢-١٣) الروض النفير (٣٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں سو دیکھا ایک مرد کو کہ گر پڑا اپنے اونٹ پر سے سو ٹوٹ گئی اس کی گردن اور مر گیا اور وہ محرم تھا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہلاؤ اس کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور کفن دو اسی کے دونوں کپڑوں میں یعنی جو احرام میں پہنے تھا اور نہ چھپاؤ اس کا سر اس لیے کہ وہ تو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا لبیک پکارتا ہوا راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے یُهِلُّ فرمایا یا یُلَبِّي معنی دنوں کے ایک ہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا کہ جب محرم مر گیا تو اس کا احرام ٹوٹ گیا اور اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہیے جیسا غیر محرم کے ساتھ کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

۱۰۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْمُحْرِمَ يَشْتَكِي عَيْنَهُ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبْرِ

اس بیان میں کہ اگر محرم کی آنکھ دکھے تو ایلوے کا لیپ کرے

(۹۵۲) عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ ، اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَسَأَلَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : اضْمِدْهُمَا بِالصَّبْرِ ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَذْكُرُهُ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**اضْمِدْهُمَا بِالصَّبْرِ**)). (صحيح) صحيح ابى داؤد (١٦١٢)

ترجمہ: روایت ہے نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے سو پوچھا انہوں نے ابان بن عثمان سے تو فرمایا انہوں نے لیپ کردو اس پر ایلوے کا کہ میں نے سنا ہے عثمان بن عفان سے وہ ذکر کرتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لیپ کردو دکھتی آنکھوں پر ایلوے کا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر محرم کچھ دوا لگائے مگر اس میں خوشبو نہ ہو۔

❀❀❀❀
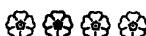
۱۰۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَأْسَهُ فِي إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ محرم احرام میں سر منڈائے تو اس پر کیا چیز واجب ہے

(۹۵۳) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ ، وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ ، وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ ، فَقَالَ : ((**أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ ؟**)) فَقَالَ نَعَمْ ، فَقَالَ : ((**احْلِقْ ، وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ**))- وَالْفَرَقُ : ثَلَاثَةُ آصُعٍ- ((**أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً**))، قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ : ((**أَوِ اذْبَحْ شَاةً**)). (صحيح) الارواء (۲۳۱/۴)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ نبی ﷺ ان پر سے گزرے حدیبیہ میں مکے میں داخل ہونے سے پہلے اور کعب احرام باندھے ہوئے تھے اور آگ سلگاتے تھے ہنڈیا کے نیچے اور جوئیں ان کے منہ پر چلی آتیں تھیں سو فرمایا آپ نے کیا اذیت دیتی ہیں تجھ کو یہ جوئیں تیری؟ عرض کیا ہاں سو فرمایا آپ نے سر منڈا ڈال اور کھانا کھلا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزہ رکھ تین دن یا ایک قربانی کر۔ کہا ابن ابی نجیح نے اپنی روایت میں اُنْسُكْ نَسِيكَةً کے عوض میں اِذْبَحْ شَاةً یعنی ذبح کر ایک بکری۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب بال مونڈے یا کپڑے پہنے جو اس کو جائز نہیں احرام میں پہننا یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ واجب ہے جیسا اوپر مروی ہو چکا ہے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۱۰۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرُّعَاةِ أَنْ يَّرْمُوا يَوْمًا ، وَ يَدَعُوا يَوْمًا

اس بیان میں کہ چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایک دن کنکریاں ماریں اور ایک دن چھوڑ دیں

(۹۵۴) عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرُّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا ، وَيَدَعُوا يَوْمًا.

(صحیح) الارواء (۱۰۸۰) صحیح ابی داؤد (۱۷۲۴ـ۱۷۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوالبداح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عدی سے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی چرواہوں کو کہ کنکریاں ماریں ایک دن اور چھوڑ دیں ایک دن۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے ابن عیینہ نے اور روایت کیا مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوالبداح بن عاصم بن عدی سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے چرواہوں کو کہ رمی کریں ایک دن اور چھوڑ دیں ایک دن اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

(۹۵۵) عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرُعَاةِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ، أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا- قَالَ مَالِكٌ: ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا- ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ. (صحيح) الارواء (۱۰۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوالبداح بن عاصم بن عدی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرانے والوں کو رات کو نہ رہنے کی یعنی منیٰ میں اس طرح کہ رمی کریں نحر کے دن پھر اکٹھا کرلیں دو دن کی رمی یوم نحر کے بعد پس رمی کرلیں ایک دن میں اور ان دونوں کی- کہا مالک نے گمان کیا میں نے کہ کہا راوی نے کہ پہلے دن رمی کرے پھر رمی کرے دن کوچ کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے جو مروی ہے عبداللہ بن ابوبکر سے- مترجم کہتا ہے کہ اجازت دی آنحضرت ﷺ نے کہ رات کو نہ رہیں منیٰ میں چرانے والے منیٰ میں تشریق کی راتوں میں اور اجازت دی کہ کنکریاں ماریں عید کے دن جمرہ عقبہ پر فقط پھر اس کے بعد دو دن کی رمی ایک دن میں کرلیں یعنی گیارھویں بارھویں کی رمی گیارھویں کو کرلیں اور امام مالک کا گمان یہی ہے کہ راوی نے ایسا ہی کہا یا گیارھویں بارھویں کی رمی بارھویں کو کرلیں باقی رہی چھوٹی رمی وہ بھی چاہیں تو یوم النفر میں کرلیں یا چھوڑ دیں کہ اس کا چھوڑنا بھی جائز ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۹ـ باب (إهلال الرجل كإهلال النبي ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کی طرف تلبیہ پکارنا

(۹۵۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((**بِمَا أَهْلَلْتَ؟**)) قَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَوْلَا أَنَّ مَعِي هَدْيًا، لَأَحْلَلْتُ**)).

(صحيح) (الارواء) الحج الكبير (١٠٠٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس یعنی حجۃ الوداع میں تو فرمایا آپ ﷺ نے تم نے کیونکر لبیک پکاری یعنی قران یا افراد یا تمتع کی کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لبیک پکاری میں نے ویسے ہی جیسی لبیک رسول اللہ ﷺ کی۔ فرمایا آپ ﷺ نے اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں احرام کھول ڈالتا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

۱۱۰۔ باب [ماجاء فی یوم الحج الأکبر]

حج اکبر کے دن کے بیان میں

(٩٥٧) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ ؟ فَقَالَ : ((يَوْمُ النَّحْرِ)).

(صحيح) (الارواء، صحيح ابى داؤد : ١٧٠٠، ١٧٠١)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دن حج اکبر کا کون سا ہے آپ ﷺ نے فرمایا دن نحر کا۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے یہاں سے بے وقوفی ان عوام کالانعام کی ظاہر ہوگئی جو کہتے ہیں کہ حج اکبر وہ ہے جس کا عرفہ بروز جمعہ واقع ہو۔

❀❀❀❀

(٩٥٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ. وَلَمْ يَرْفَعْهُ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے حج اکبر کا دن روز نحر ہے اور راوی نے اس کو مرفوع نہیں کیا۔

فائدہ: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور روایت ابن عیینہ کی جو موقوف ہے وہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے جو مرفوع ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا کئی حافظانِ حدیث نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

۱۱۱۔ باب [ماجاء فی استلام الرکنین]

حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کے بیان میں

(٩٥٩) عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ [زِحَامًا ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَفْعَلُهُ] فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ : إِنْ أَفْعَلْ ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ

مَسْحُهُمَا ، كَفَّارَةُ الْخَطَايَا))، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ ، كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ))۔ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيئَةً، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً))۔ (اسناده صحيح) (مشكاة المصابيح: ٢٥٨٠، التعليق الرغيب : ٢/١٢٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عبید بن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ابن عمر ٹھہرتے تھے دو رکنوں پر یعنی حجر اسود اور رکن یمانی پر سو کہا میں نے ان سے اے ابا عبدالرحمٰن تم ٹھہرتے ہو دو رکنوں پر ایسا ٹھہرنا کہ میں نے نہیں دیکھا کسی صحابی کو نبی ﷺ کے کہ ایسا ٹھہرتا ہو دو رکنوں پر سو فرمایا انہوں نے کیوں نہ کروں میں ایسا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ چھونا ان دونوں کا کفارہ ہے گناہوں کا اور سنا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے تھے جس نے طواف کیا اس گھر کا سات مرتبہ اور-گنا اس کو برابر ہے ایک غلام آزاد کرنے کے اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا ہے آدمی کوئی قدم یعنی طواف میں اور نہ اٹھاتا ہے دوسرا قدم مگر مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے ایک گناہ اور لکھتا ہے ایک نیکی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابن عبید کے باپ سے اور یہ حدیث حسن ہے۔

❁❁❁❁

۱۱۲۔ بَابُ[ماجاء فی الکلام فی الطواف]

طواف کے دوران میں کلام کرنے کے بیان میں

(٩٦٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ ، إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ ، فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ))۔ (صحيح) (الارواء : ١٢١، المشكاة : ٢٥٧٦، التعليق الرغيب : ٢/١٢١، التعليق على ابن خزيمة : ٢٧٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ طواف خانہ کعبہ کے گرد مثل نماز کے ہے مگر یہ کہ اس میں کلام کرتے ہو تم سو جو کوئی کلام کرے تو نہ بولے مگر اچھی بات۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے ابن طاؤس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں طاؤس سے وہ ابن عباس سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے، اور ہم مرفوع نہیں جانتے اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کہتے ہیں مستحب ہے کہ کلام نہ کرے آدمی طواف میں مگر بضرورت یا ذکر اللہ ہو یا علم کی بات۔

❁❁❁❁

۱۱۳۔ باب [ماجاء فی الحجر الأسود]

حجر اسود کے بیان میں

(٩٦١) عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْحَجَرِ : ((وَاللّٰهُ ! لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا ، وَ لِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ)).

(صحيح) (المشكاة : ٢٥٧٨، التعليق الرغيب : ٢/١٢٢، التعليق على ابن خزيمة : ٢٧٣٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کی فضیلت میں قسم ہے اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا قیامت کے دن اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھے گا ان سے اور ایک زبان ہوگی کہ بولے گا اس سے گواہی دے گا اس کے ایمان کی جس نے بوسہ دیا ہے اس کو اللہ کے واسطے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

١١٤ ۔ [باب: ادّهان المُحرِمِ بِالزّيت]

احرام کی حالت میں زیتون کا تیل لگانے کے بیان میں

(٩٦٢) عَنِ ابنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرِ الْمُقَتَّتِ. (ضعيف الاسناد) اس میں فرقد سنجی راوی ضعیف ہے۔ دارقطنی اور بخاری وغیرہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ بلکہ جمہور نے اس ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ تیل لگاتے تھے احرام میں اور وہ غیر مقتت تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے مقتت خوشبودار کو کہتے ہیں تو غیر مقتت بےخوشبو کا تیل ہوا اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فرقد سنجی کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے فرقد سنجی میں اور روایت کی ہے ان سے لوگوں نے۔

❀❀❀❀

۱۱۵۔ بَابُ [ماجاء فی حمل ماء زمزم]
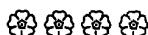
زم زم کا پانی ساتھ لے جانے کے بیان میں

(٩٦٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَ تُخْبِرُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَحْمِلُهُ.

(اسنادہ صحیح) (سلسلة احادیث الصحیحة : ۸۸۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ اٹھاتی تھیں آب زمزم کو یعنی اپنے ساتھ لے جاتی تھیں تبرکاً اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھاتے تھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۱۱۶۔ بابُ [أين يصلى اظهر يوم التروية]

آٹھ ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی جائے گی؟

(٩٦٤) عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ؟ قَالَ : بِمِنًى ، قَالَ : فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ : بِالْأَبْطَحِ ، ثُمَّ قَالَ : افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ. (صحيح) صحيح أبي داود (١٦٧٠)

ترجمہ: روایت ہے عبدالعزیز بن رفیع سے کہا انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرو مجھ سے جو یاد کیا ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو کہ ظہر کہاں پڑھی آپ نے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا انس رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں، پھر کہا میں نے عصر کہا پڑھی آپ نے جس دن کوچ کیا مکے سے کہا انس رضی اللہ عنہ نے ابطح میں اور تحقیق اس کی اوپر گزری۔ پھر کہا انس رضی اللہ عنہ نے تم وہاں نماز پڑھو جہاں پڑھیں تمہارے امیر الحاج یعنی یہ دونوں نمازیں دونوں مقاموں میں پڑھنا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب معلوم ہوتی ہے اسحاق ارزق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے۔

ابواب الجنائز

عن رسول اللہ ﷺ

جنازہ کے بیان میں (التحفۃ ٦)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ الْمَرَضِ

بیماری کے ثواب کے بیان میں

(٩٦٥) عَنْ عَائِشَةَ ؛ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً)). (صحيح) (الروض النضير : ٨١٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پہنچتی ہے مؤمن کو کوئی تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑھ کر مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ۔

فائدہ : اس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابوعبیدہ بن جراح اور ابوہریرہ اور ابوامامہ اور ابوسعید اور انس اور عبداللہ بن عمر اور اسد بن کرز اور جابر اور عبدالرحمٰن بن ازہر اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٩٦٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا

حَزَنٍ وَّلَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمِّ يَهُمُّهُ إِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ)).

(حسن صحيح) (الصحيحة : ٢٥٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کچھ نہیں پہنچتا مؤمن کو درد یا غم یا دکھ یہاں تک کہ فکر بھی کہ اس کو پریشان کرے مگر اتار دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے گناہ اس کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں کہا اور سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے میں نے نہیں سنا کسی روایت میں کہ فکر سے گناہ اترتے ہوں مگر اسی روایت میں اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

بیمار پرسی کے بیان میں

(٩٦٧) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان جب تک عیادت کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی برابر چنتا رہتا ہے کھجوریں جنت کی۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوموسیٰ اور براء اور ابوہریرہ اور انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی ابوغفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور سنا میں نے محمد سے کہ کہتے تھے جس نے روایت کی یہ حدیث ابوالاشعث سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسماء سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا یہ لفظ قِيْلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جناهَا یعنی پوچھا صحابیوں نے کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا آپ ﷺ نے اس کا میوہ چننا ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے خالد کی حدیث کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوالاشعث کا اور روایت کی بعض نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کی۔

❀❀❀❀

(٩٦٨) عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ ، وَ زَادَ فِيهِ:

قِيلَ : مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ : ((جَنَاهَا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوقلابہ سے وہ ابواشعث سے وہ ابواسماء سے وہ ثوبان سے وہ نبی ﷺ سے اسی طرح اور اس میں زیادہ ہیں یہ الفاظ کہ آپ سے پوچھا گیا: کیا ہے خرفہ جنت کا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کا میوہ چننا ہے۔

❀❀❀❀

(٩٦٩) **عَنْ** ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِي فَقَالَ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَسَنِ نَعُودُهُ ، فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسٰى فَقَالَ عَلِيٌّ : أَعَائِدًا جِئْتَ يَا أَبَا مُوسٰى أَمْ زَائِرًا ؟ فَقَالَ : لَا بَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : **((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ إِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ))**.

(صحيح : الاقوله "زائرًا" والصواب "شامتا" الصحيحة : ١٣٦٧، الروض : ١١٥٥) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ثویر راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پکڑا علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسین کی عیادت کریں سو پایا ہم نے ان کے پاس ابوموسیٰ کو اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے کیا تم عیادت کو آئے ہو اے ابوموسیٰ یا زیارت کو کہا انہوں نے میں عیادت کو آیا ہوں تو کہا علی رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مسلمان کی دن کے شروع میں مگر مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اول شب میں تو مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوگا اس کے لیے ایک باغ جنت میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور مروی ہے علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور بعض نے اس کو موقوف روایت کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا اور نام ابوفاختہ کا سعید بن علاقہ ہے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّي لِلْمَوْتِ

اس بیان میں کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے

(٩٧٠) **عَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَ قَدِ اكْتَوٰى فِي بَطْنِهِ فَقَالَ : مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيتُ ، لَقَدْ كُنْتُ مَا أَجِدُ دِرْهَمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي نَاحِيَةِ مِنْ بَيْتِي أَرْبَعُونَ أَلْفًا ، وَلَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا - أَوْنَهٰى - أَنْ نَتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا، گیا میں خباب کے پاس اور انہوں نے داغ دیئے تھے اپنے پیٹ میں یعنی کسی بیماری کے سبب سے سو فرمایا خباب نے میں کسی کو نہیں جانتا نبی ﷺ کے صحابیوں میں سے کہ اس پر آئی ہوں بلائیں جیسی مجھ پر آئیں اور میں تھا زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے نہیں پاتا تھا ایک درہم اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر منع نہ کیا ہوتا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے موت کی آرزو کرنے سے تو البتہ میں آرزو کرتا۔ یعنی روپے پیسے کے بہت ہونے کے ڈر سے آرزو موت کی کرتا اور یہ ان کا کمال زہد تھا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث خباب کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی کسی نقصان کے سبب سے جو اس پر آیا ہو بلکہ چاہیے ایسا کہے اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ (صحیح) (الاحکام الجنائز:۵۹) یعنی یا اللہ جیتا رکھ مجھ کو جب تک جینا میرا بہتر ہو اور وفات دے مجھ کو جب میری وفات بہتر ہو۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث، کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۹۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ. قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيْضِ

مریض کے لیے تعوذ کے بیان میں

(۹۷۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ: أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ؟)) قَالَ: ((نَعَمْ)). قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ)). (صحيح) الصحيحة (۲۰۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید سے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا محمد کیا تم بیمار ہو گئے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے ہاں تو پڑھی جبرئیل علیہ السلام نے یہ دعا بسم اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: اللہ کے نام سے

جھاڑتا ہوں میں تجھ سے وہ چیز جو تجھے تکلیف دے اور جھاڑتا ہوں فساد ہر نا پاک ذات کا اور حاسد کی نظر یعنی ٹوک کا اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھ کو اور اللہ شفا دے تجھ کو۔

❀❀❀❀

(۹۷۳) عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ ثَابِتٌ الْبَنَانِيُّ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ، فَقَالَ أَنَسٌ: أَفَلَا أَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلٰى. قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَاسِ أَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)).

(صحيح) الارواء (١٦٥٢) صحيح ابى داؤد (٢٠٤٨)

ترجمہ: روایت ہے عبدالعزیز بن صہیب سے کہا داخل ہوا میں اور ثابت بنانی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تو کہا ثابت نے اے ابا حمزہ میں بیمار ہوا سو کہا انس رضی اللہ عنہ نے کیا نہ پھونکوں میں تم پر دعا رسول اللہ ﷺ کی کہا انہوں نے ضرور پھونکیے تو پڑھا انس رضی اللہ عنہ نے اللھم ...... اخیر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ اے اللہ آدمیوں کے پالنے والے بیماریوں کے دور کرنے والے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے کوئی شفا دینے والا نہیں مگر تو ایسی شفا دے کہ باقی نہ چھوڑے کوئی بیماری۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابوسعید کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور پوچھی میں نے ابوزرعہ سے یہ حدیث اور کہا میں نے ان سے روایت عبدالعزیز کی جو مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث عبدالعزیز کی جو انس سے مروی ہے تو کہا ابوزرعہ نے دونوں صحیح ہیں کہ خبر دی ہم کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے اور عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

وصیت کی ترغیب کے بیان میں

(۹۷۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوْصِي فِيْهِ إِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ضرور ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گزریں اس پر دو راتیں اور اس کو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اس کی لکھی رہے اس کے پاس۔

فائدہ: اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

تہائی یا چوتھائی مال میں وصیت کرنے کے بیان میں

(٩٧٥) عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ : ((اَوْصَيْتَ ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : ((بِكَمْ؟)) قُلْتُ : بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ : ((فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ ؟)) قُلْتُ : هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ، قَالَ : ((أَوْصِ بِالْعُشْرِ)) قَالَ فَمَازِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ : ((أَوْصِ بِالثُّلُثِ، وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ)). قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ))

(صحيح) (الارواء : ٨٩٩) صحيح ابي داؤد (٢٥٥٠) ق محوه دون قوله : ((اوص بالعشر)) فهو ضعيف۔

ترجمہ: روایت ہے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا بیمار پرسی کو آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میں بیمار تھا سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا تم نے وصیت کی میں نے کہا ہاں پوچھا آپ ﷺ نے کتنے مال کی وصیت کی کہا میں نے سب مال کی کہ خرچ کیا جائے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پوچھا آپ ﷺ نے کیا چھوڑا تم نے اپنی اولاد کے لیے میں نے کہا وہ امیر ہیں مال والے۔تو فرمایا وصیت کرو مال کے دسویں حصہ کی یعنی نو حصے اولاد کے لیے چھوڑ دو کہا انہوں نے میں آپ کے فرمانے کو تھوڑا سمجھتا رہا یعنی کہتا رہا اللہ کی راہ میں اور مال بھی دینا چاہیے اتنے میں کیا ہوگا' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا وصیت کر تو تہائی مال کی یعنی دو حصے اپنی اولاد کے لیے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہے۔ابو عبدالرحمٰن نے کہا ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی مال میں سے بھی کم میں وصیت کرے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہائی بہت ہے یعنی ثلث سے کچھ کم ہی وصیت میں دینا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے لفظ کبیر کا اور روایت میں کثیر بھی آیا ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں وصیت نہ کرے آدمی ثلث سے زیادہ مال میں بلکہ مستحب ہے کہ ثلث بھی پورا نہ کرے' کہا سفیان ثوری نے کہ مستحب کہتے ہیں وصیت میں پانچواں حصہ کو یا چوتھے حصہ کو تہائی سے اور جس نے تہائی حصے کی وصیت کی اس نے کچھ نہ چھوڑا اور اس کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَلْقِينِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

جو حالت نزع میں ہو اسے تلقین کرے اور اس کے لیے دعا کرنے کے بیان میں

(٩٧٦) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)).

(صحيح) الارواء (٦٨٦) الروض (١١٢٥) الاحكام (١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سکھاؤ اپنے لوگوں کو جو نزع میں ہوں لا الہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ اور سعدی المریہ سے روایت ہے اور سعدی المریہ بیوی ہیں طلحہ بن عبید اللہ کی۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٩٧٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ أَوِالْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا ؛ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ)). قَالَتْ : فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ مَاتَ، قَالَ : ((فَقُوْلِيْ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهُ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً)). قَالَتْ : فَقُلْتُ : فَأَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ : رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ .

(صحیح) الروض (١١٩١) الاحکام (١٢)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچھی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے اس وقت آمین کہتے ہیں تمہاری دعا پر۔ کہا ام سلمہ نے پھر جب وفات پائی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے یعنی ان کے شوہر نے تو آئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ اباسلمہ نے انتقال فرمایا، تو فرمایا آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھ اَللّٰھُمَّ سے حسنۃً تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش دے مجھ کو اور اس کو یعنی شوہر کو اور اس کے بدلے میں مجھے اس سے بہتر عنایت کر۔ کہا ام سلمہ نے پھر جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنی رسول اللہ ﷺ سا شوہر ملا، کیا اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے شقیق وہ بیٹے ہیں سلمہ کے ابو وائل ان کی کنیت ہے قبیلہ بنی اسد سے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب ہے کہ حالتِ نزع میں لا الہ الا اللہ سکھا دیں اور بعض نے کہا جب ایک مرتبہ اس نے یہ کلمہ پڑھا تو پھر بار بار اس کے سامنے نہ پڑھیں جب تک کہ وہ کلام نہ کرے کہ شاید کہیں تنگ ہو کر انکار نہ کر بیٹھے، اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ جب ان کی وفات پہنچی تو ایک شخص ان کو تلقین کرنے لگا تو کہا اس سے ابن مبارک نے جب میں نے ایک بار یہ کلمہ پڑھا تو بعد اس کے کچھ نہ کیا تو میں اسی کلمہ پر ہوں یعنی غرض یہ ہے کہ جب بیمار ایک بار کلمہ پڑھ لے پھر اس کو تلقین ضروری نہیں ہاں اگر کچھ دنیا کی بات چیت کرے تو پھر تلقین ضرور ہے غرضیکہ کلمہ آخر کلام ہو میت کا اور عبداللہ بن مبارک کا کہنا ایسا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ داخل ہوا جنت میں۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

سکرات موت کے بیان میں

(۹۷۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ)).

(ضعيف) المشكاة (١٥٦٤) مختصر الشمائل المحمديه (٣٢٤) تخريج فقه اسيرة (٤٩٩) دفاع عن الحديث النبوى (٥٦۔٥٧) اس میں موسیٰ بن سرجس راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو قریب وفات کے کہ ان کے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا اور آپ ﷺ ہاتھ ڈالتے تھے اس پیالہ میں اور ملتے تھے اپنے منہ پر پانی پھر فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری سختیوں پر موت کی اور تکلیفوں پر موت کی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۹۷۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

(صحيح) (مختصر الشمائل المحمديه : ٣٢٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا میں کسی کی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھ کر آرزو نہیں کرتی جیسی دیکھی میں نے رسول اللہ ﷺ کی موت کی شدت۔

فائدہ : کہا یعنی ابوعیسیٰ نے پوچھی میں نے ابازرعہ سے یہ حدیث کہ عبدالرحمٰن بن علاء کون ہیں؟ کہا انہوں نے وہ بیٹے ہیں علاء بن لجلاج کے اور میں نہیں جانتا اس حدیث کو مگر اسی سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۹۸۰) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا ، وَلَا أُحِبُّ مَوْتًا كَمَوْتِ الْحِمَارِ)). قِيْلَ : وَمَا مَوْتُ الْحِمَارِ ؟ قَالَ : ((مَوْتُ الْفَجْأَةِ)). (ضعيف جدًا) (العلل المتناهية : ١٤٨٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حساب بن مصک ضعیف ہے۔ تقریب (۱۱۹۳)

ترجمہ: علقمہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن کی جان پسینہ بہنے کے ساتھ نکلتی ہے اور میں گدھے جیسی موت کو پسند نہیں کرتا۔ پوچھا گیا کہ گدھے کی موت کیا ہے؟ فرمایا: اچانک موت۔

۹۔ باب [فِي فَضْلِ حَسنَات طَرفَيِ اللّيل والنَّهَار]

(۹۸۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا إِلَى اللّٰهِ مَا حَفِظَا مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ ، فَيَجِدُ اللّٰه فِيْ أَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَفِيْ آخِرِ الصَّحِيْفَةِ خَيْرًا ، إِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ)). (ضعيف جدًا) (الضعيفة : ۲۲۳۹) اس میں تمام بن نجیح ضعیف ہے۔

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال لکھنے والے دونوں فرشتے (انسان کے) رات یا دن کے جو بھی عمل اللہ تعالیٰ کے پاس لے کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے صحیفے کے شروع اور آخر میں بھلائی ہی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بدنے کے لئے جو کچھ اس صحیفے کے بیچ ہے وہ معاف کر دیا ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ باب [ماجاء أن المومن يموت بصرق الجبين]

اس بیان میں کہ مومن پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے

(۹۸۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ)). (اسناده صحيح) الاحكام (ص ۳۵) مشكاة المصابيح (۱۶۱۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مؤمن مرتا ہے پیشانی کے پسینے کے ساتھ۔ یعنی جب مرتا ہے تو شدتِ سکرات سے پسینہ آجاتا ہے اور یہ کنایہ ہے فقط شدت سے خواہ پسینہ آئے یا نہ آئے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل حدیث نے کہا ہم نہیں جانتے کہ قتادہ نے عبداللہ بن بریدہ سے کچھ سنا ہو۔

۱۱۔ باب [الرجاء بالله والخوف بالزنب عند الموت]

موت کے وقت اللہ سے رحمت کی امید رکھنا اور گناہوں سے ڈرنا

(۹۸۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ : ((كَيْفَ تَجِدُكَ ؟)) قَالَ : وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَرْجُو اللّٰهَ وَ إِنِّيْ أَخَافُ ذُنُوْبِيْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ ، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)).

(اسناده حسن) احكام الجنائز (ص ۲۳) مشكاة المصابيح (۱۶۱۲) سلسلة احاديث الصحيحة (۱۰۵۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ داخل ہوئے ایک جوان کے پاس اور وہ سکرات موت میں تھا، تو فرمایا آپ نے کیا حال ہے تیرا اس نے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ ﷺ میں امید رکھتا ہوں اللہ سے یعنی رحمت اور مغفرت کی اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں جمع ہوتیں کسی بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں یعنی امید اور خوف ایسے وقت میں یعنی وقت موت میں مگر اللہ دیتا ہے اس کو جس کی امید رکھتا ہے یعنی رحمت اور مغفرت اور بچاتا ہے اس سے جس سے ڈرتا ہے۔ یعنی عذاب سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ثابت سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً یعنی انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

❀❀❀❀

۱۲۔ باب: ماجاء فی کراهیة النعی

اس بیان میں کہ کسی کی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے

(۹۸٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ. (ضعيف) (تخريج اصلاح المساجد : ١٠٨) اس میں ابی حمزہ راوی قوی نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ سے فرمایا بچو تم نعی سے اس لیے کہ نعی کفر کے کاموں میں سے ہے۔ کہا عبداللہ نے نعی پکارنا ہے میت کی موت کا یعنی فلاں شخص مر گیا اس کو آواز بلند پکارنا۔

فائدہ : اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے عبداللہ ابن ولید عدنی سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے اسی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نہیں ذکر کیا اس میں یہ لفظ والنعی اذان بالمیت اور یہ زیادہ صحیح ہے عنبسہ کی حدیث سے جو مروی ہے ابوحمزہ سے اور ابوحمزہ کنیت ہے میمون اعور کی اور وہ اہل حدیث کے نزدیک کچھ قوی نہیں ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے نعی کو اور نعی ان کے نزدیک یہی ہے کہ پکارے آدمیوں میں کہ فلانا مر گیا تاکہ لوگ اس کے جنازے پر حاضر ہوں اور کہا بعض علماء نے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کر دے اپنے قرابت والوں اور بھائیوں کو اور مروی ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کرے اپنے قرابت والوں کو۔

❀❀❀❀

(۹۸۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، نَحْوَهُ، وَ لَمْ يَرْفَعْهُ، وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ : وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ. (ضعيف) اس میں بھی ابی حمزہ میمون بن اعور راوی قوی نہیں۔

ترجمہ: عبداللہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے اور نہیں مرفوع کیا اس کو اور نہیں ذکر کیا ان الفاظ کا: والنعي أذان بالميت۔

(۹۸۶) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: إِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا، إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ نَعْيًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ. (حسن عند الالبانی) الاحکام (۳۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں بلال بن یحییٰ کا حذیفہ سے سماع محل نظر ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب مروں میں تو نہ خبر کرنا کسی کو اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بھی نعی میں داخل ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ منع فرماتے تھے نعی سے نعی کہتے ہیں کسی کی موت کے پکارنے کو کہ اس میں بے صبری وغیرہ پائی جاتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى

اس بیان میں کہ صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو

(۹۸۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى)). (صحيح) (أحكام الجنائز، ص ۲۲)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔ آخر تو سب کو صبر آ جاتا ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

(۹۸۸) عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ

میت کو بوسہ دینے کے بیان میں

(۹۸۹) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ، أَوْ قَالَ: عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

(صحيح عند الالبانی) المشكاة (۱۶۲۳) الارواء (۶۹۳) الاحكام (۲۰) مختصر الشمائل (۲۸۰) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند عاصم بن عبیداللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے بوسہ لیا عثمان بن مظعون کا اور وہ وفات پا چکے تھے اور آپ روتے تھے، یا کہا راوی نے کہ آنکھیں آپ کی آنسو بہاتی تھیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بوسہ لیا نبی ﷺ کا جب آپ وفات پا چکے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے کے بیان میں

(۹۹۰) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : تُوُفِّيَتْ إِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ، وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)). فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ ، فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ : ((أَشْعِرْنَهَا بِهِ)). قَالَ هُشَيْمٌ : وَفِي حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ- قَالَتْ : وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ. قَالَ هُشَيْمٌ : أَظُنُّهُ قَالَ فَأَلْقَيْنَهُ خَلْفَهَا. قَالَ هُشَيْمٌ : فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : وَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ)).

(صحيح) الارواء (۱۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے وفات پائی نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی نے یعنی زینب رضی اللہ عنہا نے سو فرمایا آپ ﷺ نے غسل دو ان کو طاق مرتبہ تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو اور غسل دو ان کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور ڈالو اخیر کے پانی میں کافور یا کچھ تھوڑا سا کافور۔ راوی کو شک ہے کہ کافور فرمایا یا شَیْئًا مِن کَافُورٍ فرمایا مطلب دونوں کا ایک ہے پھر جب فارغ ہو جاؤ تم یعنی غسل سے تو مجھ کو خبر دو۔ کہا ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے جب نہلا چکے ہم خبر دی ہم نے ان کو سو ڈال دیا انہوں نے ہماری طرف اپنے تہبند کو اور فرمایا اس کے بدن سے لگا دو اس کو۔ کہا ہشیم نے اور روایت میں اور لوگوں کی اور شاید مجھے معلوم نہیں ہشام بھی انہی میں ہوں، یہ بھی ہے کہ کہا ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے اور گوندھ دیا ہم نے ان کے بالوں کو تین چوٹیاں کر کے۔ کہا ہشیم نے گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی کہا راوی نے کہ ڈال دیا ہم نے ان کے بالوں کو ان کے پیچھے۔ کہا ہشیم نے پھر روایت کی ہم سے خالد نے لوگوں کے سامنے حفصہ اور محمد نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُمّ عطیہ نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم سے: پہلے ان کے داہنے عضو اور وضو کے اعضا دھوو۔

فائدہ : اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا غسل میت ایسا ہے جیسا غسلِ جنابت اور مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا غسل میت کی ہمارے نزدیک کچھ گنتی نہیں اور کوئی کیفیت معین نہیں ولیکن میت کو پاک کر دیویں۔ کہا شافعی نے البتہ قول مالک کا مجمل ہے کہ میت نہلایا جائے اور صاف کیا جائے پھر جب پاک صاف ہو جائے میت نرے پانی سے یا کسی اور چیز کے پانی سے یعنی جس میں بیری کے پتے وغیرہ پڑے ہوں تو کافی ہے اس کو ولیکن میرے نزدیک مستحب ہے کہ تین بار یا اس سے زیادہ نہلائیں اور تین بار سے کم نہ کریں اس لیے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہلاؤ اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر پاک صاف کر دیں میت کو تو تین بار سے کم میں کافی ہے اور نہیں گمان کیا شافعی نے کہ فرمایا نبی ﷺ کا کہ تین بار نہلاؤ یا پانچ بار مراد اس سے پاک کرنا ہے نہ عدد مقرر کرنا اور ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے اور وہ خوب جانتے ہیں معانی حدیث کے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ نہلایا جائے میت پانی اور بیری کے پتے سے اور اخیر میں کافور ہو۔

❀❀❀❀

١٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

میت کو مشک لگانے کے بیان میں

(۹۹۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَطْيَبُ الطِّيبِ ، الْمِسْكُ**)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب خوشبوؤں سے بہتر مشک کی خوشبو ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد اور شبابہ سے دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلید بن جعفر سے اسی حدیث کی مانند۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے میت کے مشک لگانا اور روایت کی یہ حدیث مستمر بن ریان نے بھی انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے مستمر بن ریان ثقہ ہیں اور خلید بن جعفر ثقہ ہیں۔

❀❀❀❀

(۹۹۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ : ((**هُوَ أَطْيَبُ طِيبِكُمْ**)). (صحیح)

ترجمہ: ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا مشک کے بارے میں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ خوشبو تمہاری سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے والے کے غسل کرنے کے بیان میں

(۹۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ، وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ))- يَعْنِي : الْمَيِّتَ-.
(صحيح) المشكاة (٥٤١) ألاحكام (٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہانا چاہیے اس کو جو غسل دے اور وضو کرنا چاہیے جو اٹھائے اس کو یعنی میت کو۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً انہی کا قول اور اختلاف ہے عالموں کا اس میں جو میت کو نہلائے تو کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے جو نہلائے میت کو اس کو بھی نہانا چاہیے اور بعض نے کہا وضو کرنا چاہیے اور مالک بن انس نے کہا مستحب ہے نہانا غسل میت کے بعد مگر واجب نہیں اور یہی کہا شافعی نے اور احمد نے کہا جس نے میت کو نہلایا امید ہے کہ اس پر غسل واجب نہ ہو لیکن وضو میں کم روایتیں آئی ہیں اور کہا اسحٰق نے وضو ضرور ہے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا نہ غسل کرے نہ وضو کرے میت کے نہلانے کے بعد۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۸۔ بَابُ : مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ

اس بیان میں کہ کفن کس طرح کا دینا مستحب ہے

(۹۹٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ)). (صحيح) الاحكام (٦٢) المشكاة (١٦٣٨) الروض (٤٠٧) مختصر الشمائل (٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہنو اپنے کپڑوں میں سے جو سفید رنگ ہوں اس لیے کہ وہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں اور کفن دو اسی میں سے اپنے مردوں کو۔

فائدہ : اس باب میں سمرہ اور ابن مبارک اور عائشہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب کہا ہے علماء نے اور کہا ابن مبارک نے میرے نزدیک مستحب ہے ان کپڑوں کا کفن دینا جس میں وہ نماز پڑھتا تھا۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے میرے نزدیک سب سے بہتر وہ کپڑے ہیں جو سفید رنگ کے ہوں اور مستحب ہے اچھا کفن دینا۔

۱۹۔ باب [أمر المؤمن بإحسان كفن أخيه]

مومن کو اپنے بھائی کو اچھی طرح کفن دینے کے حکم کے بیان میں

(۹۹۵) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ)).

(صحيح) (سلسله احاديث الصحيحة : ۱۴۲۵، أحكام الجنائز : ۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ولی ہو کوئی تم میں سے اپنے بھائی میت کا تو اچھی طرح کفن دے اس کو۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور کہا ابن مبارک نے کہا سلام بن مطیع نے آپ کے اس قول میں وَلْيُحَسِّنْ أَحَدُكُمْ كَفَنَ أَخِيهِ یعنی مراد اس سے صفائی اور سفیدی کپڑے کی ہے یہ نہیں کہ کپڑا قیمتی ہو۔

❁❁❁❁

۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی اکرم ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا

(۹۹۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلٰثَةِ أَثْوَابٍ بِيْضٍ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. قَالَ : فَذَكَرُوْا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ : فِي ثَوْبَيْنِ وَ بُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ : قَدْ أُوتِيَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ.

(اسناده صحيح) الاحكام (۶۳) الارواء (۷۲۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کفن دیا گیا نبی ﷺ کو تین کپڑوں میں کہ سفید تھے یمن کے نہ اس میں کرتا تھا نہ عمامہ۔ کہا راوی نے پھر ذکر کیا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ کہتے ہیں کہ کفن آپ کا دو کپڑے تھے اور ایک چادر کہ جس میں خط کھچے ہوئے تھے تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چادر لائے تھے لیکن پھیر دی اور کفن نہ دیا آپ ﷺ کو اس میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۹۹۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فِي نَمِرَةٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(حسن عند الالباني) (احكام الجنائز : ۵۹، ۶۰) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے کفن دیا حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے کو ان کی چادر میں ایک کپڑے میں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عباس سے اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور کفن میں نبی ﷺ کی روایتیں مختلف ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا اور سفیان ثوری نے کہا مرد کو چاہیے تین کپڑوں میں کفن دے ایک قمیص اور دو لفافے اور چاہے تین لفافوں میں کفن دے اور کافی ہے ایک کپڑا بھی اگر دو نہ ملیں اور دو بھی اگر تین نہ ملیں اور تین جبھی ہیں اگر میسر ہوں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کفن دے عورت کو پانچ کپڑوں میں۔

❁❁❁❁

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ

اہل میت کے گھر والوں کے لیے کھانا کے بیان میں

(۹۹۸) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ** قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**اِصْنَعُوْا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَ هُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ**)). (حسن) (المشكاة : ۱۷۳۹) الاحكام (۱۶۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہ جب آئی خبر جعفر کی شہادت کی تو فرمایا نبی ﷺ نے پکاؤ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا اس لیے کہ ان پر ایسی چیز آئی ہے کہ جس میں وہ مشغول ہیں یعنی رنج وملال۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا بعض علماء نے مستحب ہے اہل میت کے پاس ایسی چیز بھیجنا کہ ان کی مصیبت کٹ جائے یہی قول ہے شافعی کا اور جعفر بن خالد پوتے ہیں سارہ کے اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے ابن جریج نے۔ مترجم کہتا ہے جو ہمارے شہروں میں رواج ہے اہل میت کے ہاں کسی شہر میں کھچڑی اور چٹنی اور کہیں بازار کی روٹی اور کباب مولی اور پنیر وغیرہ بھیجتے ہیں اور اس کا حاضری نام رکھتے ہیں اس میں تعیین طعام بدعت ہے اگر کھانا مقرر نہ کریں جو میسر ہو سو بھیج دیں تو سنت ہے۔

❁❁❁❁
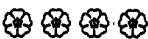
۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَ شَقِّ الْجُيُوْبِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

اس بیان میں کہ مصیبت کے وقت منہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے

(۹۹۹) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ**)). (صحيح) الارواء (۷۷۰) الاحكام (ص ۲۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہماری امت میں نہیں وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے گال اور پکارے کافروں کی طرح پکارنا یعنی ناشکری کی باتیں کرے مصیبت کے وقت۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ

اس بیان میں کہ نوحہ کرنا حرام ہے

(۱۰۰۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ- يُقَالُ لَهٗ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ- فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ وَ قَالَ: مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ ؟ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ)). (صحيح) (الاحكام : ۲۸، ۲۹)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ربیعہ اسدی سے کہا مر گیا ایک شخص انصار سے کہ انصار اس کو قرظہ بن کعب کہتے تھے سو لوگ نوحہ کرنے لگے اس پر سو آئے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اس کی اور کہا کیا کام ہے نوحے کا اسلام میں آگاہ ہو بے شک میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے جس پر نوحہ ہو اس پر عذاب ہے، رہتا ہے جب تک نوحہ ہوتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور ابوموسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابوہریرہ اور جنادہ بن مالک اور انس اور ام عطیہ اور سمرہ اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۰۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَرْبَعٌ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ : النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى- أَجْرَبَ بَعِيْرٌ فَأَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ- مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْأَوَّلَ ؟ وَالْأَنْوَاءُ : مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا)). (حسن) (الصحيحة : ۷۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چار چیزیں میری امت میں کفار کی رسموں میں سے ہیں نہ چھوڑیں گے اس کو عوام آدمی: ایک تو رونا پیٹنا چلانا ہے موت کے وقت' اور دوسرے طعن کرنا حسب اور نسب میں' اور تیسرے عدویٰ یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور یہ بولنا کہ کھجلی ہوئی ایک اونٹ کو سو لگ

گئی سواونٹوں کو کہ بھلا پہلے اونٹ کو کس کی لگی تھی۔ یہ آپ نے فرمایا کہ اگر کھجلی کھجلی والے اونٹ کے ملنے سے ہوتی ہے تو پہلے جس کو کھجلی ہوئی وہ کس سے ملا، چوتھے اور عقیدہ رکھنا پچھتروں کا کہ کہتے رہیں گے ہم پر مینہ برسا فلانے پچھتر سے یعنی فلانا ستارا فلانی جگہ آیا جب مینہ برسا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر بلند آواز سے رونے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۰۰۲) **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : **((اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))**. (صحيح) الأحكام (٢٨)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھروالوں کے اور ساتھیوں کے رونے سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے ایک قوم نے علماء سے رونا میت پر اور کہا ہے کہ جب اس کے گھر والے روتے ہیں تو ان کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے اور اسی حدیث پر ان کا مذہب ہے۔ اور ابن مبارک نے کہا مجھے امید ہے کہ اگر اس نے منع کیا ہو اور رو کتا رہا ہو رونے سے اپنی حیات میں تو شاید اس پر کچھ عذاب نہ ہو۔

❀❀❀❀

(۱۰۰۳) **عَنْ** مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ: وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهٰكَذَا كُنْتَ؟))**. (صحيح) التعليق الرغيب (٤/١٧٦) المشكاة (١٧٤٦)

ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے کہ خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی میت نہیں کہ مرے اور کھڑا ہو رونے والا اور کہے ہائے میرے پہاڑ ہائے میرے سردار یا مانند اس کے جیسے ہاتھی کا پاٹھا یا میرا لمبا سکھ مر گیا اور ایسی کفریات واہیات بکے مگر یہ کہ دو فرشتے گھونسے مارتے ہیں اس کے سینے میں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے۔

۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ علی الْمَيِّتِ

اس بیان میں کہ میت پر بغیر چیخنے چلائے رونا جائز ہے

(۱۰۰۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ، إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُوْدِيًّا: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَ إِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ)). (صحيح) (احكام الجنائز : ۲۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے، کہا راوی نے سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رحمت کرے اللہ عبداللہ پر انہوں نے جھوٹ نہیں بنائی یہ بات ولیکن وہم ہوگیا ان کو، یہ بات تو رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کے لیے فرمائی تھی کہ وہ مرگیا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میت پر تو عذاب ہو رہا ہے اور گھر والے اس کے رو رہے ہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابوہریرہ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں بھی یہی فرماتا ہے: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَى یعنی کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا یعنی زندہ کے رونے سے مردے پر عذاب کیوں ہونے لگا اس کا کیا قصور ہے اور یہی مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

❀❀❀❀

(۱۰۰۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ فَوَجَدَهُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ فَبَكَى، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَتَبْكِي، أَوَ لَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ ؟ قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ)) . وَ فِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا. (حسن)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہا سے کہ پکڑ لیا نبی ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ سو لے گئے ان کو اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس سو پایا ان کو کہ وہ اپنی جان دے رہے ہیں یعنی نزع روح میں ہیں سو لے لیا ان کو نبی ﷺ نے اور رکھ لیا اپنی گود میں اور رونے لگے۔ سو عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ آپ روتے ہیں اور آپ ہی منع کرتے تھے رونے سے فرمایا آپ ﷺ نے نہیں میں رونے سے منع نہیں کرتا تھا ولیکن دو احمق فاجر کی آوازوں سے منع کرتا تھا

ایک آواز رونے کی کسی مصیبت کے وقت اور نوچنا پیٹنا منہ کا اور پھاڑنا چیرنا گریبان کا دوسرے نوحہ کرنا چیخنا شیطان کا سا اور اس حدیث میں اور باتیں بھی ہیں۔
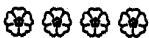
فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۱۰۰۶) عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَهَا: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: غَفَرَ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ: ((**إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا**)).

(صحیح) (الاحکام: ۲۸)

ترجمہ: روایت ہے عمرہ سے کہ انہوں نے خبر دی کہ سنا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان کے آگے ذکر کیا کسی نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے تو فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ بخشے ابی عبدالرحمٰن کو اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی بے شک انہوں نے کچھ جھوٹ اپنی طرف سے نہیں بنایا ولیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے حقیقت اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ایک یہودیہ پر کہ اس پر رونا ہو رہا تھا تو فرمایا آپ ﷺ نے یہ لوگ تو رو رہے ہیں اور اس پر عذاب قبر ہو رہا ہے یعنی یہ فرمانا آپ کا اسی کے لیے تھا نہ یہ کہ جو زندہ رووے اس کی میت پر عذاب ہو ہاں اگر میت وصیت کر گیا ہے کہ میرے اوپر خوب رونا اور رونے والیاں بلانا اور چیخنا چلانا تو اس پر بالاتفاق عذاب ہوگا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

جنازے کے آگے چلنے کے بیان میں

(۱۰۰۷) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

(صحیح) المشکاۃ (۱۶۶۸) الارواء (۷۳۹)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے منصور سے اور بکر کوفی اور زیاد سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے

انہوں نے اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما چلتے تھے جنازے کے آگے کہا۔ زہری نے اور خبر دی ہم کو سالم نے کہ ان کے باپ چلتے تھے آگے جنازہ کے۔ اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی مانند روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی مانند اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی ﷺ چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث مرسل اس میں زیادہ صحیح ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے عبدالرزاق سے کہتے تھے کہا ابن مبارک نے حدیث زہری کی جو مرسل ہے اس میں زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے، کہا ابن مبارک نے کہ گمان ہے مجھ کو کہ ابن جریج نے لے لی ہو یہ روایت ابن عیینہ سے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد سے جو بیٹے ہیں سعد کے اور منصور اور ابوبکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ سفیان بن عیینہ ہیں کہ روایت کی ان سے ہمام نے جنازے کے آگے چلنے میں سو بعض نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کہا آگے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

(۱۰۰۸) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔

(۱۰۰۹) عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ ، وَ عُمَرُ ، يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

(صحيح) المشكاة (١٦٦٨) الارواء (٧٣٩)

ترجمہ: زہری سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما وہ چلتے تھے جنازے کے آگے۔

(۱۰۱۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ.

(صحيح) الاحكام (٧٤) الارواء (١٩١/٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ چلتے تھے آگے جنازے کے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی۔

فائدہ : پوچھی میں نے یعنی مؤلف نے یہ حدیث محمد سے سو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا کی ہے محمد بن بکر نے اور مروی ہے یہ حدیث یونس سے انہوں نے روایت کی زہری سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سب چلتے تھے جنازے کے آگے۔ کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو سالم نے کہ باپ ان کے بھی آگے چلتے تھے جنازے کے کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں

(۱۰۱۱) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ ؟ قَالَ : **((مَادُوْنَ الْخَبَبِ، فَإِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ إِلَّا أَهْلُ النَّارِ، الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ، لَيْسَ مِهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا))**. (اسناده ضعيف) مشكاة المصابيح (١٦٦٩) اس میں یحییٰ بن عبداللہ لین الحدیث اور ابی ماجدہ راوی مجہول ہے۔ تقریب (۷۵۸۱)(۸۳۳۴)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جنازے کے پیچھے چلنے کو تو فرمایا آپ ﷺ نے دوڑنے سے ذرا کم چلنا چاہیے سو اگر نیک ہے جلدی پہنچاؤ گے تم اس کو یعنی قبر میں اور اگر وہ بد ہے تو نہیں دور کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے نہ اس کو پیچھے چھوڑنا چاہیے اور نہیں ہے اس کے ساتھ والوں میں جو اس سے آگے چلے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم ابن مسعود کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے ہیں ابو ماجد کی اس حدیث کو اور کہا محمد نے اور کہا حمیدی نے کہا ابن عیینہ نے پوچھا یحییٰ سے ابو ماجد کون ہے کہا انہوں نے ایک اڑتی چڑیا ہے کہ ہم سے روایت کی اس نے یعنی ایک مرد ہے مجہول الحال اس کا حال معلوم نہیں اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ اور یہی کہتے ہیں ثوری اور اسحاق اور ابو ماجد کا حال معلوم نہیں اور ان کی دو حدیثیں ہیں ابن مسعود سے اور یحییٰ امام بنی تیم اللہ کے ثقہ ہیں کنیت ان کی ابو الحارث ہے اور ان کو یحییٰ الجابر بھی کہتے ہیں اور یحییٰ المجبر بھی اور وہ کوفی ہیں روایت کی ان سے شعبہ نے اور سفیان ثوری اور ابو الاحوص اور سفیان بن عیینہ نے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّكُوبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

(۱۰۱۲) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ: ((أَلَا تَسْتَحْيُوْنَ ؟ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ)).

(ضعیف) أحكام الجنائز ص (۷۵) المشكاة (۱۶۷۲) اس میں ابی بکر ابن مریم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سوار تو فرمایا تم کو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے پیروں پر چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی مروی ہے ان سے موقوفاً بھی۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سواری پر چلنا بھی جائز ہے

(۱۰۱۳) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ، وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ يَسْعٰى وَ نَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ. (صحيح) (الاحكام : ۷۵)
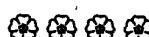
ترجمہ: روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کے اور آپ ایک گھوڑے پر سوار تھے وہ کودتا تھا اور ہم آپ کے گرد تھے اور آپ ﷺ اس کو چھوٹے چھوٹے قدموں سے لیے جاتے تھے۔

(۱۰۱۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَ رَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ.

(صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھرے گھوڑے پر سوار ہو کر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

جنازہ جلدی لے جانے کے بیان میں

(۱۰۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)). (صحیح) الاحکام (۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا جلدی لے چلو جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھ کر چلو اس لیے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلدی پہنچاؤ اس کو نیکی کی طرف اگر برے شخص کا ہے تو اتارو اس کو اپنی گردنوں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابوبکرہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي قَتْلَى أُحُدٍ وَ ذِكْرِ حَمْزَةَ

شہدائے احد اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے ذکر میں

(۱۰۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَآهُ قَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَقَالَ : ((لَوْ لَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بُطُونِهَا)). قَالَ : ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهُ فِيهَا فَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا مُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ. قَالَ : فَكَثُرَ الْقَتْلَى وَ قَلَّتِ الثِّيَابُ. قَالَ : فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ. قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُ عَنْهُمْ : ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا)). فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ. فَقَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ. (صحیح) (الاحکام : ۵۹، ۶۰) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس جنگ احد کے دن یعنی ان کی شہادت کے بعد اور کھڑے ہوئے ان کے پاس سو دیکھا انہیں کہ ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر نہ خفا ہوتیں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنے دل میں تو ان کو چھوڑ دیتا کہ کھا جاتے ان کو جانور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاتے جانوروں کے پیٹوں سے۔ کہا راوی نے پھر منگائی آپ ﷺ نے ایک چادر اور کفن دیا اس کو سو وہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے تھے سر پر کھل جاتے ان کے دونوں پیر اور جب کھینچتے پیروں پر سے تو کھل جاتا ان کا سر۔ کہا راوی نے پھر

شہید زیادہ ہوئے اور کپڑا کم۔ کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ ﷺ ان شہیدوں میں کون قرآن زیادہ پڑھا تھا سو جو قرآن زیادہ پڑھا تھا اس کو آگے رکھتے قبلے کی طرف یعنی قبر میں۔ کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سب کو رسول اللہ ﷺ نے اور ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو کہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ آخَرُ

دوسرا باب

(۱۰۱۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَ يَشْهَدُ الْجَنَازَةَ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ، وَ كَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ إِكَافُ لِيْفٍ.

(اسنادہ ضعیف) مختصر الشمائل المحمدیہ (٢٨٦) اس میں مسلم اعور ضعیف راوی ہے۔تقریب (۶۶۴۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ عیادت کرتے تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور بنی قریظہ کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا اس کی لڑائی کے دن آپ ﷺ سوار تھے گدھے پر کہ اس کی لگام کھجور کے چھال کی رسی سے بنی تھی اور اس پر زین بھی اس چھال کا تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے اور مسلم اعور ضعیف ہیں اور یہ مسلم بیٹے ہیں کیسان ملائی کے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ باب أَيْنَ تُدْفَنُ الْأَنْبِيَاءُ؟

انبیاء علیھم السلام کہاں دفنائے جاتے ہیں؟

(۱۰۱۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهِ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ : سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ : ((مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ))، فَدَفَنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ. (اسنادہ صحیح) (الاحکام : ۱۳۷، ۱۳۸. مختصر الشمائل : ۳۲۶)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی جھگڑے لوگ ان کے دفن میں سو کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں نے سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات کہ کبھی نہ بھولا میں اس کو فرمایا آپ نے نہیں قبض کرتا اللہ

تعالیٰ روح کسی نبی کی مگر اسی جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے بستر مبارک کی جگہ میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہیں حافظے کی طرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے، روایت کی ابن عباس نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۴۔ بَابُ آخَرُ

باب دوسرا

(۱۰۱۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ)).

(ضعيف) (المشكاة : ۱۶۷۸، الروض النضير : ۴۸۲) اس میں عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہے۔ میزان (۳/۲۳۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ذکر کرو اپنے مردوں کی بھلائیاں اور باز رہو ان کی برائیوں سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہتے تھے عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہیں اور روایت کی بعض نے عطاء سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور عمران بن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقدم ہیں عمران بن انس مکی سے۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْجُلُوْسِ قَبْلَ أَنْ تُوْضَعَ

جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں

(۱۰۲۰) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ: هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَقَالَ: ((خَالِفُوْهُمْ)). (حسن عند الالبانی) المشكاة (۱۶۸۱) الارواء (۳/۱۹۳) بعض محققین کہتے ہیں اس میں بشر بن رافع ضعیف ہے اور عبداللہ بن سلیمان بھی ضعیف ہے۔ تقریب (۳۳۶۹)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب ساتھ جاتے کسی جنازے کے تو نہ بیٹھتے جب تک جنازہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو سامنے آ گیا ایک عالم یہود کا اور کہا اس نے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں اے محمد ﷺ، سو بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا ان کی مخالفت کرو یعنی یہود کی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کچھ قوی نہیں حدیث میں۔
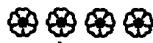
٣٦۔ بَابُ : فَضْلُ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتَسَبَ

مصیبت کے ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے

(١٠٢١) عَنْ أَبِي سِنَانٍ قَالَ : دَفَنْتُ ابْنِي سِنَانَ وَأَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ أَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ : أَلَا أُبَشِّرُكَ يَا أَبَا سِنَانٍ ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ : حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ : قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ : قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِي ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: أَبْنُوْا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)). (حسن عند الالبانی) (الصحيحة : ١٤٠٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عیسیٰ بن سنان ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسنان سے کہا دفن کیا میں نے اپنے بیٹے سنان کو اور ابوطلحہ خولانی بیٹھے تھے قبر کے کنارے پر پھر جب چاہا میں نے قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہوں نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دوں تجھ کو اے ابا سنان کہا میں نے کیوں نہیں کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے ضحاک بن عبدالرحمٰن عرزب نے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندے کا لڑکا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سو وہ کہتے ہیں ہاں، پھر فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ لے لیا تم نے پھل اس کے دل کا سو کہتے ہیں فرشتے ہاں پھر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے سو فرشتے کہتے ہیں تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا سو فرماتا ہے اللہ جل شانہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر جنت میں اور اس کا نام رکھو بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ میں تکبیر کہنے کے بیان میں

(١٠٢٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا. (صحيح) الاحكام (٨٩۔٩٠) الارواء (٧٢٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے نجاشی بادشاہ حبش کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں اللہ اکبر کہا چار بار۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور یزید بن ثابت زید بن ثابت کے بھائی ہیں اور وہ بڑے ہیں ثابت سے حاضر ہوئے جنگ بدر میں اور زید نہیں

حاضر ہوئے بدر میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٠٢٣) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلٰی قَالَ : كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا. (صحيح) الاحكام (١١٢)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا زید بن ارقم تکبیر کہا کرتے تھے ہمارے جنازوں کی نماز میں چار بار اور ایک بار تکبیر کہی انہوں نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھی ہم نے اس کی وجہ تو کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کہتے تھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا یہی مذہب ہے کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے اور کہا احمد اور اسحاق نے جب پانچ تکبیریں کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری کرے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٨۔ بَابُ: مَا يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

نماز جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں

(١٠٢٤) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِیْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِیْ أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَشْهَلِیُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا)). قَالَ يَحْيٰى : وَ حَدَّثَنِیْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ زَادَ فِيْهِ : ((اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ)).

(صحيح) الاحكام (١٢٤) المشكاة (١٦٧٥)

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابوابراہیم اشہلی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللھم سے اُنْثَانَا تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو' کہا یحییٰ نے اور روایت کی مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی مثل اور زیادہ کیا اس میں یعنی بعد أنثانا کے ان لفظوں کو اللھم من أحییته سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے تو زندہ رکھ اسلام کے کاموں میں یعنی نیک عملوں پر اور جس کو مارے تو ہم میں سے اس کو ایمان یعنی توحید پر۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور عائشہ اور ابوقتادہ اور جابر اور عوف بن ابی مالک رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوابراہیم کے باپ کی صحیح ہے اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی غیر محفوظ ہے اور عکرمہ اکثر وہم کرتے ہیں یحییٰ کی حدیث میں اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے یعنی یہی حدیث وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد کو کہتے تھے ان سب روایتوں میں صحیح زیادہ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے جو مروی ہے ابوابراہیم اشہلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور پوچھا میں نے نام ابوابراہیم اشہلی کا تو نہ جانا محمد نے۔

(۱۰۲۵) **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ)). (صحيح) الارواء (۱/۴۲) الاحكام (۱۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور وہ نماز پڑھتے تھے جنازے کی سو یاد کر لیا میں نے ان کی نماز میں سے ان کلمات کو اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور دھو دے اس کے گناہوں کو رحمت کے اولوں سے جیسا کپڑا دھویا جاتا ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن اسماعیل نے کہا سب روایتوں سے زیادہ صحیح اس باب میں یہی حدیث ہے۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۲۶) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (صحيح عند الالبانى) المشكاة (۱۶۷۳) ((صفة الصلاة)) الارواء (۷۳۱) الاحكام (۱۱۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابراہیم بن عثمان متروک الحدیث ہے۔تقریب (۲۱۵) البتہ اس کے بعد والی روایت (۱۰۲۷) بالکل صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے سورہ فاتحہ پڑھی نماز میں جنازے کی۔

فائدہ : اس باب میں ام شریک بھی روایت کرتی ہیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابوشیبہ واسطی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا سنت ہے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔

(۱۰۲۷) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ : إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جنازے کی نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ پڑھی سو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ تو سنت ہے راوی کو شک ہے کہ مِنَ السُّنَّةِ کہا یا تَمَامِ السُّنَّةِ مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اختیار کرتے ہیں سورہ فاتحہ پڑھنا تکبیر اولیٰ کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے نہ پڑھے سورہ فاتحہ جنازہ میں نماز جنازہ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا اور دعا کرنا میت کے لیے ہے اور یہی قول ہے ثوری وغیرہ کا اہل کوفہ سے۔

❀❀❀❀

۴۰۔ بَابُ : كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهُ
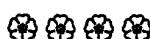
نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لیے شفاعت کرنے کے بیان میں

(۱۰۲۸) عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰی عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ)).

(عند الالباني حسن) (احكام الجنائز : ۱۲۸) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند ابی اسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو ان کی تین صفیں کر دیتے پھر کہتے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو بیوی ہیں رسول اللہ کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مالک بن ہبیرہ کی حسن ہے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے یہی حدیث اور داخل کر دیا انہوں نے مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے بیچ میں ایک شخص کو اور روایت ان کی یعنی جو اس سے پہلے مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک۔

❀❀❀❀

(۱۰۲۹) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَمُوْتُ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْا أَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهُ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ)). وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ : ((مِائَةٌ فَمَا فَوْقَهَا)). (صحيح) (الاحكام : ۹۸)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمانوں سے کوئی ایسا نہیں کہ مرے اور اس پر نماز جنازہ پڑھے ایک گروہ مسلمانوں کا کہ سو (۱۰۰) کو پہنچا ہو پھر شفاعت کریں اس کے لیے مگر شفاعت قبول کی جاتی ہے ان مسلمانوں کی اس میت کے لیے اور علی بن حجر نے اپنی روایت میں کہا مِائَةٌ فَمَا فَوْقَهَا یعنی نماز جنازہ پڑھنے والے سو ہوں یا اس سے زیادہ۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور موقوف روایت کیا اس کو بعض نے اور مرفوع نہ کیا۔

۴۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ عِنْدَ غُرُوْبِهَا

اس بیان میں کہ طلوع اور غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

(۱۰۳۰) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا : حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ، وَ حِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ، حَتّٰى تَمِيْلَ، وَ حِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ. (صحيح) الارواء (٤٨٠) الاحكام (١٣٠)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا انہوں نے تین گھڑیوں میں منع کرتے تھے ہم کو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے اور موتی کو دفن کرنے سے ایک تو جب آفتاب نکلے چمکتا ہوا جب تک بلند نہ ہو جائے دوسرے جب کہ قائم ہوتی دوپہر جب تک کہ زوال نہ ہو تیسرے جب آفتاب جھکے ڈوبنے کو جب تک غروب نہ ہو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے مکروہ کہتے ہیں نماز جنازہ کو ان گھڑیوں میں اور کہا ابن مبارک نے یہ جو آپ کی حدیث میں وارد ہوا أن نقبر فيهن مَوْتَانَا مراد اس سے نماز جنازہ ہے کہ نماز کے بغیر میت دفن نہیں ہوتا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب کے اور غروب کے اور ٹھیک دوپہر کو جب تک آفتاب ڈھل نہ جائے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا ان اوقاتِ مکروہ میں جو مذکور ہوئے نماز جنازہ پڑھنا کچھ مکروہ نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁

۴۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْأَطْفَالِ

بچوں کی نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۱) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ)). (صحيح) الاحكام (٨٣ـ٨٠)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جدھر چاہے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگوں نے سعید بن عبیداللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں نماز جنازہ پڑھی جائے لڑکے پر اگر چہ وہ بعد پیدا ہونے کے رویا بھی نہ ہو فقط اس کی صورت بن گئی ہو۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

۴۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

اس بیان میں کہ بچہ جب تک پیدا ہونے کے بعد رویا نہ ہو اس کی نماز نہ پڑھیں

(۱۰۳۲) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ)).

(صحيح عند الالبانی) الصحيحة (۱۵۳) الارواء (۱۷۰٤) الاحكام (۸۳) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابوالزبیر مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور لڑکا کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے جب تک وہ پیدا ہونے کے بعد روئے چلائے نہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث میں اضطراب ہے سو بعض نے تو روایت کی ہے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرفوعاً اور روایت کی اشعث بن سوار اور کئی لوگوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے جب تک وہ روئے نہیں اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔

❁ ❁ ❁ ❁

۴۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ. (صحيح) الاحكام (۱۰٦)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی سہیل بن بیضاء پر مسجد میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ کہا شافعی نے کہا امام مالک نے نہ نماز جنازہ پڑھے مسجد میں اور شافعی نے کہا پڑھے اور حجت پکڑا اس حدیث کو۔

۴۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ؟

اس بیان میں کہ مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

(۱۰۳۴) عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءُ وْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَقَالُوا: يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا. فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيرِ، فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَ مِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: اِحْفَظُوْا. (صحيح) الاحكام (۱۰۹) المشكاة (۱٦٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو غالب سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنازے کی ایک مرد کے سو کھڑے ہوئے انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس جنازہ کے سر کے برابر پھر ایک عورت کا جنازہ لائے اور وہ قریش میں سے تھی اور کہا لوگوں نے ابوحمزہ اس کی بھی نماز جنازہ پڑھو سو کھڑے ہوئے انس رضی اللہ عنہ اس جنازے کے بیچ میں یعنی عورت کی میت کے کمر کے مقابل سو کہا علاء بن زیاد نے ایسا ہی دیکھا تم نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوئے عورت کے جنازہ پر جہاں تم کھڑے ہوئے اور مرد کے جنازہ پر بھی جہاں تم کھڑے ہوئے تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا اس بات کو یاد رکھو۔
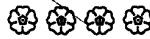
فائدہ : اس باب میں سمرہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے ہمام سے اسی کی مثل اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے تو اس میں وہم کیا سو کہا روایت ہے غالب سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ابو غالب سے ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث عبدالوارث بن سعد اور کئی لوگوں نے ابو غالب سے روایت ہمام کی مثل اور اختلاف ہے ابو غالب کے نام میں سو بعض نے کہا نافع ہے اور رافع بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❁❁❁❁

(۱۰۳۵) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا. (صحيح) الاحكام (۱۱۰)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے جنازہ کے بیچ میں یعنی کمر کے مقابل۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے بھی حسین معلم سے۔

❁❁❁❁

۴۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۶) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُولُ : ((أَيُّهُمَا أَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْاٰنِ؟)) فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَ لَمْ يُغَسَّلُوا. (صحيح) الاحكام (۴۵۔۱۴۶) الارواء (۷۰۷)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن کعب سے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی ان کو کہ نبی ﷺ اکٹھا کر دیتے تھے دو دو آدمیوں کو جو شہید ہوتے تھے احد میں ایک ایک کپڑے میں یعنی کفن کے پھر فرماتے تھے کون ان میں سے زیادہ قرآن یاد رکھتا تھا پھر جب اشارہ سے بتاتے کہ اس کو قرآن زیادہ یاد تھا تو اس کو آپ ﷺ قبر میں آگے رکھتے یعنی قبلے کی طرف اور فرماتے کہ میں گواہ ہوں ان کا قیامت کے دن یعنی ان کے ایمان اور وفاداری کا اور حکم کیا آپ ﷺ نے ان کے خون سمیت دفن کر دینے کا اور نماز بھی نہیں پڑھی ان پر اور نہ غسل دیا۔

فائدہ: اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی زہری نے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صغیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور کسی نے روایت کی جابر سے اور اختلاف ہے علماء کا شہید کے نماز جنازہ میں، سو بعض نے کہا اس کی نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور احمد اور کہا بعض نے کہ نماز پڑھی جائے شہیدوں پر اور دلیل لائے ہیں اس حدیث کو کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق۔

❀❀❀❀

۴۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۷) حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَرَأَى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ أَصْحَابَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ: مَنْ أَخْبَرَكَ ؟ فَقَالَ : ابْنُ عَبَّاسٍ. (صحيح) الاحكام (۸۷) الارواء (۷۳۶)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے شعبی نے کہا خبر دی مجھ کو اس نے جس نے دیکھا نبی ﷺ کو کہ آپ ﷺ نے دیکھا ایک قبر کو دور تو

صف باندھی آپ ﷺ کے اصحاب نے اور نماز پڑھی آپ نے اس قبر پر جنازہ کی سو کہا گیا شعبی سے کس نے خبر دی تم کو؟ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

فائدہ : اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابوہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابوقتادہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض علماء نے قبر پر نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔ اور کہا ابن مبارک نے جو میت بے نماز پڑھے دفن ہوگئی ہو اس کی قبر پر نماز پڑھ لیویں اور جائز کہا ابن مبارک نے نماز پڑھنا قبر پر اور کہا احمد اور اسحاق نے ایک مہینے کے اندر تک نماز جنازہ قبر پر جائز ہے اور ان دونوں نے کہا کہ اکثر ہم نے سنا ہے ابن مسیب سے کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی ام سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد۔

(۱۰۳۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ أُمَّ سَعْدٍ ، مَاتَتْ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ غَائِبٌ ، فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا ، وَقَدْ مَضَى لِذٰلِكَ شَهْرٌ. (ضعيف) (الارواء : ۳/ ۱۸۳، ۱۸٦) مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ام سعد رضی اللہ عنہا وفات پا چکی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کہیں تشریف لے گئے تھے پھر جب آئے تو ان پر نماز پڑھی ان کے مرنے کو مہینہ بھر ہو چکا تھا۔

❀❀❀❀

۴۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى النَّجَاشِيِّ

نبی اکرم ﷺ کے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)). قَالَ : فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ، وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ. (صحيح) الاحكام (۹۰) الارواء (۳/ ۱۷٦)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے تمہارا بھائی نجاشی مر گیا' سو کھڑے ہو گئے ہم اور صف باندھی ہم نے جیسے صف باندھتے ہیں میت کے پاس اور نماز پڑھی ہم نے ان کی جیسے نماز پڑھتے ہیں جنازے کی۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابوسعید اور حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث ابوقلابہ نے اپنے چچا ابی المہلب سے انہوں نے عمران بن حصین سے اور ابی المہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

۴۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیُ فَضُلِ الصَّلَاةِ عَلَی الُجَنَازَةِ

نماز جنازہ کی فضیلت کے بیان میں

(۱۰۴۰) عَنُ أَبِیُ هُرَیُرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنُ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ ، فَلَهُ قِیُرَاطٌ ، وَ مَنُ تَبِعَهَا حَتّٰی یُقُضٰی دَفُنُهَا ، فَلَهُ قِیُرَاطَانِ ، أَحَدُهُمَا أَوُ أَصُغَرُهُمَا : مِثُلُ أُحُدٍ)). فَذَكَرُتُ ذٰلِكَ لِابُنِ عُمَرَ، فَأَرُسَلَ إِلٰی عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنُ ذٰلِكَ فَقَالَتُ : صَدَقَ أَبُوُهُرَیُرَةَ فَقَالَ ابُنُ عُمَرَ: لَقَدُ فَرَّطُنَا فِیُ قَرَارِیُطَ كَثِیُرَةٍ. (صحیح) الاحکام (٦٧) الروض (١١٤٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو نماز جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور قیراط تول میں جو کا ہوتا ہے اور جو جنازہ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ اس کے دفن سے فراغت ہو جائے تو اس کے لیے دو قیراط بھر ثواب ہے ایک ان قیراط کا مثل کوہ احد کے ہے یا چھوٹا ان میں راوی کو شک ہے کہ اَحَدُھُمَا فرمایا یا اَصُغَرُھُمَا پھر راوی کہتا ہے کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تو انہوں نے پچھوا بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں تو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا۔

فائدہ : اس باب میں براء اور عبداللہ بن مغفل اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

۵۰۔ بَابُ آخَرُ

دوسرا باب

(۱۰۴۱) عَنُ أَبِی الُمُهَزِّمِ قَالَ: صَحِبُتُ أَبَا هُرَیُرَةَ عَشُرَ سِنِیُنَ ، سَمِعُتُهُ یَقُوُلُ : سَمِعُتُ رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوُلُ : ((مَنُ تَبِعَ جَنَازَةً ، وَ حَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَدُ قَضٰی مَا عَلَیُهِ مِنُ حَقِّهَا)). (ضعیف) (المشكاة : ١٦٧٠) اس میں ابوالمھزم یزید بن سفیان ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوالمہزم سے کہتے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں رہا دس برس تک تو سنا میں نے ان سے کہ فرماتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ جو پیچھے چلا جنازے کے اور اٹھائے اس کو تین بار یعنی تین بار کندھا دے

تو پورا کر چکا اس کا حق جو اس پر تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کی اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے ان کو شعبہ نے۔

❀❀❀❀

۵۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہونے کے بیان میں

(۱۰۴۲) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ ، فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوْضَعَ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم دیکھو جنازہ تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ پیچھے چھوڑ جائے وہ تم کو یا اتارا جائے کندھوں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید اور جابر بن سہیل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۰۴۳) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ ، فَقُوْمُوْا لَهَا ، فَمَنْ تَبِعَهَا ، فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوْضَعَ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ دیکھو تم تو کھڑے ہو جاؤ اور نہ بیٹھے جو جنازے کے ساتھ ہو جب تک جنازہ نہ اتارا جائے کندھوں سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جو شخص ساتھ ہو جنازے کے وہ نہ بیٹھے جب تک نہ اتارا جائے لوگوں کی گردنوں سے اور مروی ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم سے کہ وہ آگے چلے جاتے تھے جنازے کے اور بیٹھے رہتے تھے جب تک جنازہ ان کے پاس پہنچے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

۵۲۔ بَابُ : فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونے کے بیان میں

(۱۰۴۴) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؛ أَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ ، حَتّٰى تُوْضَعَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : قَامَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ. (صحیح) الاحکام (۷۷) الارواء (۷٤۱)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ذکر کیا جنازہ دیکھ کر کھڑے رہنے کا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے تو فرمایا سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پہلے کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ ﷺ پھر بیٹھنے لگے۔

فائدہ: اس باب میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں چار روایتیں ہیں تابعین سے کہ بعض ان کے بعض سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہا شافعی نے یہ بہت صحیح ہے اس باب میں اور یہ حدیث ناسخ ہے حدیث اول کی کہ جس کے لفظ یہ ہیں: اِذَا رَأَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا یعنی آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ اور احمد نے کہا چاہے کھڑے ہو چاہے نہ ہو اور سند لائے اس حدیث کو کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول جو اوپر مروی ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اس کا یہی مطلب ہے کہ اوّل اوّل آنحضرت ﷺ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے مگر پھر کھڑا ہونا چھوڑ دیا اور جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے

❀❀❀❀

۵۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ ((اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا))
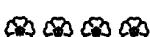
اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہے اور شق دوسروں کے لیے

(۱۰٤۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : ((اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا)). (صحیح عند الالبانی) الاحکام (۱٤۵) المشکاۃ (۱۷۰۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبدالاعلیٰ بن عامر کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لیے ہے۔ یعنی ظاہر یہ ہے کہ لحد انبیاء علیہم السلام کے لیے اور شق اوروں کے واسطے ہے۔

فائدہ: اس باب میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

۵۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا یَقُوْلُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ

اس دعا کے بیان میں جو میت کو قبر میں اتارتے وقت پڑھی جاتی ہے

(۱۰٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا أُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ قَالَ :۔ وقال أَبُو خَالِدٍ [مَرَّةً] إِذَا وُضِعَ الْمَیِّتُ

فِیْ لَحْدِهٖ قَالَ مَرَّةً: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) وَقَالَ مَرَّةً: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)). (صحیح) الاحکام (۱۵۲) المشکاۃ (۱۷۰۷) الارواء (۷۴۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب رکھتے تھے میت کو قبر میں یہ دعا پڑھتے تھے اور ابو خالد راوی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد میں تو یہ دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ یعنی قبر میں رکھتا ہوں میں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مغفرت اور مدد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی ملت یعنی طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یہ دعا روایت کی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب دونوں دعاؤں کا ایک ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ اور سندوں سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ روایت کی یہ ابو الصدیق ناجی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے بواسطہ ابو بکر الصدیق کے ابن عمر سے موقوفاً بھی۔

❀❀❀❀

۵۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ یُلْقٰی تَحْتَ الْمَیِّتِ فِی الْقَبْرِ
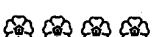
قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانے کے بیان میں

(۱۰۴۷) عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَلَّذِیْ أَلْحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَبُوْ طَلْحَةَ. وَالَّذِیْ أَلْقَی الْقَطِیْفَةَ تَحْتَهٗ شُقْرَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ جَعْفَرٌ وَأَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِیْ رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُقْرَانَ یَقُوْلُ: اَنَا وَاللّٰهِ طَرَحْتُ الْقَطِیْفَةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْقَبْرِ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے محمد سے کہا جس نے لحد کھودی رسول اللہ ﷺ کے لیے وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے بچھا دی چادر مبارک آپ ﷺ کی قبر میں آپ کے نیچے وہ شقران تھے غلام آزاد رسول اللہ ﷺ کے کہا جعفر نے اور خبر دی مجھ کو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے اللہ کی میں نے ہی بچھا دی چادر مبارک نیچے رسول اللہ ﷺ کی قبر میں۔ (اور یہ شاید اس لیے بچھا دی ہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نہ بچھائے کہ آپ ﷺ کا بستر خاص تھا)۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث شقران کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث۔

❀❀❀❀

(۱۰۴۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جُعِلَ فِیْ قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ قَطِیْفَةٌ حَمْرَاءُ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا بچھادی رسول اللہ ﷺ کی قبر میں چادر سرخ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوحمزہ قصاب سے جن کا نام عمران بن عطا ہے اور مروی ہے ابوحمزہ ضبعی سے کہ نام ان کا نصر بن عمران ہے اور دونوں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے یاروں میں سے ہیں اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ مکروہ ہے میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور دوسرے مقام میں محمد بن بشار کہتے ہیں کہ روایت کی ہم سے محمد بن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

قبروں کو زمین کے برابر کردینے کے بیان میں

(۱۰۴۹) عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ : أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ : أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ، وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ.

(صحیح) (الاحکام: ۲۰۷، الارواء: ۷۵۹، تحذیر المساجد: ۱۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابووائل سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابی الہیاج اسدی سے فرمایا کہ میں تم کو بھیجتا ہوں اس کام کے لیے جس کے واسطے نبی ﷺ نے مجھ کو بھیجا تھا کہ نہ چھوڑے تو کوئی قبر بلند مگر اس کو برابر کردے یعنی زمین کے اور نہ چھوڑے کسی تصویر کو بے مٹائے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ حرام کہتے ہیں قبر کے بلند کرنے کو زمین سے شافعی نے کہا میں حرام کہتا ہوں قبر کے بلند کرنے کو مگر زمین سے ایسی رہے کہ پہچانی جائے تا کہ اس پر کوئی چلے اور بیٹھے نہیں۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْوَطْئِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا [وَالصَّلَاةِ إِلَيْهَا]

اس بیان میں کہ قبروں پر چلنا، بیٹھنا اور ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا منع ہے

(۱۰۵۰) عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا)).

(صحیح) (الاحکام: ۲۰۹، ۲۱۰، تحذیر المساجد: ۳۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے قبروں پر نہ بیٹھو اور ان کی طرف نماز نہ پڑھو۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے اسی اسناد کی مانند حدیث مذکور کے روایت کی ہم سے علی بن حجر اور ابو عمار نے ان دونوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے انہوں نے ابو مرثد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس میں ابوادریس کا نام نہیں اور یہی صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا محمد نے ابن مبارک کی حدیث میں خطا کی ہے ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اس میں ابوادریس خولانی کا نام اور حقیقت میں روایت بسر بن عبداللہ سے ہے وہ روایت کرتے ہیں واثلہ بن اسقع سے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے کہ ابوادریس خولانی کا نام اس میں نہیں اور بسر بن عبیداللہ نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے۔

(۱۰۵۱) عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَ لَيْسَ فِيهِ : عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ: وَهٰذَا الصَّحِيحُ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اور نہیں ہے اس میں ابوادریس کا نام اور یہی صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۵۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

اس بیان میں کہ قبروں کو پختہ کرنا اور ان کے اردگرد یا اوپر نام وغیرہ لکھنا حرام ہے

(۱۰۵۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُبْنٰى عَلَيْهَا وَأَنْ تُوْطَأَ. (صحيح) (أحكام الجنائز : ۲۰۴، تحذير الساجد : ۴۰، الارواء : ۷۵۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے پختہ بنانے سے اور اس کے اوپر یا اس کے پاس لکھنے سے اور اس کے اوپر مکان یا گنبد بنانے سے اور اس پر چلنے سے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے اور بعض علماء نے کہ انہیں میں حسن بصری بھی ہیں قبر کے لیپنے کو جائز کہا ہے اور شافعی نے کہا اگر لیپیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

❁❁❁❁

۵۹۔ بَابُ : مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا کے بیان میں

(۱۰۵۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْأَثَرِ)). (ضعيف) (المشكاة : ۱۷۶۵) اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے گزرے رسول اللہ ﷺ مدینہ کی قبروں پر سو ان کے سامنے کیا اپنا منہ اور کہا اَلسَّلَامُ...... آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں سلام ہے تم پر اے قبر والو اللہ تعالیٰ بخشے ہم کو اور تم کو تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہیں۔

فائدہ : اس باب میں بریدہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۶۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کی اجازت کے بیان میں

(۱۰۵۴) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، فَزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)).

(صحيح) (الاحكام : ۱۷۸، ۱۸۸)

ترجمہ: روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تم کو منع کر چکا تھا قبروں کی زیارت سے تو اب اجازت ہوئی محمد ﷺ کو اس کی ماں کی قبر کی زیارت کی سو تم بھی قبروں کی زیارت کرو کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

فائدہ : مترجم: یہاں کئی باتیں سمجھنا اور بخوبی یاد رکھنا چاہیے اول یہ کہ ابتدائے اسلام میں زیارت قبور حرام تھی اور وجہ اس کی یہ تھی کہ لوگ شرک میں گرفتار تھے یہود و نصاریٰ تو قبروں کو مسجدیں بنا بنا کر نمازیں پڑھتے تھے سجدہ کرتے تھے دعائیں مانگتے تھے ناک رگڑتے تھے اوندھے پڑے رہتے تھے جھاڑیں دیتے تھے اعتکاف بیٹھتے تھے ان کی شان میں آپ ﷺ نے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ

اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ یعنی لعنت اور پھٹکار کرے اور اپنی رحمت سے مہجور کرے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کو کہ جنہوں نے سچے معبود کو چھوڑ کر انبیاؤں کی قبروں کو مسجود بنایا اور مسجدیں قرار دیا تو جب کتاب والوں کا یہ حال تھا تو اور امی لوگ مشرکین مکہ وغیرہ کا کیا حال پوچھتے ہو تو اس وقت میں حضرت محمد ﷺ نے نئے نئے مسلمانوں کو بالکل قبرستان میں جانا حرام کر دیا تھا کہ اپنی عادت معہود کے موافق بعض لوگ زیارت کے بہانے کھلے خزانے گور پرستی نہ کرنے لگیں یہ وجہ حرمت ہوئی تو جس زمانے میں یہ حالت ہویدا ہوا اور ایسی قوم ظاہر اور پیدا ہو کہ عوام گور پرستی کرنے لگیں تو اس وقت میں خواص پر بھی زیارتِ قبر حرام ہو جاتی ہے چنانچہ اب ویسا ہی زمانہ ہے کہ ہر ہر قبر پر ہزاروں ساجد جمع ہیں کہ مساجد میں بھی اتنے نہیں تو حکم حرمت کا اس علت کے ساتھ ہے جیسے شراب کی حرمت بعلت نشہ ہے پھر جس میں نشہ پایا جائے گا وہ حرام ہے اگرچہ نام اس کا شربت روح افزا یا لذت دلرُبا رکھیں۔ اسی طرح گور پرستی حرام ہے اگرچہ نام اس کا زیارت قبور رکھیں۔ دوسری بات یہ کہ علت حلال ہونے کی زیارت قبور کی خود آپ ﷺ نے اسی حدیث میں ارشاد فرمادی کہ زیارت قبور آخرت کو یاد دلاتی ہے تو ٹوٹی قبریں شکستہ بے مرمت ویرانہ میں جو واقع ہیں وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں حسرت و ندامت کا سبب ہوتی ہیں' اور جن قبروں پر عمدہ عمدہ غلاف ہزاروں روپے کے پڑے ہیں لاکھوں روپے کے جواہرات جڑے ہیں گنبد فیروزی بنا ہے لباس زردوزی پڑا ہے جب ایسا سامان شاہانہ ہے وہاں دنیا سے کسی کو بیزاری ہو تو عجب دیوانہ ہے اس کے دیکھنے سے تو اور ہوس بڑھتی ہے حرص دنیا دو چند ہوتی ہے تو وہاں علت حلت مفقود ہے بلکہ سامان حرمت سب موجود ہے کہ کوئی سجدہ کر رہا ہے کوئی لڑکا مانگتا ہے کوئی کہتا ہے پیر جی میرے بیٹے کو جلد بلاؤ کوئی کہتی ہے میرے خصم کو بیل بناؤ۔ کوئی صبح کو بے غسلی ٹانگ پھسلی چلی آتی ہے ہاتھ میں ملیدہ ہے سر پر صندل کہ حضرت کے پاس جاؤں تو دروازۂ رزق کھلے لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ ایسی زیارت کو آنحضرت ﷺ ملاحظہ فرماتے تو کفر کا حکم دیتے حلال و حرام کدھر کا اللهم اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين آمين' انتہیٰ۔ اس باب میں ابوسعید اور ابن مسعود اور ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ زیارت قبور میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی اگر وجہ مضائقہ نہ پائی جائے۔ اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ

عورت کے لیے قبروں کی زیارت کے بیان میں

(١٠٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ : تُوُفِّيَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ قَالَ : فَحُمِلَ إِلٰى مَكَّةَ

فَدُفِنَ فِيهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ: لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا
لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَازُرْتُكَ. (ضعیف) (المشكاة: ١٧١٨)

اس میں ابن جریج راوی مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا انہوں نے جب وفات پائی عبدالرحمٰن نے جو بیٹے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے، بھائی ہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے موضع حبشی میں کہ مکے کے قریب ہے۔ کہا راوی نے پھر اٹھالائے ان کو مکے میں اور دفن کیا اسی میں پھر جب آئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو گئیں عبدالرحمٰن کی قبر پر اور پڑھیں یہ دو بیتیں۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم دونوں ایسے تھے جیسے دو ہم نشین بادشاہ جزیمہ کے کہ ایک ساتھ رہے برسوں زمانے میں یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کہ کبھی جدا نہ ہوں گے پھر جب ہم جدا جدا ہو گئے تو گویا کہ میں اور مالک، باوصف مدتوں ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتھ نہیں رہے۔ پھر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر میں ہوتی تو تم کو وہیں دفن کرواتی جہاں تم مرے تھے اور اگر وقت موت میں تمہیں دیکھ لیتی تو اب کبھی قبر پر نہ آتی۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٢۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

عورت کے لیے قبروں کی زیارت حرام ہونے کے بیان میں

(١٠٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ.

(حسن) الاحكام (١٨٥) الارواء برقم (٧٦٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی عورتوں کو جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم قبل رخصت دینے کے تھا جب آپ ﷺ نے رخصت دی تو عورتوں کو بھی رخصت ہوگئی مردوں کے ساتھ۔ اور بعض نے کہا نہیں بلکہ عورتوں کو زیارت قبور مطلق حرام ہے کہ ان کو صبر کم ہوتا ہے اور رونا پیٹنا چیخنا چلانا بہت۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

رات کو دفن کرنے کے بیان میں

(١٠٥٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ، فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ : ((رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ)) وَ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. (ضعیف) (المشکاة : ١٧٠٦،
لکن موضع الشاهد منه حسن ((احكام الجنائز)) : ١٤٢) اس میں یحییٰ بن یمان سئی الحفظ اور حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔ نصب الرایہ (٢/ ٣٠٠) نیز منہال بن خلیفہ کو ابن معین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ اترے ایک قبر میں رات کو اور چراغ جلایا گیا آپ کے لیے سو لیا اس میت کو قبلے کی طرف اور کہا رحمت کرے اللہ تجھ پر تو بہت نرم دل رونے والا تھا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنے والا اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھی۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ بڑے بھائی ہیں زید بن ثابت کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور کہا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں رکھیں اور بعض نے کہا کہ سرہانے کی طرف سے رکھ کر قبر میں کھینچ لیں اور رخصت دی بعض علماء نے رات کو دفن کرنے کی۔

❁ ❁ ❁ ❁

٦٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ
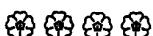
میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنے کے بیان میں

(١٠٥٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : مُرَّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَجَبَتْ)) ثُمَّ قَالَ : ((أَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ)). (صحیح) الاحکام (٤٤۔٤٥)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گزرا رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ سو صحابہ نے اس کی بھلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی یعنی میت کے لیے پھر فرمایا صحابیوں سے تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں یعنی جسے تم سب مل کر اچھا کہو وہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک جسے برا کہو وہ برا ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور کعب بن عجرہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۰۵۹) عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا. فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ. فَقُلْتُ لِعُمَرَ: وَ مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: أَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةٌ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))، قَالَ: قُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)) قَالَ وَ لَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوَاحِدِ. (صحیح) (الاحکام: ۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابواسود دیلی سے کہا انہوں نے آیا میں مدینے میں سو میں بیٹھا تھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سو گزرے لوگ ایک جنازہ لے کر سو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واجب ہوگئی سو کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا چیز واجب ہوگئی کہا انہوں نے: میں بھی وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کے لیے نیک گواہی دیں تین آدمی مگر واجب ہوجاتی ہے اس کے لیے جنت پھر کہا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ اگر دو آدمی گواہی دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا دو بھی خیر اور ایک آدمی کی گواہی ہم نے نہیں پوچھی رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

❀❀❀❀

۶۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

اس کے ثواب کے بیان میں جس کا بیٹا فوت ہو جائے

(۱۰۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)). (صحیح) الظلال الجنة (۸۶۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین لڑکے مر گئے ہوں اور پھر اس کو دوزخ کی آگ لگے مگر اتنی کہ جس میں قسم اتر جائے۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابوذر اور ابن مسعود اور ابوثعلبہ اشجعی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابوسعید اور قرہ بن ایاس مزنی اور ابوثعلبہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور ابوثعلبہ کی رسول اللہ ﷺ سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور وہ ابوثعلبہ خشنی نہیں ہے یعنی اور شخص ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

(١٠٦١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهُ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ)). قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ.قَالَ: ((واثنين)). فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّآءِ: قَدَّمْتُ وَاحِدًا؟قَالَ: ((وَوَاحِدًا، وَلٰكِنْ إِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى)). (اسناده ضعيف) مشكاة المصابيح (١٧٥٥) التعليق الرغيب (٣/٦٣) اس میں ابوعبیدہ کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔نیز ابو محمد مدنی محمد بن خطاب مجہول ہے۔تقریب (٥٨٣٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے آگے مر گئے تین لڑکے یا تین لڑکیاں ایسے کہ جوانی کو نہ پہنچے تھے تو ہوں گے وہ اس کے لیے ایک مضبوط قلعہ دوزخ سے بچانے کو سو ابوذر نے کہا میں دو لڑکے آگے بھیج چکا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا دو بھی کافی ہیں قلعہ ہونے کو پھر کہا ابی بن کعب نے جو سردار ہیں سب قاریوں کے میں نے بھی ایک لڑکا آگے بھیجا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایک بھی قلعہ ہوسکتا ہے مگر یہ قلعہ جب ہوں گے کہ پہلے مرنے کے ساتھ ہی صبر کرے اور نہ چیخے چلائے نہ کپڑے پھاڑے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ابوعبیدہ نے نہیں سنا اپنے باپ سے کچھ بھی۔

❀❀❀❀

(١٠٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)). فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِّنْ أُمَّتِكَ ؟ قَالَ : ((وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَامُوَفَّقَةُ)) قَالَتْ : فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِيْ لَمْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ)). (ضعيف عند الالبانى) (التعليق الرغيب : ٣/٩٣، المشكاة : ١٧٣٥) اس میں عبد ربه بن بارق حنفي کو امام نسائی نے ضعیف کہا ہے۔حافظ تقریب میں کہتے ہیں سچا ہے مگر غلطیاں کرتا ہے۔مزید دیکھیں((ضعيف الجامع الصغير))بعض محققین نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس کے دو لڑکے آگے مرے ہوں اور اس کے میر منزل ہوں میری امت سے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بسبب ان کے بہشت میں۔سو عرض کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور جس کا ایک میر منزل ہو آپ ﷺ کی امت سے یعنی ایک لڑکا مرا ہو تو فرمایا آپ ﷺ نے ایک بھی کافی ہے اے نیک توفیق دی گئی عورت۔پھر عرض کیا انہوں نے جس کا کوئی میر منزل نہ ہو آپ ﷺ کی امت سے تو فرمایا آپ ﷺ نے میں میر منزل ہوں اپنی امت کا کسی کی جدائی کی تکلیف ان کو ایسی نہیں جیسی میری جدائی کی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد ربہ بن بارق کی روایت سے اور روایت کی

ان سے کئی اماموں نے حدیث کے روایت کی ہم سے احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبدربہ بن بارق سے۔سوذکر کی حدیث اسی کی مانند اور سماک بن ولید حنفی کی کنیت ابوزمیل حنفی ہے۔

❀❀❀❀

٦٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشُّهَدَآءِ مَنْ هُمْ

اس بیان میں کہ شہید کون لوگ ہیں؟

(١٠٦٣) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الشُّهَدَآءُ خَمْسٌ: الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)).** (صحيح) (الاحكام : ٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید پانچ ہیں یعنی ایک طاعون یعنی وبا سے مرے، دوسرا جو پیٹ چل کر دستوں سے مرے، تیسرا جو ڈوب کر مرے، چوتھا جو دب کر یا دیوار یا مکان کے نیچے مرے، پانچواں جو اللہ کی راہ میں جہاد میں مرے۔

فائدہ : اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلمان بن صرد اور ابوموسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٠٦٤) **عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ۔اَوْخَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ: أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ))؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: نَعَمْ.** (صحيح) (الاحكام : ٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ابواسحاق سبیعی سے کہا انہوں نے کہا سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے کہا سلیمان سے کیا سنا نہیں تم نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جس کو مارا پیٹ نے یعنی ہیضہ یا بدہضمی یا کسی عارضہ سے پیٹ کے مر گیا تو اس پر عذاب نہ ہوگا قبر میں؟ سو کہا کسی نے ان دونوں میں سے یعنی سلیمان نے یا خالد نے: ہاں بے شک سنا ہے میں نے آپ سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور مروی ہے اس سند سے بھی۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

اس بیان میں کہ طاعون سے بھاگنا منع ہے

(١٠٦٥) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ : ((بَقِيَّةُ رِجْزٍ أَوْ عَذَابٍ أُرْسِلَ إِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ، فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا طاعون کا اور فرمایا وہ ایک ٹکڑا بچا ہوا ہے اس عذاب سے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر سو جب کسی زمین میں طاعون ہوئے اور تم بھی اس میں ہو تو اس میں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں ہو اور تم اس میں نہ ہو تو اس زمین میں داخل نہ ہو۔ اور راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے رجز فرمایا یا عذاب معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ : اس حدیث میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبدالرحمٰن بن عوف اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مَنْ أَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ

اس بیان میں کہ جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے

(١٠٦٦) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ وَ مَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو اللہ کو ملنا چاہے اللہ بھی اس کو ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کا ملنا برا جانے اللہ بھی اس کے ملنے کو برا جانے۔

فائدہ : اس باب میں ابوموسیٰ اور ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٠٦٧) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَ مَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ)). قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: ((لَيْسَ كَذٰلِكَ، وَ لٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ رِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ، أَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ، وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَ سَخَطِهِ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اسے ملنا چاہے اور جو اللہ کے ملنے سے ناخوش ہو اللہ بھی اس کے ملنے سے ناخوش ہو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ ہم سب برا جانتے ہیں موت کو یعنی کسی کا دل موت کا راغب نہیں آپ ﷺ نے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب مؤمن کو بشارت ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور خوشی اور جنت کی چاہتا ہے اللہ کا ملنا اور اللہ بھی مشتاق ہوتا ہے اس کے ملنے کا اور کافر کو جب بشارت ہوتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو برا جانتا ہے اللہ کے ملنے کو اور اللہ بھی دوست نہیں رکھتا اس کے ملنے کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٩۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّقْتُلُ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ جو خودکشی کرے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے

(١٠٦٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. (اسناده صحيح) الاحكام (٨٤)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے مار ڈالا تھا اپنے آپ کو تو اس پر نماز نہ پڑھی نبی ﷺ نے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعض نے کہا نماز پڑھی جائے ہر شخص پر کہ جس نے نماز پڑھی ہو قبلے کی طرف اگرچہ اس نے اپنے آپ کو بھی مارا ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحاق کا اور احمد نے کہا نماز نہ پڑھے اس کی جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑھ لیں۔

٧٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ الصلاة على الْمَدْيُوْنِ

مقروض دار کی نماز جنازہ کے بیان میں

(١٠٦٩) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا)). قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ: هُوَ عَلَيَّ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((بِالْوَفَآءِ))؟[قَالَ: بِالْوَفَآءِ]. فَصَلّٰى عَلَيْهِ.

(صحيح) أحكام الجنائز (٨٥)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ سنا میں نے عبداللہ بن ابوقتادہ سے کہ بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک مرد کا جنازہ لائے کہ نماز پڑھیں اس پر سو نبی ﷺ نے اپنے صحابیوں سے فرمایا تم نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر اس لیے کہ وہ قرض دار ہے یعنی میں نہیں پڑھوں گا۔ کہا ابوقتادہ نے وہ قرض میرے اوپر ہے میں ادا کروں گا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پورا قرض لیا ہے تم نے اپنے ذمہ پر عرض کیا کہ پورا پھر نماز پڑھی آپ ﷺ نے اس پر۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوقتادہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

(١٠٧٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى، عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَقُوْلُ : ((هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَآءٍ ؟)) فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَآءً صَلّٰى عَلَيْهِ. وَ إِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ : ((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ)). فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ : ((أَنَا أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ تَرَكَ دَيْنًا، فَعَلَيَّ قَضَآءُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ)).

(صحيح) احكام الجنائز (٨٦) الارواء (١٤٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسے مرد کا جنازہ لاتے کہ اس پر قرض ہوتو آپ ﷺ فرماتے تھے کیا چھوڑ گیا ہے یہ اپنے قرض کے برابر کچھ مال متاع پھر اگر لوگ بولتے کہ ہاں یہ چھوڑ گیا ہے اتنا مال کہ قرض ادا ہو جائے گا تو اس پر نماز پڑھتے اور نہیں تو فرماتے مسلمانوں کو کہ تم نماز پڑھ لو اپنے بھائی پر پھر جب اللہ تعالیٰ نے بہت فتوحات عنایت کیں اور مال غنیمت کا آیا تو کھڑے ہوئے آپ یعنی منبر پر اور فرمایا کہ میں بہتر ہوں مؤمنوں کے حق میں ان کی ذات سے بھی زیادہ سو جو مؤمن مر جائے اور قرض چھوڑ جائے میرے ذمے پر ہے اس کا ادا

کرنا اور جو چھوڑ جائے مال ومتاع تو اس کے وارث لے لیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن بکیر اور کئی لوگوں نے لیث بن سعد سے۔

❀❀❀❀

۷۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

قبر کے عذاب کے بیان میں

(۱۰۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ. أَوْ قَالَ: أَحَدُكُمْ. أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا : الْمُنْكَرُ، وَالْآخَرُ: النَّكِيْرُ. فَيَقُوْلَانِ : مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ ؟ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ : هُوَ عَبْدُاللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ. أَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كَانَ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُلَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُوْلُ: أَرْجِعُ إِلٰى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ ؟ فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِي لَا يُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ. وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ : سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا أَدْرِي. فَيَقُوْلَانِ : قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ : الْتَئِمِي عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، فَتَخْتَلِفُ فِيْهَا أَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ)). (حسن) (المشكاة : ۱۳۰، الصحيحة : ۱۳۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب قبر میں رکھا جاتا ہے میت یا فرمایا ایک تم میں کا آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھوں والے کہتے ہیں ایک کو ان میں سے منکر اور دوسرے کو نکیر سو دونوں اس میت سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے باب میں یعنی اللہ کے پیغمبر ﷺ کو پھر کہتا ہے وہ جو کہتا تھا کہ وہ بندے ہیں اللہ کے (اور رسول اس کے ہیں' گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور البتہ محمد ﷺ بندے اس کے) اور رسول اس کے ہیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ایسا ہی کہے گا پھر کشادہ کی جاتی ہے اس قبر ستر گز طول میں اور ستر گز چوڑائی میں پھر نور بھر دیا جاتا ہے اس میں اور کہا جاتا ہے سو تا رہ سو وہ بندہ کہتا ہے اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور ان کو بھی خبر دوں یعنی ایسے عملوں کی جو میں نے کیے تھے تا کہ وہ بھی اس نعمت کو پاویں۔ سو وہ فرشتے کہتے ہیں سو تا رہ جیسے دلہن سوتی ہے کہ کوئی نہیں جگاتا ہے اس کو مگر جو سب گھر والوں سے پیارا ہو یعنی خاوند اس کا یہاں

تک کہ اٹھائے تجھے اللہ تیری اس خواب گاہ سے۔ یہ حال مؤمن کا ہے اور اگر وہ میت منافق ہوتا ہے تو فرشتوں سے کہتا ہے سنتا تھا میں آدمیوں سے جو وہ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ معلوم نہیں وہ فرشتے کہتے ہیں ہم کو معلوم تھا تو ایسا ہی کہے گا پھر حکم ہوتا ہے زمین کو کہ دبوچ لے اس کو اور وہ دبوچ لیتی ہے اس کو سو ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہتا ہے جب تک اٹھائے اس کو اللہ اس کے پڑے رہنے کی جگہ سے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابوایوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابوسعید رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ یہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے قبر کے عذاب کو۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۱۰۷۲) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ [بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ] فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ يُقَالُ : هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).** (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب مرتا ہے کوئی میت دکھائی جاتی ہے اس کو رہنے کی جگہ اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت کی جگہ دیکھ لیتا ہے اور اگر دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ کی جگہ دیکھ لیتا ہے پھر اس سے کہتے ہیں یہ تیری جگہ ہے جب اٹھائے گا تجھ کو اللہ قیامت کے دن۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا

مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے بیان میں

(۱۰۷۳) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)).** (ضعيف) الارواء (۷۶۵) المشكاة ۱۷۳۷) احكام الجنائز (۱۶۳) اس میں علی بن عاصم راوی ضعیف ہے۔ الميزان (۳/۱۳۶)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو تسلی اور تسکین اور دلاسا دے کسی مصیبت زدہ کو یا جس کا کوئی مر گیا ہو تو اس کو بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسا اس مصیبت زدہ کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع مگر علی بن عاصم کی روایت سے اور روایت کی بعض نے محمد بن سوقہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو اور کہتے ہیں بہت جوطعن ہوا لوگوں کا علی بن عاصم پر تو اسی حدیث کے سبب لوگ غصے ہوئے ان پر۔

۷۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جو جمعہ کے دن مرے

(۱۰۷۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)). (حسن عند الالبانی) (المشکاۃ : ۱۳۶۷، الاحکام : ۳۵) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند میں انقطاع ہے اس وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مسلمان مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو تو بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے اور جانچ اور امتحان سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں ربیعہ بن سیف کے ساتھ مگر مروی ہے ابی عبدالرحمٰن حبلی سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے کچھ سنا ہو عبداللہ بن عمرو سے۔

۷۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَعْجِيْلِ الْجَنَازَةِ

جنازے میں جلدی کرنے کے بیان میں

(۱۰۷۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ : ((يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: الصَّلٰوةُ إِذَا آنَتْ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا)). (ضعیف عند الالبانی) (المشکاۃ : ۱۴۸۶) اس میں سعید بن عبداللہ کو ابن حبان اور عجلی نے ثقہ ابوحاتم اور ذہبی نے مجہول جبکہ حافظ نے تقریب میں مقبول کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا ایک تو نماز میں جب وقت آ جائے دوسرا جنازہ میں جب حاضر ہو جائے یعنی موت اور تیسرا بیوہ عورت کے نکاح میں جب کوئی اس کی ذات پات والا ملے تجھ کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں متصل نہیں جانتا۔

٧٥۔ بَابُ : آخَر فِيُ فَضُلِ التَّعُزِيَةِ

تعزیت کی فضیلت میں

(١٠٧٦) عَنُ أَبِي بَرُزَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنُ عَزّٰى ثَكُلٰى، كُسِيَ بُرُدًا فِي الْجَنَّةِ)). (ضعيف (المشكاة : ١٨٣٨) اس میں منیۃ بنت عبید بن ابی برزۃ راویہ غیر معروف ہے۔جیسا کہ ابن حجر نے تقریب التہذیب میں کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ماتم پرسی کرے اس عورت کی جس کا لڑکا مرگیا ہو اوڑھائی جائے گی اس کو چادر جنت کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں۔

❀❀❀❀

٧٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ رَفُعِ الْيَدَيُنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

جنازہ میں دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

(١٠٧٧) عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ، فَرَفَعَ يَدَيُهِ فِيُ أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ، وَوَضَعَ الْيُمُنٰى عَلَى الْيُسُرٰى. (اسناده حسن عند الالبانی) (الاحكام : ١١٥، ١١٦) بعض محققین کہتے ہیں اس میں یحییٰ بن یعلیٰ اور یزید بن سنان دونوں ضعیف ہیں تقریب (٧٦٧٧، ٧٧٢٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ اکبر کہا ایک جنازے پر اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو پہلی بار اور پھر رکھ لیا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں، کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کہ آدمی ہر تکبیر کے وقت نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھائے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی اللہ اکبر کہنے میں۔ اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مذکور ہے ابن مبارک سے کہا انہوں نے نماز جنازہ میں داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی ہاتھ باندھنے کی کچھ ضرورت نہیں اور بعض نے کہا ہاتھ باندھے جیسا اور نماز میں باندھتے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک اچھا ہے۔

❀❀❀❀

۷۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ مؤمن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے

(۱۰۷۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ)).

(صحيح) المشكاة (۲۹۱۵) احكام الجنائز (۱۵) ((البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دل و جان مؤمن کا لگا رہتا ہے اپنے قرض میں کہ جو اس پر ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم سے جو بیٹے سعد کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ. کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۰۷۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ ، حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ)).

(صحيح) [صحيح بما قبله]

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ؟ کہ مؤمن کا دِل لٹکا رہتا ہے اس کے قرض کی وجہ سے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب النكاح

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۹) نکاح کے بیان میں (التحفة ۷)

۱۔ [باب مَا جَاءَ فِي فضل التَّزْوِيجِ وَ الْحَثِّ عَلَيْهِ]

شادی کرنے کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں

(۱۰۸۰) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ)). (ضعيف) (المشكاة : ۳۸۲، الارواء : ۷۵، الرد الكتانى، ص ۱۲) ضعيف الجامع الصغير (۷٦٠) اس میں ابی الشمال راوی معروف نہیں مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت ہیں شرم اور عطر لگانا اور سواک کرنا اور نکاح کرنا۔

فائدہ: اس باب میں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابی ایوب کی حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمود بن خداش نے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے ابوالشمال سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے نبی ﷺ سے حفص کی حدیث کی مانند۔ اور روایت کی یہی حدیث ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابومعاویہ اور کئی لوگوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابوایوب سے اور ذکر نہ کیا

اس میں ابوالشمال کا اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی زیادہ صحیح ہے۔

(۱۰۸۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ : ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَآءَ ةِ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَآءَ ةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَآءٌ)).

(صحیح) الارواء (۱۷۸۱) الروض (۶۲۳) صحیح ابی داؤد (۱۷۸۵)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور ہم جوان جوان تھے قدرت اور مقدور نکاح کا نہ رکھتے تھے سو آپ نے فرمایا: اے گروہ جوانوں کے! تم ضرور نکاح کرو اس لیے کہ وہ آنکھوں کو نیچا رکھتا ہے یعنی جھانک تاک سے بچاتا ہے اور بہت حفاظت کرتا ہے فرج کی یعنی زنا سے بچاتا ہے۔ سو جو شخص تم میں سے طاقت نہ رکھتا ہو نکاح کی تو وہ روزے رکھنا اختیار کرے کہ روزہ اس کے حق میں گویا خصی کرنا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے مانند اسی کے۔ اور روایت کی ہے کئی شخصوں نے اعمش سے اسی حدیث کی مثل۔ اور روایت کی ابومعاویہ اور محاربی نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

نکاح نہ کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۰۸۲) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ. [قَالَ أَبُو عِيسَى]: وَزَادَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ فِي حَدِيْثِهِ وَقَرَأَقَتَادَةُ: [وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً] [الرعد: ۳۸].

(صحیح) [صحیح بما قبلہ]

ترجمہ: روایت سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا عورتوں سے ترکِ صحبت اور ترکِ علاقہ کرنے کو۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور زیادہ کیا زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ بھی کہ پڑھی قتادہ نے یہ آیت وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً یعنی اللہ جل جلالہ وجل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے بھیجے بہت رسول تجھ سے پہلے اور کیں ان کے لیے بیویاں اور اولاد۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور مالک بن مالک سے اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور کہتے ہیں کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

(۱۰۸۳) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.
(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا انہوں نے قبول نہ کیا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے جدا اور بے تعلق رہنے کو جو عثمان بن مظعون چاہتے تھے اور اگر رسول اللہ ﷺ ان کو اجازت دیتے عورتوں سے ہمیشہ جدا رہنے کو تو ہم تو خصی ہو جاتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْمَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ فَزَوِّجُوْهُ

اس بیان میں کہ تم جس کی دین داری پسند کرو اس سے نکاح کرو

(۱۰۸۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ، فَزَوِّجُوْهُ، إِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسَادٌ عَرِيْضٌ)). (حسن صحيح عند الالبانی) (الارواء: ۱۸۶۸، الصحيحة: ۱۰۲۲، المشكاة: ۲۵۷۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن عجلان مدلس ہے اور عبدالحمید بن سلیمان ضعیف ہے۔ تقریب (۳۷۶۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پیغام بھیجے تمہارے پاس ایسا شخص کہ جس کی دین داری تم پسند کرتے ہو اور خلق بھی اس کے تو نکاح کر دو اس کو اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ زمین میں ہوگا اور بہت بڑا فساد پڑے گا یعنی دین داری کم ہو جائے گی اور بے دینی پھیلے گی۔

فائدہ: اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث عبدالحمید بن سلیمان کے خلاف بھی مروی ہوئی ہے سو لیث بن سعد نے روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ کہا محمد نے حدیث لیث کی اشبہ ہے، عبدالحمید کی حدیث کو محفوظ نہ گنا۔

(۱۰۸۵) عَنْ أَبِيْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَآءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَ خُلُقَهُ فَأَنْكِحُوْهُ، إِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسَادٌ، إِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ إِنْ كَانَ فِيْهِ؟ قَالَ: ((إِذَا جَآءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَ خُلُقَهُ فَأَنْكِحُوْهُ)). ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. (حسن عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبداللہ بن مسلم بن ہرمز ضعیف ہے۔ تقریب (۳۶۱۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو حاتم مزنی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے تمہارے پاس ایسا شخص کہ تم پسند کرو اس کے دین کو اور خلق اور عادات کو تو نکاح کر دو اس سے اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ ہوگا زمین میں اور بہت فساد، اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ ہوگا زمین میں اور فساد۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر اس میں کچھ ہو یعنی مفلسی یا تنگ دستی کہ

بیوی کو اپنی روٹی نہ دے سکے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب آئے تمہارے پاس ایسا شخص کہ پسند کرو تم اس کا دین اور عادات تو نکاح کر دو اس سے تین بار یہی فرمایا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حاتم مزنی کو صحبت ہے رسول اللہ ﷺ کی مگر سوا اس حدیث کے کوئی حدیث ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو انہوں نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يَنْكِحُ عَلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ

اس بیان میں کہ لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں

(١٠٨٦) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَ مَالِهَا وَ جَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ)). (صحيح) الارواء (١٧٨٣) غاية المرام ٢٢٢) صحيح ابى داؤد (١٧٨٦)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت کو نکاح کرتے ہیں دین اور مال اور جمال کے لیے سو دین کے لیے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دین دار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہ ہو پھر فرمایا خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ۔

فائدہ : اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبید اللہ بن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ

جس عورت کو نکاح کا پیغام دے اسے دیکھ لینے کے بیان میں

(١٠٨٧) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)). (اسناده صحيح) سلسله احاديث الصحيحة (١/١٥١-١٥٢)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے پیغام دیا ایک عورت کو نکاح کا سو فرمایا نبی ﷺ نے دیکھ لے اس کو کہ دیکھنے میں امید ہے کہ بہت الفت ہو تم دونوں میں۔

فائدہ : اس باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابو حمید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اسی حدیث کے موافق اور کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دیکھ لے آدمی جس عورت کو پیغام دیا ہے نکاح کا مگر اس کا کوئی عضو نہ دیکھے جس کا دیکھنا حرام ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور جو آپ ﷺ نے فرمایا: أَحْرٰى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بیچ میں محبت ہمیشہ رکھے گا۔

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِعْلَانِ النِّكَاحِ

نکاح کومشہور کرنے کے بیان میں

(١٠٨٨) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدَّفُّ وَالصَّوْتُ)). (حسن) الارواء (١٩٩٤) المشكاة (٣١٥٣) الآداب (٩٦)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال اور حرام میں فرق فقط دف بجانے اور آوازوں کا ہے یعنی حرام چوری سے ہوتا ہے اور حلال شہرت سے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنھم سے۔ اور حدیث محمد بن حاطب کی حسن ہے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور ان کو ابن سلیم بھی کہتے ہیں۔ اور محمد بن حاطب نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اپنے لڑکپن میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٠٨٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ)). (ضعيف: الا الاعلان) الارواء (١٩٩٣) الآداب (٩٧) سلسله احاديث الضعيفة (٩٨٢) نقد الكتاني (ص ٢١) اس میں عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہے۔ تقریب (٥٣٣٥)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مشہور کرو اس نکاح کو اور عقد باندھو مسجدوں میں اور دف بجاؤ یعنی بعد نکاح ہو جانے کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہیں حدیث میں اور عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔

(١٠٩٠) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ : جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ، فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ، وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوْفِهِنَّ وَ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ إِلٰى أَنْ قَالَتْ إِحْدٰهُنَّ: وَ فِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اسْكُتِيْ عَنْ هٰذِهٖ، وَقُوْلِي الَّتِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا)). (صحيح) (الآداب : ٩٤)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے کہا آئے رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں صبح کو اس شب کی کہ زفاف کیا گیا میرے ساتھ اور بیٹھ گئے میرے بچھونے پر جہاں تو بیٹھا ہے میرے نزدیک اور ہماری لونڈیاں دف بجاتی تھیں اور مرثیہ گاتی تھیں ان لوگوں کا جو شہید ہوئے تھے ہمارے باپ دادوں میں سے جنگ بدر کے دن یہاں تک کہ ایک ان

میں سے یہ مصرع گانے لگی وفینا...... غدتک۔ یعنی ہمارے درمیان ایک نبی ہے کہ کل کی بات جانتا ہے۔ سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار چپ رہ اس بات کو نہ بول اور وہی کہہ جو پہلے کہتی تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

اس بیان میں کہ نکاح کرنے والے کو کیا دعا دینی چاہیے

(۱۰۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ : ((**بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَ بَارَكَ عَلَيْكَ، وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ**)). (صحيح) الآداب (۸۹) الكلم الطيب (۲۰۶) صحيح ابی داؤد (۱۸۵۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب کسی کو مبارک باد دیتے اور اس نے نکاح کیا ہوتا تو فرماتے بارک اللّٰہ لَکَ..... آخر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ برکت دے اللہ تجھ کو اور برکت دے تیرے تئیں اور جمع کرے تم دونوں کو خیر وخوبی کے ساتھ۔

فائدہ : اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی روایت ہے حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلٰى أَهْلِهِ
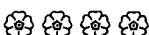
جب صحبت کا ارادہ کرے تو کیا دعا پڑھے

(۱۰۹۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتٰى أَهْلَهُ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ**)).

(صحيح) الارواء (۲۰۲۱) الآداب (۲٤) صحيح ابی داؤد (۱۸۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی تم میں سے جب ارادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہے بسم اللہ اللھم جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا. تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان میں کوئی اولاد مقرر کی ہوگی تو اس کو شیطان کچھ ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

ان اوقات کے بیان میں جن میں نکاح کرنا مستحب ہے

(۱۰۹۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَبَنٰى بِي فِي شَوَّالٍ. وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُبْنٰى بِنِسَآئِهَا فِي شَوَّالٍ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے شوال میں اور صحبت کی مجھ سے شوال میں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوست رکھتی تھیں کہ زفاف کیا جائے ان کی قرابت کی عورتوں میں سے شوال میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے کہ وہ اسماعیل سے روایت کرتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کے بیان میں

(۱۰۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ : ((مَا هٰذَا؟)) فَقَالَ! إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ : ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)). (صحيح) آداب الزفاف (٦٥-٦٨) الارواء (١٩٢٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر اثر زردی کا تو پوچھا یہ کیا ہے تو کہا انہوں نے میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے چھوہارے کی ایک گٹھلی سونے کے مہر پر، سو فرمایا آپ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ برکت دے تجھ کو ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زبیر بن عثمان رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گٹھلی بھر سونا تین درہم اور ثلث یعنی ایک درہم کی تہائی کے برابر ہوتا ہے اور اسحاق نے کہا وہ وزن سے پانچ درہم کا۔

(۱۰۹۵) عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ. (صحيح) الآداب (٦٩-٧٠) مختصر الشمائل (١٥٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ولیمہ کیا صفیہ کا جو بیٹی ہیں حیی کی ستو اور کھجور پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے سفیان سے اسی کے

مانند اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے بیٹے نوف سے اور سفیان بن عیینہ تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں کہ کبھی ذکر کرتے وائل اور نوف کا اور کبھی نہیں کرتے۔

(١٠٩٦) عَنْ أَنَسٍ. وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ : عَنْ وَائِلٍ ، عَنِ ابْنِهِ نَوْفٍ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے بیٹے نوف سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٠٩٧) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ، وَ طَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ، وَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ)). (ضعيف) الارواء (١٩٥٠) زیاد بن عبداللہ ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے طعام روز اول واجب ہے اور طعام روز ثانی سنت ہے اور طعام روز ثالث سمعہ ہے اور جو لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے اللہ تعالیٰ اس کے کام سنا دے گا یعنی آخرت میں کچھ ثواب نہ ہوگا۔

فائدہ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر زیاد بن عبداللہ کی سند سے اور زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر روایتیں کرنے والے ہیں، سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے ذکر کرتے تھے کہ محمد بن عقبی کہتے تھے کہ کہا وکیع نے زیاد بن عبداللہ باوجود بزرگی کے جھوٹ کہہ دیتے تھے اپنی حدیث میں۔

❀ ❀ ❀ ❀
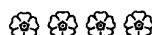
١١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِجَابَةِ الدَّاعِي

دعوت قبول کرنے کے بیان میں

(١٠٩٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)).

(صحيح) الارواء (١٩٤٨) الآداب (٧٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعوت میں جاؤ جب بلائے جاؤ۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور براء رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۲ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَن يَّجِيءُ إِلَى الْوَلِيمَةِ بِغَيرِ دَعْوَةٍ

اس کے بیان میں جو ولیمہ میں بغیر بلائے آئے

(۱۰۹۹) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ : اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً. فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوعَ قَالَ : فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَاهُ وَ جُلَسَاءَهُ الَّذِينَ مَعَهُ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا، فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ : ((**إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَّعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا، فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ**)). قَالَ : فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ، فَلْيَدْخُلْ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے آئے ایک شخص کہ ان کو ابوشعیب کہتے تھے اپنے غلام کے پاس کہ اسے لحام کہتے تھے اور کہا اس سے پکاؤ ہمارے لیے اتنا کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیوں کو اس لیے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کے چہرے میں اثر بھوک کا سو پکایا اس غلام نے کھانا پھر بلا بھیجا رسول اللہ ﷺ کو ہم نشینوں سمیت جو ان کے ساتھ تھے سو جب کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ جانے کو تو ساتھ ہولیا ایک مرد وہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا پھر جب آپ ﷺ دروازے پر پہنچے صاحبِ خانہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے کہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آئے صاحبِ خانہ نے کہا ہم نے اجازت دی وہ بھی آئے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۳ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنے کے بیان میں

(۱۱۰۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((**أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ ؟**)) فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ : ((**بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا ؟**)) فَقُلْتُ : لَا، بَلْ ثَيِّبًا. فَقَالَ : ((**هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ ؟**)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ مَاتَ وَ تَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْتِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ. فَدَعَالِي. (صحيح) (الارواء : ۱۷۸)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے اور آیا میں رسول اللہ ﷺ کے

پاس سو پوچھا آپ ﷺ نے کیا نکاح کیا تم نے اے جابر سو کہا میں نے ہاں فرمایا آپ ﷺ نے کنواری عورت سے یا بیوہ سے کہا میں نے بیوہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کسی کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا کہ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! تحقیق کہ عبداللہ نے وفات پائی یعنی جابر کے والد نے اور چھوڑ گئے سات لڑکیاں یا نو راوی کو شک ہے تو میں ایسی عورت کو بیاہ لایا کہ جو خدمت کرے ان کی اور پرورش کرے اور لڑکیوں کا پالنا جیسا بیوہ سے ہوتا ویسا باکرہ سے کہاں ہوتا تو آپ نے دعا کی میرے لیے۔

فائدہ : اس باب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

اس بیان میں کہ بغیر ولی کے نکاح درست نہیں ہوتا

(١١٠١) **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ، ح : وَ ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ، ح : وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَآئِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ، ح : وَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ أَبِيْ زِيَادٍ : ثَنَا نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِيْ إِسحاق عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)). (صحيح) الارواء (٦/٢٣٨ و ٢٤٧)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک بن عبداللہ سے انہوں نے ابواسحاق سے اور کہا مؤلف نے کہ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابواسحاق سے۔ پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے بُندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے۔ پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے یونس بن ابواسحاق سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(١١٠٢) **عَنْ عَائِشَةَ** : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنِ اشْتَجَرُوْا، فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهُ**)). (صحيح) (الارواء : ١٨٤٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت نکاح کرے اپنے ولی کی بغیر اجازت کے تو نکاح اس کا باطل ہے' نکاح اس کا باطل ہے' نکاح اس کا باطل ہے' پھر اگر خاوند نے اس سے صحبت کی یا خلوت صحیحہ تو اس پر کامل مہر ہے، عوض میں اس کے جو حلال کیا اس نے اس کی فرج کو یعنی اس کی صحبت کے عوض پھر اگر تنازع ہو اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید انصاری نے اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے جو حافظ ہیں حدیث کے ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسیٰ کی حدیث یعنی جو اس حدیث کے اوپر گزری اس میں اختلاف ہے۔ روایت کیا اس کو اسرائیل اور شریک بن عبداللہ اور ابوعوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن الربیع نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی ابوعبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابواسحاق کا۔ اور مروی ہے یونس بن ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابوبردہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ کہ آپ ﷺ نے فرمایا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ یعنی نکاح درست نہیں بغیر ولی کے۔ اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے روایت کی انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے اور یہ صحیح نہیں یعنی ذکر کرنا ابوبردہ کا اس سند میں اور روایت ان لوگوں کی کہ روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے وہ ابوبردہ سے وہ ابوموسیٰ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اس لیے کہ سننا ان لوگوں کا ابواسحاق سے اوقات مختلفہ میں ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد رکھنے والے اور بہت ثابت ہیں حدیث میں ان لوگوں سے زیادہ جو روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے اس حدیث کو' تو روایت انہی لوگوں کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے یعنی شعبہ اور ثوری کی روایت سے اور لوگوں کی روایت جو ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں بہتر ہے اس لیے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا اس حدیث کو ابواسحاق سے ایک مجلس میں اور ان لوگوں نے سنا ہے ابواسحاق سے کئی مجلسوں میں اور اس کی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس میں سنا ہے یہ ہے کہ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابواسحاق سے کیا سنی ہے تم نے ابوبردہ سے حدیث کہ فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ سو کہا ابواسحاق نے ہاں پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سننا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت میں ہے اور اسرائیل بہت ثابت ہیں یعنی خوب روایت کرنے والے ہیں ابواسحاق کی روایتوں سے' سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے مجھ سے جو فوت ہو گئیں ثوری کی حدیثیں جو مروی تھیں ابواسحاق سے تو یہی سبب تھا کہ میں نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابواسحاق کی روایتوں کو خوب بیان کرتے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس باب میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نکاح درست نہیں بغیر ولی کے' حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی حجاج بن ارطاہ

سے اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔ اسی کی مثل اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے زہری کی حدیث میں جو مروی ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے ابن جریج نے کہا ملاقات کی میں نے زہری سے اور پوچھا میں نے کہ تم نے یہ حدیث روایت کی ہے یعنی سلمان سے بیان کی ہے تو انہوں نے انکار کیا پس اسی سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ انہوں نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہیں بیان کیا سوائے اسماعیل بن ابراہیم کے۔ کہا یحییٰ بن معین نے اور سننا اسماعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہیں اس لیے کہ تصحیح کی انہوں نے اپنی کتاب عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی روّاد کی کتابوں سے مقابلہ کر کے جو سنی تھی ابن جریج سے۔ اور ضعیف کہا یحییٰ نے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی ﷺ نے کہ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے انہیں میں ہیں سعید بن مسیّب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

اس بیان میں کہ بغیر گواہوں کے نکاح درست نہیں

(۱۱۰۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ)). قَالَ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ : رَفَعَ عَبْدُالْأَعْلَى هٰذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ. وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ، وَ لَمْ يَرْفَعْهُ.

(ضعیف) (الارواء : ۱۸۶۲) اس میں سعید بن ابی عروبہ مدلس اور مختلط راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا زنا کرنے والی وہی عورتیں ہیں جو اپنے نکاح کرتی ہیں بغیر گواہوں کے۔ کہا یوسف بن حماد نے یعنی جو راوی اس حدیث کے ہیں مرفوع کیا عبدالاعلیٰ نے اس حدیث کو تفسیر میں اور موقوف روایت کیا کتاب الطلاق میں اور مرفوع نہ کیا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے غندر سے انہوں نے سعید سے مانند اسی کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہی صحیح ہے۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ اس نے مرفوع کیا ہو مگر وہی جو روایت کی عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے مرفوعاً اور مروی ہے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفاً اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ یعنی نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے۔ اور ایسا ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند موقوفاً۔ اس باب میں عمران بن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور بعد ان کے تھے تابعین وغیرہم سے کہتے تھے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اس میں

اختلاف نہیں سلف کا مگر ایک قوم نے متأخرین علماء سے اس میں اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب گواہی دے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنی دونوں کی گواہی وقت واحد میں نہ ہو اور دونوں ایک وقت میں نکاح میں حاضر نہ رہے ہوں تو اکثر علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا نکاح جائز نہیں جب تک دونوں ایک ساتھ عقد نکاح میں حاضر نہ ہوں۔ اور بعض اہل مدینہ نے کہا جب حاضر ہوا ایک گواہ دوسرے کے بعد تو نکاح جائز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنی اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہو گیا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے اہل مدینہ سے اور کہا بعض علماء نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جائز ہے نکاح میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

(۱۱۰۴) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ، نَحْوَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ. (وھذا اصح) بعض محققین کہتے ہیں اس قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند موقوف روایت ہے۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

خطبۂ نکاح کے بیان میں

(۱۱۰۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ، قَالَ: التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ)). وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ: ((إِنَّ الْحَمْدَلِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ)). قَالَ: وَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ. قَالَ عَبْثَرٌ: فَفَسَّرَهُ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: ﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ [آل عمران: ۱۰۲]، وَ﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ [النساء: ۱]، ﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴾ [الأحزاب: ۷۰]

(صحیح عند الالبانی) المشکاۃ (۳۱۴۹) خطبه الحاجة (۲۰ـ۲۱) الصحیحة (۱۴۸۳) الکلم الطیب (۲۰۵) صحیح ابی داؤد (۱۸۴۳ـ ۱۸۴۴) بعض محققین کہتے ہیں ابوعبیدہ اور ابن مسعود کے درمیان انقطاع ہے اور ابواسحاق مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا سکھایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور

کہا انہوں نے تشہد نماز کا یہ ہے التحیات سے ورسولہ تک اور تشہد حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا یہ ہے الحمد للّٰہ سے ورسولہ تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے مدد مانگتے ہیں اس سے اور مغفرت چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور برے عملوں سے جس کو راہ بتا دے اللہ اس کا بہکانے والا کوئی نہیں اور جس کو وہ بہکائے اس کا راہ دکھانے والا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ بندے اس کے بھیجے ہوئے ہیں اس کے۔ اور تشہد اول کے معنی کتاب الصلوٰۃ میں گزرے کہا راوی نے اور پڑھیں تین آیتیں یعنی اس تشہد نکاح کے بعد کہا عبثر نے تفسیر کی اس کی سفیان ثوری نے کہ وہ آیتیں یہ ہیں اتقوا اللہ سے تیسری آیت کے اخیر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈرو تم اللہ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرو مگر مسلمان اور ڈرو اللہ سے کہ جس کا نام لے کر تم سوال کرتے ہو اور اسی کے نام سے ناتے جوڑتے ہو بے شک اللہ تمہارا نگہبان ہے ڈرو اللہ سے اور کہو بات پکی آخر آیت تک اور تیسری آیت کا ٹکڑا سدیداً کے بعد یہ ہے يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً۔ یعنی کہو تم بات پکی بنائے اللہ تمہارے کام اور بخش دے تمہارے گناہ اور جو اطاعت کرے اللہ اور رسول ﷺ کی وہ پہنچا بڑی مراد کو۔

فائدہ: اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ کی حسن ہے۔ روایت کی یہ حدیث اعمش نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی شعبہ نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اس لیے کہ اسرائیل نے جمع کر دیا ان دونوں کو اور یوں کہا کہ روایت ہے ابواسحاق سے انہوں نے روایت کی ابوالاحوص اور ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور کہا بعض علماء نے کہ جائز ہے نکاح بغیر خطبہ کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ علماء کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۱۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ)). (صحيح) (الاجوبة النافعة : ٤٨، تمام المنة ، التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس خطبے میں تشہد نہ ہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت لینے کے بیان میں

(۱۱۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ، وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ)). (صحيح) الارواء (۱۸۲۸) صحيح أبي داود (۱۸۲٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکاح نہ کیا جائے بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کا اذن نہ لیا جائے اور اذن دینا باکرہ کا یہی ہے کہ جب اس سے پوچھیں تو وہ چپ رہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عائشہ اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ بیوہ عورت کا بھی نکاح نہ کریں جب تک اس سے حکم نہ لیں اگر چہ اس کا باپ بھی نکاح کرتا ہو اور اگر باپ نے بغیر اس کے حکم کے نکاح کر دیا اور اس نے پسند نہ رکھا تو نکاح درست نہ ہوا تمام علماء کے نزدیک، اور یہ حکم بیوہ کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کنواری لڑکی میں کہ اس کا باپ نکاح کرے تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اگر باکرہ کا نکاح کر دیا اس کے باپ نے اور وہ بالغہ ہے بغیر اس کے حکم کے اور وہ راضی نہیں اس نکاح سے تو نکاح درست نہیں اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ نکاح کر دینا باپ کو کنواری لڑکی کا صحیح و جائز ہے اگر چہ لڑکی اس سے راضی نہ ہو اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۱۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا. وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا. وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). (صحيح) الارواء (۱۸۳۳) الصحيحة (۱۲۱٦) صحيح ابی داؤد (۱۸۲۸۔۱۸۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے یعنی ولی اس کا اس پر جبر نہیں کر سکتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور چپ رہنا اس کی یہی اجازت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ اور سفیان ثوری سے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہیں مالک بن انس سے اور بعض لوگوں نے اس حدیث کی دلیل سے کہا ہے کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہے اور اس حدیث سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا اس لیے کہ مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نبی ﷺ نے فرمایا: نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے۔ اور اسی پر فتویٰ

دیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بعد نبی ﷺ کے نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے اس کے معنی اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ ولی بغیر اس کے حکم اور خوشی کے نکاح نہ کرے اور اگر ایسا کیا بھی تو باطل ہے نہ یہ کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہو اور یہی ثابت ہوتا ہے خنساء بنت خدام کی حدیث سے کہ جب نکاح کیا تھا ان کا ان کے باپ نے اور وہ بیوہ تھیں اور ناخوش تھیں اس نکاح سے تو نبی ﷺ نے ان کا نکاح تڑوا دیا۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِكْرَاهِ الْيَتِيمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ

اس بیان میں کہ یتیم لڑکی پر نکاح کے لیے زبردستی درست نہیں

(۱۱۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا ' فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا ' وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا)). (حسن صحيح) الارواء (۱۸۳٤) صحيح أبي داود (۱۸۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم لڑکی سے اس کے نکاح کے لیے حکم لیا جائے پھر اگر وہ چپ رہے تو یہی اس کا حکم ہے اور اگر انکار کیا اس نے تو اس پر زبردستی جائز نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابو موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے یتیم لڑکی کے نکاح میں۔ سو بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اس کا نکاح کر دیا بغیر اس کی اجازت کے تو نکاح موقوف ہے جب تک وہ بالغہ نہ ہو اور جب وہ بالغہ ہوئی تو اسے اختیار ہے چاہے نکاح کو قبول رکھے اور چاہے باطل کر دے اور یہی قول ہے بعض تابعین وغیرہم کا اور بعض نے کہا نکاح جائز نہیں یتیمہ کا جب تک بالغ نہ ہو اور خیار نکاح میں جائز نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی وغیرہما علماء کا اور احمد اور اسحاق نے کہا جب ہوگئی لڑکی یتیمہ نو برس کی اور پھر نکاح کیا اس کا اور راضی ہوگئی وہ تو نکاح جائز ہے اور اس کو اختیار نہیں بعد جوانی کے اور دلیل لائے اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو کہ نبی ﷺ نے زفاف کیا ان سے جب وہ نو برس کی تھیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب لڑکی نو برس کی ہوگئی تو وہ پوری عورت یعنی جوان ہے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ

اس لڑکی کے بیان میں جس کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا ہو

(۱۱۱۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا '

وَ مَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا)). (ضعيف) (الارواء : ١٨٥٣، احاديث البيوع) اس میں حسن بصری مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اول شخص کی بیوی ہوگی اور جس نے بیچی کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اسی کے لیے ہے جس نے پہلے خریدی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا نہیں دیکھتے ہم اس میں کسی کا اختلاف کہ جب ایک عورت کے دو ولی ہوں ایک نے اس کا نکاح کر دیا پھر دوسرے کو اس کی خبر نہ تھی اس نے بھی اسی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا تو وہ پہلے کی بیوی ہو چکی اور یہ دوسرا نکاح باطل ہو گیا اور جب دونوں ولی ایک ہی وقت میں نکاح کر دیں تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور یہی قول ہے ثوری، احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

٢٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ

اس بیان میں کہ غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا درست نہیں

(١١١١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ)).

(حسن عند الالبانی) الارواء (١٩٣٣) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن عقیل ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبداللہ بن محمد سے جو پوتے ہیں عقیل کے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح یہی ہے کہ روایت کی عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے اور اسی پر عمل ہے تمام علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن سید کے درست نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق وغیرہم کا۔

(١١١٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ)). (حسن عند الالبانی) [انظر ما قبله] بعض محققین نے ضعیف کہا ہے دیکھیں روایت سابقہ۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے روایت کی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ مُهُوْرِ النِّسَآءِ

عورتوں کے مہر کے بیان میں

(١١١٣) عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدَاللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**أَرَضِيْتِ مِنْ نَّفْسِكِ وَ مَالِكِ بِنَعْلَيْنِ؟**)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَأَجَازَهُ. (ضعیف) الارواء (١٩٢٦) اس میں عاصم بن عبیداللہ ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن عبیداللہ سے کہا سنا میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے تھی نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں' سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تو راضی ہے اپنے جان و مال سے دو جوتیوں پر؟ اس نے کہا ہاں' تو آپ ﷺ نے اس کے نکاح کو جائز رکھا۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابو سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابو حدرد الاسلمی رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا مہر میں' سو بعض نے کہا مہر وہی ہے جس پر دونوں راضی ہو جائیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری' شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور مالک بن انس نے کہا کہ مہر چوتھائی دینار سے کم نہیں ہوتا اور بعض اہل کوفہ نے کہا مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

(١١١٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ، فَقَامَتْ طَوِيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زَوِّجْنِيْهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ : ((**هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا ؟**)) فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ إِلَّا إِزَارِيْ هٰذَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِزَارُكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا**)) قَالَ : مَا أَجِدُ قَالَ : ((**الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ**)) قَالَ : فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ؟**)) قَالَ : نَعَمْ، سُوْرَةُ كَذَا، وَ سُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ**)). (صحیح) الارواء (١٨٢٣ و ١٩٢٥) صحیح ابی داؤد (١٨٣٨)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہ آئی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا اس نے میں نے اپنے تئیں بخش دیا آپ کو سو کھڑی رہی بڑی دیر تک سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ! مجھ سے نکاح کر دیجیے اس کا اگر آپ ﷺ کو اس کی حاجت نہیں' سو آپ ﷺ نے فرمایا کچھ تیرے پاس ہے مہر دینے کو' سو کہا اس نے میرے پاس تو کچھ نہیں مگر میرا تہ بند' سو فرمایا آپ ﷺ نے اگر تو اپنا تہ بند اسے دے گا تو تو بے تہبند بیٹھا رہے گا' سو فرمایا آپ ﷺ نے ڈھونڈ کوئی چیز کہا اس نے مجھے کچھ نہیں ملتا فرمایا آپ ﷺ نے کچھ تو ڈھونڈ اگرچہ ایک انگوٹھی ہو لوہے کی'

کہا راوی نے پھر ڈھونڈ آیا اور کچھ نہ پایا پھر فرمایا آپ ﷺ نے تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا ہاں فلانی فلانی سورت کئی سورتوں کے نام لیے' سو فرمایا آپ ﷺ نے میں نے تیرا نکاح کر دیا اسی قرآن کے عوض جو تجھے یاد ہے یعنی وہ قرآن اس عورت کو پڑھا دیجیے۔ یہی اس کا مہر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شافعی کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ کہتے ہیں اگر کسی نے نکاح کر لیا اسی پر کہ کچھ قرآن تعلیم کر دے اور کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو تو نکاح جائز ہے اور اس کو کچھ سورتیں قرآن کی سکھا دے اور بعض نے کہا نکاح تو جائز ہے مگر مہر مثل دینا واجب ہے اور یہی قول ہے اہلِ کوفہ' احمد اور اسحاق کا۔

(۱۱۱۴م) عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَآءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ، لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ. مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَآئِهِ، وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلٰى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً. (صحيح) المشكاة (٣٢٠٤) تخريج المختارة (٢٧٦-٢٧٠) صحيح ابى داؤد (١٨٣٤) الارواء (١٩٢٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو العجفاء سے کہا فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بہت نہ بڑھاؤ مہر عورتوں کا اس لیے کہ اگر مہر بڑھانا کچھ عزت کی چیز ہوتی دنیا میں یا تقویٰ کا موجب ہوتا آخرت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سب سے زیادہ اولیٰ اور بہتر اس کے لیے رسول اللہ ﷺ ہوتے اور میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا ہو کسی اپنی بی بی سے یا نکاح کیا ہو کسی اپنی صاحبزادی کا اور مہر باندھا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العجفاء سلمی کا نام ہرم ہے اور اوقیہ علماء کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیوں کے چار سو اسّی درہم ہوتے ہیں۔

۞ ۞ ۞ ۞

۲۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

اس شخص کے بیان میں جو لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے

(۱۱۱۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَ جَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا. (صحيح) الارواء (١٨٢٥) صحيح ابى داؤد (١٧٩٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد کیا صفیہ کو اور آزاد کرنا ان کا مہر ٹھہرایا۔

فائدہ: اور اس باب میں صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ جانا بعض اہلِ علم نے اس کو کہ عتق کو مہر ٹھہرائے بلکہ ضرور ہے کہ مہر اس کا سوائے عتق کے مقرر کرے اور قول اول زیادہ صحیح ہے۔

٢٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ

اس کی فضیلت کے بیان میں

(۱۱۱۶) عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِيْهِ، فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ: وَ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيْئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا: يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ: فَآمَنَ بِهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ)).

(صحيح) الروض (۱۰۳۳) صحيح ابى داؤد (۱۷۹۲) الارواء (۱۸۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ ان کی نیکیوں کا ثواب دگنا ملے گا ایک وہ بندہ کہ جس نے حق ادا کیا اللہ تعالیٰ کا اور اپنے آقاؤں کا تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دگنا ملے گا دوسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو خوبصورت اور اس کو دین داری سکھائے اور خوب دین داری سکھائے پھر آزاد کر کے نکاح کر لے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے کرے یعنی دکھانے اور سنانے اور نیک نامی کے خیال سے نہ کرے تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دوگنا ملے گا اور ایک وہ مرد جو ایمان لایا پہلی کتاب یعنی تورات وانجیل پر یا ایک پر ان دونوں سے پھر آئی دوسری کتاب یعنی قرآن یا تورات کے بعد انجیل تو اس پر بھی ایمان لایا تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دگنا ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن ابو عمر رحمہ اللہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ بیٹے حیی کے ہیں، روایت کی انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی حدیث کے معنی میں، حدیث ابو موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے اور روایت کی ہے شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن حیی سے۔

٢٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا؟

اس شخص کے بیان میں جو کسی عورت سے نکاح کر کے اسے صحبت سے پہلے ہی طلاق دے دے تو اس کی بیٹی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(۱۱۱۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا،

فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوْلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا)).

(ضعیف) (الارواء : ۱۸۷۹) اس میں عبداللہ ابن لھیعہ اور مثنیٰ بن صباح دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے تو اس کو حلال نہیں اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور اگر اس سے صحبت نہیں کی اور طلاق دے دی اس کو تو جائز ہے اس کی لڑکی سے نکاح کرنا اور جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے یا نہ کی درست نہیں اس کو اس عورت کی ماں سے نکاح کرنا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی یہ ابن لھیعہ نے اور مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لھیعہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جب نکاح کیا کسی عورت سے اور طلاق دے دی اس کو قبل صحبت کے حلال ہے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور جب نکاح کرے کسی عورت کی لڑکی سے اور طلاق دے دی اس کو قبل صحبت کے بھی تو بھی اس کی ماں سے نکاح درست نہیں یعنی بعد صحبت کے بدرجہ اولیٰ درست نہ ہوگا اس آیت کی دلیل سے کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے وامھات نسائکم یعنی حرام ہیں تم پر تمہاری بیبیوں کی مائیں اور یہی قول ہے شافعیؒ احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ مَنْ يُّطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

اس بیان میں کہ جو اپنی عورت کو تین طلاقیں دے پھر وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر لے اور یہ شخص اس کو صحبت سے پہلے ہی طلاق دے دے

(۱۱۱۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَآءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ: ((أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلٰى رِفَاعَةَ ؟ لَا، حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ ، وَ يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ)).

(صحیح) الارواء (۱۸۸۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا آئیں رفاعہ کی بی بی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نکاح میں تھی رفاعہ کے سو طلاق دیا انہوں نے مجھ کو اور تین طلاق دیئے سو نکاح کر لیا میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے اور ان کے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کونا یا کنارہ ہوتا ہے کپڑے کا یعنی رجولیت کامل نہیں نامرد ہیں فرمایا آپ ﷺ نے کیا تو چاہتی ہے پھر رفاعہ سے نکاح کرنے کو؟ یہ کبھی نہیں ہوسکتا جب تک تو اس کی یعنی عبدالرحمٰن کی لذتِ جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت نہ چکھے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور انس اور رمیصاء یا غمیصا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ جب عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دیئے اور اس نے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا اور اس نے طلاق دے دی قبل جماع کے تو پہلے خاوند کو حلال نہیں جب تک دوسرا شوہر صحبت نہ کر چکا ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

حلالہ کرنے اور کرانے والے کے بیان میں

(١١١٩) عَنْ جَابِرٍ وَ عَلِيٍّ قَالَا: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. (صحیح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں مجاہد راوی ضعیف ہے۔ البتہ اصل حدیث بکثرت شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر اور علی رضی اللہ عنہما سے کہا ان دونوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی محل اور محلل لہ کو۔

فائدہ: مترجم: جس نے اپنی عورت کو تین طلاق دیئے ہوں اور ایک مرد اس سے اس نیت سے نکاح کرے کہ میں بعد صحبت کے اس کو طلاق دے دوں گا تا کہ یہ اپنے شوہر اول کے پاس پھر چلی جائے تو اس مرد کو محل اور محلل بھی کہتے ہیں یعنی حلال کرنے والا عورت کا شوہر اول پر اور شوہر اول کو جس نے طلاق دی تھی محلل لہ کہتے ہیں یعنی حلال کی گئی اس کے لیے عورت مگر یہ بولنا باعتبار ان کی نیت کے ہے اس لیے کہ عورت کے حلال ہونے میں خاوند اول پر اختلاف ہے کہ آگے مولانا ترمذی رحمہ اللہ کے کلام مبارک میں آتا ہے اور یہ حدیث دو طرح مروی ہے ایک میں مُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اور ایک میں مُحِلَّ وَالْمُحِلَّ لَهٗ اور لعنت کا باعث یہ ہے کہ اس میں بے مروتی اور بے حمیتی اور خستِ نفس ہے اور یہ شوہر اول میں ظاہر ہے، باقی شوہر ثانی میں موجب لعن یہ ہے کہ گویا اس نے اپنے جماع میں وجہ معاش اور سبب اجرت لینے کا ٹھہرایا گویا کرایہ کا بکرا ہے کہ جماع کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ اس باب میں ابن مسعود اور ابوہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی اور جابر رضی اللہ عنہما کی معلول ہے اور ایسا ہی روایت کیا اشعث بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے اور انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے

نبی ﷺ سے۔ اور اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں اس لیے کہ مجالد بن سعید کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے انہیں میں سے احمد بن حنبل بھی ہیں اور روایت کی عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے علی سے۔ اور اس روایت میں وہم کیا ہے ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کی مغیرہ نے اور ابن ابی خالد اور کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابوقیس سے انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے محل اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔ اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ سے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم اور سوائے ان کے اور یہی قول ہے فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور سنا میں نے جارود سے ذکر کرتے تھے کہ وکیع بھی اس کے قائل تھے اور کہتے تھے کہ پھینک دینا چاہیے بات ان لوگوں کی جو اپنی عقل پر چلتے ہیں اس باب میں کہا وکیع نے اور کہا سفیان نے جب نکاح کرے کوئی آدمی کسی عورت سے اسی نیت سے کہ اسے حلال کر دے شوہر اول کے لیے اور پھر اس کا جی چاہے کہ اس عورت کو اپنے ہی پاس رکھے اور جدا نہ کرے تو پھر دوسرا نکاح کرے وہ پہلا نکاح درست نہیں۔

(۱۱۲۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. (صحیح)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے اور کروانے والے پر۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَحْرِيْمِ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

نکاحِ متعہ کے بیان میں

(۱۱۲۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ.

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور منع فرمایا شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے جس سال خیبر فتح ہوا۔

فائدہ: اس باب میں سبرہ جہنی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی قدر رخصت متعہ کی اور پھر انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو جب خبر کی ان کو نبی ﷺ نے حرام کیا ہے اور امر کیا ہے اکثر علماء نے متعہ کے حرام ہونے کا اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور

احمد اوراسحاق کا۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے سفیان بن عقبہ سے کہ جو بھائی ہیں قبیصہ بن عقبہ کے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا ابن عباس نے کہ اول اسلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی سو کسی عورت سے جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا تو وہ عورت اس کی خدمت کرتی اور مال واسباب کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ یہ آیت اتری اِلَّا عَلٰیٓ اَزْوَاجِھِمْ اَوْمَامَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ یعنی مؤمن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی فرجوں کی اور نہیں کھولتے ستر اپنے مگر اپنی بیویوں پر یا جن کے مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ ان کے یعنی لونڈیوں پر۔ تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو ہو سوا ان دونوں کے وہ حرام ہے۔

(۱۱۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ ، فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يَرٰى أَنَّهُ يُقِيمُ ، فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ، وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ، حَتّٰى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ : ﴿ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمٰنُهُمْ ﴾ [المؤمنون : ٦] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا، فَهُوَ حَرَامٌ. (منکر) (الارواء : ۱۹۰۳، المشکاۃ : ۳۱۵۸، التحقیق الثانی) اس میں موسیٰ بن عبیدہ الربذی راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ شروع اسلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا جتنے دِن اس نے وہاں رہنا ہوتا' وہ عورت اس کی خدمت کرتی اس کے مال واسباب کی حفاظت کرتی 'اس کا کھانا پکاتی' یہاں تک کہ یہ آیت اُتری [اِلَّا عَلٰیٓ اَزْوَاجِھِمْ اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ] یعنی مؤمن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی شرم گاہوں کی مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں پر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ان دو کے علاوہ ہر فرج حرام ہے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

اس بیان میں کہ نکاحِ شغار حرام ہے

(۱۱۲۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِی الْإِسْلَامِ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا)). (صحیح) (المشکاۃ : ۲۹۴۷، التحقیق الثانی) صحیح ابی داؤد (۱۳۲٤)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ جلب نہ جنب اور نہ شغار کرنا چاہیے مسلمانوں کو اور جو اچک لے کسی کے مال کو ظلم سے وہ ہماری امت سے نہیں۔

مترجم کہتا ہے جلب زکوٰۃ میں یہ ہے کہ زکوٰۃ تحصیلنے والا اونٹ بکری والے لوگوں سے بہت دور اترے اور حکم کرے کہ

سب اپنے اپنے جانور اس کے پاس لائیں تا کہ اس میں سے زکوۃ لے لے اس کو آپ نے منع فرمایا کہ اس میں مال مویشی کو تکلیف ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا خود جا کر جہاں جہاں ان کی چراگاہ اور پانی پلانے کے مقامات ہیں وہیں زکوۃ لے لیوے اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ ہے کہ ایک گھوڑے پر آدمی سوار ہو جائے اور دوسرا گھوڑا خالی اپنے ساتھ رکھے جب یہ تھک جائے تو اس کوتل پر سوار ہو کر اپنے ساتھ والے سے مقابلہ کرے یہ بھی منع فرمایا اس لیے کہ اس میں ناانصافی ہے کہ ایک شخص ایک گھوڑے پر رہے اور دوسرا دو گھوڑے بدلے اور پھر اس سے مقابلہ کرے اور جنب کے بھی یہی معنی ہیں مگر بعض نے جنب کے معنی یہ بھی رکھے ہیں کہ زکوۃ دینے والے اپنے مواشی اور جانور لے کر نہایت دور چلے جائیں کہ مصدق یعنی زکوۃ تحصیلنے والا غریب ان کے ساتھ دوڑتا پھرے اور شغار کے معنی خود مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے قول مبارک میں آتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں انس اور ابو ہریرہ اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔

(۱۱۲۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ. (صحيح) الارواء (٦/٣٠٦) الروض (١١٦٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا شغار سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ جائز نہیں ہے نکاح شغار اور شغار اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی دوسرے کو بیاہ دے اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اس کو بیاہ دے اور مہر درمیان میں کچھ نہ ٹھہرے یعنی گویا یہ عورتوں کی ادلا بدلی یہی مہر ہوئے۔ اور بعض علماء نے کہا کہ نکاح شغار فسخ ہے اور حلال نہیں اگر چہ اس میں مہر بھی مقرر کریں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے کہ انہوں نے کہا نکاح ان کا برقرار رکھا جائے مگر مہر مثل لازم ہوتا ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا

اس بیان میں کہ بھانجی، خالہ بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں

(۱۱۲۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ تَزَوُّجِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوْ عَلٰى خَالَتِهَا.

(صحيح) (الارواء: ٢٨٨٢) ضعيف ابي داؤد (٣٥٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر یا اپنی خالہ پر یعنی جب پھوپھی یا خالہ کسی کے نکاح میں ہوں تو اس کو اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح درست نہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابوسعید اور ابوامامہ

اور جابر اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

(١١٢٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوِالْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ أَخِيهَا أَوِ الْمَرْأَةُ عَلٰى خَالَتِهَا، أَوِالْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ أُخْتِهَا، وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى، وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى. (صحيح)(الارواء : ٦/٢٨٩) صحيح ابى داؤد (١٨٠٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر یعنی پھوپھی جس کے نکاح میں ہو وہ بھتیجی سے نکاح نہ کرے اور منع کیا کہ نکاح کی جائے پھوپھی اپنی بھتیجی پر یا نکاح کی جائے عورت اپنی خالہ پر یا نکاح کی جائے خالہ اپنی بھانجی پر اور اسی طرح نکاح نہ کیا جائے چھوٹی سے یعنی بھتیجی یا بھانجی سے جب بڑی موجود ہو یعنی خالہ یا پھوپھی نکاح میں ہو اور اسی طرح بڑی سے نکاح نہ کرے جب چھوٹی ہو یہ جملہ آپ ﷺ نے اسی تاکید کے واسطے فرمایا جو مضمون اوپر ارشاد ہوا۔

فائدہ : حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا ہم نہیں جانتے کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف ہو۔ کہتے ہیں کہ جائز نہیں کہ آدمی اپنے نکاح میں جمع کرے بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو پھر اگر نکاح کیا کسی عورت سے اور اس کی پھوپھی اپنے پاس یعنی نکاح میں ہے تو یہ نکاح باطل ہو گیا جو اخیر میں کیا تھا یا خالہ اس کے پاس ہے تو بھی یہ نکاح باطل ہوا اور اگر پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا اور اس کی بھتیجی یا بھانجی اپنے پاس ہے تو یہی نکاح جو بعد میں ہوا باطل ہے اور یہی کہتے ہیں تمام علماء۔ کہا ابو عیسیٰ نے ملاقات کی ہے شعبی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت بھی کی ہے ان سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ بات تو انہوں نے بھی کہا صحیح ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہے شعبی نے بواسطہ ایک مرد کے بھی۔

❁ ❁ ❁ ❁

٣٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

عقدِ نکاح کے وقت شرط کے بیان میں

(١١٢٧) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوَفّٰى بِهَا، مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ)). (اسناده صحيح) الارواء (١٨٩٢) صحيح ابى داؤد (١٨٥٦)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب شرطوں سے زیادہ اس شرط کی وفا ضروری ہے کہ جس سے تم نے حلال کیا ہو فرجوں کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے اسی کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ انہیں میں ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا

انہوں نے جب نکاح کرے آدمی کسی عورت سے اور یہ شرط کرے کہ نہ لے جائے گا اس کو اس کے شہر سے تو اس کو جائز نہیں وہاں سے لے جانا۔ اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا اللہ کی شرط یعنی حکم مقدم ہے عورت کی شرط پر گویا ان کے نزدیک مرد کو درست ہے کہ لے جائے اپنی بیوی کو جہاں چاہے اگرچہ عورت نے شرط کی ہو اپنے شوہر سے نہ جانے کی اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا۔

❁❁❁❁

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَ عِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

اس کے بیان میں جو مسلمان ہو جائے اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں

(۱۱۲۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلَانَ ابْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَ لَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا. (صحيح عند الالبانى) الارواء (۱۸۸۳) المشكاة (۳۱۷٦) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے پاس دس بیبیاں تھیں ایام کفر کی وہ سب مسلمان ہوئیں ان کے ساتھ تبھی حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ ان میں سے چار چن لو یعنی جو چاہو اور باقی چھوڑ دو۔

فائدہ: ایسا ہی روایت کیا معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے کہا زہری نے روایت پہنچی مجھ کو محمد ابن سوید ثقفی سے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے اور ان کے پاس دس عورتیں تھیں۔ کہا محمد نے اور حدیث زہری کی صحیح ہے کہ مروی ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے بنی ثقیف سے طلاق دیا تھا اپنی عورتوں کو تو فرمایا اس سے عمر رضی اللہ عنہ نے تو رجعت کر ان سے نہیں تو میں پتھر ماروں گا تیری قبر کو جیسا کہ پتھر مارے گئے ابی رغال کی قبر کو۔ اور غیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا انہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❁❁❁❁

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَ عِنْدَهُ أُخْتَانِ
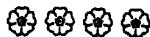
اس کے بیان میں جو مسلمان ہو جائے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں۔

(۱۱۲۹) عَنْ أَبِيْ وَهْبِ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ

فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أَسْلَمْتُ وَ تَحْتِيَ أُخْتَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ)).
(حسن) الارواء ٦/٣٣٤-٣٣٥) صحيح ابى داؤد (١٩٤٠)
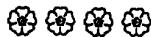
ترجمہ: روایت ہے ابو وہب جیشانی سے کہ انہوں نے سنا ابن فیروز دیلمی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اختیار کر لے تو ایک کو ان میں سے جس کو چاہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام ویلم بن ہوشع ہے۔

❀❀❀❀

(١١٣٠) عَنِ الضُّحَاكِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَسْلَمْتُ وَ تَحْتِيَ أُخْتَانِ، قَالَ : ((اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ)). (حسن) [انظر ما قبله]

ترجمہ: ضحاک بن فیروز دیلمی سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تو ان میں سے ایک کو اختیار کر لے جس کو چاہے۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

اس کے بیان میں جو حاملہ لونڈی خریدے

(١١٣١) عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِيْ مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ)). (حسن) (الارواء : ٢١٣٧) صحيح ابى داؤد (١٨٧٤)

ترجمہ: روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو آب منی نہ پہنچائے غیر کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو اور اس کو اس نے خریدا تو اس سے صحبت نہ کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے مروی ہے کئی سندوں سے رویفع بن ثابت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں جب خریدا کسی آدمی نے کسی لونڈی کو اور وہ حاملہ ہے تو اس سے جماع نہ کرے جب تک وضع حمل نہ ہو۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی الدرداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةِ وَلَهَا زَوْجٌ' هَلْ يَحِلُّ لَهُ وطؤها

اس کے بیان میں جو جہاد میں کسی عورت کو قید کرے اور اس کا شوہر بھی ہو تو قید کرنے والے کے لیے اس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(١١٣٢) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ' فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَتْ : ﴿ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ﴾ [النساء : ٢٤].

(صحيح) صحيح ابی داؤد (١٨٧١)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا پکڑیں ہم نے کچھ عورتیں قید میں اوطاس کے دن اور اوطاس ایک میدان ہے دیار ہوازن میں کہ وہاں پر تقسیم کی ہیں نبی ﷺ نے غنیمتیں جنگ حنین کی اور ان عورتوں کے خاوند بھی تھے ان کی قوم میں سو ذکر کیا صحابیوں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے اسی وقت اتری یہ آیت وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَامَلَكَتْ أَيْمٰنُكُمْ یعنی حرام ہے تم پر نکاح اور صحبت کرنا خاوند والی عورت سے مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابوالخلیل سے انہوں نے ابوسعید سے اور ابی الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔ اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے ہمام سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

زنا کی اجرت حرام ہونے کے بیان میں

(١١٣٣) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. (صحيح) الارواء (١٢٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی شیرینی سے۔

فائدہ : اس باب میں رافع بن خدیج اور ابوجحیفہ اور ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ اور ابی مسعود کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنْ لَّا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ

اس بیان میں کہ ایک شخص کی نکاح کا پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام نہ دے

(١١٣٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ: بِهِ [النَّبِيَّ ﷺ] وَ قَالَ أَحْمَدُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ)).

(صحيح) الروض (١١٧٥) الصحيحة (١٠٣٠) صحيح ابی داؤد (١٨١٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو پہنچاتے تھے آپ ﷺ تک اور احمد نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ بیچے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر یعنی مثلاً ایک شخص دس روپے کو کوئی چیز بیچ گیا ہے کسی کے ہاتھ تو دوسرا ویسی ہی چیز آٹھ روپے کو اس کے ہاتھ بیچ کر پہلے شخص کی چیز کو پھروا نہ دے اور نہ پیغام دے ایسی عورت کو نکاح کا کہ جس کو پہلے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہو چکی ہے۔

فائدہ : اس باب میں سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے کہا مالک بن انس نے پیغامِ نکاح دینا دوسرے بھائی کے پیغام پر جبھی منع ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور وہ عورت اس سے راضی ہو چکی ہو تو بعد اس کے کسی کو جائز نہیں کہ اس کو پیغام دے۔ اور کہا شافعی نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام نہ دے کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر یعنی ہمارے نزدیک یہ مراد ہے کہ جب ایک آدمی پیغام دے چکا کسی عورت کو اور وہ راضی اور راغب ہو گئی اس سے پھر کسی کو نہیں پہنچتا کہ اس کو پیغام دے۔ ہاں البتہ اس کی رضامندی اور رغبت معلوم ہونے سے پہلے دوسرے شخص کا پیغام دینا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا اور دلیل اس کی فاطمہ بنتِ قیس کی حدیث ہے کہ آئیں وہ نبی ﷺ کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے ابو جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان دونوں نے پیغام نکاح دیا ہے تو فرمایا آپ نے ابو جہم تو ایسا مرد ہے کہ کبھی اپنی لاٹھی عورتوں سے اٹھاتا نہیں یعنی مار پیٹ کرتا ہے مگر معاویہ وہ فقیر ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں سو نکاح کر لے اسامہ سے۔ سو معنی اس حدیث کے ہمارے نزدیک یہی ہے کہ جب تک فاطمہ نے خبر نہ دی تھی اپنی رضامندی کی کسی دونوں کے ساتھ اس سے پہلے آپ نے یہ فرمایا، اگر وہ خبر دے چکتیں آپ ﷺ کو اپنی رضامندی سے تو آپ ﷺ کبھی دوسری طرف اشارہ نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے اپنے رسول ﷺ کی مراد کو۔

❀❀❀❀

(١١٣٥) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُوْدَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ :

4

دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً، قَالَتْ : وَ وَضَعَ لِيْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ : خَمْسَةُ شَعِيْرٍ وَخَمْسَةُ بُرٍّ، قَالَتْ : فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَتْ : فَقَالَ : ((صَدَقَ)) فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ أُمِّ شَرِيْكٍ، ثُمَّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّ بَيْتَ أُمِّ شَرِيْكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ، وَلٰكِنِ اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَعَسٰى أَنْ تَلْقِيْ ثِيَابَكِ فَلَا يَرَاكِ، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَآءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكِ فَآذِنِيْنِيْ**)) فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ، خَطَبَنِيْ أَبُوْجَهْمٍ وَّمُعَاوِيَةُ. قَالَتْ : فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ : ((**أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَامَالَ لَهُ، وَأَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ عَلَى النِّسَآءِ**))، قَالَتْ : **فَخَطَبَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَتَزَوَّجَنِيْ، فَبَارَكَ اللّٰهُ لِيْ فِيْ أُسَامَةَ**).

(صحيح) (الارواء : ٦/٢٠٩) صحيح ابى داؤد (١٩٧٦)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا خبر دی مجھ کو ابوبکر بن ابی الجہم نے کہا ابوبکر نے میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن دونوں گئے فاطمہ بنت قیس کے پاس سو بیان کیا انہوں نے کہ تین طلاق دیں ان کو ان کے شوہر نے اور ان کے لیے نفقہ اور مکان بھی ایام عدت کے لیے مقرر نہ کیا اور رکھ دیئے میرے لیے دس قفیز غلے کے اپنے ایک چچیرے بھائی کے پاس پانچ قفیز جو کے اور پانچ قفیز گیہوں کے۔ کہا فاطمہ نے پھر آئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ سب آپ کے آگے سو فرمایا آپ ﷺ نے سچا کام کیا انہوں نے یعنی تیرے شوہر نے جو نفقہ اور مکان مقرر نہ کیا سو موافق شرع کے ہے پھر حکم دیا مجھ کو میں عدت بیٹھوں ام شریک کے گھر میں بعد اس کے فرمایا کہ ام شریک کے گھر میں تو مہاجرین جمع ہوتے ہیں تو عدت بیٹھ ابن ام مکتوم کے گھر سو وہاں اگر تو کچھ اپنے کپڑے اتارے تو تجھ کو کوئی نہ دیکھے گا پھر جب تیری عدت پوری ہو جائے اور تیرے پاس کوئی پیغام نکاح لائے تو میرے پاس آنا یعنی مشورے کو پھر جب میری عدت پوری ہوگئی تو نکاح کا پیغام دیا مجھ کو ابوجہم اور معاویہ نے۔ کہتی ہیں فاطمہ کہ پھر آئی میں آپ ﷺ کے پاس اور آپ سے اس کا ذکر کیا سو فرمایا تو آپ ﷺ نے معاویہ تو مالدار نہیں اور ابوجہم سختی کرنے والے ہیں عورتوں پر۔ کہا فاطمہ نے پھر مجھے پیغام دیا اسامہ نے جو بیٹے ہیں زید کے سو نکاح کر لیا انہوں نے مجھ سے سو برکت دی مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے نکاح کرنے میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی جہم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں یہ قول فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْكِحِيْ أُسَامَةَ یعنی فاطمہ نے یہ بھی کہا کہ مجھ سے آپ نے یہ بھی

فرمایا کہ نکاح کرلے تو اسامہ سے۔ روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے یہی بات۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَزْلِ

عزل کے بیان میں

(۱۱۳۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ أَنَّهُ الْمَوْءُ ودَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ : ((كَذَبَتِ الْيَهُوْدُ، إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْلُقَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ)). (صحيح عند الالبانى) (الآداب : ۵۲، صحيح أبي داود : ۱۸۸۴)

بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یحییٰ بن ابی کثیر مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یارسول اللہ ﷺ ہم عزل کرتے ہیں۔ اور عزل اسے کہتے ہیں کہ آدمی صحبت کرے عورت سے پھر جب انزال قریب ہو تو ذکر کو باہر نکال کے باہر ہی انزال کرے تا کہ عورت حاملہ نہ ہو۔ اور یہود کہتے ہیں کہ عزل کرنا چھوٹا موءودہ ہے یعنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دینا جیسے کفار کا دستور تھا تو یہود سمجھتے تھے کہ عزل بھی اس میں داخل ہے تو فرمایا آپ ﷺ نے غلط کہا یہود نے بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کیا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور براء اور ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔

(۱۱۳۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ. (اسناده صحيح) (الآداب (۵۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے ہم عزل کرتے رہتے تھے اور وہ قرآن اترتا تھا یعنی اگر عزل میں کچھ برائی ہوتی تو قرآن میں نازل ہوجاتی۔

فائدہ : حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء صحابہ وغیرہم سے عزل میں مالک بن انس نے کہا حرہ سے اجازت لے عزل کی اور لونڈی سے کچھ ضرور نہیں۔

۳۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

عزل کی کراہت کے بیان میں

(۱۱۳۸) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ : ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ ؟)) زَادَ

ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ : وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ قَالَا فِي حَدِيثِهِمَا: فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا. (صحيح) (الآداب : ٥٤، ٥٥) صحيح ابی داؤد (١٨٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ کے پاس عزل کا تو فرمایا کوئی تم میں سے جو عزل کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے۔ زیادہ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں کہ یہ نہیں فرمایا آپ ﷺ نے کہ عزل نہ کرو۔ پھر دونوں راویوں نے کہا فرمایا آپ ﷺ نے کوئی جان اللہ کو پیدا نہ کرنی ہوگی مگر اللہ اس کو پیدا کر ہی دے گا یعنی عزل سے کیا فائدہ اگر اللہ کو اولاد منظور ہوگی ہزار عزل کرو کچھ نہ ہوگا۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے عزل کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ کے لیے رات کی تقسیم کے بیان میں

(١١٣٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

(صحيح) الارواء (٨٨/٧، ٨٩) الصحيحة (١١٧١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے اگر چاہے تو میں یہ بھی کہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ولیکن انس نے یہی کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے آدمی باکرہ عورت کو اپنی بیوی پر تو رہے نئی عورت کے پاس سات روز تک اور جب نکاح کرے اپنی بیوی پر کسی بیوہ عورت سے تو رہے اس کے پاس تین دن یا تین دِن کی باری مقرر کرے۔

فائدہ: اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مرفوع روایت کیا اس کو محمد بن اسحاق نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے اس کو مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں جب کسی کے پاس کوئی بیوی ہو اور وہ دوسری باکرہ عورت سے نکاح کرے تو سات دن اس باکرہ کے پاس رہے پھر برابر ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہنا شروع کرے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

سوکنوں کے درمیان برابری کرنے کے بیان میں

(١١٤٠) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَآئِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِيْ فِيْمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ)). (ضعيف عند الالبانی) الارواء (٢٠١٨) التعليق الرغيب (٧٩/٣) ضعيف ابی داؤد (٣٧٠) البانی کہتے ہیں مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔
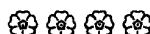
ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ ہمیشہ شب باشی میں تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں کے درمیان میں اور عدل کرتے اور پھر کہتے یا اللہ یہ میری تقسیم ہے اس چیز میں جس کا میں اختیار رکھتا ہوں سو تو ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا میں اختیار نہیں رکھتا بلکہ تو اختیار رکھتا ہے یعنی محبت وغیرہ میں۔

فائدہ: امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اسی طرح روایت کی گئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں میں آخر حدیث تک۔ اور روایت کی ہے حماد بن زید اور کئی لوگوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے مرسلاً کہ نبی ﷺ تقسیم کرتے تھے اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا تو اختیار رکھتا ہے اور میں اختیار نہیں رکھتا اس سے محبت قلبی اور مودّتِ دلی مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی بعض علماء نے۔

(١١٤١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ، فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا، جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ)). (صحيح عند الالبانی) الارواء (٢٠١٧) المشكاة (٣٢٣٦) غاية المرام (٢٢٩) التعليق الرغيب (٧٩/٣) الصحيحة (٢٠٧٧) صحيح ابی داؤد (١٨٥١) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب ہوں کسی کے پاس دو عورتیں اور عدل نہ کرے ان میں یعنی شب باشی وغیرہ میں جس میں آدمی اختیار رکھتا ہو وہ قیامت کے دن آئے گا یعنی میدان حشر میں کہ ایک طرف کا آدھا بدن اس کا جھولا مارا ہوا ہوگا۔

فائدہ: مرفوع کیا اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے روایت کی ہے انہوں نے قتادہ سے اور روایت کی ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہ لوگ ایسا کہتے تھے یعنی یہ بات لوگوں میں مشہور تھی معلوم نہیں کہ آپ ﷺ کی فرمائی ہوئی تھی یا کچھ اور۔ اور ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے مگر ہمام کی روایت سے۔

٤١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنَ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا

مشرک میاں بیوی میں سے ایک کے مسلمان ہونے کے بیان میں

(١١٤٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، بِمَهْرٍ جَدِيدٍ وَ نِكَاحٍ جَدِيدٍ. (اسنادہ ضعیف) الارواء (١٩٢٢) اس میں حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ابوشعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھیر دیا زینب اپنی صاحبزادی صاحبہ کو ابوالعاص بن ربیع پر نیا مہر باندھ کر اور نیا نکاح کر کے۔

فائدہ : یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب اسلام لائے اپنے شوہر کے قبل اور بعد اس کے پھر شوہر بھی مسلمان ہو اور عورت اس کی عدت میں ہو تو وہی شوہر اپنی عورت کا زیادہ مستحق ہے، اور یہی قول ہے مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(١١٤٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : رَدَّ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ، بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ، وَ لَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا. (صحیح عند الالبانی) الارواء (١٩٢١) صحیح ابی داؤد (١٩٣٨) بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ نبی ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو چھ سال بعد پہلے نکاح پر ابوالعاص بن ربیع کی زوجیت میں بھیج دیا اور نکاح دوبارہ نہیں پڑھایا۔

(١١٤٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَآءَ مُسْلِمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَآءَتِ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهَا كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِيَ، فَرُدَّهَا عَلَيَّ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ. (صحیح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں سماک کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس مسلمان ہو کر آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں پھر آئی اس کی عورت مسلمان ہو کر پھر کہا اس نے یارسول اللہ ﷺ وہ میرے ہی ساتھ ایمان لا چکی تھی سو پھیر دیا آپ ﷺ نے اس کو اس کے شوہر پر۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہ روایت کرتے تھے محمد بن اسحاق سے اس حدیث کو اور حدیث حجاج کی جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ (ضعیف) (الارواء : ١٩١٨، ضعیف ابی داؤد : ٣٨٧) کہ نبی ﷺ نے پھیر دیا اپنی صاحبزادی کو ابی العاص بن ربیع پر ساتھ نئے مہر کے اور نئے نکاح

کے۔ سو کہا یزید بن ہارون نے کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بہتر ہے از روئے اسناد اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

٤٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَّفْرُضَ لَهَا

اس شخص کے بیان میں جو کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کا مہر مقرر کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جائے

(١١٤٥) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرُضْ لَهَا صَدَاقًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ : لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَآئِهَا لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ، وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ، فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ، امْرَأَةٍ مِنَّا، مِثْلَ مَا قَضَيْتَ، فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ. (صحیح) الارواء (١٩٣٩) صحیح ابی داؤد (١٨٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا گیا ان سے حکم اس شخص کا کہ نکاح کیا اس نے ایک عورت سے اور مقرر نہ کیا تھا اس کے لیے کچھ مہر اور نہ داخل ہوا تھا وہ اس پر کہ مر گیا سو جواب دیا ابن مسعود نے کہ اس عورت کا مہر ہے اس کے مثل کی عورتوں کے برابر ہے نہ کمی ہے اس میں نہ زیادتی اور اس پر عدت ہے یعنی چار مہینے دس دن اور اس کو اپنے خاوند کے مال میں میراث بھی ہے۔ سو کھڑے ہو گئے معقل بن سنان اشجعی اور کہنے لگے حکم کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کو یہی جو ایک عورت تھی ہم میں کی ایسا ہی جیسا تم نے حکم دیا اس سائل کو۔ سو خوش ہو گئے اس کے سننے سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

فائدہ: اس باب میں جراح سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض علماء نے کہا اصحاب نبی ﷺ سے کہ جب کسی عورت سے کسی نے نکاح کیا اور اس سے خلوت کرنے کے اور تقرر مہر کے قبل پر مر گیا تو اس کو میراث ہے مہر نہیں اور اس پر عدت واجب ہے اور یہی قول ہے علی بن ابی طالب کا اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنھم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی۔ اور شافعی نے کہا اگر ثابت ہو حدیث بروع کی تو بیشک حجت ہے نبی ﷺ کی طرف سے۔ اور مروی ہے امام شافعی سے کہ وہ مصر میں رجوع ہو گئے اس قول سے اور قائل ہوئے بروع بنت واشق کی حدیث کے۔

ابواب الرضاع

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۰) دودھ پلانے کے بیان میں (التحفۃ ۸)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ

اس بیان میں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ سب رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں

(۱۱۴۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ)).

(صحيح) (الارواء : ۶/۲۸۴)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا دودھ سے جو حرام کیا ہے نسب سے۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۱۴۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ)).

(صحيح) الارواء (۶/۲۸۳) صحيح ابى داؤد (۱۷۹۴)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے دودھ پینے سے جو حرام کیا ہے جننے سے یعنی نسب سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم کہ کسی کا اس میں اختلاف ہو۔ مترجم کہتا ہے جیسے نسب میں سات ناتے حرام ہوتے ہیں ویسے ہی دودھ سے بھی، اور وہ یہ ہیں مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں کہ ان سے نکاح بھی حرام ہے صحبت بھی اور مقدمۂ صحبت یعنی مساس وغیرہ اور ماں میں دادی نانی داخل ہے اور بیٹیوں میں پوتی پڑوتی نواسی اور بہنیں تین طرح میں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسی طرح بھتیجی اور بھانجی اگرچہ نیچے درجے کی ہو اور پھوپھیاں سگی ہوں خواہ سوتیلی خواہ اخیافی اور اسی طرح باپ دادا اور ماں اور نانی کی پھوپھیاں سب حرام ہیں اور خالائیں علیٰ ہذا القیاس۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

اس بیان میں کہ دودھ مرد کی طرف منسوب ہے

(۱۱۴۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَآءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ اٰذَنَ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ**)). قَالَتْ : إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ : ((**فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ**)).

(صحيح) الارواء (۱۷۹۳) صحيح أبي داود (۱۷۹۶)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس چچا میرے دودھ کے اور اجازت چاہی انہوں نے میرے پاس آنے کی سو میں نے انکار کیا کہ میں اذن نہ دوں گی جب تک پوچھ نہ لوں گی رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ داخل ہوئے تیرے پاس وہ تو چچا ہے تیرا سو کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ کو دودھ پلایا ہے عورت نے اور نہیں دودھ پلایا ہے مرد نے پھر آپ ﷺ نے فرمایا وہ چچا ہے تیرا چاہیے کہ آئے تیرے پاس۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم کہا ہے انہوں نے لبن فحل یعنی مرد

کے دودھ کو اور اصل اس باب میں حدیث ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور رخصت دی ہے بعض علماء نے مرد کے دودھ کی اور پہلا قول صحیح تر ہے۔

(۱۱۴۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ، أَرْضَعَتْ إِحْدٰهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرٰى غُلَامًا، أَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ أَنْ يَّتَزَوَّجَ بِالْجَارِيَةِ ؟ فَقَالَ : لَا، اللِّقَاحُ وَاحِدٌ. (صحیح الاسناد) عندالالبانی بعض محققین کہتے ہیں زہری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ان سے پوچھا گیا مسئلہ ایک شخص کا کہ اس کے دو لونڈیاں ہیں یعنی دونوں اس کی موطوءہ ہیں اور دودھ پلایا ایک نے ایک لڑکے کو اور دوسری نے ایک لڑکی کو کیا درست ہے لڑکے کو کہ نکاح کرے اس لڑکی سے؟ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہیں درست ہے اس لیے کہ دونوں کے دودھ ایک ہی شخص کے جماع اور منی سے پیدا ہوئے ہیں۔

فائدہ : اور یہی تفسیر ہے لبن الفحل کی اور یہ روایت اصل ہے اس باب میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

اس بیان میں کہ ایک دوبار دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی

(۱۱۵۰) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)).
(اسناده صحيح) الارواء (۲۱۴۸) صحيح أبي داود (۳۲۵۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی حرمت رضاعت کی ایک بار یا دوبار دودھ چوسنے سے۔

فائدہ : اس باب میں ام فضل اور ابی ہریرہ سے زبیر اور ابن الزبیر رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ اور ابن الزبیر روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے کہ حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک یا دوبار دودھ چوسنے سے اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے زبیر کے ہیں انہوں نے زبیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور زیادہ کیا اس میں محمد بن دینار نے یہ لفظ کہ روایت کی زبیر نے نبی ﷺ سے اور یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح اہل حدیث کے نزدیک روایت ابن ابی ملیکہ کی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اتری قرآن میں آیت عشر رضعات معلومات یعنی دس بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت کی

ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہوگئی اس میں پانچ بار اور رہ گئی پانچ بار یعنی پانچ بار چوسنے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے پھر وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور یہی حکم رہا۔ روایت کیا ہم سے یہ قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی یہی فتویٰ دیتی تھیں اور بعض بیبیاں اور بھی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور احمد قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے نبی ﷺ سے کہ حرمت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار چوسنے سے اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کی طرف جائے تو وہ مذہب قوی ہے یعنی وہی کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور خوف کیا انہوں نے اس میں حکم دینے سے اور بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہا۔ کہ قلیل وکثیر دونوں سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جب کہ وہ پیٹ میں جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدِ فِی الرِّضَاعِ

اس بیان میں کہ رضاعت کے ثبوت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے

(١١٥١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّیْ لِحَدِیْثِ عُبَیْدٍ أَحْفَظُ قَالَ : تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَآءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ : إِنِّیْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَآءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ : إِنِّیْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِیَ كَاذِبَةٌ قَالَ : فَأَعْرَضَ عَنِّیْ، قَالَ : فَأَتَیْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ. فَقُلْتُ : إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ : ((**وَكَیْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا، دَعْهَا عَنْكَ**)). (صحیح) (الارواء : ٢١٤٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا روایت کی مجھ سے عبید بن ابی مریم نے انہوں نے عتبہ بن حارث سے کہا عبداللہ نے اور سنی میں نے یہ روایت عقبہ سے بھی ولیکن روایت عبید کی مجھے خوب یاد ہے کہا عقبہ نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے سو آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور کہا نکاح کیا میں نے فلانی عورت کی بیٹی سے، سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے۔ کہا راوی نے سو منہ پھیر لیا مجھ سے آپ ﷺ نے کہا پھر آیا میں ان کے آگے سے سو کہا میں نے وہ جھوٹی ہے فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہوا؟ جب کہ اس نے کہا کہ میں نے دودھ پلایا تم دونوں کو چھوڑ دے تو اس عورت کو۔

فائدہ : حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ سے جو بیٹے ہیں حارث کے اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا اور یہ لفظ بھی نہیں ذکر کیا: دعهاعنك اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کافی کہا ہے ایک عورت کی گواہی کو ثبوتِ رضاعت کے لیے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی کہا کہ گواہی ایک عورت کی کافی ہے رضاعت میں مگر اس سے قسم لی جائے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے کہا ایک عورت کی گواہی رضاعت میں ثابت نہیں جب تک زیادہ نہ ہوں اور یہی قول ہے شافعی کا اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بیٹے ہیں عبیداللہ بن ابی ملیکہ کے اور کنیت ان کی ابو محمد ہے اور عبداللہ بن زبیر نے ان کو قاضی مقرر کیا تھا طائف میں اور کہا ابن جریج نے کہ کہا ابن ملیکہ نے پایا ہے میں نے تیس صحابیوں کو رسول اللہ ﷺ کے۔ سنا میں نے جارود سے جو بیٹے ہیں معاذ رضی اللہ عنہ کے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جائز نہیں گواہی ایک عورت کی دودھ پلانے میں مگر ایک عورت کی گواہی سے اگر اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو عین پرہیزگاری ہے۔

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا ذُكِرَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ

اس بیان میں کہ حرمت رضاعتِ دو برس کے اندر اندر دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے

(۱۱۵۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَآءَ فِي الثَّدْيِ، وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ)). (صحيح) الارواء (۲۱۵۰)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی جب تک وہ دو انتڑیوں میں پہنچ کر بجائے غذا قائم نہ ہو اور قبل دودھ چھڑانے کے پیوے یعنی جو مدت شروع میں دودھ چھڑانے کی ہے اس کے اندر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیوے اور جو دو برس کامل کے بعد پیوے تو اس کا اعتبار نہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں منذر کی وہ بیٹے ہیں زبیر کے اور وہ بیٹے ہیں عوام کے اور وہ بیوی ہے ہشام بن عروہ کی۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرِّضَاعِ

دودھ پلانے والی کے حق کے بیان میں

(۱۱۵۳) عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يُذْهِبُ

عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ ؟ فَقَالَ : ((غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ)). (ضعیف عند الالبانی) ضعیف ابی داؤد (۳۵۱)

حجاج بن حجاج الاسلمی راوی مجہول الحال ہے۔ هداة الرواة (۳۱۰۹) بعض محققین نے شواہد کی وجہ سے حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حجاج بن حجاج اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے پوچھا نبی ﷺ سے اور کہا یارسول اللہ ﷺ کیونکر ادا ہو مجھ سے یعنی میرے ذمہ سے حق دودھ پینے کا سو فرمایا آپ ﷺ نے ایک بردہ میں غلام ہو یا لونڈی، یعنی ایک بردہ دودھ پلانے والی کو دے دیا تو اس کا حق ادا ہو گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے اور حاتم بن اسماعیل اور کئی لوگوں نے ہشام سے جو عروہ کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن ابی حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ان لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابوالمنذر رہے اور انہوں نے ملاقات کی جابر بن عبداللہ سے اور کہا انہوں نے یہ جو آپ سے پوچھا ما یذهب عنی مذمة الرضاع اس کے معنی یہی ہیں کہ کون سی چیز ادا کر دیتی ہے تجھ سے ذمام یعنی دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا جب دے دیا تو نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اس کا اور مروی ہے ابوالطفیل سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا نبی ﷺ کے پاس کہ آئی ایک عورت اور بچھا دی آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر مبارک کہ بیٹھیں اس پر پھر چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے انہیں نے دودھ پلایا ہے نبی ﷺ کو۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

اس لونڈی کے بیان میں جسے آزاد کیا جائے اور اس کا شوہر بھی ہو

(۱۱۵۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا. (اسنادہ صحیح) (الارواء : ۱۸۷۳) صحیح ابی داؤد (۱۹۳۵)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے بریرہ کا شوہر غلام تھا سو مختار کیا اس کو نبی ﷺ نے سو جدا کر لیا اس نے اپنے نفس کو یعنی خاوند سے اور اگر خاوند ان کا مرد آزاد ہوتا تو آپ بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بریرہ کا خاوند مرد آزاد تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے۔ ف: حدیث

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے بریرہ کے شوہر کو کہ وہ غلام تھا اور اس کو مغیث کہتے تھے۔ اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے کہتے ہیں اگر ہو لونڈی نکاح میں آزاد کے اور پھر لونڈی آزاد ہو تو اس کو اختیار نہیں، اختیار جبھی ہے کہ جب وہ غلام کے نکاح میں ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شوہر بریرہ کا حر تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور روایت کی ابوعوانہ نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بریرہ کے قصے میں کہا اسود نے اور زوج اس کا حر تھا اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

(١١٥٥) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. (شاذ: بلفظ "حرًا" و المحفوظ: "عبدًا") الارواء (٦/٢٧٦) صحیح ابی داؤد (١٩٣٧) بعض محققین نے اس کو ابراہیم نخعی مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں بریرہ کا آزاد تھا شوہر تو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے۔

(١١٥٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ، يَوْمَ أُعْتِقَتْ بَرِيرَةُ. وَاللّٰهِ! لَكَأَنِّي بِهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَنَوَاحِيهَا، وَإِنَّ دُمُوعَهُ لَتَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، يَتَرَاضَاهَا لِتَخْتَارَهُ، فَلَمْ تَفْعَلْ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ بریرہ کا خاوند غلام حبشی تھا۔ بنی مغیرہ کا جس دن کہ آزاد ہوئیں بریرہ قسم ہے اللہ کی گویا وہ میرے سامنے ہے کہ مدینے کے راستوں اور کناروں میں پڑا رہتا تھا اور آنسو اس کے بہتے تھے کہ اس کی داڑھی پر منا تا تھا بریرہ کو کہ پسند کرے اس کو سو نہ مانا بریرہ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن ابی عروبہ پوتے ہیں مہران کے اور کنیت ان کی ابوالنضر ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ بریرہ اول ایک یہود کی لونڈی تھی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خریدا اور آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا آپ نے آزاد ہونے کے بعد بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہے اس کے نکاح میں رہے یا فسخ کرے اسے خیار عتق کہتے ہیں کہ لونڈی کسی کے نکاح میں ہو تو جب آزاد ہوا سے اختیار ہے کہ خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے اور اس میں امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ اسے اختیار ہے خواہ خاوند اس کا حر ہو یا غلام اور تین اماموں کے نزدیک اس کو اختیار جب ہی ہے کہ خاوند اس کا غلام ہو اور اگر دونوں ایک ساتھ آزاد ہوں تو کسی کے نزدیک اختیار نہیں اگر خاوند آزاد کیا جائے تو بیوی کو اختیار نہیں خواہ حر ہو خواہ لونڈی۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ مختصراً۔

❀ ❀ ❀ ❀

۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

اس بیان میں کہ اولاد صاحبِ فراش کی ہے

(۱۱۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لڑکا عورت کے ہم بستر کا یعنی شوہر یا مالک اس کے کا اور زانی کو پتھر۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابوامامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبداللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ زہری نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَتُعْجِبُهُ

اس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آئے

(۱۱۵۸) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً، فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ، وَقَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ، أَقْبَلَتْ فِي صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا)). (صحيح) (الصحيحة : ۲۳۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنی بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اور باہر نکل کر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی عورت کو اور اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ صحبت کرے اپنی بی بی کے سے کہ اس کے بی بی پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔ یعنی فرج۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ہشام بن ابی عبداللہ رفیق ہیں دستوائی کے اور بیٹے ہیں سنبر کے۔

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَی الْمَرْأَۃِ

بیوی پر شوہر کے حق کے بیان میں
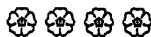
(۱۱۵۹) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((لَوْ كُنْتُ آمِراً أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)). (حسن صحيح) الارواء (۷/۵۵-۵۶) الآداب (۱۷۸) الصحيحة (۱۲۰۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میں حکم کرتا کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا تو حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے۔

فائدہ : اس باب میں معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبداللہ بن ابی اوفی اور طلق بن علی اور ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی محمد بن عمرو کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۱۶۰) عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ، وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ)). (صحيح) (المشكاة : ۳۲۵۷، سلسله احاديث الصحيحة : ۱۲۰۲)

ترجمہ: روایت ہے طلق بن علی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس وقت بلائے کوئی آدمی اپنی بیوی کو جماع کے واسطے تو فوراً حاضر ہو اور اگر چہ وہ تنور پر ہو یعنی روٹی پکاتی ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۱۶۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)).

(ضعيف عند الالبانى) التعليق الرغيب (۷۳/۳) سلسله احاديث الضعيفة (۱۴۲۶) بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو عورت مر جائے اور اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو داخل ہو گی وہ جنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلٰی زَوْجِهَا

شوہر پر بیوی کے حق کے بیان میں

(۱۱۶۲) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ إِیْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِیَارُكُمْ خِیَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ)). (حسن صحیح) الصحیحة (۲۸٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب مؤمنوں میں کامل تر ایمان میں وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں، اور سب میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیبیوں کے حق میں بہتر ہوں۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۱۶۳) عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَبِیْ أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰی عَلَیْهِ وَ ذَكَّرَ وَ وَعَظَ، فَذَكَرَ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّةً فَقَالَ : ((أَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَیْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَیْئًا غَیْرَ ذٰلِكَ، إِلَّا أَنْ یَّأْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا، أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلٰی نِسَآئِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَآئِكُمْ عَلَیْكُمْ حَقًّا، فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰی نِسَآئِكُمْ : فَلَا یُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلَا یَأْذَنَّ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ، أَلَا وَ حَقُّهُنَّ عَلَیْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَیْهِنَّ فِیْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ)).

(حسن) الارواء (۱۹۹۷۔۲۰۲۰) الآداب (۱۵٦)

ترجمہ: روایت ہے سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پس تعریف کی اللہ کی آپ نے اور ثنا کی اس پر اور نصیحت کی اور سمجھایا لوگوں کو سو ذکر کیا راوی نے حدیث میں ایک قصہ اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے خبردار ہو اچھی طرح خیرخواہی کرو عورتوں کی اس لیے کہ وہ قید ہیں تمہارے نزدیک تم ان پر کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے اس کے یعنی صحبت وغیرہ کے مگر یہ کہ وہ کچھ بے حیائی کریں کھلی ہوئی یعنی شرارت سو اگر ایسا کریں تو دور کر دو ان کا بستر اور ایسا مارو ان کو کہ ہڈی نہ ٹوٹے یعنی بہت مار نہ مارو سو اگر کہنا مانیں تمہارا تو نہ ڈھونڈو ان پر تکلیف دینے کی راہ۔ آگاہ ہو تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونوں پر بات چیت کرنے کو نہ

بٹھائیں ایسوں کو کہ تم راضی نہیں ان سے اور گھر میں نہ آنے دیں ان کو جن سے تم راضی نہیں آگاہ ہو اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ بخوبی پہنچاؤ ان کو روٹی کپڑا ان کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا عَوَانٌ عِنْدَكُمْ یعنی وہ قید ہیں تمہارے ہاتھوں میں۔

❁❁❁❁

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ النِّسَآءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

(۱۱۶٤) **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ: أَتَى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ، فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ، وَ يَكُوْنُ فِي الْمَآءِ قِلَّةٌ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ**)). (ضعیف عندالالبانی) (المشكاة : ۳۱٤، ۱۰۰٦) اس میں عیسیٰ بن حطان راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بعض آدمی ہم میں کا جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے ایک پھسکی نکل جاتی ہے اور پانی کی قلت بھی ہوتی ہے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پائے تم میں سے کوئی تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں صحبت نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کچھ سچی بات سے شرماتا نہیں۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی بن طلق کی حسن ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں علی بن طلق کی نبی ﷺ سے کوئی حدیث سوائے اس کے اور نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی ہو گویا انہوں نے تجویز کیا کہ طلق بن علی کوئی اور صحابی ہیں آپ ﷺ کے ان کے سوا اور روایت کی ہے وکیع نے بھی یہ حدیث۔

❁❁❁❁
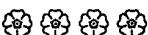
(۱۱٦٥) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ**)). (اسناده حسن) (المشكاة : ۳۱۹٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ سے اس

مرد کو جو جماع کرے کسی عورت سے یا مرد سے پیچھے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(١١٦٦) **عَنْ عَلِيٍّ** قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِيْ أَعْجَازِهِنَّ**)). (ضعيف عند الالبانی) (ضعيف ابی داؤد : ٢٦) شیخ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پائے کوئی تم میں سے پھسکی (ہوا خارج ہو) تو وضو کرے اور (خبردار) صحبت نہ کرو عورتوں کے پیچھے سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

١٣ - بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِي الزِّيْنَةِ

اس بیان میں کہ عورتوں کا بناؤ سنگھار کر کے نکلنا منع ہے

(١١٦٧) **عَنْ مَيْمُوْنَةَ** ابْنَةِ سَعْدٍ وَ كَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِيْ غَيْرِ أَهْلِهَا، كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا نُوْرَلَهَا**)).

(ضعيف) (سلسله احاديث الضعيفة : ١٨٠٠) اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے میمونہ رضی اللہ عنہا سے جو بیٹی ہیں سعد کی اور وہ خدمت کرنے والی تھی نبی ﷺ کی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مثال اترانے والی کی سنگھار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لیے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کہ اس میں روشنی بالکل نہیں۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ ازروئے حافظہ کے ضعیف ہیں اور وہ سچے ہیں۔ اور روایت کی ان سے شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی یہی حدیث بعض نے موسیٰ بن عبیدہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

١٤ - بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْغَيْرَةِ

غیرت کے بیان میں

(١١٦٨) **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**إِنَّ اللّٰهَ يُغَارُ، وَالْمُؤْمِنُ يُغَارُ، وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ بہت غیرت رکھتا ہے اور اللہ کو غیرت آتی ہے کہ مؤمن وہ کام کرے جو حرام ہے اس پر۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حجاج صواف ۔ کے بیٹے ہیں ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام میسرہ ہے اور حجاج کی کنیت ابوالصلت ہے ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے روایت کی ہم سے ابوعیسیٰ نے انہوں نے ابوبکر عطا سے انہوں نے علی بن عبداللہ مدنی سے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال حجاج صواف کا سو کہا یحییٰ نے وہ بہت دانا اور ہوشیار ہیں۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا

اس بیان میں کہ عورت کا اکیلے سفر کرنا درست نہیں

(۱۱۶۹) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا، يَكُوْنُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا وَ مَعَهَا أَبُوْهَا وَأَخُوْهَا أَوْزَوْجُهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ ذُوْمَحْرَمٍ مِنْهَا)).

(صحیح) الارواء (٥٦٨) صحيح ابی داؤد (١٥١٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسے سفر میں جائے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی اور محرم۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی عورت ایک رات اور دن کا مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں عورت کے سفر کرنے کو مگر محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علماء کا اس عورت میں جو طاقت رکھتی ہو حج کی اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو آیا وہ حج کرے یا نہیں۔ تو کہا بعض علماء نے اس پر حج واجب نہیں اس لیے کہ محرم بھی راستے کی ضروری چیزوں میں داخل ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ حج اسی پر واجب ہے کہ جس کو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا کا مضمون یہی ہے۔ ۔۔۔ کہتے ہیں کہ جب عورت کے ساتھ محرم نہ ہو تو اس کی طاقت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علماء نے اگر راہ میں امن ہو تو وہ نکلے حج کے قافلے کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی کا۔

❀❀❀❀

(١١٧٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (٦٦٨) صحیح ابی داؤد (١٥١٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورت سفر نہ کرے ایک رات اور دن کے راستے تک مگر اس کے ساتھ محرم ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

اس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے

(١١٧١) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ ؟ قَالَ : ((الْحَمْوُ : الْمَوْتُ)).

(اسنادہ صحیح) (غایة المرام : ١٨١)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے تو کہا ایک شخص نے انصار سے یارسول اللہ ﷺ کیا تجویز کرتے ہیں آپ حمو میں؟ فرمایا حمو تو موت ہے۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے حمو شوہر کے عزیزوں کو بولتے ہیں اور مراد اس جگہ میں شوہر کے باپ اور بیٹوں کے سوا اور عزیز و اقارب اس کے ہیں کہ ان سے پردہ ضرور ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ حمو موت ہے یہ تشبیہ ہے یعنی جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہیے ویسے ہی عورت کو شوہر کے بھائیوں اور عزیزوں سے پردہ اور پرہیز کرنا ضرور ہے۔ اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی ﷺ کہ آپ ﷺ نے فرمایا خلوت میں نہیں رہتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اس میں شیطان ہوتا ہے یعنی جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان میں ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنے کو موجود رہتا ہے اور حمو زوج کے بھائیوں کو بولتے ہیں گویا آپ ﷺ نے حرام کہا اس کو کہ زوج کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان میں ہوں غرض یہ کہ ان سے پردہ ضرور ہے۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابٌ: [التحزير من ذلك لجريان الشيطان مجرى الرم]

شیطان کے خون کی طرح رگوں میں دوڑنے کی وجہ سے غیر محرم عورتوں کے ساتھ خلوت سے خبردار کرنا

(۱۱۷۲) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ)) قُلْنَا: وَمِنْكَ؟ قَالَ: ((وَمِنِّيْ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ، فَأَسْلَمُ)).

(اسناده صحيح) (صحيح ابى داؤد: ۱۳۳، ۱۳۴، تخريج فقه السيرة: ٦٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ داخل ہوان عورتوں کے گھروں میں جن کے شوہر نہیں ہیں گھر میں اس لیے کہ شیطان رواں ہوتا تمہارے ایک ایک کے بدنوں میں جیسا خون رواں ہوتا ہے کہا ہم نے اور آپ ﷺ کے بدن میں بھی فرمایا مجھ میں بھی ولیکن اللہ نے مدد کی میری اس پر کہ وہ اسلام لایا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض نے مجالد بن سعید میں ان کے ضعف حافظہ کے سبب سے اور سنا میں نے علی بن خشرم سے کہتے تھے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے یہ جو آپ نے فرمایا وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ یعنی اللہ نے میری مدد کی اس پر کہ میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں کہا سفیان نے اس لیے کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا یعنی غرض یہ ہے کہ جس نے فَأَسْلَمَ بِفَتْحِ میم روایت کیا ہے اس نے تو یہ معنی لیے ہیں کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہو گیا شرع کا نافرمان نہ رہا مگر سفیان نے فَأَسْلَمُ کا لفظ بضم میم روایت کیا ہے اس کے معنی یہی ہیں کہ شیطان کے شر سے بچا رہتا ہوں۔ اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ تو مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند غائب ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو اور مغیبات اس کی جمع ہے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابٌ: [استشراف الشيطان المرأة إذا خرجت]

شیطان کا عورت کو جب وہ گھر سے نکلے جھانکنا

(۱۱۷۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)).

(صحيح عند الالبانى) (المشكاة: ۳۱۰۹، الارواء: ۲۷۳، التعليق على ابن خزيمة: ۱٦۸۵) بعض محققین نے اس کو قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہے پھر جب نکلتی ہے تو تاکتا ہے اس کو شیطان یعنی تاکہ فتنے میں ڈالے اس کے سبب سے لوگوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۹۔ بَابٌ [الوعيد للمرأة على إيذاء المرأة زوجها]

عورت کے لیے اپنے خاوند کو تکلیف دینے پر وعید

(۱۱۷٤) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ، قَاتَلَكِ اللّٰهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ، يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا)).

(صحيح)الصحيحة (۱۷۳) آداب الزفاف (۱۷۸)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہے کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اس کی حوروں بڑی آنکھوں والیوں میں سے یعنی جو جنت میں ملنی ہے نہ تکلیف دے تو اس کو تجھ پر اللہ کی مار ہو اس لیے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب مسافر ہے تھوڑے دن میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آئے گا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور روایت اسماعیل بن عیاش کی شام کے لوگوں سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسماعیل شامیوں سے روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں۔

ابواب الطلاق واللعان

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۱) طلاق اور لعان کے بیان میں (التحفة ۹)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

سنت کے مطابق طلاق دینے کے بیان میں

(۱۱۷۵) عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ : هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ؟ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا. قَالَ : قُلْتُ : فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ : فَمَهْ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟ (إسناده صحيح) الارواء الغليل (۷/۱۲۷)

ترجمہ: روایت ہے یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ اس شخص کا کہ طلاق دیا اس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو کہا عبداللہ نے تو نہیں جانتا عبداللہ بن عمر کو کہ اس نے طلاق دیا تھا اپنی بیوی کو کہ جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے، سو حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ رجعت کرے اس سے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میں نے آپ ﷺ سے گنے اس طلاق کو بھی ایک طلاق، فرمایا آپ ﷺ نے: چپ رہو بھلا دیکھو تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جائے وہ طلاق کیوں نہ گنا جائے اگر دیوانہ ہو جائے تو اس طلاق سے بھی جدائی ہو جائے گی۔
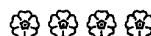
فائدہ : مترجم کہتا ہے طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن کہ جس کو سنی بھی کہتے ہیں اور بدعی، احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دے اس طہر

میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور چھوڑ دے اس کو کہ عدت گزر جائے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ جماع نہ کیا ہو اس میں اگر وہ عورت مدخول بہا یعنی اس سے صحبت کر چکا ہو اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگر چہ حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دی جائے اور جائز ہے ان کو طلاق دینی بعد جماع کے بھی۔ بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں یا دو طلاقیں ایک دفعہ یا ایک طہر میں دے کہ رجعت نہ ہو اس کے بیچ میں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اس طہر میں کہ جماع کیا ہو اس میں اور اسی طرح طلاق دینی اس کو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اس سے رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما میں مذکور ہے کہ کذا فی شرح مشکوٰۃ اور یہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ چپ رہو یعنی اس بات کے پوچھنے کی کیا حاجت ہے وہ طلاق بھی خواہی نخواہی گنا جائے گا۔

(١١٧٦) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ . فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا)). (صحيح) الارواء (١٢٧/٧ و ١٣٠) صحيح ابى داؤد (١٨٩٤)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ طلاق دیا انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے حکم کر اس کو کہ رجعت کرے اس سے پھر طلاق دے اس کو جب وہ پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو۔

فائدہ: حدیث یونس بن جبیر کی جو اوپر مذکور ہوئی جو مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی حدیث سالم کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دے آدمی طہر میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور بعض نے کہا ہے کہ جب ایک طلاق دے ایک طہر میں تو وہ بھی سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعض نے کہا سنت جبھی ہوگا کہ جب ایک طلاق دے اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا حاملہ کو ہر مہینے ایک طلاق دے۔

❀ ❀ ❀ ❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

آدمی کے اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر طلاق دینے کے بیان میں

(١١٧٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ : ((مَا أَرَدْتَّ بِهَا؟)) قُلْتُ : وَاحِدَةً قَالَ : ((وَاللّٰهِ؟)) قُلْتُ : وَاللّٰهِ قَالَ : ((فَهُوَ مَا أَرَدْتَّ)). (ضعيف) الارواء (٢٠٦٣) المشكاة (٣٢٨٢) اس میں عبداللہ بن علی بن یزید ضعیف راوی ہے۔ اور علی

بن یزید بن رکانہ مستور ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں زبیر بن سعید لین الحدیث ہے۔ تقریب (۱۹۹۵)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور کہا میں نے طلاق دیا اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر یعنی یوں کہا طالق البتة یعنی تجھ پر طلاق ہے یا تو مطلقہ ہے البتہ‘ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے میں نے کہا ایک طلاق کا‘ فرمایا: قسم ہے اللہ کی؟ کہا میں نے قسم ہے اللہ کی‘ فرمایا آپ ﷺ نے تو وہ وہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی پڑا۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں جس میں لفظ البتہ کہے۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے اس کو تین طلاق قرار دیا اور بعض علماء نے کہا یہ نیت پر مرد کے موقوف ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک ہے اور اگر تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے۔ اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا، اور مالک بن انس نے کہا طلاق البتہ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں۔ اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اس کو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ : أَمْرُكِ بِيَدِكِ

اپنی عورت سے یہ کہنے کے بیان میں کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ : لِأَيُّوبَ : هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ أَحَدًا قَالَ فِيْ : [أَمْرُكِ بِيَدِكِ]: إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ ؟ قَالَ : لَا إِلَّا الْحَسَنَ. ثُمَّ قَالَ : أَللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِيْ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((ثَلَاثٌ)) قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : نَسِيَ. (اسناده ضعيف) ابی داؤد ۳۷۷ لکنه عن الحسن قوله : صحیح] اس کی سند قتادہ راوی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہا حماد نے پوچھا اس نے ایوب سے تم کس کو جانتے ہو کہ اس نے کچھ کہا ہو [أمرك بيدك] (کہ تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے) کے باب میں کہ اس سے تین طلاقیں پڑتی ہیں سوائے حسن کے، ایوب نے کہا میں کسی کو نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اے اللہ تیری بخشش ہے، یہ روایت پہنچی مجھ کو قتادہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں کثیر سے جو مولیٰ ہیں بنی سمرہ کے وہ

روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تین طلاقیں' نہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولیٰ ہیں ابن سمرہ کے سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی ان کو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے تھے پہلے انہوں نے یہ روایت مجھ سے بیان کی تھی اب ان کو یاد نہ رہی۔

فائدہ : اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد بن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سلیمان بن حرب نے انہوں نے حماد بن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو مرفوع نہ جانا انہوں نے یعنی یہ آپ کا قول نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے امرک بیدک میں' سو کہا بعض علمائے صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود ہیں کہ اس میں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علمائے تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید بن ثابت نے کہ اس میں اختیار عورت کا ہے جو چاہے عورت حکم کرے یعنی جب شوہر نے اس سے کہا کہ تجھے اپنے کام کا اختیار ہے تو عورت اگر اس کے جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لیے پسند کیا تو ایک ہی پڑے گا اور اگر دو کہے تو دو اور تین کہے تو تین، اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھے اختیار ہے اپنے کام کا اور اس نے تین طلاق دے لیے اپنے کو اور انکار کیا زوج نے اور کہا کہ میں نے تجھے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو قسم لی جائے گی زوج سے اور اسی کا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور اہل کوفہ کا مذہب حضرت عمر اور عبداللہ کے قول کے موافق ہے یعنی اس میں ایک طلاق کا عورت کو اختیار ہے۔ اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحاق ابن عمر کے قول کی طرف گئے یعنی جو اوپر مذکور ہوا۔

❁ ❁ ❁ ❁

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخِيَارِ

بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں

(۱۱۷۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ. أَفَكَانَ طَلَاقًا ؟ (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۹۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی طلاق کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا تو اختیار کیا ہم نے آپ کے پاس رہنے کو تو کیا یہ طلاق تھوڑا ہی ہوا۔ یعنی آپ نے جو اختیار دیا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور

اختلاف ہے علماء کا خیار میں سو روایت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے اپنے نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنے تئیں دے سکتی ہے اور مروی ہے یہ بھی ان سے کہ وہ ایک طلاق رجعی دے سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے پسند کرتی ہے یا اپنے نفس کو اور اختیار دیا اس' دونوں باتوں کا اور اس نے اختیار کیا اپنے زوج کو تو بھی ایک طلاق پڑا اور اگر اس نے اختیار کیا اپنے نفس کو تو تین طلاق پڑے اور اکثر علماء اور فقہا صحابہ اور جو ان کے بعد تھے، عمر اور عبداللہ کے قول کی طرف گئے ہیں جو ابھی عنقریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہلِ کوفہ کا مگر احمد بن حنبل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف گئے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

اس بیان میں کہ جس عورت کو تین طلاق دی گئی ہوں اس کا نان ونفقہ اور رہائش شوہر کے ذمہ نہیں

(١١٨٠) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ : طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ)). قَالَ مُغِيرَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ : قَالَ عُمَرُ: لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ، لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ. (صحيح) الروض النضير (٨٣٦) صحيح ابی داؤد ١٩٧٦ ـ ١٩٨٠ ـ ١٩٨٢ ـ

ترجمہ: روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دیا مجھ کو میرے شوہر نے نبی ﷺ کے زمانے میں، سو فرمایا نبی ﷺ نے نہ تیرے لیے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر۔ کہا مغیرہ نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابراہیم سے تو کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں چھوڑتے ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھا آپ کے فرمودے کو یا بھول گئی : و عمر رضی اللہ عنہ تو دلواتے تھے تین طلاق والی کو روٹی اور کپڑا اور مکان رہنے کو یعنی عدت تک۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے کتاب اللہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول میں یہ آیت مراد ہے: أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُّجْدِكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکان دو ان کو جہاں سے تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

اس بیان میں کہ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی

(١١٨١) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ)).

(حسن صحيح) الارواء (١٧٥١، ٢٠٦٩) الروض لا ٥٧) صحيح أبي داود (١٩٠٠)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نذر نہیں ابن آدم کی اس میں جس کا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اس میں کہ جس کا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اس میں جس کا وہ مالک نہیں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ سب سے اچھی ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے۔ اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور سعید بن مسیّب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح اور جابر بن زید سے اور کتنے فقہاء تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی۔ اور مروی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کی طرف نسبت کر کے کہے تو طلاق واقع ہو جاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلے یا فلانے شہر کی فلانی عورت سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے تو اس پر طلاق واقع ہوتا ہے یعنی بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ انہوں نے کہا جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوتا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ انہوں نے کہا اگر نام لے کسی عورت کا مقرر کر کے مثلاً کہے ہندہ سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہے کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اس پر طلاق ہے یا یوں کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلہ کی عورت سے یا فلانے شہر کی عورت سے تو جب وہ نکاح کرے گا ان عورتوں سے اس پر طلاق پڑ جائے گا اور ابن مبارک نے اس میں تشدد کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور مروی ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا حکم اس شخص کا کہ قسم کھائی اس نے طلاق کے ساتھ یعنی کہا کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق ہے پھر خواہش ہوئی اس کو نکاح کی تو آیا اس کو نکاح کرنا جائز ہے یعنی نکاح جس عورت سے کرے گا اس پر طلاق واقع ہو گا یا نہیں اور جائز ہے اس کو عمل کرنا ان فقہاء کے قول پر جنہوں نے اجازت دی ہے اس نکاح کی تو ابن مبارک نے جواب دیا کہ اگر وہ شخص قبل اس بلا کے ان کے قول کو حق جانتا تھا جنہوں نے رخصت دی ہے اس کو نکاح کی تو جائز ہے اب بھی اس کو عمل کرنا ان کے قول پر جو شخص پہلے سے ان کے قول کو پسند نہ کرتا تھا تو اس کو اس بلا میں مبتلا ہونے کے بعد بھی اس پر عمل کرنا جائز نہیں اور احمد نے کہا اگر اس نے نکاح کر لیا تو میں حکم نہیں کرتا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دے۔ اور اسحاق نے کہا کہ میں رخصت دیتا ہوں عورت منسوبہ سے نکاح کرنے کی بدلیل

حدیث ابن مسعودؓ کے اور عورت منسوبہ کا بیان اوپر گزرا اور نہیں کہتا میں کہ حرام ہے اس پر عورت اس کی، اور وسعت دی اسحاق نے غیر منسوبہ عورت میں۔

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ طَلَاقَ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

اس بیان میں کہ لونڈی کی دو طلاقیں ہی ہیں

(۱۱۸۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى : وَحَدَّثَنَا وَأَبُوْ عَاصِمٍ وَحَدَّثَنَا مُظَاهِرٌ بِهٰذَا. (اسناده ضعيف) الارواء (۲۰٦٦) ضعيف أبي داؤد (۳۸۷) اس میں مظاہرہ بن اسلم راوی ضعیف ہے۔) تقریب (٦٧٢١)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لونڈی کی دو ہی طلاق ہیں اور عدت اس کی دو ہی حیض ہیں یعنی دو طلاق میں وہ بائنہ ہو جاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق میں کہا محمد بن یحییٰ نے اور بیان کی ہم سے یہ حدیث ابو عاصم نے انہوں نے مظاہر سے اسی طرح۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر مظاہر بن اسلم کی روایت سے اور مظاہر کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوائے اس کے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث کی رو سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہے یعنی اگر عورت حرہ ہے تو تین طلاقیں ہیں اور تین حیض میں اس کی عدت پوری ہوتی ہے اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاقیں ہیں بائن ہو جاتی ہے اور عدت اس کی دو حیض میں پوری ہو جاتی ہے۔ اور امام شافعی کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت دونوں میں اعتبار شوہر کا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ

دل میں طلاق کا خیال کرنے کے بیان میں

(۱۱۸۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِأُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا، مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (۲۰٦۲) صحيح ابى داؤد (۱۹۱۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے درگزر کیا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے جو دلوں میں خیال آئے جب تک منہ سے نہ نکالے اس کو یا عمل نہ کرے اس پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب آدمی اپنے دل میں خیال کرے طلاق کا تو کچھ نہیں پڑتا جب تک منہ سے نہ کہے۔

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

اس بیان میں کہ طلاق ہنسی اور مذاق میں بھی واقع ہو جاتی ہے

(۱۱۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَ هَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ)). (صحیح) ارواء الغلیل (۱۸۲۶) صحیح ابی داؤد (۱۹۰۴) التعلیق علی التنکیل (۲/۵۰) مشکاۃ المصابیح (۳۲۸٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اس میں سچ مچ کہنا اور خوش طبعی سے کہنا دونوں برابر ہیں ایک نکاح، دوسرے طلاق، تیسرے رجعت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور عبدالرحمٰن بیٹے ہیں حبیب کے وہ بیٹے ہیں ادرک کے وہ بیٹے ہیں مالک کے اور وہ میرے نزدیک یوسف بن ماہک ہیں۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخُلَعِ

خلع کے بیان میں

(۱۱۸۵) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ : أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ۔ أَوْ أُمِرَتْ۔ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ. (اسنادہ صحیح) التعلیق علی الروضہ الندیہ (۲/۶۲) صحیح ابی داؤد (۱۹۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی ﷺ کے زمانے میں، سو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے یا حکم کی گئیں وہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع بنتِ معوذ کی صحیح یہی ہے کہ ان کو حکم کیا گیا ایک حیض تک بیٹھنے کا۔

(۱۱۸۵م) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ، مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ.[انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ثابت بن قیس کی بی بی نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی ﷺ کے زمانے میں، سو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا خلع والی عورت کی عدت میں تو اکثر اہل علم صحابہ وغیرہم کہا ہے کہ عدت خلع والی عورت کی مطلقہ کے برابر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عدت خلع والی عورت کی ایک حیض ہے۔ اور کہا اسحاق نے اگر کوئی اختیار کرے اس مذہب کو یعنی ایک حیض کی عدت ہونے کو تو یہ مذہب قوی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ

خلع لینی والی عورتوں کے بیان میں

(١١٨٦) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ)).

(صحيح) (الصحيحة : ٦٣٣، المشكاة: ٣٢٩٠، التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خلع کرنے والی عورتیں تو منافق ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو عورت خلع کرے اپنے شوہر سے بغیر عذر کے تو خوشبو نہ سونگھے گی جنت کی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت کہ مانگے اپنے زوج سے طلاق بغیر عذر اور ضرورت کے سو حرام ہے اس پر بو جنت کی۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روات کرتے ہیں ابوقلابہ سے وہ ابی اسماء سے وہ ثوبان سے اور روایت کیا اس کو بعض نے ایوب سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا۔

(١١٨٧) عَنْ ثَوْبَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)).

(صحيح) ارواء الغليل (٢٠٣٥) مشكاة (٣٢٧٩) صحيح ابى داؤد (١٩٢٨)

ترجمہ: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت مانگے اپنے خاوند سے طلاق بغیر عذر اور ضرورت کے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٢ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَآءِ

عورتوں کی خاطر داری کے بیان میں

(١١٨٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلٰى عِوَجٍ)). (صحيح) (التعليق الرغيب : ٣/ ٧٢، ٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورت پسلی کی ہڈی کی سی ہے اگر تو سیدھا کرنے چلے تو اس کو توڑ دے گا اور اگر رہنے دے اس کو ویسے تو فائدہ اٹھائے اس کے ٹیڑھے پن پر یعنی اس کی بدمزاجی پر صبر کرے تو نباہ ہو اور نہیں تو جدائی کی نوبت آئے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ذر اور سمرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

١٣ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوْهُ اَنْ يُطَلِّقَ زَوْجَتَهُ

اس شخص کے بیان میں جسے اس کا باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو

(١١٨٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا، فَأَمَرَنِي أَنْ أُطَلِّقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَأَتَكَ)).

(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٩١٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا تھی میرے پاس ایک بی بی کہ میں اسے چاہتا تھا اور میرے باپ اسے برا جانتے تھے، سو حکم کیا مجھ کو کہ طلاق دوں اسے، سو نہ مانا میں نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا نبی ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے اے عبداللہ بیٹے عمر کے طلاق دے اپنی بی بی کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔

١٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

اس بیان میں کہ عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

(١١٩٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، لِتَكْفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا)).

(صحيح) ابی داؤد (١٨٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پہچانتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا نہ طلب کرے عورت طلاق اپنے سوت کی تا کہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے۔

فائدہ : اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۵ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

پاگل کی طلاق کے بیان میں

(۱۱۹۱) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ، إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلٰی عَقْلِهِ)). (ضعيف جدًا) (الارواء : ۲۰۴۲) (اس میں عطاء بن عجلان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب طلاق پڑ جاتی ہیں مگر طلاق معتوہ کا یعنی جس کی عقل جاتی رہی ہو۔

فائدہ : اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر عطاء بن عجلان کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث یعنی حدیثوں کو بھول جایا کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق معتوہ یعنی دیوانے کا کہ جس کی عقل نہ رہی ہو، نہیں پڑتا مگر ایسا دیوانہ ہو کبھی کبھی ہوش میں آتا ہو اور وہ طلاق دے ہوش کی حالت میں تو البتہ طلاق پڑتا ہے۔

❀❀❀❀

۱۶ ۔ بَابُ [نزول قوله: الطلاق مرتان]

ارشاد باری تعالیٰ: ''طلاق دو مرتبہ ہے'' کا سببِ نزول

(۱۱۹۲) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : كَانَ النَّاسُ، وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا، وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ، وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ، حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ : وَاللّٰهِ لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِينَ مِنِّي، وَلَا آوِيكِ أَبَدًا، قَالَتْ : وَ كَيْفَ ذَاكَ ؟ قَالَ : أُطَلِّقُكِ، فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ، رَاجَعْتُكِ، فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا . فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ . فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ : ﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ﴾ [البقرة : ۲۲۹] . قَالَتْ عَائِشَةُ : فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا، مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ

لَّمْ يَكُنْ طَلَّقَ. (ضعيف عند الالبانی) مؤطا مالك (٢/ ٥٨٨) طبری ٤٧٨٣ ٬ ٤٧٨٤) الحاكم ٢/ ٢٧٩ ٬ (٢٨٠) الواحدی (١٥٣) بيهقی ٧/ ٣٣٣) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسے تھے کہ شوہر طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی چاہتا تھا اور پھر وہ اسی کے پاس رہتی تھی جب رجعت کر لیتا تھا عدت میں سو اگر طلاق دے چکا ہو اس کو ایک یا زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہے اللہ کی نہ تو میں ایسا طلاق دوں گا تجھ کو کہ تو جدا ہو جائے مجھ سے اور نہ ملوں گا تجھ سے کبھی اس نے کہا یہ کیونکر ہوگا شوہر نے کہا میں طلاق دوں گا تجھ کو پھر جب تمامی پر ہوگی عدت تیری تو رجعت کروں گا تجھ سے یعنی اسی طرح بعد رجعت کے پھر طلاق دوں گا۔ پھر عدت تمام ہونے کے قریب رجعت کروں گا اسی طرح ہمیشہ کرتا رہوں گا سو گئی وہ عورت یہاں تک کہ داخل ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور خبر دی ان کو اس بات کی سو چپ رہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہاں تک کہ آئے نبی ﷺ سو خبر دی آپ کو پس چپ رہے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ اتری یہ آیت قرآن مجید کی اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ یعنی طلاق دو مرتبہ ہے اور بعد اس کے رکھ لینا عورت کو دستور کے موافق یا رخصت کر دینا ہے اس کو یعنی تیسرا طلاق دے کر یا اس طرح کہ رجعت نہ کرے یہاں تک کہ عدت تمام ہو جائے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر سرے سے حساب رکھا لوگوں نے طلاق کا آئندہ کے لیے جس نے طلاق دیا تھا اس نے بھی اور جس نے نہیں دیا تھا اس نے بھی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو کریب محمد بن علاء نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی حدیث کے معنوں کے مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور یہ زیادہ صحیح ہے یعلی بن شبیب کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

اس حاملہ کے بچہ جننے کے بیان میں جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو

(١١٩٣) عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا، أَوْ خَمْسَةٍ وَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا، فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ فَأُنْكِرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا)). (اسناده صحيح) صحيح ابی داؤد (١٩٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابی السنابل بن بعکک سے کہا وضع حمل کیا سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے کے تیس دن یا پچیس دن بعد پھر جب نفاس سے پاک ہو چکیں تو زینت کی نکاح کے لیے، سو اعتراض کیا ان پر لوگوں نے سو ذکر کیا گیا اس کا

نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے اگر نکاح کرے وہ تو کیا ہوا اس کی عدت تو پوری ہو چکی۔

فائدہ : روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند۔ اور اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، حدیث ابی السنابل کی مشہور ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسود کی کوئی روایت ابی السنابل سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتے ہم کہ ابوالسنابل زندہ رہے ہوں بعد نبی ﷺ کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مر گیا ہو تو وہ جب وضع حمل کرے تبھی اس کو نکاح کرنا جائز ہے اور اگرچہ عدت اس کی یعنی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہ پوری کرے دونوں مدتوں کے اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گزر جائیں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک نکاح نہ کرے اور عدت ہی سمجھے اور اگر چار مہینے دس دن کے قبل وضع حمل ہو جائے تو چار مہینے دس تک پورے مگر پہلا قول صحیح ہے یعنی زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔

❀❀❀❀

(١١٩٤) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا' الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا' فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْأَجَلَيْنِ . وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ : أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِيْ يَعْنِيْ : أَبَا سَلَمَةَ. فَأَرْسَلُوْا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ' فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ. (صحيح) (الارواء : ٢١١٣) صحيح ابى داؤد (١١٩٦)

ترجمہ: روایت ہے سلیمان ابن یسار سے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ان سب نے ذکر کیا اس عورت کا جو حاملہ ہو اور اس کا خاوند مر گیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ وہ پوری کرے دونوں مدتوں میں سے اخیر کی مدت کو اور اس کی تفصیل ابھی گزری۔ اور کہا ابوسلمہ نے بلکہ حلال ہو جاتا ہے اس کو نکاح کرنا اسی وقت جب کہ وضع حمل کرے اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں پس کہلا بھیجا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو بی بی ہیں نبی ﷺ کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے مرنے کے تھوڑے دنوں بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ ﷺ سے تو حکم دیا آپ نے انہیں نکاح کرنے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٨ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کے بیان میں

(١١٩٥) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ : قَالَتْ زَيْنَبُ : دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا' أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ. فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةُ خَلُوقٍ أَوْ غَيْرِهِ' فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً' ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا' ثُمَّ قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ' أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ' إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ' أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

(صحيح) (الارواء : ٢١١٤) صحيح ابى داؤد (١٩٩٠'١٩٩١)

ترجمہ: روایت ہے حمید بن نافع سے وہ روایت کرتے ہیں زینب بنت ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی ان کو ان تینوں حدیثوں کی۔ کہا حمید نے کہا زینب نے داخل ہوئی میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو بی بی ہیں نبی ﷺ کی جب وفات پائی ان کے باپ ابوسفیان بن حرب نے سو منگائی ام حبیبہ نے خوشبو کہ اس میں زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبوئی ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی سے کسی اور چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پر پھر فرمایا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے: قسم ہے اللہ کی مجھے کچھ خوشبو کی حاجت نہیں مگر اتنا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حلال نہیں اس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

فائدہ : اس باب میں فریعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت ہے جو بہن ہے ابوسعید خدری کی اور حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ غیرہم کا کہ جس کا شوہر مر جائے وہ خوشبو اور زینت سے پرہیز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم کہتا ہے عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت میں اس طرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا وہ ایک مکان تیرہ و تاریک میں اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی۔ جب ایک سال اسی حال سے گزر جاتا تھا وہ اس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدھا یا بکری یا کوئی طائر اس کے پاس لاتے تھے اور وہ اس سے اپنی فرج رگڑتی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اونٹ کی مینگنی اس کو دیتے تھے کہ وہ اسے پھینکتی تھی۔

(١١٩٦) قَالَتْ زَيْنَبُ : فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا' فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ' ثُمَّ قَالَتْ : وَاللّٰهِ! مَا لِي فِي الطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ' غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ' إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ' أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ

عَشْرً)). (صحیح) [المصدر نفسہ]

ترجمہ: کہا زینب نے پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے پاس جب کہ وفات پائی ان کے بھائی نے سومنگائی انہوں نے بھی خوشبو اور لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھے حاجت نہیں خوشبو کی مگر میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

(۱۱۹۷) قَالَتْ زَيْنَبُ : وَسَمِعْتُ أُمِّيْ، أُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا . وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا، أَفَنَكْحَلُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا))، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ : ((لَا))، ثُمَّ قَالَ : ((**إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ**)).

(اسنادہ صحیح) [المصدر نفسہ]

ترجمہ: کہا زینب نے اور سنا میں نے اپنی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں آئی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں سو کیا سرمہ لگاؤں میں اس کے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں دو مرتبہ یا تین مرتبہ۔ وہ آپ سے پوچھتی تھی اور آپ منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو عدت چار مہینے دس دن ہیں اور اس سے پہلے تو ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد۔

❀❀❀❀

۱۹ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ

اس کے بیان میں جس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی

(۱۱۹۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ، قَالَ : ((**كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ**)).

(صحیح عند الالبانی) [المصدر نفسہ] بعض محققین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ البتہ حدیث نمبر (۱۲۰۰) صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کہ جو ظہار کرنے والا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپ ﷺ نے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اس پر دو کفارے ہیں اور یہی قول ہے عبدالرحمٰن بن مہدی کا۔

(۱۱۹۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ قَدْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِيْ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ؟ فَقَالَ : ((**مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ، يَرْحَمُكَ**

اللّٰهُ ؟)) قَالَ : رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ، قَالَ : ((فَلَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللّٰهُ بِهِ)). (صحيح) الارواء (۱۷۹/۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد آیا نبی ﷺ کے پاس کہ اس نے ظہار کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اس سے سو کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا میں اس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپ ﷺ نے کس نے مستعد کیا تجھ کو اس پر رحمت کرے اللہ تجھ پر عرض کیا اس نے دیکھی میں نے پازیب اس کی چاند کی روشنی میں فرمایا اب اس کے نزدیک نہ جا جب تک تو نہ کرے جو حکم دیا تجھ کو اللہ نے یعنی جب تک کفارہ نہ دے لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀
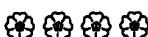
۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

ظہار کے کفارے کے بیان میں

(۱۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرِ الْأَنْصَارِيَّ، أَحَدَ بَنِي بَيَاضَةَ، جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا مَضَى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَعْتِقْ رَقَبَةً)) قَالَ : لَا أَجِدُهَا قَالَ : ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))، قَالَ : لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ : ((أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا)). قَالَ : لَا أَجِدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو : ((أَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعَرَقَ. وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا. إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا)). (صحيح) ارواء الغليل (۲۰۹۱) صحيح ابی داؤد (۱۹۱۷)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن نے کہ کہا سلمان بن صخر انصاری نے جو اولاد میں ہیں بیاضہ کے انہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گزرنے تک پھر جب گزر گیا آدھا رمضان صحبت کر بیٹھے اس سے ایک رات سو آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس سو ذکر کیا اس کا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا۔ فرمایا آپ ﷺ نے روزے رکھ دو مہینے تک پے در پے کہا مجھ سے نہیں ہوسکتا فرمایا کھانا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا اس نے میں نہیں پاتا کہ کھلاؤں ان کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فروہ بن عمرو سے کہ دو اس کو یہ ٹوکرا جسے عرب میں عرق کہتے ہیں اور اس میں پندرہ صاع یا سولہ پیمانے ہیں کہ ساٹھ آدمیوں کا کھانا ہوتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کفارہ ظہار کے باب میں اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہیں اوس بن صامت کی۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِيلَاءِ
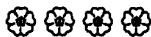
ایلاء کے بیان میں

(۱۲۰۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : آلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ، وَحَرَّمَ، فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا، وَ جَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً.

(ضعیف) (الارواء : ٤٧٥٢) اس کی سند مسلمہ بن علقمہ کی وجہ سے ضعیف ہے نیز مرسلا یہ حدیث محفوظ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے ایلاء کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کر لی اپنے اوپر صحبت وغیرہ ان کی پھر حلال کیا آپ ﷺ نے جس کو حرام کر لیا تھا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا۔

فائدہ : اس باب میں ابی موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث مسلمہ بن عقیل کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا اس کو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے انہوں نے شعبی سے کہ نبی ﷺ نے ایلاء کیا آخر حدیث تک مرسلاً اور اس میں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث سے مسلمہ کے اور ایلاء اسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کھائے کہ صحبت نہ کرے گا اور ہاتھ نہ لگائے گا اپنی بیوی کو چار مہینے تک یا زیادہ اور اختلاف ہے اہل علم کا جب گزر جائیں چار مہینے، سو بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے جب گزر جائیں چار مہینے تو وہ قاضی کے پاس کھڑا کیا جائے کہ رجوع کرے اپنی بیوی سے اور یا طلاق دے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا جب چار مہینے گزر جائیں تو ایک طلاق بائن خود بخود پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔ مترجم کہتا ہے، ایلاء لغت میں مطلق قسم ہے اور معنی شرعی اوپر گزرے اور ایلاء کرنے والے کو مولی کہتے ہیں اور مدت ایلاء حرہ کے لیے چار مہینے اور لونڈی کے واسطے دو مہینے ہیں۔ پھر اگر اس کے بیچ میں صحبت کی کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہیں تو بعد چار مہینے کے حنفیہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہے اور لفظ ایلاء کے یہ ہیں: قسم ہے اللہ کی میں تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا جماع نہ کروں گا تجھ سے مل کر غسل جنابت نہ کروں گا۔ سوان سے سب سے بعد صحبت کے کفارہ ہے قسم کا اور اگر یوں کہا کہ میں اگر تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پر ایک حج ہے یا میرا غلام آزاد ہے یا میری لونڈی حرہ ہے اور پھر صحبت کی تو وفائے قسم اس پر لازم ہے یعنی حج کرے اور لونڈی غلام آزاد ہو گیا۔ کذا فی الدر المختار۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اللِّعَانِ

لعان کے بیان میں

(۱۲۰۲) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُوْلُ، فَقُمْتُ مَكَانِيْ إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ : إِنَّهٗ قَائِلٌ، فَسَمِعَ

كَلَامِی فَقَالَ: ابْنُ جُبَيْرٍ، ادْخُلْ، مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ. قَالَ: فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلٍ لَهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلٰى فَاحِشَةٍ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ إِنْ تَكَلَّمَ، تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ، وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى أَمْرٍ عَظِيمٍ، قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي فِي سُورَةِ النُّورِ ﴿ **وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ** ..... ﴾ [النور: ٦، ٧، ٨، ٩] حَتّٰى خَتَمَ الآيَاتِ، فَدَعَى الرَّجُلَ فَتَلَا الْآيَاتِ عَلَيْهِ، وَ وَعَظَهُ وَ ذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، فَقَالَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَ ذَكَّرَهَا، وَ أَخْبَرَهَا: أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا صَدَقَ، قَالَ: فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، وَالْخَامِسَةَ: أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةَ: أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (صحيح) صحيح ابی داؤد (١٩٥٥)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن جبیر سے کہا انہوں نے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنے والی عورت اور مرد کا جب مصعب بن زبیر کی سلطنت تھی اور پوچھا کیا جدائی کر دی جائے لعان کرنے والے جورو خصم میں، سو مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیا کہوں میں، سو میں اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا عبداللہ بن عمر کے گھر تک اور اجازت چاہی میں نے اندر آنے کی، سو لوگوں نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہیں، سو سنی عبداللہ بن عمر نے میری بات اور کہا اے ابن جبیر آ و تم کسی کام ہی کو آئے ہو گے پھر داخل ہوا میں اور وہ لیٹے ہوئے تھے ایک موٹی چادر بچھائی ہوئی پر جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے، سو کہا میں نے اے ابا عبدالرحمٰن کیا لعان والی جورو خصم جدا کر دیے جائیں؟ انہوں نے کہا سبحان اللہ ہاں جدا کر دیے جائیں اور پہلے جس نے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں تھا فلانے شخص کا بیٹا کہ وہ آیا نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بھلا دیکھئے تو اگر کوئی ہم میں سے دیکھے اپنی عورت کو زنا میں تو کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بڑی مشکل ہے۔ کہا راوی نے پھر چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ اور جواب نہ دیا اس کو پھر جب تھوڑے دن ہو گئے اس کے بعد آیا وہ نبی ﷺ کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے پوچھا تھا اسی میں مبتلا ہوں۔ سو اتاریں اللہ تعالیٰ یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ سے آخر آیات تک اور پڑھی آپ ﷺ نے یہاں تک کہ ختم کیا سب آیتوں کو، سو بلایا اس آدمی کو اور اس کے سامنے پڑھیں وہ آیتیں اور سمجھایا اس کو اور عذاب آخرت یاد دلایا اس کو اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت

کے عذاب سے' سو کہا اس نے قسم ہے اس کی جس نے آپ ﷺ کو بھیجا حق کے ساتھ میں نے جھوٹ نہیں باندھا اس عورت پر یعنی اپنی بیوی پر پھر دہرائی وہ آیتیں عورت کے سامنے اور اس کو بھی سمجھایا اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے' سو کہا اس عورت نے نہیں قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ ﷺ کو ساتھ حق کے سچ نہیں ذکر کیا اس نے یعنی اس کے شوہر نے۔ کہا راوی نے پھر شروع کیا رسول اللہ ﷺ نے مرد سے اور گواہی دی اس نے چار مرتبہ اللہ کے ساتھ کہ وہ سچا ہے یعنی اس باب میں کہ اس عورت نے زنا کیا ہے اور پانچویں دفعہ یہ گواہی دی کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اس کے اگر ہوئے وہ جھوٹوں میں پھر دوبارہ شروع کیا عورت سے سو گواہی دی اس نے چار گواہیاں کہ خصم اس کا جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ گواہی دی کہ غضب ہے اللہ کا اس پر یعنی مجھ پر اگر ہوئے وہ سچوں میں پھر جدا کر دیا آپ ﷺ نے دونوں کو۔

فائدہ : اس باب میں سہل بن سعد اور ابن عباس اور حذیفہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

(١٢٠٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ وَ فَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا وَالْحَقَّ الْوَلَدَ بِالْأُمِّ.

(صحيح) ارواء الغليل (٢١٣١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے لعان کیا ایک شخص نے جورو اپنی سے اور جدائی کر دی نبی ﷺ نے ان دونوں میں اور ملا دیا لڑکے کو ماں کے ساتھ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے محمد نے مؤطا میں کہا ہے کہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہ جب نفی کرے مرد لڑکے کی یعنی یہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں اور لعان کرے تو تفریق کر دی جائے ان میں اور دے دیا لڑکا ماں کو اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا اور ہمارے تمام فقہا کا۔

❁ ❁ ❁ ❁

٢٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

اس بیان میں کہ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ عدت کہاں کرے

(١٢٠٤) عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَ اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ

لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**نَعَمْ**)) قَالَتْ: فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ اَمَرَ بِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهُ فَقَالَ: ((**كَيْفَ قُلْتِ؟**)) قَالَتْ: فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَاْنِ زَوْجِيْ قَالَ: ((**امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ**))۔ قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضٰى بِهِ۔

(اسناده صحيح) غاية المرام (٢٠) الروض النضير (٥١١، ٨٩٠) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے جس کا نام زینب ہے وہ بیٹی ہیں کعب بن عجرہ کی کہا زینب نے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان کہ بہن ہیں ابی سعید خدری کی انہوں نے خبر دی زینب کو کہ وہ آئیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پوچھتی تھیں کہ چلے جاویں اپنے اقربا کے پاس جو قبلہ بنی خدرہ میں تھے کہ خاوند ان کے نکلے تھے اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کو پھر جب پہنچے کنارہ قدوم میں کہ وہ ایک مقام ہے مدینے سے چھ میل پر وہ غلام ان کو ملے اور انہیں مارڈالا یعنی ان کے شوہر کو سو پوچھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ میں پھر چلی جاؤں اپنے اقربا میں اس لیے کہ میرے شوہر نے نہیں چھوڑا کوئی مکان کہ ان کا مملوک ہو اور نہ کچھ خرچ چھوڑ گئے کہا فریعہ نے پھر فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ہاں چلی جا اپنے اقرباء میں کہا انہوں نے پلٹی میں یہاں تک کہ جب پہنچی میں حجرے میں یا مسجد میں پکارا مجھ کو رسول اللہ ﷺ یا حکم کیا میرے پکارنے کا کہ میں پکاری گئی پھر فرمایا کیا کہا تھا تم نے میں نے دوبارہ عرض کیا ان پر قصہ جو ذکر کیا تھا اپنے خاوند کا فرمایا آپ ﷺ نے تو رہ اپنے گھر میں جب تک پوری ہو مدت یعنی عدت کی کہا فریعہ نے پھر عدت کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن کہا انہوں نے پھر جب خلیفہ ہوئے عثمان تو پیغام بھیجا میری طرف اور پوچھا مجھ سے اسی گھر میں عدت کرنے کا حال سو خبر دی میں نے ان کو اور تابعداری کی انہوں نے اسی کی اور فتویٰ دیا اسی پر یعنی جس عورت کا خاوند مر جائے وہ جس گھر میں ہو اسی میں عدت پوری کرے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے سو ذکر کی حدیث اسی کے ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں عدت بیٹھنے والی نہ نکلے اپنے خاوند کے گھر سے جب تک پوری نہ ہو عدت اس کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عورت جہاں چاہے عدت کرے اگرچہ اس کے خاوند کا گھر نہ ہو مگر پہلا قول صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب البیوع

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۲) خرید وفروخت کے بیان میں (التحفۃ ۱۰)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

شبہات کو چھوڑ دینے کے بیان میں

(۱۲۰۵) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَ بَيْنَ، ذٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ، لَايَدْرِيْ كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ أَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ، فَمَنْ تَرَكَهَا، اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهِ وَ عِرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ، وَ مَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِّنْهَا، يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ، كَمَا أَنَّهُ مَنْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى، يُوْشِكُ أَنْ يُّوَاقِعَهُ، أَلَا وَ إِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَ إِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ)). (صحیح) غاية المرام (۲۰) الروض النضير (۵۱۱، ۸۹۰) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے یعنی ظاہر ہے اور ان دونوں کے بیچ میں شبہے کی چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے ان کو اکثر لوگ کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں، سو جس نے چھوڑ دیا شبہے کی چیزوں کو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کو تو وہ سلامت رہا، اور جو پڑا شبہے کی چیزوں میں تو

نے چھوڑ دیا شبہے کی چیزوں کو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کو تو وہ سلامت رہا، اور جو پڑا شبہے کی چیزوں میں تو قریب ہے کہ گر پڑے حرام میں جیسا کہ وہ چرواہا جو چراتا ہے سرکاری رمنہ کے گرد تو خوف ہوتا ہے یہ کہ چرنے لگیں اس کی بکریاں رمنے میں، آگاہ ہو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہے آگاہ ہو کہ ہر رمنہ اللہ کا اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے معنوں کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ الرِّبَا
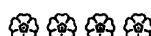
سود کھانے کے بیان میں

(١٢٠٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ.

(صحيح) الارواء الغليل (٥/١٨٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے بیاج لینے والے اور دینے والے کو اور گواہوں کو اور لکھنے والے کو یعنی جو تمسک یا کوئی کاغذ سود کے متعلق لکھے۔

فائدہ : اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي الْكِذْبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوِهِ

جھوٹ اور جھوٹی گواہی کی مذمت کے بیان میں

(١٢٠٧) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ : ((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّوْرِ)). (صحيح) غاية المرام (٢٧٧)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے باب میں فرمایا کہ وہ شریک کرنا ہے اللہ کے ساتھ یعنی صفات خاصہ کسی مخلوق کے لیے ثابت کرنا اور ناراض کرنا ماں باپ کا اور مار ڈالنا کسی جان کا ناحق اور جھوٹی بات۔

فائدہ : اس باب میں ابوبکرہ اور ایمن بن خریم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ

تاجروں اور نبی ﷺ کے خاص ان کا نام لینے کے بیان میں

(۱۲۰۸) عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ غَرَزَةَ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ : ((يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ، فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ)).

(صحیح) المشکاۃ المصابیح (۲۷۹۸) الروض النضیر (۸٤۰) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے قیس بن ابوغرزہ سے کہا نکلے ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ اور ہم کو لوگ سماسرہ کہتے تھے اور سماسرہ جمع ہے سمسار کی اور سمسار دلال کو کہتے ہیں جو بایع اور مشتری کے بیچ میں گفتگو کرتا ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے اے گروہ تاجروں کے! البتہ شیطان اور گناہ دونوں پیش آتے ہیں خریدوفروخت میں یعنی اس میں جھوٹ بولنا اچھی چیز کو برا کہنا اکثر ایسی خلاف باتوں کا اتفاق ہوتا ہے سوتم ملادیا کرو اپنی خریدوفروخت کو صدقہ کے ساتھ یعنی تاکہ اس کا کفارہ ہوجائے۔

فائدہ: اس باب میں براء بن عازب اور رفاعہ سے روایت ہے۔ حدیث قیس بن ابوغرزہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی یہ حدیث منصور نے اعمش اور حبیب بن ابی ثابت نے اور کئی لوگوں نے ابووائل سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے اور ہم کوئی روایت قیس کی رسول اللہ ﷺ سے نہیں جانتے سوا اس کے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے قیس بن ابوغرزہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۲۰۹) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ، مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ)). (ضعیف) (غایة المرام: ١٦٧، احادیث البیوع) ضعیف الجامع (۱۰/٤۵) اس میں ابوحمزۃ میمون ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تاجر سچا امانتدار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہے یعنی قیامت کے دن میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابوحمزہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے یعنی ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوحمزہ سے اور ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر علیہ السلام ہے اور وہ شیخ ہیں بصرہ کے رہنے والے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۲۱۰) عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمُصَلّٰى، فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ)) فَاسْتَجَابُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَفَعُوا أَعْنَاقَهُمْ وَ أَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا، إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَ بَرَّ وَصَدَقَ)).

(اسناده ضعيف عند الالبانی) البانی نے ضعيف الجامع (٦/ ١١٠) میں ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اسماعیل کے دادا سے کہ وہ نکلے نبی ﷺ کے ساتھ عیدگاہ کو سو دیکھا لوگوں کو کہ خرید وفروخت کرتے ہیں سو فرمایا آپ ﷺ نے اے گروہ تاجروں کے سو سننے لگے وہ رسول اللہ ﷺ کی بات اور بلند کیں اپنی گردنیں اور آنکھیں آپ ﷺ کی طرف تو فرمایا آپ ﷺ نے تاجر لوگ اٹھائے جائیں گے قیامت کے دن گنہگار مگر جو ڈرا اللہ سے یعنی اللہ کے خوف سے مال میں خیانت نہ کی، اور نیکی کی اور خوش معاملگی کی لوگوں سے خرید وفروخت میں اور سچ بولا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یوں ہی کہتے ہیں اسماعیل بن عبیداللہ بن رفاعہ بھی۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

اس کے بیان میں جو سودے پر جھوٹی قسم کھائے

(۱۲۱۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ))، قُلْنَا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَدْ خَابُوا وَ خَسِرُوا، قَالَ: ((الْمَنَّانُ، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ)).

(اسناده صحيح) الارواء الغليل (۹۰۰) غاية المرام (۱۷۰) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف بچشم رحمت نظر نہیں کرے گا قیامت کے دن اور نہ ان کو پاک کرے گا یعنی گناہوں سے اور ان کو دکھ کی مار ہے کہا ہم نے کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ ﷺ کہ وہ تو محروم ہوگئے اور نقصان میں پڑ گئے، فرمایا آپ ﷺ نے: ایک تو احسان جتانے والا، دوسرا تکبر کی راہ سے اپنی ازار ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا، اور تیسرا اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور ابوہریرہ اور ابوامامہ اور امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابوذر کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيرِ بِالتِّجَارَةِ

صبح سویرے تجارت کے لیے جانے کے بیان میں

(۱۲۱۲) عَنْ صَخْرِ الْغَامِدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا)). قَالَ : وَ كَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا، بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ. (صحيح دون قوله "وكان اذا بعث سرية.... الخ" فانه ضعيف.

الروض النضير : ٤٩٠. صحيح أبي داود : ٢٣٤٠، احاديث البيوع. الضعيفة : ٤١٧٨)

ترجمہ: روایت ہے صخر غامدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ برکت دے میری امت کو سویرے سویرے جانے میں۔ کہا راوی نے اور رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اس کو اول دن میں۔ اور صخر جو راوی اس حدیث کے ہیں وہ مرد تاجر تھے تو جب بھیجتے تھے اپنے گماشتوں کو تو روانہ کرتے ان کو اول دن میں سو امیر ہو گئے اور بہت ہو گیا ان کا مال۔

فائدہ : اس باب میں علی اور بریدہ اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث صخر غامدی کی حسن ہے اور ہم نہیں جانتے صخر غامدی کی کوئی اور حدیث سوا اس کے کہ مروی ہو نبی ﷺ سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان ثوری نے شعبہ سے انہوں نے یعلی بن عطاء سے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ إِلٰى أَجَلٍ

کسی چیز کو معینہ مدت تک ادھار خریدنے کے جائز ہونے کے بیان میں

(۱۲۱۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ : لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلٰى مَيْسَرَةٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ إِنَّمَا يُرِيْدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِيْ أَوْ بِدَرَاهِمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّيْ مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَأَدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ)). (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدن مبارک پر دو کپڑے تھے قطر کے بنے ہوئے قطر ایک قریہ ہے وہ گاڑھے تھے پھر جب بیٹھتے تھے آپ اور پسینہ آتا تھا تو گراں ہو جاتے وہ آپ ﷺ پر سو آیا کچھ کپڑا

شام کی طرف سے فلانے یہودی کے پاس سو کہا کاش کہ آپ ﷺ کسی کو اس کے پاس بھیجیں اور اس سے دو کپڑے خریدیں اس وعدے پر کہ جب ہم کو میسر ہو گا تو قیمت دے دیں گے سو آپ نے کہلا بھیجا اس کے یہاں، سو اس نے کہا میں سمجھ گیا جو وہ ارادہ رکھتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ دبا رکھیں میرے کپڑے بھی اور روپیہ بھی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ بولا وہ خوب جانتا ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور ادا کرنے والا ہوں امانت کا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراس بصری سے کہتے تھے سنا میں نے ابوداؤد طیالسی سے پوچھی شعبہ سے کسی نے یہ حدیث سو کہا انہوں نے نہ بیان کروں گا یہ حدیث جب تک کہ تم کھڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر میں بوسہ نہ لو۔ کہا راوی نے اور حرمی اس وقت وہاں قوم میں موجود تھے اس سے فقط حرمی کی تعظیم منظور تھی کہ وہ راوی تھے اس حدیث کے۔

(١٢١٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ.

(صحيح) ارواء الغليل (٥/٢٣١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا وفات پائی نبی ﷺ نے اور زرہ آپ ﷺ کی گروی تھی بیس صاع غلے پر کہ قرض لیا تھا آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں کے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(١٢١٥) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : مَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَ إِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُوْدِيٍّ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُوْلُ : مَا أَمْسٰى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ، وَ إِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعُ نِسْوَةٍ.

(صحيح) الارواء (٥/٢٣١) مختصر الشمائل المحمديه (٢٨٧)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے کہا لے گیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روٹی جو کی اور چربی سڑی ہوئی اور البتہ گروی تھی ان کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے پر کہ لیا تھا آپ ﷺ نے گھر والوں کے لیے، اور بے شک میں نے سنا ایک دن انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے شام تک نہ رہا آل محمد ﷺ کے پاس ایک صاع کھجور اور نہ ایک صاع کسی غلے کا اور البتہ ان کے نزدیک اس دن نو بیبیاں تھیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

خریدوفروخت کی شرطیں لکھنے کے بیان میں

(١٢١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِيِّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَجِيْدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ لِيَ الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ : أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : قُلْتُ : بَلٰى، فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا: هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً، لَادَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ، بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ.

(اسناده حسن) (متكاة المصابيح (٢٨٧٢) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عباد بن لیث کپڑے بیچنے والے یعنی بزاز نے انہوں نے روایت کی عبدالمجید بن وہب سے کہا عبدالمجید نے کہا مجھ سے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کیا پڑھوں تم پر ایک کتاب کہ لکھ دی تھی مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے؟ کہا عبدالمجید نے (میں نے کہا: ہاں، سو نکالی عداء نے ایک کتاب کہ اس میں لکھا تھا ھٰذَا مَا اشْتَرٰى...... اخیر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں یہ بیع نامہ ہے اس چیز کا کہ خریدی عداء بن خالد ہوذہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے، خریدا آپ سے غلام یا لونڈی یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام کہا یا لونڈی اس شرط پر کہ وہ بیمار بھی نہ ہو اور چوری کی نہ ہو اور حرام کی نہ ہو بیچنا ہے مسلمان کا مسلمان کے ہاتھ یعنی بائع اور مشتری دونوں مسلمان ہیں۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے کہ بیمار سے مراد وہ بیماری ہے جس سے لونڈی غلام کی قیمت گھٹ جائے اور مشتری کو اختیار ہو اس کے پھیر دینے کا اور غائلہ سے مراد چوری ہے یعنی وہ غلام یا لونڈی چوری کی نہ ہو کہ جب چوری ظاہر ہوگی تو مالک اس کو لے جائے گا اور خریدنے والے کا روپیہ قیمت ضائع ہوگا۔ اور خبثہ حرام کو بولتے ہیں جیسے طیب حلال کو بولتے ہیں یعنی وہ غلام ایسے لوگوں میں کا نہ ہو جن کا غلام بنانا درست نہیں جیسے ذمی یا مستامن کہ دارالحرب سے پناہ لے کر دارالسلام میں آیا ہو۔ اور صحیح بخاری میں ہے کہ قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد زنا ہے یا چوری یا بھاگنا یعنی وہ غلام زانی اور چور اور بھگوڑا نہ ہو یا خود چوری کا نہ ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عباد بن لیث کی روایت سے اور روایت کی ان سے یہ حدیث کئی اہل حدیث نے۔

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ

ماپنے اور تولنے کے بیان میں

(۱۲۱۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ : ((إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ، هَلَكَتْ فِيهِ الْأُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ)). (ضعيف والصحيح موقوف) (المشكاة : ۲۸۹۰، التحقيق الثاني، (احاديث البيوع) بعض محققین کہتے ہیں سخت ضعیف ہے حسین بن قیس راوی متروک ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ماپنے اور تولنے والوں کو کہ تم ایسے کام کے متولی ہوئے ہو کہ ہلاک ہوئی ہیں اس میں اگلی امتیں یعنی ماپنے اور تولنے میں جب کمی بیشی کی تو اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔

فائدہ : اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسین بن قیس کی روایت سے اور حسین بن قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہی حدیث سند صحیح سے موقوفاً ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ

نیلام اور ہراج کے بیان میں

(۱۲۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا، وَقَالَ : ((مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟)) فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ، فَبَاعَهُمَا مِنْهُ. (ضعيف عند الالبانی) إرواء الغليل (۱۲۸۹) تخريج مشكاة المصابيح (۲۸۷۳) ((أحاديث البيوع)) اس میں عبداللہ حنفی راوی مجہول ہے۔بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیچی ایک چادر اور ایک پیالہ اس طرح کہ فرمانے لگے کہ کون خریدتا ہے اس چادر اور پیالے کو؟ سو کہا ایک شخص نے میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم میں سو فرمایا نبی ﷺ نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے، کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے، سو دیئے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈال دی جاتی ہے، کہ اس کو عرق گیر کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبداللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا

انس سے وہ ابوبکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید یعنی نیلام کرنے میں غنیمت کے مال یا موتی کے مال کو۔ اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے۔

❀❀❀❀

۱۱ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ
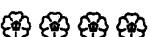
مدبّر کو بیچنے کے بیان میں

(۱۲۱۹) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ : عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

(صحيح) (الارواء : ١٢٨٨، احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنی اس سے کہا تھا کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے، سو وہ مالک مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اس کو نبی ﷺ نے اور خریدا اس کو نعیم بن انحام نے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنی فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام مرا پہلے سال میں ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی سلطنت کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا۔

❀❀❀❀

۱۲ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ

بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں

(۱۲۲۰) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ.

(صحيح) الارواء (١٣١٧) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا شہر کے باہر جا کر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لائے ان سے خریدنے کو جب تلک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ، فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ، فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيهَا بِالْخِيَارِ، إِذَا وَرَدَ السُّوقَ. (صحیح) الارواء (۱۳۱۷) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خریدا کچھ تو صاحب مال مختار ہے جب وہ بازار میں شہر کے وارد ہو چاہے اپنی چیز رکھے اور چاہے مشتری سے پھیر لے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے۔ اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کیا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جا کر قافلہ جو بیچنے کی چیزیں لایا ہو اس سے ملنے کو اور اس میں ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہم سے ہمارے لوگوں کا۔ مترجم کہتا ہے جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعض لوگ ایک دو منزل آگے جا کر اس سے مل کر شہر کا بھاؤ غلط بتا کر کچھ سستا خرید لیتے ہیں، پھر وہ شہر میں آ کر پچھتاتا ہے کہ اگر میں یہاں لاتا تو زیادہ نفع کماتا اس کو آپ ﷺ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے تو دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اس کو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیر لے چاہے چھوڑ دے۔ اور بعض لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جا کر پہلے سے خرید لیتے تھے اور وہی چیز پھر شہر لا کر بہت گراں کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود آ کر بیچتا تو اس سے ارزاں بیچتا اس سے اس لیے کہ منع فرمایا اس میں شہر والوں کا نقصان ہے اور نفع عام میں خلل ڈالتا ہے اور اسی طرح سے منع فرمایا ہے گاؤں کے لوگ جو شہر میں لا کر کچھ سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص ان سے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور مناسب خوب گراں کرا کے چند روز میں بیچ رکھوں گا کہ اس میں شہریوں کا نقصان ہے جیسا حدیث میں آتا ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

اس بیان میں کہ کوئی شہری دیہاتی کی چیز فروخت نہ کرے

(۱۲۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)).

(صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے (اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے): نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور وجہ اس کی اوپر ابھی گزری۔

فائدہ: اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبداللہ کے اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۲۲۳) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ، يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ بیچ دے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچ لے، چھوڑ دو آدمیوں کو اللہ تعالیٰ رزق دے بعض کو بعض سے۔

فائدہ: حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی اس باب میں بھی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور رخصت دی ہے بعض نے اس کی کہ خرید لے شہر والا باہر والے کی چیز کو۔ اور شافعی نے کہا اچھا نہیں کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور اگر بیچا تو بیع جائز ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ، عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونے کے بیان میں

(۱۲۲۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (صحيح) (الارواء : ۲۳۵۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور محاقلہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کھیت کو گیہوں کے عوض میں بیچے یعنی ایک شخص کہے کہ سو من گیہوں یا کم وبیش مجھ سے لے لو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ وہ نہیں جانتے کہ کھیت میں کتنا غلہ نکلے گا تو اس میں دھوکا ہے۔ اور دھوکے کی بیع درست نہیں اور اسی طرح سے بیع ان کھجوروں کی جو درخت میں لگی ہیں اس کے عوض میں جو زمین پر ہیں جائز نہیں کہ اس میں بھی دھوکا ہوگا۔ اور اس کو مزابنہ کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں مزابنہ اور محاقلہ کو۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۲۲۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ: أَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ، سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ ؟ قَالَ: الْبَيْضَاءُ، فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ، وَ قَالَ سَعْدٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ: ((أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ. (صحيح ارواء الغليل (۱۳۵۲) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ زید ابوعیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہوں کے خریدنے کا جو کے عوض میں، سو پوچھا انہوں نے کوئی اس میں سے افضل ہے تو کہا زید نے بیضاء یعنی گندم افضل ہے یعنی قیمت میں زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ ان سے پوچھتا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ ﷺ نے اپنے گرد والے لوگوں سے کیا رطب جب سوکھے تو وزن میں کم ہو جاتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں سو منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بیع سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے یزید کے ہیں انہوں نے زید ابوعیاش سے کہا پوچھا ہم نے سعد سے پھر ذکر کی حدیث مانند اسی حدیث کے سو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگوں کا۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمْرَةِ حتى يَبْدُ وَ صَلَاحُهَا

اس بیان میں کہ پھل پکنے شروع ہونے سے پہلے بیچنا درست نہیں

(۱۲۲۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک کہ خوش رنگ نہ ہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتے ہیں۔

فائدہ: اور اس باب میں انس اور عائشہ اور ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابوسعید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہیں پھلوں کے بیچنے کو قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

(۱۲۲۷) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ: عَنْ أَنَسٍ، وَعَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. (صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا بالوں کے بیچنے سے یعنی گیہوں کے ہوں یا جو وغیرہ کی۔ جب تک وہ سفید نہ ہو جائیں اور سفید جب ہوتے ہیں کہ دانہ ان کے اندر پک جاتا ہے، اور منع فرمایا بیچنے سے جب تک کہ آفت سے یعنی اولے پالے سے بچنے کا یقین نہ ہو۔ اور یقین بھی بچنے کا پکنے کے قریب ہوتا ہے منع کیا بائع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے۔

(۱۲۲۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ.

(صحيح عند الالبانی) الارواء الغليل (۵/۲۰۹ء۱۳۶۶) المشكاة (۲۸۶۲) ((احاديث البيوع)) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حمید الطّویل مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانے کے اور وہ قریب پکنے کے سیاہ ہوتا ہے اور منع فرمایا تمام دانوں اور غلوں کے بیچنے سے جب تک سخت نہ ہو جائیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

اونٹنی کے بچے کا بچہ فروخت کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۲۲۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ منع فرمایا نبی ﷺ نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل پیدا ہونے کی مدت پر کوئی چیز بیچنے سے۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ بیع کرتے تھے اور قیمت دینے کی مدت یہ ٹھہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر دوبارہ بچہ جنے جب قیمت دیں گے۔ اور یہی معنی کہے ہیں امام مالک اور شافعی نے اور جو ان کے تابع ہیں اور ابن عمر جو راوی ہیں اس حدیث کے انہوں نے بھی یہی معنی بیان کیے اور بعض نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہیں ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تھی تو عرب کہتے تھے یہ اونٹنی جو بچہ جنے گی وہ بچہ جو جنے گا اس کو ہم نے ابھی بیچا یہ بھی منع ہے۔ اس لیے کہ یہ بیع ہے شے معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحاق نے اور یہ قریب ہے

از روئے لغت کے بھی۔ اس باب میں عبداللہ بن عباس اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے کہ اس کا بیچنا منسوخ ہے اہل علم کے نزدیک کہ وہ بیع غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ
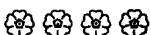
دھوکے کی بیع کے حرام ہونے کے بیان میں

(۱۲۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۲۹٤) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے کہ جس میں دھوکہ ہو یعنی ثمن میں دھوکا ہو یا مبیع میں کہ ان دنوں میں کوئی بھی مبہم وغیر معین ہو اور منع کیا کنکری مارنے کی بیع سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابو سعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں بیع غرر کو یعنی جس بیع میں کسی طرح کا دھوکہ ہو۔ اور امام شافعی نے فرمایا بیع غرر میں داخل ہے مچھلی جو دریا کے اندر ہو اس کا بیچنا قبل پکڑنے، اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا اور پرند جانوروں کا کہ ہوا میں اڑ رہے ہوں ان کا بیچنا اور اسی طرح اور بیوع کہ جس میں بائع قادر نہ ہو مبیع کے سونپنے پر۔ اور کنکری کی بیع کے معنی یہ ہیں کہ بائع مشتری سے بولے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو بیع واجب ہوگئی میرے اور تیرے درمیان میں اور یہ مشابہ ہے بیع منابذہ کے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع تھان پھینک دے مشتری کے پاس اور بیع واجب ہو جائے اور نبذ اور منابذہ پھینکنے کو کہتے ہیں اور یہ سب بیوع ایام جاہلیت کی تھیں۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر سے یہ ایک بڑا کلیہ ہے اور اصل اصول فقہ کا اور معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ میں اشارہ اسی کی طرف ہے اور سینکڑوں مسئلے اس حدیث سے نکلتے ہیں کہ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ ایک ہزار مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اور تفصیل اس کی فقہ میں مذکور ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

اس بیان میں کہ ایک بیع میں دو بیعیں کرنا منع ہے

(۱۲۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ.

(اسناده صحيح) (مشكاة المصابيح : ٢٨٦٨، الارواء : ١٤٩/٥)

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے اور تفصیل اس کی آگے ہے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمر سے ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور تفسیر کی ہے اس کی بعض علماء نے اس طرح کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں تیرے ہاتھ نقد دس روپے کو اور قرض بیس روپیہ کو بیچتا ہوں اور ایک بات پر توڑ نہ کرلے اور اگر ایک بات پر اس نے توڑ کر لیا اور دوسری بات کو چھوڑ دیا تو کچھ مضائقہ نہیں بیع جائز ہے جب کہ ایک ہی بات پر فیصلہ ہو جائے۔ اور شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیع کرنے کو جو نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں اپنا گھر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں۔ اتنے روپیہ کے عوض میں اس اقرار پر کہ تو اپنا غلام اتنے روپیہ کو میرے ہاتھ فروخت کر دے پھر جب تو نے غلام کا بیچنا قبول کر لیا تو میں نے بھی گھر کا بیچنا اپنے اوپر لازم کر لیا اور یہ بیع اس لیے ناجائز ہے کہ واقع ہوئی ہے بیع بغیر ثمن معلوم کے اور نہیں جانتا بیع اور مشتری کہ کس پر واقع ہوئی اس کی بیع یعنی دونوں کی اس شرط میں ایک منفعت مجہول ہے اس کو غلام میں اور اس کو مکان میں اور یہ جہالت مخل جواز بیع ہوئی اگرچہ ظاہر میں قیمت دونوں کی متعین معلوم ہوتی ہے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

اس بیان میں کہ اس چیز کا بیچنا منع ہے جو خود اس کے اپنے پاس نہ ہو

(۱۲۳۲) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : يَأْتِينِي الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ثُمَّ أَبِيعُهُ ؟ قَالَ : ((**لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ**)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٢٩٢) الروض النضير (٢٩٦) ((احاديث البيوع)) المشكاة (٢٨٦٨)

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا آتے ہیں میرے پاس بعض مرد اور کہتے ہیں بیچو وہ چیز جو میرے پاس نہیں کیا میں خرید لاؤں ان کے لیے اور پھر بیچوں ان کے ہاتھ؟ آپ نے فرمایا کبھی نہ بیچ وہ چیز جو تیرے پاس نہیں۔

(۱۲۳۳) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ : نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ. (صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ میں بیچوں وہ چیز جو میرے پاس نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے اپنے باپ سے یہاں تک کہ ذکر کیا عبداللہ بن عمرو کا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَالَمْ يَضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَالَيْسَ عِنْدَكَ یعنی حلال نہیں سلف اور نہ بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اس کا جس کا یہ ضامن نہیں اور نہ بیچنا اس چیز کا جو تیرے پاس نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا اسحاق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے کیا معنے ہیں سلف کے اور بیع کے اور اس سے منع کرنے کے تو انہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ آدمی کسی کو کوئی چیز قرض دے یعنی کوئی چیز اس کے ہاتھ روپیہ کی دو روپیہ کی بیچ ڈالے اور وہ اس طمع سے لے لیوے کہ مجھ کو روپیہ قرض ملتا ہے اور احتمال ہے کہ معنی ہوں کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے کسی چیز کی قیمت میں اور کہے اگر یہ روپیہ تجھ سے ادا نہ ہو سکے گا تو یہ چیز تیری میں لے لوں گا کہ میرے ہاتھ بک گئی۔ اسحاق نے کہا ایسا ہی کہا میں نے احمد سے کہ درست نہیں بیچنا اس چیز کا جس کا آپ ضامن نہیں۔ احمد نے کہا یہ حکم میرے نزدیک اور کسی چیز کا نہیں سوا غلے کے یعنی اس کی بیع جائز نہیں جب تک قبضہ نہ ہو یعنی ضمان سے قبضہ مراد ہے۔ کہا اسحاق نے ایسا ہی کچھ یہ حکم شامل ہے ہر چیز کو جو تولی جاتی ہے یا ماپ کر بیچی جاتی ہے یعنی اس کی بیع قبل قبض کے جائز نہیں۔ اور کہا احمد نے جب کہا کسی نے یہ کپڑا میں نے تیرے ہاتھ بیچا اور میرے ذمہ پر ہے اس کا سلوا دینا اور دھلا دینا یہ ایک بیع میں دو شرطیں ہوئیں یہ بھی جائز نہیں اور اگر کہے میں بیچتا ہوں یہ کپڑا تیرے ہاتھ اور میں خود اس کو سی دوں گا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ جائز ہے یا کہے میں یہ کپڑا بیچتا ہوں اور میں خود اس کو دھودوں گا تو یہ بھی جائز ہے، کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ یہ ایک شرط ہے ایسا ہی کچھ کہا ہے اسحاق نے یعنی مؤلف رحمہ اللہ کو اسحاق کے ان اقوال میں شک ہے۔ حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور روایت کی ایوب سختیانی اور ابوالبشر نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے۔ اور روایت کی یہ حدیث عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث مرسل ہے۔ روایت کی ہے ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اور عبدہ بن عبداللہ اور کئی لوگوں نے، انہوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے، یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ بیچوں میں جو چیز میرے پاس نہ ہو۔ اور

روایت کی وکیع نے یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں اور روایت عبدالصمد کی زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے یہی حدیث یعلیٰ بن حکیم سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبداللہ بن عصمہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ اس کے پاس نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٢٣٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ، وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ، وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ)).

(حسن صحيح) ارواء الغليل (٥/١٣٧) ((البيوع)) الصحيحة (١٢١٢) المشكاة (٢٨٧٠)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں حلال سلف اور بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اس میں جس کا یہ ضامن نہیں اور نہ بیچنا اس چیز کا جو تیرے پاس نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٢٣٥) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ.

(صحيح) (انظر الحديث (١٢٣٢ ـ ١٢٣٣)

ترجمہ: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ بیچوں میں وہ چیز جو میرے پاس نہ ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٠ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

ولاء کے بیچنے ہبہ کرنے کی کراہت کے بیان میں

ولاء اس حق کو بولتے ہیں جو مالک کو بسبب آزاد کرنے غلام کے ثابت ہوتا ہے اور اس آزاد کرنے والے کو مولیٰ بولتے ہیں جب غلام مر جائے اور اس کا کوئی عصبہ از روئے نسب کے نہ ہو تو اس کا ترکہ اسے آزاد کرنے والے کو پہنچتا ہے اور وہی حالت حیات میں اس کا ولی اور نکاح اور بعد وفات کے جنازے کی نماز کا ولی قرار دیا جاتا ہے۔ انتهى المترجم

(١٢٣٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ.

(صحيح) ((احاديث البيوع)) صحيح ابى داؤد (٢٠٩٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبداللہ بن دینار کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور روایت کی ہے یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر علیہ السلام سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے اور اس حدیث میں وہم ہے۔ وہم کیا ہے اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی نے اور عبد اللہ بن نمیر نے اور کئی لوگوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن سلیم کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً

جانور کے عوض جانور بطور قرض بیچنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۲۳۷) عَنْ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً.

(اسنادہ صحیح) ((احادیث البیوع)) المشکاۃ (۲۸۲۲) التحقیق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے جانور کو جانور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سننا حسن کا بھی سمرہ سے صحیح ہے یعنی ثابت ہے محدثین کے نزدیک ایسا ہی کہا ہے علی بن مدینی نے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے جانور کے عوض قرض بیچنے میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور رخصت دی ہے بعض اہل علم صحابہ وغیرہم نے جانور کے تئیں جانور کے عوض قرض بیچنے کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

(۱۲۳۸) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْحَیَوَانُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ، لَا یَصْلُحُ نَسأً وَلَا بَأْسَ بِهٖ یَدًا بِیَدٍ)). (صحیح عند الالبانی) ((أحادیث البیوع)) سلسلة الأحادیث الصحیحة (۲۳۱۶) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حجاج مدلس وضعیف ہے اور ابوالزبیر بھی مدلس ہے، سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو جانوروں کا ایک جانور کے بدلے بیچنا قرض درست نہیں ہاں اگر اسی وقت ہاتھوں ہاتھ لے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ شِرَآءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَیْنِ

دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنے کے بیان میں

(۱۲۳۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : جَآءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ ﷺ عَلَی الْهِجْرَةِ، وَلَا یَشْعُرُ النَّبِیُّ ﷺ أَنَّهٗ عَبْدٌ، فَجَآءَ سَیِّدُهٗ

يُرِيدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((بِعْنِيهِ))، فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ، حَتَّى يَسْأَلَهُ : ((أَعَبْدٌ هُوَ؟)). (صحيح) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے آیا ایک غلام اور بیعت کی اس نے نبی ﷺ سے ہجرت کی اور خبر نہ تھی نبی ﷺ کو کہ وہ غلام ہے پھر آیا مالک اس کا چاہتا ہوا کہ اس کو لے جائے سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے بیچ اس کو میرے ہاتھ سو خرید لیا اس کو آپ نے دو غلام سیاہ دے کر پھر نہ بیعت کرتے تھے کسی سے جب تک پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے میں اگر ہاتھوں ہاتھ لے اور اختلاف ہے قرض لینے میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ

اس بیان میں کہ گندم کے بدلے گندم برابر لینی چاہیے اور کمی بیشی جائز نہیں

(۱۲۴۰) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ، يَدًا بِيَدٍ، وَبِيعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ، وَبِيعُوا الشَّعِيرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ)).

(صحيح) الروض النضير (۷۲۹) ((أحاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیچو یا خریدو سونا سونے کے عوض میں برابر برابر یعنی وزن، اور چاندی چاندی کے برابر یعنی وزن میں کھجور، اور عوض میں کھجور کے برابر یعنی کیل میں اور اسی طرح گیہوں عوض میں گیہوں کے برابر برابر اور نمک عوض میں نمک کے برابر برابر اور جو عوض میں جو کے برابر برا، بر سو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا معاملہ کیا بیچو سونے کو چاندی کے عوض میں جتنا چاہو یعنی سونے کے عوض میں چاندی اگر لی جائے یا چاندی کے عوض میں سونا تو وزن برابر ہونا کچھ ضرور نہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو یعنی قرض درست نہیں اور اسی طرح بیچو گیہوں کھجور کے عوض میں جتنی چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں مگر کیل میں کم وبیش ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور بیچو جو کو کھجور کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار نہ ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث خالد سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا بِيعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ

یَــداً بیــدٍا یعنی بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ۔ یعنی قرض درست نہیں۔ اور روایت کی بعض نے یہ یعنی بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جتنا چاہو، ہاتھوں ہاتھ۔ یعنی قرض درست نہیں۔ اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث خالد سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث سے انہوں نے عبادہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث۔ اور زیادہ کیا اس میں کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جس طرح چاہو۔ سو ذکر کیا آخر حدیث تک اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں درست نہیں بیچنا گیہوں کا گیہوں کے عوض میں مگر برابر برابر اور جو کا جو کے عوض میں مگر برابر برابر پھر جب مختلف ہوں قسمیں تو مضائقہ نہیں کمی اور زیادتی میں یعنی مثلاً سوا سیر گیہوں دو سیر جو کے عوض میں لے یا تین سیر گیہوں ایک سیر تمر کے عوض لے تو درست ہے مگر ہاتھوں ہاتھ لینا چاہیے ادھار درست نہیں دونوں چیزیں ادھار ہوں یا ایک چیز درست نہیں اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے دلیل اس بات کی کہ قرض لینا اس میں درست نہیں یہ قول ہے آپ کا کہ فرمایا آپ ﷺ نے بیچو جو کے عوض میں گیہوں کو جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں کہ ایک قوم نے علماء سے کہا ہے کہ گیہوں جو کے عوض میں بیچنا درست نہیں مگر جب برابر ہو یعنی ماپ میں دونوں برابر ہوں گویا کہ ان کے نزدیک گیہوں اور جو ایک ہی جنس ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور پہلا قول صحیح ہے یعنی درست ہونا اس بیع کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث میں چھ چیزوں کے ربا کا ذکر ہے۔ سونا، چاندی، گیہوں، جو، کھجور اور نمک اور باقی اور چیزوں کو جیسے لوہا چونا اور اقسام دانوں کے ان کے علماء نے اس پر قیاس کیا ہے مگر اختلاف اس میں ہے کہ ربا کی علت کیا ہے۔ امام مالک نے کہا علت ربا کی ان چھ چیزوں میں ثمنیت ہے سونے چاندی میں اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزوں میں سو جس میں قوت مدخر ہوگا یا ثمنیت ہوگی اس میں ربا حرام ہے یعنی کمی بیشی اس کے لینے میں جائز نہیں پس ان کے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانے کی چیزیں کہ ذخیرہ نہیں ہوتیں ان میں ربا یعنی کم و زیادہ لینا دو کے بدلے ایک لینا درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربا کی علت ثمنیت ہے۔ سونے چاندی میں اور صرف قوت ہونا باقی چار چیزوں میں اذخار شرط نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ وہ چیز جمع بھی کی جاتی ہو اور برسوں رکھی جاتی ہو صرف قوت ہونے سے ربا لازم آتا ہے تو ان کے نزدیک ترکاری میوے اور ادویات میں کم وبیش لینا ربا ہے برابر لینا درست ہے اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اثر دہات اور چونا اور ان کی مانند اور چیزوں میں ان کے نزدیک ربا نہیں مثلاً ایک پیمانہ چونے کا دو پیمانے چونے کے بدلے لینا دینا درست ہے اسی طرح سے لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک ربا کی علت قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے یعنی ماپنا اور تولنا پھر ربا کی علت سونے چاندی میں وزن ہے۔ سو ربا جاری ہوگا ہر وزنی چیز میں مانند تانبے اور لوہے وغیرہما کے یعنی اس میں کم وبیش لینا ایک جنس کا درست نہیں مثلاً یہ جائز نہیں کہ دو سیر تانبا ایک سیر تانبے کے عوض میں لے یا دیوے اور باقی چار چیزوں میں ربا کی علت کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں مانند چونے اور اشنان وغیرہما کے یعنی

جو چیز کہ ماپ کر بیچی جاتی ہے اور کیلی اور وزنی ہونا جس کا حدیث میں آیا ہے وہ تو بدل نہیں سکتا مثلاً سونا چاندی شرع میں وزنی ہے۔ سو اس کا حکم وزن کا ہے اگر چہ عرف میں خلاف اس کے جاری ہو اور گیہوں جو کھجور نمک یہ شرع میں کیلی ہیں اگر چہ عرف میں کیلی نہ ہوں سو جب یہ چیزیں لین دین میں ہم جنس ہوں تو اعتبار وزن اور کیل کا ہے مثلاً سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے میں وزن برابر چاہیے اور اسی طرح چاندی کو چاندی کے ساتھ وزن برابر چاہیے کمتی بڑھتی وزن میں درست نہیں اور چار باقی چیزوں میں کیل کا اعتبار ہے، اگر چہ عرف میں رواج ان چیزوں میں کیل کا نہ ہو اور جس میں کیلی اور وزنی ہونا حدیث میں نہیں آیا اس میں اعتبار عرف کا ہے۔ اگر عرف میں وہ وزنی ہے تو وزن میں برابر چاہیے اور اگر کیلی ہے تو کیل میں مثلاً چونا عرف میں کیلی ہے جب چونے سے چونا بدلے تو زیادتی کمی کیل میں درست نہیں اور لوہا تانبا کہ عرف میں وزنی ہے جب لوہا لوہے سے یا تانبا تانبے سے بدلیں تو کمی بیشی وزن میں نہ چاہیے نہیں تو ربا ہوگا۔ ایکذا فی شرح مشکوۃ باختلاف لفظی.

❁ ❁ ❁ ❁

٢٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّرْفِ

صرافے کے بیان میں

(١٢٤١) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَنَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ هَاتَانِ يَقُولُ: ((**لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ**)). (صحيح) (الارواء: ٥/١٨٩، احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے نافع سے کہا انہوں نے گیا میں اور ابن عمر ابوسعید کی طرف سو روایت کی انہوں نے ہم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا کہ سنا ہے میرے ان کانوں نے فرماتے تھے نہ بیچو سونے کو سونے کے بدلے مگر برابر یعنی وزن میں اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر نہ بڑھایا جائے کوئی اس میں کا دوسرے پر اور نہ بیچو اس میں سے کچھ قرض عوض میں نقد کی یعنی لین دین دونوں ایک ہی وقت میں ہو جائے یہ نہ ہو کہ ایک چاندی دے دے دوسرا چاندی دینے کا وعدہ کل پر رکھے یا دونوں طرف سے قرض ہو یعنی قول وقرار ہو جائے لین دین کی کچھ مدت ٹھہرے یہ بھی درست نہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ابوہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابوبکرہ اور ابن عمر اور ابوالدرداء اور بلال رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیر ہم سے مگر جو مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ کہتے تھے کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ بیچا جائے سونا بدلے سونے کے۔ کمتی بڑھتی اور چاندی بدلے چاندی کے کمتی بڑھتی جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ربوا تو جب ہے کہ یہ معاملہ

قرض ہو، اور ایسا ہی کچھ مروی ہے ان کے بعض اصحاب سے بھی اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ پھر بھی گئے اپنی اس بات سے جب سنی انہوں نے حدیث نبی ﷺ کی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور پہلا قول صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ صرافی میں کسی کا اختلاف نہیں یعنی سب کا مذہب وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٢٤٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ، فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَأَبِيعُ بِالْوَرِقِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِّنْ بَيْتِ حَفْصَةَ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ : ((لَا بَأْسَ بِهِ بِالْقِيمَةِ)). (اسناده ضعيف عند الالبانى) الارواء الغليل (١٣٢٦) ((احاديث البيوع)) سماک بن حرب سے اس کو مرفوع بیان کرنے میں غلطی ہوئی ہے موقوف صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے میں اونٹ بیچتا تھا بقیع کے بازار میں سو بیچتا تھا اونٹ کو عوض میں دیناروں یعنی اشرفیوں کے یعنی قیمت اس سے ٹھہراتا تھا اور لیتا تھا دیناروں کے عوض میں چاندی اور کبھی بیچتا تھا اونٹ چاندی کے بدلے اور لیتا تھا میں اس کے عوض میں دینار سو آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کو نکلتے پایا میں نے حفصہ کے گھر سے سو پوچھا میں نے آپ ﷺ سے اس حکم کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے کچھ مضائقہ نہیں قیمت ٹھہرانے میں یعنی قیمت دینار سے ٹھہرا کر اس کے بدلے درہم لینا یا درہم ٹھہرا کر دینار لینا اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

فائدہ: اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر سماک بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر لے سونا چاندی دے کر اور چاندی سونا دے کر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے اس کو نادرست بھی کہا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٢٤٣) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ : اَقْبَلْتُ أَقُولُ : مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ـ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَآءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا، إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ**)). (صحيح) الارواء (١٣٤٧) الروض النضير (٧٢٩) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے کہا آیا میں بازار میں اور کہا میں نے کون صراف ہے کہ دراہم دیتا ہے یعنی میں اسے دینار دوں وہ مجھے درہم دے، سو کہا طلحہ بن عبید اللہ نے اور وہ عمر بن خطاب کے پاس تھے دکھاؤ ہم کو اپنا سونا یعنی دینار وغیرہ پھر لوٹ کر ہمارے پاس آؤ جب تک ہمارا نوکر آ جائے تو ہم تم کو چاندی یعنی درہم دیں، سو فرمایا عمر بن خطاب نے کبھی ایسا نہ ہوگا قسم ہے اللہ کی یا تو تم دے دو اس کی چاندی یعنی درہم ابھی یا نہیں تو پھیر دو اس کا سونا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے چاندی سونے کے بدلے لینا بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے یعنی ادھار درست نہیں اور گیہوں گیہوں کے بدلے ربوا ہے' مگر ادھر لے ادھر دے، اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے' اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر جو ادھر دے ادھر لے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور آپ نے جو فرمایا: ھاء و ھاء اس کے معنی ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں سودا نقد ضرور ہے۔ مترجم: ایک چیز بیچنا اسی کے عوض میں مثلاً چاندی چاندی کے عوض میں تین طرح ہوتا ہے دونوں وزنی ہوں یا دونوں کیلی اور دونوں موجود ہوں یعنی نقد دوسرے یہ کہ دونوں موجود نہ ہوں طرفین سے معاملہ قرض پر ہو۔ تیسرے یہ کہ ایک طرف نقد ہو ایک طرف قرض سو پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ دونوں کیل میں برابر ہوں اگر کیلی ہیں اور وزن میں اگر وزنی ہیں اور دو صورتیں اخیر کی جائز نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّأْبِيرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

پیوندکاری کے بعد کھجور کے درخت اور مال دار غلام خریدنے کے بیان میں

(۱۲۴۴) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا، إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ، إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)). (صحيح) ارواء الغليل (١٣١٤)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس نے خرید کیے کھجور کے درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا پھل کی بھی شرط کرے درخت کے ساتھ خرید کے وقت اور جس نے خریدا غلام کو اور اس کے پاس مال بھی ہے تو وہ مال اسی کا ہے جس نے غلام بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا اس مال کی بھی شرط کرے بیع کے وقت۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی مروی ہے کئی سندوں سے

زہری سے وہ روایت کرتے ہیں سالم سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے خریدا کھجور کا درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے وہ درخت بیچا مگر جب کہ خریدار پھل کی بھی شرط کرے اور جس نے بیچا کوئی غلام تو مال اس غلام کا بائع کا ہے مگر جب خریدنے والا مال کی بھی شرط کرے اور مروی ہے نافع سے وہ روایت کرتے ابن عمر سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے بیچا کوئی غلام اور اس کے پاس مال ہے تو مال بائع کا ہے مگر جب شرط کرلے مشتری ایسی ہی روایت کی عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں اور روایت کی بعض نے یہ حدیث نافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے بھی اور روایت کی عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے سالم کی حدیث کی مانند اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق کا محمد نے کہا حدیث زہری کی سالم سے جو مروی ہے ان کے باپ کے واسطے نبی ﷺ سے وہ زیادہ صحیح ہے۔

❁❁❁❁
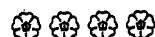
٢٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتفرَّقَا

اس بیان میں کہ بیچنے اور خریدنے والے کو جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں اختیار ہے

(١٢٤٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا)).
قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَ هُوَ قَاعِدٌ، قَامَ لِيَجِبَ لَهُ الْبَيْعُ.

(اسناده صحيح) إرواء الغليل (٥/١٥٤) الروض النضير (٥٤١) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ کو فرماتے تھے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا اختیار کی شرط کرلیں یعنی اس صورت میں بعد تفریق بھی اختیار رہے گا کہا راوی نے عبداللہ بن عمر جب خریدتے کوئی چیز تو کھڑے ہو جاتے کہ بیع واجب ہو جائے اور خیار باقی نہ رہے۔

❁❁❁❁
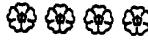
(١٢٤٦) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا، بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)).

(اسناده صحيح) (الارواء : ١٢٨١، احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر دونوں سچ بولے یعنی نرخ میں غلط اظہار نہ کیا اور کھول دیا بائع نے عیب و صواب بیع کا اور مشتری نے حال ثمن وغیرہ کا برکت دی جائے گی ان کی بیع میں اور اگر جھوٹ بولے اور چھپایا مٹائی جائے گی برکت ان کی بیع کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابو برزہ اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ اور ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور سوا ان کے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا کہ جدا ہونا بدنوں سے مراد ہے نہ کلام سے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جدائی کلام کی مراد ہے یعنی بیع وشراء کے الفاظ جب تک تمام نہ ہوں جب تک خیار ہے بعد اس کے نہیں اور آپ کی حدیث میں یہی مراد ہے اور پہلا قول صحیح ہے اس لیے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جو راوی حدیث ہیں وہ خود بھی چاہتے ہیں کہ بیع لازم ہو جائے اور خیار نہ رہے تو چلنے لگتے تا کہ خیار جاتا رہے اور راوی خوب جانتا ہے اپنی روایت کو اور ایسا ہی مروی ہے ابو برزہ اسلمی سے کہ ان کے پاس فیصلہ چاہا دو شخصوں نے بیچ حق گھوڑے کے کہ اس کی بیع کی تھی انہوں نے ایک کشتی میں تو فرمایا ابو برزہ نے تم کو اختیار ہے اس لیے کہ بائع اور مشتری کشتی میں ہوں تو جدا نہیں ہو سکے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بائع اور مشتری کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اور ظاہر کہ کشتی میں افتراق بالابدان نہیں ہو سکتا اور افتراق بالکلام ممکن ہے اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے کہ افتراق بالکلام مراد ہے یعنی اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے ثوری کا اور ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور ابن مبارک سے کہ انہوں نے فرمایا کیسے رد کروں میں اس مذہب کو اور حدیث رسول اللہ ﷺ کی اس باب میں صحیح ہے سو قوی کہا انہوں نے اس مذہب کو یعنی تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہے اور یہ جو آپ نے استثنا فرمایا اور ارشاد کیا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ مطلب اس کا یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے مگر بیع خیار میں یعنی جب بائع نے مشتری کو اختیار دیا اور مشتری نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر مشتری کو اختیار نہیں کہ اس بیع کو فسخ ورد کر دے اگر چہ جدا بھی نہ ہوئے ہوں ایسی تفسیر کی ہے اس کی شافعی نے اور لوگوں نے اور حدیث عبداللہ بن عمر علیہ السلام کی مقوی ہے تفرق بالابدان کو جو مروی ہے آنحضرت ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(١٢٤٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ**)).

(حسن صحیح) (الارواء : ١٣١١)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ ہوئے بیع خیار کی اور حلال نہیں ان دونوں کو کہ جلدی چھوڑ دے اپنے ساتھی کو اس خوف سے کہ وہ بیع کو فسخ کر۔۔۔۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور معنی اس کے یہی ہیں کہ جدا نہ ہوں اس خوف سے کہ بیع فسخ ہو اور اگر فرقت کلام کی مراد ہوتی تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ بنتے کہ اس میں یہ بات کہی نہیں جا سکتی کہ جدا نہ ہونا چاہیے اس خوف سے کہ بیع کا اقالہ[1] نہ ہو۔

[1] اقالہ کہتے ہیں بیع توڑ دینے کو اور لی ہوئی چیز پھیر دینے کو۔

۲۷۔ بَابُ ماجاء فی خیار المتبایعین

فروخت کرنے اور خریدنے والے کے اختیار کے بیان میں

(۱۲۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ)).

(اسنادہ حسن صحیح) (الارواء : ۵/۱۲۵، ۱۲۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ جدا ہوئیں بائع اور مشتری بعد بیع کے مگر آپس کی خوشی سے۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اعتبار فرقت بالابدان کا ہے نہ فرقت بالقول کا اس لیے منع کرنا جدا ہونے سے بعد بیع کے اس سے نہیں مراد ہو سکتی مگر جدائی بدنی کہ وہ اختیاری ہے اور بعد بیع کے باقی ہے اور جدائی قولی بعد بیع کے ہو چکی اس سے منع کرنا نہیں ہو سکتا۔ انتہی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۲۴۹) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ. (اسنادہ حسن عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابو الزبیر مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر سے کہ نبی ﷺ نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیع کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

اس کے بیان میں جو سودے میں دھوکا کھا جائے

(۱۲۵۰) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، وَكَانَ يُبَايِعُ وَ إِنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُحْجُرْ عَلَيْهِ، فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهُ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَلَى الْبَيْعِ، فَقَالَ : ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ : هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ)). (اسنادہ صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد کی خرید و فروخت میں ضعف تھا یعنی اکثر خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اور ہمیشہ چیزیں خریدتا تھا تو گھر والے اس کے آئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اس کو روک دیجیے یعنی منع کر دیجیے بیع سے پس بلایا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور منع کیا بیع سے تو عرض کیا اس نے کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو صبر

نہیں آتا بغیر خرید وفروخت کے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تو خریدے یا بیچے تو کہہ دے لین دین ہے اور فریب نہیں معلوم ہوا کو خسارے کے سودے میں خیار نہیں۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ روک دینا اور منع کرنا چاہیے مرد حر کو خرید وفروخت سے جب کہ ضعیف العقل ہو کہ دھوکا کھا تا ہو۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا حر بائع کو بیع سے روکنا درست نہیں۔ مترجم کہتا ہے یہ شخص جن سے آپ نے فرمایا حبان بن منقذ بن عمرو انصاری ہیں اور دو بیٹے ان کے یحییٰ اور واسع حاضر ہوئے جنگ احد میں اور عمران کی ایک سوتیس برس کی تھی اور کسی قلعہ کی لڑائی میں وہ آپ کے ساتھ تھے سو ان کے سر میں ایک پتھر لگا اور اس سے ان کی زبان اور عقل میں فتور آ گیا مگر بالکل عقل نہیں گئی۔ اور دار قطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تھے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا خلابتہ سو خاء کو زیر ہے اور لام میں تشدید نہیں اور اس کے بعد الف ہے الف کے بعد بائے مفتوح ہے مگر جب کچھ خرید وفروخت کرتے تھے لا خیابتہ کہتے تھے اور اس میں بعد خاء کے بجائے لام کے یائے مفتوح ہے۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ الثغ تھے اور الثغ عرب میں اس کو کہتے ہیں جو لام کی جگہ یے بولتا ہے اور خلابہ کے معنی خدیعت کے ہیں تقدیر لا خلابتہ کی یہ ہے لَا تَحِلُّ لَكَ خَدِيْعَتِیْ یعنی تجھ کو میرے ساتھ مکر کرنا جائز نہیں کہ میں ناواقف ہوں یا سمجھ نہیں رکھتا یا یہ تقدیر ہے لَا يَلْزِمُنِیْ خَدِيْعَتكَ یعنی تیری خدیعت مجھ پر لازم نہیں ہوگی۔ یعنی مجھے اختیار ہے کہ اس بیع میں کسی طرح کا نقصان دیکھوں گا تو پھیر دوں گا گویا اس لفظ سے خیار خیار عیب ثابت کرنا منظور ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں تو بعض نے کہا یہ حکم اسی کے لیے خاص تھا اب کوئی ایسا نہیں کر سکتا کہ جو شخص اب دھوکا کھا جائے اور غبن میں پڑ جائے تو اس کو خیار نہیں کہ مبیع کو پھیر دے غبن یعنی نقصان تھوڑا ہو یا بہت اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور بھی لوگوں کا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور بعد کو معلوم ہو کہ وہ دس روپے کی تھی اور اس نے بیس کو خریدی تو مشتری کو اختیار نہیں کہ پھیر دے اور امام مالک سے بھی صحیح تر روایت تو یہی ہے اور بغدادی مالکی لوگوں نے کہا ہے کہ جو شخص ایسا دھوکہ کھا جائے کہ تین روپیہ کی چیز چار روپیہ کو خرید لے تو اسے اختیار ہے پھیر دینے کا اسی حدیث کی دلیل سے جب کہ مقدار نقصان کا ثلث قیمت کے برابر ہوئے یعنی مثلاً تین روپیہ کی چیز چار کو خریدے اور اگر مقدار نقصان ثلث سے کم ہے تو اختیار نہیں تو صحیح وہی پہلا مذہب ہے یعنی مغبون کو اختیار نہیں اس لیے کہ آپ نے بھی ان صحابی کے لیے کچھ خیار ثابت نہیں کیا یعنی یہ نہیں فرمایا کہ جب تو ایسا کہے گا تو تجھے اختیار ہے کہ چاہے مبیع کو رکھے یا پھیر دے اور اگر اس حدیث سے خیار ثابت بھی ہو تو خاص انہی صحابی کے لیے ہوگا۔ ہر مغبون کو کیونکہ حاصل ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو مقتضی عموم ہو یہ سب مضمون نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۹۔ بَابٌ : مَا جَاءَ فِي الْمُصَرَّاةِ

دودھ روکا ہوا جانور خریدنے کے بیان میں

(۱۲۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا حَلَبَهَا، إِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَ رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ)). (صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا نبی ﷺ نے جس نے خریدی ایسی گائے یا بکری کہ جس کا دودھ بیچنے والے نے کئی دن سے نہیں دوہا تھا کہ اس کے تھن خوب بڑے بڑے ہو گئے تھے کہ خریدار جانے کہ بہت دودھ دیتی ہے، سو لینے والے کو اختیار ہے جب دودھ دوہے اس کے پھیر دینے کا اور جب پھیرے تو اسکے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے دے یعنی اس دودھ کے عوض میں جو اس نے دوہا تھا۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ)) مَعْنٰى ((لَا سَمْرَآءَ)) لَا بُرَّ. (صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے جو خریدے دودھ رکی ہوئی گائے یا بکری اس کو اختیار ہے تین دن تک سو اگر پھیرے تو پھیر دے اس کے ساتھ ایک صاع غلے کا کہ سمرا نہ ہو یعنی گیہوں نہ ہو۔ یعنی کوئی اور غلے سے دے دے گیہوں کچھ ضرور نہیں کہ عرب میں گراں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی اہل حدیث کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔ مترجم کہتا ہے اسی مضمون کی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے چنانچہ صحیحین میں ہے مگر اس میں مصراۃ کی جگہ مُحَفَّلَةً آیا ہے اس کے بھی معنی وہی ہیں اور صاع لکھنؤ کے سیر سے ایک چھٹا نک تین سیر ہوتا ہے۔ اور امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے جو اوپر مذکور ہوا کذا فی شرح مشارق۔

❀❀❀❀

۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّآبَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

جانور بیچتے وقت سواری کی شرط لگانے کے بیان میں

(۱۲۵۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بَعِيرًا، وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلٰى أَهْلِهِ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے راستے میں ایک اونٹ بیچا نبی ﷺ کے ہاتھ اور شرط کر لی کہ وہ سوار ہوگا اس پر اپنے گھر تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ ایک شرط جائز ہے بیع میں یعنی دو شرطیں جائز نہیں اور قول یہی ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ایک شرط بھی جائز نہیں اور بیع صحیح نہیں ہوتی اگر اس میں شرط ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانے کے بیان میں

(١٢٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ، إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَ عَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ، نَفَقَتُهُ)). (صحيح) إرواء الغليل (١٤٠٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سواری پر چڑھے جب وہ سواری رہن ہو اور دودھ والی گائے بکری کا دودھ پیا جائے وہ رہن ہو اور جس پر سواری کرے یا اس کا دودھ پیوے اس کے ذمہ پر اس کا دانہ گھاس ہے یعنی راہن ہو یا مرتہن۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر عامر شعبی کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ جائز نہیں نفع اٹھانا شئی مرہونہ سے بالکل۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ شَرَآءِ الْقَلَادَةِ وَ فِيهَا ذَهَبٌ وَ خَرَزٌ

ایسا ہار خریدنے کے بیان میں جس میں سونا اور جواہرات ہوں

(١٢٥٥) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ : اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا، فِيهَا ذَهَبٌ وَ خَرَزٌ، فَفَصَّلْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ)). (صحيح) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا انہوں نے خریدا میں نے خیبر کی فتح کے دن ایک ہار بارہ دینار کو کہ اس میں سونا بھی تھا اور کچھ جواہر بھی جڑے تھے سو اس کو توڑ کر جدا جدا کیا میں نے اور پایا اس میں سونا بارہ دینار سے زیادہ سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا ایسی جڑواچیزیں سونے چاندی کی نہ بیچی جائیں بغیر توڑے اور جدا کیے۔

فائدہ : روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابوشجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اس حدیث کی مانند۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جائز نہیں کسی تلوار یا کمر بند کا بیچنا کہ جس میں چاندی جڑی ہو روپوں کے عوض میں جب تک جدا نہ کر لی جائے اور الگ الگ کر کے اس کو جدا نہ تو لیں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے اس کی اجازت بھی دی ہے صحابہ وغیرہم سے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

لونڈی یا غلام بیچتے وقت ملکیت کی شرط لگانے پر وعید کے بیان میں

(۱۲۵۶) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اشْتَرِيْهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ، أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ)). (صحیح) الارواء (۱۳۰۸) الروض التضير (۷۸۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنے کا اور بریرہ کے مالکوں نے شرط کی کہ حق ولاء ہمارے واسطے رہے سو فرمایا نبی ﷺ نے خرید لو اس کو اور بے شک ولاء تو اسی کو پہنچے گی جو قیمت دے یعنی خریدنے والے کی ہے بیچنے والے کو نہیں مل سکتی اگر چہ وہ شرط بھی کر لے۔ یا یہ فرمایا کہ جو مالک ہو نعمت کا یعنی ولاء اسی کی ہے جو مالک ہو آزاد کرنے کا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہا یعنی مؤلف نے منصور بن معتمر کی کنیت ابوعتاب ہے روایت کی ہم سے ابوبکر عطاء نے جو بصرے کے ہیں انہوں نے علی بن مدینی سے کہا علی نے: سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے جب تجھے حدیث پہنچے منصور سے تو دونوں ہاتھ تیرے خیر سے بھر گئے پھر نہ ارادہ کر تو کسی غیر کا پھر فرمایا یحییٰ نے میں کسی کو اثبت نہیں پاتا ان لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور مجاہد سے منصور سے زیادہ اور خبر دی مجھ کو محمد نے عبداللہ بن ابی الاسود سے کہا انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے منصور کوفہ کے سب راویوں سے زیادہ اثبت ہیں۔

❀❀❀❀

۳۴۔ بَابُ الشراء والبيع الموقوفين

وقف شدہ مال کی خرید وفروخت

(١٢٥٧) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ، فَاشْتَرٰى أُضْحِيَّةً فَأُرْبِحَ فِيهَا دِينَارًا فَاشْتَرٰى أُخْرٰى مَكَانَهَا فَجَاءَ بِالْأُضْحِيَّةِ وَالدِّينَارِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِالشَّاةِ، وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ)).

(ضعيف) (أحاديث البيوع) اس میں حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھیجا کہ ایک قربانی کا جانور خرید لائیں ساتھ ایک دینار کے تو انہوں نے ایک جانور خریدا اور فائدہ اٹھایا اس میں ایک دینار کا یعنی ایک دینار کا ایک جانور خرید کر دو دینار کو بیچا، آپ ﷺ کے پاس ایک جانور اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے سو فرمایا آپ ﷺ نے جانور کو ذبح کر اور دینار کا صدقہ دے دے۔

فائدہ: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور میرے نزدیک حکیم بن حزام سے کچھ سنا نہیں حبیب بن ابی ثابت نے۔

(١٢٥٨) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِينَارًا لِأَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ، فَبِعْتُ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّينَارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ فَقَالَ لَهُ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ)). فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ إِلٰى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ، فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيمَ، فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَالًا. (صحيح) (أحاديث البيوع) الارواء الغليل (١٢٨٧)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بارقی سے کہا انہوں نے دیا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک دینار کہ خرید لاؤں میں ایک بکری سو خریدیں میں نے اس سے دو بکریاں اور بیچی اس میں سے ایک بکری ایک دینار کو اور لایا نبی ﷺ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار اور مذکور ہوا آپ کے آگے حال اس بکری کا جو گزرا تھا، سو فرمایا آپ ﷺ نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے داہنے ہاتھ کو خرید وفروخت میں۔ پھر بعد اس کے وہ جاتے تھے کناسہ کوکوفے کی طرف کہ ایک موضع ہے کوفے کے قریب اور نفع کما لاتے تھے وہاں سے بہت سا سو کوفے میں سب لوگوں سے زیادہ مال والے تھے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن سعید نے انہوں نے حبان سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے زبیر بن خریت سے

انہوں نے ابی لبید سے، سوذکر کی حدیث اسی کے مانند اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے اس حدیث سے تمسک نہیں کیا انہیں میں ہیں شافعی اور سعید بن زید بھائی ہیں حماد بن زید کے اور ابولبید کا نام لمازہ ہے۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمَكَاتِبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي

اس مکاتب کے بیان میں جس کے پاس اتنا مال ہو جو وہ ادا کر سکے

(۱۲۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ)). وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا، أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ، وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ)).

(صحیح) (الارواء : ۱۷۲۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوگا اس حساب سے کہ جتنا آزاد ہو چکا ہے اور فرمایا نبی ﷺ نے کہ دیت دیا جائے مکاتب دیت آزاد کے موافق اس حصے کی کہ ادا کر چکا ہے یعنی اپنی زر کتاب سے اور دیت غلام کی موافق ہے اس کے کہ باقی ہے اس پر یعنی زر کتابت سے۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے کہ دیت دیا جائے مکاتب دیت آزاد کی یعنی مثلاً آدھا بدل کتابت کسی مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اس کو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اس غلام کے وارثوں کو اور اس کے مالک کو آدھی قیمت غلام کی مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اس کی سو درہم تھی پس ادا کیے اس نے پانچ سو درہم بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کے وارثوں کے لیے وہی پانچ سو درہم آدھی دیت آزاد کی ہے اور اس کے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدھی قیمت اس کی ہے اور اسی طرح اگر ادا کر چکا تھا آدھا روپیہ کتابت کا پھر اس غلام کا باپ مر گیا اور وہ باپ آزاد تھا اور اس کا کوئی وارث بھی نہ تھا سوا اس مکاتب بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اس کے آدھے مال کا اور مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ جس سے مالک اس کا کہے کہ تو اتنا مال ادا کرے تو آزاد ہے۔ف: اس باب میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی خالد حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے علی سے انہیں کا قول اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور کہا اکثر علمائے صحابہ وغیرہم نے مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی رہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(۱۲۶۰) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ : ((مَنْ

كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَةٍ، فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوَاقٍ. أَوْقَالَ. عَشْرَةَ دَرَاهِمَ عَجَزَ، فَهُوَ رَقِيقٌ)).
(اسناده حسن) ارواء الغليل (١٦٧٤) المشكاة (٣٣٩٩ـ ٣٤٠١)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جو اپنے غلام سے کہے کہ تو سواوقیہ ادا کردے تو آزاد ہے اور اس نے ادا کیے سب مگر دس اوقیہ یا فرمایا آپ نے کہ باقی رہے اس پر دس درہم پھر عاجز ہوگیا یعنی نہ دے سکا وہ زر باقی تو پھر وہ غلام ہی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا اور جو سوا ان کے ہیں کہ مکاتب کا حکم غلام ہی کا ہے اور وہ غلام ہے جب تک اس پر کچھ رقم کتابت باقی ہے۔ اور روایت کی حجاج بن ارطا نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند۔

❀❀❀❀

(١٢٦١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدٰكُنَّ مَا يُؤَدِّي، فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ)). (اسناده ضعيف عند الالبانى) ارواء الغليل (١٧٦٩) تخريج مشكاة المصابيح (٣٤٠٠) اس میں نبھان مولا ام سلمہ مجھول راوی ہے۔ بعض محققین کے نزدیک اس کی سند حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تمہارے مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کردے تو آزاد ہو جائے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ چھپنا اس غلام مکاتب سے کہ جس کے پاس رقم کتاب موجود ہو از راہ تورع اور پرہیزگاری کے ہے اور کہا انہوں نے کہ آزاد نہیں ہوتا غلام جب تک ادا نہ کرے رقم کتابت کی اگرچہ اس کے پاس رقم کتابت موجود ہو۔

❀❀❀❀

٣٦ـ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهُ مَتَاعَهُ

اس بیان میں کہ جب کسی کا قرض دار مفلس ہو جائے اور قرض دینے والا اس کے پاس اپنا مال پائے

(١٢٦٢)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((أَيُّمَا امْرِئٍ أَفْلَسَ، وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا، فَهُوَ أَوْلَى بِهَا مِنْ غَيْرِهِ)). (اسناده صحيح) إرواء الغليل (١٤٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مفلس ہو گیا اور پائے کوئی اپنی چیز بعینہٖ اس کے پاس تو وہ مالک زیادہ مستحق ہے اس کا بہ نسبت اور لوگوں کے۔

فائدہ : اس باب میں سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے وہ شخص بھی شریک ہے اور سب قرض خواہوں کے ساتھ یعنی اپنی چیز سالم نہیں لے سکتا سب قرض داروں کے برابر اس کا بھی حصہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٣٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَّدْفَعَ إِلَى الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ يَبِيْعُهَا لَهُ

اس بیان میں کہ مسلمانوں کے لیے ذمی کو شراب بیچنے کے لیے دینا منع ہے

(١٢٦٣) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيمٍ۔ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَآئِدَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ، وَقُلْتُ : إِنَّهُ لِيَتِيمٍ فَقَالَ : ((اَهْرِيقُوهُ)).

(صحيح) (المشكاة: ٣٦٤٨، التحقيق الثانى) يشهد له الحديث الآتى (١٢٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ہمارے پاس شراب تھی ایک یتیم کی پھر جب اتری سورہ مائدہ اور اس میں شراب کی حرمت مذکور ہے تو پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا میں نے وہ ایک یتیم کی ہے فرمایا آپ ﷺ نے بہا دو اس کو۔

فائدہ : اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو سعید کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم کہ کہتے ہیں حرام ہے کہ شراب کا سرکہ بناویں اور برا سمجھا ہے اس واسطے کہ مسلمان کے گھر میں شراب رہے اور سرکہ بنا کر یعنی سرکہ بنانے کی اگر اجازت دی جائے تو لوگ گھر میں شراب رکھا کریں گے اور رخصت دی ہے بعض نے شراب کی سرکہ میں جو خود بخود سرکہ ہو جائے۔

٣٨۔ باب: أد الأمانة إلى من ائتمنك

جس نے تجھے امانت دی ہے اس کی امانت واپس لوٹا

(١٢٦٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)).

(صحيح) (المشكاة: ٢٩٣٤، الصحيحة : ٤٢٣٠، الروض النضير : ١٦) بعض محققین کہتے ہیں اس میں شریک قاضی مدلس اور قیس بن ربیع ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے ادا کر اس کی امانت کو جس نے تجھے امین ٹھہرایا اور نہ خیانت کر اس کی جس نے تجھ سے خیانت کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب کسی پر کسی کا قرض ہو اور

قرض دار چلا گیا تو قرض خواہ کو جائز نہیں کہ اس کا روپیہ دبا رکھے اور جائز کہا ہے اس کو بعض علماء نے تابعین سے اور یہی قول ہے ثوری کا اور کہا ثوری نے اگر اس کے روپیہ کسی پر ہیں اور اس شخص کی اشرفیاں اس کے ہاتھ میں آئیں تو لینا درست نہیں۔ ہاں اگر اس کے روپیہ ہاتھ آئے تو موافق اپنے قرض کے رکھ لینا درست ہے۔

۳۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

اس بیان میں کہ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنا ضروری ہے

(۱۲۶۵) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ)). (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۶۱۰، ۶۱۱) الارواء (۱۴۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ فرماتے تھے حجۃ الوداع کے خطبہ میں مانگے کی چیز آخر میں پھیر دینی ہے یعنی اس کے مالک کو اور ضامن کو ڈانڈ دینا ضرور ہے قرض واجب الادا ہے۔

فائدہ : اس باب میں صفوان بن امیہ اور سمرہ اور انس سے روایت ہے۔ حدیث ابوامامہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے بواسطہ ابوامامہ کے اور سند بھی سوا اس سند کے۔

(۱۲۶۶) عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ)). قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ : هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، يَعْنِي الْعَارِيَةَ.

(اسناده ضعيف) ارواء الغليل (۱۵۶۱) یہ حسن بصری اور قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہاتھ پر لازم ہے اس کا ادا کرنا جو لیا ہے اس نے یعنی قرض ہو یا عاریت کہا ﷺ قتادہ نے پھر بھول گئے حسن اس روایت کو اور یوں کہنے لگے وہ امین ہے تیرا یعنی جس کو عاریت دی ہے اور نہیں ڈانڈ اس پر یعنی جس کو عاریت دی ہو کوئی چیز اور تلف ہو جائے۔ تو عاریت لینے والا ضامن نہیں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کے یہی مذہب ہیں اور کہتے ہیں کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن نہیں اور اگر عاریت ضائع ہو جائے تو اس پر جرمانہ نہیں ہاں اگر خلاف کرے صاحب امانت کا یعنی مالک جس طرح کہہ دے اس طرح نہ رکھے اور ضائع ہو تو اس پر البتہ جرمانہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق۔

۴۰۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْاِحْتِكَارِ

غلے کی ذخیرہ اندوزی کے بیان میں

(۱۲۶۷) عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ

))، فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّكَ تَحْتَكِرُ، قَالَ : وَ مَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ، وَإِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ إِنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْعِنْطَةَ وَنَحْوَ هٰذَا. (صحيح) ((احاديث البيع))

ترجمہ: روایت ہے معمر بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں نضلہ کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے غلہ بند کر کے زیادہ گرانی کا انتظار وہی کرتا ہے جو گنہگار ہے۔ تو کہا محمد بن ابراہیم نے جب سنی میں نے یہ حدیث سعید سے تو کہا میں نے ان سے اے ابومحمد تم تو احتکار کرتے ہو، کہا سعید نے معمر بھی احتکار کرتے تھے۔ اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ معمر احتکار کرتے تیل اور چارہ کا یعنی غلے کا احتکار نہیں کرتے تھے کہ ممنوع ہے۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے کہ شرح مشارق میں مرقوم ہے کہ ابن ماجہ میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کرے گا اللہ اس کو کوڑھی اور محتاج کر ڈالے گا۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے چالیس دن قحط میں غلہ بند کیا وہ اللہ سے جدا ہوا۔ اور اللہ اس سے جدا ہوا۔ قحط میں اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہے اس واسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہے اور جس نے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے جمع کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہ ہو تو درست ہے اناج کی سوداگری منع نہیں جیسا عوام میں مشہور ہے بلکہ قحط میں اور گرانی بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہے سوائے اناج اور قوت کے اور شے میں احتکار درست ہے۔ تمام ہوا مضمون مشارق کی شرح کا اور تیل اور چارہ اور جو چیز کہ قوت انسان کی نہیں اس میں احتکار درست ہے۔ اور راوی نے یہ گمان کیا کہ مطلق احتکار ہر چیز میں منع ہے اس لیے اعراض کیا۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور علی اور ابوامامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث معمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے احتکار غلے میں اور رخصت دی ہے بعض نے غلے میں اور چیزوں میں احتکار کرنے کی۔ اور ابن مبارک نے کہا کچھ مضائقہ نہیں روئی اور چمڑے کے احتکار میں اور جو ایسی چیز ہو۔

٤١۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

باب : محفلات[1] بیچنے کے بیان میں

(١٢٦٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ، وَلَا تُحَفِّلُوْا، وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ)). (حسن) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سبقت نہ کرو بازاروں پر یعنی قافلہ وغیرہ جو غلہ بیچنے کو لاتا ہو۔ اس سے بازار میں آنے سے پیشتر کچھ نہ خریدو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور جانور دودھ والے کا دودھ نہ روکو کہ اس کے سبب

[1] محفلات جمع ہے محفلہ کی اور محفلہ اس گائے بکری کو کہتے ہیں جس کے مالک نے کئی دن سے اس کا دودھ نہ دوہا ہو۔ اور تھن اس کے پھول گئے ہوں کہ خریدار اس کو بہت دودھ دینے والی سمجھ کر جلد لے لے اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں جیسا اوپر مذکور ہے۔

سے خریدار دھوکا کھائے، اور جھوٹے خریدار بن کر کسی کی چیز کو زیادہ داموں کو نہ بکوا دو کہ جس کو لاڑ ہیا پن کہتے ہیں۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں دودھ روکے ہوئے گائے بکری کے بیچنے کو اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں یہ ایک مکر اور فریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ
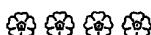
جھوٹی قسم کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال غصب کرنے کے بیان میں

(١٢٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)). فَقَالَ الْأَشْعَثُ : فِيَّ، وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟)) فَقُلْتُ : لَا، فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ : ((احْلِفْ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَنْ يَحْلِفُ فَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ أَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا . . ﴾

[آل عمران : ٧٧]. (صحيح)الروض النضير (٢٤٠، ٢٤٠) ابن ماجه حديث (٢٣٢٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے قسم کھائی کسی چیز پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ مارے اس قسم سے مال کسی مسلمان شخص کا جب وہ ملے گا اللہ سے تو اللہ اس پر غصے ہوگا۔ سو کہا اشعث نے یہ حدیث آپ ﷺ نے میرے مقدمہ میں فرمائی تھی قسم ہے اللہ کی میرے اور ایک یہودی کی شرکت میں ایک زمین تھی سو وہ مکر گیا میری زمین کے حصہ سے سو لے گیا میں اسے نبی ﷺ کے پاس اور فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں سو فرمایا آپ ﷺ نے یہودی سے قسم کھا، سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ اب تو قسم کھا لے گا اور داب لے گا میرا مال سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ سے آخر آیت تک۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے پوری آیت یوں ہے إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيْلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِم يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ . یعنی جو لوگ خرید کرتے ہیں اللہ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول ان کو کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ سنوارے گا ان کو اور ان کو دکھ کی مار ہے۔ ف: اس باب میں وائل بن حجر اور ابو موسیٰ اور ابو امامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابُ: مَا جَآءَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ

خرید وفروخت کرنے والوں کے اختلاف کے بیان میں

(۱۲۷۰) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ، فَالْقَوْلُ: قَوْلُ الْبَائِعِ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ)). (اسناده صحيح) (الارواء: ۱۳۲۲، ۱۳۲٤) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اختلاف ہو جائے بائع اور مشتری کے بیچ میں تو قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے اور خریدار کو اختیار ہے یعنی چاہے لے اور چاہے پھیر دے۔

فائدہ: یہ حدیث مرسل ہے کہ عون بن عبداللہ نے نہیں پایا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور مروی ہے یہ حدیث قاسم بن عبدالرحمٰن سے وہ روایت کرتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اسی حدیث کو اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے کیا کرے جب اختلاف ہو جائے بائع اور مشتری میں اور گواہی نہ ہوں کسی کے پاس، کہا احمد نے اعتبار اسی کا ہے جو چیز مالک کہے یعنی بائع کا قول معتبر ہے اگر مشتری اس پر راضی ہو تو چیز لے لے نہیں تو پھیرے دے اور اسحاق نے ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ قول بائع کا معتبر ہے لیکن اس پر قسم ضرور ہے یعنی جس نے کہا کہ بائع کا قول معتبر ہے تو اسی صورت میں ہے کہ جب وہ قسم کھائے اور اسی طرح مشتری بھی اور مروی ہے ایسا ہی بعض تابعین سے انہیں میں ہیں شریح۔ مترجم کہتا ہے جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو یعنی قیمت میں یا شروط خیار میں یا ادائے قیمت کی مدت میں یا سوا ان کے اور کسی چیز میں تو معتبر قول بیچنے والے کا ہے یعنی قسم کے ساتھ پھر اگر اس نے قسم کھائی تو مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے اس کی قسم کے موافق اس کو خرید کرے یا قسم کھائے کہ میں نے اتنے کو نہیں خریدی اس سے کم بولی ہے پس اگر راضی ہوا ایک ان میں سے دوسرے کے کہنے پر تو بہتر نہیں تو قاضی عقد کو فسخ کر دے بیع قائم ہو یا نہ ہو یہ مذہب شافعی کا ہے اور مالک ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں قسم نہ کھائیں مبیع کے ہلاک اور ضائع ہونے کے وقت بلکہ جب بیع ضائع ہو گئی ہو تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے یعنی جب مبیع قائم ہو تو بیچنے والے کو قسم دی جائے جب بیچنے والا قسم کھالے تو لینے والے کو اختیار ہوگا جیسا کہ اوپر گزرا۔ یا تو دونوں رد کریں بیع کو اور اگر مبیع قائم نہ ہو وقت نزاع کے تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قسم نہ دی جائے بیچنے والے کو یہ مذہب ابوحنیفہ اور مالک کا ہے ایسا ہی لکھا ہے شرح مشکوۃ میں مظہر سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ

ضرورت سے زیادہ پانی بیچنے کے بیان میں

(۱۲۷۱) عَنْ إِيَاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمَآءِ. (صحيح) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ایاس بن عبدالمزنی سے کہا منع کیا نبی ﷺ نے پانی کے بیچنے سے۔
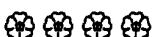
فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور بہیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث ایاس کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں پانی بیچنے کو اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے پانی بیچنے کی انہیں میں ہیں حسن بصری۔

(۱۲۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ، لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ)).

(صحيح) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے: نہ روکا جائے وہ پانی جو حاجت سے زیادہ ہو اس لیے کہ روکی جائے اس کے سبب سے گھانس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کا کنواں ہو ایسی زمین میں کہ اس کے گرد گھانس ہو تو وہ اپنے کنوئیں پر جانور کو پانی پلانے سے نہ روکے کہ جب ان کو پانی نہ پینے دے گا تو وہ اپنے جانوروں کو وہاں چرا نہ سکیں گے تو پانی روکنے سے گھانس کا روکنا لازم آیا ہے اور یہ منع ہے۔

❀❀❀❀
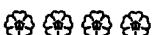
٤٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

اس بیان میں کہ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا منع ہے

(۱۲۷۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ. (صحيح) ((أحاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ منع کیا نبی ﷺ نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینے میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور رخصت دی ہے ایک قوم نے کہ اگر کوئی اس شخص کو جو گائے بکری پر نر کو چھوڑتا ہے بطریق انعام کے کچھ دے تو لینا درست ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۷٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ، فَنَهَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ.

(صحيح) (المشكاة: ٢٨٦٦، التحقيق الثانى) (أحاديث البيوع) إرواء الغليل (١٢٩١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے بنی کلاب کے قبیلہ سے پوچھا نبی ﷺ سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی مزدوری لینے سے، سو منع کیا ان کو آپ نے سو عرض کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم نر کو چھوڑتے ہیں مادہ پر تو انعام دیتے ہیں لوگ ہم کو سو اجازت دی آپ ﷺ نے انعام لینے کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن حمید کے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ ثَمَنِ الْكَلْبِ
کتے کی قیمت کے بیان میں

(١٢٧٥) عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٢٧٦) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مزدوری پچھنے لگانے والے کی ناپاک ہے اور مہر زنا کا یعنی خرچی ناپاک ہے یعنی حرام ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حدیث رافع کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک کہ حرام کہتے ہیں کتے کی قیمت کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعض نے شکاری کتے کی قیمت کی۔

❀❀❀❀

٤٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ كَسُبِ الْحَجَّامِ

پچھنے لگانے والے کی اجرت کے بیان میں

(١٢٧٧) عَنِ ابُنِ مُحَيِّصَةَ أَخِيُ بَنِيُ حَارِثَةَ عَنُ أَبِيهِ أَنَّهُ اسُتَأُذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِيُ إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنُهَا، فَلَمُ يَزَلُ يَسُأَلُهُ وَيَسُتَأُذِنُهُ حَتّٰى قَالَ : ((**اعُلِفُهُ فَاضِحَكَ وَأَطُعِمُهُ رَقِيُقَكَ**)).

(صحيح) (أحاديث البيوع) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٤٠٠) تخريج مشكاة المصابيح (٢٧٧٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن محیصہ سے جو بھائی ہیں بنی حارثہ کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے اجازت چاہی نبی ﷺ سے پچھنے لگانے کی مزدوری کے لیے، سومنع کیا آپ ﷺ نے پھر وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت چاہتے رہے، یہاں تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے اس کی مزدوری اپنے اونٹ کے چارے میں خرچ کر یا کھلا دے اپنے غلام کو۔

فائدہ : اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب سے روایت ہے۔ حدیث محیصہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور کہا احمد نے اگر مانگے مجھ سے کوئی پچھنے لگانے والا یعنی مزدوری اپنی تو نہ دوں میں اس کو اور دلیل لاؤں میں ان حدیثوں کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخُصَةِ فِيُ كَسُبِ الْحَجَّامِ
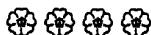
پچھنے لگانے والے کی اجرت کے جائز ہونے کے بیان میں

(١٢٧٨) عَنُ حُمَيُدٍ قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ عَنُ كَسُبِ الْحَجَّامِ؟ فَقَالَ أَنَسٌ : إِحُتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحَجَمَهُ أَبُو طَيُبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيُنِ مِنُ طَعَامٍ وَ كَلَّمَ اَهُلَهُ فَوَضَعُوا عَنُهُ مِنُ خِرَاجِهِ وَقَالَ : ((**إِنَّ أَفُضَلَ مَا تَدَاوَيُتُمُ بِهِ الْحِجَامَةَ**))، أَوُ : ((**إِنَّ مِنُ اَمُثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ**)).

(صحيح) (مختصر الشمائل : ٣٠٩، احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے حمید سے کہا انہوں نے پوچھا انس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پچھنے لگانے والے کی مزدوری کا تو فرمایا انس رضی اللہ عنہ نے پچھنے لگائے رسول اللہ ﷺ نے اور پچھنے لگائے آپ ﷺ کے ابوطیبہ نے پھر حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے ان کو دو صاع غلہ دینے کا اور کہا ان کے مالکوں سے سو کم کر دیا انہوں نے ان کے خراج میں سے۔ اور فرمایا آپ نے سب سے بہتر دوا جو تم کرتے ہو پچھنے لگانا ہے یا فرمایا اِنَّ مِنُ اَمُثَلِ دَوَائِكُمُ الْحَجَامَةِ راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اجازت دی ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے حجامت کی مزدوری کی اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❁ ❁ ❁ ❁

٤٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

کتے اور بلی کی قیمت حرام ہونے کے بیان میں

(١٢٧٩) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ.

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٩٨١) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے۔
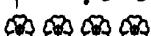
فائدہ : اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بوساطت بعض اصحاب ان کے کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور اضطراب کیا اعمش کے اوپر اس حدیث کے روایت کرنے میں اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے بلی کی قیمت کو اور رخصت دی ہے بعض نے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

(١٢٨٠) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ.

(اسناده ضعيف عند الالبانى) ارواء الغليل (٢٤٨٧) اس کی سند عمر بن زید کی وجہ سے ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلی کے کھانے سے اور اس کی قیمت سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کو کچھ بڑا شخص نہیں جانتے ہم روایت کی ان سے عبدالرزاق کے سوا اور لوگوں نے بھی۔

❁ ❁ ❁ ❁

٥٠۔ باب: الرخصة فى ثمن كلب الصيد

شکاری کتے کی قیمت جائز ہونے کے بیان میں

(١٢٨١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، إِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ. (حسن عند الالبانى) التعليق على الروضة الندية (٢/٩٤) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوالمھزم ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت کو یعنی اس کو منع نہیں کیا۔

فائدہ : یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ان میں شعبہ بن حجاج نے اور روایت کی گئی جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں۔

❁❁❁❁

۵۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الْمُغَنِّیَاتِ

اس بیان میں کہ گانے والی لونڈیوں کو بیچنا حرام ہے

(۱۲۸۲) عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تَعَلِّمُوْهُنَّ، وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَةٍ فِیْهِنَّ، وَثَمَنُهُنَّ، حَرَامٌ فِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآیَةُ ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﴾ [لقمان : ٦] اِلٰی آخِرِ الْآیَةِ. (ضعیف) (الصحیحة: ٢٩٢٢)

اس میں علی بن یزید ضعیف ہے۔ تقریب (۴۸۱۷) نیز اس کا شاگرد عبیداللہ بن زحر بھی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو تم گانے والی عورتوں کو یعنی لونڈیوں کو اور نہ خریدو ان کو اور نہ گانا سکھاؤ اور کچھ بھلائی نہیں ان کی تجارت میں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اس باب میں اتری یہ آیت ومن الناس من یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ. سے آخر آیت تک۔

فائدہ : اس باب میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوامامہ کی حدیث کو اس طرح ہم نہیں جانتے ہیں اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے علی بن یزید میں اور ضعیف کہا ہے ان کو اور وہ شامی ہیں۔ مترجم کہتا ہے اگرچہ اس حدیث کے لفظوں میں کسی طرح کا ضعف ہو مگر یہ مضمون متواتر المعنی ہے صدہا احادیث و آیات حرمت غنا پر دلالت کرتی ہیں خصوصاً عورتوں کے گانے میں تو بڑا فتنہ ہے اور پوری آیت جو اس حدیث میں وارد ہوئی ہے یوں ہے وَمِنَ النَّاسَ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذُهَا هُزُوًا اُوْلٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ . یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ بعض آدمی ایسا ہے کہ کھیل کود کی بات خرید کرتا ہے تاکہ گمراہ کرے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بغیر جانے بوجھے اور ٹھہرا دے اس کو یعنی اللہ کی راہ کو ٹھٹھا مسخرے وہی لوگ ہیں ان کو عذاب ہے ذلیل کر دینے والا یعنی دنیا اور آخرت میں بغوی میں ہے کہ کہا مجاہد نے مراد اس سے خریدنا لونڈیوں کا ہے جو گاتی ہوں اور تاویل اس کی یہ ہے کہ یَشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ یعنی خریدتا ہے کھیل کود والوں کو۔ روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں لونڈیوں کو گانا سکھانا اور نہ بیچنا ان کا اور قیمت ان کی حرام ہے۔ اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ الخ یعنی جو آیت ابھی مذکور ہوئی اور کوئی آدمی ایسا نہیں کہ بلند کرے اپنی آواز کو گانے کے ساتھ مگر بھیجتا ہے اس پر اللہ

تعالیٰ دو شیطان ایک اس شانے پر اور ایک اس شانے پر سو وہ برابر اس کو مارتے رہتے ہیں اپنے پیروں سے جب تک چپ نہ ہور ہیں مؤلف کہتا ہے یہاں بے شک واضح ہو گیا ہم کو سبب حال آنے کا ملحدان بے دین کے ساتھ کہ جب وہ اپنی آوازیں ترانہ ہائے مستانہ کے ساتھ بلند کرتے ہیں تو شیاطین اس محفل میں جمع ہو کر سب کو اچھال دیتے ہیں کوئی ناچنے لگتا ہے کوئی کودنے لگتا ہے فی الحقیقت یہ عذاب ذلت کا ہے اس سے بڑھ کر کیا ذلت ہوگی کہ کفار بھی اس پر ہنستے ہیں اور آخرت میں اس سے بڑھ کر رسوائی دیکھیں گے۔ اور یہی حدیث جس میں مذکور ہے شیطانوں کے مسلط ہونے کا۔ گانے والی پر۔ اور درمختار میں بھی لائے ہیں۔ اور استدلال کیا ہے اس سے کہ جس محفل میں آلات غنا ہوں وہاں جانا حرام ہے حالانکہ یہ مقام اس تحریر کا نہ تھا مگر اظہار حق کے لیے لکھا گیا۔

❀❀❀❀

۵۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

اس بیان میں کہ دو بھائیوں کو یا ماں اور اس کے بچوں کو جدا جدا بیچنا منع ہے

(۱۲۸۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالْوَلِدَةِ وَوَلَدِهَا، فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). (حسن) (المشكاة : ۳۳۶۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس نے جدا کر دیا ماں کو اس کے لڑکا لڑکی سے جدا کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۸۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : وَهَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا عَلِيُّ! مَا فَعَلَ غُلَامُكَ؟)) فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : ((رُدَّهُ، رُدَّهُ)). (ضعيف) (لكن ثبت مختصرًا بلفظ آخر في صحيح ابي داؤد : ۲٤۱٥) تخريج المشكاة (۳۳٦۲) اس میں انقطاع ہے۔ میمون بن ابی شعیب راوی نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بخشے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے دو غلام کہ بھائی تھے، سو بیچ ڈالا میں نے

ایک کو ان میں سے، سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: اے علی: کیا ہوا تمہارا غلام؟ سو خبر دی میں نے ان کو، سو فرمایا پھیر لو اس کو پھیر لو اس کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے اس طرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچنے کو کہ جدا جدا ہو جائیں یعنی قرابت والے قرابت والوں سے اور رخصت دی ہے بعض نے ان لڑکوں کے جدا کرنے میں جو دارالاسلام میں پیدا ہوئے مگر قول اوّل اصح ہے یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں۔ اور روایت ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے جدا کیا والدہ کو ولد سے تو لوگوں نے اعتراض کیا ان پر کہا انہوں نے میں نے اس کی ماں سے اجازت لی اور وہ جدائی پر راضی ہوگئی تھی۔ مترجم کہتا ہے کچھ بھی ہو مگر آپ نے مطلق جدا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ بہرطور جدا کرنا حدیث کی رو سے اچھا نہیں اور تاویلات کا دروازہ تو بہت بڑا ہے۔

❀❀❀❀

۵۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلَّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهٖ عَيْبًا

اس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدے اور اس کے پیشہ کی مزدوری بھی لے چکا ہو اور پھر اس میں کچھ عیب پائے

(۱۲۸۵) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى: أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. (حسن) ارواء الغلیل (۱۳۱۵) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ منفعت شئے کا اس کے لیے ہے جو شخص اس شے کا ضامن ہے یعنی غلام کا خریدنے والا اس کا ضامن ہوا تو منفعت بھی اس کی اسے حلال ہوئی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے اور سندوں سے بھی سوائے اس سند کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔ روایت کی ہم سے ابوسلمہ یحییٰ بن خلف نے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو۔ ف: یہ حدیث صحیح غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور غریب سمجھا اس کو محمد بن اسماعیل نے عمر بن علی کی روایت سے۔ اور روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے۔ اور روایت کی یہ جریر نے بھی ہشام سے اور حدیث جریر میں کہا گیا ہے کہ تدلیس ہے اور تدلیس کی اس میں جریر نے نہیں سنی جریر نے یہ حدیث ہشام سے اور کہہ دیا انہوں نے کہ سنی میں نے یہ حدیث ہشام سے اور تدلیس یہی ہے اور تفسیر اس کی کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس سے کچھ پیسہ کموایا پھر اس میں کچھ عیب دیکھا اور اس کو پھیر دیا بائع کو تو وہ پیسہ کمایا ہوا اسی مشتری کا ہے اس لیے کہ غلام مر جاتا تو نقصان مشتری کا تھا اسی طرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں گے اس کا یہی حکم ہے کہ نفع اس کو پہنچے گا جو اس کا ضامن ہو۔

(۱۲۸۶) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. (حسن) [انظر ماقبله]

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لئے ہے جو اس کا ضامن ہو۔

❀❀❀❀

۵۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا

اس بیان میں کہ راہ گزرنے والے کے لیے راستے کے پھل کھانے کی اجازت ہے

(۱۲۸۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً)). (صحيح عند الالبانی) تخريج مشكاة المصابيح حديث (۲۹۰۴) التحقيق الثانی بعض محققین کہتے ہیں یحییٰ بن سلیم کی عبیداللہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو جائے کسی باغ کے اندر تو کھائے یعنی اس کے پھلوں کو کھانا اسے جائز ہے مگر جمع نہ کرے اپنے کپڑے کے کونے میں۔
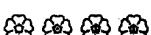
فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع بن عمرو اور عمیر مولیٰ ابی اللحم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت کرنے سے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس پھل کے کھانے کو اور مکروہ سمجھا ہے بعض نے مگر یہ کہ قیمت دے دیوے۔

(۱۲۸۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ، فَقَالَ : ((مَنْ مَا أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ، غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ)). (حسن عند الالبانی) (الارواء : ۲۴۱۳) بعض محققین نے اس کی سند کو ابو جبیر کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھا لٹکے ہوئے پھلوں کے کھانے کا یعنی جو درخت میں ہوں۔ یا خشک کرنے کے لیے لٹکائے ہوں تو فرمایا آپ ﷺ نے جو لے اس میں سے صاحب حاجت یعنی بھوکا جمع نہ کرتا ہوا اپنے کپڑے میں یعنی موافق ضرورت کے کھالے تو اس پر الزام نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۸۹) عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : كُنْتُ أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ : فَقَالَ :

((يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ؟)) قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْجُوْعُ قَالَ : ((لَا تَرْمِ، وَكُلْ مَا وَقَعَ، أَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَ أَرْوَاكَ)). (ضعيف) ضعيف داؤد (٤٥٣)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن عمرو سے کہا میں ڈھیلے مارتا تھا انصار کے کھجوروں کے درختوں پر سو پکڑ لے گئے مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس، سو فرمایا آپ ﷺ نے: اے رافع کیوں ڈھیلے مارتا ہے تو ان کی کھجوروں کے درختوں پر؟ کہا رافع نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ بھوک کے سبب سے فرمایا آپ ﷺ نے ڈھیلے نہ مارو اور جو گرے یعنی خود سے اسے کھالو سیر کرے تجھ کو اللہ اور آسودہ کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❁❁❁❁

٥٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَاءِ

خرید وفروخت میں استثناء کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(١٢٩٠) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْيَا، إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور ثنیا سے مگر جب کہ اندازہ اور مقدار اس کا معلوم ہو۔ اور تفصیل اس کی آگے آتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے کہ یونس بن عبید عطاء سے اور وہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے محاقلہ حقل سے ہے اور حقل وہ کھیتی ہے کہ نرم نرم درخت اس کے نکلے ہوں اور جڑیں ان کی سخت نہ ہوئی ہوں۔ اور بعض نے کہا حقل وہ زمین ہے کہ جس میں کھیتی ہو اور اس کو قراح بھی کہتے ہیں۔ اور اصطلاح حدیث میں محاقلہ زمین کو کھیتی کے لیے غلہ کے عوض میں کرایہ پر دینا ہے اور اسی کو مخابرہ بھی کہتے ہیں حرث سے اور حرث زراعت کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہا محاقلہ زراعت کے لیے زمین دینا ہے ایک حصہ معین پر مثلاً یوں کہے کہ یہ زمین تم کو زراعت کے واسطے دی اس شرط پر کہ جو اس میں پیدا ہو اس میں ثلث یا ربع مجھے دینا اور اسی کو مخابرہ بھی کہتے ہیں اور سبب نہی کا اس میں یہ ہے کہ اس صورت میں اجرت معین نہیں۔ معلوم نہیں کہ اس زمین میں کتنا پیدا ہو شاید زیادہ ہو اور دینے والے کو ناگوار گزرے اور کم ہو تو زمین والے کو دشوار ہو اور بعض نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ جو غلہ پھلوں اور بالیوں سے جدا نہ ہوا ہو اس کو اسی جنس کے عوض جو بالیوں سے جدا ہے فروخت کرنا اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور اس میں ممکن نہیں کہ ایک میں بالی ہے اور دوسرا خالی اور بعض نے کہا

محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا اعتبار نہیں کہ رہے یا پالا مار جائے اور مزابنہ زبن سے ہے زبن دفع کرنے کو کہتے ہیں اور اسی سے یہ حدیث لَا یُقْبَلُ صَلٰوۃُ الزَّبِیْنِ یعنی قبول نہیں نماز اس کی جو دفع کرنے والا ہو پائخانے اور پیشاب کا اور اسی سے "نَاقَةٌ زَبُوْنٌ" یعنی وہ اونٹنی کہ دودھ دوہنے والے کو دفع کرے اور اپنے پاس آنے نہ دے اور مزابنت اصطلاح حدیث میں اسے کہتے ہیں کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچے اور ایک زمین پر ہے اور دوسری درخت پر مثلاً عمر زید سے کہے کہ یہ سو من کھجور جو زمین پر ہے اس کے عوض میں تیرے درخت کی کھجوریں مول لیتا ہوں پس یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ اس میں درخت کے پھل مجہول ہیں اور حالانکہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور مخابرہ کی اصل خیبر سے ہے کہ خیبر کے پھلوں اور کھیتوں کو رسول اللہ ﷺ نے یہود کو نصف پھلوں کے اقرار پر دیا اور پھر جب اس میں نزاع واقع ہونے لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے "بحار الانوار" کا اور ثنیا بروزن دنیا ایک چیز بیچنا اور اس میں سے تھوڑی غیر معین شئے کو کہنا کہ یہ بیع میں داخل نہیں ہاں اس کا کیل ووزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جائز ہے مثلاً کہے کہ سو من گیہوں تولے ہوئے ہیں میں نے تیرے ہاتھ بیچے مگر اس میں سے پانچواں حصہ نہیں بیچا تو جائز ہے اور اگر کہے اس سو من میں سے تھوڑے میں لے لوں گا وہ بیع میں داخل نہیں یہ درست نہیں۔

❀❀❀❀

٥٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ

غلے کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے

(۱۲۹۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَ أَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ. (صحيح) ارواء الغليل (٥/١٧٦) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو خریدے غلہ تو نہ بیچے اس کو دوسرے کے ہاتھ جب تک قبضہ نہ کرلے اس پر۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور میں سب چیزوں کو ایسا ہی جانتا ہوں یعنی ہر چیز پر قبل قبضے کے نہ بیچی جائے۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جائز نہیں غلہ بیچنا مشتری کو جب تک قبضہ نہ کرلے اس پر۔ اور بعض نے کہا جائز ہے بیچنا اس چیز کا جو کیلی ووزنی نہیں اور کھانے پینے میں خرچ نہیں ہوتا کہ قبل قبضہ کے بیچے۔ اور اس باب میں نہی سخت فقط علماء کے نزدیک غلہ میں ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀
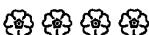
۵۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ

اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پرسودا کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۲۹۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ)). (صحیح) ((احادیث البیوع)) ارواء الغلیل (۱۲۹۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ بیع کرے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر یعنی جب بیع منعقد ہو چکے تو اب دوسرا شخص اپنی چیز اس سے کم قیمت پر بیچ کر پہلے بائع کی چیز نہ پھروا دے اور پیغام نکاح نہ دے کوئی تم میں سے اس عورت کو جسے کوئی پیغام دے گیا ہو اور وہ راضی ہو گئی ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے قیمت نہ لگائے کوئی شخص بھائی کی قیمت پر یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بائع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جائے اس پر کوئی دوسرا آ کر قیمت نہ بڑھائے۔ اور بعض نے حدیث باب میں یہی کہا ہے کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

شراب بیچنے کی ممانعت کے بیان

(۱۲۹۳) عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّيْ اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِيْ حِجْرِيْ، قَالَ : ((أَهْرِقِ الْخَمْرَ، وَاكْسِرِ الدِّنَانَ)). (حسن) (المشکاۃ : ۳۶۵۹، التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے اے اللہ کے نبی! میں نے خریدی تھی شراب ان یتیموں کے لیے جو میری گود میں ہیں یعنی قبل حرمت کے فرمایا آپ ﷺ نے بہا دے شرب کو اور توڑ دے مٹھور کو۔ اہل دکن اسے گولی کہتے ہیں اور فارسی میں خُم۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ثوری نے سدی سے انہوں نے یحییٰ بن عباد سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق اباطلحہ ان کے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے لیث کی حدیث سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۹۔ باب: النهي أن يتخذ الخمر خلًّا

شراب کا سرکہ بنانے کی ممانعت

(۱۲۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا ؟ قَالَ : ((لَا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کیا بنایا جائے شراب کا سرکہ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۹۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً : عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَايِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ.

(حسن صحيح) غاية المرام (٦٠) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے شراب میں دس شخصوں پر: اس کے نکالنے والے پر، اور جو نکلوائے، اور پینے والے پر، اور لے جانے والے پر اور جس کے پاس لے جائیں اس پر، اور پلانے والے پر، اور بیچنے والے پر، اور اس کی قیمت کھانے والے پر، اور اس کے خریدنے والے پر، اور جس کے لیے خریدی جائے اس پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور مروی ہے اسی کی مانند عباس اور ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ مترجم کہتا ہے آپ نے ابتدائے اسلام میں جب پہلے پہل شراب حرام ہوئی تو اس سے سرکہ بنانے کو بھی بلکہ جن برتنوں میں شراب رکھی جاتی تھی یعنی جو برتن خاص شراب ہی کے لیے بنائے جاتے تھے ان سب سے منع فرمایا تاکہ اس سے نفرت کاملہ مسلمانوں کو حاصل ہو جائے اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر سرکہ بنانے کا حکم کریں گے تو لوگ سرکے کے بہانے کھلے خزانے شراب کی خرید وفروخت کرتے رہیں گے اور بعض چھپا چھپا کر شراب پئیں گے پھر جب ان لوگوں کو دیکھا کہ شراب سے مطلق بیزار ہو گئے ہیں تو اس وقت سرکہ بنانے کی اجازت دی تو وہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی بہرحال اجازت کی حدیثیں ناسخ ہو گئیں نہی کی حدیثوں کی اور اجازت کی روایتوں سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا نِعْمُ الادَامُ الْخَلُّ یعنی سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے اور فرمایا خَيْرُ خَلِّكُمْ خَلُّ خَمْرِكُمْ یعنی تمہارے سب سرکوں میں بہتر شراب کا سرکہ ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے جابر سے مرفوعاً اور شراب کا سرکہ بنانا امام شافعی اور احمد اور عنبری کے نزدیک درست نہیں اور اگر بنائیں تو پاک نہیں ہوتا۔ اور امام مالک سے بھی صحیح روایت یہی ہے اور ایک روایت میں مالک سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہ کا مگر جب کہ خود بخود بے کسی چیز کے ملائے وہ سرکہ ہو جائے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سحنون مالکی کے نزدیک کہ وہ کہتے ہیں پاک نہیں ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا۔

٦٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِيْ بِغَيْرِ إِذْنِ الْأَرْبَابِ

جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ دوہنے کے بیان میں

(١٢٩٦) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ، فَإِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَ إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا أَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، فَإِنْ لَّمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ)). (اسناده صحيح عندالالبانی) الإرواء (٢٥٢١) المشكاة (١٩٥٣) بعض محققین نے اس کو قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کہ آئے کوئی تم میں کا جانوروں یعنی بکری گایوں میں پس اگر ہوئے اس میں مالک اس کا تو اجازت چاہے اس سے پھر اگر اجازت دے تو دودھ دوہوے اور پیوے اور اگر کوئی نہ ہو اس میں تو تین آوازیں دے پس اگر کوئی جواب دے اس کو تو اس سے اجازت چاہے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو شوق سے دوہے اور پیوے مگر ساتھ اٹھا نہ لے جائے۔ یعنی پیاس اور بھوک سے زیادہ استعمال جائز نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور علی بن مدینی نے کہا سننا حسن کا سمرہ سے صحیح یعنی ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے حسن کی روایت میں جو سمرہ سے مروی ہو اور کہا ہے کہ روایت کرتے تھے سمرہ کے صحیفہ یعنی کتاب سے مترجم کہتا ہے مسافر راستہ چلنے والے کو اس قدر تصرف جیسے دودھ پی لینا یا راستے کے پھلوں کا کھالینا جائز ہے اور جس اللہ نے باغ بکریاں وغیرہ عنایت فرمائی ہوں اس کو بھی براہ شکرانے ایسے تصرفات سے روکنا خلاف حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک نیتی سے اس کو برکت عنایت کرے گا۔

❀❀❀❀

٦١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي بَيْعِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

مردہ جانوروں کی کھالیں اور بتوں کو بیچنے کے بیان میں

(١٢٩٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ : ((إِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ)) فَقِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ ؟ فَإِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ قَالَ: ((لَا، هُوَ حَرَامٌ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ فَأَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَأَكَلُوْا

ثَمَنَهُ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٢٩٠) الروض النضير (٤٤٦) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ ﷺ مکہ ہی میں تھے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار جانور اور سور اور بتوں کے بیچنے کو سو عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ بھلا کیا فرماتے ہیں آپ مردار جانوروں کی چربی میں کہ اس سے کشتیوں کو طلا کیا جاتا ہے اور چمڑے چکنے کیے جاتے ہیں اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ کچھ درست نہیں وہ چربی حرام ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسی بات میں اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پر چربیوں کو تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک۔ مترجم کہتا ہے یہود نے چربی کو پگھلا کر بیچنا شروع کیا اور گویا ایک حیلہ نکالا اس کے حلال ہونے کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر شحم کو حرام کیا ہے اور یہ پگھلی ہوئی تو شحم نہیں ہے اس لیے کہ عرب میں پگھلی ہوئی چربی کو ودک بولتے ہیں ایسا حیلہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا ہے وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ۔ سو اس حدیث سے سب حیلوں کی جڑ کٹ گئی جیسے لوگ مکان رہن لے کر چراغی کا حیلہ کر کے اس میں رہتے ہیں ایسے حیلوں کا انجام اللہ اور رسول کی لعنت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینے کی کراہت کے بیان میں

(١٢٩٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لَنَا مِثْلُ السَّوْءِ، الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)). (اسناده صحيح) إرواء الغليل (١٦٢٢) الروض النضير (٢١٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے لیے بری کہاوت نہیں ہے یعنی ہم کو ایسا کام نہیں کرنا چاہیے کہ جس میں بری کہاوت ہو، لوٹا لینے والا چیز دے کر ایسا ہے جیسا کتا کھا جائے اپنی قے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: حلال نہیں کسی کو کہ دے کسی کو کچھ اور پھر لے لے اس سے مگر باپ کو درست ہے کہ جو چیز دے وہ اپنے بیٹے کو تو چاہے پھر لے اس سے: روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہ روایت کرتے تھے ابن عمر سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے دونوں پہنچاتے تھے اس حدیث کو

نبی ﷺ تک ۔ اور یہ حدیث جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہوئی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اصحاب نبی ﷺ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جس نے کوئی چیز ہبہ کر دی اپنے کسی ذی رحم محرم کو تو اس کو درست نہیں پھر اس سے پھیر لینا اور جس نے کوئی چیز غیر ذی رحم محرم کو دی ہے تو اس کو جائز ہے اس کا پھیر لینا مگر جب ہبہ بالعوض ہو یعنی اس کے بدلے کچھ لے چکا ہو تو اس کا پھیرنا جائز نہیں اور یہی قول ہے ثوری کا ۔ اور شافعی کہتے ہیں حلال نہیں کسی کو چیز دے کر پھیر لینا مگر باپ کو ۔ اور استدلال کیا انہوں نے اس حدیث سے جو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہوئی کہ جائز نہیں کسی کو کوئی چیز دے کر پھیر لینا مگر والد کو ولد سے ۔

(۱۲۹۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۶۲۲)

ترجمہ: سیدنا ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، وہ دونوں پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی ﷺ تک ۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٣ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

بیع عرایا اور اس کے جائز ہونے کے بیان میں

(۱۳۰۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ إِلَّا إِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَّبِيعُوْهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا. (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۳۱۵) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے (اور تفصیل ان سب کی مترجم کے کلام میں ساتویں باب میں اس سے پہلے گزری) مگر رخصت دی آپ ﷺ نے اہل عرایا کو کہ وہ بیچ لیں اپنے پھلوں کو اس کے برابر کے عوض میں کوت کر یعنی اندازہ سے ۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ایسا ہی روایت کیا ہے محمد بن اسحاق نے ۔ اور روایت کی ایوب اور عبداللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور اسی اسناد سے مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ آپ نے رخصت دی عرایا میں پانچ وسق سے کم، اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی حدیث سے ۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۳۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا مَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ كَذَا.

(اسنادہ صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں یا ایسا ہی

فرمایا۔یعنی راوی کو شک ہے کہ یہی لفظ ہیں حدیث کے یا کچھ فرق ہے۔

(۱۳۰۱م)　عَنْ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسِ أَوْسُقٍ، أَوْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن انس سے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی ہے عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق تک یا پانچ وسق سے کم میں۔

❀❀❀❀

(۱۳۰۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا. (صحيح) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عرایا کے بیچنے میں کوت کر یعنی اندازے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنیٰ ہیں اس سے جو منع فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے اور دلیل لائے ہیں اس پر حدیث حضرت زید بن ثابت اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یعنی جو مذکورہ ہوئیں اور کہتے ہیں یعنی شافعی اور احمد اور اسحاق کہ صاحب عرایا کو جائز ہے کہ بیچ لے اپنے پھلوں کو جو پانچ وسق سے کم ہوں اور وجہ اس کے جائز ہونے کی بعض علماء کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے آسانی اور راحت چاہی اس لیے کہ اصحاب عرایا نے شکایت کی کہ ہم کو اتنا میسر نہیں کہ ہم تازہ پھل کھجور وغیرہ کو خرید سکیں مگر پرانی کھجوروں سے تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی۔ پانچ وسق سے کم میں کہ خرید لیا کریں وہ پرانی کھجوروں سے تازہ پھلوں کو اور کھایا کریں تازہ پھل۔

❀❀❀❀

(۱۳۰۳) عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ: ثَنَا بَشِيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَ سَهْلَ ابْنَ أَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ إِلَّا لِأَصْحَابِ الْعَرَايَا، فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ وَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ، وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ولید بن کثیر سے کہا انہوں نے بیان کیا ہم سے بشیر بن یسار نے جو مولیٰ ہیں بنی حارثہ کے کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ دونوں نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا بیع مزابنہ سے یعنی تمروں کے عوض میں جو زمین پر ہیں درختوں کا ثمر بیچنے سے مگر صاحب عرایا کے واسطے تو ان کے لیے اجازت دی آپ نے اور منع فرمایا انگور تر کو انگور خشک کے عوض بیچنے سے اور ہر پھل کو بیچنے سے کوت کر یعنی ایک جنس کے پھلوں کو کوت کر بیچنے سے منع فرمایا کہ اگر کیل اور وزن کر کے بیچے تو درست ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس سند سے۔ مترجم کہتا ہے عُرِيَّةٌ بروزن فعيلة عریٰ یعرو سے ہے جس کے معنی ہیں

الگ کرنا اور یہ بمعنی مفعولۃ کے ہے یا فاعلۃ کے یا اورعری یعری سے اور مصدر اس کا عریان ہے بمعنی کپڑے اتارنے اور ننگا ہونے کے گویا یہ بیع نکل گئی ہے دائرہ حرمت سے جیسا آدمی نکل جاتا ہے کپڑوں سے اور جمع اس کی عرایا ہے اور اصطلاح شرع میں بیع عرایا اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک دو درخت کسی محتاج کو دے اور اس سے کہے کہ اس فصل کے میوے جو اس میں لگیں وہ تیرے ہیں پھر اس شخص کا بار بار آنا صاحب باغ کو ناگوار ہو تو اس سے کہے کہ تو اپنے درخت کے میوے تین وسق یا چار وسق کو بیچ ڈال جب یہ میوہ تیار ہوگا تو تجھے اتنے پھل دے دوں گا اور یہ پانچ وسق تک درست ہے اس سے زیادہ میں ایسی بیع درست نہیں اس لیے کہ یہ بیع ایک جنس کی ہے، اسی جنس کے ساتھ مثلاً تمر کی تمر کے ساتھ انگور کی انگور کے ساتھ تو ایسی بیع میں کیل اور وزن دونوں طرف سے برابر ہونا چاہیے حالانکہ اس بیع میں وہ پھل جو صاحب باغ دیتا ہے متعین ہیں وزن کر کے دے یا کیل سے دے اور وہ پھل جو درختوں پر ہیں یعنی اس محتاج کے وہ کوتے ہوئے ہیں اندازہ کیے ہوئے ہیں نہ ناپے نہ تولے اور یہ بیع مزابنہ ہے، اور مزابنہ درست نہیں مگر انہی درختوں میں جو عاریۃً کسی محتاج کو پھل کھانے کو دیے ہیں، یعنی بیع عرایا میں۔ اور امام مالک سے مروی ہے کہ اس کو عرایا اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صاحب باغ درختوں کو مجرد اور ننگا کر دیتا ہے دوسروں کے واسطے یعنی اس کے پھل دوسروں کو دیتا ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع میں قریب چار میر غلہ کے سماتا ہے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

نجش کے حرام ہونے کے بیان میں

مترجم کہتا ہے نجش کے معنی لغت میں جانور وحشی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگانا، اور شرعی معنی اس کے مصنف کے کلام میں ہیں اور مروی ہے کہ نجش کرنے والا سود خور ہے۔

(١٣٠٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَنَاجَشُوْا)).

(صحیح)الروض النضیر (١١٧٤، ١١٧٥) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، اور قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہنچاتے ہیں نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: نجش نہ کرو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نجش حرام ہے اور نجش اسے کہتے ہیں کہ ایسا شخص جو بصارت رکھتا ہو کسی چیز کو خوب اچھا برا پہچاننے کی اور وہ اس چیز کے

بیچنے والے کے پاس آن کر اس سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے اور اس چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت سے بڑھا کر دینے لگے اور یہ معاملہ مشتری کے سامنے کرے اس ارادہ سے کہ مشتری دھوکا کھا کر اس چیز کو قیمت اصلی سے اور بازار کے بھاؤ سے زیادہ قیمت دے کر خرید لے کہ یہ معاملہ اکثر دلال کیا کرتے ہیں اور اسی طرح پانچ روپیہ کی چیز دس روپیہ میں بکوا دیتے ہیں اور یہ ایک قسم فریب کی ہے۔ شافعی نے کہا اگر کوئی شخص نجش کرے تو وہی گنہگار ہے اور بیع جائز ہے اس لیے کہ بائع نجش کرنے والا نہیں۔

❁❁❁❁

٦٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

تولنے میں جھکاؤ کے بیان میں

(١٣٠٥) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِّنْ هَجَرٍ فَجَآءَ نَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ۔ وَ عِنْدِىْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْوَزَّانِ : ((زِنْ وَارْجِحْ)).

(اسناده صحيح) ((أحاديث البيوع)) تخريج مشكاة المصابيح (٢٩٢٤) التحقيق الثانی

ترجمہ: روایت ہے سوید بن قیس سے انہوں نے کہا بیچنے کو لایا میں اور مخرفہ عبدی کپڑا ہجر سے (اور وہ کسی مقام کا نام ہے) تو تشریف لائے ہمارے پاس نبی ﷺ اور مول کیا ہم سے ایک پائجامے کا اور میرے پاس تولنے والا تھا کہ مزدوری پر تولتا تھا، سو فرمایا نبی ﷺ نے اس تولنے والے سے تول اور جھکتی ڈنڈی تول۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، حدیث سوید رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور علماء نے مستحب کہا ہے ذرہ جھکتی ڈنڈی تولنے کو یعنی دیتے وقت۔ اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث سماک سے انہوں نے ابوصفوان سے اور ذکر کیا اسی حدیث کو۔

❁❁❁❁

٦٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهِ

تنگ دست مقروض کو مہلت دینے اور اس کے ساتھ نرمی کرنے کے بیان میں

(١٣٠٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)). (صحيح) (التعليق الرغيب : ٢/٣٧، احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مہلت دے تنگ دست قرض دار کو یا اس کے قرض میں کچھ چھوڑ دے، جگہ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عرش کے سائے نیچے جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سوا اس کے۔

فائدہ : اس باب میں ابوالیسر اور ابوقتادہ اور حذیفہ اور مسعود اور عبادہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن

صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

(۱۳۰۷) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا فَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ)).

(اسناده صحيح) ((أحاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حساب کیا گیا ایک شخص کا یعنی عالم برزخ میں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے سو نہ پائی اس کی کوئی نیکی مگر اتنی کہ وہ آدمی امیر تھا اور لین دین کرتا لوگوں سے تو حکم دیتا اپنے غلاموں کو کہ معاف کرتے رہو تنگ دست قرض دار سے، سو فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہم کو پہلے سے معاف کرنا چاہیے معاف کر دو اس کو یعنی فرشتوں سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

اس بیان میں کہ مالدار کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے

(۱۳۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ)).

(اسناده صحيح) اروالغليل (١٤١٨) الروض النضير (١١٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دیر لگانا غنی کا ادائے قرض میں یعنی ہوتے ہوئے نہ دینا حیلہ اور حوالہ کرنا ظلم ہے، اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کر دیا جائے تو چاہیے اس کے پیچھے لگے۔ یعنی جب کوئی قرض دار کسی قرض خواہ سے کہے میرے اوپر جو روپیہ تمہارا ہے وہ فلانے شخص سے لے لو تو سو قرض خواہ کو اس کا قبول کر لینا چاہیے اور اس کا پیچھا کرنا چاہیے۔
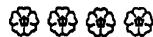
فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور شرید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور مطلب اس کا یہی ہے کہ جب کسی کو حوالہ دیا جائے کسی غنی کا تو چاہیے اس کے پیچھے لگ جائے اور بعض لوگوں نے کہا جب کسی قرض دار نے کسی غنی پر حوالہ کر دیا اور اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں دوں گا تو وہ قرض دار بری ہو گیا اور پھر اس قرض خواہ کو نہیں پہنچتا کہ اس سے طلب کرے۔ مترجم کہتا ہے مثلاً زید کا قرض عمر پر آتا تھا اور عمر نے کہا جاؤ بکر سے تم لے لو اور بکر غنی بھی ہے اور اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں تجھے دوں گا اب زید کو حق نہیں پہنچتا کہ پھر عمر سے تقاضا کرے اگرچہ بکر سے روپیہ وصول[1] نہ ہوا ہو۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور

[1] اس صورت میں جو مذکور ہوئی زید کو محیل کہیں گے یعنی حوالہ کرنے والا اور عمر محال لہ اور بکر محال علیہ۔

اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا ہے جب ہلاک ہو جائے اس کا مال محال علیہ کے مفلس ہو جانے کے سبب سے تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ پہلے قرض دار سے تقاضا کرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ کے قول کی دلیل سے کہ انہوں نے فرمایا ہے مال مسلمان کا ہلاکت یعنی ضائع ہونے کے لائق نہیں اور اسحق نے کہا اس قول کا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ سے منقول ہے مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا یعنی جب حوالہ کر دے کوئی شخص کسی کو اور وہ ظاہر میں غنی معلوم ہو یعنی محال علیہ اور پھر بعد دریافت ہو کہ وہ مفلس ہے تو اس قرض خواہ کو پہنچتا ہے کہ اپنے پہلے قرض دار سے تقاضا کر کے اپنا روپیہ اس سے بھرے اور حوالہ کو مفلس شخص کے قبول نہ کرے اس لیے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا۔ مترجم کہتا ہے دیر لگانا غنی کا یعنی جس کو مقدور ہو ایک چیز کی قیمت دینے کا اور پھر وہ نہ دے اور یا قرض دار کو مقدور ہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرتا ہے۔ یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ فسق ہے رد کی جاتی ہے اس کے سبب سے گواہی اس کی اگرچہ ایک بار ہو۔ اور بعض نے کہا اگر مکرر کرے اور عادت کرے اس کی اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کرے یعنی ایک شخص پر قرض ہے کسی کا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جھٹ قبول کر لے تاکہ اس کا مال ضائع نہ ہو۔ کذا فی شرح مشکوۃ لمولانا قطب الدین۔

(۱۳۰۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ، وَإِذَا أُحِلْتَ عَلٰى مَلِيءٍ، فَاتْبَعْهُ، وَلَا تَبِعْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ)). (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اور جب تجھے کسی مالدار کا حوالہ دیا جائے تو اس کے پیچھے لگ جا۔ اور تو ایک بیع میں دو بیع نہ کر۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں

(۱۳۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو بیع لازم ہو گئی میرے اور تیرے بیچ میں، اور بیع ملامسہ یہ تھی کہ کوئی کہے کہ جب میں کوئی چیز چھولوں تو بیع واجب ہو گئی اور اگرچہ مبیع کو اس نے دیکھا بھی نہ ہو مثلاً مبیع تھیلے وغیرہ میں ہو اور یہ بیعین جاہلیت کے زمانہ کی تھیں تو آپ نے اس سے منع کر دیا۔ مترجم کہتا ہے منابذہ نبد سے ہے، نبذ پھینکنے کو کہتے

ہیں، ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک نے ایک چیز کسی کے پاس پھینک دی اور اس نے بھی اپنی چیز اس کے پاس پھینک دی تو یہ بیع ہوگئی اس میں کچھ ایجاب وقبول نہ ہوتا تھا کہ بائع کہے میں نے بیچا اور مشتری کہے میں نے خریدا ایک بچوں کا کھیل تھا آپ نے اس سے منع فرمایا اور ملامسہ لمس سے ہے لمس چھونے کو کہتے ہیں یہ بھی ایام جاہلیت میں تھا کہ جہاں ایک نے دوسرے کی چیز چھودی رات ہو یا دن پھر نہ اس کو دیکھنا نہ بھالنا نہ کھولنا موندنا آنکھ بند کر کے اس کو لے لینا پڑتا تھا یہ بھی ایک لڑکوں کا آنکھ مچولی ٹھہرا اس کو بھی منع فرمایا۔

❀❀❀❀

٦٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالثَّمْرِ

غلہ اور پھل کی پیشگی قیمت ادا کرنے کے بیان میں

(١٣١١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمْرِ فَقَالَ : ((مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ، وَّ وَزْنٍ مَعْلُوْمٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ)).

(صحيح) إرواء لغليل (١٣٧٦) الروض النضير (٤٥٨) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا جب تشریف لائے رسول اللہ ﷺ مدینے میں لوگ وہاں کے پیشگی روپیہ دیتے تھے پھلوں کے خریدنے کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پیشگی روپیہ لیوے کسی پھل کے لیے تو چاہیے کہ ان پھلوں کا وزن اور کیل مقرر کر لے اور مدت مقرر کرے کہ اتنے سیر گیہوں مثلاً یا اتنے کیل چار یا پانچ مہینے میں لوں گا۔

فائدہ : اس باب میں ابن ابی اوفی اور عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جائز کہتے ہیں پیشگی روپیہ دینے کو، غلہ یا کپڑا وغیرہ لینے کو ان چیزوں میں جس کی حد اور صفت معلوم کر سکیں اور اختلاف ہے پیشگی دینے میں جانور خریدنے کو، سو بعض نے جائز کہا ہے، اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا پیشگی حیوان کے لیے درست نہیں، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٧٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيْدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيْبِهِ

اس بیان میں کہ مشترک زمین میں سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے

(١٣١٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيْكٌ فِيْ حَائِطٍ، فَلَا يَبِيْعُ نَصِيْبَهُ

مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَعْرِضَهُ عَلٰى شَرِيْكِهٖ)). (صحيح) (الإرواء : ٥/٣٧٣، أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کوئی شریک ہو کسی احاطہ میں یا باغ میں سو نہ بیچے اپنا حصہ اس میں سے جب تک اس شریک کو بتا نہ لے۔ یعنی شاید وہ ہی خرید لے تو غیر کے ہاتھ کیوں بیچے۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں سنا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ کہتے تھے کہ سلیمان یشکری نے وفات پائی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حیات میں اور ان سے کچھ سنا نہیں قتادہ نے اور نہ ابوالبشر نے کہا محمد نے ہم نہیں جانتے کہ کسی کو سماع ہو ان میں سے سلیمان یشکری سے ماسوا عمرو بن دینار کے کہ اس نے شاید سنا ہو ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی زندگی میں۔ اور کہا محمد نے قتادہ روایت کرتے ہیں سلیمان یشکری کی کتاب سے اور سلیمان کی ایک کتاب تھی اس میں وہ حدیثیں لکھی تھیں جو مروی تھیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سو کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا سلیمان تیمی نے لے گئے صحیفہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا حسن بصری کے پاس سو لے لیا انہوں نے اس کو یا کہا پس رد نہ کیا اس کو، سو لے گئے لوگ اس کو قتادہ کے پاس، سو روایت کی اس سے پھر لائے وہ صحیفہ میرے پاس سو میں نے نہیں روایت کی اس سے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے انہوں نے علی بن مدینی سے۔

❀❀❀❀

٧١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

مخابرہ اور معاومہ کی بیع کے بیان میں

(١٣١٣) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَالْمُعَاوَمَةِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. (صحيح) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ کی بیع سے اور رخصت دی عرایا میں ایسی بیع کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے مترجم کہتا ہے کہ محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کا ذکر اوپر بہ تفصیل ہو چکا ہے اور معاومہ عام سے ہے عام سال کو کہتے ہیں اور بیع معاومہ یہ ہے کہ ایک سال یا دو سال کا میوہ ایک درخت کا بیچنا قبل پیدا ہونے کے اور اس میں دھوکا ہے کہ شاید میوہ پیدا ہو یا نہ ہو یا زیادہ ہو کہ بائع کو اس قیمت پر جو ٹھہری ہو دینا ناگوار ہو یا کم ہو کہ مشتری کو دشوار ہو اس لیے کہ اس کو منع فرمایا گویا یہ بھی بیع غرر میں داخل ہے۔

❀❀❀❀

۷۲۔ باب ماجاء فی التسعیر

قیمتیں مقرر کرنے کے بیان میں

(١٣١٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! سَعِّرْلَنَا فَقَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ، وَ إِنِّیْ لَأَرْجُوْا أَنْ أَلْقٰی رَبِّیْ وَ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَةٍ فِیْ دَمٍ وَ لَا مَالٍ)). (صحيح) غاية المرام (٣٢٣) الروض النضير (٣٠٥) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ مہنگا ہوا ایک دفعہ بھاؤ غلہ وغیرہ کا زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے، سو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھاؤ مقرر کر دیجیے ہمارے واسطے فرمایا آپ ﷺ نے بھاؤ مقرر کرنے والا وہی اللہ تعالیٰ ہے کہ جو روکنے والا ہے رزق کا مراد اس سے مہنگا ہونا ہے اور وہی کشادہ کرنے والا ہے رزق کا اور رزق دینے والا ہے یعنی اس کے حکم سے کمی بیشی رزق کی اور تنگی کشادگی ہوتی ہے تو بھاؤ مقرر کرنے والا وہی ہے پھر فرمایا آپ نے میں چاہتا ہوں کہ ملوں اپنے رب سے ایسے حال میں کہ نہ ہو مجھ پر مطالبہ اور مظلمہ کسی کا کہ وہ طلب کرتا ہو مجھ سے مظلمہ خون کا اور نہ مال کا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِی الْبُيُوْعِ

اس بیان میں کہ بیع میں دغابازی کرنا حرام ہے

(١٣١٥) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةٍ مِّنْ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا۔ فَقَالَ : ((يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا؟)) قَالَ : أَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : ((أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی يَرَاهُ النَّاسُ؟)) ثُمَّ قَالَ : ((مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا)).

(اسناده صحيح) إرواء الغليل (١٣١٩) تخريج الايمان لابن سلام (٨٥/ ٧١) ((أحاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ایک غلے کے ڈھیر پر اور اس میں آپ ﷺ نے ہاتھ ڈالا، سو پہنچی آپ ﷺ کی انگلیوں میں تری، سو پوچھا آپ ﷺ نے اے غلہ بیچنے والے یہ تری کیا ہے؟ اس نے کہا مینہ پڑا ہے اس پر یا رسول اللہ ﷺ سو فرمایا آپ ﷺ نے اس کو تو نے اوپر کیوں نہ کر دیا یعنی بھیگا ہوا غلہ سب کے اوپر رکھ دیا ہوتا کہ دیکھتے اس کو سب لوگ پھر فرمایا آپ ﷺ نے جو خیانت اور دغابازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابو الحمراء اور ابن عباس اور بریدہ اور ابو بردہ بن نیار اور حذیفہ بن یمان رضوان اللہ علیہم اجمعین سے

روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے دغا کرنا یعنی بیچتے وقت مبیع کا عیب چھپانا حرام ہے۔

❀❀❀❀

٧٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

اونٹ یا اور کوئی جانور قرض کے طور پر لینے کے بیان میں

(١٣١٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سِنًّا فَأَعْطَاهُ سِنًّا خَيْرًا مِّنْ سِنِّهٖ وَقَالَ : ((خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً)). (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا قرض لیا رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ سو ادا کیا ایک اونٹ بہتر اس اونٹ سے اور فرمایا تم سے جو بہتر ہیں وہ قرض خوب اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابو رافع سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ اور سفیان نے سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دیکھتے ہیں اونٹ کے قرض لینے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا اور مکروہ رکھا ہے اسے بعض لوگوں نے۔

❀❀❀❀

(١٣١٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَغْلَظَ لَهٗ، فَهَمَّ بِهٖ أَصْحَابُهٗ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا)). وَقَالَ : ((اشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا، فَأَعْطُوْهُ إِيَّاهُ)). فَطَلَبُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ۔ فَقَالَ : ((اشْتَرُوْهُ فَأَعْطُوْهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)).
(صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے تقاضا کیا رسول اللہ ﷺ سے اور سختی کی آپ ﷺ کے اوپر سو قصد کیا اس کا اصحاب نے یعنی اس کے دفع کر دینے کا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دو اس کو جس کا حق کسی پر ہوتا ہے تو وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے اور فرمایا آپ ﷺ نے خرید دو اس کو ایک اونٹ اور دے دو اس کو وہ سو ڈھونڈا اور نہ پایا مگر اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ سو فرمایا آپ ﷺ نے خرید دو اس کو وہی اونٹ، اور دے دو اس کو اس لیے کہ تم میں جو لوگ نیک ہیں وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے اسی حدیث کی مانند۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۳۱۸) **عَنْ أَبِي رَافِعٍ** مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ : فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ: فَقُلْتُ : لَا أَجِدُ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رُبَاعِيًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : **((أَعْطِهِ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً))**.

(اسنادہ صحیح) إرواء الغليل (۱۳۷۱) ((أحاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابورافع سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہا قرض لیا رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ، پھر آئے آپ ﷺ کے پاس زکوۃ کے اونٹ۔ کہا ابورافع نے سو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ ادا کروں میں اس آدمی کے اونٹ سو عرض کیا میں نے کہ نہیں پاتا میں مگر جوان اونٹ اس سے عمدہ چار دانت والا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دے دو اس کو وہی اونٹ اس لیے کہ جو نیک لوگ ہیں تم میں سے وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۳۱۹) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : **((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ، سَمْحَ الشِّرَاءِ، سَمْحَ الْقَضَاءِ))**. (صحیح) (الصحيحة : ۸۹۰۹) التعليق الرغيب (۱۸/۳) ((احاديث البيوع)) الروض النضير (۲۱۱)

بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یونس بن عبید مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔
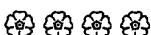
ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی اور خوبی سے بیچنے کو اور نرمی سے خرید کرنے اور نرمی سے قرض ادا کرنے کو۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۳۲۰) **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : **((غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ، كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ، سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى، سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى))**. (اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب (۱۸/۳) ((احاديث البيوع)) (الروض النضير (۲۱۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بخش دیا ایک مرد کہ تم سے پہلے تھا اس لیے کہ وہ آسانی اور نرمی کرتا تھا جب بیچتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب خریدتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب تقاضا کرتا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے حسن ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۵۔ بَابُ : النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ

اس بیان میں کہ مسجد میں خرید وفروخت کرنا منع ہے

(۱۳۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْيَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا : لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا : لَارَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ)).

(صحيح) (المشكاة: ۷۳۳، الارواء : ۱۴۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم کسی کو بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد میں تو کہو اس کو کہ نہ نفع دے اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں، اور جب دیکھو تم کسی کو کہ ڈھونڈتا ہے مسجد میں کوئی چیز اور پکارتا ہے تو کہو نہ پھیرے اللہ تعالیٰ تیری طرف تیری چیز کو۔

فائدہ : حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں خرید وفروخت کو مسجد میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے خرید وفروخت کی مسجد کے اندر بعض اہل علم نے اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

ابواب الاحکام

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۳)　حکومت و قضاء کے بیان میں　(التحفۃ ۱۱)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَاضِيْ

قاضی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کے بیان میں

(۱۳۲۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ: أَوَ تُعَافِيْنِيْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ: فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَ قَدْ كَانَ أَبُوْكَ يَقْضِيْ؟ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: ((**مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ، فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا**)) فَمَا أَرْجُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ؟ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. (ضعيف) (تخريج المشكاة: ۳۷۴۳، التحقيق الثانى، التعليق الرغيب: ۲/۱۳۲، التعليق على الاحاديث المختارة رقم: ۳۴۸، ۳۴۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن موہب رضی اللہ عنہ سے کہا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جاؤ اور فیصلہ کرو آدمیوں کے بیچ میں یعنی قاضی ہو کر، عبداللہ نے کہا کیا مجھ پر رحم کرتے ہو اور معاف رکھتے ہو مجھے اے امیر المؤمنین یعنی معاف

رکھو قاضی بننے سے، کہا عثمان نے تم اس کو کیوں برا جانتے ہو تمہارے باپ[1] تو قضا کرتے تھے کہا عبداللہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو قاضی ہوا اور فیصلے کیے اس نے عدل کے ساتھ یعنی موافق حکم اللہ اور رسول ﷺ کے تو گمان ہے اس کا شاید وہ برابر سرابر[2] چھوٹے، سو کہا کیا امید رکھوں میں بھلائی کی اس کے بعد؟ اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔
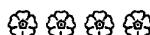
فائدہ: مترجم کہتا ہے پوری روایت رزین کی نافع سے یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ سے اے امیر المؤمنین میں حکم نہ کروں گا دو شخصوں کے بیچ میں بھی یعنی چہ جائے زیادہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تحقیق تمہارے باپ یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تو قضا کرتے تھے۔ ابن عمر نے کہا تحقیق میرے باپ کو اگر مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیتے تھے اور اگر رسول اللہ ﷺ کو مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو جبرائیل علیہ السلام سے پوچھ لیتے تھے اور میں کسی کو نہیں پاتا کہ اس سے پوچھوں اور سنا ہے میں نے اللہ کے پیغمبر ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ تو بیشک اس نے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور سنا میں نے آپ سے فرماتے تھے جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ اس کو پناہ دو اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ اس سے کہ مجھے معاف کرو، پس معاف کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اور کہا کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا یعنی قضا قبول نہ کرنے کی تا کہ اور لوگ بھی شاید قبول نہ کریں۔ اور یہ کارخانہ معطل رہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور میرے نزدیک اس کی اسناد متصل نہیں اور عبدالملک جن سے معتمر روایت کرتے ہیں وہ بیٹے جمیلہ کے ہیں۔

(۱۳۲۲م) عَنْ اَبِی بُرَیْدَةَ، عَنْ أَبِیهِ؛ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِیَانِ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ: رَجُلٌ قَضٰی بِغَیْرِ الْحَقِّ فَعَلِمَ ذَاكَ فَذَاكَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ لَا یَعْلَمُ، فَأَهْلَكَ حُقُوقَ النَّاسِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضٰی بِالْحَقِّ، فَذٰلِكَ فِي الْجَنَّةِ)). (صحیح عند الالبانی) (الارواء: ۲۶۱۴، المشکاۃ: ۳۷۳۵) علی زئی کہتے ہیں اس میں اعمش اور شریک قاضی دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: سیدنا ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ان میں سے دو دوزخی ہیں اور ایک جنتی۔ جانتے بوجھتے ناحق فیصلہ کرنے والا دوزخی ہے اور وہ قاضی جو بغیر علم کے فیصلہ کرتا ہے، اس نے لوگوں کے حقوق کو برباد کیا پس وہ دوزخ میں ہے۔ اور وہ قاضی جس نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا تو وہ جنت میں ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

---

1. حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وقت مبارک میں مدینے میں عہدہ قضا پر مامور تھے۔
2. یعنی ثواب تو کجا اگر عذاب سے بچا تو غنیمت ہے۔

(۱۳۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَأَلَ الْقَضَآءَ وُكِلَ إِلٰى نَفْسِهٖ وَ مَنْ أُجْبِرَ عَلَيْهِ، يُنْزِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا فَيُسَدِّدُهٗ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۱۵٤) اس میں عبدالاعلیٰ الثعلبی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے طلب کی قضا سونپ دیا جاتا ہے وہ اس کے نفس کی طرف یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی بنایا جاتا ہے اترتا ہے اس پر ایک فرشتہ کہ اچھی باتیں سکھاتا ہے اور راہ راست بتاتا ہے اس کو۔

❀❀❀❀

(۱۳۲٤) عَنْ خَيْثَمَةَ- وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنِ ابْتَغَى الْقَضَآءَ وَسَأَلَ فِيْهِ شُفَعَآءَ، وُكِلَ إِلٰى نَفْسِهٖ، وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ، اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۱۵٤) اس میں عبدالاعلیٰ الثعلبی راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے خیثمہ سے اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا جو ڈھونڈے عہدہ قضا کا اور اٹھاتا پھرے اس میں سفارشیں وہ چھوڑ دیا جاتا ہے اس کے نفس پر یعنی مدد غیبی نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی کیا جائے اتارتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ کہ وہ اسے انصاف کے امور سکھاتا ہے اور راہ حق بتاتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے عبدالاعلیٰ سے۔

❀❀❀❀

(۱۳۲۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ وَلِيَ الْقَضَآءَ أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ)). (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (۳۷۳۳) التعليق الرغيب (۳/۱۳۱) الروض النضير (۱۱۳٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عہدہ دار قضا کا یا مقرر کیا گیا قاضی لوگوں کا (یعنی راوی کو شک ہے یہ فرمایا یا وہ) پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے یعنی مظالم عباد میں داخل ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقَاضِيْ يُصِيبُ وَيُخْطِئُ

اس بیان میں کہ قاضی درست فیصلہ بھی کرتا ہے اور غلط بھی

(١٣٢٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَّاحِدٌ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٥٩٨) الروض النضير (٦٧٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حاکم حکم کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے اصابت حق میں اور ٹھیک پڑتا ہے حکم اس کی رائے کا تو اس کو دو ثواب ہیں یعنی ایک حق دار کے حق پہنچانے کا، دوسرے اجتہاد کا، اور جب حکم کرتا ہے اور چوک جاتا ہے تو اس کو ایک ثواب ہے یعنی فقط اجتہاد کا۔

فائدہ : مجتہد اپنے اجتہاد میں بہرصورت ثواب پاتے ہیں مگر متاخرین کو ان کے اجتہاد پر بھولنا نہ چاہیے بلکہ خود طلب حق میں کوشش کرنی چاہیے تاکہ ان کو بھی ثواب حاصل ہو مگر مجتہدین اولین کے حق میں نیک عقیدہ رکھنا لازم ہے اور زبان طعن کی ان سے باز رکھنی چاہیے۔

مترجم: اجتہاد جہد سے مشتق ہے جہد کے معنی لغت میں کوشش کے ہیں اور اصطلاح شرع میں کوشش کا خرچ کرنا ہے قیاس کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور جو حال قاضی کا یہاں مذکور ہوا وہی حال ہے تمام مجتہدین شریعت کا، مسائل اجتہادیہ ہیں کہ اگر قیاس صائب ہوا تو ان کو دوگنا ثواب ہے اور نہیں تو ایک ثواب مگر جن مسائل میں ان سے خطا ہوئی اور ان کے اتباع اس پر مطلع ہوئے ان کو ضرور ہے کہ اس میں تقلید ان کی نہ کریں بلکہ خود بسعی دل جو امر موافق کتاب وسنت ہو اس کو قبول فرمائیں مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی پر ضروری ہے کہ ان مقتدیان دین وپیشوایان شرع متین سے عقیدہ نیک رکھیں اور کسی طرح ان کی خطا کو مورد طعن نہ ٹھہراویں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَحْكَم.

فائدہ : اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے نہیں جانتے ہم اس کو سفیان ثوری کی روایت سے کہ روایت کرتے ہوں یحییٰ بن سعید سے مگر عبدالرزاق کی سند سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہیں وہ سفیان ثوری سے۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقَاضِيْ كَيْفَ يَقْضِيْ؟

اس بیان میں کہ قاضی کیسے فیصلہ کرے

(١٣٢٧) عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : ((كَيْفَ تَقْضِيْ؟)) فَقَالَ : أَقْضِيْ بِمَا

فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ۔ قَالَ : ((فَإِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ؟)) قَالَ : فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ قَالَ : ((فَإِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟)) قَالَ أَجْتَھِدُ رَأْیِیْ قَالَ : ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ))۔

(ضعیف) (الضعیفۃ : ۸۸۱) اس میں حارث بن عمرو مجهول راوی ہے اس روایت کو اکثر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی قاضی بنا کر سو فرمایا کیسے فیصلہ کرے گا تو عرض کیا انہوں نے فیصلہ کروں گا میں اللہ کی کتاب کے موافق فرمایا اگر نہ ہو اللہ کی کتاب میں کہا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق فرمایا اگر نہ ہو سنت رسول اللہ ﷺ میں تو کہا اجتہاد کروں گا میں اپنی رائے سے فرمایا سب تعریف ہے اللہ کو کہ توفیق خیر دی اس نے رسول اللہ کے رسول کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی سے دونوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی عون سے انہوں نے حارث سے اس نے کئی مردوں سے اہل حمص کے انہوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اس حدیث کی اسناد میرے نزدیک متصل نہیں اور ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۳۲۸) عَنْ مُعَاذٍ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ : بِنَحْوِہٖ۔ (انظر ما قبلہ)

ترجمہ: روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند۔

❀ ❀ ❀ ❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْإِمَامِ الْعَادِلِ

عدل کرنے والے امام کے بیان میں

(۱۳۲۹) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((إِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ إِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ اَدْنَاھُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا. إِمَامٌ عَادِلٌ، وَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَی اللّٰہِ وَ أَبْعَدَھُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا: إِمَامٌ جَائِرٌ))۔

(ضعیف) (الروض النضیر : ۲/۳۵۶، ۳۵۷، الضعیفۃ : ۱۱۵۶، المشکاۃ : ۳۷۰۴، التحقیق الثانی) اس میں عطیہ بن سعد العوفی الکوفی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق سب لوگوں میں زیادہ پیارا اللہ تعالیٰ کے نزدیک

قیامت کے دن اور بہت نزدیک بیٹھنے والا اللہ کے پاس حاکم عادل ہے اور سب لوگوں سے زیادہ دشمن اللہ تعالیٰ کا اور اس سے دور بیٹھنے والا حاکم ظالم ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے حدیث ابوسعید کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۳۳۰) عَنْ أَبِي أَوْفَى، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَا لَمْ يَجُرْ. فَإِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطٰنُ)). (اسناده حسن) تخريج مشكاة المصابيح (٣٧٤١) التعليق الرغيب (١٣٨/٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی تائید اور مدد قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے مگر جب اس نے ظلم کیا اللہ کی مدد الگ ہوگئی اس سے اور ساتھ ہو گیا اس کے شیطان۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عمران بن قطان کی روایت سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقَاضِيْ لَا يَقْضِيْ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

اس بیان میں کہ قاضی فریقین کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب تک ان کے بیانات نہ سن لے

(۱۳۳۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا تَقَاضٰى إِلَيْكَ رَجُلَانِ، فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ، فَسَوْفَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَقْضِيْ)) قَالَ عَلِيٌّ : فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ.

(حسن عند الالبانی) (الارواء : ٢٦٠٠) علی زئی کہتے ہیں اس میں شریک مدلس اور حنش راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے جب نالش کریں تمہارے پاس دو شخص تو حکم نہ کر پہلے والے کے لیے کچھ جب تک سن نہ لے اظہار دوسرے کا تو آپ ہی معلوم کرے گا کہ کیا حکم کرنا چاہیے۔ کہا علی رضی اللہ عنہ نے: پھر اس کے بعد میں ہمیشہ فیصلے کرتا رہا لوگوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

رعیت کے حاکم کے بیان میں

(١٣٣٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ : إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُوْنَ ذَوِى الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، إِلَّا أَغْلَقَ اللّٰهُ أَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ))۔ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ.

(اسناده صحيح) (المشكاة : ٣٧٢٨، التحقيق الثاني، الصحيحة: ٦٢٩) صحيح ابی داؤد (٢٦١٤)
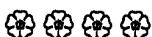
ترجمہ: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جو بادشاہ اپنا دروازہ بند کرلے حاجت مند اور محتاجوں اور مسکینوں پر یعنی ان کو نہ آنے دے کہ وہ اپنی حاجات عرض کریں بند کرلے گا اللہ تعالیٰ دروازے آسمان کے اس کی ضرورت اور حاجت اور مسکنت سے۔ یعنی قیامت میں یا دنیا میں، سو مقرر کیا اسی وقت ایک آدمی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سن کر کہ وہ خبر دیتا رہے لوگوں کی حاجتوں کی یا روا کرتا رہے حاجات ان کی۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حدیث عمرو بن مرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے اور عمر بن مرہ جہنی کی کنیت ابومریم ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انہوں نے یزید بن ابومریم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابی مریم رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔

❀❀❀❀

(١٣٣٣) عَنْ أَبِيْ مَرْيَمَ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ، بِمَعْنَاهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابومریم رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں نبی ﷺ کے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِيْ وَهُوَ غَضْبَانُ

اس بیان میں کہ قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

(١٣٣٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ۔ قَالَ : كَتَبَ أَبِيْ إِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ اَنْ لَّا تَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ))۔ (اسناده صحيح) إرواء الغليل (٢٦٢٦) الروض النضير (٩٢٨)

ترجمہ: روایت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے کہا لکھا میرے باپ نے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے فیصلہ نہ کرنا تم دوآدمیوں کے بیچ میں جب تم غصے میں ہو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ ہرگز فیصلہ نہ کرے اور نہ حکم دے حاکم دوشخصوں کے بیچ میں یعنی مدعی اور مدعا علیہ میں جب وہ غصہ میں ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکر کا نام نفیع ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي هَدَايَا الْأُمَرَآءِ

حاکموں کو تحفے دینے کے بیان میں

(١٣٣٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَلَمَّا سِرْتُ، أَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرُدِدْتُ فَقَالَ : ((أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ ؟ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُوْلٌ، وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ، فَامْضِ لِعَمَلِكَ)). (ضعيف الاسناد) اس میں داؤد بن یزید ضعیف ہے۔ تقریب (١٨١٨)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف قاضی اور تحصیل دار بنا کر پھر جب چلا میں تو بھیجا کسی کو میرے پیچھے کہ میں پھیرا کر آپ کی خدمت میں لایا گیا پھر فرمایا آپ ﷺ نے تجھے معلوم ہے کہ کیوں بھیجا میں نے تیرے بلانے کو پھر فرمایا نہ لینا تم کوئی چیز یعنی تحفہ و ہدایا سے رعایا و برایا کے بغیر میرے حکم کے اس لیے کہ وہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا آئے گا خیانت کی چیز لے کر قیامت کے دن اسی لیے بلایا تھا میں نے تم کو اب جاؤ اپنے کام کو۔

فائدہ: اس باب میں عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابواسامہ کی روایت سے کہ وہ داؤد اودی سے روایت کرتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي الْحُكْمِ

مقدمات میں رشوت دینے اور لینے والے کی مذمت کے بیان میں

(١٣٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي الْحُكْمِ. (صحيح) ارواء الغليل (٢٦٢٠) تخريج مشكاة المصابيح (٣٧٦٤) الروض النضير (٥٨٣) التعليق الرغيب (١٤٣/٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو مقدمات میں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا بن ابی جدیدہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر وہ روایت صحیح نہیں ہے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے حدیث ابوسلمہ کی جو مروی ہے بواسطہ عبداللہ بن عمرو کے کہا عبداللہ نے لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۳۳۷) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ.
(صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے لعنت کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر۔

❀❀❀❀

۱۰ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

دعوت اور ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں

(۱۳۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ، وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ)). (صحيح) (صحيح الجامع، مختصر الشمائل : ۲۹۰)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہدیہ دیا جائے مجھے ایک کھر بکری کا تو بے شک قبول کرلوں گا میں اور اگر دعوت دی جائے مجھے اس پر تو حاضر ہوں میں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلیمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۱ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ يُقْضٰى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَّأْخُذَهُ

اس بیان میں کہ اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تب بھی اس کے لیے وہ مال لینا جائز نہیں

(۱۳۳۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَلَعَلَّ

بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَإِنْ قَضَيْتُ لِأَحَدٍ مِّنْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)).

(صحيح) ارواء الغليل (٢٦٢٤) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٥٦، ١١٦٢)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو یعنی انفصال کے لیے اور میں ایک آدمی ہوں یعنی علم غیب نہیں رکھتا اور شاید کہ بعض تم میں سے تیز زبان ہو اور اپنا دعویٰ بیان کرنے میں دوسرے سے سو اگر میں دلوا دوں تم میں سے اس کے بھائی کا حق تو گویا میں دیتا ہوں اس کو ایک ٹکڑا دوزخ کی آگ کا سو نہ لے اس میں سے کچھ۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حسن صحیح ہے۔ مترجم قولہ، سو اگر میں دلوا دوں الخ۔ یعنی بسبب تیز لسانی اور خوش بیانی کسی کے مجھے معلوم ہو کہ حق اسی کا ہے اور حقیقت میں اس کا حق نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ نہ لیوے۔ اور اس حدیث میں تصریح ہے۔ آنحضرت ﷺ علم غیب نہیں جانتے تھے اور قضائے قاضی ظاہراً اور باطناً نافذ نہیں ہوتی۔

❀❀❀❀

١٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ مدعی کے لیے گواہ ضروری ہیں اور مدعا علیہ پر قسم

(١٣٤٠) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِّي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَضْرَمِيِّ: ((**أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟**)) قَالَ: لَا قَالَ: ((**فَلَكَ يَمِينُهُ**)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ۔ قَالَ: ((**لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ**)). قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ ((**لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِكَ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ**)). (صحيح) (الارواء: ٢٦٣٢)

ترجمہ: روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آیا ایک مرد حضرموت سے اور ایک مرد کندہ سے نبی ﷺ کے پاس، سو کہا حضرمی نے یا رسول اللہ ﷺ اس نے چھین لی ہے میری زمین، سو کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کا کچھ حصہ اس میں نہیں، سو فرمایا نبی ﷺ نے حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہ
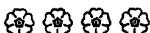
ہیں؟ اس نے کہا نہیں فرمایا آپ ﷺ نے پھر تجھ کو اس سے قسم لینا پہنچتا ہے یعنی مدعی علیہ سے اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ مرد فاجر ہے پرواہ نہیں رکھتا کسی چیز کی قسم کھانے میں اور پرہیز گار نہیں فرمایا تجھ کو کچھ نہیں پہنچتا اس سے سوا قسم کے۔ کہا راوی نے پھر چلا وہ شخص کہ قسم کھائے اس کے لیے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پیٹھ موڑی اس نے اگر قسم کھائی اس نے اس کے مال پر کہ کھالے اس کو ظلم سے تو ملے گا اللہ تعالیٰ سے یعنی قیامت کے دن اور وہ اس سے منہ پھیرنے والا ہوگا۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔

(۱۳۴۱) **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ : ((الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ))**. (صحيح) (الارواء : ۸/۲۶۵، ۲۶۷)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ گواہ لانا مدعی کو ضرور ہے اور قسم کھانا مدعی علیہ کو۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے اور محمد بن عبیداللہ عرزمی ضعیف ہیں حدیث میں بسبب ضعف حافظہ کے۔ ضعیف کہا ان کو ابن مبارک وغیرہ نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۳۴۲) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى أَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.** (صحيح) (الارواء : ۲۶۴۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قسم مدعی علیہ پر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے گواہ مدعی کو لانا ضرور ہے اور نہیں تو قسم ہے مدعی علیہ پر۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۳ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

اگر اس بیان میں کہ ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا

(۱۳۴۳) **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيْعَةُ : وَأَخْبَرَنِي ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.**
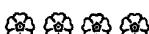
(صحيح) (الارواء : ۸/۳۰۰، ۳۰۵. التنكيل : ۲/۱۵۶. الروض النضير : ۹۸۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فیصلہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اور ثابت کر دیا دعویٰ مدعی کا اس کی قسم سے ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی مجھ کو سعد کے ایک بیٹے نے کہ ہم نے سعد کی کتاب میں پایا کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر۔

فائدہ: اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر حسن غریب ہے۔

❀❀❀❀

(١٣٤٤) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ. (اسناده صحيح) (انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ۔

❀❀❀❀

(١٣٤٥) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ: وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيْكُمْ. (اسناده صحيح) [انظر ماقبلة]

ترجمہ: روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت۔ کہا راوی نے اور فیصلہ کیا اس کے ساتھ علی نے بھی تمہارے درمیان۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح تر ہے اور ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ اور روایت کی عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے یہی حدیث جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جائے یہ جائز ہے حقوق اور اموال میں اور قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا انہوں نے جائز نہیں ایک گواہ پر اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دینا ہے مگر حقوق اور اموال میں اور بعض لوگوں نے علمائے کوفہ وغیرہم سے کہا یہ جائز نہیں کہ مدعی سے ایک گواہ کے بدلے قسم لے کر اس کا دعویٰ اثبات کیا جائے۔ مترجم طیبی نے کہا ہے کہ یہ اختلاف اموال میں ہے اگر اموال کے سوا دعویٰ کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ یمین و گواہ واحد پر جائز نہیں اور صورت اس کی یہ ہے کہ زید نے عمر پر سو روپیہ کا دعویٰ کیا اور زید کا گواہ ایک ہی ہے تو حاکم اس سے کہے تو نصاب شہادت پورا نہیں لایا پس ایک گواہ جو کم ہے اگر اس کے بدلے تو قسم کھائے کہ میں نے سو روپیہ مدعی علیہ کو دیے ہیں تو تیرا دعویٰ ثابت ہو جائے پس اگر مدعی قسم کھا لے تو روپیہ عمر سے دلایا جائے۔ اور امام اعظم کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم کھا لینا درست نہیں بلکہ ثبوت دعوے کے لیے دو گواہ ضرور ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ لاؤ دو اپنے مردوں سے سو اگر نہ ہوں تو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دو مرد عادل اپنے میں سے اور خبر واحد سے نسخ کتاب اللہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ شاید

اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر یعنی مدعی جب نصاب شہادت پوری نہ کر سکا تو ایک گواہ کا عدم و جود آپ نے برابر جان کر مدعی علیہ سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا مگر ظاہر حدیث کی رو سے پہلا مذہب صحیح معلوم ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہ بھی اسی طرف ہیں۔ واللہ اعلم۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ

مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنے کے بیان میں

(۱۳۴۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا، أَوْ قَالَ: شَقِيْصًا، أَوْ قَالَ: شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ، فَهُوَ عَتِيْقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ)) مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ : أَيُّوْبُ وَرُبَمَا قَالَ نَافِعٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، يَعْنِيْ : فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ.

(صحیح) ارواء الغلیل (۵/۳۵۸) (۱۵۲۲)

ترجمہ: روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام مشترک سے راوی کو شک ہے نصیباً فرمایا یا شقیصا یا شرکاً اور معنی سب کے ایک ہیں اور اس آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے بازار کے نرخ سے سو وہ غلام آزاد ہو گیا اور نہیں تو اس غلام میں سے جتنا آزاد ہوا تنا ہی آزاد ہے یعنی باقی غلام ہے۔ کہا ایوب نے اور کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ آزاد ہوا جتنا وہ آزاد ہوا یعنی نافع نے کبھی یعنی کا لفظ بڑھا دیا۔

فائدہ : مترجم: اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی نے ساجھی کے غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر مالک معتق مال دار ہے تو اور شریکوں کو قیمت اس کی ان کے حصول کے موافق دے کر اسے پورا آزاد کروا دے۔ اور اگر معتق تنگ دست ہے تو اور شریک اس غلام سے اپنے حصے کے موافق روپیہ نہیں کما سکتا بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے باقی غلام ہے پس اس صورت میں ایک دن اپنے اس شریک کی خدمت کرے، جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایک دن بیٹھا رہے، اگر شراکت بالمناصفہ تھی۔

فائدہ : حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔ اور روایت کی ہے حدیث سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۱۳۴۷) عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَهُوَ عَتِيْقٌ مِنْ مَالِهِ)). (صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں بواسطہ اپنے باپ کے نبی ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے جس نے آزاد کیا اپنا حصہ غلام مشترک میں سے اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ پہنچتا ہے غلام کی قیمت کو، سو وہ غلام آزاد ہے یعنی اس کو چاہیے کہ سب شریکوں کو قیمت ادا کر کے پورا غلام آزاد کر دے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۳۴۸) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا أَوْ قَالَ: شَقِيْصًا فِيْ مَمْلُوْكٍ، فَخَلَاصُهُ فِيْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ، قُوِّمَ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتَقْ، غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ)). (صحیح) الارواء (۵/ ۳۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے آزاد کیا ایک حصہ کسی غلام یا لونڈی کا پس ضرور ہے خلاص اس کا اس کے مال سے اگر وہ مال دار ہے اور اگر نہیں ہے اس کے پاس مال تو قیمت کی جائے غلام کی انصاف سے پھر سعی کرائی جائے اس حصہ کے موافق جو آزاد نہیں ہوا بغیر مشقت کے۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے شقیصا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی ابان بن یزید نے انہوں نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کی روایت کی مانند۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعی کرانے کا غلام سے اور اختلاف ہے علماء کا سعایت میں سو تجویز کی ہے بعض علماء نے سعایت اس غلام سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحٰق۔ اور کہا ہے بعض علماء نے ایک غلام ساجھے کا ہو دو مردوں میں اور آزاد کر دیا ایک نے ان میں سے اپنا حصہ پس اگر وہ مال دار ہے تو ضامن ہوگا اپنے شریک کے حصے کا اور نہیں تو اس غلام سے جتنا آزاد ہوا اس سے سعی کرانا نہیں پہنچتا۔ اور کہتے ہیں ایسا ہی مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد۔

❁ ❁ ❁ ❁

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعُمْرٰی

ساری عمر کے لیے کوئی چیز دینے کے بیان میں

مترجم: عمریٰ عمر سے مشتق ہے اور اصطلاح شرح میں عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ آدمی کسی کو کوئی گھر دے کہ تم اس میں ساری عمر رہو۔

(١٣٤٩) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا، أَوْ مِيْرَاثٌ لِأَهْلِهَا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عمریٰ نافذ ہے اور وہ گھر اسی کا ہے جس کو دیا ہے یا فرمایا کہ میراث ہے اس کے ناطے والوں کو یعنی بعد اس کے مرنے کے پھر وہ گھر مالک اول نہیں لے سکتا بلکہ اس کے وارث لیں گے جس کو دیا ہے۔

فائدہ: اس باب میں زید بن ثابت اور جابر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٣٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَإِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا، لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِيْ أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی گھر ساری عمر کو دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر تیرے رہنے کو ہے اور تیرے وارثوں کے لیے سو وہ گھر اسی کے لیے ہے جس کو دیا گیا نہیں پلٹتا اس کی طرف جس نے دیا تھا اس لیے کہ اس نے ایسا دیا گھر کہ اس میں حق وارثوں کا ہو گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی معمر نے اور کئی لوگوں نے زہری سے مالک کی روایت کی مثل اور بعض نے زہری سے روایت کی ہے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ وَلِعَقِبِهِ کا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ جب مالک نے گھر کے کہہ دیا کہ یہ گھر تیرے لیے ہے تیری زندگی تک اور تیرے وارثوں کے لیے تو وہ اسی کے لیے ہوگا جس کو دیا گیا اور نہیں پھرتا دینے والوں کی طرف اور اگر یہ نہ کہا گیا کہ تیرے وارثوں کے لیے تو وہ پھر آتا ہے دینے والوں کی طرف جب وہ شخص مر جائے جس کو دیا تھا۔ اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ عمریٰ ہو جاتا ہے اسی کا جس کو دیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں جب کس نے گھر کسی کو دیا اور جس کو دیا ہے تو اس کے واثوں کو وہ گھر ملے گا جس کو دیا گیا تھا اگر چہ دینے والے نے وارثوں کا ذکر نہ کیا ہو۔ یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم: عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسی کو دے اور کہے کہ یہ مکان میں نے تجھ کو تیری عمر تک دیا ہے اور یہ کہنا تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ یہ مکان تیرا ہے جب تک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مرے تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہے اس میں علماء کا اتفاق ہے کہ وہ مکان واہب کے ملک سے نکل جاتا ہے اور موہوب لہ کے ملک ہو جاتا ہے اور بعد موت موہوب لہ کے وارثوں کو پہنچتا ہے نہ واہب کے وارثوں کو اور اس کے یعنی موہوب لہ کے وارث نہ ہوں تو داخل بیت المال ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت تک جمہور کہتے ہیں کہ حکم اس کا حکم اول ہے اور مذہب حنفیہ کا بھی یہی ہے اور ایک قول شافعی کا بھی اسی کے موافق ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس صورت میں وارثوں کو موہوب لہ کے نہیں ملتا بلکہ واہب کی طرف رجوع کرتا ہے تیسرے یہ کہے کہ یہ تیرے لیے ہے تیری عمر تک اور اگر مرے تو میرے ملک ہے اور میرے مالکوں کے۔

صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اول رکھتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک یہ شرط یعنی رجوع کی فاسد ہے اور یہ ساتھ شرط فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک اس طرح کا عمریٰ فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور امام مالک نے کہا کہ عمریٰ سب صورتوں میں مالک کرنا منافع کا ہے یعنی اصل شئے موہب کے ملک سے نکلتی ہی نہیں۔ شرح مشکوٰۃ۔

❀❀❀❀
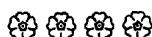
بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّقْبٰى

رقبیٰ کے بیان میں

(۱۳۵۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْعُمْرٰى جَآئِزَةٌ لِاَهْلِهَا. وَالرُّقْبٰى جَآئِزَةٌ لِاَهْلِهَا)).

(صحيح) ارواء الغليل (٦/٥٣)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عمریٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور رقبیٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور تفصیل رقبے کی آگے آتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ہے بعض نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ رقبیٰ جائز ہے مثل عمرے کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور فرق کیا ہے بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے رقبیٰ میں، سو جائز کہا ہے عمرے کو، اور نا جائز کہا رقبیٰ کو اور تفسیر رقبیٰ کی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ چیز تیری ہے جب تک تو جیوے پھر اگر تو مرے مجھ سے پہلے تو یہ چیز پھر میری ہو جائے گی۔ اور احمد اور اسحاق نے کہا رقبیٰ مثل عمرے کے ہے اور وہ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول حدیث کے بیان میں

(۱۳۵۲) حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَلصُّلْحُ جَآئِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْاَحَلَّ حَرَامًا، وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ، اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا)). (صحيح) ارواء الغليل (١٣٠٣)

ترجمہ: ہم سے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے بیان کیا' انہوں اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صلح جاری ہے اور درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جائز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کر دے

یعنی اس کے ارتکاب کا موجب ہو یا کسی حلال کو حرام کر دے یعنی اس کے اجتناب کے واجب کرنے والی ہو اور مسلمانوں کی شرطوں پر رہنا چاہیے مگر وہ شرط کہ حرام کر دے کسی حلال کو یا حلال کر دے کسی حرام کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰى حَآئِطِ جَارِهٖ خَشَبًا

ہمسائے کی دیوار پر لکڑی رکھنے کے بیان میں

(۱۳۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ، فَلَا يَمْنَعْهُ**)) فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُوْهُرَيْرَةَ طَاطَئُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَالَ : مَالِيْ أُرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ. (صحيح) ارواء الغليل (۱٤۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اجازت چاہے ایک تم سے ہمسایہ اس کا کہ ایک لکڑی گاڑے اس کی دیوار میں یعنی میخ وغیرہ یا چھت کی کڑی شہتیر تو منع نہ کرے اس کو۔ پھر جب بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث، جھکائے لوگوں نے سر اپنے یعنی خجالت سے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کیا ہے مجھ کو دیکھتا ہوں میں تم کو اعراض کرنے والے اس سے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں ماروں گا اس حدیث کو تمہارے شانوں میں۔ یعنی تم سے اس پر عمل کروا کر چھوڑوں گا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہیں میں ہیں مالک بن انس کہتے ہیں کہ گھر والے کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ گاڑے اس کا ہمسایہ لکڑی اس کی دیوار میں مگر پہلا قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور کے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ

قسم دلانے والے کی تصدیق پر قسم واقع ہونے کے بیان میں

(۱۳۵٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اَلْيَمِيْنُ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ**)).

(صحيح)

ترجمہ: روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم اسی پر واقع ہوتی ہے جس کی تصدیق کرے تیرا صاحب۔ یعنی قسم لینے والا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ہشیم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی صالح سے اور عبداللہ بھائی ہیں سہل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق، مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا جب قسم لینے والا ظالم ہو تو نیت قسم کھانے والی کی معتبر ہے اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت معتبر ہے۔ مترجم قولہ: قسم اسی پر ہوتی ہے...... الخ۔ یعنی معتبر قسم میں نیت اسی کی ہے کہ تجھ کو قسم دی اور قسم کھانے والے کی نیت معتبر نہیں اور توریہ اور تاویل کا اس کے متعلق اعتبار نہیں اور یہ اس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اس کا سبب توریہ اور تاویل کے یا قسم دینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دیتا ہو مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہ ہو تو مضائقہ نہیں توریہ میں خصوصاً جب ضرورت شرعی ہو جیسے خلیل الرحمٰن سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سارہ کے لیے کہ یہ میری بہن ہیں اس تاویل سے کہ سب مسلمان آپس میں بہن بھائی ہیں۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الطَّرِيْقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيْهِ كَمْ يَجْعَلُ ؟

اس بیان میں کہ جب راستے میں اختلاف ہو جائے تو کتنا مقرر کریں

(۱۳۵۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اجْعَلُوا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مقرر کرو راہیں سات گز کی یعنی سات ہاتھ کی۔

❀❀❀❀

(۱۳۵۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاجْعَلُوْهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اختلاف کرو تم راہوں میں تو مقرر کرو اس کو سات ہاتھ۔

فائدہ : یہ حدیث زیادہ صحیح ہے وکیع کی روایت سے، اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث بشیر بن کعب کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَخْيِيْرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا

جب والدین جدا ہوں تو بچے کو اختیار دینے کے بیان میں

(۱۳۵۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيْهِ وَ أُمِّهِ. (صحیح) ارواء الغلیل (۲۱۹۲) صحیح ابی داؤد (۱۹۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے اختیار دیا ایک لڑکے کو چاہے باپ کے پاس رہے چاہے ماں کے پاس۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور ابو میمونہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں اختیار دیا جائے لڑکے کو چاہے ماں کے پاس رہے یا باپ کے پاس جب ماں باپ میں لڑائی ہو اس لڑکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہے تو ماں اس کی زیادہ مستحق ہے پھر جب سات برس کا ہو جائے تو اس کو اختیار دیا جائے کہ جس کے پاس چاہے رہے۔ ماں کے پاس خواہ باپ کے پاس۔ اور بلال بن ابی میمونہ وہ بیٹے ہیں علی بن اسامہ کے اور وہ مدنی ہیں اور روایت کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

اس بیان میں کہ باپ اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے

(١٣٥٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ)). (صحیح) احکام الجنائز (١٧١) ارواء الغلیل (٦/٦٦) تخریج مشکاۃ المصابیح (٢٧٧٠)

ترجمہ: روایت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہ ہے جو کھاتے ہو تم اپنے ہاتھوں کی مزدوری سے اور اولاد تمہاری بھی تمہاری مزدوری میں داخل ہے۔ یعنی ان کا مال بھی تمہارا ہی ہے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے، اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور اکثروں نے کہا روایت ہے ان کی پھوپھی سے انہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اسی پر عمل ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہنا ہے کہ باپ کو بیٹے کے مال پر اختیار ہے لیوے جتنا چاہے۔ اور بعض نے کہا نہ لیوے مگر جب حاجت ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْمَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ، مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

اس بیان میں کہ اگر چیز توڑی جائے تو اسے توڑنے والے کے مال سے کیسے بدلہ دلایا جائے

(١٣٥٩) عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَهْدَتْ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فِيْ قَصْعَةٍ، فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ الْقَصْعَةَ بِيَدِهَا، فَأَلْقَتْ مَا فِيْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((طَعَامٌ بِطَعَامٍ، وَ اِنَاءٌ بِاِنَاءٍ)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (١٥٢٣) الروض النضیر (٩٣)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بھیجا کسی بیوی نے نبی ﷺ کے پاس کچھ کھانا ایک پیالے میں تو مارا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ پیالے پر، سو گر گیا جو اس میں تھا، سو فرمایا نبی ﷺ نے کھانے کے بدلے کھانا دینا چاہیے اور پیالے کے بدلے پیالہ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۳۶۰) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ.

(ضعيف الاسناد جدًا) اس میں سوید بن عبدالعزیز ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مستعار منگوایا ایک پیالہ پس وہ ٹوٹ گیا، سو آپ ﷺ ضامن ہوئے اس کے۔ یعنی دیا عوض اس پیالہ کا۔

فائدہ: یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور میرے نزدیک یہ ہے کہ سوید نے اس حدیث سے وہی حدیثیں مراد لیں ہیں جو سفیان ثوری نے روایت کی تھیں جو اوپر گزریں اور ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

اس بیان میں کہ مرد اور عورت کب بالغ ہوتے ہیں

(۱۳۶۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي، فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَ أَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي۔ قَالَ نَافِعٌ: وَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ فَقَالَ: هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے میں پیش کیا گیا رسول اللہ ﷺ پر ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھے آپ ﷺ نے یعنی بسبب نابالغ ہونے کے پھر پیش کیا گیا میں آپ ﷺ پر سال آئندہ ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو۔ کہا نافع نے بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے تو انہوں نے کہا یہی حد[1] ہے

[1] یعنی لوگ مجھے حضرت کے پاس لائے کہ آپ ﷺ جہاد میں لے جائیں۔

بالغ اور نابالغ کی۔ پھر لکھ بھیجا انہوں نے اپنے عاملوں کو کہ غنیمت سے حصہ دو اس کو جو پندرہ برس کا ہو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ اسی کی مانند۔ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اس کا کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا اپنے عاملوں کو یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی۔ اور ذکر کیا ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ بیان کیا میں نے اس روایت کو عمر بن عبدالعزیز سے تو کہا انہوں نے یہ حد ہے اولاد وغیرہ اور لڑنے والوں کے درمیان میں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ لڑکا پندرہ برس کا ہو جائے تو اس کا حکم جوانمردوں کا سا ہے اور اگر محتلم ہونے لگا پندرہ برس کے آگے تو اس کا بھی حکم جوانمردوں کا سا ہے۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے بلوغ کی تین علامتیں ہیں یا تو احتلام ہوئے یا پندرہ برس کا ہو جائے اور اگر سن ان کا معلوم نہ ہو تو جب اس کے زیر ناف بال نکل آئیں تو وہ بالغ ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀
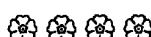
٢٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ

اس کے بیان میں جو اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے

(١٣٦٢) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ : أَيْنَ تُرِيدُ ؟ فَقَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ آتِيَهُ بِرَأْسِهِ. (صحيح) ارواء الغليل (٢٣٥١)

ترجمہ: روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے گزرے مجھ پر میرے ماموں اور ان کے پاس ایک نیزہ تھا سو میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تم؟ سو انہوں نے کہا بھیجا ہے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کی طرف کہ اس نے نکاح کیا ہے اپنے باپ کی بیوی یعنی موطوۂ سے اس لیے کہ اس کا سر لاؤں آپ کے پاس۔

فائدہ : اس باب میں قرہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث براء کی حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور مروی ہے اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے ماموں سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

ع　یعنی جو پندرہ برس کے ہوں لڑنے والے ہیں ان کو غنیمت کا حصہ ملے اور جو اس سے کم ہوں وہ بچے ہیں ان کا حصہ نہیں۔

٢٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ أَحَدُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْآخَرِ فِي الْمَآءِ

ان دو شخصوں کے بیان میں جن میں سے ایک کا کھیت ان میں پانی سے دور ہو

(١٣٦٣) عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ : سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ، فَاَبٰى عَلَيْهِ، فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ : ((**اسْقِ يَازُبَيْرُ! ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ إِلٰى جَارِكَ**)) فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ : أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ : ((**يَا زُبَيْرُ! اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ**)). فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ : ﴿ **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ. ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا** ﴾ [النساء : ٦٥] الاية. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے انہوں نے حدیث بیان کی ابن شہاب سے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ان سے کہ ایک مرد انصاری نے جھگڑا کیا زبیر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سنگستان کے پانی کی نالیوں میں کہ جس سے سینچتے تھے کھجور کے درختوں کو، سو انصاری نے کہا چھوڑ دو پانی کو کہ بہتا چلا جائے، سو نہ مانا زبیر نے، سو فریاد لائے رسول اللہ ﷺ کے آگے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زبیر سے پانی دے اے زبیر اپنے[1] کھیت میں پھر چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کے لیے۔ سو غصہ ہوا انصاری اور کہا یہ حکم آپ نے اس لیے دیا کہ وہ آپ ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں یعنی آپ ﷺ نے ان کی رعایت کی، سو متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا پھر فرمایا اے زبیر پانی دے تو اپنے کھیت میں پھر روک رکھ پانی کو یہاں تک کہ منڈیر تک پھر جائے۔ سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت اس مقدمہ میں اتری ہے فَلَا وَرَبِّكَ سے تَسْلِيْمًا تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پائیں اپنے جی میں خفگی تیرے چکوتے سے اور قبول رکھیں مان کر۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے عروہ بن زبیر بن عوام سے کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہ جو مدینے میں سے تھے ان میں یہ بھی تھے اور ماں ان کی اسماء بنت ابی بکر تھیں اور باپ ان کے زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے جن کا نام صفیہ بنت عبدالمطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کے تھے کہ ان چچا نے ان کو دھویں کا عذاب دیا تا کہ اسلام چھوڑ دیں مگر وہ کب چھوڑتے تھے بلکہ آپ کے ساتھ رہے سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں ہیں سو وہ اور انصاری ایک نالے میں سے پانی دیا کرتے تھے اپنے

[1] یہ حکم آپ نے اس لیے دیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت بلند تھا انصاری کے کھیت سے اور پانی کی طرف بھی قریب تھا۔

کھیتوں کو اور زبیر کا کھیت پانی کے قریب تھا یہ دونوں آپ کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا اے زبیر تو اپنے کھیت میں پانی دے پھر ہمسایہ کے کھیت پر چھوڑ دے کہ اس کی زمین زبیر کی زمین سے نیچی تھی اس انصاری نے کہا کہ آپ ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے اور زبیر سے فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت میں بھر لے جہاں تک تیرا حق ہے۔ اور بعض نے اس کا اندازہ کیا ہے ٹخنوں تک اور آپ نے ایک امر متوسط ایسا فرمایا کہ دونوں کو آسان تھا پھر جب انصاری نے گستاخی کی تو آپ ﷺ نے زبیر سے فرمایا کہ تو حق اپنا پورا لے لے۔ اور آپ کا یہ حکم بھی انصاف سے معاذ اللہ کچھ دور نہیں کہ آپ ﷺ اپنے غصے پر بہت اختیار رکھنے والے تھے دوسرے کو منع ہے کہ جب غصہ ہو تو کچھ حکم نہ دے کہ اس وقت عقل مغلوب ہوتی ہے اور وہ انصاری یقین ہے کہ مومن ہوگا مگر از راہ غصہ کے ایسی بے ادبی صادر ہوئی اور اس آیت کا شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم ساری امت کے تمام قضیوں میں عام ہے کہ جو اختلاف ہو اس میں آپ کے حکم مبارک کو پنچ بنا دیں اور اس پر بدل راضی ہوں نہیں تو ایمان سے ہاتھ اٹھاویں دعوئ مسلمانی سے باز آ جائیں۔ یہ مضمون شرح مشکوٰۃ میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اور روایت کی ہے عبداللہ بن نے انہوں نے لیث سے۔ اور یونس نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے پہلی حدیث کی مانند۔

❀❀❀❀

٢٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

اس کے بیان میں جو اپنے غلام اور لونڈیوں اپنی موت کے وقت آزاد کر دے اور اس کا ان کے سوا کوئی اور مال نہ ہو

(١٣٦٤) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ۔ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ: ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً. (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٦٥٤)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے انصار سے آزاد کیا چھ غلاموں کو اپنی موت کے نزدیک اور اس کا کچھ اور مال نہ تھا سوا ان غلاموں کے پھر یہ خبر پہنچی رسول اللہ ﷺ کو سو آپ ﷺ نے ان کو کچھ سخت وسست کہا پھر بلایا ان غلاموں کو اور ان کے تین حصے کیے یعنی دو غلام الگ الگ کر کے پھر قرعہ ڈالا ان میں اور آزاد کیا ان میں سے دو کو یعنی جن کے نام قرعہ نکلا اور غلام رہنے دیا چار کو۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن حصین کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمران بن حصین سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ تجویز کرتے ہیں قرعہ ڈالنا ایسے کاموں میں لیکن بعض علماء کے نزدیک اہل کوفہ وغیرہم سے قرعہ ڈالنا کچھ ضرور نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ آزاد ہو جاتا ہے ہر غلام سے تہائی حصہ اور سعی کر لیوے ہر غلام اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی میں اور ابو المہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے یعنی جب آدمی بیمار ہو تو وصیت اس کی ثلث مال سے زیادہ میں نہیں ہو سکتی پھر اگر اس نے غلاموں کو آزاد کر دیا اور کوئی مال اس کے سوائے اور نہ تھا تو وہ غلام اس حدیث کی رو سے تین حصے کیے جاویں اور قرعہ ڈالا جائے جس حصے میں قرعہ نکلے وہ آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک وغیرہ کا۔ اور آپ نے اس کو سخت وست اس لیے فرمایا کہ اس نے تلف کیا قصداً حق وارثوں کا۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لو شهدته قبل ان يُدفن لم يدفن في مقابر المسلمين یعنی اگر میں موجود ہوتا وقت دفن ہونے کے تو یہ دفن نہ ہوتا مسلمانوں کے قبرستان میں یعنی بسبب حق تلفی ورثہ کے۔ معلوم ہوا کہ مردوں کو کچھ بقدر ضرورت امر نامشروع پر برا کہنا درست ہے تا کہ اور لوگ اس راہ کو اختیار نہ کریں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ

اس کے بیان میں جو اپنے کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے

(١٣٦٥) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ)).

(صحيح) إرواء الغليل (١٧٤٦)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار کا یعنی خریدنے کے سبب سے یا ارث کی جہت سے تو وہ مملوک آزاد ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ اور روایت کی بعض نے یہی حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمر سے اسی حدیث کا مضمون۔ روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی البصری اور کئی لوگوں نے سوائے ان کے کہا سب نے روایت کی ہم سے محمد بن بکر برسانی نے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے قتادہ اور عاصم احول سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا جو مالک ہونا طے دار محرم کا وہ مملوک آزاد ہے۔ ف: اور کسی کو نہیں جانتے ہم کہ ذکر کیا ہو اس حدیث میں عاصم احول کی روایت کرنے کا حماد بن سلمہ سے سوائے محمد بن بکر کے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا جو مالک ہوا ناطے دار محرم کا وہ حر ہے۔ روایت کیا اس کو ضمرہ بن ربیع نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر

سے۔ اور نہیں متابعت کرتا کوئی ضمرہ بن ربیع کی اس روایت میں کوئی دوسرا راوی ضمرہ کی روایت کے موافق بیان نہیں کرتا اور اس حدیث میں اہل حدیث کے نزدیک خطا ہے۔ مترجم کہتا ہے صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کسی اس کے مالک سے یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو تو بجرد لینے کے وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ ولادت کے سبب سے قرابت رکھتا ہو اس لیے کہ ولادت رحم سے ہوتی ہے اور یہ شامل ہے بیٹے اور باپ اور بھائی اور چچا اور بھتیجے کو اور جوان کے سوا ہوں اور محرم وہ ہے کہ اس سے نکاح درست نہ ہوں پس چچا کا بیٹا اور مانند اس کے ایسے ناطے دار کو جن سے نکاح درست ہے وہ اس قید سے نکل گئے۔ اور ثوری نے کہا کہ اختلاف ہے علماء کا اقرباء کے آزاد ہونے میں جب کہ ملک میں آئیں تو اہل ظاہر نے کہا ہے کہ آزاد نہیں ہوتا کوئی ان میں سے بجرد ملک میں آنے کے بلکہ آزاد کرنا ضرور ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں بدلا اتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اس طرح کہ پائے اس کو غلام پس خرید کرے اس کو اور آزاد کردے اس کو یعنی وہ آزاد نہیں ہوتا جب تک بیٹا آزاد نہ کرے۔ اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اصول میں اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور فروع میں اگرچہ نیچے درجے کے ہوں بجرد ملک کے۔ اور اختلاف کیا ہے ان کے سوا میں، سو شافعی اور ان کے علماء نے کہا کہ آزاد نہیں ہوتا سوا ان کے یعنی فروع اور اصول کے سوا ملک کے ساتھ اور مالک نے کہا کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی۔ اور ایک روایت مالک سے ہے کہ آزاد ہونے میں سب ذوی الارحام محرم ہے، اور تیسری روایت ان سے امام شافعی کے مذہب کے مانند ہے۔ اور ابو حنیفہ نے کہا آزاد ہو جاتے ہیں سب ذوی الارحام۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ مع تقدیم وتاخیر لفظی۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

اس کے بیان میں جو کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرے

(۱۳۶۶) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ، وَلَهُ نَفَقَتُهُ)). (صحیح عند الالبانی) ارواء الغلیل (۱۵۱۹) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۱/۱٤۱) تخت الحدیث (۸۸) علی زئی کہتے ہیں اس میں ابواسحاق مدلس ہے اور عطاء کا رافع سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو بو دیوے کسی قوم کی زمین میں بغیر اجازت کے تو اس کا کچھ نہیں اس کھیتی میں بلکہ وہ سب زمین والے کا ہے اور جو اس میں سے پیدا ہوا اور بونے والا اپنا خرچ یعنی بیج وغیرہ کی قیمت لے لیوے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابواسحاق کی روایت سے مگر اسی سند سے شریک بن عبداللہ سے اور اسی

پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا، سو کہا یہ حدیث حسن ہے اور انہوں نے کہا میں اس کو ابواسحاق کی روایت سے نہیں جانتا مگر شریک کے روایت کرنے سے۔ کہا محمد نے روایت کی ہم سے معقل بن مالک بصری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عقبہ بن اصم نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ مترجم کہتا ہے اس بونے والے کو کچھ نہ ملے گا مگر قیمت تخم وغیرہ کی اور جو پیداوار ہو وہ سب زمین والے کی ہوگی اور یہی مذہب ہے احمد کا۔ اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والے کی ہوگی اور اس کو خرچہ زمین کا دینا ہے بعض علمائے حنفیہ نے اور ابن مالک نے کہا کہ اس پر اجرت زمین کی ہے اور کرایہ اس دن کا جس دن سے کہ اس کے قبضہ میں تھی اس دن تک کہ وہ زمین خالی ہو اور کھیتی سے جو حاصل ہو وہ کھیت والے کا ہے۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ۔ فقیر کہتا ہے ان سب اقوال سے حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اس میں بے اجازت تصرف کرنے والے کی معقول سزا ہے اور سد باب ہے کسی کے ملک میں اس کے مالک کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کی۔

❀❀❀❀
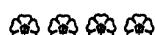
بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

ہبہ کرتے وقت سب لڑکوں کو برابر دینے کے بیان میں

(١٣٦٧) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يُشْهِدُهُ فَقَالَ : ((أَكُلَّ وَلَدِكَ قَدْ نَحَلْتَهُ، مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هٰذَا؟)) قَالَ : لَا قَالَ : ((فَارْدُدْهُ)). (صحيح) ارواء الغليل (١٥٩٨)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے کہ ان کے باپ نے اپنے کسی بیٹے کو ایک غلام دیا سو آئے نبی ﷺ کے پاس کہ گواہ کریں آپ ﷺ کو اس پر سو آپ ﷺ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تم نے ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا اس کو دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں فرمایا آپ ﷺ نے پھیر لو اس کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ دوست رکھتے ہیں برابر رکھنا اولاد کو یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ ایسا برابر رکھنا چاہیے کہ بوسوں میں بھی برابر رکھے۔ اور بعض نے کہا ہبہ اور عطیہ میں اولاد ذکور واناث برابر ہیں۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔ اور بعض نے کہا برابری اولاد میں یہی ہے کہ دوگونا دے لڑکوں کو مثل قسمت میراث کے، اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشُّفْعَةِ

شفعہ کے بیان میں

(۱۳۶۸) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ)). (صحیح) (الارواء : ۱۵۳۹)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حق دار ہے گھر کا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اس باب میں شرید اور ابو رافع اور انس سے روایت ہے۔ف: حدیث سمرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس روایت کے۔ اور روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح علماء کے نزدیک حدیث حسن کی ہے سمرہ سے اور نہیں جانتے ہم قتادہ کی حدیث انس سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے اور حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی کی عمرو بن شرید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے اس باب میں حسن ہے۔ اور روایت کی ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں۔ مترجم کہتا ہے شفعہ بضم شین مشتق ہے شفعہ سے کہ لغت میں بمعنی ملانے اور جفت کرنے کے ہے کہ ضد ہے وتر کی اور اسی سے ہے شفاعت رسول مختار ﷺ کی گنہگاروں کے واسطے اس لیے کہ آپ کی شفاعت سے مذنبین فائزین کے ساتھ ملیں گے اور یہاں شفیع ماخوذ بالشفع کو اپنے مالک کے ساتھ ملاتا ہے لہٰذا اس کا نام شفعہ ٹھہرا اور شرع میں شفعہ عبارت ہے مالک ہو جانے سے زمین کے مشتری پر زبردستی کر کے بعوض اس مال کے جو مشتری پر خریدنے میں پڑا ہے اور مشتری کی قید سے ملک بلاعوض سے احتراز ہوا جیسا کہ ہبہ بلاعوض یا میراث یا صدقہ ہے کہ اس میں شفعہ نہیں اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہیں اور امام اعظم کے نزدیک اور صحیح روایت میں امام احمد کے نزدیک ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے اور حدیثیں شفعہ ہمسایہ کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہنچی ہیں۔ کذافی غایۃ الاوطار وشرح مشکوٰۃ ملتقطا۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

غائب کے لیے شفعہ کے بیان میں

(۱۳۶۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ، يُنْتَظَرُ بِهٖ وَ اِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا)). (صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۴۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمسایہ مستحق ہے اپنے قریب کے گھر کا کہ جس میں شفعہ پہنچتا ہے انتظار کیا جائے اس کا یعنی بیچتے وقت بسبب شفعہ کے اگرچہ وہ غائب ہو جب کہ ہوئے راستہ ان دونوں کا ایک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوائے عبدالملک بن ابی سلیمان کے کہ روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے۔ اور کلام کیا ہے شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان میں اس حدیث کے سبب سے اور عبدالملک ثقہ ہیں مامون ہیں اہل حدیث کے نزدیک نہیں جانتے ہم کسی کو کلام کیا ہو ان میں سے سوائے شعبہ کے اس حدیث کے سبب سے۔ اور روایت کی وکیع نے شعبہ سے انہوں نے عبدالملک سے یہی حدیث اور مروی ہے ابن مبارک سے وہ روایت کرتے ہیں سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا عبدالملک بن ابی سلیمان ترازو ہیں یعنی علم کے حق و باطل کو خوب پہچانتے ہیں۔ اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک کہ آدمی مستحق ہے اپنے شفعہ کا اگر غائب ہو پھر جب وہ آئے تو شفعہ کا دعویٰ کرے اگرچہ جس میں وہ دعویٰ کرتا ہے اس کی بیع میں مدت دراز گزری ہو۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ : إِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَ وَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

اس بیان میں کہ جب حدود مقرر ہو جائیں اور حصے الگ ہو جائیں حصے تو پھر شفعہ نہیں

(١٣٧٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ)). (صحيح) ارواء الغليل (١٥٣٢)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پڑ جائیں حدیں اور پھر جائیں راستے تو پھر شفعہ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو بعض نے مرسلاً ابوسلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے نبی ﷺ کے انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور یہی کہتے ہیں بعض فقہاء تابعین کے مثل عمر بن عبدالعزیز کے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا انہیں میں ہیں یحییٰ بن سعید اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور مالک بن انس۔ اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نہیں تجویز کرتے ہیں شفعہ مگر شریک کے لیے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کو شفعہ نہیں جب تک کہ وہ شریک نہ ہو۔ اور بعض علمائے صحابہ نے کہا کہ شفعہ ہمسایہ کو بھی ہے اور دلیل لائے ہیں وہ اس پر حدیث مرفوع کہ نبی ﷺ نے فرمایا جار الدار اَحَق بالدار یعنی ہمسایہ گھر کا زیادہ مستحق ہے گھر کا اور فرمایا الجار احق بسقبہ یعنی ہمسایہ بہت مستحق ہے بسبب نزدیک ہونے کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٣٤۔ باب: مَاجَاءَ أَنَّ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ

اس بیان میں کہ شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے

(١٣٧١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ)).

(منکر عند الالبانی) (الضعیفة : ١٠٠٩، ١٠١٠) مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شریک کو حق شفعہ پہنچتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔

فائدہ : اس حدیث کی مثل ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو سوائے ابوحمزہ سکری کے۔ اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی اور مانند اور نہیں ہے اس میں ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔ اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے مثل اس کے اور اس میں بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں اور یہ ابوحمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابوحمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کہ ابوحمزہ کے سوا کسی اور سے خطا اس روایت میں ہوئی۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے عبدالعزیز سے جو بیٹے رفیع کے ہیں انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند۔ اور اکثر علماء نے کہا شفعہ فقط مکانوں اور زمین میں ہے یعنی غیر منقولات میں اور تجویز نہیں کیا انہوں نے شفعہ ہر چیز میں۔ اور بعض علماء نے کہا ہے شفعہ ہر چیز میں ہے اور پہلا قول صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

گری پڑی چیز اور گم شدہ اونٹ اور بکری کے بیان میں

مترجم کہتا ہے لقطہ بضم لام وسکون قاف ہے اور محدثین کے نزدیک بفتح قاف مشہور ہے۔ لغت میں پڑے ہوئے مال کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں وہ پڑا مال ہے کہ پائے اس کو کوئی شخص اور معلوم نہ ہو مالک اس کا۔ اور اٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اس کی تعریف کرنے کا یعنی پہنچوانے کا والا ترک اس کا اولیٰ ہے اور واجب ہے اٹھانا اس کا اگر خوف ہو اس کے ضائع ہونے کا سو اگر چھوڑ دے گا اس کو اور وہ ضائع ہوگا تو گنہگار ہوگا۔

(١٣٧٢) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ : فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ قَالَا : دَعْهُ فَقُلْتُ : لَا أَدَعُهُ تَأْكُلُهُ السِّبَاعُ لَآخُذَنَّهُ فَلَا

تَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ، فَقَدِمْتُ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ، وَجَدْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِي: ((**عَرِّفْهَا حَوْلًا**)) فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: ((**عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ**))، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ: ((**عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ**))، وَقَالَ: ((**أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَائَهَا فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَ اِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا**)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٥٦٨) الروض النضير (١١٦٩) صحيح ابى داؤد (١٤٩٢ـ ١٤٩٤)

ترجمہ: روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا نکلا میں یعنی سفر حج میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سو پایا میں نے ایک کوڑا اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا یعنی پڑا پایا میں نے ایک کوڑا سو لے لیا میں نے اس کو، اور دونوں رفیقوں نے کہا میرے چھوڑ دو اس کو میں نے کہا میں کبھی نہ چھوڑوں گا کہ درندے کھالیں میں اس کو لے لوں گا اور اپنا کام نکالوں گا اس سے۔ پھر آیا ابی بن کعب کے پاس اور پوچھا میں نے مسئلہ اس کا اور بیان کیا میں نے اس کا سارا قصہ، سوانہوں نے فرمایا خوب کیا تم نے میں نے پائی تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک تھیلی کہ اس میں سو دینار سرخ تھے، کہا ابی نے سو لایا اس کو آپ کے پاس سو فرمایا آپ نے پچھواؤ اس کو ایک سال پھر پچھوایا میں نے اس کو ایک سال، سو نہ پایا میں نے کسی کو پہچانتا ہوا اس کو پھر لایا میں اس کو آپ کے پاس پھر فرمایا آپ ﷺ نے پہچان کروا اس کی ایک سال پھر پہچان کروائی میں نے اس کی ایک سال اور پھر لایا میں اس کو آپ ﷺ کے پاس پھر فرمایا آپ ﷺ نے تیسری بار پہچان کروا اس کی ایک سال اور فرمایا بعد ایک سال کے یاد رکھ اس کی گنتی اور اس کی تھیلی کی صورت اور اس کی بندھن کی شکل پھر جب اس کا طالب یعنی مالک آئے اور خبر دے تجھ کو اس کی گنتی کی اور اس کی تھیلی کی صورت کی اور اس کے بندھن کے رنگ وروپ کی تو دے دے اس کو اور نہیں تو تو اپنے خرچ میں لا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٣٧٣) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ الْخَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: ((**عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَائَهَا وَوِعَائَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا اِلَيْهِ**)). فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: ((**خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ**)). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، اَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: ((**مَالَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاءُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى تَلْقَى رَبَّهَا**)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٥٦٤) صحيح ابى داؤد (١١٩٥ـ ١١٩٩)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے حکم لقطہ کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے پہچان کروا اس کی ایک سال تک پھر پہچان رکھ سر بند اس کا اور ظرف اور تھیلی اس کی پھر خرچ کر ڈال اس کو پھر آ گر آئے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو۔ سو عرض کیا اس نے یا رسول اللہ ﷺ گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا آپ ﷺ نے لے لے اس کو وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی۔ یعنی اس کو اٹھانا ضروری ہے نہیں تو بھڑیا کھا جائے گا۔ پھر پوچھا اس نے یا رسول اللہ ﷺ کیا حکم ہے کھوئے ہوئے اونٹ کا؟ کہا راوی نے سو غضب ناک ہو گئے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ سرخ ہو گئے دونوں رخسار آپ ﷺ کے یا سرخ ہو گیا چہرہ مبارک آپ ﷺ کا یعنی راوی کو شک ہے کہ ان کے شیخ نے کیا کہا پھر فرمایا آپ ﷺ نے تجھے کیا کام اس سے حالانکہ اس کے ساتھ موزے اس کے اور مشک اس کی جب تک ملاقات کرے اپنے مالک سے۔

فائدہ: اس باب میں ابی بن کعب اور عبداللہ بن عمر اور جارود بن معلیٰ اور عیاض بن حماد اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور حدیث یزید کی جو مولیٰ ہیں منبعث کے اور روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے کرام کا صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اوروں کا کہ رخصت دی ہے انہوں نے لقطہ کے خرچ کرنے کی جب پہچان کروائے اس کی ایک سال اور نہ پائے کسی کو کہ اس کو پہچانے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا کہ پہچان کروا دے اس کی ایک سال پھر اگر اس مدت میں اس کا مالک آ گیا تو اس کو دے دے نہیں تو صدقہ کر دے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا وہ کہتے ہیں کہ جو پڑی چیز اٹھائے اس کو نفع لینا اس سے جائز نہیں جب کہ غنی ہو۔ اور امام شافعی نے کہا اس سے نفع لے اگرچہ غنی ہو اس لیے کہ ابی بن کعب نے پائی تھی ایک تھیلی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کہ اس میں سو دینار سرخ تھے، سو حکم فرمایا ان کو نبی ﷺ نے کہ پہچان اس کی تو انہوں نے نہ پایا جو پہچانتا تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کو کھائیں اس روپیہ کو سو اگر لقطہ حلال نہ ہوتا مگر اسی کو کہ جس کو صدقہ حلال ہے نہ درست ہوتا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس لیے کہ علی بن ابی طالب نے ایک دینار پایا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سو پچھوانے اس کو اور نہ پایا کوئی شخص ایسا کہ پہچانے اور کہے کہ میرا ہے سو حکم کیا نبی ﷺ نے ان کو اس کے کھانے کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زکوۃ و صدقہ درست نہیں کہ بنی ہاشم ہیں اور بعض علماء نے رخصت دی ہے کہ جب لقطہ ادنیٰ چیز ہو تو اس سے نفع لینا جائز ہے اور کچھ پہنچانے کی ضرورت نہیں اور بعض نے کہا اگر ایک دینار سے کم ہو تو ایک جمعہ تک پچھوا دے۔ اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٣٧٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ : ((عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنِ اعْتُرِفَتْ، فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا وَعَدَدَهَا، ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا)).

(صحيح) ارواء الغليل (١٥٦٨) الروض (١١٦٩) صحيح ابى داؤد (١٤٩٢ ـ ١٤٩٤)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا پڑی ہوئی چیز سے تو فرمایا پہچان اس کی ایک سال تک پھر اگر پہچانی گئی وہ تو دے دو اس کو اور نہیں تو پہچان رکھ اس کے ظرف اور سر بند اور اس کی گنتی کو پھر کھا لے اس کو پھر اگر آئے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو یعنی وہ تجھ پر قرض ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور احمد بن حنبل نے کہا سب سے زیادہ صحیح روایت اس باب میں یہی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ رخصت دی ہے انہوں نے کہ جب ایک سال تک خوب پہچان کروائے اور نہ ملے کوئی آدمی کہ اس کو پہچانے تو درست ہے اس سے نفع اٹھانا۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوَقْفِ

وقف کے بیان میں

(١٣٧٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ، لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ قَالَ : ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ: أَنَّهَا لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُوْرَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ وَالْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا، غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ : فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ : غَيْرُ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُ قَرَأَهَا فِي قِطْعَةِ أَدِيمٍ أَحْمَرَ غَيْرُ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

(صحيح) ارواء الغليل (١٥٨٢) صحيح ابى داؤد (٢٥٦٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ملی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین خیبر میں، سو کہا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو ملا ہے ایسا مال خیبر میں کہ نہیں ملا مجھ کو کوئی مال اس سے نفیس زیادہ میرے نزدیک سو کیا حکم کرتے ہیں مجھ کو اس مال کے لیے؟ فرمایا آپ ﷺ نے اگر چاہو تم روک رکھو اس کی اصل کو تم اور صدقہ کر دو اس کو یعنی اس کے منافع کو، سو صدقہ کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے منافع کو اس طرح کہ نہ بیچی جائے اس کی اصل اور نہ ہبہ کی جائے اور نہ ورثہ میں دی جائے اور صدقہ دیا جائے جو اس میں سے نکلے فقیروں کو اور اقرباؤں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں

اور مہمانوں یعنی مسافروں کے خرچ میں اور کچھ حرج نہیں جو متولی ہو اس میں زمین کا کہ کھائے اس میں سے موافق دستور کے یا کھلائے کسی دوست کو کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو اس میں۔ کہا راوی نے یعنی ابن عون نے پھر ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن میرین سے تو انہوں نے غیر متمول کی جگہ غیر متأثل مالا کہا یعنی جمع نہ کرنے والا ہو مال کا۔ ابن عوف نے کہا پھر بیان کی مجھ سے یہ حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اس نے پڑھا تھا اس وقف نامے کو کہ لکھا تھا ایک سرخ چمڑے پر اور اس میں بھی یہی لفظ تھا۔ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا اسماعیل نے اور میں نے پڑھا ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس اسی وقف نامے کو تو اس میں بھی یہی لفظ تھا غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم اس میں اگلوں کا کچھ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جائز ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۳۷۶) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ : صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ)). (صحیح) (احکام الجنائز : ۱۷۶، الارواء : ۱۹۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو منقطع ہو جاتے ہیں اس کے سب عمل مگر تین ایک تو صدقہ جو جاری رہے اور دوسرے علم کہ اس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے اور تیسرے نیک لڑکا جو دعا کرتے رہے اپنے باپ کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے وقف لغت میں حبس یعنی بند کرنے اور روکنے کو کہتے ہیں اور اسی لیے موقف الحساب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں حساب کے لیے لوگ روکے جائیں گے قیامت کے دن اور قرآن کے وقف کو وقف کہتے ہیں کہ قاری وہاں روکا جاتا ہے قرآن سے اور وقف مصدر ہے بمعنی وقوف کے اس لیے کہ اس کی جمع اوقاف آتی ہے۔ اور اصطلاح شرح میں وقف کہتے ہیں کسی مال مکتوم کے روکنے کو تو وقف کرنے والے کے ملک پر اور خیرات کرنا اس کی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ تعریف وقف کی امام اعظم کے نزدیک ہے کہ قول صحیح ان سے یہی ہے کہ ان کے نزدیک وقف جائز ہے لازم نہیں اور وقف کرنے سے وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہیں ہوتی یعنی اس کو اختیار ہے کہ وقف کو باطل کر دے یا جاری رکھے جب تک چاہے اور صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے عین کے روکنے سے اللہ تعالیٰ کی ملک پر اور اس کی منفعت کے صرف کرنے سے جس پر چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جس پر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوا تو وقف لازم ہو گیا یعنی واقف کو اختیار اس کے باطل کرنے کا نہیں اور اس کے وارث بھی اس کے ورثہ میں نہ پائیں گے۔ اور اسی قول پر فتویٰ ہے اور حقیقت میں یہ قول اس حدیث کے موافق ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے باب میں مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال متقوم ہے اور رکن اس کا لفظ خاص ہے جیسے کہے یہ زمین میری صدقہ موقوفہ دائمی ہے مساکین پر یا اور کچھ اس کے مانند کہے اور

فضائل اس کے بے شمار ہیں۔ چنانچہ اسی میں ہے کہ وہ حدیث جو بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مذکور ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے سات باغ مدینہ میں وقف فرمائے اور ابراہیم علیہ السلام کے اوقاف اب تک باقی ہیں۔ اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوقاف مشہور ہیں۔ كذافي ترجمه درالمختار مع تقديم وتاخير وزيادة يسيرة.

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَجْمَاءِ جُرْحُهَا جُبَارٌ

اس بیان میں کہ اگر جانور کسی کو زخمی کر دے تو اس کا قصاص نہیں

(۱۳۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). (صحيح) الروض النضير (۱۱۰۶، ۱۱۱٤) ارواء الغليل (۸۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانور یعنی گائے بیل وغیرہ کے مارنے کا کچھ بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں مر جائے یا دب جائے تو کھودوانے والے پر کچھ بدلہ نہیں اور کان کھودوانے والے پر بھی کچھ بدلا نہیں یعنی اگر کوئی کان کھودنے میں چوٹ کھا جائے یا مر جائے تو کھودوانے والے پر الزام نہیں۔ اور دفینہ میں سے اہل جاہلیت کے پانچواں حصہ خیرات دینا ضرور ہے۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ روایت کی ہم سے انصاری انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے کہا انہوں نے کہ کہا مالک بن انس نے کہ نبی ﷺ نے جو فرمایا اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر جانور کسی کو مارے یا زخمی کرے تو وہ ہدر ہے یعنی اس میں کوئی قصاص نہیں دیت واجب نہیں ہوتی ہے اور بعض علماء نے اس کی تفسیر کی ہے کہ عجماء وہ جانور ہے کہ بھاگا ہوا اپنے صاحب کے پاس سے اور اس کے بھاگنے کی حالت میں جو چوٹ چپیٹ لگ جائے اس کے صاحب پر کچھ تاوان نہیں اور المعدن جبار کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کان کھدوائے اور کوئی آدمی اس پر گر پڑے تو اس کھدوانے والے پر کوئی تاوان نہیں اور ایسا ہی کنواں ہے کہ جب اس کو اب کوئی شخص مسافروں وغیرہ کے واسطے کھدوائے اور کوئی اس میں گر پڑے تو اس پر بھی تاوان نہیں اور یہ جو فرمایا کہ رکاز میں پانچواں حصہ ہے رکاز وہ دفینہ ہے جو ایام جاہلیت کا ہو سو پس جو شخص کہ پائے اس کو پانچواں حصہ سلطان کو ادا کرے یعنی بیت المال میں دے اور جو باقی رہے وہ پانے والے کا ہے۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

ویران زمین آباد کرنے کے بیان میں

(۱۳۷۸) **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**مَنْ أَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ**)).
(صحيح) (الارواء : ۱۵۲۰)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جس نے آباد کیا کسی خراب زمین کو جو کسی کے ملک نہ ہو تو وہ زمین اسی کی ہے اور ظالم کے درخت بونے سے کچھ ظالم[1] کا حق ثابت نہیں ہوتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۳۷۹) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**مَنْ أَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ**)).
(صحيح) (الارواء : ۱۵۵۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے آباد کیا زمین خراب کو جو کسی کے ملک میں نہ تھی پس وہ زمین اسی کی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو بعض نے ہشام سے جو بیٹے عروہ کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور یہ سب کہتے ہیں کہ آباد کرنا زمین کا بغیر حکم سلطان کے جائز ہے یعنی سلطان کی اجازت کچھ ضرور نہیں۔ اور بعض نے کہا کہ سلطان کی اجازت کے بغیر جائز نہیں کسی زمین غیر مملوک ویران کا آباد کرنا اور اول قول اصح ہے اور اس باب میں جابر اور عمر بن عوف مزنی سے جو دادا ہیں کثیر کے اور سمرہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے کہا پوچھا میں نے ابوالولید طیالسی سے مطلب اس حدیث کا لیس لعرق ظالم حق سو فرمایا انہوں نے کہا عرق ظالم سے مراد غاصب ہے کہ زبردستی جو چیز اس کی نہیں ہے وہ لے لیوے۔ ابوموسیٰ نے کہا میں نے کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو غیر کے مملوک زمین میں درخت بوئے تو انہوں نے کہا وہی تو ہے۔ مترجم کہتا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسی کے۔ ملک پر اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سے یا زراعت سے یا درخت باغات لگانے سے یا پن چکی وغیرہ بنانے سے۔ امام اعظم کے نزدیک اس کے آباد کرنے کو اذن لینا امام سے شرط ہے۔ اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک اذن کچھ ضرور نہیں دونوں کی دلیل یہی حدیث ہے جو گزری امام کہتے ہیں آپ نے فرمایا جو زمین موات کو آباد کرے وہ اس کی ہے یہی اذن ہے۔ صاحبین کہتے ہیں آپ نے کچھ اذن کی قید نہیں لگائی اس لیے اذن کچھ ضروری نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

---

[1] ظالم وہی ہے جو غیر کی مملوک زمین میں بغیر اجازت مالک کے کچھ بوئے تو اس کا کچھ حق نہیں ہے بلکہ وہ جو بویا زمین کا مالک لے لے گا۔

۳۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

جاگیر دینے کے بیان میں

(۱۳۸۰) عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ، فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ : أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ ؟ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ : فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ : وَسَأَلَهُ عَنْ مَا يُحْمٰى مِنَ الْأَرَاكِ ؟ قَالَ : ((مَالَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْإِبِلِ)). فَاَقَرَّ بِهِ قُتَيْبَةُ، وَقَالَ : نَعَمْ.

(حسن) التعليق على الروضة النديه (۲/۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ابیض بن حمال سے کہ انہوں نے پیام بھیجا رسول اللہ ﷺ کی طرف کہ مقطع دیں ان کو نمک کی کان، سو آپ ﷺ نے دیا ان کو پھر جب اس نے پیٹھ پھیری یعنی جو پیغام لایا تھا تو ایک شخص نے عرض کیا کیسی چیز آپ ﷺ نے دے دی مقطع میں بے شک آپ ﷺ نے مقطع میں دیا ایسا پانی جو کبھی موقوف اور بند نہیں ہوتا یعنی اس سے بے حد نمک نکلتا ہے۔ کہا راوی نے پھر پھیر لیا اس کو آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے اور سوال کیا رسول ابیض نے آنحضرت ﷺ سے کہ کون سی زمین گھیری جائے پیلوں کے درختوں کی یعنی بطریق رمنہ کے۔ فرمایا آپ ﷺ نے وہ کہ نہ پہونچے اس کو پاؤں اونٹوں کے کہا ترمذی نے جب سنائی میں نے یہ حدیث قتیبہ کو تو انہوں نے اقرار کیا اس کا اور کہا ہاں روایت کی ہے مجھ سے محمد بن یحییٰ نے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے جو بیٹے ہیں ابوعمر کے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن قیس آربی سے اسی کی مانند۔ اور اس باب میں وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابیض کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ ہم جائز جانتے ہیں مقطع یعنی جاگیر کا دینا امام کو یعنی جس کو مناسب جانے جاگیر دے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو جب ایک حکم میں کچھ نقصان نظر آئے تو اس سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ پہنچے پیر اونٹوں کے یعنی عمارات سے اور چراگاہ سے دور ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۳۸۱) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ.

(صحيح) (التعليق على الروضة الندية : ۲/۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے جاگیر دی ان کو ایک زمین حضر موت میں۔

فائدہ : کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے نضر نے انہوں نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اس میں ان لفظوں کو وبعث معها معاوية ليقطعها اياه یعنی اور بھیجا آنحضرت ﷺ نے وائل کے ساتھ معاویہ کو تا کہ دے آویں وہ زمین یعنی ماپ دیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

درخت لگانے کی فضیلت کے بیان میں

(١٣٨٢) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ، اَوْ بَهِيمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)). (اسناده صحيح) (سلسلة احاديث الصحيحة : ٧)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ درخت لگائے یا کھیت بوئے اور کھا جائے اس میں سے کوئی آدمی یا پرندہ چرندہ مگر اس بونے والے کو ثواب ہے صدقہ کا۔

فائدہ : اس باب میں ابوایوب اور ام مبشر اور جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُزَارَعَةِ

کھیتی باڑی کرنے کے بیان میں

(١٣٨٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٤٧١) الروض النضير (٤٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے عامل کیا اہل خیبر کو یعنی زمین دی ان کو اس اقرار پر کہ جو اس میں سے پیدا ہوا پھل ہوا یا غلہ اس میں سے آدھا تم لو یعنی حق السعی میں اور آدھا ہم کو دو۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے اس اقرار پر کہ آدھا زمین والے کا ہے اور آدھا بونے جوتنے والے کا یا ثلث یا ربع پر دے۔ اور اختیار کیا ہے بعض نے کہ تخم صاحب زمین دے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور مکروہ کہا بعض علماء نے اس مزارعت کو اور کہا پانی دینے میں کھجور کے ثلث یا ربع پر کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا۔ اور بعض نے کہا جو زمین سے پیدا ہو اس میں سے حصہ ٹھہرا کر زمین دینا درست نہیں جب تک کہ کرایہ زمین کا نقد یعنی روپیہ پیسہ سے نہ ٹھہرا لے یعنی یہ کہے کہ زمین میں نے اتنے روپیہ میں کرایہ پر تجھ کو دی پھر خواہ اس میں کچھ پیدا ہو یا نہ ہو۔

❀❀❀❀

(١٣٨٤) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا، إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِنَا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا أَوْ بِدَرَاهِمَ۔ وَقَالَ : ((**إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَزْرَعْهَا**)). (صحيح) (لكن ذكر الدراهم شاذ - الارواء : ٥/٢٩٨، ٣٠٠، غاية المرام : ٣٥٥)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایسے امر سے کہ ہم کو اس میں نفع تھا وہ یہ ہے کہ جب ہوتی ہم میں سے کسی کی زمین دیتا اس کو بعوض بعض خراج اس کے یا بدلے روپوں کے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب ہو تم میں سے کسی کی زمین تو مفت دے اپنے بھائی کو یا خود زراعت کرے یعنی کرایہ وغیرہ پر نہ دے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٣٨٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حرام نہیں کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے لیکن حکم کیا کہ نرمی کرے ایک دوسرے پر یعنی کرایہ میں تخفیف کرے یا بالکل نہ لے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ رافع کی حدیث میں اضطراب ہے کہ مروی ہے رافع بن خدیج سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچاؤں سے۔ اور مروی ہے ان سے وہ روایت کرتے ہیں ظہیر بن رافع سے اور وہ بھی ان کے ایک چچاؤں میں سے ہیں۔ اور مروی ہے یہ حدیث ان سے اسانید مختلف سے۔

ابواب الدیات

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ١٤) دیتوں کے بیان میں (التحفة ١٢)

مترجم کہتا ہے دیت وہ مال ہے کہ دیا جاتا ہے بدلے نفس کے قتل کرنے کے یا کسی عضو کے ضائع کرنے میں اور دیات اس کی جمع ہے اور دیت یا مغلظہ ہوتی ہے یا مخففہ، مغلظہ سو اونٹنیاں ہیں چار طرح کی پچیس بنت مخاض، پچیس بنت لبون، پچیس حقہ، پچیس جذعہ یہ امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نزدیک ہے۔ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دیت مغلظہ پچیس حقہ، تیس جذعہ، چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہوں اور دیت مغلظہ قتل شبہ عمد میں دینا پڑتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جو قائم مقام خطا کے ہو اور قتل سبب میں کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الدِّيَةِ : كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ؟

اس بیان میں کہ دیت میں کتنے اونٹ دیے جائیں

(١٣٨٦) عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ ابْنَةَ مَخَاضٍ، وَعِشْرِيْنَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُوْرًا، وَ عِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَ عِشْرِيْنَ جَذَعَةً، وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً. (ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٠٢٠) اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور مدلس راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے خشف بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا کی دیت میں بیس بنت مخاض اور بیس اونٹ نر بنی مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس جذعہ اور بیس حقہ۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابو ہشام رفاعی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مانند اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے یہ عبداللہ سے موقوفاً بھی اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اجماع ہے تمام علماء کا کہ دیت تحصیل کی جائے تین برس میں ہر سال میں ثلث دیت۔اور تجویز کیا کہ دیت قتل خطا کی عاقلہ یعنی عصبات قاتل پر ہے سو بعض نے کہا عاقلہ کہتے ہیں جو مرد کے عزیز وقریب ہوں باپ کی طرف سے یعنی رود ھیال کے لوگ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بعض نے کہا دیت مردوں پر ہے عورتوں اور لڑکوں پر نہیں اگر چہ عصبات ہوں اور ہر شخص اٹھائے یعنی متکفل ہو اس میں سے ربع دینار کا اور بعض نے نصف دینار تک کہا ہے سو اگر اس میں دیت پوری ہوگئی تو خیر نہیں تو نظر کی جائے اس قبیلہ اور خاندان سے قریب تر ہوں اور لازم کی جائے ان پر۔

❀❀❀❀

(۱۳۸۷) **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَآءِ الْمَقْتُولِ، فَإِنْ شَآءُوا قَتَلُوا وَ إِنْ شَآءَ وَأَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُونَ حِقَّةً وَ ثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَّأَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ)) وَذٰلِكَ لِتَشْدِيدِ الْعَقْلِ.** (حسن) ارواء الغلیل (۱۲۹۹)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے قتل کیا کسی کو قصداً تو وہ سپرد کر دیا جائے مقتول کے وارثوں کو چاہیں وہ اس کو قتل کریں اور چاہیں اس سے دیت لیں اور دیت کے تیس حقہ ہیں اور تیس جذعہ اور چالیس اونٹنیاں حاملہ اور جس پر وارث صلح کر لیں وہ ان کو دینا پڑے گا۔اور یہ دیت سخت ہے۔

فائدہ : حدیث عبداللہ بن عمرو کی یعنی جو مذکور ہوئی حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

اس بیان میں کہ دیت میں کتنے درہم دیے جائیں

(۱۳۸۸) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.** (ضعیف عند الالبانی) ارواء الغلیل (۲۲۴۵) اس میں محمد بن مسلم راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ نے مقرر کی دیت بارہ ہزار درہم۔

فائدہ : روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے جو بنی مخزوم کے قبیلے سے ہیں انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ ابن عباس سے روایت ہے اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام ہے اس سے اور کچھ زیادہ یعنی اس میں کچھ الفاظ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بڑھ کر ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کیا ہو اس نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مگر محمد بن مسلم نے اور اس حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے دیت تجویز کی ہے دس ہزار درہم۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور شافعی نے کہا میں دیت نہیں جانتا مگر اونٹوں سے اور وہ سو اونٹ ہیں۔

❀❀❀❀

(۱۳۸۹) عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ ـ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ـ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا. (ضعيف) [المصدر نفسه]

"ترجمہ: روایت ہے عکرمہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور ذکر نہیں کیا اس میں اس کا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام ہے اس سے اور کچھ زیادہ۔"

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُوضِحَةِ

ان زخموں کی دیت کے بیان میں جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے

(۱۳۹۰) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ)).

(حسن صحيح) ارواء الغليل (۲۲۸۵ـ ۲۲۸۸)

ترجمہ: روایت عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو زخم ایسے ہوں کہ اس میں ہڈیاں کھل گئی ہو تو اس میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ جو زخم ایسا ہو کہ اس میں ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ دیت ہیں۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت کے بیان میں

(۱۳۹۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَآءٌ عَشْرَةٌ مِنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ أُصْبَعٍ)). (صحیح) (الارواء : ۲۲۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دیت ہاتھ پیر کی انگلیوں کے برابر ہے دس اونٹ دیت میں ہر انگلی کے۔

فائدہ : اس باب میں ابو موسیٰ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے۔ بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

(۱۳۹۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَآءٌ)). يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

(صحيح) ارواء الغليل (۷/۳۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: یہ اور یہ دیت میں برابر ہے۔ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں کی دیت یکساں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے جاننا چاہیے کہ تمام انگلیوں میں دونوں ہاتھ کی یا دونوں پیر کی پوری دیت لازم آتی ہے۔ یعنی سو اونٹ اور ہر انگلی میں اس کا دسواں حصہ ہے یعنی دس اونٹ۔ اور چھنگلیاں انگوٹھے کے برابر ہے اگرچہ انگوٹھے میں دو ہی پورے ہیں اور چھنگلیا میں تین اور جب کہ ہر انگلی کے دس اونٹ ہوئے تو ہر پور میں انگلیوں کے دس اونٹ کی تہائی ہے اور انگوٹھے کے ہر پور میں پانچ اونٹ ہیں یعنی نصف دس کا کہ اس میں دو ہی پورے ہیں۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَفْوِ

معاف کر دینے کے بیان میں

(۱۳۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو السَّفَرِ قَالَ : دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! إِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّيْ۔ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : إِنَّا سَنُرْضِيْكَ وَأَلَحَّ الْآخَرُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ۔ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : شَأْنُكَ بِصَاحِبِكَ وَأَبُو الدَّرْدَآءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ۔ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَآءِ :

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُهُ۔ اُذُنَایَ وَ وَعَاهُ قَلْبِيْ۔ يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً)). فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ : سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ۔ قَالَ : فَاِنِّيْ أَذَرُهَا لَهٗ۔ قَالَ مُعَاوِيَةُ : لَاجَرَمَ لَا اُخَيِّبُكَ فَأَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ.

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم (۴۴۸۲) اس میں ابوالسفر کا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: ہم سے ہے ابوالسفر نے بیان کیا' کہا انہوں نے اکھاڑ ڈالا ایک مرد قریشی نے دانت ایک مرد انصاری کا، پس فریاد کی اس نے معاویہ سے یا امیر المؤمنین! اس نے اکھاڑ ڈالا دانت میرا، سو حضرت معاویہ نے فرمایا ہم تجھ کو راضی کر دیں گے، یعنی تیری داد دیں گے، اور دوسرے شخص نے یعنی قریشی نے منت سماجت کرنا شروع کی کہ تنگ کر دیا حضرت معاویہ کو، سو کہا معاویہ نے تیرا اختیار ہے تیرے صاحب کو یعنی وہ بخش دے چاہے انتقام لے۔ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے تھے، سو فرمایا ابوالدرداء نے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ: کوئی مرد ایسا نہیں کہ جس کو زخم لگے بدن میں سو صدقہ دے دے اس کو یعنی معاف کر دے اور انتقام اس کا نہ چاہے مگر بلند کرتا ہے اللہ بسبب اس کے اس کا ایک درجہ اور اتارتا ہے اس سے ایک گناہ۔ سو انصاری نے کہا تم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے؟ ابوالدرداء نے کہا ہاں سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا میرے دل نے۔ سو انصاری نے کہا میں معاف کر دیتا ہوں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مضائقہ نہیں مگر میں محروم نہ کروں گا تجھ کو۔ پھر حکم دیا اس کو کچھ مال دینے کا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابوالسفر کو ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کچھ سنا ہو ابوالدرداء سے، اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور ان کو ابن یحمد ثوری کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْمَنْ رُضِخَ رَأْسُهٗ بِصَخْرَةٍ

اس کے بیان میں جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو

(١٣٩٤) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ فَأَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ : فَأُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : ((مَنْ قَتَلَكِ؟ أَفُلَانٌ؟)) فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا : لَا۔ قَالَ : ((فَفُلَانٌ؟)) حَتّٰى سَمَّى الْيَهُوْدِيُّ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا : أَيْ نَعَمْ قَالَ : فَأُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضِخَ رَأْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (١٢٥٢) التعلیق علی التنکیل (٨٨/٢)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نکلی ایک لڑکی یعنی کہیں جانے کو اور اس کے بدن پر زیور تھے چاندی کے، سو پکڑ لیا اس کو ایک یہودی نے اور کچل دیا اس کا سر یعنی پتھر سے اور لے لیا جو زیور تھا اس کے بدن پر۔ کہا انس رضی اللہ عنہ نے سو لوگ اس تک پہنچ گئے کہ اس میں کچھ جان تھی سو لے آئے اس کو نبی ﷺ کے پاس، اور آپ ﷺ نے پوچھا کس نے مارا تم کو کیا فلاں شخص نے مارا اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے فلاں نے مارا اس نے کہا نہیں یہاں تک کہ نام لیا آپ ﷺ نے یہودی کا تو اس نے کہا ہاں اسی نے مارا۔ کہا انس رضی اللہ عنہ نے پھر وہ پکڑا گیا اور اقرار کیا اس نے اس کے مارنے کا، سو حکم کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور کچلا گیا اس کا سر دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض علماء نے کہا قصاص نہیں مگر جب تلوار سے مارے۔ مترجم کہتا ہے قتل کی پانچ قسمیں ہیں ❶ عمد ❷ شبہ عمد ❸ خطا ❹ جاری مجرا ❺ قتل سبب۔ قتل عمد: یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ عضو جدا ہو جائے خواہ وہ ہتھیار کی قسم سے ہو یا تیز چیز مثل پتھر یا لکڑی یا کھپانچ یا شعلہ آگ کا ہو، اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ غالبًا اس سے قتل کیا جاتا ہو اور اس قتل سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور قصاص لازم آتا ہے فقط مگر یہ کہ معاف کر دیں یا وارث راضی ہو جائیں دیت پر اور اس پر کفارہ نہیں، اور اوپر کی حدیث میں جو قصاص مذکور ہوا تو اس قسم کا تھا امام اعظم کے قول کے مطابق کہ یقین ہے کہ اس نے بڑے پتھر سے سر کچلا ہوگا۔ اور یہ شبہ عمد: یہ ہے کہ قصداً مارے سوا ان چیزوں کے جو ذکر ہوئیں اور چیزوں سے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے جس کا بیان ابتدائے باب میں گزرا نہ قصاص مگر اس میں بھی جان سے مارنے سے کم میں یعنی زخمی کرنے میں قصاص آتا ہے اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں: ایک خطا قصد میں ہوتی ہے۔ جیسے ایک شخص کو تیر مارا شکار سمجھ کر یا حربی کافر گمان کر کے اور حقیقت میں وہ مسلمان تھا۔ اور دوسرے خطا فعل میں ہوتی ہے یعنی وہ یہ کہ تیر مارتا تھا نشانہ پر مگر لگ گیا ایک آدمی کے۔ اور جاری مجری خطا کی: یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا کود پڑا کسی پر اور اس کو مار ڈالا ان دونوں میں یعنی قتل خطا اور جاری مجرا خطا میں کفارہ بھی لازم آتا ہے، اور دیت عاقلہ پر اور گناہ بھی ہوتا ہے بسبب ترک اختیار کے۔ اور قتل کے سبب یہ ہے: کہ ایک شخص نے کنواں کھدوایا یا کوئی پتھر رکھا غیر کے، ملک میں بغیر اس کے اذن کے اور اس سے کوئی آدمی ہلاک ہو گیا یعنی کنویں میں گر کر مر گیا، ٹھوکر لگی اس پتھر کی اور مر گیا، سو اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمیں جو کہ قتل کی پہلے مذکور ہوئیں اس سے محروم ہوتا ہے قاتل میراث سے مقتول کے، اور پانچویں قسم سے قتل کے محروم نہیں ہوتا کذافی شرح مشکوٰۃ۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

مومن کے قتل پر سخت وعید کے بیان میں

(۱۳۹۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ)).

(اسناده صحيح) (غاية المرام : ٤٣٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک ساری دنیا کا مٹ جانا کمتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مرد مومن کے قتل سے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن شعبہ نے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اسی کے مانند۔ اور مرفوع نہیں کیا اس حدیث کو اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن عدی کی روایت سے اور اس باب میں سعد اور ابن عباس اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی اسی طرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلی بن عطاء سے موقوفاً اور یہ زیادہ صحیح ہے مرفوع روایت سے۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ: الْحُكْمِ فِي الدِّمَآءِ

خون کے فیصلے کے بیان میں

(۱۳۹۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٧٤٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پہلے جو فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں بندوں کے خون کا ہوگا۔

فائدہ : عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے مرفوعاً اور بعض نے اعمش سے روایت کی مگر مرفوع نہیں کیا اس کو۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہل جو حکم کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں تو بندوں کے خون کا۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہل جو حکم اور فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں تو بندوں کے خون کا ہوگا۔

❀❀❀❀

(۱۳۹۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَآءِ)).
(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۷۴۸)

ترجمہ: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جو فیصلہ کیا جائے گا (قیامت میں) بندوں کے درمیان تو وہ خون کا ہوگا۔

(۱۳۹۸) عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ : ثَنَا أَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَآءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ)). (صحيح عند الالبانی) (الروض النضير : ۹۲۵، التعليق الرغيب : ۲۰۲/۳) بعض محققین کہتے ہیں اس میں یزید الرقاشی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے یزید رقاشی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالحکم بجلی نے کہا سنا میں نے ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے دونوں ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمام لوگ آسمان و زمین کے شریک ہو جائیں ایک مؤمن کے خون میں تو سب کو اوندھا ڈال دے اللہ تعالیٰ دوزخ میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُ مِنْهُ أَمْ لَا ؟

اس بیان میں کہ جو اپنے بیٹے کو قتل کردے تو وہ قصاص میں مارا جائے یا نہیں؟

(۱۳۹۹) عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقِيْدُ الْأَبَ مِنِ ابْنِهِ وَلَا يُقِيْدُ الْإِبْنَ مِنْ أَبِيْهِ.
(اسنادہ ضعیف) (الارواء : ۲۷۲/۷) اس میں مثنیٰ بن صباح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس تو وہ قصاص دلواتے تھے باپ کو بیٹے سے اور نہیں قصاص دلواتے تھے بیٹے کو باپ سے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔ اور روایت کی ہے اسماعیل بن عیاش نے مثنیٰ بن صباح سے اور مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابوخالد الاحمر سے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بھی۔ اور اس روایت میں اضطراب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب مار ڈالے باپ اپنے بیٹے کو تو وہ اُس کے عوض میں قتل نہ کیا جائے اور جو زنا کی تہمت لگائے اپنے بیٹے کو تو باپ پر حد قذف بھی ماری نہ جائے۔

(١٤٠٠) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)).

(صحيح عند الالبانى) إرواء الغليل (٢٢١٤) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حجاج بن ارطاۃ مدلس اور ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جائے باپ بیٹے کے۔

❀❀❀❀

(١٤٠١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)).

(حسن عند الالبانى) ارواء الغليل (٢٣٢٧'٢٧١/٧) بعض محققین کہتے ہیں اس میں اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: نہ ماری جائیں حدیں مسجدوں میں، اور نہ مارا جائے کوئی باپ بدلے میں بیٹے کے۔

فائدہ : اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے اس اسناد سے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے۔ اور اسماعیل بن مسلم مکی میں کلام کیا ہے بعض علماء نے ان میں بسبب قلت حافظہ کے۔

❀❀❀❀

١٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ

تین صورتوں کے علاوہ مسلمان کا خون حلال نہیں

(١٤٠٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ : الثَّيِّبُ الزَّانِيْ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢١٩٦) ظلال الجنة (٦٠)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے: حلال نہیں خون کرنا کسی کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میں پیغامبر ہوں اس کا مگر تین سببوں سے: ایک تو شادی شدہ زنا کرنے والے کا، اسے رجم ضرور ہے، اور دوسرے قاتل کا بعوض مقتول کے تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین اسلام کو اور جدا ہونے والا جماعت سے اہل اسلام کے۔

فائدہ : اس باب میں عثمان رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَن يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدًا

ذمی کو قتل کرنے والے کے بیان میں

(۱۴۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِداً لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)).

(صحيح) التعليق الرغيب (٤/ ٤٠) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: آگاہ ہو کہ جس نے مار ڈالا ذمی کو کہ اس کو پناہ تھی اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی تو اس نے توڑ ڈالا اللہ کی پناہ کو، اور نہ سونگھے گا وہ خوشبو جنت کی کہ آتی ہے میدان قیامت میں ستر برس کی راہ سے۔
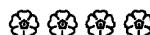
فائدہ: اس باب میں ابو بکرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۴۰۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

(ضعيف الاسناد) اس میں ابوسعد قابل حجت نہیں اور ابوبکر بن عیاش ضعیف اور مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے دیت دلوائی کی عامر کے دو شخصوں کی جو مقتول ہوئے تھے مسلمانوں کی دیت کے برابر اور وہ دونوں ذمی تھے یعنی ان سے اقرار تھا صلح کا نبی ﷺ سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابوسعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

اس بیان میں کہ قصاص لینے اور معاف کرنے میں مقتول کے ولی کو اختیار ہے

(۱۴۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : ((وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرِيْنِ : إِمَّا اَنْ يَّعْفُوَ وَ اِمَّا أَنْ يَقْتُلَ)).

(صحيح) ارواء الغليل (٤/ ٢٤٩، ٧/ ٢٥٨، ٢١٩٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مکے پر تو کھڑے ہوئے

آنحضرت ﷺ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس کی اس پر پھر فرمایا جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس مقتول کے ولی کو دو باتوں کا اختیار ہے: یا عفو کر دے، یا قاتل کو قتل کرے۔ یعنی قصاص میں۔

فائدہ : اس باب میں وائل بن حجر اور انس اور ابو شریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀
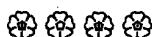
(١٤٠٦) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ. مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ. فَقَالَ: أُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَإِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِيْ وَلَا يُحِلُّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ إِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّيْ عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ : إِمَّا اَنْ يَّقْتُلُوْا اَوْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ)).

(صحيح) (الارواء : ٢٢٢٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو شریح کعبی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حرمت اور تعظیم و تکریم کی جگہ ٹھہرایا ہے مکہ کو اور نہیں ٹھہرایا اس کو حرمت کی جگہ لوگوں نے سو جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ شانہ پر اور پچھلے دن یعنی قیامت پر تو نہ بہائے اس میں خون یعنی کسی کو قتل نہ کرے اور نہ اکھاڑے اس میں کوئی درخت، سو کسی نے اگر اپنے لیے رخصت نکالی یعنی قتل وغیرہ کی اس دلیل سے کہ کہا اس نے رخصت دی تھی رسول اللہ ﷺ کو بھی یعنی پس مجھے بھی ویسی ہی رخصت ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک مجھے رخصت دی اللہ تعالیٰ نے اور کسی آدمی کو رخصت نہیں دی اور مجھ کو بھی رخصت دی او رحلال کیا قتل وقمع وہاں ایک گھڑی میں دن کی، پھر مکہ ایسا ہی حرام ہے قیامت کے دن تک، پھر تم نے اے گروہ بنی خزاعہ کے قتل کیا اس میں مرد کو بنی ہذیل سے اور میں اس کی دیت دلواتا ہوں، سو جس کا کوئی مارا جائے آج کے بعد اس کے لوگ اختیار رکھتے ہیں دو امروں کا یا قتل کریں قاتل کو قصاص میں یا دیت لیں۔

فائدہ : حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے شیبان نے بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابو کثیر سے اسی کے مثل۔ اور مروی ہے ابو شریح خزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ((مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَلَهُ اَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ)) یعنی: جس کا کوئی شخص مارا جائے تو اس کو اختیار ہے کہ قاتل کو قتل کرے یا معاف کر دے یا دیت لے۔ اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا۔ یعنی کہتے ہیں کہ ولی مقتول کو اختیار ہے چاہے قصاص لے۔ یا دیت لے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

(۱۴۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ إِلَى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : **((أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ))**، فَخَلَّى عَنْهُ الرَّجُلُ قَالَ : وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ : فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ قَالَ : فَكَانَ يُسَمّٰى : ذَا النِّسْعَةِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے مار ڈالا ایک شخص نے کہ کسی کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور سونپا گیا قاتل مقتول کے ولی کو، سو کہا قاتل نے یا رسول اللہ ﷺ! قسم ہے اللہ کی میں نے قصداً نہیں مارا اس کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آگاہ ہوا کہ اگر یہ سچا ہے اور پھر تو نے اس کو قصاص میں مارا تو داخل ہوگا تو دوزخ میں۔ پس چھوڑ دیا اس مرد نے یعنی ولی نے مقتول کے اس قاتل کو اور بندھا ہوا تھا ایک تسمے میں۔ کہا راوی نے پھر نکلا وہ قاتل کھینچتا ہوا اپنے تسمے کو اور نام ہو گیا اس کا ذا النسعۃ یعنی صاحب تسمے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

ہاتھ، پیر، ناک اور کان وغیرہ کاٹنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۴۰۸) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ : **((اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا))** وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل ۱۲۴۸، ۷/۲۹۲)

ترجمہ: روایت ہے سلیمان بن ابو بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا: رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی کو سردار کر کے کسی لشکر پر تو وصیت کرتے خاص اس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہوں ان سے نیکی کرنے کی اور فرماتے: جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اس سے جو انکار کرے اللہ کا، جہاد کرو اور غنیمت کے مال سے کچھ نہ چراؤ، اور عہد شکنی نہ کرو، اور کسی کے ہاتھ پیر ناک کان نہ کاٹو، اور کسی لڑکے نابالغ کو نہ مارو۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ اور ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور حرام کہا ہے علماء نے ہاتھ پیر ناک کاٹنے کو۔

❀❀❀❀
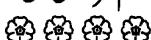
(١٤٠٩) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)).

(صحيح) إرواء الغليل (٢٢٣١) الروض النضير (٣٥٥) صحيح ابی داؤد (٢٥٠٦)

ترجمہ: روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے احسان کرنا ہر چیز پر پھر جب قتل کرو تو آسانی سے قتل کرو کہ جلد جان نکل جائے، اور جب ذبح کرو تو خوبی سے ذبح کرو اور تیز کر لے ہر کوئی تم میں سے اپنی چھری، یعنی ذبح کرتے وقت، اور راحت دے اپنے ذبیحہ کو۔ یعنی جلد تیز چھری سے ذبح کرے کہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوالاشعث کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٤ ۔ باب: ماجاء في دية الجنين

حمل گرادینے کی دیت کے بیان میں

(١٤١٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قَضٰى عَلَيْهِ : أَنُعْطِي مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ هٰذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلٰى فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٢٠٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے حمل گرانے والی کو ایک بردہ دینے کا اس عورت کو جس کا حمل گرا ہے، بردہ غلام ہو یا لونڈی، سو کہا اس نے جس پر حکم کیا آپ نے بردہ دینے کا کیا آپ دیت دلواتے ہیں اس کی جس نے پیا نہ کھایا نہ آواز دی نہ پکارا پیدا ہوتے وقت سو ایسے کا خون تو ضائع ہے، یعنی اس کا بدلا کچھ نہ دینا چاہیے، سو فرمایا نبی ﷺ نے: یہ تو باتیں کرتا ہے شاعروں کی، ضرور جنین کی دیت میں ایک بردہ دینا چاہیے غلام ہو یا لونڈی۔

فائدہ: اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک۔ اور بعض نے کہا غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے یا مراد پانچ سو درہم ہیں۔ اور بعض نے کہا مراد گھوڑا ہے یا خچر۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٤١١) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : فِي الْجَنِينِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ وَجَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ .

(اسناده صحيح) (الارواء : ٢٢٠٦)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ دو عورتیں آپس میں سوتیں تھیں، سو مارا ایک نے دوسری کو ایک پتھر یا ایک میخ خیمہ کی پس گر گیا اس کے پیٹ کا بچہ، سو حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کے عوض میں ایک بردہ یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی، اور دلوایا وہ عورت کے عصبات سے۔

فائدہ: حسن نے کہا اور روایت کی ہم سے زید بن حباب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے یہی حدیث۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

اس بیان میں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے

(۱۴۱۲) عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا اَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَآءُ فِي بَيْضَآءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَاعَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ۔ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: فِيهَا الْعَقْلُ وَ فِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَّا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ.
(اسناده صحيح) ارواء الغليل (۲۲۰۹) سلسلة الاحاديث الضعية تحت الحديث (۴۶۰)

ترجمہ: روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ابو جحیفہ نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اے امیر المؤمنین! کوئی چیز تمہارے پاس سیاہی سے لکھی ہوئی ہے سفید کاغذ وغیرہ پر سوا کتاب اللہ یعنی قرآن کے؟ انہوں نے کہا: قسم ہے اس اللہ کی جس نے چیر نکالا دانے کو اور پیدا کر دیا روحوں کو میں نہیں جانتا کچھ مگر جو سمجھ اللہ تعالیٰ نصیب کرے کسی مرد مسلمان کو قرآن کے سمجھنے کی اور جو اس صحیفے میں ہے۔ میں نے کہا کیا ہے اس صحیفے میں؟ کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے: اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ نہ مارا جائے کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں نہ قتل کیا جائے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں۔ اور بعض علماء نے کہا مسلمان قتل کیا جائے قصاص میں ذمی کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْكُفَّارِ

کافروں کی دیت کے بیان میں

(۱۴۱۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ))،

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ)).

(اسناده حسن صحيح) ارواء الغليل (٢٢٠٨)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ نہ قتل کیا جائے کوئی مسلمان قصاص میں کسی کافر کے۔ اور اسی سند سے یہ بھی حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دیت کافر کی برابر ہے آدھی دیت مسلمان کے۔

فائدہ: اور اختلاف ہے علماء کا یہود اور نصاریٰ کی دیت میں۔ سو بعض علماء کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی ﷺ سے۔ اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی آدھی دیت کے برابر ہے۔ اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم ہے اور اسی کے قائل ہیں امام مالک اور امام شافعی اور اسحاق۔ اور کہا بعض علماء نے: دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

١٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

اس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مار ڈالے

(١٤١٤) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ)).

(ضعيف عند الالبانی) تخريج مشكاة المصابيح (٣٤٧٣) اس میں قتادہ اور حسن بصری دونوں مدلس راوی ہیں بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قتل کیا اپنے غلام کو ہم بھی اس کو قتل کریں گے اور جس نے ناک کان کاٹی اپنے غلام کی ہم بھی اس کی ناک کان کاٹیں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور بعض علمائے تابعین کا یہی مذہب ہے انہیں میں ہیں ابراہیم نخعی۔ اور بعض نے کہا حر اور عبد میں قصاص نہیں جان کے مارنے میں نہ زخمی کرنے میں۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح کا۔ اور بعض نے کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اس کے عوض میں نہ مارا جائے اور جب کسی غیر کے غلام کو قتل کرے تو اس کے عوض میں مارا جائے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

١٨ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمَرْأَةِ هَلْ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

اس بیان میں کہ کیا عورت کو اپنے شوہر کی دیت میں سے ورثہ ملے گا؟

(١٤١٥) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ : الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

شَيْئًا۔ حَتّٰى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا. (صحيح) صحيح ابی داؤد ارواء الغليل (٢٦٤٩۔ (٢٥٩٩۔ ٢٦٠٠) التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے، اور وارث نہیں ہوتی عورت اپنے ورثہ کی دیت سے کسی شے کی۔ یہاں تک کہ خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خط لکھا کہ ورثہ دو اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❀❀❀❀
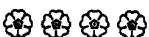
١٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِصَاصِ

قصاص کے بیان میں

(١٤١٦) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ : ((**يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ**)) ؛ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ﴾ [المائدة : ٤٥] (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے کاٹ کھایا ہاتھ ایک مرد کا تو کھینچا اس نے اپنا ہاتھ پس گر گئے اگلے دو دانت کاٹنے والے کے، سو جھگڑتے ہوئے وہ نبی ﷺ کے پاس آئے، سو فرمایا آپ ﷺ نے کاٹ کھاتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو جیسا کاٹتا ہے اونٹ، نہیں ہے دیت تیرے لیے یعنی گرے ہوئے دانتوں کی۔ سو اتاری اللہ نے یہ آیت [والجروح قصاص] یعنی زخموں کا بدلہ دینا چاہیے۔

فائدہ: اس باب میں یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں۔ حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

اس بیان میں کہ جس پر قتل وغیرہ کی تہمت ہو اسے قید کرنا چاہیے

(١٤١٧) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ.

(حسن) (المشكاة : ٣٧٨٥)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ قید کیا نبی ﷺ نے ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب سے پھر چھوڑ دیا اس کو ثبوت براءت کے بعد۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث بہز کی جو مروی ہے ان کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے دادا سے حسن ہے۔ اور مروی ہے اسماعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس سے دراز تر ہے۔

❁❁❁❁

٢١۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

اس بیان میں کہ جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے

(١٤١٨) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

(اسناده صحيح) احكام الجنائز (ص ٤٢ و ٤١) ارواء لغليل (٧٠٨) تخريج مشكاة المصابيح (٣٥٢٩) الروض النضير (٣٢٩، ٥٨٦)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جو مارا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالعزیز بن عبدالمطلب نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جو قتل کیا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس کی کہ آدمی لڑے اپنی جان و مال بچانے کے لیے۔ ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچانے کو لڑے اگرچہ دو درہم ہوں۔ یہی مذہب ہے جمہور اہل علم کا۔

❁❁❁❁

(١٤١٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

(اسناده صحيح) (الاحكام: ٤١، الارواء: ١٥٢٨)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا: جو قتل کیا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

❀❀❀❀

(۱٤۲۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ۔ قَالَ سُفْیَانُ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ خَیْرًا۔ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یقول : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ اُرِیْدَ مَالُهٗ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِیْدٌ)). (صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے (کہا سفیان نے اور تعریف کی ان کی بہت سی عبداللہ نے) کہا ابراہیم نے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کا مال کوئی ناحق چھیننے کا ارادہ کرے اور وہ لڑے اور مارا جائے تو شہید ہے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی روایت کے۔

❀❀❀❀
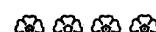
(۱٤۲۱) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ)).

(صحیح) (الاحکام : ٤۲)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو مارا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنی جان بچانے کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے دین کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے گھر والوں کو بچانے کے لیے وہ شہید ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ابراہیم بن سعد سے اسی کے مانند۔ اور یعقوب، ابراہیم کے بیٹے ہیں وہ سعد کے بیٹے ہیں وہ عبدالرحمٰن کے بیٹے وہ عوف زہری کے بیٹے۔

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت کے بیان میں

مترجم کہتا ہے: قسامت بـالـفـتـح لغت میں مصدر ہے قسم کی مانند یعنی قسم کھانا خواہ ایک آدمی قسم کھائے یا زیادہ اور اصطلاح شرع میں قسم ہے اللہ کے نام کی سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص شخص پر بنا بر وجہ مخصوص کے۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب کوئی مقتول کسی محلّہ یا قریہ میں یا اس کے متصل ایسا پایا جائے کہ قاتل اس کا معلوم نہ ہو تو پچاس آدمیوں سے اس محلّہ کی قسم لی جائے کہ ہر ایک اس میں یوں کہے کہ واللہ میں نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ اس کا قاتل مجھے معلوم ہے۔ اور شرط قسامت یہ ہے کہ وہ قسم کھانے والے مرد عاقل بالغ آزاد ہوں، تو عورت اور مجنون اور صغیر اور غلام پر قسم لازم نہیں آتی، اور یہ بھی شرط ہے کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو اور حکم قسامت کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کے اندر اور مشروع ہونا قسامت کا ثابت ہے احادیث صحیح اور اجماع سے۔ كذافي الطحطاوي مختصراً.

❀❀❀❀

(١٤٢٢) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ إِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا قَدْ قُتِلَ فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَ حُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ۔ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**كَبِّرِ الْكُبْرَ**)) فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ : ((**أَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ**)) قَالُوْا : كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ : ((**فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا؟**))، قَالُوْا : وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطٰى عَقْلَهُ. (صحيح) ارواء الغليل (١٦٤٦)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے دونوں نے کہا کہ عبداللہ اور محیصہ دونوں نکلے سفر میں پھر جب پہنچے خیبر کو جدا ہو گئے وہ دونوں بعض راہوں میں وہاں کے، پھر محیصہ نے پایا عبداللہ بن سہل کو ایک جگہ مقتول قتل کیا تھا ان کو کسی نے، سو آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ بھی اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بھی اور عبدالرحمٰن بن سہل سب قوم میں چھوٹے تھے سو ارادہ کیا انہوں نے کلام کرنے کا یعنی اپنا حال اور دعویٰ بیان کرنے کا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بڑائی رکھو بڑے کی پس وہ چپ ہو رہے اور کلام کیا ان کے دونوں ساتھیوں نے یعنی حویصہ بن مسعود اور محیصہ نے پھر بولے عبدالرحمٰن بھی ان دونوں کے ساتھ، اور ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے قتل ہونا

عبدالرحمٰن بن سعد کا، سو کہا ان سے آپ ﷺ نے: کیا کھاتے ہو تم پچاس قسمیں یعنی اس مضمون کی کہ فلاں نے قتل کیا تا کہ مستحق ہو جاؤ تم صاحب اپنے کے، یا فرمایا: قتل اپنے کے۔ کہا انہوں نے ہم کیونکر قسمیں کھائیں کہ وہاں حاضر نہ تھے فرمایا آپ ﷺ نے پھر بری ہو جائیں گے تم سے یہود پچاس قسمیں کھا کر یعنی تمہاری تہمت سے پاک ہو جائیں گے۔ کہا انہوں نے کیونکر قبول کریں ہم قسمیں قوم کفار کی؟ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا یہ معاملہ، دے دی دیت اس کی یعنی بیت المال سے (اور ایک روایت میں ہے اپنے پاس سے)۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابوحثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا قسامت میں۔ اور تجویز کیا ہے بعض فقہائے مدینہ نے قصاص کو قسامت سے اور بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا اور واجب ہوتی ہے دیت۔

(المعجم ۱۵) حد اور سزاؤں کے بیان میں (التحفۃ ۱۳)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

ان کے بیان میں جن پر حد واجب نہیں

(۱۴۲۳) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ : عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ، وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ)).

(صحيح) إرواء الغليل (۲۹۷) تخريج مشكاة المصابيح (۳۲۸۷۔ ۳۲۸۸)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اٹھالیا گیا قلم تین شخصوں سے یعنی تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں: ایک سونے والا یہاں تک کہ جاگے، اور لڑکا یہاں تک کہ بالغ ہو، اور مجنون یہاں تک کہ اس کو عقل آئے۔

فائدہ : اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔ اور بعض لوگوں نے اس میں یہ کلمہ بھی ذکر کیا ہے وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ یعنی تکلیف شرعی نہیں لڑکے پر جب تک جوان نہ ہو۔ اور ہم نہیں جانتے کہ حسن نے کچھ سنا ہو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے۔ اور مروی ہے یہ

حدیث عطاء بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں ابوظبیان سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے اس کو اعمش سے انہوں نے ابوظبیان سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

❁❁❁❁

۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي دَرْءِ الْحُدُوْدِ

حدود ساقط کرنے کے بیان میں

(۱۴۲۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ادْرَأُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِيءَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِيءَ فِي الْعُقُوْبَةِ)).

(ضعیف) (المشكاة : ۳۵۷۰، الارواء : ۲۳۵۵) اس میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔ میزان الاعتدال (۴/۴۲۵) کتاب الضعفاء للبخاری (۴۱۵) تقریب (۷۷۱۶)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دفع کرو اور ٹالو[1] حدود کو مسلمانوں سے جہاں تک تم سے ہو سکے پھر اگر ہو سکے مجرم کی کوئی شکل رہائی کی تو چھوڑ دو اس کو اس لیے کہ امام خطا کار کو اگر بخش دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ خطا کار کو عذاب کرے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو۔ اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی محمد بن ربیع کی روایت سے کہ وہ یزید بن زیاد دمشقی سے روایت کرتے ہیں اور وہ زہری سے اور وہ عروہ سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے یزید بن زیاد سے اسی کے مانند اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ اور روایت وکیع کی صحیح تر ہے اور مروی ہے اسی کی مانند کئی صحابیوں سے نبی ﷺ کے کہ انہوں نے بھی اسی کی مانند کہا۔ اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں حدیث میں اور یزید بن ابی زیاد کوفی ان سے ثابت تر اور مقدم زیادہ ہیں۔

❁❁❁❁

[1] یعنی تعلیم وتلقین کرو کہ شاید تو دیوانہ ہوگیا ہے یا نشہ میں ہے یا زنا سے بوسہ وغیرہ مراد لیتا ہے۔

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمان کے عیب چھپانے کے بیان میں

(۱۴۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَّفَّسَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)). (اسنادہ صحیح) صحیح الترغیب (۱/۳۱/۶۸) التعلیق الرغیب (۱/۵۲) تخریج العلم (۱۱۳/۱۷) صحیح ابی داؤد (۱۳۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے کھول دی کوئی مصیبت دنیا کی کسی مسلمان سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایک مصیبت آخرت کی مصیبتوں سے، اور جو عیب چھپائے مسلمان کا، عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

فائدہ: اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابو عوانہ کی روایت کی مانند۔ اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے روایت پہنچی مجھ کو ابو صالح سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی ﷺ سے ابو عوانہ کی مانند۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اعمش سے یہی حدیث۔

❀❀❀❀

(۱۴۲۶) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). (اسنادہ صحیح) (الصحیحة : ۵۰۴)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان بھائی ہے مسلمان کا تو چاہیے کہ ظلم نہ کرے اور ہلاکت میں نہ ڈالے اس کو اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہے اور جس نے کھول دی کسی مسلمان سے کوئی سختی کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک سختی قیامت کے دن کی سختیوں میں سے، اور جس نے پردہ ڈھانپا یعنی عیب چھپایا کسی مسلمان کا، اللہ تعالیٰ پردہ ڈھانپ دے گا اس کا قیامت کے دن۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّلْقِيْنِ فِي الْحَدِّ

حدوں میں تلقین[1] کرنے کے بیان میں

(١٤٢٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ : ((أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ؟)) قَالَ : مَا بَلَغَكَ عَنِّيْ؟ قَالَ : ((بَلَغَنِيْ أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ)) قَالَ : نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ. (صحيح) (الإرواء : ٧/٣٥٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ماعز سے جو بیٹے مالک کے تھے: کیا سچ ہے: خبر تمہاری پہنچی ہے مجھ کو؟ پوچھا انہوں نے کیا خبر میری پہنچی ہے آپ کو؟ فرمایا آپ نے مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم نے زنا کیا فلانے قبیلے کی لونڈی سے انہوں نے کہا ہاں پھر اقرار کیا چار بار، سو حکم دیا آپ نے ان کو اور سنگسار کیے گئے وہ۔

فائدہ : اس باب میں سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ

اس بیان میں کہ جب معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو اس سے حد ساقط ہو جاتی ہے

(١٤٢٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَأَمَرَ بِهٖ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهٗ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهٗ بِهٖ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ)).

(حسن صحيح) ارواء الغليل (٨/٣٥٣) تخريج مشكاة المصابيح (٣٥٦٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے آئے ماعز اسلمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے زنا کیا ہے پس منہ پھیر لیا ان کی طرف سے آپ نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ زنا کیا ہے اس نے پھر منہ پھیر لیا ان کی طرف سے آپ نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بے شک اس نے زنا کیا ہے پھر حکم کیا

[1] یعنی جو اقرار زنا کرتا ہو اس کو ایسی باتیں سکھانا کہ حد اس پر واجب نہ ہو۔

آپ ﷺ نے چوتھی بار[1] پھر لے گئے ان کو پتھریلی زمین کی طرف پھر مارے گئے وہ پتھروں سے پھر جب ان کو پتھر لگے تو بھاگے دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ پہنچے ایک شخص کے نزدیک کہ اس کے پاس اونٹ کی ڈاڑھ کی ہڈی تھی، سو مارا ان کو اس سے اور مارا لوگوں نے بھی یہاں تک کہ وفات پائی، سو ذکر کیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ بھاگے تھے جب چوٹ کھائی انہوں نے پتھر کی اور مزہ چکھا موت کا، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہ چھوڑ دیا[2] تم نے اس کو یعنی جب وہ بھاگا تھا تو اس کو چھوڑ دینا لازم تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے جو بیٹے عبداللہ کے ہیں وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

(۱۴۲۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**أَبِكَ جُنُونٌ؟**)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((**أُحْصِنْتَ؟**)) قَالَ: نَعَمْ۔ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلّٰى. فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ۔ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرًا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. (صحیح) (الارواء : ۷/۳۵۳)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک شخص قبیلہ بنی اسلم کا آیا نبی ﷺ کے پاس اور اقرار کیا زنا کا اور منہ پھیر لیا آپ نے اس سے پھر اقرار کیا اس نے پھر منہ پھیر لیا آپ نے اس سے یہاں تک کہ گواہی دی اس نے اپنے اوپر چار بار سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تجھ کو جنون[3] ہے؟ اس نے کہا نہیں فرمایا آپ[4] ﷺ نے کیا تو محصن[5] ہو چکا ہے اس نے کہا ہاں سو حکم کیا اس کو پھر پتھر مارے گئے۔ اسے عیدگاہ[6] میں پھر جب لگے اس کو پتھر بھاگا وہ[7] پھر پکڑ لیا گیا اور پتھروں سے مارا گیا یہاں تک کہ مر گیا، سو فرمایا اس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے کلمہ خیر اور نماز جنازہ نہیں پڑھی اس پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ اقرار کرنے والا زنا کا جب اقرار کرے اپنی ذات پر زنا کا

---

۱ اسی سے حنفیہ کہتے ہیں چار بار اقرار چار مجلسوں میں ضرور ہے اور ان کے ہر بار پھر کر آنے سے چار مجلسیں بدل گئیں۔

۲ اس سے معلوم ہوا کہ جو اقرار زنا کا کرے وہ جب بھاگے تو چھوڑ دینا لازم ہے اس لیے کہ بھاگنا اس کے حق میں اپنے اقرار سے رجوع کرنا ہے اور جس پر گواہی سے زنا ثابت ہوا اور وہ بھاگے تو اس کو نہ چھوڑنا چاہیے۔

۲ کہ افشائے گناہ کرتا ہے اور اپنے قتل پر باعث ہوتا ہے توبہ کرنی چاہیے۔ اس میں اشارہ ہے کہ اقرار مجنون کا باطل ہے۔

۳ اس میں اشارہ ہے کہ امام پوچھ لیوے شرطیں رجم کی۔

۴ محصن وہ عاقل بالغ مسلمان ہے کہ وطی کر چکا ہو ساتھ نکاح صحیح کے۔

۵ یا جہاں نماز جنازہ پڑھتے ہوں۔

۶ نووی نے کہا کہ مرد کو کھڑا کر کے حد ماریں اور عورت کو بٹھا کر اور گڑھا کھودنا عورت کے لیے اور اس میں بٹھا کر حد مارنا جائز ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔

چار بارتو ماری جائے اس پر حد۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض علماء نے کہا جب ایک بار اقرار کرے تو اس پر حد ماری جائے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور دلیل ان کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو مرد جھگڑا لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس سو ایک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے بیٹے نے زنا کیا اس کی عورت سے، اور یہ حدیث بہت دراز ہے اور فرمایا یعنی اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے: صبح کو جا اے انیس اس عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے تو پتھر مار اس کو۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کرے تو پتھر مارنا یعنی اگر چار بار اقرار ضرور ہوتا تو آپ یہی فرماتے۔ مترجم کہتا ہے: جو شخص رجم سے مارا جائے اس پر نماز جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے اور بعض روایتوں میں آنحضرت ﷺ کا نماز پڑھنا بھی میا ہے اور بعض میں نہ پڑھنا بھی مروی ہے اور یہی وجہ اختلاف ہے۔ اور مکروہ جانا امام مالک نے۔ اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑھے اس پر امام اور اہل فضیلت۔ اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جائے اس پر اور ان پر جو اہل لا الہ الا اللہ ہیں اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسی طرح آیا ہے۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ شریف۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ أَنْ يَّشْفَعَ فِی الْحُدُوْدِ

اس بیان میں کہ حدود میں سفارش کرنا مکروہ ہے

(١٤٣٠) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا: مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟)) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَ أَيْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)). (صحیح) ارواء الغلیل (٢٣٩١)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ قریش کو فکر ہوئی ایک عورت مخزومیہ کی جس نے چوری کی تھی، سو کہنے لگے کون بات کرے رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کے لیے؟ سو کہا ان لوگوں نے کوئی جرأت رکھتا ہے اس امر کی مگر اسامہ بیٹے زید کے جو دوست ہیں رسول اللہ ﷺ کے۔ پھر شفاعت کی اسامہ نے آپ سے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا شفاعت کرتا ہے تو حد میں اللہ تعالیٰ کی حدوں سے؟ پھر کھڑے ہوئے آنحضرت ﷺ اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بے شک ہلاک ہوئے وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی شریف اس کو چھوڑ دیتے تھے اور جب چوری کرتا ان میں کوئی غریب قائم کرتے تھے اس پر حد اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے

تو بے شک کاٹوں میں ہاتھ اس کا۔

فائدہ : اس باب میں مسعود بن عجماء سے روایت ہے اور ان کو ابن اعجم بھی کہتے ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀
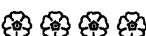
٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ تَحُقِيُقِ الرَّجُمِ

رجم کے ثابت ہونے کے بیان میں

(١٤٣١) عَنُ عُمَرَ بُنِ الُخَطَّابِ قَالَ : رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمَ أَبُوُبَكُرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوُلَا أَنِّيُ أَكُرَهُ أَنُ أَزِيُدَ فِيُ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الُمُصُحَفِ فَإِنِّيُ قَدُ خَشِيُتُ أَنُ يَجِيُءَ أَقُوَامٌ فَلَا يَجِدُوُنَهُ فِيُ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكُفُرُوُنَ بِهِ. (صحيح) (الارواء : ٨/٥٠٤)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا رجم کیا رسول اللہ ﷺ نے اور رجم کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور رجم کیا میں نے یعنی زانی محصن کو، اور اگر میں مکروہ نہ جانتا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ زیادہ کرنے کے تو لکھ دیتا رجم کی آیت میں اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آئیں کچھ قومیں اور نہ پاویں رجم کو کتاب اللہ میں پس منکر ہو جائیں اس سے۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمر رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

(١٤٣٢) عَنُ عُمَرَ بُنِ الُخَطَّابِ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالُحَقِّ وَأَنُزَلَ عَلَيُهِ الُكِتَابَ وَكَانَ فِيُمَا أَنُزَلَ عَلَيُهِ آيَةُ الرَّجُمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : وَرَجَمُنَا بَعُدَهُ وَإِنِّيُ خَائِفٌ أَنُ يَطُوُلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُوُلَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ الرَّجُمَ فِيُ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوُا بِتَرُكِ فَرِيُضَةٍ أَنُزَلَهَا اللّٰهُ۔ أَلَا وَ إِنَّ الرَّجُمَ حَقٌّ عَلٰى مَنُ زَنٰى إِذَا أُحُصِنَ وَقَامَتِ الُبَيِّنَةُ، أَوُ كَانَ حَمُلٌ أَوِ الاعُتِرَافُ. (صحيح) ارواء الغليل (٢٣٣٨)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ نے بھیجا محمد ﷺ کو حق کے ساتھ اور اتاری ان پر کتاب اور اس میں جو اتارا ان پر آیت رجم بھی تھی اور رجم کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اور رجم کیا ہے ہم نے ان کے بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ جب زمانہ دراز لوگوں پر گزر جائے تو کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم تو آیت رجم کی نہیں پاتے کتاب میں اللہ

تعالیٰ کے اور گمراہ ہو جائیں ایسے فرض چھوڑ دینے کے سبب سے کہ اس کو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے، آگاہ ہو کہ بے شک رجم ضرور ہے اس پر جو زنا کرے جب وہ محصن ہو اور جو کھڑا ہو جائیں اس پر گواہ یا ہوئے حمل یعنی اس عورت کو کہ جس کا شوہر نہ ہو یا خود وہ اقرار کرلے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

اس بیان میں کہ رجم صرف شادی شدہ پر ہے

(١٤٣٣) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ : أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَمَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ : أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِّي فَأَتَكَلَّمَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، الْمِأَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا**)) فَغَدٰى عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. (صحيح) ارواء الغليل (١٤٦٤)

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ سنا انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے کہ وہ سب تھے نبی ﷺ کے پاس کہ آئے دو مرد لڑتے ہوئے اور کھڑا ہوا ایک آپ کے پاس ان میں سے اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں میں آپ کو یا رسول اللہ ﷺ اس بات پر کہ فیصلہ کرو آپ ہمارے بیچ میں کتاب اللہ کے موافق، اور بول اٹھا مدعی اس کا اور وہ تھا اس سے زیادہ سمجھدار ہاں یا رسول اللہ ﷺ فیصلہ کیجیے ہمارے بیچ میں موافق کتاب اللہ کے اجازت دیجیے مجھ کو کہ میں بیان کروں، بے شک میرا بیٹا مزدوری کرتا تھا اس کے یہاں تو زنا کیا اس کی بیوی کے ساتھ، سو خبر دی مجھ کو لوگوں نے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے، سو بدلہ دیا میں نے اس کا سو بکریاں اور ایک غلام پھر ملا میں کئی لوگوں سے جو اہل علم تھے، سو کہا انہوں نے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے باہر نکال دینا اور رجم تو اس کی بیوی پر ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک حکم کروں گا تمہارے درمیان موافق

کتاب اللہ کے: سو بکریاں اور غلام تو اپنا پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے نکال دینا او رصبح کو جا تو اے انیس اس کی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو رجم کر اس کو۔ پھر صبح کو گئے وہ اس عورت کے پاس اور اقرار کیا اس نے زنا کا اور پتھر مارے اس کو۔

روایت کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے معنوں کی مانند۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مالک کی حدیث کے ہم معنی۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکر اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہ اور ابو سعید اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمہ بن محبق اور ابو برزہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں ابو ہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی ہے اسی اسناد سے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: ((إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا فَإِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ)) ''یعنی جب زنا کرے لونڈی تو کوڑے مارو اس کو پھر اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگر چہ وہ ایک ضفیر کے عوض میں بکے'' اور ضفیر بالوں کی رسی کو کہتے ہیں۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے کہ انہوں نے کہا ہم تھے نبی ﷺ کے پاس۔ ایسے ہی روایت کی ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد اور شبل سے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث میں وہم کیا ہے اس میں سفیان بن عیینہ نے شریک کر دیا ایک حدیث کے لفظوں کو دوسری حدیث میں صحیح وہی ہے جو روایت کی زبیدی اور یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ''جب زنا کیا لونڈی نے'' آخر حدیث تک۔ اور زہری نے جو روایت کی ہے عبید اللہ سے انہوں نے شبل بن خالد سے انہوں نے عبد اللہ بن مالک سے جو بنی اوس کے قبیلے سے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ: ''جب زنا کرے لونڈی'' آخر حدیث تک۔ اور یہ صحیح ہے اہل حدیث کے نزدیک اور شبل بن خالد نے نہیں پایا نبی ﷺ کو۔ اور روایت کی ہے شبل نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح ہے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور مروی ہے ان سے کہ انہوں نے کہا روایت ہے شبل بن سے اور وہ خطا ہے حقیقت میں ان کا نام شبل بن خالد ہے، اور ان کو شبل بن خلید بھی کہتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٤٣٤) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا: الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ)).

(صحيح) ارواء الغليل (٢٣٤١)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لے لو مجھ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی یہ سبیل کردی ہے کہ جب زنا کرے ثیب ثیب سے تو سو کوڑے مارنا ہے، پھر پتھروں سے مار ڈالنا اور بکر جو بکر سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال وطن سے نکال دینا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ کے نزدیک انہیں میں ہیں علی بن ابی طالب اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود وغیرہم کہ کہتے ہیں ثیب یعنی محصن پہلے کوڑے کھائے بعد رجم کیا جائے۔ اور اسی طرف گئے ہیں بعض علماء۔ اور یہی قول ہے اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ نے کہا انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر وغیرہما کہ محصن زانی پر فقط رجم ہے کوڑے مارنا کچھ ضرور نہیں۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے اسی کے مانند کئی حدیثوں میں ماعز رضی اللہ عنہ کے قصہ وغیرہ میں کہ آپ نے حکم کیا فقط رجم کا اور نہیں حکم کیا کوڑے مارنے کا رجم سے پیشتر اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا۔

❀❀❀❀

٩۔ باب: منه

دوسرا باب اسی بیان میں

(١٤٣٥) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالزِّنٰى وَقَالَتْ : إِنِّي حُبْلٰى. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ : ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْبِرْنِيْ)). فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا؟! فَقَالَ : ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٢٣٣)

ترجمہ: روایت عمران بن حصین سے کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا نبی ﷺ کے نزدیک زنا کا اور عرض کیا کہ میں حاملہ ہوں، سو بلایا نبی ﷺ نے اس کے ولی کو اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ پھر جب یہ جن لے اپنا بچہ تب خبر دینا مجھ کو اس نے ایسا ہی کیا پس حکم دیا آپ نے کہ باندھے گئے اس پر کپڑے اس کے پھر حکم کیا آپ ﷺ نے اس پر پتھر مارنے کا سو پتھروں

سے ماری گئی پھر نماز جنازہ پڑھی آپ نے اس پر، کہا ان سے عمر بن خطاب نے یا رسول اللہ ﷺ! پتھروں سے مارا اس کو پھر نماز پڑھتے ہیں آپ اس پر؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے ایسی قبول ہوئی اس کی توبہ اگر تقسیم کی جائے ستر شخصوں پر اہل مدینہ کے تو سب کو پہنچ جائے۔ یعنی سب اس کے سبب سے بخش دیئے جائیں اور اس سے بہتر تو کوئی چیز پاتا ہے کہ اس نے اپنی جان دے دی اللہ کی راہ میں۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ رجم کے گنہگار پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ رَجْمِ أَهْلِ الْكِتٰبِ

اہل کتاب کو رجم کرنے کے بیان میں

(۱۴۳۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً. (صحيح) ارواء الغليل (۱۲۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو۔

فائدہ : اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شریک سے انہوں نے سماک سے جو بیٹے حرب کے ہیں انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور جابر اور ابن ابی اوفی اور عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے جابر بن سمرہ کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ جب مقدمہ اپنا پیش کریں یہود و نصاریٰ مسلمان حاکموں کے پاس تو ان حاکموں کو لازم ہے کہ فیصلہ کر دیں ان کا کتاب و سنت اور حکام مسلمین کے موافق۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا ان پر حد نہ ماری جائے زنا میں اور پہلا قول صحیح ہے یعنی حد مارنا چاہیے کتاب و سنت کے موافق۔

❀❀❀❀

(۱۴۳۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً. (صحيح)

ترجمہ: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو۔

❀❀❀❀
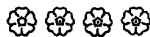
١١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّفْيِ

زانی کو جلاوطن کرنے کے بیان میں

(١٤٣٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ وَ غَرَّبَ وَاَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَ غَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَ غَرَّبَ.

(صحيح) (الارواء : ٢٣٤٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے زانی محصن کو سو کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا یعنی وطن سے نکال دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی غریب ہے۔ اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبداللہ بن ادریس سے اور مرفوع کیا اس کو۔ اور روایت کی بعض نے عبداللہ بن ادریس سے یہ حدیث انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث ابوسعید اشج نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے اور ایسی ہی مروی ہے یہ حدیث ابن ادریس کی روایت کے سوا جو عبیداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی کی مانند اور ایسی ہی روایت کی محمد بن اسحق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور نہیں ذکر کیا اس میں آپ کے کوڑے مارنے کا۔ اور جلاوطن کرنے کا اور صحیح روایت میں آیا ہے جلائے وطن کرنا رسول اللہ ﷺ کا زانی غیر محصن کو۔ روایت کیا ہے اس کو ابوہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہم نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نبی ﷺ کے انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور علی اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر رضی اللہ عنہم وغیرہم اور ایسا ہی مروی ہے کئی لوگوں سے فقہائے تابعین وغیرہ سے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٢ ـ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِأَهْلِهَا

اس بیان میں کہ حدود جن پر نافذ ہوں ان کے گناہ ہوں[1] کا کفارہ ہیں

(١٤٣٩) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((تُبَايِعُوْنِيْ عَلَى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا)) قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ : ((فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ

---

[1] یعنی آخرت میں پھر اس کا مواخذہ نہیں۔

ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُ)). (صحيح) (الارواء : ٢٣٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے تھے ہم نبی ﷺ کے پاس تو فرمایا آپ ﷺ نے بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کا کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو۔ پھر پڑھی ہم پر آیت فَمَنْ وَفّٰى سے آخرت تک پھر فرمایا جس نے پورا کیا اپنے اس اقرار کو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے کیا اس میں کوئی گناہ پس بدلا دیا گیا یعنی دنیا میں حد ماری گئی وہ اس کا کفارہ ہے اور جس نے کیا اس میں سے کوئی گناہ اور ڈھانپ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے سو وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے چاہے عذاب کرے اس کو چاہے بخش دے۔[1]

فائدہ : اس باب میں علی اور جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور امام شافعی نے فرمایا نہیں سنی میں نے اس باب میں کہ حدود کفارہ ہو جاتی ہیں اپنے لوگوں کے لیے کوئی حدیث اس سے اچھی۔ اور امام شافعی نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں جو شخص کوئی گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کو چھپا دے تو چاہیے کہ وہ بھی پردہ پوشی کرے اور توبہ کر لیوے ایسی کہ سوائے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہ ہو۔ اور ایسا ہی مروی ہے ابوبکر اور عمر سے کہ ان دونوں نے حکم کیا اپنے عیب چھپانے کا۔

١٣ ـ باب: مَاجَاءَ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْإِمَاءِ

لونڈیوں پر حد قائم کرنے کے بیان میں

(١٤٤٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٣٢٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب زنا کرے کسی کی لونڈی تم میں سے تو کوڑے مارے اس کو تین بار اللہ کی کتاب کے موافق، سو اگر پھر زنا کرے یعنی چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگرچہ ایک بالوں کی رسی کے عوض بکے۔

فائدہ : اس باب میں زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن مالک اوسی سے روایت کرتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مارے آدمی اپنے مملوک یعنی غلام لونڈی غلام کو اور بادشاہ کی اس میں کچھ حاجت نہیں۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض نے کہا کہ اس کو بادشاہ کے سپرد کرے اور آپ حد نہ مارے، اور پہلا قول صحیح ہے۔

---

[1] یعنی سوائے شرک کے اس کی کچھ حد بھی شرع میں مقرر نہیں اور وہ بخشا بھی نہیں جاتا۔

(۱۴۴۱) عَنْ أَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ : خَطَبَ عَلِیٌّ فَقَالَ : یَا أَیُّهَا النَّاسُ اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی أَرِقَّائِکُمْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ یُحْصِنْ وَاِنَّ أَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمَرَنِیْ اَنْ أَجْلِدَهَا فَاَتَیْتُهَا فَإِذَا هِیَ حَدِیْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ، فَخَشِیْتُ إِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ أَقْتُلَهَا۔ اَوْ قَالَ تَمُوْتُ۔ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ : ((أَحْسَنْتَ)). (صحیح) (الارواء : ۷/۳۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہا خطبہ پڑھا علی رضی اللہ عنہ نے اور کہا اے آدمیو! حدیں جاری کرو اپنی لونڈی غلاموں پر جو محصن ہوان میں یا نہ ہوں، اور ایک لونڈی نے رسول اللہ ﷺ کے زنا کیا تو حکم کیا مجھ کو آنحضرت ﷺ نے کہ کوڑے ماروں میں اس کو سو آیا میں اس کے پاس گیا اور اس کو نیا نفاس آیا تھا یعنی وضع حمل کے بعد، سو ڈرا میں کہ اگر کوڑے ماروں میں اس کو تو قتل کروں میں اس کو یا یہ مرجائے، یعنی راوی کو شک ہے کہ أَقْتُلَهَا کہا یا تَمُوْتُ سو گیا میں رسول اللہ ﷺ اور ذکر کیا اس کا ان سے تو فرمایا آپ ﷺ نے: خوب[1] کیا تو نے یعنی نفاس میں حد نہ ماری۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ حَدِّ السَّکْرَانِ

نشہ کرنے والے کی حد کے بیان میں

(۱۴۴۲) عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَیْنِ اَرْبَعِیْنَ۔ قَالَ مِسْعَرٌ : أَظُنُّهُ فِی الْخَمْرِ۔ (ضعیف الاسناد) اس میں زید العمی راوی کو حافظ ابن حجر نے ضعیف قرار دیا ہے۔ تقریب(۲۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حد ماری جوتیوں سے چالیس جوتیاں، کہا مسعر نے جو راوی اس حدیث کے ہیں گمان کرتا ہوں میں کہ یہ حد شراب کی ہے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عبدالرحمٰن بن اظہر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سائب بن عباس اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے۔ حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور ابوالصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔

❀❀❀❀

(۱۴۴۳) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ أُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَضَرَبَهُ بِجَرِیْدَتَیْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِیْنَ وَفَعَلَهُ أَبُوْبَکْرٍ فَلَمَّا کَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ : کَأَخَفِّ الْحُدُوْدِ : ثَمَانِیْنَ، فَأَمَرَ بِهٖ عُمَرُ.
(صحیح) (الارواء : ۲۳۷۷) صحیح الجامع (۴۸۵۰)

---

[1] یعنی ایک بار زنا کرے تو کوڑے مارے پھر زنا کرے تو پھر مارے اس طرح چوتھی بار بیچ ڈالے۔
[2] اس سے معلوم ہوا کہ نفساء اور بیمار اور حاملہ کو بعد صحت اور وضع حمل کے حد مارنا چاہیے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کے پاس لائے ایک مرد کو کہ اس نے شراب پی تھی تو مارا اس کو دو چھڑیوں سے کھجور کی جس کے پتے توڑ ڈالے تھے چالیس چھڑیوں کے قریب ماریں، اور ایسا ہی کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ کیا لوگوں سے تو کہا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سب حدوں سے ہلکی حد اسّی (۸۰) کوڑے ہیں، سو اسی کا حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ : حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مست کی اسی (۸۰) کوڑے ہیں۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ وَ مَنْعَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

اس بیان میں کہ جو شراب پیے تو اسے کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ پینے پر اسے قتل کر دو

(۱٤٤٤) عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ)). (صحيح) التعليق الرغيب (٤/١٨٧) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٦٠)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس شراب پی تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر پی چوتھی بار تو اس کو قتل کرو۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور شرید اور شرحبیل بن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے معاویہ کی حدیث ایسے ہی روایت کی ثوری نے بھی انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے ابن جریج اور معمر سے۔ وہ روایت کرتے ہیں سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور سنا میں نے محمد سے۔ کہتے تھے حدیث ابو صالح کی جو مروی ہے بواسطہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے اس باب میں زیادہ صحیح ہے ابو صالح کی حدیث سے جو بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے مروی ہے اور یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اس کے بعد ایسا ہی مروی ہے محمد بن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابن منکدر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شراب پیئے اس کو کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پیئے تو اس کو قتل کرو۔ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے پھر لائے نبی ﷺ کے پاس اس کے بعد ایک آدمی کو جس نے شراب پی تھی چوتھی بار تو اس کو مارا یعنی کوڑوں سے اور قتل نہیں کیا۔ اور ایسے ہی روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذائب سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور مرفوع ہو گیا قتل اور پہلے رخصت تھی اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا نہیں جانتے ہم اختلاف کسی کا نہ اگلوں میں نہ پچھلوں میں اور ان روایتوں میں سے کہ قوی کرتی ہیں اس مذہب کو یعنی قتل نہ کرنے کو۔ یہ بھی روایت ہے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا يَحِلُّ

دَمُ امرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ)). ”یعنی حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور تحقیق کہ میں رسول اللہ کا ہوں مگر تین باتوں میں: ایک تو جان بدلے جان کے دوسرے محصن زانی تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین حق کو۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَمْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ ؟

اس بیان میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹے جائیں

(١٤٤٥) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا. (اسناده صحيح) (الارواء : ٢٤٠٢)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ ہاتھ کاٹتے تھے چوتھائی دینار کے عوض میں یا اس سے زیادہ۔

فائدہ: حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عمرہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً۔ اور روایت کیا اس کو بعض نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

(١٤٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٨/٦٢ و ٢٤١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ کاٹا رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈھال چرانے کے سبب سے کہ اس کی قیمت تین درہم تھی۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ کا انہیں میں ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، کہ ہاتھ کاٹا انہوں نے پانچ درہم کے عوض میں۔ اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹے جائیں پانچ درہم کے عوض میں اور اسی پر عمل ہے بعض فقہائے تابعین کا۔ اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں ہاتھ کاٹنا چاہیے چوتھائی دینار میں اور جو اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ نہ کاٹنا چاہیے مگر ایک دینار یا دس درہم کے عوض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اس کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ قطع یعنی ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا دس درہم سے کم میں۔

❀❀❀❀

۱۷ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ

چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانے کے بیان میں

(۱۴۴۷) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ : سَأَلْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِيْ عُنُقِ السَّارِقِ؟ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ؟ قَالَ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهِ.

(اسناده ضعيف) (المشكاة : ٣٦٠٥، التحقيق الثاني) اس میں حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن محیریز سے کہ پوچھا میں فضالہ بن عبید سے کہ ہاتھ لٹکانا گلے میں چور کے سنت ہے یا نہیں یعنی بعد کاٹنے کے تو انہوں نے کہا کہ لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو اور کاٹا گیا ہاتھ اس کا پھر حکم کیا اس کو آپ نے کہ لٹکا دیا جائے وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عمر بن علی مقدمی کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج بن ارطاہ سے۔ اور عبدالرحمٰن بن محیریز بھائی ہیں عبداللہ بن محیریز شامی کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۸ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

خیانت کرنے والے، اچکّے اور ڈاکو کے بیان میں

(۱۴۴۸) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ عَلٰى خَآئِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٤٠٣)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: نہیں ہے خیانت کرنے والے پر اور ڈاکو اور اچکے پر ہاتھ کاٹنا۔ یعنی ان کی اور سزائیں ہیں ہاتھ کاٹنا ان کی سزا نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور مروی ہے مغیرہ بن مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے۔ ابن جریج کی حدیث کی مانند۔ اور مغیرہ بن مسلم وہ بصری ہیں بھائی ہیں عبدالعزیز قسملی کے، ایسا ہی کہا علی بن مدینی نے۔ مترجم کہتا ہے خیانت یہ ہے کہ جو مال اپنے پاس امانت ہو اس میں سے چرا لیوے اور اس میں قطع لازم نہیں اس لیے کہ وہ مال محروز نہیں اور اختلاس کہتے ہیں ظاہر میں ایک بارگی کوئی چیز لے بھاگنے کو فارسی میں اسے ربودن کہتے ہیں ہندی میں اچک لے جانا اس میں بھی قطع ید نہیں بسبب مال محروز نہ ہونے کے اور نہب اور انتہاب زبردستی لوٹ لینے کو بولتے ہیں اور اس میں چوری کے معنی کہ چھپا کر لے لے، پائے نہیں جاتے اس لیے اس میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اس واسطے کہ اصل ہاتھ

کاٹنے کے باب میں یہ آیت ﴿السَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ یعنی چوٹا اور چوٹی کے ہاتھ کاٹو اور سرقہ یعنی چوری اسی کو کہتے ہیں کہ مال محروز میں سے چھپ کر لے لے۔

❀❀❀❀
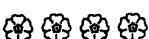
۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

اس بیان میں کہ پھلوں اور کھجور کے خوشوں پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

(۱۴۴۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ)). (اسناده صحيح) إرواء الغليل (۸/۷۳)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: ہاتھ کاٹنا نہیں ہے جو پھل درختوں پر ہو اس کے چرانے میں اور اسی طرح کھجور کے گابھوں میں۔ یعنی بسبب نہ ہونے مال محروز کے۔

فائدہ : ایسا ہی روایت کیا ہے بعض نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے رافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے لیث بن سعد کی روایت کی مانند۔ اور روایت کی مالک بن انس نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے جو بیٹے ہیں حبان کے انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں واسع بن حبان کا۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنْ لَّا يُقْطَعَ الْأَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ

اس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

(۱۴۵۰) عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا يُقْطَعُ الْأَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ)).
(اسناده صحيح) (مشكاة المصابيح: ۳۶۰۱)

ترجمہ: روایت ہے بسر بن ارطاہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ: فرماتے تھے کہ ہاتھ نہ کاٹے جائیں جہاد میں (یعنی چوروں کے)۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے اسی اسناد سے اسی کی مانند اور بعض نے بسر بن ابوارطاہ بھی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک انہی میں ہیں اوزاعی کہ کہتے ہیں قائم نہ کی جائیں حدیں جہاد میں جب دشمن کا

مقابلہ ہواس لحاظ سے کہ شاید نہ مل جائے وہ شخص جس کو حد ماری جائے دشمنوں کے ساتھ پھر جب نکل آئے۔ امام دارالحرب سے اور داخل ہو دارالاسلام میں تو جس پر حد واجب ہوئی ہو اس پر حد جاری کرے ایسا ہی کہا ہے اوزاعی نے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

اس کے بیان میں جو اپنی بیوی کی لونڈی سے

(۱۴۵۱) عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : رُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ : لَأَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، لَئِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ لَأَجْلِدَنَّهُ مِائَةً، وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ. (ضعیف) اس کی سند میں اضطراب ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حبیب بن سالم سے کہا لایا گیا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرد کہ زنا کیا تھا اس نے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا انہوں نے میں فیصلہ کروں گا اس کا رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخش دی ہو یہ لونڈی اس مرد کو تو کوڑے ماروں گا میں اس کو سو اگر نہ بخش دی ہو وہ عورت اس کو تو پتھر ماروں گا میں اس کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے علی بن حجر نے کہا روایت کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی کی مانند اور اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے اسی کی مانند۔ نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں سنی قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی ہے انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور ابوبشر نے بھی نہیں سنی حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علماء نے اس مرد کے باب میں جو صحبت کرے اپنی بیوی کی لونڈی سے، سو مروی ہے کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نبی ﷺ کے کہ انہیں میں ہیں علی اور ابن عمر کہ اس شخص پر رجم ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر حد نہیں لیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحاق کا مذہب نعمان بن بشیر کی روایت کے موافق ہے جو نبی ﷺ سے مروی ہے۔

❀❀❀❀

(۱۴۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ : نَحْوَهُ. [انظر ماقبلة]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے علی بن حجر نے کہا بیان کیا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابوبشیر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

اس عورت کے بیان میں جس کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے

(۱۴۵۳) عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : اسْتُكْرِهَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَدَرَأَ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا الْحَدَّ، وَ أَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا.

(ضعيف) (المشكاة : ۳۵۷۱) ارواء الغليل (۳۴۱/۷) اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا زبردستی زنا کی گئی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پس دور کردی رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے حد اور قائم کی اس پر جس نے اس سے زنا کیا تھا۔ اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو آپ نے اس عورت کے لیے کچھ مہر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عبدالجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے اور نہ ملاقات کی ان سے بلکہ کہتے ہیں بعض لوگ کہ وہ پیدا ہوئے اپنے باپ کے مرنے کے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس پر زبردستی کی جائے اس پر حد نہیں آتی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۴۵۴) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلٰوةَ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا، فَصَاحَتْ، فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ : إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا، وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ : إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا، فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا، وَأَتَوْهَا فَقَالَتْ : نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا : ((اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ))، وَ قَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا، وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا : ((ارْجُمُوهُ))، وَقَالَ : ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ)).

حسن : دون قوله: "ارجموه" والارجح انه لم يرجم. (المشكاة : ۳۵۷۲)

ترجمہ: روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ایک عورت نکلی نبی ﷺ کے زمانے میں نماز کا ارادہ رکھتی تھی سو ملا اس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اس کو اور پوری کی حاجت اپنی اس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گزرا گیا اس کے پاس سے ایک مرد سو اس عورت نے کہا اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا اور گزری اس پر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا یعنی زنا کیا۔ پس دوڑے وہ لوگ اور پکڑ لیا اس مرد کو کہ گمان کیا تھا اس عورت نے کہ زنا کیا اس سے، سو لائے اس کو اس عورت کے پاس اور کہا اس نے یہ وہ یہ وہی ہے

یعنی اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی نہ تھا، سو پکڑ لائے اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس، سو جب حکم فرمایا آپ ﷺ نے رجم کیا جائے، کھڑا ہوا اس عورت کا زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس سے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں عورت کا زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس عورت سے، سو فرمایا آپ ﷺ نے اس عورت سے جا تو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تجھ کو یعنی اس لیے کہ تو مجبور تھی اور فرمایا اس مرد سے کہ جس پر گمان کیا تھا کچھ بہتر قول یعنی اس کی تسلی کی اور فرمایا اس مرد کو جس نے زنا کیا تھا اس سے پتھر مارو اس کو۔ اور فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک توبہ کی اس نے ایسی کہ اگر ویسی توبہ کریں تمام شہر والے تو قبول کی جائے ان سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سنا ہے اپنے باپ سے اور وہ بڑے بیٹے ہیں عبدالجبار بن وائل سے اور عبدالجبار بن وائل نے نہیں سنا اپنے باپ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

اس کے بیان میں جو جانور سے بدکاری کرے

(۱۴۵۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ)). (حسن صحيح) فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ ؟ فَقَالَ : مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَرِهَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا، وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ. (حسن) ارواء الغليل (۸/۱۴۔ ۱۵ و ۲۳۵۲) الارواء (۲۳۴۸) التعليق الرغيب (۳/۱۹۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کو پاؤ تم لوگ وطی کی اس نے چار پائے سے تو قتل کرو اس کو اور اس جانور کو۔ اور پوچھا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا وجہ ہے چار پائے کے قتل کی یعنی وہ تو بے قصور ہے اور غیر مکلف، سو کہا انہوں نے نہیں سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہوں میں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکروہ رکھا کہ گوشت کھائیں اس سے یا اس سے کچھ فائدہ لیں اور اس کے ساتھ ایسا برا فعل کیا گیا ہو۔

فائدہ : اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس سے وہ نبی ﷺ سے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ ابورزین سے وہ ابن عباس سے کہ انہوں نے فرمایا: جو وطی کرے چار پائے سے اس پر حد نہیں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ حَدِّ اللُّوْطِيِّ

لواطت کرنے والے کی سزا کے بیان میں

(١٤٥٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٣٥٠) تخريج مشكاة المصابيح (٣٥٧٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پاؤ تم عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا یعنی لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے۔ اور اس حدیث کو ہم اسی طرح جانتے ہیں کہ مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی سند سے۔ اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے سو اس میں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں قتل کا اور ذکر کیا اسی میں کہ ملعون ہے جو جماع کرے چار پائے سے یعنی گائے بکری سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے جو بیٹے ہیں ابوصالح کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ مگر اس روایت میں کچھ گفتگو ہے اور ہم نہیں جانتے کسی کو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سے سوائے عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر وضعیف ہیں روایت میں از روئے حافظہ کے اور اختلاف ہے علماء کا لوطی کی سزا میں، سو بعض نے اس پر رجم تجویز کیا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور بعض نے کہا علمائے تابعین اور فقہاء میں سے انہیں میں ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح وغیرہم کہ حد لوطی کی ایسی ہے جیسے حد زانی کی۔ اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٤٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِيْ : عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ)). (حسن عند الالبانی) التعليق الرغيب (٣/١٩٧-١٩٨) تخريج (مشكاة المصابيح ٣٥٧٧- التحقيق الثانی) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے کہ انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر عمل ہے لوط علیہ السلام کی قوم کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اس کو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہیں یعنی مروی ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے وہ روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے۔

۲۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُرْتَدِّ

مرتد کے بیان میں

(۱۴۵۸) عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ، رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ**)) وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ**))، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ : صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(صحيح) ارواء الغليل (۲۴۷۱) تخريج الايمان لابن سلام (۸۹/۸۶)

ترجمہ: روایت ہے عکرمہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا ایک قوم کو کہ مرتد ہو گئی تھی اسلام سے، سو یہ خبر پہنچی ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو کہا انہوں نے اگر میں ہوتا تو قتل کرتا ان کو رسول اللہ ﷺ کے قول کے موافق کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو بدل ڈالے اپنا دین اسلام تو اس کو قتل کرو، اور میں ان کو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: نہ عذاب کرو تم اللہ کے عذاب خاص سے، سو یہ خبر پہنچی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور کہا انہوں نے سچ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مرتد کے باب میں یعنی اس کو قتل کرنا چاہیے۔ اور اختلاف ہے عورت میں جو مرتد ہو جائے اسلام میں سو ایک گروہ نے علماء سے کہا ہے کہ وہ بھی قتل کی جائے۔ اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور ایک گروہ نے کہا انہیں میں سے کہ قید کی جائے اور قتل نہ کی جائے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اور اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

۲۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

اس کے بیان میں جو مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے

(۱۴۵۹) عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا**)).

(صحيح) تخريج الايمان لابن سلام (۸۵/۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀
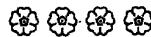
۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ

جادوگر کی حد کے بیان میں

(۱۴۶۰) عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ)). (ضعيف) (الضعيفة : ۱۴۴۶، المشكاة : ۳۵۵۱، التحقيق الثانى) اس میں اسماعیل بن مسلم المکی ضعیف ہے۔التقريب (۱/۷۵)

ترجمہ: روایت ہے جندب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حد جادوگر کی مار ڈالنا ہے تلوار سے۔

فائدہ : اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی سند سے اور اسماعیل بن مکی ضعیف ہیں حدیث میں ازروی حفظ کے اور اسماعیل بن مسلم عبد بصری کو وکیع نے ثقہ کہا ہے۔اور مروی ہے یہ روایت حسن سے بھی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے جندب سے موقوفاً اور عمل اس حدیث پر بعض علماء کا ہے صحابہ نبی ﷺ کے اور ان کے سوا اوروں کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔اور شافعی نے کہا جادوگر قتل کیا جائے اگر ایسا جادو کرے کہ اس سے حد کفر کو پہنچے ورنہ ضرر نہیں۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟

اس بیان میں کہ جو غنیمت کا مال چرالے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

(۱۴۶۱) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَحْرِقُوْا مَتَاعَهُ)) ، قَالَ صَالِحٌ : فَدَخَلْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُحْرِقَ مَتَاعُهُ، فَوُجِدَ فِيْ مَتَاعِهِ مُصْحَفٌ، فَقَالَ سَالِمٌ : بِعْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ.

(اسناده ضعيف) (المشكاة : ۳۶۳۳، التحقيق الثانى، تحقيق المختارة : ۱۹۱ ، ۱۹۴) ضعيف ابى داو۔ (۴۶۸) اس میں صالح بن محمد بن زائدہ راوی ضعیف ہے۔هداية الرواة (۳۵۶۰) ضعيف الجامع الصغير (۷۱۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس کو پاؤ تم کہ چوری کی اس نے جہاد کے مال میں یعنی غنیمت میں تو جلا دو اس کا اسباب۔صالح نے کہا جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ داخل ہوا میں مسلمہ کے پاس اور ان کے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی تھے،سو پایا ایک شخص کو کہ اس نے چوری کی تھی غنیمت کے مال میں،سو بیان کی سالم نے یہی حدیث تو حکم کیا مسلمہ نے تو جلایا گیا اسباب اس کا اور پایا اس کے سامان میں ایک قرآن تو کہا سالم نے اس کو ہدیہ کر ڈالو اور خیرات کر دی اس کی قیمت۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد

اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا کہا انہوں نے روایت کی ہے یہ حدیث صالح نے جو بیٹے ہیں محمد بن زبیر کے اور کنیت ان کی ابوواقد لیثی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں۔ اور کہا محمد نے: اور مروی ہے کئی روایتوں میں رسول اللہ ﷺ سے مال غنیمت کے چرانے والے کا مگر اس میں حکم نہیں اس کے مال واسباب جلا دینے کا، اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

٢٩۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَنْ يَقُوْلُ لِلْآخَرِ يَا مُخَنَّثُ

اس کے بیان میں جو کسی کو ہیجڑا کہہ کر پکارے

(١٤٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَ إِذَا قَالَ: يَا مُخَنَّثُ. فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ، وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ)). (ضعيف)

(المشكاة: ٣٦٣٢، التحقيق الثانى) اس میں ابراہیم بن اسماعیل راوی ضعیف ہے۔ ضعيف الجامع الصغير (٦١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی مسلمان کو کہے اے یہودی، تو مارو اس کو بیس کوڑے اور جب کہے کسی کو اے مخنث تو مارو اس کو بیس کوڑے اور جو صحبت کرے ناتے والی محرم عورت سے یعنی جس سے نکاح حرام ہے تو اس کو قتل کرو۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن اسماعیل ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ نبی ﷺ سے کئی سندوں سے۔ روایت کیا اس کو براء بن عازب نے قرہ بن ایاس مزنی سے کہ ایک مرد نے نکاح کیا اپنے باپ کی جورو سے تو حکم کیا نبی ﷺ اس کے قتل کا۔ اور اسی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا یعنی شافعیہ کا کہ کہتے ہیں صحبت کرے ناتے والے محرم سے تو اس کو قتل کرنا چاہیے۔ اور امام احمد نے کہا جس نے نکاح کیا اپنی ماں سے وہ قتل کیا جائے۔ اور اسحاق نے کہا جو صحبت کرے اپنی ناتے والی محرم سے وہ قتل کیا جائے۔

❀❀❀❀

٣٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي التَّعْزِيْرِ

تعزیر کے بیان میں

(١٤٦٣) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: ((لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٠٣٢ و ٢١٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو بردہ بن نیار سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ مارے جائیں دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں حدود اللہ سے۔

فائدہ: روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے، سو خطا کی اس میں اور کہا روایت ہے عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور یہ روایت خطا ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی لیث بن سعد نے اور اس میں یوں ہے کہ روایت کی عبدالرحمٰن بن جابر نے جو بیٹے ہیں عبداللہ کے ابو بردہ بن نیار سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور یہ روایت غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر بکیر بن اشج کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا تعزیر میں اور سب سے بہتر جو مروی ہے تعزیر کے باب میں یہ حدیث ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

ابواب الصيد

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ١٦) شکار کے مسائل کے بیان میں (التحفة ١٤)

بَابُ : مَا جَآءَ فِي مَا يُؤكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤكَلُ

اس بیان میں کہ کتے کا کون سا شکار کھایا جائے اور کون سا نہ کھایا جائے

(١٤٦٤) عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ)) قُلْتُ: إِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ قَتَلَ)): قُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ رَمْيٍ قَالَ: ((مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ)) قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيهَا وَاشْرَبُوْا)). (صحيح) ارواء الغليل (٣٧) صحيح ابي دائود (٢٥٤٤ـ ٢٥٤٦)

ترجمہ: روایت ہے عائذ اللہ بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا ابوثعلبہ خشنی سے کہ کہا انہوں نے کہا میں نے یارسول اللہ! ہم شکار والے لوگ ہیں، سوفرمایا جب تو چھوڑے اپنا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ کا اور وہ کتا روک رکھے شکار کو تیرے لیے یعنی خود نہ کھانے لگے تو اس کو کھا میں نے کہا اگر چہ وہ کتا مار ڈالے شکار کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مار ڈالے۔ کہا راوی نے کہا ہم تیر

مارنے والے لوگ ہیں فرمایا آپ ﷺ نے جو پھیر لائے تجھ پر کمان وہ کھالے یعنی جو تیرے تیر سے مرے۔ کہا راوی نے کہا میں نے ہم سفر والے لوگ ہیں گزر کرتے ہیں یہود و نصاریٰ پر اور مجوس پر اور نہیں پاتے ان کے برتنوں کے سوا، فرمایا: اگر نہ پاؤ تم اُن کے سوا اور برتن تو اس کو دھولو اور پانی سے اور پھر اس میں کھاؤ پیو۔

فائدہ: اس باب میں عدی بن حاتم سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ ابو ادریس خولانی ہیں۔

(۱۴۶۵) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ: ((**كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ**)) قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ وَاِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: ((**وَإِنْ قَتَلْنَ، مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا**)). قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ: ((**مَا خَزَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ**)). (صحيح) ارواء الغليل (۲۵۵۱) صحيح ابي دائود (۲۵۳۷۔ ۲۵۴۳)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا یا رسول اللہ! ہم چھوڑتے ہیں اپنے شکاری کتے سکھائے ہوئے کو فرمایا آپ ﷺ نے کھا تو اس شکار کو کہ جس کو روک رکھا ہے اس نے تیرے لیے، کہا میں نے یا رسول اللہ! اگر وہ کتا اس شکار کو مار ڈالے؟ فرمایا آپ ﷺ نے اگرچہ مار ڈالے یعنی جب بھی کھانا درست ہے جب تک کہ نہ شریک ہو اس شکار کے قتل میں دوسرا کتا بے سکھایا ہوا، کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! ہم تیر مارتے ہیں ساتھ معراض کے، فرمایا آپ ﷺ نے: جو تیر کی نوک سے شکار پھٹ جائے وہ کھالے اور جو تیر کی چوڑان لگ کر مرے اسے نہ کھا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے اسی روایت کی مانند مگر اس میں یہ لفظ وسئل عن المعراض اور سوال کیا گیا آپ سے معراض کے مارے ہوئے شکار کا۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ

مجوسی کے کتے سے شکار کرنے کے بیان میں

(۱۴۶۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ.

(ضعیف) اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف و مدلس ہے۔ اس کو شیخ البانی، بوصیری اور بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیے گئے ہم کلب مجوسی کے شکار سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ رخصت نہیں دیتے ہیں

کلب مجوسی کے شکار میں اور قاسم بن ابی برزہ وہ قاسم بن نافع مکی ہیں۔

۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبُزَاةِ

باز کے شکار کے بیان میں

(١٤٦٧) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْبَازِيِّ؟ فَقَالَ: ((مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ)). (منکر) اس میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ وضعفہ الجمہور مجمع الزوائد (۹/۴۱۶)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کو؟ تو فرمایا جو روک لے تیرے لیے وہ کھا۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مجالد کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ نہیں دیکھتے ہم باز کے اور صقور کے شکار میں کچھ مضائقہ۔ اور مجاہد نے کہا بزاۃ وہ پرندہ ہے کہ شکار کرتے ہیں اس سے اور وہ داخل ہے جوارح میں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ﴾ تو انہوں نے کہا مراد جوارح سے کتے اور پرندے ہیں کہ جن سے شکار کیا جائے اور رخصت دی ہے علماء نے باز کے شکار کی اور اس میں سے اگر وہ کھا بھی جائے تو درست ہے اور کہا کہ اس کی تعلیم فقط یہی ہے کہ وہ حکم قبول کرے یعنی جب چھوڑیں شکار پر تو جائے۔ اور مکروہ ہے اس کو بعض نے اور کہا اکثر فقہاء نے کہا ہے اس کا شکار کھانا درست ہے اگرچہ وہ اس میں سے کچھ کھا بھی جائے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

اس بیان میں کہ آدمی شکار کو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے

(١٤٦٨) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي؟ قَالَ: ((إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (٢٥٣٩)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ! میں تیر مارتا ہوں شکار کو اور پاتا ہوں میں اس میں دوسرے دن اپنا تیر؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جب جانے تو کہ تیرے ہی تیر نے مارا ہے اس کو اور نہ دیکھے تو اس میں اثر کسی درندے کا تو اسے کھالے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبہ نے ابو بشر اور عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عدی بن حاتم سے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ اور اس باب میں ابوثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے۔

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِي الْمَآءِ

اس بیان میں جو شکار کو تیر مارے اور پھر اسے پانی میں مرا ہوا پائے

(١٤٦٩) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ : عَنِ الصَّيْدِ ؟ فَقَالَ : ((**إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، فَإِنْ وَجَدْتَّهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي: الْمَآءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ؟**)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٥٤٠)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تو مارے شکار کو تو یاد کر اس پر نام اللہ کا سو اگر پائے تو اس کو، مرا ہوا تو کھالے مگر یہ کہ جب پائے تو اسے پانی میں گرا ہوا سو نہ کھا اس کو، کہ تو نہیں جانتا کہ پانی نے اسے قتل کیا یا تیرے تیر نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

اس شکار کے بیان میں جس میں سے کتا کھالے

(١٤٧٠) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ ؟ قَالَ : ((**إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ**)) قُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخْرَى؟ قَالَ : ((**إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ**)) قَالَ : سُفْيَانُ كَرِهَ لَهُ أَكْلَهُ.

(اسناده صحيح) (الارواء : ٢٥٤٦) صحيح ابى داؤد (٢٥٣٨۔ ٢٥٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ ﷺ نے: جب چھوڑے تو اپنا سکھایا ہوا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ تعالیٰ کا تو کھا جو روک رکھے وہ تیرے لیے، سو اگر اس کتے نے اس شکار سے کچھ لیا تو نہ کھا اس لیے کہ اس نے اپنے واسطے شکار پکڑا، عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ بھلا دیکھئے تو اگر مل جائے ہمارے کتوں میں دوسرا کتا، یعنی شکار مارنے میں دوسرا کتا بھی کسی کا ایسا شریک ہو جائے کہ اس پر نام نہ لیا ہو اللہ تعالیٰ کا؟ آپ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اور نہیں ذکر کیا تو نے نام اللہ تعالیٰ کا دوسرے کتے پر۔ یعنی اس شکار کا کھانا درست نہیں۔ کہا سفیان ثوری نے جو راوی حدیث کے ہیں اس کا کھانا درست نہیں۔

فائدہ : اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ نبی ﷺ وغیرہم کا شکار اور ذبیحہ کے بیان میں کہ جب گر جائے پانی میں تو نہ کھائے اور بعض نے کہا ذبیحہ کا حلقوم جب کٹ جائے اور پانی میں گر پڑے اور مرے تو اس کا کھانا درست ہے۔ اور یہی قول ابن مبارک کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کتے کے شکار میں کہ جب وہ شکار کو کھا جائے سو اکثر اہل علم نے کہا ہے جب کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو اس کا کھانا درست نہیں۔ اور یہی قول ہے سفیان اور عبداللہ بن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے صحابہ نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور علماء نے اس کے کھانے کی اگرچہ کتا اس میں سے کھا لے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ صَيُدِ الُمِعُرَاضِ

معراض سے شکار کے بیان میں

(١٤٧١) عَنُ عَدِيِّ بُنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلُتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنُ صَيُدِ الُمِعُرَاضِ؟ فَقَالَ : ((مَا أَصَبُتَ بِحَدِّهٖ فَكُلُ، مَا أَصَبُتَ بِعَرُضِهٖ فَهُوَ وَقِيُذٌ)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٥٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبی ﷺ سے معراض کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ ﷺ نے: جو مارے تو اس کی نوک سے تو کھا اس کو اور جو مارے تو اس کو چوڑان سے تو وہ وقیذ ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مترجم کہتا ہے معراض کے معنی کو بعض نے کہا وہ بھاری لاٹھی ہے کہ اس کے کنارے میں نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے اس کو پھینک کر شکار مارتے ہیں تو جو نوک سے مرے اس کو مذبوح اور حلال فرمایا اور جو لاٹھی کے زور سے مرے لوہے کی تیزی سے نہ کٹے تو اس کو وقیذ فرمایا۔ اور یہی معنی معراض کے صحیح ہیں۔ اور ہروی نے کہا وہ ایسا تیر ہے کہ اس میں گانسی بھی نہیں اور پر بھی نہیں اور بعض نے کہا وہ ایک لکڑی ہے کہ دونوں گوشے اس کے پتلے ہوتے ہیں اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے جب اس کو پھینکو تو سیدھی جاتی ہے غرض بہر نوع جو شکار کہ اس کی تیزی سے مذبوح ہو جائے اور خون بہہ جائے وہ حلال ہے اور جو چوٹ سے مرے وہ حرام ہے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي الذَّبُحِ بِالُمَرُوَةِ

پتھر سے ذبح کرنے کے بیان میں

(١٤٧٢) عَنُ جَابِرِ بُنِ عَبُدِاللّٰهِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنُ قَوُمِهٖ صَادَ أَرُنَبًا أَوِاثُنَتَيُنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرُوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ : فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد نے ان کی قوم سے شکار کیا ایک یا دو خرگوشوں کو اور ذبح کیا ان کو پتھر سے اور لٹکا لیا ان دونوں کو یہاں تک کہ ملاقات کی رسول اللہ ﷺ سے اور پوچھا آپ ﷺ سے، سو حکم کیا آپ نے اس کے کھانے کا۔

فائدہ : اس باب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور رخصت دی ہے بعض نے اہل علم سے پتھر سے ذبح کرنے کی اور نہیں تجویز کیا خرگوش کھانے میں کچھ مضائقہ۔ اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور مکروہ کہا بعض نے خرگوش کو اور اختلاف ہے اصحاب شعبی کا اس حدیث کی روایت میں۔ سو روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے۔ اور روایت کی عاصم احول نے شعبی سے انہوں نے صفوان بن محمد سے یا محمد بن صفوان سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کی جابر جعفی نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے جیسے روایت قتادہ کی ہے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے روایت کی ہو ان دونوں سے کہا محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شعبی کی جو جابر سے مروی ہے وہ غیر محفوظ ہے۔

❁❁❁❁

بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ

اس بیان میں کہ بندھے ہوئے جانور کو تیر سے مار کر کھانا مکروہ ہے

(١٤٧٣) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ، وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ.

(اسناده صحيح) (سلسله احاديث الصحيحة : ٢٣٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اس کو باندھ کر تیر ماریں یہاں تک کہ مر جائے یعنی اس کو نشانہ بنائیں۔

فائدہ : اس باب میں عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے حدیث ابو درداء رضی اللہ عنہ کی غریب ہے۔

(١٤٧٤) عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ۔ وَهوا بْنِ سَارِيَةَ عَنْ أَبِيهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ.
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰ هُوَ الْقُطَعِيُّ سُئِلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ : أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ : الذِّئْبُ أَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ

يُذَكِّيهَا . (صحيح) [الا الخليسه - الصحيحة : ٢٣٨/٤، ٢٣٩ - و (١٦٧٣) (٢٣٥٨) (٢٣٩١)، الارواء : ٢٤٨٨، صحيح ابى داؤد (١٨٨٣ و ٢٥٠٧)] اس میں ام حبیبہ مجہول راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے وہب بن ابی خالد سے کہا روایت کی مجھ سے ام حبیبہ بن عرباض بن ساریہ نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا خیبر فتح ہونے کے دن ہر جانور دانت والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندے سے اور پالے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔ اور منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور خلیسہ کے کھانے سے۔ اور منع فرمایا اس سے کہ وطی کی جائے حاملہ عورتوں سے جب تک وہ جن نہ لے جوان کے پیٹوں میں ہے۔ کہا محمد بن یحییٰ نے اور وہ قطعی ہیں اور سوال کیا گیا ابو عاصم سے کہ مجثمہ کیا ہے تو کہا وہ جانور پرندہ ہے یا کوئی اور چیز کہ سامنے رکھی جائے اور اس کو تیر یا پتھر ماریں۔ یعنی اس کو نشانہ بنائیں۔ اور پوچھا ان سے کہ خلیسہ[1] کیا ہے تو کہا: خلیسہ وہ جانور ہے کہ جس کو بھیڑیئے یا کسی اور درندے نے پکڑا ہو اور کوئی آدمی اس کو دیکھ کر اس سے چھین لے اور وہ جانور قبل ذبح کے مر جائے۔

(١٤٧٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّتَّخَذَ شَيْءٌ فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

(صحيح) غاية المرام (٣٨٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ مقرر کی جائے وہ چیز کہ جس میں جان ہو نشانہ یعنی جاندار چیز کو نشانہ نہ بنایا جائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٠ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ ذَكٰوةِ الْجَنِيْنِ

جانور کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کے بیان میں

(١٤٧٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ أُمِّهِ)).

(صحيح) الروض النضير (٥١٤، ٥١٥) صحيح ابى داؤد (٢٥١٦) الارواء (٢٥٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حلال کرنا بچہ شکم کا یہی ہے کہ اس کی ماں حلال کی جائے یعنی جب کوئی جانور حلال کیا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلا تو اس کو دوبارہ حلال کرنا کچھ ضروری نہیں۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابوامامہ اور ابوالدرداء اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابوسعید سے۔ اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا۔ اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابو وداک کا نام جبر بن نوف ہے۔

---

[1] خلیسہ یعنی مخلوسہ اختلاس سے اور اختلاس کہتے ہیں چھیننے کو یعنی وہ جانور کہ درندے سے چھینا گیا ہو۔

۱۱ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي نَابٍ وَ ذِي مِخْلَبٍ

ہر کچلی اور پنجے سے شکار کرنے والے جانور کے حرام ہونے کے بیان میں

(۱۴۷۷) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ـ

(اسناده صحيح) إرواء الغليل (۲۴۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی لوگوں نے کہا ان سب نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوادریس خولانی کا نام عائذ بن عبداللہ ہے۔

(۱۴۷۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ، وَلُحُومَ الْبِغَالِ، وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ . (اسناده صحيح) (الارواء : ۸/۱۳۸)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا حرام کیا رسول اللہ ﷺ نے یعنی جس دن خیبر فتح ہوا پلے ہوئے گدھوں کا گوشت اور خچروں کا اور ہر کچلی والا جانور درندہ اور چنگل سے پکڑنے والا پرندوں میں کا۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور عرباض بن ساریہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے۔

(۱۴۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. (حسن صحيح) ارواء الغليل (۸/۱۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے حرام فرمایا ہر کچلی والا جانور درندوں میں سے مثل شیر اور کتے کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء وغیرہم سے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۱۲ ـ بَابُ : مَا جَآءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

اس بیان میں کہ زندہ جانور کا جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے

(۱۴۸۰) عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: ((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ)). (صحيح) غاية المرام (۴۱) صحيح ابى داود (۲۵۴۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو واقد لیثی سے کہا انہوں نے آئے رسول اللہ ﷺ مدینہ میں اور وہاں کے لوگ کاٹ لیتے تھے اونٹوں کی کوہانوں کو اور کاٹ لیتے تھے سرین بکریوں کے یعنی بغیر ذبح ان جانوروں کے، سو فرمایا آپ نے: جو کاٹا جائے جانور سے اور وہ جانور زندہ ہے تو وہ کاٹا ہوا ٹکڑا مردار ہے۔

فائدہ : روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالنضر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن اسلم کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي الذَّكٰوةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

اس بیان میں کہ حلق اور لبہ میں ذبح کرنا چاہیے

(۱۴۸۱) عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ ؟ قَالَ: ((**لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ**)) قَالَ: اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ . (ضعیف) ارواء الغلیل (۲۵۳۵) ضعیف ابی داؤد (۴۹۰) ابی العشراء اور اس کا والد دونوں مجہول راوی ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابوالعشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ! کیا حلال نہیں ہوتا جانور جب تک حلق اور لبہ میں ذبح نہ کرے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے اگر نیزہ مار دے تو اس کے ران میں تو بھی کفایت کرتا ہے تجھ کو۔ کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے۔

فائدہ : اس باب میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ابوالعشراء سے ان کے باپ سے اس حدیث کے سوا اور اختلاف ہے نام میں ابوالعشراء کے سو بعض نے کہا ہے ان کا نام اسامہ بن قہطم ہے اور کہتے ہیں کہ یسار بن برز ہے اور بعض کہتے ہیں ابن بلز اور بعض کہتے ہیں عطارد۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ
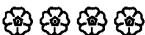
چھپکلی کو مارنے کے بیان میں

(۱۴۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْأُولٰى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ**

كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً))۔ (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو قتل کرے چھپکلی کو پہلی چوٹ میں ہوگا اس کو اتنا ثواب پھر اگر مارا اس کو دوسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو اتنا اتنا ثواب یعنی پہلے سے کم پھر اگر مارا تیسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو ثواب اتنا اتنا یعنی دوسری چوٹ سے بھی کم۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ

سانپوں کو مارنے کے بیان میں

(۱۴۸۳) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوْا ذَاالطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ))۔ (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جس کی پشت پر دو نقطے سیاہ ہوں اور قتل کرو اس سانپ کو جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے، گویا وہ دم کترا ہے اس لیے کہ یہ دونوں اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو اور گرا دیتے ہیں حمل کو۔ یعنی ان کے دیکھتے ہی آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہے بسبب زہر کے جو ان میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابو ہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں ابولبابہ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا بعد اس فرمانے کے پتلے سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں اور ان کو عوامر کہتے ہیں یعنی بستیوں میں رہنے والے۔ اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خطاب سے بھی۔ اور عبداللہ بن مبارک نے کہا سانپوں میں سے اس سانپ کا مارنا بھی مکروہ ہے کہ وہ پتلا اور سفید رنگ کا ہوتا ہے جیسے چاندی اور چلنے میں سیدھا چلتا ہے مڑتا نہیں۔

❀❀❀❀

(۱۴۸۴) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((إِنَّ لِبُيُوْتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَالِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَاقْتُلُوْهُ))۔ (صحیح) (الضعیفة تحت الحدیث : ۳۱۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ ہیں سو ان کو آگاہ کر دو تین بار، سو اگر پھر ان میں سے کوئی نکلے تو اس کو قتل کرو۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے یہی حدیث صیفی سے انہوں نے ابوسعید سے۔ روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے انہوں نے سائب سے جو مولیٰ ہیں ہشام بن زہرہ کے ابوسعید سے اور اس روایت میں ایک قصہ بھی ہے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے مالک نے اور یہ روایت عبیداللہ بن عمر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیفی سے مالک کی روایت کی مانند۔

❀❀❀❀

(١٤٨٥) **عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلىٰ** قَالَ: قَالَ أَبُو لَيْلىٰ قَالَ : رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا : إِنَّا نَسْئَلُكَ بِعَهْدِ نُوحٍ وَّ بِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا تُؤْذِيَنَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا**)). (ضعيف) (سلسلة الاضعيفة : ١٥٠٨) اس میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا انہوں نے کہ کہا ابو لیلیٰ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب نکلے سانپ گھر میں تو اس سے کہو ہم تجھ سے چاہتے ہیں اس اقرار کی رو سے جو نوح علیہ السلام سے تھا اور اس اقرار کی رو سے جو سلیمان بن داوٗد علیہما السلام سے تھا کہ تو ہم کو نہ ستا پھر اگر وہ دوبارہ نکلا تو اس کو قتل کرو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ثابت بنانی مگر اسی سند سے ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

١٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ

کتوں کو مارنے کے بیان میں

(١٤٨٦) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ**)). (صحيح عند الالباني) (المشكاة : ٤١٠٢، التحقيق الثاني- غاية المرام : ١٤٨) صحیح ابی داوٗد (٢٥٣٥) بعض محققین نے اس کو حسن بصری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے اللہ کے پیدا کیے ہوئے گروہوں میں سے تو حکم کرتا میں ان کے سب کے مار ڈالنے کا، سو مارو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابن عمر اور ابو رافع اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور بعض روایتوں میں ہے کہ کلب اسود بہیم شیطان ہے اور کلب اسود بہیم وہی کالا کتا ہے کہ جس میں کہیں سفیدی نہ ہو۔ اور بعض علماء نے مکروہ کہا ہے کلب اسود بہیم کے شکار کو۔

بَابُ : مَاجَاءَ فِي مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

اس بیان میں کہ جو کتا پالے اس کے اجر میں کمی ہوتی ہے

(۱۴۸۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا أَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَآرٍ، وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ)). (صحیح) صحیح ابی دائود (۲۵۳٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پالا کتا یا رکھا، راوی کو شک ہے کہ اقْتَنٰی فرمایا یا اتَّخَذَ، کہ نہیں ہے وہ دوڑنے والا یعنی شکار پر اور نہ جانوروں کی حفاظت کرنے والا، گھٹایا جائے گا اس کی نیکیوں کا ثواب ہر ایک دن میں دو دو قیراط۔

فائدہ :اس باب میں عبداللہ بن مغفل اور ابو ہریرہ اور سفیان بن ابی الزبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: ((أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ)) یعنی ''یا کتا کھیت کی حفاظت کرنے والا'' یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے۔

❀❀❀❀

(۱۴۸۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ : قِيْلَ لَهُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ : ((اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ)) فَقَالَ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ . (صحیح) (الارواء : ۲۵٤۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کتوں کے مارنے کا مگر شکار کا کتا اور جانوروں کی حفاظت کا کتا۔ کہا راوی نے کہا گیا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ بجائے أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ کے یعنی کتا کھیت کا کہ اس کا مارنا بھی ضرور نہیں تو فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کھیت تھے۔ یعنی اس لیے انہوں نے کھیت کا کتا روایت کیا۔

❀❀❀❀

(۱۴۸۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ)). (صحیح) غاية المرام (۱٤۸) صحیح ابی داؤد (۲۵۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پالے کتا مگر کتا چرائی کا یا کتا شکار کا، یا کھیت کا یعنی اس کے سوا جو کتا پالے، گھٹتے جاتے ہیں اس کے ثواب حسنات ہر دن میں ایک قیراط۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے عطاء بن رباح سے کہ انہوں نے رخصت دی کتا پالنے کی اگرچہ آدمی کے پاس ایک بکری بھی ہو۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے۔

(۱۴۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: إِنِّيْ لَمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيْمٍ، وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ)).

(صحيح عند الالبانی) غاية المرام (۱۴۸ ـ ۱۴۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے میں ان لوگوں میں تھا جو شاخیں اٹھا رہے تھے درخت کی رسول اللہ ﷺ کے منہ سے اور آپ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپ ﷺ نے: اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے سب گروہوں میں سے یعنی جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں تو البتہ میں حکم کرتا ان کے قتل کا، سو قتل کرو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو اور کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ باندھیں کتے کو مگر گھٹتے جائیں گے ان کے عملوں میں سے ہر دن میں ایک قیراط مگر کتا شکار کا یا کھیت یا بکریوں کی حفاظت کا یعنی تین کتے پالنا جائز ہے باقی سب حرام ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے۔

❁❁❁❁

۱۸ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الذَّكٰوةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهٖ

بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں

(۱۴۹۱) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ أَوْ ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم مقابلہ کریں گے دشمن سے کل کے روز اور نہیں ہے ہمارے پاس چھری یعنی ذبح کرنے کی، سو فرمایا نبی ﷺ نے: جو خون بہا دے اور نام لیا جائے اللہ تعالیٰ کا اس پر اسے کھاؤ جب تک کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو یعنی دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو اور میں اب بیان کرتا ہوں تم سے اس کا حال سو دانت وہ تو ہڈی ہے اور ناخن وہ تو چھری ہے حبشیوں کی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے سفیان ثوری سے۔ کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے سنا رافع سے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک نہیں تجویز کرتے ہیں یہ کہ ذبح کیا جائے کوئی ذبیحہ دانت سے اور نہ کسی ہڈی سے۔

❁❁❁❁

١٩ ـ باب: ماجاء فی البعیر والبقر والغنم إذا ندّ فصار وحشیا یرمي بسهم أم لا

باب: اس بیان میں کہ جب اونٹ گائے اور بکری بھاگ جائیں اور وحشی ہو جائیں تو انہیں تیر مارا جائے یا نہیں؟

(١٤٩٢) عَنْ رَافِعٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا بِهِ هٰكَذَا**)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (٢٠١٢)

ترجمہ: روایت ہے رافع سے کہا ہم تھے نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور ان لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نہ تھے کہ اس پر سوار ہو کر پکڑ لیویں سو مارا اس کو ایک مرد نے تیر سو روک دیا اللہ تعالیٰ نے اس اونٹ کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان چارپایوں میں بعض بھگوڑے ہوتے ہیں مثل وحشی جانوروں کے سو جو ایسا کام کرے ان میں سے یعنی بھاگے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو یعنی اسے تیر مار لو یا جس طرح قادر ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا سے جو رافع بن خدیج ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک اور ایسے ہی روایت کی یہ حدیث شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے۔

ابواب الاضاحی

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۷) قربانی کے مسائل کے بیان میں (التحفۃ ۱۵)

بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأُضْحِيَةِ

قربانی کی فضیلت کے بیان میں

(۱۴۹۳) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا)). (ضعیف) تخریج مشکاۃ المصابیح (۱۴۷۰) التعلیق الرغیب (۱۰۱/۲)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں کیا آدمی نے کوئی عمل نحر کے دن زیادہ دوست اللہ کے نزدیک خون بہانے سے یعنی قربانی ذبح کرنے سے اور جانور قربانی کا آئے گا قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت، اور خون گرتا ہے اللہ تعالیٰ کے آگے مکان قبولیت میں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے، سو خوش دل ہو تم اس بشارت سے۔ (بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوالمثنیٰ سلیمان بن یزید ضعیف ہے۔ تقریب (۸۳۴)

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے

ہم اس کو ہشام بن عروہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابوالمثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے۔ اور روایت کی ہے ان سے ابن ابی فدیک نے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اضحیہ کی فضیلت میں کہ اس کے کرنے والے کو ہر بال میں ایک نیکی ہے۔ اور بعض روایت میں بقرونها ہے۔ (ضعيف جدًا) (المشكاة : ١٤٧٦)

❁❁❁❁

٤۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي الْأُضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

دومینڈھوں کی قربانی کرنے کے بیان میں

(١٤٩٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَ كَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا. (صحيح) ارواء الغليل (١١٣٧ و ٢٥٣٦) صحيح ابى داؤد (٣٤٩١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈھوں سینگ والوں ابلق کی، ذبح کیا ان کو اپنے ہاتھ سے اور نام لیا اللہ تعالیٰ کا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر، اور پیر رکھا اس کے پہلو یا گلے پر وقت ذبح کے۔

فائدہ : اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور ابورافع رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٣۔ باب مَاجَاءَ فِي الأضحِيَةِ مالمَنِ الميت

فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنے کے بیان میں

(١٤٩٥) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهٗ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ : أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ، فَقِيْلَ لَهٗ ؟ فَقَالَ : أَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ : فَلَا أَدَعُهٗ أَبَدًا.

(ضعيف الاسناد) اس میں شریک راوی ضعیف اور اس کا والد ابي الحسناء مجھول راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ہمیشہ قربانی کرتے تھے دو مینڈھوں کی، ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو لوگوں نے ان سے کہا کہ کیوں ایسا کرتے ہیں آپ تو جواب دیا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو یعنی نبی ﷺ نے اس امر کا، پس نہ چھوڑوں گا میں اسے کبھی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے میت کی طرف

سے قربانی کرنے کی اور نہیں کہا بعض نے قربانی کرنا میت کی طرف سے اور عبداللہ بن مبارک نے کہا میرے نزدیک یہ بہت خوب ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دے اور قربانی نہ کرے اور اگر اس کی طرف سے قربانی کی تو خود اس میں سے نہ کھائے کچھ بھی اور صدقہ دے دے اس کا سب گوشت وغیرہ۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَضَاحِيْ

جن جانوروں کی قربانی مستحب ہے ان کے بیان میں

(١٤٩٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنٍ أَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَأْكُلُ فِيْ سَوَادٍ، وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح حديث (١٣٦٦) صحيح ابی داؤد (٢٤٩٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے ایک مینڈھے نر کی کہ کھاتا تھا وہ سیاہی میں یعنی اس کا منہ سیاہ تھا اور چلتا تھا وہ سیاہی میں یعنی چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا وہ سیاہی میں یعنی آنکھوں کے کنارے سیاہ تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ مَالَا يَجُوْزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

ان جانوروں کے بیان میں جن کی قربانی درست نہیں

(١٤٩٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ : ((لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا، وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا، وَلَا بِالْمَرِيْضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح حديث (١٤٦٥)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مرفوع کرتے ہیں وہ اس روایت کو کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ نہ قربانی کی جائے لنگڑے جانور کی کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اس کا اور نہ کانی کی کہ ظاہر ہو کانا پن اس کا اور نہ بیمار کی ظاہر ہو بیماری اس کی اور نہ اس قدر دبلی کی کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابن ابو زائدہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے

انہوں نے عبید بن فیروز سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور ہم معنی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے انہوں نے روایت کی براء سے۔ اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک۔

❀❀❀❀

٦۔ باب: مَايكرهُ مِنَ الأضاحي

جن جانوروں کی قربانی ناپسندیدہ ہے

(١٤٩٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

(اسناده ضعيف) ارواء الغليل (٤/٣٦٣) تخريج مشكاة المصابيح (١/٤٦٠) اس میں ابی اسحاق راوی مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب دیکھ لیں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی تاکہ اس میں کچھ نقص نہ ہو اور حکم دیا اس کا کہ قربانی نہ کریں ہم اس کی جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقاء اور نہ خرقاء۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ بھی قَالَ: الْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةِ: مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ. وَالشَّرْقَآءُ: الْمَشْقُوقَةُ: وَالْخَرْقَآءُ الْمَثْقُوبَةُ [انظر ماقبله] یعنی کہا راوی نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے کہ جس کا ایک کنارہ کان کا کٹا ہوا ہو، اور مدابرہ وہ ہے کہ کان کی جانب سے کچھ کٹا ہو، اور شرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چرا ہو، اور خرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چھدا ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور شریح بن نعمان صائدی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور شریح بن حارث کندی یعنی قبیلہ بنی کندہ کے کوفہ کے رہنے والے ہیں کہ کنیت ان کی شریح بن امیہ ہے اور شریح بیٹے ہانی کے وہ بھی کوفی ہیں اور ہانی کو صحبت بھی ہے یعنی رسول مطہر شافع محشر ﷺ کی اور تینوں شریح جن کی تفصیل اوپر مذکور ہوئی اصحاب ہیں امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

٧: بَابُ: مَاجَاءَ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فِي الْأَضَاحِي

اس بیان میں کہ بھیڑ میں سے جذع کی قربانی درست ہے

(١٤٩٩) عَنْ أَبِي كَبَاشٍ قَالَ: جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيتُ أَبَاهُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ،

فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((نِعْمَ اَوْ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ)) قَالَ : فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ. (ضعيف) (الضعيفة : ٦٤، المشكاة : ١٤٦٨، الارواء : ١١٤٣) اس میں ابی کباش اور کدام راوی دونوں مجھول ہیں

ترجمہ : روایت ہے ابوکباش سے کہا سوداگری کو لایا دنبے میں چھ چھ مہینے کے سو کھوٹے ہو گئے وہ یعنی نہ بکے، سو ملاقات کی میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: کیا خوب ہے قربانی جذع کی بھیڑوں میں سے۔ کہا راوی نے پھر جلدی جلدی خرید لے گئے ان کو لوگ۔ راوی کو شک ہے کہ نِعْمَ الاضحیة فرمایا یا نعمت الاضحیة معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور جابر اور عقبہ بن عامر سے اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی غریب ہے مروی ہے یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی، اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جذع بھیڑ سے درست ہے قربانی میں۔

❀❀❀❀

(١٥٠٠) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِيْ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُوْدٌ أَوْ جَدْيٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((ضَحِّ بِهِ أَنْتَ)).

(صحيح) ارواء الغليل (٤/٣٥٧) صحيح ابى داؤد (٢٤٩٣)

ترجمہ : روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیں ان کو بکریاں کہ بانٹ دیں اس کو آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں قربانی کے لیے، سو باقی رہ گئی اس میں سے ایک عتود یا ایک جدی، سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے: اس کی تم قربانی کر دو۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے عتود اس بکری کو کہتے ہیں کہ قوی ہو جائے اور ایک سال اس پر گزر جائے اور جمع اس کی اعتدہ ہے اور جدی جو بکری کا بچہ ہو نر ہو یا مادہ اور چھ مہینے کا ہو۔

ف: وکیع نے کہا جذع چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا۔ یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کے سوا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا تقسیم کی نبی ﷺ نے قربانیاں اور باقی رہ گیا ایک جذعہ، سو میں نے پوچھا نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے: اس کی تم قربانی کرو۔ روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے اور ابی داؤد نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں بدر کے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث۔

٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِشْتِرَاكِ فِي الْأُضْحِيَّةِ

قربانی میں شریک ہونے کے بیان میں

(١٥٠١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيرِ عَشَرَةً. (صحيح) الروض النضير (٦١٣) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں اور آ گئی عید قربان تو شریک ہوگئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔

فائدہ : اس باب میں ابو ایوب اور ابو اشد اسلمی سے بھی روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(١٥٠٢) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٦١٣) صحيح ابى داؤد (٢٤٩٨۔ ٢٥٠٠)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہم نے قربانی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے۔

❀❀❀❀

٩۔ باب: فى الضحية بعضباء القرن والأذن

سینگ ٹوٹے اور کان کٹے جانور کے بیان میں

(١٥٠٣) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، قُلْتُ : فَإِنْ وَلَدَتْ ؟ قَالَ : اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا، قُلْتُ : فَالْعَرْجَاءُ. قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ. قُلْتُ : فَمَكْسُورَةُ الْقَرْنِ. فَقَالَ : لَا بَأْسَ أُمِرْنَا أَوْأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ.

(اسناده حسن) الارواء (٣٦٢/٤ و ٣٦٤) التعليق على صحيح ابن خزيمه (٢٩١٥) تخريج الاحاديث المختارة (٣٨٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے گائے کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا حجیہ نے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنے بعد اس کے قربانی کے لیے اس کو خریدا یا مقرر کیا تو فرمایا ذبح کر اس بچے کو بھی ساتھ اس کے۔ کہا میں نے: اور عرجاء یعنی لنگڑی کہا درست ہے اگر پہنچ سکے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئے کہا کچھ مضائقہ نہیں اس میں حکم کیے گئے ہیں ہم یا حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنی کانی اور اندھی نہ ہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے۔

❀❀❀❀

(١٥٠٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُضَحّٰى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ. قَالَ قَتَادَةُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: الْعَضَبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ. (ضعيف) ارواء الغليل (١١٤٩)

تخريج مشكاة المصابيح حديث (١٤٦٤) التعليق على صحيح ابن خزيمة (٢٩١٣) تخريج الاحاديث المختارة (٣٨٣) البانی کہتے ہیں اس کی سند حری بن کلیب کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ قربانی کرے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے کی کہا قتادہ نے ذکر کیا میں نے اس کا سعید بن مسیب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹا وہی مانع ہے جو آدھے سینگ تک پہنچا ہو اس سے زیادہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٠ ـ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِيءُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

اس بیان میں کہ ایک بکری ایک گھر والوں کی طرف سے کافی ہے

(١٥٠٥) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوْبَ: كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَأْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى.

(صحيح) ارواء الغليل (١١٤٢)

ترجمہ: روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہتے تھے پوچھا میں نے ابوایوب سے کیونکر ہوتی تھیں قربانیاں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں؟ تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے، سو

خود بھی کھاتے تھے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے یہاں تک کہ فخر کرنے لگے سو ہوگئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی کرنے لگے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبداللہ وہ مدنی ہیں۔ اور روایت کی ہے ان سے مالک بن انس نے۔ اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا، اور دلیل ان کی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی ﷺ نے ایک بھیڑ کی اور فرمایا یہ اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی میری امت میں سے۔ اور بعض علماء نے کہا کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو۔ اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک کا اور سوا ان کے اور علماء کا۔

❀❀❀❀

۱۱۔ باب: الدليل عَلَى أَنَّ الأُضْحِيَةَ سُنَّة

قربانی کے سنت ہونے کی دلیل

(۱۵۰۶) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِيَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ ؟ فَقَالَ : ضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ : أَتَعْقِلُ؟ ضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ.

(ضعيف) (المشكاة : ١٤٧٥، التحقيق الثاني) اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ : روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہ ایک مرد نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں؟ تو کہا انہوں نے: قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے۔ پھر پوچھا اس نے دوبارہ کیا تو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تو سمجھتا نہیں؟ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے اور قربانی کی مسلمانوں نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی واجب نہیں لیکن سنت ہے رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے مستحب ہے کہ آدمی اسے ادا کرے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔

❀❀❀❀

(۱۵۰۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ.

(ضعيف) (انظر ما قبله) اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے رہے رسول اللہ ﷺ مدینے میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

١٢ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ قربانی عید کی نماز کے بعد کرنی چاہیے

(١٥٠٨) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ : ((**لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ**)) قَالَ : فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ، وَإِنِّيْ عَجَّلْتُ نُسُكِيْ لِأُطْعِمَ أَهْلِيْ وَأَهْلَ دَارِيْ أَوْ جِيْرَانِيْ. قَالَ : ((**فَأَعِدْ ذِبْحَكَ بِآخَرَ**)) فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، أَفَأَذْبَحُهَا ؟ قَالَ : ((**نَعَمْ، وَهُوَ خَيْرٌ فَسَيَكْفِيْكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ**)) . (صحيح) (الارواء : ٢٤٩٥) (صحيح ابى داؤد (٢٤٩٥ ـ ٢٤٩٦)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے نحر کے دن سو، فرمایا: ہرگز نہ کرے ذبح کوئی تم میں سے جب تک عید کی نماز نہ پڑھ لے۔ کہا براء نے: کھڑے ہو گئے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ ایسا دن ہے کہ گوشت سے اس دن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو اسی لیے جلدی ذبح کی میں نے قربانی اپنی کہ کھلا دوں اپنے گھر والوں کو اور اپنے محلّہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسائے کے لوگوں کو۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے: پھر دوبارہ ذبح کرو دوسری قربانی۔ سو کہا میرے ماموں نے یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک ہی بکری ہے ایک سال سے کم کی دودھ دیتی ہوئی کہ بہتر ہے میرے نزدیک گوشت کھانے کی دو بکریوں سے کیا اس کو ذبح کروں؟ آپ ﷺ نے: فرمایا ہاں وہ تمہاری قربانیوں سے بہتر ہے اور نہیں درست ہے جذعہ قربانی میں کسی کو بعد تیرے۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور جندب اور عویمر بن اشقر اور ابن عمر اور ابوزید انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی نہ کرے شہر کے اندر جب تک نماز عید کی نہ پڑھ لے امام اس مقام کا۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے گاؤں والوں کو ذبح کرنے کی جب فجر طلوع ہو جائے۔ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اجماع ہے علماء کا کہ جائز نہیں جذعہ یعنی چھ مہینے سے زیادہ بکری کا بچہ قربانی میں اور جائز ہے جذعہ اگر دنبہ کا ہو۔

❀❀❀❀

١٣ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ

اس بیان میں کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے

(١٥٠٩) عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((**لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ مِنْ لَّحْمِ أُضْحِيَتِهٖ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ**)).

(صحيح) (الارواء : ١١٥٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ کھائے کوئی تم میں سے گوشت اپنی قربانی کا تین دن سے زیادہ۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔ اور یہ حکم یعنی منع اس کا نبی ﷺ کی طرف سے ابتداء میں تھا بعد اس کے اجازت ہوئی اب جب تک چاہے گوشت رکھے۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلٰثٍ

تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت کے بیان میں

(١٥١٠) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُوا الطَّوْلِ عَلٰى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ، فَكُلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا)).

(صحيح) (الارواء : ٤/٣٦٨، ٣٦٩) صحيح ابى داؤد (٢٥٠٤)
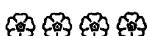
ترجمہ: روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تم کو منع کرتا تھا قربانیوں کے گوشت سے کہ تین دن سے زیادہ گوشت نہ رکھو اس لیے کہ کشادگی کریں طاقت والے لوگ بے طاقت والوں پر، سو اب کھاؤ تم جس طرح چاہو تم اور کھلاؤ اور جمع کرو۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور نبیشہ اور ابوسعید اور قتادہ بن نعمان اور انس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے۔ علمائے صحابہ وغیرہم کا۔

(١٥١١) عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ : أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ ؟ قَالَتْ: لَا وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّيْ مِنَ النَّاسِ فَأَحَبَّ أَنْ يُّطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّيْ وَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ)). (ضعيف - بهذا السياق : واصله فى صحيح مسلم - الارواء : ٤/٣٧٠)

ترجمہ: روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے ام المؤمنین سے کہ کیا رسول اللہ ﷺ منع کرتے تھے قربانیوں کے گوشت کھانے سے؟ تو کہا انہوں نے: نہیں مگر اتنا تھا کہ قربانی کرنے والے لوگ کم تھے تو آپ نے چاہا کہ ان کو بھی کھلا دیں جنہوں نے قربانی نہیں کی اور ہم اٹھا رکھتے تھے ایک وسعت کو، سو کھاتے تھے اس کو دس دن کے بعد۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام المؤمنین وہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں بیوی نبی ﷺ کی۔ اور یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

❀❀❀❀

١٥۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ کے بیان میں

(١٥١٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ)) وَالْفَرَعُ: أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١١٨٠) صحيح ابی داؤد (٢٠٢٠۔ ٢٠٢١)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ فرع ہے نہ عتیرہ ہے۔ یعنی اسلام میں۔ اور فرع وہ پہلا بچہ ہے جانور کا کہ پیدا ہوتا تھا کافروں کے یہاں اور وہ اپنے بتوں کے لیے اس کو ذبح کرتے تھے۔

فائدہ : اس باب میں نبیشہ اور مخنف بن سلیم سے روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اس کو رجب میں اس مہینے کی تعظیم کے واسطے اس لیے کہ وہ پہلا مہینہ ہے حرام کے مہینوں میں سے۔ اور حرام کے مہینے: رجب ہے اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم۔ اور مہینہ حج کے: شوال ہے او ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے۔ ایسا ہی مروی ہے بعض اصحاب نبی ﷺ سے۔

❁❁❁❁

١٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کے بیان میں

(١٥١٣) عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَسَأَلُوهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَآئِشَةَ أَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ .

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١١٦٦)

ترجمہ: روایت ہے یوسف بن ماہک سے کہ وہ آئے حفصہ بنت عبدالرحمٰن کی بیٹی کے پاس اور پوچھا ان سے مسئلہ عقیقہ کا، تو خبر دی انہوں نے کہ خبر دی ان کو امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کا کہ سن میں برابر ہوں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری کا۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور سلیمان بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور حفصہ یہ بیٹی ہیں عبدالرحمٰن کی اور وہ بیٹے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔

(۱۵۱۴) عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ : ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا)).

(صحيح) (الارواء : ٤/٣٩١) ارواء الغليل (٤/٣٩٠۔ ٣٩١) صحيح ابى داؤد (٢٥٢٣۔ ٢٥٢٦)

ترجمہ: روایت ہے ام کرز رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حکم عقیقہ کا تو فرمایا آپ ﷺ نے: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کچھ نقصان نہیں ہے تم کو نر ہو یا مادہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۵۱۵) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَاهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذٰى)). (صحيح) ارواء الغليل (١١٧١) صحيح ابى داؤد (٢٥٢٩)

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ہر لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو بہاؤ اس کی طرف سے خون یعنی جانور ذبح کرو اور دور کرو اس سے تکلیف کی چیزوں کو یعنی بال مونڈو ناخن کترو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ : الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

بچہ کے کان میں اذان دینے کے بیان میں

(۱۵۱۶) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ۔ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ۔ بِالصَّلٰوةِ .

(صحيح) (الضعيفة : ١/٤٩٣، الطبعة الجديدة) رقم (٣٢١) اس میں عاصم بن عبیداللہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ : روایت ہے عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اذان دی آپ ﷺ نے حسن بن علی کے کان میں، جب جنیں ان کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، جیسے اذان ہوتی ہے نماز کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے عقیقہ کے باب میں کئی سندوں سے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے یہ بھی کہ آپ ﷺ نے عقیقہ کیا حسن بن علی سے ایک بکری کا اور بعض علماء کا۔ یہی مذہب ہے۔

❀❀❀❀

۱۷ ـ باب: خير الأضحية الكَبْش

بہترین قربانی مینڈھے کی ہے

(۱۵۱۷) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْأُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ)).

(ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٤٢) التعليق الرغيب (٢/١٠٣) اس کی سند عفير بن معدان کی وجہ سے ضعیف ہے تقریب (۴۶۲۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہتر قربانی کے جانوروں میں مینڈھا ہے اور بہتر سب کفنوں میں حلہ ہے یعنی ایک ازار اور ایک چادر قمیص کے سوا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور عفیر بن معدان ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

۱۸ ـ باب: الأضحية في كل عام

ہر سال قربانی کرنے کے بیان میں

(۱۵۱۸) عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ، عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةٌ وَعَتِيرَةٌ، هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ؟ هِيَ: الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ)). (صحيح عند الالبانى) تخريج مشكاة المصابيح (١٤٧٨ ـ التحقيق الثانى) صحيح أبى داود (٢٢٨٧) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے۔ ابورملہ مجہول الحال ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہا کھڑے تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ عرفات میں اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے: اے آدمیوں! ہر گھر والے پر سال میں قربانی ہے اور عتیرہ ہے، تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ عتیرہ وہ ہے جس کا نام تم رجبیہ رکھتے ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابن عوف کی روایت سے۔ مترجم: رجبیہ وہ جانور ہے کہ رجب میں ذبح کرتے تھے کفار بتوں کی تعظیم کے لیے اور اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا۔

(١٥١٩) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَ قَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ)) فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ . (حسن عند الالبانی)

(الارواء: ١١٧٥) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے محمد بن اسحاق مدلس ہے اور سند میں انقطاع ہے محمد بن علی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا۔
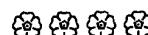
ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے: عقیقہ کیا رسول اللہ ﷺ نے حسن کا ایک بکری کا اور فرمایا: اے فاطمہ! مونڈ واؤ اس کا سر اور صدقہ دو اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر۔ سو تولا انہوں نے بالوں کو سو اس کا وزن ہوا ایک درہم کے برابر یا کچھ اس سے کم۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ متصل نہیں کہ ابوجعفر محمد بن علی نے نہیں پایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو۔

❁ ❁ ❁ ❁

(١٥٢٠) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا پھر اترے اور منگائے دو مینڈھے پھر ذبح کیا ان کو یعنی عید قربان میں۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٢٠۔ باب: مَايَقُولُ إِذَا ذَبَحَ

ذبح کرتے وقت کیا پڑھے

(١٥٢١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْأَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي)). (اسناده صحيح) (الارواء: ١١٣٨) صحيح ابی داؤد (٢٥٠١)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے حاضر ہوا میں نبی ﷺ کے ساتھ عید قربان کے دن عید گاہ میں پھر جب پورا کر چکے آپ خطبہ اترے اپنے منبر سے اور لایا گیا ایک دنبہ تو ذبح کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا: بسم اللہ واللہ اکبر...... سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ: ذبح کرتا ہوں میں اس کو ساتھ نام اللہ کے اور اللہ

بہت بڑائی والا ہے یہ قربانی ہے میری طرف سے اور اس کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی میری امت سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور عمل اسی پر ہے علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا ان کے لوگوں کا کہ آدمی جب ذبح کرے تو یہی کہے بسم اللہ اللہ اکبر۔ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔ اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو کہتے ہیں کہ سماع نہیں ہے جابر رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀
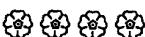
٢١۔ باب: من العقيقة

عقیقہ کے متعلق

(١٥٢٢) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ)). (صحيح) إرواء الغليل (١١٦٥) تخريج مشكاة المصابيح (٤١٥٣) صحيح أبي داود (٢٥٢٧)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: لڑکا رہن ہے اپنے عقیقہ کے ساتھ چاہیے کہ ذبح کیا جائے جانور عقیقہ کا اس کی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جائے اور سر اس کا مونڈا جائے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا روایت کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے جو بیٹے ہیں جندب کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور کہتے ہیں مستحب ہے کہ ذبح کیا جائے جانور عقیقہ کا لڑکے کی طرف سے ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن۔ اور کہتے ہیں کہ درست نہیں جانور عقیقہ میں مگر وہی جانور جو قربانی میں درست ہے یعنی جیسے قربانی کے جانور میں شرطیں ہیں ویسی ہی اس میں بھی ہوں۔

❀❀❀❀

٢٢۔ باب: ترك أخذ الشعر لمن أراد أن يضحي

قربانی کا ارادہ رکھنے والا بال نہ کاٹے

(١٥٢٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ)). (صحيح) ارواء الغليل (١١٦٣) صحيح ابي داؤد (٢٤٨٨)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: جس نے دیکھا چاند ذی الحجہ کا اور

ارادہ رکھتا ہے قربانی کرنے کا تو نہ مونڈے اپنے بال اور نہ کاٹے اپنے ناخن۔ یعنی جب تک قربانی نہ کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ سند میں اس حدیث کے عمرو بن مسلم ہے روایت کی ہے ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی لوگوں نے اور مروی ہے یہ حدیث سعید بن مسیّب سے وہ روایت کرتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے اس کے سوا اور سند سے اسی کی مانند۔ اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل تھے سعید بن مسیّب اور اسی حدیث کی طرف گئے ہیں احمد اور اسحاق۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے بال مونڈنے اور ناخن تراشنے کی۔ اور کہا ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور حجت پکڑی ہے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے کہ نبی ﷺ بھیجتے تھے قربانی مدینہ سے اور پرہیز نہیں کرتے تھے کسی چیز سے کہ جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب النذور والأيمان

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۱۸) قسموں اور نذروں کے بیان میں (التحفة ۱٦)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنْ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ

اس بیان میں کہ گناہ ونافرمانی میں نذر ماننا درست نہیں

(۱۵۲٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ)).

(صحيح) ارواء الغليل (۲۵۹۰) تخريج مشكاة المصابيح (۳٤۳۰)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نذر منعقد نہیں ہوتی گناہ کے امور میں اور کفارہ اس کا کفارہ قسم کا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس لیے کہ زہری نے نہیں سنی یہ حدیث ابوسلمہ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ روایت کی انہوں نے کئی لوگوں سے انہیں میں ہیں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے وہ امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔ کہا محمد نے حدیث تو یہی ہے یعنی یہ حدیث صحیح تر ہے روایت کی ہم سے ابواسماعیل محمد بن اسماعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ایوب بن سلیمان نے جو بیٹے ہیں بلال کے انہوں نے کہا روایت کی مجھ

سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اور عبداللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ)) یعنی ''نذر درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے''۔ یہ حدیث غریب ہے، اور زیادہ صحیح ہے ابی صفوان کی حدیث سے جو یونس سے مروی ہے اور ابوصفوان مکی ہیں۔ نام ان کا عبداللہ بن سعید ہے۔ اور روایت کی ان سے حمید نے اور کئی لوگوں نے جو حدیث کے بڑے علماء میں سے ہیں۔ اور کہا بعض علماء نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے نبی ﷺ کے سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام کی جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے اور یہی قول ہے۔ احمد اور اسحاق کا اور انہوں نے حجت پکڑی ہے زہری کی حدیث سے جو مروی ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور کہا بعض علماء نے صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام میں کہ جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کچھ کفارہ بھی نہیں اس کا۔ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا۔

(۱۵۲۵) عَنْ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ يُوْسُفَ التِّرْمِذِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ)). (صحيح) [صحيح بماقبله]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ابواسماعیل محمد بن اسماعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا بیان کیا ہم سے ایوب بن سلیمان بن بلال نے انہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اور عبداللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: نذر درست نہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں، اور کفارہ اس کا کفادہ یمین کا ہے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ باب من نذر أن يطيع اللّٰه فليطعه

جو نذر مانے کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اس کی اطاعت کرے

(۱۵۲۶) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ)).

(صحيح) ارواء الغليل (۹۶۷)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی

فرمانبرداری کی تو چاہیے کہ فرمانبرداری کرلے اس کی یعنی پورا کرے اپنی نذر کو اور جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی ۔ نافرمانی کی تو نافرمانی نہ کرے اس کی یعنی نذر پوری نہ کرے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک ایلی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے۔ اور یہی قول ہے بعض علمائے صحابہ کا نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور لوگوں کا۔ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا کہتے ہیں کہ نافرمانی نہ کرے اللہ تعالیٰ کی، اور کہتے ہیں کفارہ یمین کا نہیں اگر اس شخص نے نذر مانی ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَاجَاءَ لَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

اس بیان میں کہ جو چیز آدمی کے اختیار میں نہیں اس کی نذر نہیں ہوتی

(١٥٢٧) **عَنْ** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ**)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٥٧٥)

ترجمہ: روایت ہے ثابت بن ضحاک سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا بندے پر وہ نذر واجب نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہیں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

غیر معین نذر کے کفارہ کے بیان میں

(١٥٢٨) **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ**)).

(ضعيف) (وهو صحيح دون قوله "لم يسم" م الارواء : ٢٥٨٦) جس کا نام نہ لیا ہو" کے الفاظ کے علاوہ صحیح ہے۔

بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن یزید مولی المغیرۃ مجہول ہے۔ تقریب (٦٣٩٨)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کفارہ اس نذر کا کہ جس کا نام نہ لیا ہو: کفارہ قسم کا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے نام نہ لیا یعنی اتنا ہی کہا اگر یہ مراد میری برآئے تو مجھ پر نذر ہے۔

٥۔ بَابُ : مَاجاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا

اس کے بیان میں جو کسی کام کی قسم کھائے پھر اس کے بجائے دوسرے کام کو بہتر جانے

(١٥٢٩) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَ إِنْ اَتَتْكَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ)).

(صحيح) (الارواء: ٧/١٦٦ و ٨/٢٢٨/٢٦٠١، صحيح ابى داؤد : ٢٦٠١)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے عبدالرحمٰن مت مانگ حکومت کو اس لیے کہ اگر آئے تیرے پاس حکومت تیرے مانگنے سے تو سونپ دیا گیا تو اسی کی طرف، یعنی تائید غیبی نہ ہوگی، اور اگر آئے تیرے پاس بغیر مانگے تو مدد کیا جائے گا تو اس کے اوپر یعنی اللہ کی طرف سے، اور جب قسم کھائے تو کسی کام پر پھر دیکھے تو اس سے بہتر دوسرا کام تو کر اس کام کو یعنی جو بہتر ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا۔

فائدہ : اس باب میں عدی بن حاتم اور ابوالدرداء اور انس اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ اور ام سلمہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کے بیان میں

(١٥٣٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلْيَفْعَلْ)). (صحيح) (الارواء : ٢٠٨٤، الروض النضير : ١٠٢٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قسم کھائی کسی کام پر پھر دیکھا اس سے بہتر دوسرا کام تو چاہیے کہ کفارہ دے دے اپنی قسم کا پھر کرے وہ کام یعنی جو بہتر نظر آیا۔

فائدہ : اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہتے ہیں کہ کفارہ قبل حنث کے ادا کر دینا بھی کافی ہے۔ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ادائے کفارہ قبل حنث جائز نہیں۔ اور سفیان ثوری نے کہا: اگر کفارہ دے بعد حنث کے تو مستحب ہے میرے نزدیک اگر قبل حنث دے تو بھی جائز ہے۔

٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِثْنَآءِ فِي الْيَمِيْنِ

قسم میں ان شاء اللہ کہنے کے بیان میں

(١٥٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٥٧١) تخريج مشكاة المصابيح (٣٤٢٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قسم کھائے کسی کام پر اور کہے انشاء اللہ پس اس پر حنث نہیں آتا یعنی انشاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی کہ اس کے خلاف معصیت ہو یا کفارہ آئے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ مرفوع کی ہو یہ روایت سوا ایوب سختیانی کے۔ اور کہا اسماعیل بن ابراہیم نے کہ ایوب کبھی اس روایت کو مرفوع کرتے تھے اور کبھی مرفوع نہ کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی ﷺ وغیرہم کے کہتے ہیں کہ انشاء اللہ جب ملایا جائے قسم کے ساتھ تو حنث نہیں آتا اس پر۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اوزاعی کا اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(١٥٣٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَمْ يَحْنَثْ)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٥٧٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: جس نے قسم کھائی اور کہا انشاء اللہ وہ حانث نہ ہوگا۔

فائدہ : پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا ہے، خطا کی اس میں عبدالرزاق نے مختصر کیا اس کو معمر کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن طاؤس سے وہ اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ: سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا طواف کروں گا میں آج کی رات ستر بیویوں پر یعنی جماع کروں گا ان سے پھر جنے گی ہر ایک عورت ایک لڑکا، پھر طواف کیا انہوں نے ان پر اور نہ جنی ان سے کوئی عورت مگر ایک کہ وہ جنی نصف لڑکا، پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر فرماتے سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ تو ویسا ہی ہوتا جیسا کہ انہوں نے کہا تھا۔ اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت اپنی طول کے ساتھ اور ذکر کیا اس میں ستر عورتوں کا۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجھوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ: کہا سلیمان بن داؤد نے: میں طواف کروں گا آج کی رات سو عورتوں پر۔ آخر حدیث تک۔

٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ

اس بیان میں کہ غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے

(١٥٣٣) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ : وَأَبِیْ وَأَبِیْ فَقَالَ : ((أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَاءِ كُمْ)) فَقَالَ عُمَرُ : فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا .

(صحيح) ارواء الغليل (٢٥٦٠) تخريج المختارة (١٩٥ ـ ١٩٧)

ترجمہ : روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ سنا نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ کہتے تھے کہ قسم ہے میرے باپ کی، فرمایا آپ ﷺ نے : بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادوں کی۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے : قسم ہے اللہ کی پھر قسم نہ کھائی میں نے باپ کی بعد اس کے نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے۔

فائدہ : اور اس باب میں ثابت بن ضحاک اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور قتیلہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابو عبیدہ نے مطلب ان کے قول کا وَلَا آثِـــرًا کا یہ ہے کہ نہیں نقل کی میں نے قسم باپ کی کسی اپنے غیر سے اس لیے کہ عرب کہتے ہیں آثَرَهُ عَنْ غَيْرِیْ یعنی نقل کرتا ہوں آپ ﷺ اس بات کو اپنے غیر سے۔

(١٥٣٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِیْ رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ أَوْلِيَسْكُتْ)).

(صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ : روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پایا عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ ایک قافلہ میں تھے اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی چاہیے کہ قسم کھائے اللہ تعالیٰ کی یا چپ رہے یعنی سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہ کھائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٩ ـ باب: مَاجَاءَ فِي أَنَّ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

اس بیان میں کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے یقیناً شرک کیا

(١٥٣٥) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ : لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ، فَإِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ)).

(صحيح) (الارواء : ٢٥٦١، الصحيحة : ٢٠٤٢)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن عبیدہ سے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سنا ایک مرد کو قسم کھاتے ہوئے کعبہ کی، تو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے: قسم نہ کھانی چاہیے سوا اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے: جو کھائے قسم غیر اللہ کی بے شک اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور تفسیر اس حدیث کی بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا: فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ تغلیظا ہے۔ اور حجت اس باب میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھاتے تھے اپنے باپ کی اور فرمایا کہ: بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو باپ دادوں کی قسم کھانے سے۔ یعنی اس روایت میں باپ کی قسم کو شرک نہ فرمایا۔ پس حدیث مذکور میں شرک کا اطلاق تنبیہاً کیا گیا اور اسی طرح حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو شخص کہہ بیٹھے اپنی قسم میں کہ قسم ہے لات و عزیٰ کی تو اس کو چاہیے کہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی اس سے ثابت ہوا کہ اطلاق شرک کا غیر اللہ کی قسم پر تنبیہاً ہے۔ اور اسی طرح جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ریا شرک ہے۔ اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس آیت مبارکہ کی۔ ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ أَحَدًا﴾ اور کہا کہ مراد شرک سے ریا ہے۔ یعنی یہ بھی فرمانا تنبیہاً ہے۔

❀❀❀❀

۱۰ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

اس کے بیان میں جو پیدل چلنے کی قسم کھائے لیکن نہ چل سکے

(۱۵۳۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَذَرَتِ امْرَأَةٌ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ، فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا، مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نذر کی ایک عورت نے کہ چل کر جائے بیت اللہ تک سو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بے شک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے چلنے سے، حکم کرو اس کو کہ سوار ہو کر جائے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

(۱۵۳۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ يَتَهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ هٰذَا؟)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ)) قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ گزرے رسول اللہ ﷺ ایک بڑے بوڑھے پر کہ چلا جاتا تھا اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں، سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا حال ہے اس کا؟ کہا لوگوں نے: نذر کی ہے اس نے اے رسول اللہ ﷺ چلنے کی، فرمایا آپ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے عذاب کرنے سے اپنے نفس کو۔ کہا راوی نے: پھر حکم کیا اس کو کہ سوار ہو جائے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مثل اس کے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک مرد کو۔ آخر حدیث تک۔ یہ حدیث صحیح ہے، اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا، کہتے ہیں کہ: جب نذر کرے عورت کہ پیدل چلے تو چاہیے کہ سوار ہو جائے اور ایک بکری قربانی کرے۔

❀❀❀❀
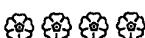
١١ ۔ بَابٌ : فِيْ كَرَاهِيَةِ النُّذُوْرِ

نذر ماننے کی کراہت میں

(١٥٣٨) **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَا تَنْذِرُوْا، فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ**)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٨/٢٠٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نذر مت کرو اس لیے کہ نذر نہیں کام آتی ہے آگے تقدیر کے کچھ یعنی بنظر تبدیل تقدیر نذر کرنا بے سود ہے بلکہ نکالا جاتا ہے بحیلہ نذر بخیل سے کچھ مال۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مکروہ کہا انہوں نے نذر کو۔ اور فرمایا عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کہ معنی کراہت نذر کے یہ ہیں کہ جب نذر کی آدمی نے ساتھ طاقت الٰہی کے اور وفا کی وہ نذر تو اسے اجر ہے وفا کا مگر نذر کرنا مکروہ تھا اور اگر نذر کی معصیت کی تو اس میں تو وفا درست ہی نہیں۔

❀❀❀❀

١٢ ۔ بَابٌ : مَا جَاءَ فِيْ وَفَاءِ النَّذْرِ

نذر کو پورا کرنے کے بیان میں

(١٥٣٩) **عَنْ عُمَرَ** قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: ((**أَوْفِ بِنَذْرِكَ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اعتکاف کروں گا میں ایک رات مسجد الحرام

میں ایام جاہلیت میں، تو فرمایا آپ ﷺ نے: پوری کروا پنی نذر۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف بعض اہل علم کہا ہے انہوں نے کہ جب آدمی مشرف بالاسلام ہو اور اس پر نذر طاعت ہے یعنی ایسے کام کی نذر ہے کہ اس میں اطاعت الٰہی ہو تو ضرور ہے کہ اسے پورا کرے۔ اور کہا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور علماء نے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر ساتھ روزے کے۔ اور بعض نے کہا اہل علم سے کہ نہیں واجب معتکف پر روزہ مگر جب وہ اپنے اوپر واجب کرے۔ یعنی اگر نذر میں روزہ کا بھی ذکر کیا ہے تو ضرور ہے ورنہ کچھ ضرور نہیں اور حجت پکڑی انہوں نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی کہ انہوں نے نذر کی تھی رات کے اعتکاف کی جاہلیت میں اور حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے پورا کرنے کا یعنی حکم روزہ کا نہ دیا آپ ﷺ نے فقط اعتکاف کو فرمایا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَمِيْنُ النَّبِيِّ ﷺ
اس بیان میں کہ نبی ﷺ کی قسم کیسی تھی؟

(۱۵۴۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَثِيْرًا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِيْنِ : ((لَا وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ)). (صحيح) الظلال الجنة (۲۳٤) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۰۹۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اکثر تھے رسول اللہ ﷺ کہ قسم کھاتے تھے ساتھ اس قسم کے لا و مقلب القلوب، یعنی قسم ہے دلوں کے بدلنے والے کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً
غلام آزاد کرنے والے کے ثواب کے بیان میں

(۱۵٤۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)).

(صحيح) (الارواء : ۱۷٤۲، الروض النضير : ۳۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے: جس نے آزاد کی ایک گردن مومنہ آزاد

کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کو اس کے ایک ایک عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے یہاں تک کہ آزاد کرے گا فرج اس کا عوض میں اس کے فرج کے۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور عمرو بن عبداللہ اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع اور ابوامامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے اور وہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ اور روایت کی ان سے مالک بن انس اور بہت سے لوگوں نے اہل علم سے۔

❀❀❀❀
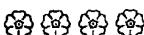
١٥ـ بَابُ : فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

جو شخص اپنے خادم کو طمانچہ مارے اس کا بیان

(١٠٤٢) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَةَ إِخْوَةٍ مَالَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ : أَنْ نُعْتِقَهَا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سوید بن مقرن مزنی سے کہا دیکھا ہم نے اپنے کو کہ ہم سات بھائی تھے اور کوئی خادم ہمارا نہ تھا مگر ایک، پھر طمانچہ مارا ہم سے ایک نے اس کو، سو حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آزاد کردیں ہم اس کو۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے اور ذکر کیا بعض نے اس حدیث میں کہ طمانچہ مارا اس باندی کے منہ پر۔

❀❀❀❀

١٦ـ باب: مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ

دین اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھانے کی کراہت کا بیان

(١٠٤٣) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : ((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ)). (صحيح) إرواء الغليل (٢٥٧٥)

ترجمہ: روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے جھوٹی مثلاً کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں نصرانی ہوں پس وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اس نے کہا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس مسئلہ میں کہ جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے مثلاً اس نے کہا اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی تو پھر کیا اس نے یہ کام تو کہا بعض نے کہ اس نے بہت

بڑی خطا کی مگر اس پر کفارہ نہیں۔ اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور مالک بن انس کا اور اسی طرف گئے ہیں ابوعبیدہ۔ اور کہا بعض نے اصحاب نبی ﷺ سے اور تابعین وغیرہم سے کہ اس پر کفارہ ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۱۷۔ باب: مَاجَاءَ فِيمَنْ نَذَرَ أَنْ يَحجَ مَاشِيًا

اس کے بیان میں جس نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی

(١٥٤٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أُخْتِيْ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: ((**إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ**)). (ضعيف) إرواء الغليل (٢٥٩٢) اس میں عبیداللہ بن زحر راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عرض کیا میں نے یارسول اللہ (ﷺ) میری بہن نے نذر کی ہے کہ جائے بیت اللہ تک ننگے پاؤں بغیر چادر کے تو فرمایا نبی ﷺ نے البتہ اللہ تعالیٰ کچھ نہ کرے گا تیری بہن کی بدبختی کے ساتھ یعنی اللہ کو کیا پرواہ ہے پس چاہیے کہ سوار ہو جائے اور چادر اوڑھے اور تین روزے رکھے یعنی بعوض اس نذر کے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ: ذِكْرِ مَايُلْغِي الْحَلْفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

غیر اللہ کی قسم اٹھا لینے پر اُسے ختم کر دینے کا بیان

(١٥٤٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ**)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٥٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، جو شخص قسم کھائے اور اپنی قسم میں کہے قسم ہے لات وعزیٰ کی پس چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ، اور جو کہے کسی شخص سے آ ؤ جوا کھیلیں ہم تجھ سے تو چاہیے کہ صدقہ دے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوالمغیرہ وہ خولانی حمصے ہیں اور نام ان کا عبدالقدوس ہے اور بیٹے ہیں حجاج کے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَضَآءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے نذر پوری کرنے کا بیان

(۱۵۴۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اقْضِهِ عَنْهَا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے حکم اس نذر کا کہ تھی ان کی ماں پر اور وہ وفات کر گئی تھیں قبل ادا کرنے کے، سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ تم ادا کرو ان کی طرف سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

غلام آزاد کرنے والے کی فضیلت کا بیان

(۱۵۴۷) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا امْرِىءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكُهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزِىءُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ، وَأَيُّمَا امْرِىءٍ مُسْلِمٍ عُتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكُهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا)).

(صحيح) الروض النضير (۳۵۳) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۶۱۱) التعليق الرغيب (۶۱/۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ وغیرہ اصحاب نبی ﷺ سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جو شخص آزاد کرے ایک مرد مسلمان کو ہوگا چھوڑا وا اس کا دوزخ سے فدیہ ہو جاوے گا ہر عضو اس غلام کا اس کے عضو کے بدلے میں، اور جو شخص مرد مسلمان آزاد کرے دو عورتیں مسلمان ہوئیں گی وہ دونوں چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ہر عضو ان کا بدلے میں اس کے، ہر عضو کے اور جو مسلمان آزاد کرے ایک عورت مسلمان کو ہو جائے گی وہ چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ایک ایک عضو اس کا بدلے میں اس کے ایک ایک عضو کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب السیر

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ١٩) سیر کے بیان میں (التحفة ١٧)

١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

قتال سے پہلے دعوت دینے کے بیان میں

(١٥٤٨) عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ: أَنَّ جَيْشًا مِنَ الْجُيُوشِ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ أَمِيْرُهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوْا قَصْرًا مِنْ قُصُوْرِ فَارِسَ، فَقَالُوْا يَااَبَاعَبْدَاللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ : دَعُوْنِيْ أَدْعُوْهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : يَدْعُوْهُمْ فَاَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ: اِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيْعُوْنِيْ فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ لَنَا، وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْنَا، وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِيْنَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ، وَاَعْطُوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَ اَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ۔ قَالَ : وَرَطَنَ اِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَاَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُوْدِيْنَ وَاِنْ اَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ قَالُوْا مَا نَحْنُ بِالَّذِيْ نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَ لٰكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ. فَقَالُوْا يَا أَبَا عَبْدَاللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ ؟ قَالَ: لَا، فَدَعَاهُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ إِلٰى مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ: انْهَدُوْا اِلَيْهِمْ، قَالَ: فَنَهَدْنَا اِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ (ضعيف. الارواء : ٥/ ٨٧) (ابی البختری نے سلمان فارسی کو نہیں دیکھا' اس لیے منقطع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوالبختری سے کہ ایک لشکر نے مسلمانوں کے لشکروں سے کہ امیر اس کے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے محاصرہ کیا ایک

قلعہ کا فارس کے قلعوں میں سے، پس کہا لوگوں نے اے ابا عبداللہ اور یہ کنیت ہے سلمان کی کیا نہ دھاوا کریں ہم ان پر، فرمایا انہوں نے چھوڑ دو مجھ کو کہ میں دعوت کروں ان کو جیسا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ دعوت کرتے تھے ان کی یعنی کافروں کی پس آئے ان کے پاس سلمان اور کہا ان سے تحقیق میں ایک آدمی ہوں تم میں سے رہنے والا فارس کا دیکھتے ہو تم عرب کو کہ اطاعت کرتے ہیں میری پس اگر اسلام لائے تم پس تمہارے لیے مثل ہے اس چیز کے کہ ہمارے لیے ہے یعنی حصہ غنائم اور فیئے سے اور تم پر ہے مثل اس کے کہ ہم پر ہے اور اگر انکار کیا تم نے اور نہ قبول کیا تم نے مگر دین اپنا چھوڑ دیں گے ہم تم کو اسی دین پر اور دو ہم کو جزیہ ہاتھ سے اور تم ذلیل ہو۔ کہا راوی نے بیان کیا سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ مضمون ان سے فارسی میں اور یہ بھی کہا کہ تم اچھے نہیں یعنی بصورت عدم قبول ایمان کے اور اگر نہ مانو گے تم تو لڑیں گے ہم تم سے تم کو آگاہ کر کے۔ جواب دیا انہوں کہ نہیں ہم ایسے کہ جزیہ دیں ولیکن لڑتے ہیں ہم تم سے۔ پھر کہا مسلمانوں نے اے ابا عبداللہ! کیا نہ دھاوا کریں ہم ان پر؟ کہا انہوں نے نہیں کہا راوی نے پھر بلایا ان کو سلمان نے اسلام کی طرف تین دن مثل اسی کے پھر حکم دیا کہ دھاوا کرو ان پر۔ کہا راوی نے پھر دھاوا کیا ہم نے ان پر اور فتح کیا اس قلعہ کو۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور نعمان بن مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے۔ اور حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے۔ اور سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہتے تھے ابو البختری نے نہیں پایا سلمان رضی اللہ عنہ کو اس لیے کہ نہیں پایا انہوں نے علی کو، اور سلمان انتقال کر چکے تھے قبل علی کے اور گئے ہیں بعض اہل علم صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف، اور تجویز کیا انہوں نے کہ دعوت دی جائے قبل قتال کے۔ اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا کہا انہوں نے اگر پیشتر سے کر دی جائے ان کو دعوت تو بہتر ہے اور سبب ہے ان کے ڈرنے کا۔ اور کہا بعض علماء نے کہ اس زمانے میں دعوت کی حاجت نہیں۔ اور کہا احمد نے نہیں جانتا میں آج کے دن کسی کو کہ ضرور ہو اس کو دعوت۔ یعنی سب لوگ جان گئے ہیں کہ اہل اسلام اس لیے لڑتے ہیں لہٰذا دعوت ضرور نہیں۔ اور کہا امام شافعی نے کہ لڑائی شروع نہ کی جائے دشمن سے جب تک کہ دعوت نہ کر لیں مگر یہ کہ وہ خود آپڑیں مسلمانوں پر قبل دعوت کے اس صورت میں اگر دعوت نہ کی تو کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ پہلے پہنچ چکی ہے ان کو دعوت۔

❀❀❀❀

٢۔ باب النهي عن الإغارة إذا رأى مسجد اوسمع أاذانا

جب مسجد دیکھے اور آذان سنے تو حملہ نہ کرے

(١٥٤٩) عَنْ عِصَامِ الْمُزَنِيِّ۔ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ۔ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ: ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا))۔

(إسناده ضعيف) اس میں ابن عصام راوی ضعیف ہے اس کے حالات نہیں ملتے ضعيف أبي داود (٤٥٤)

ترجمہ: روایت ہے عصام مزنی رضی اللہ عنہ سے اور ان کو صحبت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو فرماتے ان سے کہ جب دیکھو تم مسجد یا سنو تم آواز موذن کی یعنی کسی قریہ میں پس نہ قتل کرو وہاں کسی کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مروی ہے ابن عیینہ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣۔ بَابُ : فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ
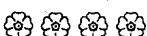
شب خون مارنے اور حملہ کرنے کے بیان میں

(١٥٥٠) **عَنْ** أَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ أَتَاهَا لَيْلاً وَ كَانَ إِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا: مُحَمَّدٌ. وَافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ**)). (صحيح)

ترجمہ: روایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نکلے خیبر کی طرف پہنچے وہاں رات کو اور تھے آپ جب پہنچتے کسی قوم پر رات کو نہ لوٹتے ان کو یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر جب صبح ہوئی نکلے یہود پھاوڑہ اور ٹوکرہ اپنے لے کر پھر جب دیکھا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا برابر آ گئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قسم ہے اللہ کی برابر آ گئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ساتھ لشکر لے کر۔ سو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اللہ اکبر، یعنی اللہ بڑی بزرگی والا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق کہ جب ہم اترے ہیں آنگن میں کسی قوم کے پس بری ہے صباح ڈرائے گیوں کو۔

(١٥٥١) **عَنْ** أَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا.

(صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٤١٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوطلحہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غالب آتے کسی قوم پر ٹھہرتے ان کے میدان میں تین دن تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور حدیث حمید کی جو مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے یعنی جو اس کے اوپر مروی ہوئی حسن ہے۔ صحیح ہے اور تحقیق رخصت دی ایک قوم نے اہل علم سے لوٹ کی رات کو اور شب خون کی۔ اور مکروہ کہا اس کو بعض نے۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے کچھ مضائقہ نہیں شب خون میں دشمن پر رات کے وقت اور مراد خمیس سے جو حدیث میں وارد ہوا ہے لشکر ہے یعنی چونکہ لشکر کے پانچ حصے ہوتے ہیں مقدمہ جو آگے چلے اور میمنہ جو داہنی طرف اور میسرہ جو بائیں طرف ہو اور ساقہ جو پیچھے آئے اور قلب جو درمیان میں ہو جہاں سردار رہتا ہے اس لیے عرب بڑے لشکر کو خمیس کہتے تھے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤ـ بَابُ : فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ

کافروں کے گھر جلانے اور تباہ کرنے کے بیان میں

(١٥٥٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ﴾ .

(اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٣٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جلا دیئے کھجور کے درخت بنی نضیر کے اور کٹوا ڈالے، اور یہ معاملہ بویرا میں گزرہ پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ مَا قَطَعْتُمْ...... ﴾ یعنی جو کاٹ ڈالا تم نے کوئی درخت کھجور کا یا چھوڑ دیا اس کو قائم اوپر جڑوں ان کی کے پس حکم سے اللہ تعالیٰ کے اور اس لیے کہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور گئی ہے ایک قوم اہل علم سے اس طرف اور کہا کچھ مضائقہ نہیں درختوں کے کاٹنے میں اور قلعوں کے خراب کرنے میں یعنی بوقت جہاد۔ اور مکروہ کہا بعض نے اس کو، اور یہی قول ہے اوزاعی کا۔ اور کہا اوزاعی نے اور منع کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھل والے درخت کے کاٹنے سے اور مکانوں کے ویران کرنے سے۔ اور عمل کیا اس پر مسلمانوں نے بعد ان کے۔ اور کہا شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں آگ لگانے میں اور درخت اور پھل کاٹنے میں دشمن کے ملک میں۔ اور احمد نے کہا کہ بعض جگہ اس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بےضرورت آگ نہ لگائی جائے۔ اور کہا اسحاق نے آگ لگانا سنت ہے جب کافر اس سے ذلیل ہوں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْغَنِيمَةِ

غنیمت کے بیان میں

(١٥٥٣) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِي عَنِ الْأَنْبِيَآءِ)) أَوْقَالَ : ((أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ)). (اسناده صحيح . المشكاة : ٤٠٠١ – تحقيق الثاني . الارواء : ١٥٢ ، ٢٨٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی مجھ کو پیغمبروں پر یا فرمایا میری امت کو اُمتوں پر اور حلال کیں ہمارے لیے غنیمتیں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابوذر اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور سیار کو سیار مولیٰ بنی معاویہ کہتے ہیں روایت لیتے ہیں ان سے سلیمان تیمی اور عبداللہ بن بحیر اور کئی لوگ۔

☆ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ)). (صحیح - الارواء : ۲۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دی گئیں مجھے پیغمبروں پر چھ فضیلتیں: پہلی یہ کہ دیا گیا میں جوامع الکلم، دوسرے یہ کہ مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے یعنی کافروں کے دل میں میرا رعب ڈالا گیا، تیسرے حلال کی گئیں میرے لیے غنیمتیں، چوتھے بنائی گئی میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی یعنی بوقت تیمّم کے، پانچویں بھیجا گیا میں تمام خلق کی طرف، چھٹی ختم کئے گئے میرے ساتھ انبیاء۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مراد جوامع الکلم سے وہ حدیثیں ہیں کہ جن کے لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ بَابُ : فِیْ سَهْمِ الْخَیْلِ

گھوڑے کے حصے کے بیان میں

(۱۵۵٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ فِی النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَیْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ .

(صحیح) متفق علیه۔ صحیح ابی داود (۲٤٤۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کیا غنیمت کو اور دو حصے دیے گھوڑے کے اور ایک حصہ دیا مرد کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے مانند اسی کے اس باب میں مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور اسحاق کہ سوار کو تین حصے ملیں دو گھوڑے کے اور ایک سوار کا اور واسطے پیدل کے ایک حصہ۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی السَّرَایَا

لشکروں کے بیان میں

(۱۵۵۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَیْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَیْرُ السَّرَایَا اَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَیْرُ الْجُیُوْشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَا یُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ)). (ضعیف - الصحیحة : ۹۸٦- الطبعة الجدیدة) امام ابوداود کہتے ہیں کہ یہ مرسل ہے۔ بعض محققین نے اس کو زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بہترین صحابہ چار ہیں۔ یعنی خلفائے راشدین۔ اور بہترین لشکر جو چار سو ہیں اور بہترین فوج بڑی چار ہزار ہیں اور مغلوب نہ ہوں گے بارہ ہزار بسبب قلت کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں مرفوع کیا اس کو کسی بڑے محدث نے سوا جریر بن حازم کے۔ اور روایت کی یہ حدیث زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔ اور روایت کی یہ حبان بن عتری نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کی لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨۔ بَابُ: مَنْ يُعْطَى الْفَيْءُ؟

اس بیان میں کہ مالِ غنیمت کن کو دیا جاتا ہے؟

(١٥٥٦) عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوا بِالنِّسَآءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُ بِالنِّسَآءِ، فَكَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا يُسْهِمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ. (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٤٣٨)

ترجمہ: روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ نجدہ حروری نے لکھا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اور پوچھا کہ آیا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے عورتوں کو ساتھ لے کر اور حصہ لگاتے ان کے لیے بھی؟ سو جواب لکھا ان کی طرف ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ تم نے جو لکھا طرف میری اور پوچھا مجھ سے کہ آیا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے تھے ان کو ساتھ لے کر تو تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جہاد کرتے ان کو ساتھ لے کر پس وہ خدمت اور علاج کرتیں بیماروں کا اور کچھ ملتا تھا ان کو غنیمت سے بطریق انعام کے، لیکن مقرر نہیں کیا ان کے لیے کوئی حصہ۔

فائدہ : اس باب میں انس اور ام عطیہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔ اور بعض نے کہا ہے عورت اور لڑکی کو بھی حصہ دینا چاہیے۔ اور یہی قول ہے اوزاعی کا، کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکوں کا خیبر میں۔ اور حصہ مقرر کیا اماموں نے مسلمانوں کے ہر مولود کے لیے جو پیدا ہوا ارض حرب میں اور کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا خیبر میں، اور تمسک کیا اس کے ساتھ مسلمانوں نے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے، روایت کیا ہم سے یہ قول اوزاعی کا علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے، اور یہ جو انہوں نے کہا: يحذين من الغنيمة، مراد اس سے یہ ہے کہ بطریق انعام عورتوں کو کچھ ملتا تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩ـ بَابُ : هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ؟

کیا غلام کو حصہ دیا جائے گا؟

(١٥٥٧) عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ كَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَنِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَ عَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَ حَبْسِ بَعْضِهَا. (صحيح) صحيح أبي داود (٢٤٤٠)

ترجمہ: روایت ہے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے کہا حاضر ہوا میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ انہوں نے شفاعت کی میری رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے کہ میں غلام ہوں۔ کہا عمیر نے پھر حکم کیا آپ ﷺ نے لٹکائی گئی میری تلوار اور میں اسے کھینچتا تھا یعنی بسبب دراز ہونے پر تلے کے اور کوتاہی قامت کے، پھر حکم کیا آپ نے میرے لیے کچھ اسباب خانگی کا یعنی مال غنیمت سے اور عرض کیا میں نے آپ ﷺ کے سامنے ایک منتر کہ میں جھاڑتا تھا اس سے دیوانوں کو سو حکم کیا مجھ کو، اس میں سے کچھ چھوڑ دینے کا اور کچھ یاد رکھنے کا۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ حصہ نہ لگائیں غلام کا ولیکن کچھ دیں اس کو بطریق انعام کے۔ اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٠ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

ذمی اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں تو کیا ان کو حصہ دیا جائے گا؟

(١٥٥٨) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْأَةً وَ نَجْدَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ ((ارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ)) وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا.

(صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١١٠١) صحيح ابی داؤد (٢٤٤٢)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے بدر کی طرف اور جب پہنچے حرۃ الوبر میں کہ نام ہے ایک مقام کا ملا آپ ﷺ سے ایک مرد مشرکوں میں سے کہ مشہور تھی اس کی دلیری اور شجاعت تو فرمایا اس سے نبی ﷺ نے ایمان لاتا ہے تو اللہ اور اس کے رسول پر؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا آپ ﷺ نے۔ پھر جا میں مدد نہیں لیتا مشرک سے۔ اور اس حدیث میں اور بھی بیان ہے اس سے زیادہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ کہتے ہیں کہ حصہ نہ دیا جائے مشرک کو مال غنیمت سے اگر چہ وہ لڑائی میں شریک ہو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں دشمن سے اور بعض اہل علم نے کہا حصہ دیا جائے اگر وہ حاضر ہو قتال میں مسلمانوں کے ساتھ۔ اور مروی ہے زہری سے کہ نبی ﷺ نے حصہ دیا ایک قوم کو یہود سے کہ لڑے تھے وہ آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زہری سے۔

نوٹ! زہری کو روایت کو بعض محققین نے ارسال کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

(۱۵۵۹) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ خَیْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِیْنَ افْتَتَحُوْهَا. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۴۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جماعت میں اشعریوں کے خیبر میں پس حصہ لگایا ہمارے لیے بھی آپ ﷺ نے ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے فتح کیا تھا اس کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہا ہے اوزاعی نے جو کہ ملے مسلمانوں سے قبل تقسیم غنیمت کے اس کا بھی حصہ لگایا جائے۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْاِنْتِفَاعِ بِآنِیَةِ الْمُشْرِکِیْنَ

مشرکین کے برتن استعمال کرنے کے بیان میں

(۱۵۶۰) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ. فَقَالَ ((**اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِیْهَا**)) وَنَهٰی عَنْ کُلِّ سَبُعٍ وَ ذِیْ نَابٍ. (صحیح) ارواء الغلیل (۳۷) صحیح ابی داود (۲۰۴۴۔ ۲۰۴۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوثعلبہ خشنی سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ ﷺ مجوس کی ہانڈیوں سے یعنی اسے استعمال کریں یا نہ کریں فرمایا آپ ﷺ نے صاف کر و اس کو دھو کر پھر پکاؤ اس میں۔ اور منع فرمایا ہر درندے ذی ناب[1] کے کھانے سے۔

فائدہ : اور مروی ہے یہ حدیث اور کئی سندوں سے بھی ابوثعلبہ سے۔ روایت کی یہ ابوادریس خولانی نے ابوثعلبہ سے اور ابوقلابہ کو سماع نہیں ابی ثعلبہ سے سوا اس کے کہ روایت کی یہ حدیث بواسطہ ابی السماء کے ابوثعلبہ سے۔

☆ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیْ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عُبَیْدِاللّٰهِ. قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ یَقُوْلُ : اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ کِتَابٍ نَاْکُلُ فِیْ آنِیَتِهِمْ قَالَ : ((**اِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَ آنِیَتِهِمْ فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْهَا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَکُلُوْا فِیْهَا**)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوادریس خولانی سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

[1] کچلی والا جو دانتوں سے پھاڑ کر کھائے۔

اور کہا میں نے یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ ایسی قوم کی زمین میں ہیں اہل کتاب سے کہ کھاتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں، فرمایا آپ ﷺ نے: اگر پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ اور برتن تو دھولو اس کو اور کھاؤ اسی میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۔ بَابُ : فِي النَّفَلِ

نفل کے بیان میں

(۱۵۶۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ، وَفِي الْقُفُوْلِ الثُّلُثَ .

(ضعیف الإسناد) لکن له شاهد في ((صحیح ابی داؤد (۲٤٥٥)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نفل دیتے تھے چوتھائی حصہ غنیمت کے مال سے ابتدائے جہاد میں اور تہائی حصہ لوٹنے کے وقت میں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور حدیث عبادہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی السلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اصحاب نبی ﷺ کے۔

☆ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ .

(حسن الإسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نفل میں لے لی تلوار اپنی ذوالفقار دن بدر کے اور اسی کا حال دیکھا خواب میں دن احد کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ ہم اسی سند سے جانتے ہیں مروی ہونا اس کا ابوالزناد سے اور اختلاف ہے اہل علم کا نفل میں خمس غنیمت سے۔ سو کہا مالک بن انس نے نہیں پہنچا ہم کو کہ رسول اللہ ﷺ نے نفل دیا ہو ہر جہاد میں مگر نفل دیا ہے آپ ﷺ نے بعض میں اور یہ مفوض ہے رائے پر امام کے کہ اول و آخر میں جہاد کے جیسا مناسب جانے نفل دے۔ کہا ابن منصور نے پوچھا میں نے احمد سے کہ نبی ﷺ نے نفل دیا جب نکلے جہاد کو چوتھائی بعد خمس کے اور جب لوٹے تب دی تہائی بعد خمس کے، تو فرمایا انہوں نے کہ نکالتے تھے غنیمت سے پانچواں حصہ پھر دیتے تھے نفل مابقی سے اور نہیں تجاوز کرتے تھے اس سے یعنی ثلث سے۔ اور ابن مسیّب نے کہا نفل خمس میں سے ہے۔ اور اسحاق نے بھی ایسا ہی کہا۔ مترجم کہتا ہے نفل مال غنیمت ہے اور تنفیل مال غنیمت میں سے کسی کو سہام سے کچھ زیادہ دینا ہے، امام کو جائز ہے اگر مصلحت دیکھے تو کسی کو غنیمت سے زیادہ دے۔ اور آنحضرت ﷺ بھی بعض غازیوں کو نفل سے سرفراز فرماتے تھے مگر اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ تنفیل اصل غنیمت سے دی جائے یا خمس الخمس سے۔ خطابی نے کہا

اصل روایات دال ہیں اس پر کہ اصل غنیمت سے ہے۔ انتہیٰ۔ اور اصح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ خمس الخمس سے دی جائے۔ اور مالک نے کہا نفل نہیں مگر خمس سے۔ اور اوزاعی اور احمد اور ابوثور نے کہا اصل غنیمت سے دی جائے۔ کذا فی مسك الختام۔ اور عبادہ کی روایت میں جہاں ابتدائے جہاد اور لوٹنا مذکور ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جب ایک ٹکڑا لشکر کا ابتدائے جنگ میں دشمنوں پر جا گرتا اور داد شجاعت دیتا ان سے آپ ﷺ ربع غنیمت کا وعدہ فرماتے بطور نفل کے اور تین ربع سب لشکر پر تقسیم فرماتے، اور جب لشکر مقابلہ عدو سے لوٹتا اس وقت میں جو گروہ دوبارہ دشمن پر جا کر مار دھاڑ کرتا اس کو ثلث غنیمت عنایت فرماتے اور مابقی میں انہیں شریک کرتے اس لیے کہ مقابلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ دشوار ہے اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے کہ وہ لوٹ چکا ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ

اس بیان میں کہ جو کسی کافر کو قتل کرے تو اس کا سامان اسی کے لیے ہے

(١٥٦٢) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ . (صحيح - الارواء : ٥/ ٥٢ ، ٥٣) صحيح ابی داؤد (٢٤٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قتل کیا کسی مقتول یعنی کافر کو اور اس کے لیے اس پر کوئی گواہ بھی ہے پس اس کے لیے ہے سامان اس مقتول کا۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس باب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید سے اور انس سے اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو محمد کا نام نافع ہے اور وہ مولیٰ ہیں ابوقتادہ کے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے۔ اور یہی قول ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد کا۔ اور کہا بعض علماء نے کہ امام نکالے سلب میں سے خمس کو یعنی قاتل کو سلب کامل نہ دے۔ اور ثوری نے کہا نفل یہی ہے کہ امام لڑائی میں کہہ دے کہ جو چھین لائے کافروں سے وہ اس کا ہے یا جو مارے کافروں کو اس کے لیے ہے سامان اس کا اور امام کا یہ حکم دینا جائز ہے اور اس میں خمس نہیں۔ اور اسحاق نے کہا سلب قاتل کا ہے مگر جب کہ بہت سی چیز ہو اور امام تجویز کرے کہ اس میں سے خمس لے، جیسا کیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے۔ مترجم کہتا ہے مراد سلب سے سواری ہے کپڑے ہتھیار اور جو کچھ کافر مقتول کے پاس ہو۔ اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ سلب کا مستحق کون ہے، امام شافعی وغیرہ کا مذہب ہے کہ مستحق اس کا قاتل ہے خواہ امام کہے یا نہ کہے اور یہ حکم سب لڑائیوں میں ہے۔ اور ابوحنیفہ اور مالک نے کہا مستحق نہیں قاتل سلب کا بمجرد قتل کے بلکہ وہ سب مجاہدوں کا حق ہے بمنزلہ غنیمت کے مگر یہ کہ حاکم جیش حکم دے کہ جو مارے کافر کو وہ اس کا سلب لے لے مگر یہ مذہب ضعیف ہے، سبل میں کہا ہے کہ یہ قول موافق أدِلّہ نہیں ہے اور اختلاف ہے کہ سلب سے خمس لیا جائے شافعی کے اس میں دو قول ہیں صحیح قول ان کے اصحاب کے

نزدیک یہی ہے کہ خمس نہ لیا جائے اور یہی ظاہر احادیث ہے۔ اور یہی قول ہے احمد کا اور ابن منذر وغیرہ کا اور مکحول اور مالک اور اوزاعی نے کہا خمس لیا جائے اور شافعی کا بھی ایک قول ضعیف یہی ہے۔ خلاصہ مافی النووی ومسک الختام۔

١٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی خرید و فروخت کی کراہت

(١٥٦٣) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ. (صحيح عند الالبانی۔ المشكاة : ٤٠١٥ ، ٤٠١٦ ـ التحقيق الثانی) الارواء الغليل (١٢٩٣) ((احاديث البيوع)) بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن ابراہیم الباہلی مجہول ہے۔ تقریب (٥٧٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے یہاں تک کہ تقسیم ہو۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

١٥ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحَبَالٰى مِنَ السَّبَايَا

قید میں آنے والی حاملہ عورتوں سے مباشرت کرنے کی کراہت

(١٥٦٤) عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ. (صحيح ـ انظر الحديث ١٤٧٤)

ترجمہ: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ جماع کیا جائے قیدی عورتوں سے یہاں تک کہ جنیں وہ جو ان کے پیٹوں میں ہے۔

فائدہ : اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور حدیث عرباض کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے۔ اور اوزاعی نے کہا کہ جب کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وطی نہ کی جائے حاملہ سے جب تک وہ نہ جنے۔ اور کہا اوزاعی نے کہ آزاد عورتوں کے لیے تو جاری ہے سنت کہ ان کو حکم ہے عدت کا۔ اور کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے۔ مترجم کہتا ہے یہ حکم تو حاملہ کا ہے اور غیر حاملہ اگر قید میں آئے تو استبراء ایک حیض سے ضرور ہے بعد ایک حیض کے جماع کرے۔ چنانچہ سنن میں مرفوعاً مروی ہے کہ حلال نہیں کسی مرد کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ جماع کرے کسی عورت قیدی میں سے جب تک کہ اس کو پاک نہ کر لے یعنی ساتھ ایک

حیض کے۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِيْنَ

مشرکین کے کھانے کے حکم میں

(۱۵۶۵) عَنْ هَلْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى فَقَالَ : ((لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ))۔ (حسن) جلباب المرأة المسلمة (۱۸۲)

ترجمہ: روایت ہے ہلب سے کہا پوچھا میں نے نبی ﷺ سے حکم طعام نصاریٰ کا، تو فرمایا آپ ﷺ نے: شک نہ ڈالے تیرے سینے میں وہ کھانا جس میں مشابہت کی تو نے نصرانیت کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا محمود نے اور عبید اللہ بن موسیٰ نے روایت کی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قبیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ اور روایت کی محمود اور وہب نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے مری بن قطری سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ رخصت ہے طعام اہل کتاب کی۔ مترجم کہتا ہے اجماع ہے جواز طعام میں حربیوں کے جب تک اہل اسلام دارالحرب میں ہوں کہ بقدر ضرورت کھالیں اور اس میں اذن امام بھی ضرور نہیں، اور حلال ہیں ذبائح اہل کتاب کے، اور اجماع ہے اس پر۔ نہیں خلاف کیا اس پر ہمارا مگر شیعوں نے اور مذہب ہمارا اور جمہور کا اباحت اس کی ہے خواہ وہ نام لیں اللہ کا یا نہ لیں۔ اور ایک قوم نے کہا حلال نہیں مگر یہ کہ نام لیں اللہ کا، مگر جو ذبح کریں نام پر مسیح کے یا اوپر کنیت ان کے کہ پس وہ حرام ہے۔ اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جماہیر علماء کا۔ انتہیٰ مافی النووی۔ فقیر کہتا ہے جب ذبائح اہل کتاب کے حلال ہیں تو عجب ہے ان پر جو مسلمانوں کے ذبائح سے جو بنام اللہ ذبح ہوتے ہیں محترز رہیں، ہاں البتہ جو بنام اولیاء یا بہ نیت نذر ان کی کے ذبح ہوں وہ البتہ حرام ہے۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ السَّبْيِ

قیدیوں کے درمیان جدائی ڈالنے کی کراہت

(۱۵۶۶) عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))۔ (حسن ـ المشكاة : ۳۳۶۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو جدائی ڈالے درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن۔

فائدہ : اوراس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اوراسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی ﷺ سے، اور سوا ان کے مکروہ رکھتے تھے جدائی ڈالنے کو درمیان لڑکے اوراس کی ماں کے قیدلوں میں، اوردرمیان لڑکے اوراس کے باپ کے، اوردرمیان بھائیوں کے، یعنی تقسیم اوربیع وغیرہ میں۔

۱۸ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ قَتْلِ الْأُسَارٰى وَالْفِدَآءِ

قیدیوں کوقتل کرنے اورفدیہ لےکرچھوڑنے کے بیان میں

(۱۰۶۷) **عَنْ** عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ جِبْرَائِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: خَيِّرْهُمْ۔ يَعْنِيْ أَصْحَابَكَ۔ فِيْ أُسَارٰى بَدْرٍ، الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَآءَ عَلٰى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلُهُمْ)) قَالُوْا: الْفِدَآءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا. (صحیح عند الالبانی۔ المشکاۃ : ۳۹۷۳ ۔ التحقیق الثانی ۔ الارواء : ۵/ ۴۸ ، ۴۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہشام بن حسان اورسفیان ثوری دونوں مدلس ہیں اورسماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جبرئیل اترے مجھ پراورکہا اختیار دوتم اپنے اصحاب کو اسارئ بدر کے قتل اورفدیہ میں، اوراگر اختیار کریں فدیہ کوتو قتل کیے جائیں گے سال آئندہ مثل ان اسارئ کے۔ کہا انہوں نے اختیار کیا ہم نے فدیہ لےکرچھوڑ دینا کافروں کااورقتل کیے جائیں ہم میں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعوداورانس اورابو برزہ اورجبیر بن معطم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے ثوری کے، نہیں جانتے ہم مگرابن ابی زائدہ کی روایت سے ابواسامہ نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اورروایت کی ابن عون نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ اورابوداؤد حضرمی کا نام عمر بن سعد ہے۔

(۱۰۶۸) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فدیہ دیا دومردوں کا مسلمانوں سے ساتھ ایک مردسے مشرکوں کے۔ یعنی ایک مشرک دےکردومسلمان چھڑا لیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اورعم ابوقلابہ کی کنیت ابوالمہلب ہے، اورنام ان کا عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اوران کومعاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اورابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید الجرمی ہے۔ اورعمل اسی روایت پر ہے نزدیک اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اورجس کو چاہے قتل کرے اورجس کو چاہے کچھ مال لےکرچھوڑ دے۔ اور بعض علماء نے قتل ہی کواختیار کیا ہے فداپر۔ اوزاوزاعی نے کہا کہ خبر پہنچی مجھ کو کہ یہ آیت منسوخ ہے ﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً﴾ اورناسخ اس کی آیت قتال ہے ﴿فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ﴾ روایت کی ہم سے یہ بات اوزاعی کی ہناد نے انہوں نے ابن

مبارک سے۔ انہوں نے اوزاعی سے کہا اسحاق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے جب قید ہوں قیدی قتل کیے جائیں، یا فدیہ دیئے جائیں فرمایا انہوں نے اگر قدرت پائیں کفار فدیہ دینے پر تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور اگر قتل کیے جائیں تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ کہا اسحاق نے خون بہانا میرے نزدیک اولیٰ ہے، مگر یہ کہ ہو معروف اور طمع کریں اس میں اکثر لوگ۔

❁❁❁❁

١٩ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

(١٥٦٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ، وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ. (إسناده صحيح) إرواء الغليل (١٢١٠) صحيح أبي داود (٢٣٩٤)
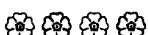
ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت ملی بعض لڑائیوں میں رسول اللہ ﷺ کو قتل ہوئی پس برا جانا رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کو، اور منع فرمایا عورتوں اور لڑکوں کے قتل سے۔

فائدہ : اس باب میں بریدہ اور رباح سے بھی روایت ہے۔ اور ان کو رباح بن ربیعہ کہتے ہیں۔ اور روایت ہے اسود بن سریع اور ابن عباس اور صعب بن جثامہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض صحابہ وغیرہم کے کہ حرام کہتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے قتل کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔ اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے شب خون کی اور عورتوں اور لڑکوں کو شب خون میں قتل کرنے کی۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ رخصت دی ہے ان دونوں نے شب خون میں۔

(١٥٧٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ خَيْلَنَا أَوْطَئَتْ مِنْ نِسَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَوْلَادِهِمْ قَالَ : ((هُمْ مِنْ اٰبَآئِهِمْ)). (اسناده حسن) صحيح أبي داود (٢٣٩٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے خبر دی مجھ کو صعب بن جثامہ نے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ بے شک گھوڑوں ہمارے نے روند ڈالا بہت سی عورتوں اور لڑکوں کو مشرکوں سے، فرمایا آپ ﷺ نے: وہ اپنے باپ دادوں کی قسم سے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے خلاصہ باب یہ ہے کہ قصداً عورت اور بچوں کو نہ مارے اور اگر شب خون یا دھاوے میں بغیر قصد کے قتل ہو جائیں تو مضائقہ نہیں آخر وہ بھی مشرکوں میں سے ہیں۔

❁❁❁❁

۲۰۔ باب النهي عن الإحراق بالنار

آگ میں جلانے کی ممانعت

(۱۵۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ : ((إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ ((إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا)).

(إسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر میں، سوفرمایا انہوں نے اگر پاؤ تم فلانے فلانے مردوں کو قریش سے تو جلادو ان کو آگ سے، پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہم نے ارادہ کیا نکلنے کا: میں نے حکم کیا تھا تم کو کہ جلانا تم نے فلانے فلانے کو آگ میں، اور آگ ایسی ہے کہ نہیں عذاب کرتا ساتھ اس کے مگر اللہ تعالیٰ، پس اگر پاؤ ان دونوں کو تو قتل کرو ان کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے۔ اور ذکر کیا محمد بن اسحاق نے درمیان سلمان بن یسار اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک مرد کا اسی اسناد میں۔ اور روایت کی کئی شخصوں نے مثل روایت لیث کے۔ اور حدیث لیث بن سعد کی اشبہ اور اصح ہے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ

خیانت کرنے کے بیان میں

(۱۵۷۲) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ: الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

(اسناده صحيح) ((احاديث البيوع)) المشكاة (۲۹۲۱) التحقيق الثاني۔) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۷۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو مرا اور وہ پاک ہے تکبر اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۵۷۳) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلٰثٍ: الْكَنْزِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). هٰكَذَا قَالَ سَعِيدٌ الْكَنْزَ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ فِي حَدِيثِهِ الْكِبْرَ وَلَمْ

يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ. (شاذ بهذه اللفظة ۔ الصحيحة : ٢٧٨٥) اس میں کنز کا لفظ صحیح نہیں۔ اس میں قتادہ مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کی روح جدا ہوئی بدن سے اور وہ پاک ہے تین چیزوں سے کنز اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں۔ ایسا ہی کہا سعید نے لفظ کنز کا۔ اور ابوعوانہ نے اپنی حدیث میں لفظ کبر کا۔ اور نہیں ذکر کیا معدان کا اور روایت سعید کی اصح ہے۔

(١٥٧٤) **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ : ((**كَلَّا! قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا**)) قَالَ : ((**قُمْ يَا عُمَرُ فَنَادِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ**)) ثَلَاثًا۔

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ تحقیق کہ فلاں شخص شہید ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں میں نے دیکھا اس کو آگ میں، یعنی دوزخ کے، بسبب ایک عبا کی کہ چرایا اس کو مال غنیمت سے، پھر فرمایا آپ ﷺ نے کھڑے ہو عمر اور پکار تین بار کہ نہیں داخل ہوں گے جنت میں مگر مؤمن لوگ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے غلول غنیمت کے مال میں سے کچھ چرانا ہے۔ اور کنز وہ مال ہے کہ باوصف کامل ہونے نصاب کے اس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔

٢٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي خُرُوجِ النِّسَآءِ فِي الْحَرْبِ

عورتوں کے جہاد میں جانے کے بیان میں

(١٥٧٥) **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْقِينَ الْمَآءَ، وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى . (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٢٨٤)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ جہاد میں ساتھ رکھتے ام سلیم اور چند عورتوں کو ان کے ہمراہ انصار سے کہ پلاتی تھیں پانی اور علاج کرتی تھیں زخمیوں کا۔

فائدہ: اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٣۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي قُبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کے ہدیے قبول کرنے کے بیان میں

(١٥٧٦) **عَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : اَنَّ كِسْرٰى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ وَأَنَّ الْمُلُوكَ اَهْدُوا اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ .

(ضعيف جدًا ۔ التعليق على الروضة الندية : ٢/ ١٦٣) اس میں ثویر بن ابی فاختہ ضعیف ہے۔ تاریخ الکبیر (١٨٤/٢)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجا کسریٰ نے، پس قبول کیا آپ ﷺ نے۔ اور بادشاہ ہدیہ بھیجتے تھے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ قبول کرتے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ثویر بیٹے ہیں ابی فاختہ کے نام ان کا سعید بن علاقہ ہے، اور کنیت ان کی جہم ہے۔

٢٤۔ بَابُ: فِيْ كَرَاهِيَةِ هَدَايَا الْمُشْرِكِيْنَ

مشرکوں کے ہدیے قبول کرنے کی کراہت

(١٥٧٧) **عَنْ** عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ: أَنَّهُ أَهْدٰى لِلنَّبِيِّ ﷺ هَدِيَّةً أَوْ نَاقَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**أَسْلَمْتَ؟**)) فَقَالَ: لَا قَالَ: ((**فَإِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ**)). (حسن، صحیح) المصدر نفسه (٢/١٦٤)

ترجمہ: روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ انہوں نے ہدیہ بھیجا نبی ﷺ کو کچھ ہدیہ یا کوئی اونٹ، راوی کو شک ہے، سو فرمایا نبی ﷺ نے: کیا اسلام لایا تو؟ کہا عیاض نے: نہیں، فرمایا آپ ﷺ نے: میں منع کیا گیا ہوں مشرکین کے ہدیوں سے۔ یعنی ان کے قبول سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور معنی اِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ کے یہ ہیں کہ منع کیا گیا ہوں میں مشرکوں کے ہدایا قبول کرنے سے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ قبول کرتے تھے ہدایا مشرکین کے۔ اور مذکور ہے حدیث میں کراہیت اس کی اور احتمال ہے کہ شاید پہلے قبول کرتے ہوں پھر منع فرمایا اس سے۔ مترجم کہتا ہے عیاض بکسر اول و تخفیف تحتانیہ تمیمی مجاشی صحابی ہیں کہ بعد اس قصہ کے جو مذکور ہوا مشرف باسلام ہوئے، اور بصرہ میں رہے اور سنہ پچاس تک زندہ رہے۔ خطابی نے کہا ہے شاید یہ حدیث منسوخ ہوا اس لیے کہ قبول کرنا ہدایائے مشرکین کا بہت احادیث میں وارد ہوا ہے۔ اور شاید ہدیہ عیاض کا اس لیے واپس کیا کہ ان کو رغبت ہو اسلام کی اور نفرت ہو شرک سے۔ اور اکیدر دومہ اور مقوقس کے ہدایا آپ ﷺ نے قبول فرمائے ہیں۔ اور بیہقی نے کہا اخبار قبول ہدایا میں اصح اور اکثر ہیں۔ انتہٰی ما قال فی المرقات مختصراً۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ سَجْدَةِ الشُّكْرِ

سجدۂ شکر کے بیان میں

(١٥٧٨) **عَنْ** أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ أَمْرٌ فَسُرَّ بِهِ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا.

(حسن) ارواء الغلیل (٤٧٤) الروض (٧٢٤) صحیح ابی داؤد (٢٤٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کو آئی خوشخبری کسی کام کی اور خوش ہوئے آپ ﷺ اس سے پس گر پڑے

آپ ﷺ سجدے میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے روایت سے بکار بن عبدالعزیز کی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تجویز کیا انہوں نے سجدہ شکر کو۔ مترجم کہتا ہے اسی طرف گئے ہیں شافعی اور احمد اور کہتے ہیں کہ سجدہ شکر مشروع ہے بخلاف مالک اور ابوحنیفہ کے، اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ طہارت شرط ہے سجدہ شکر میں یا نہیں تو بعضی اشتراط طہارت کے قائل ہیں قیاساً علی الصلوٰۃ، اور بعضے عدم اشتراط کے اس لیے کہ یہ نماز نہیں۔ وہوالاقرب اور سفرالسعادت میں ہے کہ عادت آنحضرت ﷺ کی تھی کہ جب نعمت تازہ یا دفع عذاب کی خبر سنتے سجدہ شکر بجالاتے۔انتہی مافی مسک الختام۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ

عورت اور غلام کے امان دینے کے بیان میں

(١٥٧٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ- يَعْنِي تُجِيرُ- عَلَى الْمُسْلِمِينَ)). (اسناد حسن۔ المشكاة : ٣٩٧٨ ۔ التحقيق الثانی ۔)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے: تحقیق کہ عورت لیتی ہے واسطے قوم کے یعنی پناہ مراد اس سے یہ کہ پناہ دلواتی ہے مسلمانوں سے۔

فائدہ : اس باب میں ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

☆ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا قَالَتْ : أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((قَدْ آمَنَّا مَنْ آمَنْتِ)). (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٠٤٩) صحيح ابی داؤد (٢٤٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے پناہ دلوائی میں نے اپنے شوہر کی قرابت والوں میں سے دو شخصوں کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امن دی ہم نے جس کو امن دی تو نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ جائز کہا ہے انہوں نے عورت کے امان دینے کو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جائز کہا ہے انہوں نے عورت اور غلام کی امان دینے کو۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے جائز رکھا امان کو غلام کے اور ابومرہ مولیٰ ہے عقیل بن ابی طالب کا اور ان کو ام ہانی کے مولیٰ بھی کہتے ہیں اور نام ان کا یزید ہے۔ اور روایت کی انہوں نے علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ذمہ مسلمانوں کا واحد ہے چلتا ہے ساتھ اس کے ادنے ان کا۔ اور مراد اس کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ جس نے امن دی مسلمانوں میں سے کسی شخص کو پس وہ جائز ہے اور رعایت اس کی سب کو ضرور ہے۔

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْغَدْرِ

عہد شکنی کے بیان میں

(۱۵۸۰) عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ أَهْلِ الرُّوْمِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيْرُ فِي بِلَادِهِمْ، حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رَجُلٌ عَلٰى دَابَّةٍ أَوْعَلٰى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ وَإِذَا هُوَ عُمَرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْيُنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ**)) قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ . (صحيح) صحيح أبي داود (٢٤٦٤)

ترجمہ: روایت ہے سلیم بن عامر سے کہتے تھے وہ کہ درمیان معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور اہل روم کے صلح تھی اور یہ چلے ان کے شہروں میں اس ارادہ سے کہ جس وقت تمام ہو مدت صلح کی لوٹیں ان کو پس ناگہاں ایک مرد آیا دابہ یا فرس پر۔ یعنی راوی کو شک ہے کہ دابتہ کہا یا فرس وہ کہتا تھا اللہ اکبر تم کو وفا ضرور ہے نہ عہد شکنی۔ پھر دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پوچھا ان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سبب اس کا فرمایا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس کا اور کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اس میں، یعنی کچھ تغیر نہ کرے، یہاں تک کہ گزر جائے مدت اس کی یا پھینک دے وہ عہد ان کی طرف برابر، یعنی ان کو آگاہ کر دے، کہ ہمارے تمہارے درمیان اب صلح نہیں تاکہ علم وصلح میں دونوں برابر ہو جائیں۔ پھر لوٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ قبل انقضائے مدت صلح کے چلے تھے اس لیے کہ فوراً بوقت اتمام مدت ان کو لوٹیں حضرت عمرو بن عبسہ کو یہ امر بھی ناپسند ہوا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اس بیان میں کہ ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا

(۱۵۸۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ**)).
(صحيح) صحيح أبي داود (٢٤٦١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے ہر عہد شکن کے لیے گاڑا جائے گا ایک نیزہ قیامت کے دن۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے علی عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي النُّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ

کسی کے فیصلے پر پورا اترنے کے بیان میں

(۱۵۸۲) عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا أَكْحَلَهُ أَوْ أَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَتَرَكَهُ، فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَحَسَمَهُ أُخْرَىٰ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، لَا تُخْرِجْ نَفْسِي حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰى نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَتُسْتَحْيٰى نِسَآؤُهُمْ يَسْتَعِينُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ**)) وَكَانُوا أَرْبَعَمِائَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ. (صحيح ـ الإرواء: ۵/ ۳۸، ۳۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تیر لگا جنگ احزاب میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے اور کٹ گئی رگ اکحل ان کی یا ابجل، پس داغ دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے، سو سوج گیا ان کا ہاتھ پھر چھوڑ دیا، سو بہنے لگا خون، پھر دوبارہ داغا اس کو پھر سوج گیا ان کا ہاتھ پھر جب دیکھا انہوں نے یہ حال یعنی یقین ہوا موت کا کہا یا اللہ نہ نکال جان میری یہاں تک کہ ٹھنڈی کر آنکھیں میری بنی قریظہ سے یعنی ان کا ہلاک دیکھ لوں پس رک گئی ان کی رگ اور نہ ٹپکا اس میں سے ایک قطرہ یہاں تک کہ اترے وہ حکم پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پس پیغام بھیجا آپ نے ان کی طرف یعنی بلایا اور حکم کیا سعد نے کہ قتل کیے جائیں مرد ان کے اور زندہ رکھی جائیں عورتیں ان کی مدد ہو مسلمانوں کو۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: پایا تم نے حکم اللہ کا ان کے باب میں۔ یعنی جو حکم اللہ تعالیٰ کا تھا وہی تم نے حکم دیا۔ اور تھے بنی قریظہ چار سو پھر جب فارغ ہوئے آپ ان کے قتل سے کھل گئی سعد رضی اللہ عنہ کی رگ اور مر گئے وہ۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۵۸۳) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ**)) وَالشَّرْخُ: الْغِلْمَانُ الَّذِينَ لَمْ يُنْبِتُوا. (اسناده ضعيف ـ المشكاة: ۳۹۵۲ ـ التحقيق الثانی) ضعيف ابی داود (۲۵۹) اس کی سند قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قتل کرو شیوخ مشرکین کو اور زندہ چھوڑ دو ان کے لڑکوں کو، مراد اس سے وہ ہیں جن کے زیر ناف کے بال نہ نکلے ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور روایت کیا حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے مانند اس کے۔

(۱۵۸۴) عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ : عُرِضْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيْلُهُ، فَكُنْتُ مَنْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيْلِي. (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٣٩٧٤ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عطیہ قرظی سے کہا کہ سامنے لائے گئے ہم رسول اللہ ﷺ کے دن قریظہ کے اور حکم یہ تھا کہ جس کے موئے زہار نکلے ہوں قتل کیا جائے اور جس کے نہ نکلے ہوں وہ چھوڑ دیا جائے۔ پھر میں ان میں سے تھا کہ جن کے زہار نہ نکلے تھے پس چھوڑ دیا مجھ کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے ان کے نزدیک نکلنا موئے زہار کا علامت بلوغ ہے اگرچہ معلوم نہ ہو احتلام اور سن اس کا۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحِلْفِ

حلف دینے کے بیان میں

(۱۵۸۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ : ((أَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ – يَعْنِي الْإِسْلَامَ – إِلَّا شِدَّةً، وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ)).

(اسناده حسن ـ المشكاة : ٣٩٨٣ ـ التحقيق الثانى ـ)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے خطبہ میں: کہ پورا کرو حلف ایام جاہلیت کی اس لیے کہ وہ نہ بڑھائے گی یعنی اسلام میں مگر مضبوطی اور نئی حلف اب نہ کرو اسلام میں۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن معطم اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے مترجم کہتا ہے عرب میں دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے اس بات پر حلف کرتی کہ ہم تمہاری مدد کریں گے لڑائی میں اور تم ہماری اور ایک دوسرے کا حلیف کہتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس کی قسم سابق کی ہو وہ اس کا حق ادا کرے کہ اس میں اسلام کی مضبوطی اور نیک نامی ہے کہ اہل اسلام وفائے عہد کے ساتھ مشہور ہوں گے اور اب بعد اسلام کے تازہ حلف کسی سے نہ کرے۔

❀❀❀❀

بَاب : فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِ

مجوسی سے جزیہ لینے کے بیان میں

(۱۵۸۶) عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ : كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى مَنَاذِرَ، فَجَآءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ أُنْظُرْ

مَجُوسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَإِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. (صحيح ـ الإرواء : ١٢٤٩)

ترجمہ: روایت ہے بجالہ بن عبدہ سے کہا انہوں نے تھا میں کاتب جزء بن معاویہ کا مناذر میں کہ نام ہے ایک مقام کا، پھر آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا، لکھا انہوں نے نظر کرو مجوس کو جو تمہاری طرف ہیں پس لو ان سے جزیہ اس لیے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خبر دی مجھ کو کہ رسول اللہ ﷺ نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے کہ نام ہے ایک مقام کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(١٥٨٧) عَنْ بَجَالَةَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى أُخْبِرَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مُجُوسِ هَجَرَ. وَ فِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا . (صحيح ـ انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے بجالہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں لیتے تھے مجوس سے جزیہ یہاں تک کہ خبر دی ان کو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے۔ اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(١٥٨٨) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدِ قَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ وَأَخَذَهَا عُمَرُ مِنْ فَارِسَ وَأَخَذَهَا عُثْمَانُ مِنَ الْفُرْسِ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا ؟ فَقَالَ هُوَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(مرسل ـ الارواء : ٥/ ٩٠)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوس سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فارس سے لیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرس سے لیا۔ اور میں نے محمد سے اس بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ مالک عن الزہری عن النبی ﷺ (مرسل) ہے۔

❀❀❀❀

٣٧ـ بَابُ : مَا جَآءَ مَا يَحِلُّ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمیوں کے مال میں سے جو حلال ہے اس کے بیان میں

(١٥٨٩) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَاهُمْ يُضَيِّفُونَا وَلَاهُمْ يُؤَدُّونَ مَالَنَا

عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٥٢٤)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ (ﷺ) ہم گزرتے ہیں ایک قوم پر کہ وہ نہیں ضیافت کرتی ہماری اور نہ ادا کرتی ہے جو کچھ ہمارا حق ہے ان پر یعنی مہمانداری کا اور نہ ہم ان سے لیتے ہیں، سوفرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر نہ مانیں وہ مگر یہ کہ لو تم ان سے زبردستی، پس لے لو جب بھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی یہ حدیث۔ اور مراد اس حدیث کی یہ ہے کہ صحابہ نکلتے تھے جہاد کو پس گزرتے تھے ایک قوم پر اور نہ پاتے تھے ایسا کھانا کہ خرید لیں اس کو قیمت دے کر، سوفرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر وہ انکار کریں کھانے کے بیچنے سے بھی اور نہ دیں تم کو مگر زبردستی تو لے لو زبردستی۔ ایسا ہی مروی ہے بعض حدیث میں اسی تفسیر سے۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ وہ حکم کرتے تھے مانند اس کے یعنی جب نہ بیچے کوئی قوم کھانا تو زبردستی لے لیں ان سے مجاہد۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْهِجْرَةِ

ہجرت کے بیان میں

(١٥٩٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)). (صحيح) ارواء الغليل (١١٨٧) صحيح أبي داود (٢١٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن: نہیں ہجرت بعد اس فتح کے ولیکن جہاد ہے اور نیت اور جب طلب کیے جاؤ تم جہاد کے لیے تو کوچ کرو۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اسی کے مانند۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث میں خطاب ہے اہل مکہ کو کہ بعد فتح کے دار الحرب نہ رہا بلکہ دارالاسلام ہوگیا اب ہجرت فرض نہیں جیسے پہلے تھی اور ہجرت واجب ہے دار الحرب سے اگر آدمی مامون نہ ہو اپنے دین پر ورنہ مستحب ہے اور باقی ہے استحباب اس کا قیامت تک واسطے دور رہنے کے کفار سے، اور واسطے جہاد اور حصول صحبت نیک اور تحصیل علم کے اور کبھی بر سبیل کفایہ فرض ہوتی ہے ایک گروہ پر مسلمانوں کے واسطے حصول تفقہ فی الدین کے، جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ﴾ الاية۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ سے بیعت کرنے کے بیان میں

(١٥٩١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾ [الفتح : ١٨] قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ.

(اسناده صحيح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یحییٰ بن ابی کثیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے تفسیر میں آیت مذکورہ کے یعنی اللہ تعالیٰ راضی ہوا مؤمنوں سے جب کہ بیعت کرتے تھے وہ تجھ سے نیچے درخت کے۔ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اوپر نہ بھاگنے کے، نہیں بیعت کی ہم نے اوپر موت کے۔

فائدہ : اس باب میں سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عیسیٰ بن یونس سے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے۔ کہا یحییٰ نے کہا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوسلمہ کا یعنی جیسا پہلی سند میں ہے نام ابوسلمہ کا بعد یحییٰ کے۔

❀❀❀❀

(١٥٩٢) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ : عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ : عَلَى الْمَوْتِ . (إسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کس پر بیعت کی تم نے رسول اللہ ﷺ سے دن حدیبیہ کے؟ کہا انہوں نے: اوپر موت کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٥٩٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَيَقُوْلُ لَنَا ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ)). صحيح ابى داؤد (٢٦٠٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے ہم بیعت کرتے رسول اللہ ﷺ سے حکم سننے اور فرمانبرداری پر، پس فرماتے تھے آپ ﷺ ہم سے جہاں تک ہو سکے تم سے۔ یعنی اطاعت بقدر استطاعت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۵۹۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ، إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى اَنْ لَا نَفِرَّ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں بیعت کی ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بلکہ بیعت کی ہم نے ان سے نہ بھاگنے پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں۔ اور ایک قوم نے بیعت کی آپ ﷺ سے موت پر اور کہا تھا کہ ہم لڑیں گے آپ ﷺ کے سامنے یہاں تک کہ قتل کیے جائیں، اور ایک قوم نے بیعت کی اور کہا ہم نہ بھاگیں گے۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ : فِيْ نَكْثِ الْبَيْعَةِ

بیعت توڑنے کے بیان میں

(۱۵۹۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفٰى لَهُ وَإِنْ لَّمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ)) .

(صحيح) ((احاديث البيوع)) صحيح الترغيب (۹۵۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخص ہیں کہ نہ کلام کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے دکھ کی مار ہے۔ ایک وہ مرد کہ بیعت کی اس نے کسی امام سے، پھر اگر دیا امام نے اس کو تو پوری کی بیعت اور نہ دیا تو پوری نہ کی یعنی غرض اس کی۔ بیعت سے دنیا تھی اگر ملی اطاعت کی ورنہ نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے مصنف نے دو شخصوں کا ذکر نہ کیا اختصاراً ایک ان میں کا وہ ہے کہ اس کے پاس پانی ہے حاجت سے زیادہ اور نہ دیا اس نے مسافر کو، دوسرا وہ کہ بیچ ڈالے کسی کے ہاتھ کوئی چیز جھوٹی قسم کھا کر۔

❀❀❀❀

۳۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ بَيْعَةِ الْعَبْدِ

غلام کے بیعت کرنے کے بیان میں

(۱۵۹۶) عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ : جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((بِعْنِيهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْئَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کی اور نہ جانتے تھے نبی ﷺ اس کو کہ وہ غلام ہے سو آیا مالک اس کا، تب فرمایا نبی ﷺ نے: بیچو اس کو پھر خریدا اس کو دو غلام کالے دے کر اور پھر کسی سے بیعت نہ لی جس تک نہ پوچھا اس سے کہ کیا وہ غلام ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن زبیر کی (مترجم) خریدنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس غلام کو بطریق تبرع تھا کہ اس کی ہجرت میں خلل نہ آئے۔

❁❁❁❁

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

عورتوں کے بیعت کرنے کے بیان میں

(۱۵۹۷) عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ : بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ)) قُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا، فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ : تَعْنِيْ صَافِحْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ)).

(صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۵۲۹)

ترجمہ: روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ کئی عورتوں کے، سو فرمایا ہم سے اطاعت اس میں ضرور ہے جو تم سے ہو سکے اور جس کی تمہیں طاقت ہو، کہا میں نے اللہ و رسول ہم پر زیادہ مہربان ہے ہم سے ہماری جانوں پر پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بیعت لیجیے ہم سے۔ کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجیے ہم سے۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قول میرا سو عورتوں کو برابر ہے قول میرے کے ایک عورت کو۔ یعنی قول ہی سے بیعت لینا عورتوں سے کافی ہے مصافحہ کی ضرورت نہیں۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے محمد بن منکدر کے۔ اور روایت کی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے مانند اس کے۔

❁❁❁❁

۳۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ عِدَّةِ أَصْحَابِ أَهْلِ بَدْرٍ

بدر والوں کی تعداد کے بیان میں

(۱۵۹۸) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوْتَ ثَلَاثَمِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء سے کہا انہوں نے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ بدری لوگ جنگ بدر میں برابر گنتی طالوت والوں کے تھے یعنی جنھوں نے نہر سے عبور کیا تھا تین سو تیرہ آدمی۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور تحقیق روایت کی ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخُمُسِ
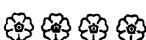
خمس کے بیان میں

(۱۵۹۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِالْقَيْسِ ((آمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ)).

(صحيح) مختصر البخاری (٤٠) الايمان لابن ابی عبيده (١/٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عبدالقیس کے قاصدوں کو حکم کرتا ہوں میں تم کو کہ ادا کرو پانچواں حصہ غنیمت سے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے۔ مترجم کہتا ہے پانچواں حصہ غنیمت کے مال سے جو نکالا جائے وہ تیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر اور آنحضرت ﷺ کی قرابت والوں پر تقسیم ہوا اور قرابت والے سب پر مقدم کیے جائیں اور جو لوگ کہ ان میں سے غنی ہوں ان کا حق اس خمس میں نہیں ہے۔ اور ذکر اللہ تعالیٰ کا آیت ﴿ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ ﴾۔ میں تبرکاً ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک حصہ آنحضرت ﷺ کا بعد وفات کے جاتا رہا۔ اور امام شافعی کے نزدیک مال غنیمت کے پانچ حصے کریں ایک حصہ آپ ﷺ کا اور وہ خلیفہ کو ملے گا اور ایک حصہ خاص ذوی القربیٰ کا یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا غنی ہوں یا فقیر اور چار حصہ جو بعد خمس کے باقی رہیں وہ غازیوں پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو حنفیہ کے نزدیک دو حصہ۔ اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصہ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور اسحاق اور ابوعبیدہ اور ابن جریر رحمہ اللہ کا مذہب شافعی کے موافق ہے اور پوری روایت عبدقیس کے وفد کی بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ کی کتاب الایمان کے فصل اول میں بھی مذکور ہے۔

❀❀❀❀

٤٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ

لوٹ مار کرنے کی حرمت کے بیان میں

(١٦٠٠) عَنْ رَافِعٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا مِنَ الْغَنَآئِمِ فَاطَّبَخُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى النَّاسِ، فَمَرَّ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَبِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاةٍ. (صحيح) صحيح أبي داود (٢٥١٢)

ترجمہ: روایت ہے رافع سے کہا تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں پس آگے بڑھ گئے جلد باز لوگ اور جلدی لیا انہوں نے غنیمت سے اور پکانے لگے یعنی قبل تقسیم کے اور رسول اللہ ﷺ آدمیوں کے پیچھے تھے، سو گزرے آپ ﷺ ہانڈیوں پر اور حکم کیا کہ اوندھا ڈالی گئیں پھر تقسیم کی ان میں سو برابر کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے۔

فائدہ : اور روایت کی سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے۔ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اپنے باپ کا روایت کی ہم سے یہ حدیث محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے اور یہ اصح ہے اور عبایہ بن رفاع کو سماع ہے اپنے دادا رافع بن خدیج سے۔ اس باب میں ثعلبہ بن حکم اور انس اور ابوریحانہ اور ابوالدرداء اور عبدالرحمٰن بن سمرہ اور زید بن خالد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٠١) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا)).

(صحيح ۔ المشكاة : ٢٩٤٧ ۔ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو نہب کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے انس رضی اللہ عنہ کے۔ مترجم کہتا ہے نہب کے معنی لغت میں اچک لے جانا ہے، اور یہاں اخذ مال مشترک غنیمت سے قبل تقسیم کے مراد ہے۔

❀❀❀❀

٤١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلٰى أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کو سلام کرنے کے بیان میں

(١٦٠٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيتُمْ

أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ)). (اسناده صحيح ـ الصحيحة : ٧٠٤ ـ الارواء : ١٢٧١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ابتداء نہ کرو یہود و نصاریٰ سے ساتھ سلام کے، اور جب ملاقات کرو کسی ایک کی ان میں سے راہ میں تو بے قرار کرو اس کو تنگ راہ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری صحابی نبی ﷺ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو جیسا آگے آتا ہے کہا بعض اہل علم نے سبب اس کا یہ ہے کہ سلام میں ابتداء کرنا تعظیم ہے اور مامور ہیں اہل اسلام ساتھ ذلیل کرنے ان کے سے اور اسی طرح جب ملے کوئی ان میں کا راہ میں تو راستہ نہ خالی کرے ان کے واسطے اس لیے کہ اس میں تعظیم ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٠٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْيَهُوْدَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُوْلُ: أَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ)). (إسناده صحيح ـ الإرواء : ٥/ ١١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یہود و نصاریٰ جب سلام کرتا ہے تم میں سے کسی پر تو کہتا ہے السام علیک پس جواب میں کہے علیک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم السام علیک کے معنی موت ہو تجھ پر، یہود عداوت سے مسلمانوں کو ایسا کہتے تھے آپ نے فرمایا تم بھی وعلیک کہہ دیا کرو یعنی تجھی پر۔

❀❀❀❀

٤٢ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ

مشرکوں میں رہنے کی کراہت

(١٦٠٤) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ، فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَلَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ : ((أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ))، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلِمَ قَالَ : ((لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا)). (صحيح ـ دون الأمر بنصف العقل : الارواء : ١٢٠٧) صحيح ابى داؤد (٢٣٨٨) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابو معاویہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک لشکر طرف خثعم کی پس پناہ چاہی بعضے لوگوں نے ساتھ سجدے کے پس جلدی کی مسلمانوں نے ان کے قتل میں پھر پہنچی یہ خبر نبی ﷺ کو اور حکم کیا آپ ﷺ نے ان کے لیے نصف دیت کا اور کہا آپ ﷺ نے میں بیزار ہوں اس مسلمان سے کہ رہے مشرکوں کے درمیان میں کہا یا رسول اللہ (ﷺ)

کیوں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ضرور ہے کہ مسلمان مشرک سے اتنی دور رہے کہ دکھائی نہ دے ایک کو آگ دوسرے کی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے مثل حدیث ابو معاویہ کے اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور یہ صحیح تر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سمرہ سے اور اسماعیل کے اکثر اصحاب نے کہا ہے کہ روایت ہے اسماعیل سے انہوں نے روایت کی قیس بن ابی حازم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک لشکر اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا۔ اور روایت کی حماد نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے ابی معاویہ کی حدیث کی مانند۔ اور سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہتے تھے حدیث صحیح قیس کی ہے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ اور روایت کی سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے مت ساتھ رہو مشرکوں کے اور مت اکٹھا ہو ساتھ ان کے اس لیے کہ جو رہا ان کے ساتھ اور اکٹھا ہوا ان کے ساتھ وہ مثل ان کے ہے۔ مترجم کہتا ہے ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں کہا ہے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ لازم ہے مسلمانوں کو کہ دور رکھے منزل اپنی منزل مشرکین سے، یعنی حربیوں سے اور ایسی جگہ نہ اترے کہ ایک کو دوسرے کی آگ نظر آئے اس لیے کہ اس صورت میں وہ بھی ان کے ساتھ معدود ہوگا۔ اور مقرر ہو چکا ہے کہ ہجرت دارالحرب سے واجب ہے اور جب مسلمان ان میں مقیم ہو تو ان کی تکثیر سواد کی اور اگر کوئی لشکر غازیوں کا ان کا قصد کرے اور ان کے فرودگاہ پر پہنچ جائے اور دیکھنا آگ کا اس کو مانع جہاد ہو اس لیے کہ عرب مقدار لشکر کا آگ سے معلوم کرتے تھے پس اس محذور عظیم کے سبب سے اقامت اور مساکنت کفار کے ساتھ منع ہوئی انتہیٰ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ یعنی نہ بیٹھو ساتھ ان کے یہاں تک کہ وہ مشغول ہوں اور باتوں میں اس لیے کہ تحقیق تم اس وقت انہی کے مثل ہو۔ اور نسائی میں ہے: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُّشْرِكٍ عَمَلًا بَعْدَ مَا أَسْلَمَ أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ مسک الختام مختصراً۔

(١٦٠٥) **حَدَّثَنَا** هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ: عَنْ جَرِيْرٍ. وَهٰذَا أَصَحُّ. وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ. بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ھناد نے انہوں نے عبدہ انہوں نے اسماعیل بن خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے مثل حدیث ابو معاویہ کے، اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اور اس باب میں سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

٤٣۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ إِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکالنے کے بیان میں

(١٦٠٦) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر میں زندہ رہا انشاء اللہ تعالیٰ نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے۔ پھر بعد وفات حضرت ﷺ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نکال دیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۶۰۷) عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا**)). (صحيح ـ الصحيحة: ۱۱۳٤) ((صحيح ابى داود))

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے خبر دی مجھ کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے البتہ میں نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے اور نہ چھوڑوں گا میں اس میں مگر مسلمان۔

❀❀❀❀
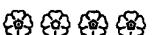
٤٤ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي تَرِكَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

باب: نبی ﷺ کے ترکہ کے بیان میں

(۱۶۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَآءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَالِي لَا أَرِثُ أَبِي؟! فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَا نُورَثُ**)) وَلٰكِنْ أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَيْهِ. (صحيح ـ مختصر الشمائل المحمدية: ۳۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آئیں سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور فرمایا کون وارث ہوگا تمہارا؟ کہا ابو بکر نے میرے گھر والے اور میری اولاد کہا سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے پھر ہے کہ میں وارث نہ ہوں اپنے باپ کی؟ سو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے نہیں وارث ہوتا ہمارا کوئی، ولیکن روٹی کپڑا دوں گا میں جس کو رسول اللہ ﷺ دیتے تھے اور خرچ دوں گا میں جس کو رسول اللہ ﷺ دیتے تھے۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ مرفوع کیا ہے اس کو صرف حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے، دونوں روایت کرتے ہیں محمد بن عمر سے انہوں نے روایت کی ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی آنحضرت ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۱۶۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ جَآءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَسْأَلُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**إِنِّي لَا أُورَثُ**)) قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُكُمَا أَبَدًا فَمَاتَتْ وَلَا تُكَلِّمُهُمَا. (صحيح) قَالَ

: عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى مَعْنَىٰ لَا أُكَلِّمُكُمَا تَعْنِي : فِي هٰذَا الْمِيرَاثِ أَبَدًا، أَنْتُمَا صَادِقَان. (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئیں' اُن سے رسول اللہ ﷺ سے اپنی وراثت مانگتی تھیں۔ اُن دونوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میری وراثت نہ ہوگی''۔ وہ بولیں اللہ کی قسم میں تم دونوں سے کبھی بات نہ کروں گی، پس وہ فوت ہو گئیں اور اُن دونوں سے بات نہ کی۔ (صحیح) علی بن عیسیٰ کہتے ہیں: میں تم دونوں سے کبھی بات نہ کروں گی یعنی میراث کے متعلق کبھی بھی، تم دونوں نے سچ کہا طریق سے عن ابی بکر الصدیق عن النبی ﷺ بھی مروی ہے۔

❁❁❁❁

(٢٦١٠) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَامِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَان، فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ**)) ؟ قَالُوْا : نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ : فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ . قَالَ: أَبُوْبَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهٰذَا إِلٰى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ**)) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. (صحيح ـ مختصر الشمائل : ٣٤١)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا داخل ہوا میں پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور داخل ہوئے ان کے پاس عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم پھر آئے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما تکرار کرتے ہوئے، سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم دیتا ہوں میں اس اللہ کی جس کے حکم سے ٹھیرا ہے آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑا ہم نے صدقہ ہے؟ کہا سب حاضرین نے ہاں، فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر جب وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی کہا ابوبکر نے میں خلیفہ ہوں رسول اللہ ﷺ کا پھر آئے تم اور یہ ابوبکر کے پاس طلب کرنے لگے تم میراث اپنے بھتیجے کی اور طلب کرنے لگے یہ میراث اپنی بی بی کی ان کے باپ سے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا ہے صدقہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ سچے تھے اور سیدھی راہ پر حق کے تابع تھے۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مالک بن انس کی روایت سے۔ مترجم کہتا ہے باقی قصہ بروایت بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس مال سے یعنی فدک وغیرہ سے نفقہ اپنی

ازواج کا موافق ایک سال کے نفقہ لیتے تھے اور باقی صلاح اور مصالح مؤمنین میں خرچ کرتے تھے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح خرچ کرتے رہے اور میں اسی طرح کرتا ہوں اگر تم دونوں موافق عادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے خرچ کرنے کا وعدہ کرو اور تصرف مالکانہ اس پر نہ سمجھو تو اس کا متولی تم کو کردوں جب یہ دونوں راضی ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سونپ دیا پھر انہوں نے چاہا کہ وہ آپس میں ان دونوں کے تقسیم ہو جائے تا کہ ہر ایک حصے پر بخوبی متصرف ہو، حضرت عمر نے فرمایا: لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ۔ یعنی اس حکم سابق کے سوا میں دوسرا حکم نہ دوں گا اگر تم دونوں اس کے تکفل سے عاجز ہو تو پھر مجھے پھیر دو یہ خلاصہ مضمون ہے بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اور اس میں ایک اشکال ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اگر جانتے تھے کہ آپ نے فرمایا: لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ۔ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس طلب میراث کو کیوں حاضر ہوئے اور ابوبکرؓ کی زبان سے یہ حدیث سنی تھی تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ سیدہ فاطمہ اور علی اور عباس رضی اللہ عنہم سے ہر ایک نے یہ خیال کیا لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ کا حکم بعض افراد کے ساتھ خاص ہے جمیع افراد ترکہ کو شامل نہیں۔ خطابی نے کہا کہ ایک اور اشکال یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر کہ مصارف صدقات میں اسے صرف کریں وہ مال حضرت علیؓ اور عباسؓ کو تفویض کر دیا اور انہوں نے حدیث مَاتَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ کی بخوبی سن لی اور مہاجرین کی گواہی اس حدیث پر پہنچ گئی پھر دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کیوں حاضر ہوئے، خلاصہ جواب یہ ہے کہ مقصود ان کا اس بار آنے سے تصرف مالکانہ نہ تھا بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اگر یہ تقسیم ہو جائے تو ہر ایک اپنے حصہ کی تدبیر اور حفاظت بآسانی کرے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس تقسیم کو بھی گوارا نہ کیا اور نہ چاہا کسی طرح اس پر تقسیم کا لفظ آئے کہ ایسا نہ ہو بعد چند مدت کے اس تقسیم کے سبب سے لوگ اسے میراث اور ترکہ سمجھ لیں چنانچہ ابوداؤد میں مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں بھی اسے حالت اولیٰ پر باقی رکھا اور کچھ تغیر نہ کیا یہ صریح دلیل ہے ان کی رضا کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر اور مندفع ہو گئے اس ہماری تقریر سے اکثر اعتراضات باطلہ فرقہ شیعہ شنیعہ کے الحمد لله على ذلك۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ هٰذِهٖ لَا تُغْزٰى بَعْدَ الْيَوْمِ

اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ آج کے بعد اس میں جہاد نہیں کیا جائے گا

(١٦١١) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْبَرْصَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ: ((لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). (صحيح ـ الصحيحة : ٢٤٢٧)

ترجمہ: روایت ہے حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے دن فرماتے تھے نہ جہاد کیا جائے گا اس پر آج کے دن کے بعد قیامت کے دن تک۔ یعنی کبھی ایسا نہ ہوگا کہ یہ مسکن کفار اور دار الحرب ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یعنی یہ حدیث زکریا بن ابی زائدہ کی شعبی سے جو ابھی مذکور ہوئی نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

اس وقت کے بیان میں جس میں قتال کرنا مستحب ہے

(١٦١٢) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ، فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ. قَالَ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُوا الْمُؤْمِنُونَ لِجُيُوشِهِمْ فِي صَلٰوتِهِمْ . (ضعيف ـ المشكاة : ٣٩٣٤ ـ التحقيق الثانی) (قتادہ مدلس ہے نیز اس کی نعمان بن مقرن سے ملاقات ثابت نہیں لہٰذا سند میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہا انہوں نے جہاد کیا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ پھر جب نکلتی صبح ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوتا پھر جب نکل آتا آفتاب لڑتے پھر جب دوپہر ہوتی ٹھہر جاتے یہاں تک کہ ڈھلتا آفتاب پھر لڑتے عصر تک پھر ٹھہر جاتے یہاں تک کہ پڑھ لیتے عصر پھر لڑتے اور فرماتے تھے اس وقت یعنی بعد عصر کے چلتی ہے ہوا مدد الٰہی کی اور دعا کرتے مؤمن اپنے لشکروں کے لیے نمازوں میں۔

فائدہ: اور مروی ہے یہ حدیث نعمان بن مقرن سے اور اسناد سے کہ وہ اس سے زیادہ اوصل ہے۔ اور قتادہ نے نہیں پایا نعمان بن مقرن کو وفات پائی نعمان نے خلافت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے۔ روایت کی ہم سے حسن بن خلال نے انہوں نے عفان اور حجاج سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے ابوعمران جونی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھیجا نعمان بن مقرن کو ہرمز کی طرف پھر ذکر کی حدیث طویل۔ سو کہا نعمان نے حاضر ہوا میں ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پس جب اول نہار میں نہ لڑتے انتظار کرتے زوال شمس کا اور ہوائے مدد اور نزول نصر کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور علقمہ بن عبداللہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے۔

❀❀❀❀

(١٦١٣) عَنِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ إِلَى الْهُرْمُزَانِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ : شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ .

(صحيح ـ المشكاة : ٣٩٣٣ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب نے بھیجا نعمان بن مقرن کی ہرمزکی طرف پھر طویل حدیث ذکر کی ۔ تو کہا نعمان نے حاضر ہوا میں ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پس جب آپ شروع دِن میں نہ لڑتے تو انتظار کرتے زوال شمس کا اور ہوا ئے مدد اور نزول نصر کا۔

❀❀❀❀

٤٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الطِّيَرَةِ

بدفالی کے بیان میں

(١٦١٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**اَلطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ، وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ**)). (صحيح) (سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤٣٠) غاية المرام (٣٠٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بدفالی پر عمل کرنا شرک ہے اور نہیں کوئی ہم میں سے جس کو خیال نہ آئے بدفالی کا مگر اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے اس کو ساتھ توکل کے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب کہتے تھے کہ میرے نزدیک ''وَمَا مِنَّا......'' قول عبداللہ بن مسعود کا ہے۔ اور اس باب میں سعد اور ابی ہریرہ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن کہیل کی روایت سے۔ اور روایت کی شعبہ نے بھی سلمہ سے یہ حدیث۔

❀❀❀❀

(١٦١٥) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَالَ**)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْفَالُ قَالَ : ((**اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ**)). (صحيح) ظلال الجنة (٥٦٩) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧٨٦)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ عدوی ہے نہ بدفالی اور دوست رکھتا ہوں میں نیک فال کو۔ کہا گیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہے فال نیک؟ فرمایا کوئی بات اچھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۶۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ اَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيحُ. (صحيح عند الالباني۔ الروض النضير : ۸۶) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند حمید الطویل کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی ﷺ دوست رکھتے تھے جب نکلتے تھے کسی اپنے کام کو کہ سنیں یا راشد یا نجیح۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم عدوی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا عرب کا عقیدہ باطل تھا کہ جب کھجلی والا اونٹ اچھے اونٹوں میں آ جاتا ہے تو سب کو کھجلی ہو جاتی ہے، اور آدمیوں میں بھی ایسا ہی تھا ہند کے حمقاء چیچک کھجلی ہیضہ میں ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں اور بہ تتبع نصاریٰ طرح طرح کے ظلم اس عقیدہ باطلہ کے سبب جاری ہوتے ہیں اور راشد راہ یافتہ اور نجیح مراد کو پہنچا ہوا آپ ان ناموں سے نیک فال لیتے تھے اور بدفالی کو شرک فرماتے تھے جیسے ہند کے حمقاء میں عقیدہ ہے کہ جب گھر سے نکلے اور بلی سامنے آ گئی یا خالی مشک یا کسی نے چھینکا تو لوٹ آئے اور سمجھے کہ اگر اس وقت جائیں گے تو بے انجاح مرام گھر آئیں گے۔

۴۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقِتَالِ
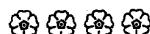
قتال کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی وصیت

(۱۶۱۷) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ: ((اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلٰثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ اَيَّتُهَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُوا كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى الْأَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوا فَاِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُنْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوهُمْ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ أَمْ لَا اَوْ نَحْوَ هٰذَا.

(اسناده صحيح) الارواء (۱۲۴۷ و ۷/۲۹۲) الروض النضير (۱۶۷)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی امیر کو کسی لشکر پر وصیت کرتے خاص اس کے نفس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور ہمراہ کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے لڑو اللہ کی راہ میں مارو اس کو جو منکر ہو اللہ کا اور غنیمت میں چوری نہ کرو اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو اور قتل نہ کرو بچوں کو، پھر جب مقابل ہو تم اپنے دشمن کے مشرکوں سے تو بلاؤ ان کو تین خصلتوں کی طرف۔ راوی کو شک ہے کہ خلال فرمایا یا خصال۔ اگر وہ ایک کو بھی مان لیں ان تینوں میں سے تو قبول کر ان سے اور باز رہ ان کے قتل اور قمع سے، بلا ان کو اسلام کی طرف اور اٹھ آنے کی اپنے گھروں سے مہاجروں کے گھروں کی طرف، اور خبر دے ان کو اگر وہ یہ کریں (کہا راوی نے) تو ہے واسطے ان کے جو ہے واسطے مہاجروں کے یعنی حصہ مال غنیمت اور فیٔ سے اور ہے ان پر جو ہے مہاجروں پر یعنی تائید دین سے، اور اگر وہ تحول سے انکار کریں بعد اسلام کے تو خبر دے ان کو کہ ہوئیں گے وہ مانند گنوار مسلمانوں کے جاری ہوگا ان پر جو جاری ہوگا گنواروں پر نہ ہوگا حصہ ان کا غنیمت اور فیٔ میں مگر یہ کہ وہ جہاد کریں پھر اگر اسلام سے بھی انکار کریں تو مدد مانگ اللہ سے ان کے ہلاک پر اور لڑ ان سے اور جب گھیرے تو کسی قلعہ کو اور وہ ارادہ کریں کہ تو دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی تو مت دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور دے ان کو پناہ اپنی اور اپنے ساتھ والوں کی اس لیے کہ اگر تم توڑو پناہ اپنی اور اپنے ہمراہ والوں کی یعنی نقض عہد کرو بہتر ہے اس سے کہ توڑو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اسی طرح جب گھیرے تو کسی قلعہ والوں کو اور ارادہ کریں وہ کہ اتریں اوپر حکم اللہ کے تو نہ اتار ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر و لیکن اتار ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تو نہیں جانتا کہ پہنچے تو اللہ کے حکم کو ان کے باب میں یا نہیں اور اسی کے مانند اور کچھ فرمایا۔

فائدہ: اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے۔ حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ سے مانند روایت مذکور کے، اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ یعنی وسط حدیث میں "فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ" یعنی اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو لو ان سے جزیہ اور اگر وہ انکار کریں جزیہ سے بھی تو مدد مانگو اللہ سے ان پر یعنی اور لڑو۔ مترجم: یہ تیسری خصلت ہے جو روایت سابقہ میں مذکور نہیں ہوئی تھی۔ انتہیٰ۔ اس طرح روایت کی وکیع وغیرہ اور لوگوں نے سفیان سے اور روایت کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور ذکر کیا اس میں امر جزیہ کا۔

❀❀❀❀

(١٦١٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُغِيرُ إِلَّا عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ، وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ : اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ : ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) فَقَالَ :

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ : ((خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ)). (صحيح) صحيح ابى داؤد (٣٢٦٨)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ نہ لوٹتے تھے مگر نماز صبح کے وقت پھر اگر سن لی آپ ﷺ نے اذان ٹھہر جاتے تھے ورنہ لوٹ لیتے تھے، اور کان لگایا ایک دن تو سنا کہ ایک مرد کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر، سو فرمایا آپ ﷺ نے: یہ تو فطرت اسلام پر، پھر کہا اس نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فرمایا آپ ﷺ نے: نکلا تو دوزخ کی آگ سے۔

فائدہ : کہا حسن نے روایت کی ہم سے ولید نے انہوں نے حماد سے اسی سند سے مثل اسی روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ابواب فضائل الجهاد

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۲۰) جہاد کے فضائل کے بیان میں (التحفة ۱۸)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ

جہاد کی فضیلت کے بیان میں

(۱۶۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ : ((إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ)). فَرَدُّوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ : ((لَا تَسْتَطِيعُونَهُ)) فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَثَلُ الصَّآئِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَايَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) . (صحيح ـ الصحيحة : ۲۸۹٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ (ﷺ) کیا چیز برابر ہے جہاد کے؟ یعنی ثواب واجر میں۔ فرمایا آپ ﷺ نے: تم طاقت نہیں رکھتے اس کی پھر دوبارہ پوچھا آپ ﷺ سے یا سہ بارہ، ہر بار آپ ﷺ فرماتے تھے تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر فرمایا تیسری بار میں: مثال مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند اس روزہ دار اور نمازی کی ہے کہ نہیں قصور

کرتا نماز میں اور نہ روزہ میں یہاں تک کہ پھرے مجاہد فی سبیل اللہ۔

فائدہ : اس باب میں شفا اور عبداللہ بن حبشی اور ابوموسیٰ اور ابوسعید اور ام مالک رضی اللہ عنہم بہزیہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی نبی ﷺ سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے کئی سندوں سے۔

(١٦٢٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَعْنِيْ ((يَقُوْلُ اللّٰهُ [عَزَّوَجَلَّ] الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِيْ هُوَ عَلَيَّ ضَمَانٌ اِنْ قَبَضْتُهُ اَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِاَجْرٍ اَوْغَنِيْمَةٍ)).

(اسنادہ صحیح۔ التعلیق الرغیب : ٢/ ١٧٨)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یعنی فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ مجاہد میرے راہ میں ہے اس کی ضمانت پر ہے اگر قبض کروں میں اس کی روح وارث کروں اس کو جنت کا اور اگر پھیر لے جاؤں اس کو یعنی اس کے گھر کی طرف پھیر لے جاؤں ساتھ اجر اور غنیمت کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

جہاد کرنے والے کی موت کی فضیلت کے بیان میں

(١٦٢١) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : ((اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ)) . (صحیح ـ المشکاۃ : ٣٤ ـ التحقیق الثانی : ٣٨٢٣ ـ التعلیق الرغیب : ٢/ ١٥٠ ـ سلسلہ احادیث الصحیحۃ : ٥٤٩) صحیح أبی داود (١٢٥٨)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید سے وہ روایت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا: مہر کردی جاتی ہے ہر میت کے عمل پر یعنی تمام ہوجاتے ہیں اور بڑھتے نہیں مگر جو مرے مرابطا اللہ کی راہ میں، پس بڑھائے جاتے ہیں اس کے لیے عمل اس کے قیامت کے دن تک اور امن میں رہتا ہے وہ فتنہ قبر سے۔ اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے: مجاہد وہ ہے جو مجاہدہ کرے اپنے نفس سے۔ یعنی طاعت الٰہی میں صبر اور نفس کی پیروی نہ کرے اور یہ جہاد اکبر ہے۔

فائدہ : اس باب میں عقبہ بن عامر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث فضالہ بن عبید کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ فَضُلِ الصَّوُمِ فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ

جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

(١٦٢٢) عَنُ أَبِيُ هُرَيُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنُ صَامَ يَوُمًا فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ زَحُزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبُعِيُنَ خَرِيُفًا)) اَحَدُهُمَا يَقُوُلُ سَبُعِيُنَ وَالْاٰخَرُ يَقُوُلُ : أَرُبَعِيُنَ . (صحيح ـ باللفظ الاوّل ـ التعليق الرغيب : ٢/ ٦٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں، دور کردے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے دوزخ کی ستر برس کی مسافت تک۔ ایک راوی کہتا ہے ستر برس دوسرا چالیس برس۔ یعنی عروہ اور سلیمان بن یسار دونوں نے گنتی میں اختلاف کیا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور ابوالاسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی ہے اور وہ مدنی ہیں اس باب میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

(١٦٢٣) عَنُ اَبِيُ سَعِيُدِ الُخُدُرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَصُوُمُ عَبُدٌ يَوُمًا فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ ذٰلِكَ الْيَوُمُ النَّارَ عَنُ وَجُهِهٖ سَبُعِيُنَ خَرِيُفًا)).

(صحيح) التعليق الرغيب (٦٢/٢) التعليق على ابن خزيمة (٢١١٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: نہیں روزہ رکھتا ہے کوئی بندہ ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں مگر دور کرتا ہے وہ دن دوزخ کی آگ اس کے منہ سے ستر برس کی مسافت تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(١٦٢٤) عَنُ أَبِيُ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنُ صَامَ يَوُمًا فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيُنَهٗ وَبَيُنَ النَّارِ خَنُدَقًا كَمَا بَيُنَ السَّمَآءِ وَالْاَرُضِ)) . (حسن صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ٥٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو روزہ رکھے ایک دن کا اللہ کی راہ میں بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان میں خندق ایسے جیسے آسمان وزمین۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے ابوامامہ کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ فَضُلِ النَّفَقَةِ فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ

جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں

(١٦٢٥) عَنُ خُرَيُمِ بُنِ فَاتِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ : ((مَنُ اَنُفَقَ نَفَقَةً فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ كُتِبَتُ

لَهُ سَبْعُمَا مِائَةِ ضِعْفٍ)) . (اسناده صحيح ـ المشكاة : ٣٨٢٦ ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٥٦)

ترجمہ: روایت ہے خریم بن فاتک سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے خرچ کیا کچھ نقد و جنس اللہ تعالیٰ کی راہ میں لکھا جاتا ہے اس کے لیے اس کا سات سو گنا۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رکین بن ربیع کی۔

❀❀❀❀

٥ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت میں

(١٦٢٦) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : ((خِدْمَةُ عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْظِلُّ فُسْطَاطٍ، اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)).

(اسناده حسن ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٥٨)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا دینا غلام کا اللہ کی راہ میں یا سایہ خیمہ کا یا اونٹنی جوان اللہ کی راہ میں۔

فائدہ: اور مروی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسلاً، اور خلاف کیا گیا زید پر بعض اسناد میں اس حدیث کے، اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے امامہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، ہم سے یہ حدیث زیاد بن ایوب نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ولید بن جمیل سے انہوں نے قاسم ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: افضل صدقوں میں کا سایہ خیمہ کا ہے اللہ کی راہ میں دینا خادم کا ہے اللہ کی راہ میں یا دینا اونٹنی کا ہے اللہ کی راہ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور وہ صحیح تر ہے میرے نزدیک معاویہ بن صالح کی روایت سے۔

(١٦٢٧) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) . (حسن) [انظرماقبله]

ترجمہ: ابوامامہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: افضل صدقوں میں خیمہ کا سایہ اور اللہ کی راہ میں خادم کا دینا ہے یا اونٹنی کا دینا اللہ کی راہ میں۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

غازی کا سامان تیار کرنے کی فضیلت میں

(١٦٢٨) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)) . (صحيح) الروض النضير (٣٢٢) التعليق الرغيب (٢/٩٦)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو تیاری کردے غازی کی یعنی ہتھیار وغیرہ دے اللہ کی راہ میں سو اس نے بھی جہاد کیا اور جو خلیفہ رہے غازی کا اس کے گھر والوں میں یعنی خبر گیری ان کی کرے اس نے بھی جہاد کیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے سوا اس کے روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو تیاری کردے غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہو اس کا اس کے گھر والوں میں پس اس نے جہاد کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے، تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں اس نے جہاد کیا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

(١٦٢٩) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)) . (صحيح بماقبله)

ترجمہ: زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس نے تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہوا اس کا اس کے گھر والوں میں پس اس نے جہاد کیا۔

(١٦٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ . [اسناده صحيح]

ترجمہ: ہم سے بیان کیا محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں عبدالملک بن ابی سلیمان سے انہوں نے عطاء، زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح

(١٦٣١) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ

غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)) . (صحيح) [انظر ماقبله بحديث]

ترجمہ: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تیاری کر دے کسی غازی کی (ہتھیار وغیرہ دے دے) اللہ کی راہ میں تحقیق اس نے جہاد کیا اور جو خلیفہ ہوا غازی کے گھر والوں میں اس نے بھی جہاد کیا۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس کی فضیلت کے بیان میں جس کے قدم جہاد میں گرد آلود ہوں

(١٦٣٢) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : اَلْحَقَنِيْ عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هٰذِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، سَمِعْتُ اَبَاعَبْسٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ)) . (اسناده صحيح ـ الارواء : ١١٨٣)

ترجمہ: روایت ہے یزید بن ابی مریم سے کہا کہ مجھ کو عبایہ بن رفاعہ ملے اور میں جاتا تھا جمعہ کی نماز کو، سو کہا بے شک تمہارے یہ قدم ہیں اللہ کی راہ میں سنا میں نے اباعبس سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کے گرد آلود ہوں دونوں قدم اللہ کی راہ میں پس وہ حرام ہیں آگ پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور ابوعبس کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابوبکر سے اور ایک مرد صحابی سے نبی ﷺ کے۔ اور یزید بن ابی مریم ایک مرد ہیں شامی۔ روایت کی ان سے ولید بن مسلم اور یحییٰ بن حمزہ اور کئی لوگوں نے شام کے اور یزید بن ابی مریم کوفی ہیں ان کے باپ اصحاب نبی ﷺ سے ہیں اور نام ان کے باپ کا مالک بن ربیعہ ہے۔

❀❀❀❀

٨ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْغُبَارِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جہاد کے غبار کی فضیلت کے بیان میں

(١٦٣٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ)) .

(صحيح ـ المشكاة : ٣٨٢٨ ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٦٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف سے اللہ کے یہاں تک کہ لوٹ جائے دودھ تھن میں، اور نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جہنم کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آل طلحہ مدینی کے۔

٩۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس کے بیان میں جو اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو

(١٦٣٤) عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ: يَاكَعْبُ بْنُ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) . (صحيح ـ الصحيحة : ١٢٤٤ ـ المشكاة : ٤٤٥٩ ـ التحقيق الثانى) بعض محققین کہتے ہیں انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔سالم بن ابی الجعد کا سرجیل سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب بن مرہ روایت کرو ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ سے اور بچو زیادت ونقصان سے، کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بوڑھا ہوا اسلام میں اس کے لیے ایک نور ہوگا قیامت کے دن۔ پھر جو جہاد میں بوڑھا ہو تو اس کا کیا کہنا۔

فائدہ : اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث کعب بن مرہ کی حسن ہے۔ اسی طرح روایت کی اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث منصور سے بروایت سالم بن ابی الجعد اور داخل کیا گیا درمیان سالم اور کعب کے ایک مرد اس اسناد میں اور کبھی کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہتے ہیں اور مشہور صحابی رسول اللہ ﷺ کے مرہ بن کعب بہزی ہیں۔ اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں۔

(١٦٣٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) . (اسناده صحيح ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٧١)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو بوڑھا ہوا اسلام میں اس کے لیے ایک نور ہوگا قیامت کے دن۔ پھر جو جہاد میں بوڑھا ہو تو اس کا کیا کہنا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور حیوہ بن شریح بیٹے ہیں یزید حمصی کے۔

❀❀❀❀

١٠ ـ بَابُ : مَا جَاءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت میں

(١٦٣٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: هِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ، هِيَ لَهُ اَجْرٌ لَا يَغِيْبُ فِيْ بُطُوْنِهَا شَيْئًا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرًا)). (صحيح

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: گھوڑوں کی پیشانی میں بندھی ہے خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک آدمی کے لیے اجر ہیں اور دوسرے پردہ پوشی اور تیسرے وزر یعنی عذاب و گناہ پس جو گھوڑا کہ اجر ہے وہ وہ ہے کہ لیا اس کو اللہ کی راہ میں اور تیار کیا اس کو اسی واسطے، سو وہ اس کے لیے اجر ہے نہیں ڈالتا وہ اپنے پیٹ میں کوئی چیز یعنی دانہ چارہ وغیرہ مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے اجر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ مترجم کہتا ہے اور وہ دو گھوڑوں کا ذکر مصنف نے یہاں نہیں فرمایا بنظر اختصار کے پہلا اس میں کا جو سبب ہے پردہ پوشی یعنی اس کے عیب ڈھانپنے کا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو اللہ کی راہ میں اور نہ بھولا حق اللہ کا اس کی سواری میں یعنی دوست آشنا سے مواسات بھی کی پس وہ سبب ہے مالک کے ستر کا اور جو وزر عذاب ہے وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو فخر اور ریا کے واسطے پس وہ اس پر بار ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الرَّمْيِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جہاد میں تیراندازی کی فضیلت میں

(۱۶۳۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةً الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيْ بِهٖ، وَالْمُمِدَّ بِهٖ قَالَ ارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا. كُلُّ مَا يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسٍ وَتَأْدِيْبَهُ، فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ اَهْلَهُ، فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ)) . (ضعيف) تخریج فقہ السیرۃ (۲۲۵) ضعیف ابی داؤد ۲۳۲۱، ۴۳۳) البانی کہتے ہیں اس کا آخری جملہ ''جس سے مسلمان مرد کھیلتا ہے'' آخر تک صحیح ہے۔ سلسلہ الأحاديث الصحيحة (۳۱۵)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے ایک تیر میں تین شخصوں کو جنت میں بنانے والا اس کا کہ ثواب چاہتا ہے اس کے بنانے میں اور خیر اور تیر پھینکنے والا اور اٹھانے والا۔ پھر فرمایا؟ تیر پھینکو اور سواری سیکھو اور اگر تیر پھینکو گے تو پیارا ہے میرے نزدیک سواری سے ہر چیز کہ جس سے کھیلتا ہے مرد مسلمان باطل ہے مگر تیر پھینکنا اس کا کمان سے اور ادب سکھانا اس کا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اس کا اپنی بیوی سے پس یہ تینوں حق میں داخل ہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے عبداللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ اور اس باب میں کعب بن مرہ اور عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(١٦٣٨) عَنْ أَبِي نَجِيحِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرٍ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابونجیح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے مارا ایک تیر اللہ کی راہ میں پس اس کو ثواب ہے برابر ایک غلام آزاد کرنے کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابونجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے اور عبداللہ بن ازرق وہ عبداللہ بن زید ہے۔

❀❀❀❀
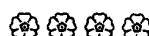
١٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت میں

(١٦٣٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). (صحيح ـ المشكاة : ٣٨٢٩ ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے دو آنکھیں کبھی نہ لگے گی ان کو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی ہے اللہ تعالیٰ کے خوف سے دوسری وہ کہ رات کاٹی اس نے پہرہ دیتے ہوئے اللہ کی راہ میں۔

فائدہ: اس باب میں عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے شعیب بن زریق کے۔

❀❀❀❀

١٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ

شہید کے ثواب میں

(١٦٤٠) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ : ﷺ : ((إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ أَوْشَجَرِ الْجَنَّةِ)) . (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحه ٩٩٥٤) التعليق الرغيب ٢/ ١٩٢) تخريج شرح العقيده الطحاوية (٤٧٨)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ارواح شہداء کی سبز چڑیوں کے اندر ہے جو لٹکائی جاتی ہیں پھلوں میں جنت کے یا درختوں میں۔ راوی کو شک ہے کہ پھل کہا یا درخت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۶۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: شَهِيْدٌ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ)) . (ضعيف ـ التعليق الرغيب : ۱/ ۲٦۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: عرض کیے گئے میرے اوپر تین شخص جو جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں ایک شہید، دوسرا پرہیز کرنے والا الحرام سے بچنے والا الشبہات سے، تیسرا وہ بندہ جو اچھی عبادت بجالاوے اللہ کی اور خدمت اپنے آقاؤں کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

(۱۶۴۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ))، فَقَالَ جِبْرِيْلُ اِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِلَّا الدَّيْنَ)).

(صحيح ـ الارواء : ۱۱۹٦ ـ غاية المرام : ۳۵۱ـ تخريج مشكلة الفقر : ٦۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قتل ہونا اللہ کی راہ میں کفارہ ہوجاتا ہے ہر گناہ کا۔ کہا جبرئیل نے مگر قرض کا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مگر قرض کا۔

فائدہ : اس باب میں کعب بن عجرہ اور ابو ہریرہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ابوبکر کی روایت سے مگر اسی شیخ کی روایت سے۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے حال اس حدیث کا سو نہ پہچانا انہوں نے اس کو۔ اور کہا یعنی ابو عیسیٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ محمد بن اسماعیل نے ارادہ کیا ہو اس حدیث کا جو مروی ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں کوئی اہل جنت سے کہ دوست رکھتا ہو لوٹنا طرف دنیا کے مگر شہید۔ یعنی بسبب اس کرامت کے کہ دیکھتا ہے وہ شہادت میں۔

(۱۶۴۳) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَ أَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا، اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَايَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ مرے اور اللہ کے نزدیک اس کے لیے خیر ہو پھر دوست رکھے لوٹنا دنیا کی طرف اگرچہ ہو اس کی ساری دنیا اور جو کچھ ہے اس میں مگر شہید کو دوست رکھتا ہے لوٹنا دنیا میں بسبب اس بزرگی شہادت کے کہ دیکھتا ہے پس وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے دنیا میں اور مارا جائے دوبارہ۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہداء کی فضیلت کے بیان میں

(١٦٤٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((الشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا)) وَرَفَعَ رَاْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ، قَالَ فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةُ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((وَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ، فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ، وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ، وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ)). (ضعيف ـ المشكاة : ٣٨٥٨ ـ التحقيق الثاني ـ الضعيفة : ٢٠٠٤) اس میں ابویزید الخولانی کو حافظ نے تقریب میں مجہول کیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے شہداء چار ہیں: پہلا وہ مرد مؤمن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یعنی یقین کیا ثواب کا یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ ایسا بلند رتبہ ہے کہ اٹھائیں گے لوگ اس کی طرف آنکھیں اپنی قیامت کے دن اس طرح، اور بلند کیا آپ ﷺ نے سر اپنا یہاں تک کہ گر گئی ٹوپی آپ ﷺ کی راوی کہتا ہے نہیں جانتا میں کہ ٹوپی عمر رضی اللہ عنہ کی گری یا رسول اللہ ﷺ کی۔ اور دوسرا وہ مرد مؤمن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے گویا ماری گئی جلد اس کی ساتھ کانٹے طلح کے جبن سے آیا اس پر تیر از غیب سو مار ڈالا اس کو پس وہ دوسرے درجہ میں ہے اور تیسرا وہ مؤمن کہ ملائے اس نے نیک عمل اور بد، ملاقات کی دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ تیسرے درجہ میں ہے اور چوتھا مرد مؤمن کہ اسراف کیا اس نے اپنی جان پر یعنی بہت گنہگار تھا ملا دشمن سے پھر تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا اور وہ چوتھے درجہ میں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عطاء بن دینار کی روایت سے اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ روایت کی سعید بن ابی ایوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے انہوں نے اشیاخ خولان سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو یزید کا اور کہا عطاء بن دینار میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مترجم طلح ایک درخت ہے کانٹے دار اور مارے جلد اس کی ساتھ کانٹے طلح کے یعنی پھڑک رہی ہے کھال اس کی اور کھڑے ہو رہے ہیں روئیں اس کے مارے خوف کے اور تیر غیبی یعنی اس کا مارنے والا معلوم نہیں اور حاصل تقسیم یہ ہے کہ مجاہد یا تو متقی شجاع ہے اور وہ درجہ اول میں ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور وہ دوسرے درجہ میں ہے یا شجاع ہے غیر متقی پھر اگر نیکی اور بدی دونوں اس میں ہیں تو درجہ ثالث ہے اور اگر فاسق مسرف ہے تو وہ چوتھے درجہ میں ہے۔

۱۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ غَزْوِ الْبَحْرِ

سمندر میں جہاد کے بیان میں

(۱٦٤٥) عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْهُ تَفْلِيْ رَأْسَهٗ، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكٌ عَلَى الْاَسِرَّةِ، اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ**)). قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**)) نَحْوَمَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ. قَالَتْ: فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: ((**اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ**)) فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

(صحيح) صحيح أبي داود (۲۲٤۹۔ ۲۲٥۰)

ترجمہ: روایت ہے اسحاق بن عبداللہ سے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ داخل ہوتے تھے ام حرام بنت ملحان کے گھر میں اور وہ کھلاتی تھی ان کو کھانا اور وہ نکاح میں تھیں عبادہ بن صامت کے پس داخل ہوئے آنحضرت ﷺ ایک روز پس انہوں نے کھانا کھلایا اور روک رکھا آپ ﷺ کو اور جوئیں دیکھنے لگیں آپ ﷺ کے سر مبارک کی پس سو گئے آنحضرت ﷺ اور پھر جاگے اور ہنسنے لگے کہا حرام نے پوچھا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپ کو اے اللہ کے رسول، فرمایا آپ ﷺ نے چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے یعنی خواب میں کہ جہاد کرنے والے ہیں اللہ کی راہ میں سوار ہیں بیچ دریا کے یعنی جہازوں پر بادشاہ ہیں اوپر تختوں کے یا فرمایا مثل بادشاہوں کے ہیں تختوں پر، کہا میں نے یارسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ کر دیوے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں پس دعا کی آپ ﷺ نے ان کے لیے پھر رکھا سر مبارک اور سو گئے پھر جاگے اور ہنسے پھر کہا میں نے کس نے ہنسایا آپ کو یارسول اللہ ﷺ کہا چند لوگ میری امت کے عرض کیے گئے میرے اوپر کہ جہاد کر رہے ہیں وہ اللہ کے راہ میں پھر فرمایا ویسا ہی جیسا فرمایا تھا پہلی بار یعنی تشبیہ دی ان کو ساتھ بادشاہوں کے پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں کر دے، فرمایا آپ ﷺ نے: تم پہلے گروہ میں ہو۔ پھر سوار ہوئیں ام حرام رضی اللہ عنہا دریا میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پس گر گئیں اپنے جانور پر سے جب کہ نکلیں دریا سے اور شہید ہو گئیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ام حرام بنت ملحان بہن ہیں ام سلیم کی خالہ ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی۔

بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَلِلدُّنْيَا

اس کے بیان میں جو دکھاوے اور دنیا کے لیے لڑے

(۱۶۴۶) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) .

(صحيح) التعليق الرغيب (۲/ ۱۸۰) صحيح أبي داود (۲۲۷۳ـ ۲۲۷۴)
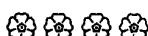
ترجمہ: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ ﷺ اس مرد سے کہ لڑتا ہے واسطے اظہار شجاعت کے یا واسطے حمیت کے یا واسطے ریا کے سو کون ان میں سے اللہ کی راہ میں ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جو لڑے خاص اس لیے کہ ہو جائے کلمہ اللہ کا بلند پس وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۶۴۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ إِلٰى رَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

(صحيح) ارواء الغليل (۲۲) صحيح ابي داود (۹۱)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ثواب عملوں کا موقوف ہے نیت پر اور آدمی کو وہی ملتا ہے جو نیت کی پھر جس کی ہجرت ہوئے واسطے اللہ کے اور اس کے رسول کے پس ہجرت اس کی ہے طرف اللہ کے اور طرف رسول اس کے کے اور جس کی ہجرت ہوئے واسطے دنیا کے کہ لیوے اس کو یا واسطے کسی عورت کے کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اس کی اسی کے لیے ہے جس کے لیے ہجرت کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن سعید کے۔

❀❀❀❀

۱۷ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جہاد میں صبح اور شام چلنے کی فضیلت میں

(۱۶۴۸) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْمَوْضِعُ يَدِهِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَا ضَاءَ تْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) . (صحيح) ارواء الغليل (١١٨٢)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور موافق ایک کمان تمہاری کے یا موافق ایک ہاتھ کے جگہ جنت سے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور اگر ایک عورت جنت کی عورتوں سے نکل آئے طرف زمین کے تو چمک جائے جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور بھر جائے خوشبو سے اور اوڑھنی جو اس کے سر پر ہے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(١٦٤٩) **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**)) . (صحيح) ارواء الغليل (١١٨٢)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور جگہ ایک کوڑا رکھنے کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابی ایوب رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(١٦٥٠) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**)).
(صحيح ـ الارواء : ٥/ ٣، ٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں اور ایک شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابو حازم جنہوں نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کوفی ہیں اور نام ان کا سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

❁❁❁❁

(١٦٥١) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيْبِهَا، فَقَالَ : لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى أَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ،

فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) . (حسن ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گزرے ایک مرد اصحاب نبی ﷺ سے ایک گھاٹی میں پہاڑ کی کہ اس میں ایک چھوٹا چشمہ تھا میٹھے پانی کا، سو بہت پسند آیا ان کو بسبب لطافت کے، سو کہا انہوں نے کاش کہ میں جدا ہو کر آدمیوں سے رہا کرتا اس گھاٹی میں اور نہ کروں گا ایسا جب تک نہ پوچھ لوں رسول اللہ ﷺ سے پھر ذکر کیا آپ ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے مت کر یعنی اعتزال و خلوت خلق سے اس لیے کہ ایک بار کھڑے ہونا تمہارے ایک کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اس کی نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں ستر برس تک کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ بخش دے تم کو اللہ تعالیٰ اور داخل کرے جنت میں، جہاد کرو اللہ کی راہ میں جو لڑا اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہوگئی اس کے لیے جنت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٨ ـ بَابُ : مَا جَآءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟

اس بیان میں کہ کون لوگ بہتر ہیں؟

(١٦٥٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا، اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ)). (صحيح ـ الصحيحة : ٢٥٥ ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا نہ خبر دوں میں تم کو بہترین مردم کے؟ بہتر سب سے وہ مرد ہے کہ پکڑی ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں، کیا نہ خبر دوں میں اس کو جو درجہ میں مرد اول کے قریب ہے کہ جدا ہو گیا خلق سے اپنی بکریاں لے کر ادا کرتا ہے حق اللہ تعالیٰ کے بیچ اس کے، کیا نہ میں خبر دوں تم کو بدترین مردم کی؟ بدترین مردم وہ ہے کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ کے نام سے اور نہیں دیا جاتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجھوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ

اس کے بیان میں جو شہادت کی دعا مانگے

(۱۶۵۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ)). (صحيح) التعليق الرغيب (۲/۱٦۹) صحيح أبي داود (۱۳٦۰)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مانگے اللہ سے شہادت اپنے سچے دل سے پہنچا دے گا اسے اللہ تعالیٰ مرتبوں پر شہیدوں کے اگرچہ مرے بچھونے پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سہل بن حنیف کی روایت سے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے اور روایت کی یہ عبداللہ بن صالح نے عبدالرحمٰن بن شریح سے اور عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابا شریح ہے اور وہ اسکندرانی ہیں۔ اور اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۶۵٤) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللّٰهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مانگے اللہ تعالیٰ سے قتل ہونا اس کی راہ میں سچے دل سے دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب شہید کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالنَّاكِحِ وَالْمُكَاتَبِ وَعَوْنِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ

مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والے پر مدد الٰہی کے بیان میں

(۱۶۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ، حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ، وَ النَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ)).

(حسن) غاية المرام (۲۱۰) تخريج مشكاة المصابيح (۳۰۸۹) التعليق الرغيب (۳/٦۸۔ ٦۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر براہ فضل کے حق ہے ان کی مدد کرنا

مجاہد اللہ کی راہ میں اور مکاتب کہ ارادہ رکھتا ہے ادائے زر کتابت کا اور نکاح کرنے والا کہ چاہتا ہے پرہیزگاری۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیُ مَنُ یُکلَمُ فِیُ سَبِیُلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں زخمی ہونے والے کی فضیلت میں

(١٦٥٦) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ – مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ – فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْنُکِبَ نُکْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَاَغْزَرِ مَاکَانَتْ، لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیْحُهَا کَالْمِسْكِ)).

(صحیح) تخریج مشکاه المصابیح (٣٨٢٥) التعلیق الرغیب ٢٦/١٦٩) صحیح ابی داؤد (٢٢٩١)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مرد مسلمان لڑے اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہو اس کے لیے جنت، اور جس کو ایک زخم لگا اللہ کی راہ میں یا کوئی چوٹ کھائی پس وہ آئے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر جیسا دنیا میں تھا، رنگ اس کا زعفران کا سا اور خوشبو اس کی مشک کی سی ہوگی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٥٧) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا یُکْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ – وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهِ – اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْكِ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں زخمی ہوتا اللہ کی راہ میں کوئی اور اللہ خوب جانتا ہے جو زخمی ہوا اس کی راہ میں مگر آئے گا قیامت کے دن رنگ اس کا ہوگا خون کا سا اور خوشبو مشک کی سی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَیُّ الْاَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟

اس بیان میں کہ کون سا عمل افضل ہے؟

(١٦٥٨) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَیُّ الْاَعْمَالِ أَفْضَلُ وَأَیُّ الْاَعْمَالِ خَیْرٌ قَالَ : ((اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)) قِیْلَ: ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ قَالَ: ((الْجِهَادُ، سَنَامُ الْعَمَلِ)). قِیْلَ ثُمَّ أَیُّ شَیْءٍ

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((ثُمَّ : حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کون سا عمل افضل ہے فرمایا آپ ﷺ نے: ایمان لانا اللہ اور اس کے رسول پر پھر پوچھا پھر کون سا فرمایا جہاد کوہان ہے نیکیوں کا پوچھا پھر کون سا یا رسول اللہ (ﷺ) فرمایا حج مقبول۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ اَنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ

اس بیان میں کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے

(١٦٥٩) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَجَعَ إِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ .

(صحيح ـ الارواء : ٥/ ٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تحقیق جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں سو کہا ایک مرد نے قوم میں سے کہ میلا کچیلا تھا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ ﷺ سے کہ ذکر کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں، کہا راوی نے پھر گیا وہ اپنے لوگوں میں اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں اور توڑ ڈالا میان اپنی تلوار کا پھر مارا اس سے کافروں کو یہاں تک کہ قتل ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے۔ اور ابی بکر بن موسیٰ کا نام احمد بن حنبل نے عمر یا عامر کہا۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟

اس بیان میں کہ کون سا آدمی افضل ہے؟

(١٦٦٠) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِيْ رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ)).

(صحيح ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کون سا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا وہ شخص کہ جہاد

کرے اللہ کی راہ میں، پوچھا پھر کون؟ کہا مومن کہ جو کسی گھاٹی میں ہو گھاٹیوں سے کہ ڈرتا ہو اپنے رب سے اور بچاتا ہو لوگوں کو اپنے شر سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَاب: فِيْ ثَوَابِ الشَّهِيْدِ

شہید کے اجر کے بیان میں

(١٦٦١) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُلَهُ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ، وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِهِ)).

(صحيح ـ احكام الجنائز : ٣٥ ، ٣٦ ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٩٤ ـ الصحيحة : ٣٢١٣)

ترجمہ: روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھ باتیں ہیں بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ پہلے ہی خون گرنے میں یعنی اس کے بدن سے اور دکھائی جاتی ہے بیٹھک اس کی جنت سے اور بچایا جاتا ہے قبر کے عذاب سے اور بے خوف رہتا ہے فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اس کے سر پر وقار کا تاج کہ ایک یاقوت اس کا بہتر ہے ساری دنیا سے جو کچھ اس میں ہے اور بیاہ دیا جاتا ہے بہتر بی بیوں بڑی آنکھ والیوں گوریوں سے، اور شفاعت قبول کی جاتی ہے اس کی ستر قرابت والوں میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔

(١٦٦٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرَ الشَّهِيْدِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا يَقُوْلُ : حَتّٰى أُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرٰى مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْكَرَامَةِ)) . (صحيح)
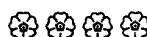
ترجمہ: بیان کیا ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی نہیں ہے اہل جنت سے کہ چاہتا ہو لوٹنا دنیا میں سوا شہید کے اور وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے طرف دنیا کی اور کہتا ہے یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں میں دس بار اللہ تعالیٰ کی راہ بسبب اس کے کہ دیکھتا ہے وہ اس بزرگی کو کہ دی اسے اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے معنی میں۔

❀❀❀❀

(١٦٦٣) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. [اسناده صحيح]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس طرح اس معنی کے مثل۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْمُرَابِطِ

پہرہ دینے والے کی فضیلت میں

(١٦٦٤) **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ثغور اسلام پر گھوڑے باندھنا اور حدود کی حفاظت کرنا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس پر ہے اور ایک شام کو چلنا کہ چلتا ہے بندہ اللہ کی راہ میں یا صبح کو چلنا ساری دنیا سے بہتر ہے اور اس سے جو زمین پر ہے اور ایک کوڑے کی جگہ تمہارے ایک کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو زمین پر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٦٥) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِي مُرَابِطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ**)) وَرُبَّمَا قَالَ: ((**خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ فِيْهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَنُمِيَ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ**)).

(اسناده صحيح ـ الارواء : ١٢٠٠)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا گزرے سلمان فارسی شرحبیل پر اور وہ اپنے مرابط میں تھے اور بار گزرا تھا ان پر اور ان کے ساتھ والوں پر یعنی مرابط میں رہنا، سو کہا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کیا بیان نہ کروں میں تم سے ایک حدیث سنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ کہا شرحبیل نے ہاں کہا سلمان نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پہرہ ایک دن کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اور کبھی کہا بہتر ہے سارے مہینے روزے رکھنے سے اور رات کو نماز پڑھنے سے اور جو مر گیا اسی حالت میں بچایا جائے گا قبر کے فتنہ سے اور بڑھائے جائیں گے اس کے عمل قیامت کے دن تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(١٦٦٦) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ)).**

(ضعيف) التعليق الرغيب (٢/ ٢٠٠) تخريج مشكاة المصابيح (٣٨٣٥) التحقيق الثاني۔ اس کی سند ابی وافع اسماعیل بن رافع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تقریب (۴۴۲) کہتے ہیں جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔ مجمع الزوائد (۶۱/۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو ملے اللہ سے بغیر جہاد کے اثر کے ملے گا وہ اس سے اور اس میں ایک سوراخ ہوگا یعنی نقصان دین میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے مسلم کی روایت سے کہ وہ اسماعیل بن رافع سے روایت کرتے ہیں اور اسماعیل کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے۔ سنا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے وہ کہتے تھے اسماعیل ثقہ ہیں مقارب الحدیث اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اسناد متصل نہیں، محمد بن منکدر نے نہیں پایا سلمان کو۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں مکحول سے وہ شرحبیل بن سمط سے وہ سلمان سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

❁❁❁❁

(١٦٦٧) **عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوْهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ)).** (اسناده حسن ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٥٢ ـ التحقيق الثاني ـ التعليق على الاحاديث المختارة (٣٠٥، ٣١٠)

ترجمہ: روایت ہے صالح سے جو مولیٰ ہیں عثمان بن عفان کے کہا سنا میں نے عثمان سے اور وہ منبر پر تھے یعنی خطبہ پڑھتے تھے فرماتے

تھے میں چھپاتا تھا تم سے ایک حدیث کہ سنی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس لیے چھپاتا تھا کہ تم جدا ہو جاؤ گے مجھ سے پھر پیچھے سوچا میں نے کہ میں بیان کردوں وہ تم سے اور آدمی کر لے اپنے واسطے وہ ہی جو اس کی سمجھ میں آئے، سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے پہرا دینا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ہزار دن سے اور منزلوں میں یعنی مکانوں میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے، کہا محمد نے ابوصالح مولیٰ عثمان کا نام ترکان ہے۔

(١٦٦٨) **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا یَجِدُ الشَّهِیْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا یَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ))** . (حسن صحیح عند الالبانی) التعلیق الرغیب (٢/١٩٢) سلسلة الاحادیث الصحیحة (٩٦٠) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند محمد بن عجلان مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں پاتا ہے شہید صدمہ قتل کا مگر اتنا جتنا پاتا ہوا ایک تم میں سے صدمہ چیونٹی کے کاٹنے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(١٦٦٩) **عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَاَثَرَیْنِ: قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاَمَّا الْاَثَرَانِ: فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ))** . (اسنادہ حسن ۔ المشکاة : ٣٨٣٧ ۔ التعلیق الرغیب : ٢/ ١٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: سب سے پیارے اللہ کے نزدیک دو قطرے اور دو اثر ہیں پہلا قطرہ آنسو کا جو اللہ کے خوف سے نکلے، دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ کی راہ میں بہے، اور پہلا اثر وہ اثر ہے کہ پہنچے اللہ کی راہ میں یعنی چوٹ چپٹ وغیرہ، اور دوسرا اثر جو پہنچے اللہ کے کسی فرض ادا کرنے میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الجهاد

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ٢١) جہاد کے بیان میں (التحفة . . .)

١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَلِاهِلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُوْدِ

اہل عذر کے جہاد سے بیٹھ رہنے کی رخصت میں

(١٦٧٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ أَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ)) وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ : هَلْ لِيْ رُخْصَةٌ؟ فَنَزَلَتْ ﴿ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ﴾ . (صحيح ـ دون قوله او اللوح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس شانہ شتر یا تختی لاؤ پس لکھوایا: لَا یَسْتَوِی...... الایة' اور عمرو بن ام مکتوم پیچھے تھے آنحضرت ﷺ کے، سو پوچھا کیا میرے لئے رخصت ہے پس اترا یہ لفظ: غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے سلیمان تیمی کے وہ روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے۔ اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابواسحاق سے یہ حدیث:

مترجم: پوری آیت یہ ہے: ﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

بِـاَمْـوَالِـهِـمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً ﴾ یعنی برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے، اور جان سے اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنے والے کو اپنے مال اور جان سے ان پر جو بیٹھتے ہیں درجہ میں۔

ف: جب یہ آیت اتری غَیْرُ أُولِی الضَّرَرِ کا لفظ نہ تھا، عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے جب پوچھا کہ میں نابینا ہوں مجھے ترک جہاد کی رخصت ہے یا نہیں تب یہ لفظ بھی اترا اور اس میں رخصت مذکور ہوئی۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ خَرَجَ إِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ

اس کے بیان میں جو اپنے والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے

(۱۶۷۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ : ((اَلَكَ وَالِدَانِ؟)) قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : ((فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ)) . (صحيح) التعليق الرغيب (۳/۲۱۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اجازت مانگتا تھا جہاد کی پوچھا آپ ﷺ نے: کیا تیرے ماں باپ ہیں؟ کہا ہاں، فرمایا پس انہیں کی خدمت میں کوشش کر۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعباس شاعر اعمی مکی ہیں اور نام ان کا سائب بن فروخ ہے۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ سَرِيَّةً وَحْدَهُ

ایک مرد کو بطور سریا بھیجنے کے بیان میں

(۱۶۷۲) عَنِ الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . (صحيح) صحيح أبي داود (۲۳۵۹)

ترجمہ: روایت ہے حجاج بن محمد سے کہا انہوں نے کہ کہا ابن جریج نے تفسیر میں آیت مذکورہ کی کہ کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ بھیجا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اکیلا بطور سریا کے خبر دی اس کی ان کو یعلیٰ بن مسلم نے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، اور سریا وہ چھوٹی ٹکڑی ہے جو بڑے لشکر سے جدا کر کے بھیجی جائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن جریج کی۔

٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

آدمی کے اکیلے سفر کرنے کی کراہت کے بیان میں

(١٦٧٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ)) يَعْنِيْ وَحْدَهُ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٦١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ جانتے جو میں جانتا ہوں تنہائی کے نقصان سے تو نہ چلتا کوئی سوار اکیلا رات کو۔

(١٦٧٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ)) . (اسناده حسن ـ الصحيحة : ٦٤ ـ المشكاة : ٣٩١٠)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک سوار یعنی رات کا چلنے والا ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار لشکر ہے۔

فائدہ : حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی عاصم کی روایت سے اور وہ بیٹے ہیں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرو کے۔ اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيْعَةِ فِي الْحَرْبِ

لڑائی میں جھوٹ اور فریب کی رخصت میں

(١٦٧٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْحَرْبُ خُدْعَةٌ)) .

(صحيح) الروض النضير (٣٧٠) صحيح أبي داود (٢٣٧٠)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لڑائی میں فریب جائز ہے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَمْ غَزَى

نبی اکرم ﷺ کے غزوات کی تعداد میں

(١٦٧٦) عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ : كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ وَأَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلَ؟ قَالَ: ذَاتُ الْعُشَيْرَاءِ أَوِ الْعُسَيْرَاءِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابواسحاق سے کہا تھا میں بازو میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے سو کسی نے ان سے پوچھا کتنے جہاد کیے نبی ﷺ نے؟ کہا انیس، میں نے پوچھا تم نے کتنوں میں رفاقت کی؟ کہا سترہ میں، کہا پہلا ان میں کون سا غزوہ تھا؟ کہا انہوں نے ذات العشیر اء یا ذات العسیراء راوی کو شک ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت صف بندی اور لشکر کی ترتیب کے بیان میں

(۱۶۷۷) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: عَبَّانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَدْرٍ لَيْلًا.

(ضعيف الاسناد) اس میں محمد بن حمید رازی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کھڑا کر دیا ہم کو اپنے اپنے مقامات مناسبہ پر رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر میں رات سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوایوب سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے حال اس حدیث کا تو نہ پہچانا انہوں نے اس کو اور کہا محمد بن اسحاق کو سماع ہے عکرمہ سے اور جب کہ دیکھا میں نے ان کو تو وہ اچھا جانتے تھے محمد بن حمید رازی کو پھر ضعیف کہنے لگے ان کو۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت دعا کے بیان میں

(۱۶۷۸) عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - يَدْعُوْ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ)). (صحيح) صحيح ابی داؤد (۲۳۶۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی اوفیٰ سے کہا انہوں نے سنا میں نے یعنی نبی ﷺ کو فرماتے تھے اور بددعا کرتے تھے کفاروں کے لشکروں پر ان لفظوں سے یا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد حساب کرنے والے شکست دے ان لشکروں کو اور پیر پھسلا دے ان کے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَلْوِيَةِ

لشکر کے چھوٹے جھنڈوں کے بیان میں

(۱۶۷۹) عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَآءُهُ أَبْيَضُ.

(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۰۰) صحيح ابی داؤد (۲۳۳٤)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے مکہ میں اور نیزہ آپ کا سفید تھا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کی وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث سو نہ جانی انہوں نے مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے شریک سے وہ روایت کرتے ہیں عمار سے وہ ابوزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ داخل ہوئے آپ مکہ میں اور آپ ﷺ پر عمامہ سیاہ تھا۔ کہا محمد نے وہ یہی حدیث ہے اور دھن ایک بطن ہے بجیلہ کے قبیلہ سے اور عمار دہنی بیٹے ہیں معاویہ دہنی کے اور کنیت ان کی ابومعاویہ ہے اور وہ کوفی ہیں ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي الرَّايَاتِ

لشکر کے بڑے جھنڈوں کے بیان میں

(۱۶۸۰) حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : كَانَتْ سَوْدَآءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ. (صحیح ۔ دون قوله مربعة)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے یونس بن عبید نے جو مولیٰ ہیں محمد بن قاسم کے کہا بھیجا مجھ کو محمد بن قاسم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف تاکہ پوچھوں میں کیسا تھا جھنڈا رسول اللہ ﷺ کا فرمایا براء نے سیاہ تھا پھریرا اس کا چوکور ایک چادر خطوں والی سے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور حارث بن حسان اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابوزائدہ کے اور ابوایوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے۔ اور روایت کی ہے عبیداللہ بن موسیٰ نے بھی۔

(۱۶۸۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَتْ رَايَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَوْدَآءَ وَلِوَآءُهُ أَبْيَضَ .

(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۰۰) صحيح ابی داؤد (۲۳۳۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے تھا رایت نبی ﷺ کا سیاہ اور لوا آپ کا سفید۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

مترجم: رایت نشان ہے لشکر کا اور اسے ام الحرب کہتے ہیں کہ افواج اسی کے نیچے لڑتی ہیں اور وہ لواء سے بڑا ہوتا ہے۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشِّعَارِ

شعار (خفیہ الفاظ کے استعمال) کے بیان میں

(۱۶۸۲) عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ، عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُوْلُوْا: حم لَا يُنْصَرُوْنَ)) . (صحيح ـ المشكاة : ۳۹٤۸ ـ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے مہلب بن ابوصفرہ سے انہوں نے روایت کی کسی ایسے شخص سے کہ سنا اس نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے اگر آ جائے رات کو تمہارے اوپر دشمن تو پرول تمہارا حم لا ينصرون ہے۔

فائدہ : اس باب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور ایسی ہی روایت کی بعض نے ابواسحاق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے ان سے اس طرح بھی کہ روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی شمشیر کی صفت کے بیان میں

(۱۶۸۳) عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: صَنَعْتُ سَيْفِي عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَ زَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ حَنَفِيًّا.

(ضعيف ـ مختصر الشمائل المحمدية : ۸۸) اس میں عثمان بن سعد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے بنائی میں نے اپنی تلوار سمرہ کی تلوار پر اور بنائی سمرہ نے اپنی تلوار رسول اللہ ﷺ کی تلوار پر اور تھی تلوار آپ ﷺ کی بنی حنیف کی جو ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب میں، اور ضعیف کہا حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت روزہ افطار کرنے کے بیان میں

(۱۶۸٤) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاٰذَنَنَا بِلِقَآءِ الْعَدُوِّ فَأَمَرَنَا

بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعُوْنَ. (صحيح) صحيح أبي داود (٢٠٨١)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا پہنچے نبی ﷺ مر الظہران میں جس سال مکہ فتح ہوا اور خبر دی ہم کو آپ ﷺ نے دشمن کے مقابلہ کی تو حکم کیا افطار کا پس افطار کیا ہم سب نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں

(١٦٨٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ، فَقَالَ: ((مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٤٤٨)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے انس نے بن مالک نے کہا سوار ہو گئے نبی ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا کہ نہ تھی کچھ گھبراہٹ اور پایا ہم نے اس کو سبک رو مانند دریا کے۔

فائدہ: اس باب میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٨٦) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ، فَقَالَ ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). (صحيح ـ انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھی مدینہ میں کچھ گھبراہٹ سو مانگ لیا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ہمارا ایک گھوڑا کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا نہ دیکھی ہم نے کچھ گھبراہٹ اور پایا اس گھوڑے کو تیز رو مانند دریا کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(١٦٨٧) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، قَالَ: وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ: فَتَلَقَّهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ، فَقَالَ ((لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَجَدْتُهُ بَحْرًا)) يَعْنِي الْفَرَسَ.

(صحيح ـ انظر الحديث: ١٦٨٥)
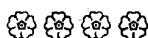
ترجمہ: روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی ﷺ بہترین مردم اور سخی زیادہ لوگوں سے اور بہادر زیادہ سب لوگوں سے کہا اور ایک

رات گھبرائے اہل مدینہ کسی دشمن کی خبر سن کر اور سنی لوگوں نے ایک آواز پھر ملے ان کو رسول اللہ ﷺ سوار تھے ایک گھوڑے پر ابوطلحہ کے ننگی پیٹھ اور لٹکائے تھے آپ ﷺ اپنی تلوار کو اور فرماتے تھے لوگوں سے مت ڈرو مت ڈرو پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں نے پایا اس کو چال میں مانند دریا کے یعنی گھوڑے کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ کمال شجاعت تھی آپ ﷺ کی کہ اکیلے آپ ﷺ جس طرف دشمن کا خوف تھا ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے اول چلے گئے اور لوگ مدینہ کے جب ہوشیار ہو کر ادھر کا قصد کیا آپ ﷺ لوٹ آئے اور ان کی تسکین فرمائی اور وہ گھوڑا نہایت اڑیل تھا آپ ﷺ کی برکت سے بحر رواں ہو گیا، سبحان اللہ یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀
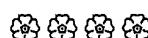
۱۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الثُّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنے کے بیان میں

(۱۶۸۸) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: قَالَ قَالَ لَنَا رَجُلٌ أَفْرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا عُمَارَةَ؟ قَالَ لَا، وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ)). (صحيح ـ مختصر الشمائل : ۶۰۹)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا اس سے ایک شخص نے کیا بھاگ گئے تھے تم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اے ابا عمارہ کہا انہوں نے نہیں قسم ہے اللہ کی پیٹھ نہیں موڑی رسول اللہ ﷺ نے ولیکن پیٹھ موڑی بعضے جلد باز لوگوں نے کہ مقابلہ کیا ان سے کفار ہوازن نے ساتھ تیروں کے اور رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر تھے اور ابوسفیان اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ یہ کڑ کا فرماتے تھے ''انا النبی......'' یعنی میں نبی ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں اور میں پوتا ہوں عبدالمطلب کا۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: خلاصہ جواب براء کا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو سردار تھے لشکر کے انہوں نے جب پیٹھ نہ موڑی تو اصحاب کے بھاگنے کا اعتبار نہ رہا اور وہ ذرا ہٹ کر پھر آپ سے آملے اور قرآن عظیم الشان میں صاف اللہ تعالیٰ نے ان کے اس پیچھے ہٹنے کو بھی معاف فرمایا پھر کیا جائے اعتراض ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۶۸۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا دیکھا ہم نے اپنے تائیں یعنی اصحاب کو کہ دونوں گروہ پیٹھ موڑنے والے تھے اور نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو آدمی بھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبیداللہ کی روایت سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السُّيُوفِ وَحِلْيَتِهَا

تلوار اور اس کی زینت کے بیان میں

(١٦٩٠) عَنْ مَزِيْدَةَ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ : فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ : كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً .

(ضعيف ـ مختصر الشمائل المحمدية : ٨٧ ـ الارواء : ٣/ ٣٠٦) اس میں ہود راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مزیدہ سے کہا داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن یعنی مکہ میں اور ان کی تلوار پر سونا چاندی لگا ہوا تھا کہا طالب نے پوچھا میں نے مزیدہ سے چاندی کو کہا انہوں نے قبیعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ن چاندی تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی ہمام نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی بعض نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے کہا تھی قبیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی چاندی سے۔ مترجم: قبیعہ ٹوپی ہے قبضہ تلوار کی اور اس حدیث سے زینت ہتھیار کی چاندی سے جائز ہوئی۔

(١٦٩١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ .

(صحيح ـ الارواء : ٨٢٢ ـ مختصر الشمائل : ٨٥ ، ٨٦) صحيح ابى داؤد (٢٣٢٦ ـ ٢٣٢٨)

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے کہ قبیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی چاندی تھی۔

❀❀❀❀

١٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الدِّرْعِ

زرہ کے بیان میں

(١٦٩٢) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اَوْجَبَ طَلْحَةُ)).

(حسن ـ المشكاة : ٦١١٢ مختصر الشمائل : ٧٨٩) صحيح أبى داود (٢٣٣٢)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا تھے نبی ﷺ پر دو زرہیں احد کے دن سو چڑھنے لگے پتھر پر پس نہ چڑھ سکے پھر بیٹھ گئے طلحہ آپ ﷺ کے نیچے اور چڑھے نبی ﷺ یہاں تک کہ سیدھے ہو گئے آپ ﷺ پتھر پر، پھر سنا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے تھے کہ واجب ہوئی طلحہ کے لیے۔ یعنی جنت یا شفاعت۔

فائدہ : اس باب میں صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمِغْفَرِ

خود کے بیان میں

(۱۶۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ لَهُ : ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ ((اقْتُلُوْهُ)) . (صحيح) مختصر شمائل (۹۱) صحيح ابى داؤد (۲۴۰۶)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوئے نبی ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود تھا کسی نے آپ ﷺ سے کہا کہ ابن خطل لپٹا ہوا ہے کعبہ شریف کے پردوں میں، فرمایا آپ ﷺ نے: قتل کرو اس کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی بڑے شخص کو کہ روایت کی اس نے یہ حدیث سوائے مالک کے کہ انہوں نے روایت کی زہری سے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ
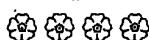
گھوڑوں کی فضیلت میں

(۱۶۹۴) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بارقی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خیر بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت کے دن تک یعنی اجر اور غنیمت۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابوسعید اور جریر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت یزید اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عروہ بیٹے ہیں ابی الجعد بارقی کے اور ان کو عروہ بن الجعد کہتے ہیں۔ کہا احمد بن حنبل نے مطلب

اس حدیث کا یہ ہے کہ جہاد ہر ایک کے ساتھ قیامت تک باقی ہے۔ مترجم: گھوڑوں سے بڑی تائید ہے مجاہدوں کو، اللہ تعالیٰ والعادیات میں ان کی قسم کھاتا ہے اور ثواب جہاد اور مال غنیمت گویا ان کے موئے پیشانی میں معلق ہے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَاجَاءَ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

پسندیدہ گھوڑوں کے بیان میں

(۱۶۹۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ)) .

(حسن صحيح ـ المشكاة : ۳۸۷۹ ـ التعليق الرغيب : ۲/ ۱۶۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: برکت گھوڑوں کی سرخ رنگ گھوڑوں میں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شیبان کی روایت سے۔ مترجم: اشقر وہ گھوڑا ہے کہ جس میں سرخی صاف ہو اور اس کے ایال اور دم بھی سرخ ہوں اور اگر ایال اور دم سیاہ ہوئے تو وہ کمیت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۶۹۶) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ، ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ)) .

(صحيح) التعليق الرغيب (۲/۱۶۲) تخريج مشكاة المصابيح (۳۸۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بہتر گھوڑوں میں سیاہ رنگ ہیں جن کی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو پھر پنچ کلیاں یعنی جن کی چاروں پیر اور پیشانی سفید ہو پھر اگر سیاہ رنگ نہ ہوں تو کمیت اسی صورت کا یعنی سیاہی سرخی ملی ہوں یا دم اور ایال اس کے سیاہ ہوں اور باقی سرخ ہوں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے مانند اسی روایت کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۶۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ : حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادَ : نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ .

ترجمہ: ہم سے محمد بن بشار نے روایت کی انہوں نے وھب بن جریر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے مانند اسی روایت کے معنوں میں۔

۲۱۔ بَابُ : مَاجَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

ناپسندیدہ گھوڑوں کے بیان میں

(۱۶۹۸) عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ فِى الْخَيْلِ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۲۹۵)

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ مکروہ کہتے تھے شکال کو گھوڑوں میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ نے عبداللہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ اور ابوزرعہ بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے نام ان کا ہرم ہے روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب بیان کرے تو مجھ سے حدیث تو بیان کر ابوزرعہ سے اس لیے کہ انہوں نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث پھر پوچھی میں نے ان سے کئی برسوں بعد وہی حدیث تو نہ چھوڑا انہوں نے ایک حرف یعنی ایسے قوی الحافظہ تھے۔

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِى الرِّهَانِ وَ السَّبَقِ

گھوڑوں کی شرط اور دوڑ کے بیان میں

(۱۶۹۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ، وَمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَجْرٰى، فَوَثَبَ بِىْ فَرَسِىْ جِدَارًا. (صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۰۱) الصحیحۃ (۲۱۳۳) صحیح ابی داؤد (۲۳۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مضمر گھوڑے دوڑائے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک اور دونوں میں چھ میل کا فاصلہ ہے اور جو غیر مضمر گھوڑے تھے ان کو دوڑایا ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک اور دونوں میں ایک میل کا فاصلہ تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بھی ان میں تھا جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے سو کود گیا میرا گھوڑا ایک دیوار مجھے لے کر۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۷۰۰) عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**لَا سَبَقَ اِلَّا فِى نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ**)) .

(اسنادہ صحیح) الارواء (۱۵۰۶) المشکاۃ (۳۸۷۴) الروض النضیر (۱۱۷۷) صحیح ابی داؤد (۲۳۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سبق نہیں ہے مگر تیر میں یا اونٹ میں یا گھوڑے میں۔

فائدہ: مترجم: مضمرہ وہ گھوڑے ہیں جن کو ضمار یہ سے تیار کیا ہو، اور ضمار یہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب دانہ چارہ دے کر فربہ کرنا پھر بتدریج دانہ چارہ کم کرنا کہ لاغر ہو جائے اور قوت غذائی سابق باقی رہے اور وہ نہایت تیز رو ہوتا ہے اور سبق وہ مال ہے کہ سابق کو یعنی وہ سوار کہ شرط میں آگے بڑھ جائے اس کو ملے اور شرط مال کی انہیں تین میں درست ہے۔

❀❀❀❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑی پر گدھے چھوڑنے کی کراہت میں

(۱۷۰۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلٰثٍ: أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ، وَإِنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ بندہ مامور کسی چیز میں خاص نہ کیا ہم کو اور لوگوں سے مگر تین چیزوں میں حکم کیا ہم کو کہ وضو پورا کریں اور زکوٰۃ مال کی نہ کھائیں اور گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ثوری نے جہضم سے یہی حدیث سو کہا انہوں نے روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ثوری کی غیر محفوظ ہے اور وہم کیا ہے اس میں ثوری نے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی اسماعیل بن علیا نے اور عبدالوارث بن سعید نے ابی جہضم سے انہوں نے عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعویٰ شیعہ کا باطل ہے اور رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز امت سے چھپا کر اہل بیت کو نہیں بتائی ورنہ ابن عباس ایسا نہ فرماتے اور وضو پورا کرنا اگرچہ سب کو ضرور ہے مگر اہل بیت کو پر ضرور اور گھوڑی پر اگر گدھے بہت چھوڑے جائیں گے تو گھوڑوں کی قلت ہوگی اور جہاد میں تکلیف ہوگی۔

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ

فقرائے مومنین سے دعائے خیر کرانے کا بیان

(۱۷۰۲) عَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَبْغُوْنِيْ ضُعَفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ)). (صحيح ـ الصحيحة : ٧٧٩ ـ التعليق الرغيب : ١/ ٢٤) صحيح أبي داود (٢٣٣٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے ڈھونڈو مجھ کو اپنے ضعیفوں میں اس لیے کہ تم کو رزق ملتا ہے اور مدد ملتی ہے بسبب ضعیفوں کے تمہارے یعنی ان پر رحم کرنے کے سبب سے تم کو برکت اور فتح ہوتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۷۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ)) . (صحیح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٤/ ٤٩٤) صحيح ابى داؤد (٢٣٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساتھ نہیں ہوتے فرشتے ان رفیقوں کے جن میں کتا اور گھنٹی ہو۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بعض اوقات منظور ہوتا ہے کہ لشکر دشمن پر اچانک جا پڑے اور ان کو خبر نہ ہو اس وقت گھنٹی یا گھنگرو مخل مقصود ہوتے ہیں یہ بھی ایک وجہ کراہت کی ہے اور سوا اس کے اور بھی کچھ حکمت ہوگی۔ واللہ اعلم۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۶۔ بَابُ: مَاجَاءَ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

جنگ کا امیر مقرر کرنے کے بیان میں

(۱۷۰۴) عَنِ الْبَرَآءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَأَمَّرَ عَلٰى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ)) قَالَ: فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً، فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِشَيْءٍ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ)) قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَ غَضَبِ رَسُوْلِهِ وَإِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ، فَسَكَتَ.

(ضعيف الاسناد) اس میں أبي اسحاق السبيعي مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے براء سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا دو لشکروں کو اور امیر کیا ایک پر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو علی رضی اللہ عنہ امیر ہے کہا راوی نے فتح کیا علی (رضی اللہ عنہ) نے ایک قلعہ اور لی اس میں سے ایک لونڈی سو خط، بھیجا میرے ساتھ خالد نے نبی ﷺ کی طرف چغلی کھائی اس میں حضرت علی کی، سو آیا میں آنحضرت ﷺ کے

پاس اور پڑھا آپ ﷺ نے خط سو بدل گیا آپ ﷺ کا رنگ مبارک یعنی بسبب غصے کے پھر فرمایا کیا دیکھتا ہے تو اس شخص میں کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اور دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول ﷺ اس کو، عرض کیا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے غصے سے اور اس کے رسول ﷺ کے غصے سے اور میں تو فقط پیغام لانے والا ہوں پس چپ رہے آپ ﷺ۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حوض بن جواب کی روایت سے اور معنی بشیء بہٖ کے معنی چغل خوری ہے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ

امام کے مسئول ہونے کے بیان میں

(۱۷۰۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) . (صحيح) صحيح ابی داؤد (۲۶۰۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے پس وہ امیر جو لوگوں پر حاکم ہے چرواہا ہے اور اس سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے اور مرد چرواہا ہے اوپر گھر والوں اپنے کے اور اس سے، پوچھ ہونے والی ہے ان کی، اور عورت چرانے والی ہے اپنے شوہر کے گھر میں اور وہ اس سے پوچھی جائے گی، اور غلام چرانے والا ہے اپنے آقا کے مال کو اور وہ اس سے پوچھا جائے گا، آگاہ ہو تحقیق ہر ایک تم میں سے چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت سے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی غیر محفوظ ہے۔ اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غیر محفوظ ہے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن بشار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے بریدہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ خبر دی مجھ کو اس روایت کی محمد بن ابراہیم بن بشار نے کہا محمد نے اور روایت کی کتنے لوگوں نے سفیان سے انہوں نے بریدہ بن ابی بردہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ صحیح تر ہے کہا محمد نے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ پوچھنے والا ہے ہر چرواہے سے حال اس کا کہ جس کو چرایا اس نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ غیر محفوظ ہے کہ صحیح یہ ہے کہ روایت ہے معاذ بن ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ طَاعَةِ الْإِمَامِ

امام کی اطاعت کے بیان میں

(۱۷۰۶) عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ قَالَتْ فَأَنَا اَنْظُرُ اِلٰى عَضْلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : ((يَاأَيُّهَاالنَّاسُ! اتَّقُوااللّٰهَ وَاِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا مَا اَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ)) .

(صحيح) الظلال الجنة (١٠٦٢ و ١٠٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ام حصین سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع میں اور آپ ﷺ پر ایک چادر تھی کہ اسے لپیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ اپنی بغل کے نیچے سے، کہا ام حصین نے اور میں نظر کرتی تھی آپ ﷺ کے بازو کی بوٹی پر کہ وہ پھڑکتی تھی سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیوں ڈرو اللہ سے اور اگر حاکم کیا جائے تم پر ایک غلام حبشی چھوٹے کان والا یا کن کٹا تو سنو اس کی بات اور مانو اس کا حکم جب تک قائم کرے تمہارے لیے کتاب اللہ کی یعنی موافق قرآن کے حکم دے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہے کئی وجہوں سے ام حصین رضی اللہ عنہا سے۔

۲۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

اس بیان میں کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں

(۱۷۰۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَاِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بات سننا اور حکم ماننا مرد مسلمان پر واجب ہے خواہ دوست رکھے یا مکروہ جانے جب تک کہ حکم نہ کیا جائے ساتھ معصیت کے، پھر اگر حکم کیا گیا ساتھ معصیت کے تو پھر بات سننا اور اطاعت ضرور نہیں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ، وَالضَّرْبِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

جانوروں کو لڑانے، مارنے اور منہ داغنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۷۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ . (ضعيف ـ غاية المرام : ٣٨)

ضعيف أبي داود (٤٤٣) اس میں أعمش راوی مدلس ہے اور ابی یحییٰ القتات ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کے لڑانے سے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے أعمش سے انہوں نے ابو یحییٰ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے جانوروں کے لڑانے سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا، اور کہا جاتا ہے یہ صحیح تر ہے قطبہ کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ حدیث شریک نے أعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور اس باب میں طلحہ اور جابر اور ابو سعید اور عکراش بن ذویب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ (ضعیف) غایۃ المرام (۳۸) ابو یحییٰ القتات راوی ضعیف ہے

(١٧٠٩) انظر السابق.

(١٧١٠) عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْوَسْمِ فِی الْوَجْهِ والضَّرْبِ. (صحيح ـ الارواء : ٢١٨٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا: منہ پر داغ دینے اور مارنے سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰی یُفْرَضُ لَهٗ

بالغ ہونے کی حد اور مال غنیمت کا حصہ دینے کے وقت کے بیان میں

(١٧١١) عَنِ ابْـنِ عُـمَرَ قَالَ : عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ جَیْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ یَقْبَلْنِیْ، ثُمَّ عُـرِضْـتُ عَـلَیْـهِ مِـنْ قَابِلٍ فِیْ جَیْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِیْ قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عُـمَـرَ بْـنَ عَبْـدِالْـعَزِیْزِ فَقَالَ: هٰذَا حَدُّ مَا بَیْنَ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ، ثُمَّ کَتَبَ اَنْ یُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ . (صحيح ـ انظر ما قبله) ارواء الغليل (١١٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ سامنے لائے مجھے رسول اللہ ﷺ کے ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا، سو قبول نہ کیا مجھ کو پھر سامنے لائے مجھے سال آئندہ میں ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا، سو قبول کیا مجھ کو جہاد کے لیے اور مال غنیمت دینے کو۔ کہا نافع نے پھر بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے، سو کہا انہوں نے یہ حد ہے چھوٹے بڑے کی، پھر لکھ بھیجا انہوں نے حصہ دو غنیمت سے اس کو جو پہنچا ہو پندرہ برس کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ سے مانند اسی روایت کے معنی میں مگر اس میں اتنا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا هـذا حد ما بين الذرية والمقاتلة۔ یعنی یہ حد ہے چھوٹوں اور لڑنے والوں کے درمیان اور نہیں ذکر کیا اس میں کتابت حصہ غنیمت کا۔ حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سفیان ثوری کی روایت سے۔

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

شہید کے قرض کے بیان میں

(۱۷۱۲) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : اَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَلَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ أَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرَ مُدْبِرٍ**)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**كَيْفَ قُلْتَ؟**)) قَالَ : اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذٰلِكَ**)) . (صحيح ـ الارواء : ۱۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ان کے درمیان یعنی خطبہ پڑھنے پھر نصیحت کی ان کو اور فرمایا کہ جہاد اللہ کی راہ میں اور ایمان سب عملوں سے افضل ہے، سو کھڑا ہوا ایک شخص اور عرض کیا اس نے یارسول اللہ ﷺ خبر دو مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے گناہوں کا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہاں اگر قتل ہو تو اللہ کی راہ میں اور تو صابر ہو طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا تم نے کہا اس نے خبر دیجیے مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے سب گناہوں کا؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہاں جب تو صابر ہو اور طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا بخشے جائیں گے تیرے سب گناہ مگر قرض، خبر دی مجھے جبرئیل نے۔

فائدہ : اس باب میں انس اور محمد بن جحش اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید اور کئی لوگوں نے مانند اس کے سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابوقتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور یہ صحیح تر ہے سعید مقبری کی حدیث سے جو مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَآءِ

شہیدوں کو دفن کرنے کے بیان میں

(۱۷۱۳) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : شُكِيَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ : ((**احْفِرُوا وَاَوْسِعُوا وَاَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا**)) فَمَاتَ أَبِي فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ . (صحيح) الاحكام (۱۴۲ ـ ۱۴۳) تخريج مشكاة المصابيح (۱۷۰۳) ارواء الغليل (۷۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عامر سے کہا شکایت کی گئی رسول اللہ ﷺ کے آگے زخموں سے احد کے دن اور فرمایا آپ ﷺ نے کھودو یعنی قبر اور وسیع کرو یعنی اچھی بناؤ اور دفن کر دو دو یا تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنی قبلہ کی طرف جسے قرآن زیادہ یاد ہو پھر وفات پائی میرے والد نے بھی پس آگے کیا ان کو دو شخصوں کے۔

فائدہ : اس باب میں خباب اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ہشام بن عامر سے انہوں نے ابوالدہما سے کہ نام ان قرفہ بن بہیس ہے۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمَشْوَرَةِ

مشورہ کرنے کے بیان میں

(١٧١٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيْءَ بِالْأَسَارٰى، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَآءِ الْأَسَارٰى؟)) فَذَكَرَ قِصَّةً فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ طَوِيْلَةً . (اسنادہ ضعیف ۔ الارواء : ٥/ ٤٧ ۔ ٤٨) اس میں ابوعبیدہ کا اپنے والد عبداللہ سے سماع ثابت نہیں۔ نیز اس میں اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا جب ہوا بدر کا دن اور لائے قیدیوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اپنے اصحاب سے کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے باب میں۔ اور ذکر کیا قصہ طویل۔

فائدہ : اس باب میں عمر بن ابی ایوب اور انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوعبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ مشورہ لیتے ہوئے اپنے اصحاب سے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر۔ مترجم: خلاصہ قصہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن جب قیدی آئے اور آپ ﷺ نے اصحاب سے مشورہ لیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ قوم آپ کی ہے ان کو باقی رکھو اور نرم دلی کرو ان پر اور ان سے فدیہ لو کہ ہم کو اور قوت ہو کفار پر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ انہوں نے جھٹلایا آپ ﷺ کو اور نکالا آپ ﷺ کو آگے کیجیے ان کو کہ گردنیں ماریں ہم ان کی اور حکم دیجیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ گردن مارے عقیل کی اور اسی طرح مجھے حکم دیجیے کہ میں اپنے فلاں عزیز کی گردن ماروں، اس لیے کہ یہ سردار ہیں کافروں کے۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ایک جنگل سوکھی لکڑیوں کا دیکھئے اس میں انہیں ڈال کر آگ لگا دیجیے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا قطع رحم کیا تو نے غرض آپ چپ ہو رہے اور لوگ آپس میں کہنے لگے دیکھئے آپ کس کی عرض قبول کریں۔ فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نرم کرتا ہے بعضے دلوں کو یہاں

تک کہ وہ مثل دودھ کے ہوجاتے ہیں اور سخت کرتا ہے بعضے دلوں کو یہاں تک کہ وہ مثل پتھروں کے ہوجاتے ہیں، اے ابوبکر! مثال تیری مثل ابراہیم کے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی ﴿فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ اور مثل عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انہوں نے عرض کی ان تعذبهم فانهم عبادك و ان تغفرلهم فانك انت العزيز الحكيم اور مثال تیری اے عمر مانند نوح کے ہے کہا انہوں نے ﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا﴾ اور مانند موسیٰ علیہ السلام کے کہ کہا انہوں نے ﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ الاية﴾ یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آج کل تم تنگ دست ہو پس نہ چھوڑو ان میں سے کسی کو مگر فدیہ لے کر یا مار دو گردنیں ان کی۔ عرض کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مگر سہیل بن بیضاء کی یا رسول اللہ اس لیے کہ میں نے سنا اس کو کہ ذکر کرتا تھا اسلام کا، سو چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ پھر مجھے ایسا ڈر معلوم ہوا کہ اگر آسمان سے پتھر برستے تو بھی اتنا خوف نہ ہوتا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا مگر سہیل بن بیضاء یعنی اس کے مستثنیٰ ہونے کو قبول فرمایا۔ کہا ابن عباس نے کہا عمر بن خطاب نے کہ پسند کی رسول اللہ ﷺ نے رائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور نہ پسند کی رائے میری پھر جب دوسرا دن ہوا تو میں آیا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ بیٹھے رو رہے ہیں عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ خبر دیجیے مجھ کو اپنے رونے کی اور اپنے صاحب یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے کی کہ کس نے رلایا آپ ﷺ کو پھر مجھے اگر رونا آئے تو روؤں ورنہ رونے کی صورت بناؤں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں روتا ہوں اس عذاب کو دیکھ کر جو بسبب فدیہ لینے کے تیرے لوگوں پر آیا اور قریب ہوگیا تھا وہ عذاب اس درخت سے اشارہ کیا آپ ﷺ نے ایک درخت کا جو بہت قریب تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ﴾ . (الاية) بغوی۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَاتُفَادٰی جِیْفَةُ الْاَسِیْرِ

اس بیان میں کہ کافر قیدی کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے

(۱۷۱۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ الْمُشْرِكِیْنَ اَرَادُوْا اَنْ یَّشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَاَبَى النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یَّبِیْعَهُمْ اِیَّاهُ. (ضعیف الاسناد) اس میں محمد ابن ابی لیلیٰ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ مشرکین نے چاہا خرید لیویں لاش ایک شخص کی مشرکوں میں سے، سو انکار کیا نبی ﷺ نے اس کے بیچنے سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حکم کے، اور روایت کی یہ حجاج بن ارطاۃ نے بھی حکم سے۔ اور کہا احمد بن حسن نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے فرماتے تھے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث قابل احتجاج نہیں۔ کہا محمد بن اسماعیل نے ابن ابی

لیلیٰ صدوق ہیں ولیکن نہیں معلوم ہوتیں صحیح حدیثیں ان کی سقیم سے اور میں ان سے کچھ روایت نہیں کرتا اور ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں فقیہ میں اور اکثر وہم کر جاتے ہیں اسناد میں۔ روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبداللہ بن داؤد سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے فقہاء ہمارے ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں۔ (صحیح مقطوع)

❀❀❀❀

۳۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

جہاد سے بھاگنے کے بیان میں

(۱۷۱۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا، ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا : يَارَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ، قَالَ : ((بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ)) . (ضعيف ـ الارواء : ۱۲۰۳) اس میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا بھیجا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹے لشکر میں پس شکست کھا کر آ گئے ہم مدینہ میں اور چھپ رہے ہم یعنی بسبب شرم کے اور کہا ہم نے ہلاک ہوئے ہم پھر آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ ہم بھگوڑے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے نہیں بلکہ تم پیچھے ہٹ کر مارنے والے ہو اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن ابی زیاد کی روایت سے اور معنی فحاص الناس حیصۃ کے یہ ہیں کہ بھاگے لوگ لڑائی سے اور آپ نے فرمایا بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ تو عکارون جمع ہے اعکار کی، اور اعکار اسے کہتے ہیں کہ جو لوٹ کر اپنے امیر کے پاس آ جائے تاکہ اس سے مدد لے کر پھر لڑے اور ارادہ بھاگنے کا نہ رکھتا ہو۔ مترجم وَاَنَا فِئَتُكُمْ جو آپ نے فرمایا فئۃً اس جماعت کو کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے مستعد رہے کہ جب لشکر پر ہزیمت ہو تو اس کی مدد کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلَى فِئَةٍ﴾ آپ نے اس قول سے ان کی تسکین فرمادی اور تسلی کی سبحان اللہ یہ آپ ﷺ کی خوش خلقی تھی۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي دَفْنِ الْقَتِيلِ فِي مَقْتَلِهِ

مقتولوں کو ان کی قتل گاہوں میں دفن کرنے کے بیان میں

(۱۷۱۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَآءَتْ عَمَّتِي بِاَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا، فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((رُدُّوا الْقَتْلَى اِلَى مَضَاجِعِهَا)). (صحيح) الاحكام (۱۴ و ۱۳۸) تخريج فقه السيرة (۲۹۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا جب کہ ہوا دن احد کا آئی میری پھوپھی میرے باپ کو لے کر تاکہ دفن کریں ہماری

ہڑ داڑ میں، سو پکارا پکارنے والے نے رسول اللہ ﷺ کے کہ پھیر لے جاؤ مقتولوں کو ان کی قتل گاہوں میں یعنی ان کو وہیں دفن کرو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ

آنے والے کے استقبال کے بیان میں

(۱۷۱۸) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَ السَّائِبُ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا کہ جب آئے رسول اللہ ﷺ تبوک سے نکلے لوگ آپ ﷺ کے لینے کو ثنیہ الوداع تک، کہا سائب نے اور میں بھی نکلا ساتھ لوگوں کے اور میں لڑکا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْفَيْءِ

فئے کے بیان میں

(۱۷۱۹) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. (صحيح ـ مختصر الشمائل : ۳٤۱) صحيح ابى داؤد (۲٦۲٤ـ ۲٦۲٦)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اموال بنی نضیر کے ان میں سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بطور فئے کے دیا تھا اپنے رسول ﷺ کو اور نہیں دوڑائے تھے اس پر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور نہ اپنے اونٹ، سو وہ سب خالصہ تھا رسول اللہ ﷺ کا اور تھے آپ کہ نکالتے تھے اس میں سے خرچ اپنے گھر والوں کا ایک سال کا اور باقی خرچ کرتے تھے گھوڑوں میں جو سامان تھا اللہ کی راہ کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: فئے وہ مال ہے جو حاصل ہو مسلمانوں کو اموال کفار سے بغیر حرب و جہاد کے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب اللباس
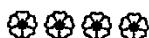
عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۲۲)　لباس کے بیان میں　(التحفۃ ۱۹)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

مردوں پر ریشم اور سونے کے حرام ہونے میں

(۱۷۲۰) عَنْ أَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ وَاُحِلَّ لِاُنَاثِهِمْ)) . (صحيح) الارواء (۲۷۷) آداب الزفاف ۲٤٦/ الطبعة الحديدة (غاية المرام ۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرام کیا گیا پہننا ریشمی کپڑوں کا اور سونے کا اوپر مردوں امت میری کے اور حلال کیا گیا ان کی عورتوں پر۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور عقبہ بن عامر اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین اور عبداللہ بن زبیر اور جابر اور ابوریحانہ اور ابن عمر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٧٢١) عَنْ عُمَرَ: أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ اَوْاَرْبَعٍ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ نام ہے مقام کا اور کہا منع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑے سے یعنی مردوں کو مگر بقدر دو انگشت کے یا تین یا چار کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۞۞۞۞

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ

ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کی رخصت کے بیان میں

(١٧٢٢) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ لَهُمَا، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما دونوں نے شکایت کی جوؤں کی نبی ﷺ کے پاس ایک جہاد میں، پس اجازت دی آپ ﷺ نے ریشمی کرتوں کی۔ کہا راوی نے اور دیکھا میں نے کرتوں کو ان کے بدنوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۞۞۞۞

٣۔ بَابُ مَسِّ الْحَرِيْرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ

ریشم کو بغیر پہنے چھونا

(١٧٢٣) حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ: قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ؟ فَقُلْتُ: اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ فَبَكٰى وَقَالَ: اِنَّكَ لَشَبِيْهٌ بِسَعْدٍ، وَاِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلَ، وَاَنَّهُ بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ جُبَّةٌ، مِّنْ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجٌ فِيْهَا الذَّهَبُ، فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ اَوْقَعَدَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمَسُوْنَهَا، فَقَالُوْا مَا رَاَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ. فَقَالَ: ((اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ)) . (صحيح)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ نے کہا کہ آئے انس بن مالک رضی اللہ عنہ پس گیا میں ان کے پاس سو پوچھا انہوں نے تو کون ہے کہا میں نے میں واقد بن عمرو ہوں، کہا واقد نے پھر روئے انس رضی اللہ عنہ اور کہا تمہاری صورت ملتی ہے سعد

سے اور سعد بہت بڑے آدمیوں میں تھے اور دراز قد اور انہوں نے بھیجا نبی ﷺ کی طرف ایک جبہ ریشمی کہ اس میں سونا بنا ہوا تھا سو پہنا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور چڑھے منبر پر پھر بیٹھے یا کھڑے ہوئے یعنی راوی کو شک ہے سو لوگ اس کو چھونے لگے اور کہنے لگے ہم نے نہیں دیکھا آج کی مانند کوئی کپڑا کبھی، سو فرمایا آپ ﷺ نے: کیا تعجب کرتے ہو اس میں بے شک رومال سعد کے جنت میں اس سے بہترین ہیں جسے تم دیکھتے ہو۔

فائدہ: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: وہ جبہ بالکل ریشم کا نہ تھا بلکہ ریشم کے تار اور اسی طرح کچھ دور دور سونے کے تار بنے تھے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے سرخ کپڑے کے جواز میں

(١٧٢٤) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَآءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيْدٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ. (صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (٣)

ترجمہ: روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نہ دیکھا میں نے کسی لمبے بالوں والوں کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بال تھے کہ لگتے تھے شانوں میں دور تھے دونوں شانے ان کے نہ تھے آپ ﷺ کوتاہ قد اور نہ لمبے۔

فائدہ: اس باب میں جابر بن سمرہ اور ابو رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: دور تھے دونوں شانے ان کے یعنی سینہ چوڑا تھا اور یہ دلالت کرتا ہے او پر وسعت صدر اور فراخ حوصلگی کے جرأت اور بہادری کے اور لمہ وہ بال ہیں جو شانوں سے لگیں اس سے زیادہ آپ ﷺ کے بال دراز نہ ہوتے اور سرخ جوڑے سے مراد یہ ہے کہ دو چادریں تھیں یعنی کہ اس میں خطوط سرخ اور سیاہ ہوتے ہیں نہ یہ کہ بالکل سرخ تھا اور قد آپ ﷺ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے تو سب سے بلند نظر آتے آنحضرت ﷺ۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے کسم کا رنگ مکروہ ہونے کے بیان میں

(١٧٢٥) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ. (اسناده صحيح) غاية المرام

(٧٩) الروض النضير (٧١٠) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣٩٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے۔ یعنی مردوں کے لیے۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ لُبْسِ الْفِرَاءِ

پوستین پہننے کے بیان میں

(١٧٢٦) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ : ((اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ)). (حسن عندالالبانی) غاية المرام (٢ و ٣) تخريج المشكاة (٤٢٢٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں سیف بن ہارون راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمان سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے گھی اور پنیر اور پوستین کو، سو فرمایا: حلال وہی ہے جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں، اور حرام وہی ہے جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں، اور جس سے وہ چپ ہو رہا وہ معاف ہے۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور روایت کی سفیان وغیرہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے سلمان سے انہیں کا قول اور گویا کہ حدیث موقوف اصح ہے۔

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

مردار جانوروں کی کھالوں میں جب دباغت ہو، اس کے بیان میں

(١٧٢٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِهَا : ((اَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ)). (اسناده صحيح) ابن ماجه (٣٦٠٩۔ ٣٦١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے تھے کہ مر گئی ایک بکری، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اس کے لوگوں سے کیوں نہ نکال لی تم نے کھال اس کی کہ بعد دباغت کے کام میں لاتے تم اس کو۔

فائدہ: اس باب میں سلمہ بن محبق اور میمونہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق کہ مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں میمونہ سے اور بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے، اور سنا میں نے محمد سے کہ صحیح کہتے تھے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جو نبی ﷺ سے مروی ہے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی میمونہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتے تھے کہ شاید ابن عباس رضی اللہ عنہما

نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کی ہو اور انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہوئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بغیر واسطہ میمونہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۷۲۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ)).

(اسناده صحيح ۔ المصدر نفسه)غاية المرام (۲۸) الروض النضير (۴۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پاک ہو گیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور کہا ہے کہ کھالیں مردہ جانوروں کی جب دباغت کی جائیں پاک ہو جاتی ہیں۔ اور کہا امام شافعی نے جو کھال دباغت دی جائے پاک ہو جاتی ہے مگر کھال کتے اور سور کی اور مکروہ رکھا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور علماء نے درندوں کی کھالوں کو اور بہت برا کہا ہے اس کے پہننے کو اور اس میں نماز پڑھنے کو اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا آپ نے جو فرمایا کہ اہاب مدبوغ پاک ہے مراد اس سے حلال جانور کی کھال ہے۔ یہی تفسیر کی ہے نضر بن شمیل نے بھی، اور کہا مراد اس سے وہ ہی جانور ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ اور مکروہ کہا ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور حمیدی نے نماز پڑھنا درندوں کی کھالوں میں۔

❀ ❀ ❀ ❀
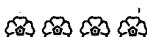
(۱۷۲۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ.

(صحيح) الارواء (۳۸) الروض النضير (۴۷۷، ۴۷۸) ((قيام رمضان))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ خط آیا رسول اللہ ﷺ کا ہمارے پاس کہ نفع نہ لو مردہ کی کھالوں سے اور نہ پٹھوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے عبداللہ بن عکیم سے بواسطہ ان کے شیوخ کے اور اس پر عمل نہیں اکثر اہل علم کا۔ اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن عکیم سے اس طرح بھی کہ آئی میرے پاس کتاب رسول اللہ ﷺ کی ان کی وفات کے دو ماہ پیشتر یعنی باقی وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہ احمد بن حنبل اسی حدیث کی طرف جاتے تھے یعنی جلود میتہ کے استعمال کو منع فرماتے تھے اس لیے کہ اس روایت میں مذکور ہے کہ دو ماہ قبل وفات آپ نے یہ حکم دیا اور فرماتے تھے یہ اخیر حکم ہے نبی ﷺ کا یعنی اور حکم منسوخ ہیں یہ ناسخ ہے، پھر چھوڑ دی احمد نے یہ حدیث بسبب اس اضطراب کے جو اس کی اسناد میں ہے کہ روایت کی بعض نے۔ اور کہا روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اشیاخ جہینہ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨۔ بَابُ : فِي كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْإِزَارِ

تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی کراہت میں

(١٧٣٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((**لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ**)). (اسناده صحيح) غاية المرام (٩٠) الروض النضير (٥٥٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نظر نہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف جو لٹکائے ازار اپنی تکبر کے راہ سے۔

فائدہ : اس باب میں حذیفہ اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور سمرہ اور ابوذر اور عائشہ اور وہیب بن معقل رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي جَرِّ ذُيُولِ النِّسَاءِ

عورتوں کے دامنوں کے بیان میں

(١٧٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ**)). فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ؟ قَالَ : ((**يُرْخِينَ شِبْرًا**)) فَقَالَتْ : إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ ، قَالَ : ((**فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ**)) . (اسناده صحيح) ابن ماجه (٣٥٨٠ ـ ٣٥٨١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے لٹکایا اپنا کپڑا تکبر سے نہ نظر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن، سوعرض کی ام سلمہ نے عورتیں کیا کریں اپنے دامنوں کو؟ کہا: لٹکا دیں ایک بالشت، انہوں نے عرض کی کہ کھل جائیں گے قدم ان کے، فرمایا لٹکائیں ایک ہاتھ نہ بڑھائیں اس سے زیادہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اوراس حدیث میں رخصت ہے عورتوں کو ازار لٹکانے کی اس میں اُن کا ستر بخوبی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٧٣٢) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا . (اسناده صحيح) ابن ماجه (٣٥٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے اندازہ کر دیا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نطاق کا ایک بالشت۔

فائدہ : اور روایت کی بعض نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ لُبُسِ الصُّوفِ

صوف (اون) پہننے کے بیان میں

(١٧٣٣) عَنُ أَبِيُ بُرُدَةَ قَالَ أَخُرَجَتُ اِلَيُنَا عَآئِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَ إِزَارًا غَلِيُظًا، فَقَالَتُ قُبِضَ رَسُوُلُ اللّٰهِ ﷺ فِيُ هٰذَيُنِ . (صحيح) مختصر : الشمائل المحمديه (٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو بردہ سے کہا کہ نکالی ہماری طرف امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر موٹی صوف کی اور ایک تہبند موٹی اور کہا کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے انہی دو کپڑوں میں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁
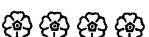
(١٧٣٤) عَنِ ابُنِ مَسُعُوُدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((كَانَ عَلٰى مُوُسٰى يَوُمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوُفٍ وَجُبَّةُ صُوُفٍ وَكُمَّةُ صُوُفٍ وَسَرَاوِيُلُ صُوُفٍ، وَكَانَتُ نَعُلَاهُ مِنُ جِلُدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ)) .

(ضعيف جدًا ـ سلسله احاديث الضعيفة : ٤٠٨٢) اس میں حمید الاعرج راوی ضعیف ہے تقریب (١٥٦٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس دن کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ان پر تھی ایک چادر صوف کی اور ایک جبہ اور ایک ٹوپی اور ایک سراویل صوف کی اور جوتیاں ان کی مردہ گدھے کی کھال سے تھیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حمید اعرج کی روایت سے، اور حمید بیٹے ہیں علی اعرج کے اور منکر الحدیث ہیں اور حمید بن قیس اعرج مکی رفیق مجاہد کے ثقہ ہیں۔ اور کمہ ٹوپی ہے چھوٹی۔

❁ ❁ ❁ ❁

١١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوُدَاءِ

سیاہ عمامہ کے بیان میں

(١٧٣٥) عَنُ جَابِرٍ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوُمَ الْفَتُحِ وَعَلَيُهِ عِمَامَةٌ سَوُدَاءُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوئے نبی ﷺ مکہ میں فتح کے دن اور آپ ﷺ پر عمامہ سیاہ تھا۔

فائدہ: اس باب میں عمرو بن حریث اور ابن عباس اور رکانہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۔ بَابُ سدل العمامَةِ بَيْنَ الكَتِفَيْن

باب: دونوں شانوں کے درمیان عمامہ لٹکانے کے بیان میں

(۱۷۳٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْدِلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. قَالَ عُبَيْدُاللهِ: رَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ۷۱٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تھے نبی ﷺ جب عمامہ باندھتے لٹکاتے شملہ اپنے عمامہ کا دونوں شانوں کے درمیان۔ کہا نافع نے اور تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما لٹکاتے شملہ اپنا دونوں شانوں کے درمیان۔ کہا عبیداللہ نے اور دیکھا میں نے قاسم اور سالم رحمہما اللہ کو دونوں ہی ایسا کرتے تھے۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور نہیں صحیح روایت علی کی من قبیل اسناد۔ مترجم: عمامہ باندھنا سنت ہے احادیث متعددہ اس کی فضیلت میں وارد ہوئیں ہیں مروی ہے کہ دو رکعت عمامہ سے بہتر ہے ستر رکعت بلا عمامہ سے اور چھوڑنا شملہ کا افضل ہے رسول اللہ ﷺ کبھی چھوڑتے تھے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتے اور کبھی شملہ کو گردن میں لپیٹ لیتے کہ تحنیک کی صورت یہی ہے اور کبھی ایک شملہ کو کھونس لیتے اور ایک کو لٹکا دیتے اور اکثر شملہ آپ ﷺ کا پس پشت لٹکتا اور کبھی آپ ﷺ دو شملہ بھی لٹکاتے درمیان دونوں شانوں کے اور کبھی جانب راس لٹکاتے اور جانب چپ لٹکانا بدعت ہے۔ اور اقل مقدار شملہ کی چار انگل ہے اور اکثر ایک دست اور تطویل اس کی نصف پشت سے زیادہ بدعت ہے اور داخل اسبال اور شامل اسراف ممنوع ہے اور اگر بطریق تکبر اور خیلاء کے ہو تو حرام ہے ورنہ مکروہ خلاف سنت ہذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ اقول اور تحنیک یہ ہے کہ ایک پیچ عمامہ کا گردن کے نیچے سے لیوے کہ یہ بھی سنت ہے۔ اور امام مالک سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ایک جماعت کو مسجد میں کہ اگر پانی مانگتے وہ اللہ سے تو پانی دیئے جاتے وہ سب کے سب تحنیک کیے ہوئے تھے اور اکثر تابعان سنت بھی اس زمانہ میں اس سے غافل ہیں۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی کی کراہت کے بیان میں

(۱۷۳۷) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْقِرَآءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ. (اسناده صحيح) تقدم مختصرا (۱۷۲۵)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع

اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۷۳۸) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ.

(اسناده صحيح) الروض النضير (۷۱۰) آداب الزفاف (۱۲۵)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہتے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابو ہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عمران کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔ مترجم: قسی منسوب ہے طرف قس کے کہ نام ہے ایک قریہ کا ساحل بحر پر وہ کپڑا وہیں بنتا تھا یہاں مطلق ریشمی کپڑا امراد ہے اور نہی اس کی مخصوص بر جال ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ منسوب ہے طرف قز کے کہ ایک قسم ہے ابریشم کی اور زے اس کی سین سے بدل ہوگئی۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ خَاتَمِ الْفِضَّةِ

چاندی کی انگوٹھی کے بیان میں

(۱۷۳۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا.

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (۷۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تھی انگوٹھی آپ ﷺ کی چاندی کی اور نگینہ اس کا حبشی تھا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

١٥ ـ بَابُ : مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتِمِ

چاندی کے نگینہ کے بیان میں

(۱۷۴۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ. (اسناده صحيح ـ مختصر الشمائل : ۷۳)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تھی انگوٹھی آپ ﷺ کی چاندی کی اور نگینہ اس کا چاندی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِيْنِ

داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں

(١٧٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهِ فِي يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : ((إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِيْنِي)) ثُمَّ نَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ .

(اسناده صحيح ـ مختصر الشمائل : ٨٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے بنائی انگوٹھی سونے کی اور پہنا اس کو داہنے ہاتھ میں، پھر بیٹھے اوپر منبر کے اور فرمایا میں نے پہنی تھی اپنے داہنے ہاتھ میں۔ پھر پھینک دی آپ ﷺ نے وہ اور پھینک دی لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں یعنی جو سونے کی تھیں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث ابن عمر علیہ السلام کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مانند اسی کے اسی سند سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں داہنے ہاتھ میں پہننے کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٧٤٢) عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهِ وَلَا إِخَالُهُ إِلَّا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهِ . (حسن صحيح ـ الارواء : ٣/ ٣٠٣، ٣٠٤ ـ مختصر الشمائل : ٨٠)

ترجمہ: روایت ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہ انگوٹھی پہنتے اپنے داہنے ہاتھ میں اور مجھے یہی خیال ہے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو انگوٹھی پہنے ہوئے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

فائدہ : کہا محمد بن اسماعیل نے حدیث محمد بن اسحاق کی جو مروی ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٧٤٣) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا . (صحيح موقوف عند الالبانی ـ مختصر الشمائل المحمديه : ٨٢) بعض محققین کہتے ہیں منقطع ہے محمد بن علی الباقر نے حسن وحسین کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ تھے حسن اور حسین انگوٹھی پہنتے بائیں ہاتھ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٧٤٤) عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: رَأَيْتُ

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ، وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ .

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (٧٨) الاوراء (٢٠٢ ـ ٣٠٣)

ترجمہ: روایت ہے حماد بن سلمہ سے کہا دیکھا میں نے ابن ابی رافع کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں پھر پوچھا میں نے ان سے تو انہوں نے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں اور کہا آنحضرت ﷺ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

فائدہ : کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے ان سب سے جو مروی ہیں نبی ﷺ سے اس باب میں۔

❀❀❀❀

١٧ ـ باب: مَاجَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ

انگوٹھی پر نقش بنانے کے بیان میں

(١٧٤٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے بنوائی ایک انگوٹھی چاندی کی اور نقش کروایا اس میں محمد رسول اللہ پھر فرمایا کہ اور کوئی یہ نقش نہ کروائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مراد آپ ﷺ کی اس فرمانے سے نقش نہ کراؤ یہ ہے کہ منع کیا آپ ﷺ نے کہ کوئی محمد رسول اللہ اپنی مہر پر نہ کھدوائے۔

❀❀❀❀

(١٧٤٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ. (اسناده ضعيف)

تخريج مشكاة المصابيح (٣٤٣) ضعيف أبي داود (٤) مختصر الشمائل المحمديه (٧٥) اس میں ابن جریج مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔ طبقات المدلسين (٣/٨٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب جاتے بیت الخلاء میں اپنی انگوٹھی اتارے جاتے اس لیے کہ اس میں اللہ کا نام تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(١٧٤٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلُ سَطْرٌ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ. (صحيح)
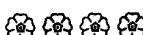
ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھا نقش رسول اللہ ﷺ کی مہر کا تین سطر، محمد (ﷺ) ایک سطر میں اور رسول ایک میں اور اللہ ایک سطر میں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(١٧٤٨) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلُ سَطْرٌ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ.[انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھا نقش رسول اللہ ﷺ کی مہر کا تین سطروں میں محمد (ﷺ) ایک سطر میں اور رسول ایک سطر میں، اور اللہ ایک سطر میں۔

❀❀❀❀

١٨ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصُّوْرَةِ

تصویروں کے بیان میں

(١٧٤٩) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي الْبَيْتِ، وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذٰلِكَ.

(صحيح ـ الصحيحة : ٤٢٤)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تصویر رکھنے سے گھروں میں اور منع کیا اس کے بنانے سے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابن طلحہ اور عائشہ اور ابو ہریرہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٧٥٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، قَالَ: فَدَعَا أَبُوْ طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ: لِمَ تَنْزِعُهُ؟ قَالَ لِأَنَّ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ، وَقَدْ قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتُ، قَالَ سَهْلٌ: أَوَلَمْ يَقُلْ: إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِيْ. (صحيح ـ غاية المرام : ١٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ سے کہ داخل ہوئے وہ ابوطلحہ انصاری کے پاس عیادت کو، سو پایا ان کے نزدیک سہل بن حنیف کو کہا عبیداللہ نے پھر بلایا ابوطلحہ نے ایک آدمی کو کہ نکال لے وہ چادر جوان کے نیچے بچھی تھی، سو کہا سہل نے کیوں نکالتے ہو؟ کہا طلحہ نے: اس میں تصویریں ہیں اور نبی ﷺ نے تصویروں کے باب میں جو فرمایا ہے وہ تمہیں معلوم ہے، کہا سہل نے آپ نے یہ بھی تو کہا ہے مگر جو رقم ہو کپڑے کی کہا انہوں نے کہ ہاں یعنی آپ نے اس کی اجازت دی ہے مگر میرے دل کو بھی بھاتا ہے یعنی میں چاہتا ہوں کہ عزیمت پر عمل کروں کہ رخصت سے بہتر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ

تصویر بنانے والوں کے بیان میں

(١٧٥١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا، يَعْنِي الرُّوْحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ يَفِرُّوْنَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) . (صحيح ـ غاية المرام : ١٢٠ ، ٤٢٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ تعالیٰ عذاب کرے گا اس کو قیامت کے دن یہاں تک کہ پھونکے وہ اس میں یعنی روح اور کبھی پھونکنے والا ہے نہیں۔ یعنی اس طرح کبھی عذاب سے چھوٹنے والا نہیں۔ اور جس نے کان لگائے کسی قوم کی بات پر اور وہ اس سے بھاگتے ہوں ڈالا جائے گا اس کے کان میں سیسہ پگھلا ہوا قیامت کے دن۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابوہریرہ اور ابوجحیفہ اور عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخُضَابِ

خضاب کے بیان میں

(١٧٥٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ)) . (صحيح ـ جلباب المرأة : ١٨٩ ـ الصحيحة : ٨٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: صورت بدل دو بڑھاپے کی اور مشابہت مت کرو یہود کی۔ یعنی وہ کبھی خضاب نہیں کرتے تم کرو۔

فائدہ: اس باب میں زبیر اور ابن عباس اور جابر اور ابوذر اور انس اور ابورمثہ اور جہدمہ اور ابوالطفیل اور جابر بن سمرہ اور ابوجحیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۱۷۵۳) عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ)) .

(صحيح) غاية المرام (١٠٧) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥٠٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بہتر شے کہ بدلتے ہو اس سے صورت بڑھاپے کی مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

لمبے بال رکھنے کے بیان میں

(۱۷۵۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ، أَسْمَرَ اللَّوْنِ، وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ إِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ. (صحيح ـ مختصر الشمائل : ١، ٢)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ میانہ قد نہ بہت لمبے اور نہ بہت کوتاہ، سڈول بدن گندم گون بال ان کے نہ بالکل گھونگریالے نہ سیدھے یعنی متوسط جب چلتے پیر اٹھا کر چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور براء اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابوسعید اور وائل بن حجر اور جابر اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی حمید کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۱۷۵۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ. (حسن صحيح) ابن ماجه (٦٠٤) مختصر الشمائل (٢٢) صحيح ابى داؤد (٧٠)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہ تھی میں غسل کرتی اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے، اور آپ ﷺ کے بال

جمہ سے اوپر اور وفرہ سے کم تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا نہاتی تھی میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں بالوں کا کہ جمہ سے اوپر تھے، اور فقط ذکر کیا ہے اس کا عبدالرحمٰن ابوالزناد نے اور وہ ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ مترجم: جمہ وہ بال ہیں سر کے جو کندھوں میں لگتے ہوں اور وفرہ وہ ہیں جو کانوں کی لو سے لگیں اور لمہ جمہ سے ذرا کم ہیں اور مراد حدیث یہ ہے کہ بال آپ ﷺ کے وفرہ سے لمبے اور جمہ سے چھوٹے تھے، اور یہ اکثر حال ہے کبھی اس سے کم وبیش بھی ہوتے۔

❀❀❀❀

٢٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ، عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّاغِبًّا

ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(١٧٥٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا. (صحيح عند الالباني۔ سلسله احاديث الصحيحة : ٥٠١) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہشام بن حسان مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے روز کنگھی کرنے سے مگر ایک دن بیچ کر کے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِكْتِحَالِ

سرمہ لگانے کے بیان میں

(١٧٥٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اُكْتَحِلُوْا بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ)) وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، ثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ . (صحيح عندالالباني۔ دون قوله "وزعم" مختصر الشمائل : ٤٢) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عباس بن منصور ضعیف و مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سرمہ لگاؤ اثمد اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو، اور کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی کہ اس سے سرمہ لگاتے تھے آپ ﷺ ہر رات میں تین تین سلائی اس آنکھ میں اور تین سلائی اس آنکھ میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے عباد بن منصور سے۔ اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس لفظ سے مگر عباد بن منصور کی روایت سے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: لازم کرو تم لگانا اثمد کا، اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو۔ مترجم: اثمد بکسر ہمزہ و سکون ثاء مثلثہ و کسر میم نام ہے سرمہ سنگ کا اور کحل بضم کاف بھی اسی کو کہتے ہیں (قاموس) ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا اثمد مروح کے لگانے کا سونے کے وقت اور مروح وہ اثمد ہے کہ خوشبو کیا ہو ساتھ مشک کے۔ اور مروی ہے کہ چشم راست میں تین بار اور چپ میں دو بار لگاتے، اور ابتداء اور ختم دونوں چشم راست پر فرماتے اس طرح کہ پہلے دو میل چشم راست میں لگاتے، اور پھر دو میل چشم چپ میں لگاتے اور پھر ایک میل چشم راست میں اور اس میں رعایت فضیلت یمین بھی ہے ان دونوں طریقوں میں ایثار حاصل ہے جیسا کہ فرمایا ہے من اکتحل فلیوتر یعنی طریق اوّل میں جو مؤلف نے ذکر کیا اس طرح پر کہ ہر آنکھ میں تین بار، اور طریق ثانی اس طرح پر پانچ بار ہوا کذا نقل الشیخ من سفر السعادۃ۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ، عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالِاحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی نہی کے بیان میں

(١٧٥٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسَتَيْنِ: الصَّمَاءِ، وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ . (صحيح) [متفق عليه]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو پہناووں سے: ایک صماء اور دوسرے یہ کہ احتباء کرے آدمی ساتھ ایک کپڑے کے کہ اس کے فرج پر اس میں سے کچھ نہ ہو۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوسعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی ہے یہ کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔ مترجم: صماء یہ ہے کہ بڑی چادر کو لے کر آدمی اپنے کندھوں پر سے دونوں کونے لٹکا دے پھر داہنی طرف کا کونا بائیں شانے پر اور بائیں طرف کا داہنے شانے پر ڈال کر اپنے ہاتھ وغیرہ اعضاء اس طور پر لپیٹے گویا صخرہ صماء ہو گیا، اور صخرہ صماء اس پتھر کو کہتے ہیں جس میں خرق و صدع نہ ہو، اور یہ تفسیر صماء کی باعتبار اہل لغت کے ہے۔ اور فقہاء کے نزدیک صماء یہ ہے۔ کہ لپیٹ لیوے آدمی ایک کپڑا اپنے اوپر اور ایک طرف سے اٹھا کر اس کے دونوں کنارے ایک شانہ پر رکھ لیوے اور بعض عورت اس کے کھل جائے اور صورت

اول مکروہ ہے اس لیے کہ بعض ضرورت کے واسطے ہاتھ نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتا اور صورت ثانی میں اگر کشف عورت ہے تو حرام ہے ورنہ مکروہ ہے۔ اور احتباء یہ ہے کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر چوتڑ زمین پر رکھے اور کسی کپڑے کو گھٹنوں اور کمر پر لپیٹ لے یہ اس صورت میں مکروہ ہے کہ سوا ایک کپڑے کے اور کوئی کپڑا اس کے ستر پر نہ ہو تو سامنے سے اسے عورت نظر آئے گی، اور اگر دوسرا کپڑا اس کے ستر پر ہے تو مکروہ نہیں۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

(مصنوعی) بالوں کے جوڑ لگانے کے بیان میں

(١٨٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ))

قَالَ نَافِعٌ : اَلْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ . (صحيح) التعليق الرغيب (٣/١١٤) غاية المرام (٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ لعنت کی آنحضرت ﷺ نے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ کو۔ کہا نافع نے اور وشم لثہ میں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور اسماء بنت ابی بکر اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ مترجم: باستقرار روایات معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی لعنت سات عورتوں کے واسطے آئی ہے چار جو حدیث بالا میں مذکور ہوئی ہیں تین یہ ہیں نامصات متنمصات متفلجات للحسن واصلہ وہ عورت ہے جو بالوں میں جوڑ لگوا آئے، اور مستوصلہ جو جوڑ لگواوے، اور واشمہ وہ جو گدنا گوندے اور مستوشمہ جو گدوائے، اور نامصہ وہ جو پیشانی کے بال چنے تاکہ ماتھا چوڑا نظر آئے، اور متنمصہ جو اپنے بال چنوائے، اور متفلجہ جو اپنے دانتوں میں ریت کر سوراخ بڑھائے، کہ یہ فعل عورتیں خوبصورتی کے لیے کرتی ہیں کہ کم سن نظر آئیں، اور حسن کی قید متفلجات میں جو ہے اشارہ ہے اس طرف کہ حرام ہے یہ فعل واسطے حصول حسن کے اور واسطے کسی ضرورت یا بیماری کے ہو تو مضائقہ نہیں۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ

ریشمی زین پوش کی نہی میں

(١٧٦٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ .

(صحيح ـ آداب الزفاف : ١٢٥ ـ المشكاة : ٤٣٥٨ ـ التحقيق الثاني ـ الصحيحة : ٢٣٩٦)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زین پوشوں پر سوار ہونے سے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث براء رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے اشعث بن ابی شعثاء سے مانند اس کے۔ اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ مترجم: میاثر جمع ہے میثر کی بکسر میم وسکون یائے تحتانی وفتح ثانی مثلثہ اور رائے مہملہ ایک فرش ہے چھوٹا سا مثل مابش وسادہ کے روئی یا پشم سے بھرا ہوا کہ واسطے نرمی کے اس کو زین یا پیٹ پالان شتر پر ڈالتے ہیں اور بعض حریر سرخ سے بناتے ہیں اور بعض جلد سباع سے، اور مراد نہی سے اس حدیث میں نہی ریشمی کی ہے یا سرخ کی جیسے دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوان یعنی آپ نے فرمایا میں سوار نہیں ہوتا ہوں ارجوان پر۔ اور ارجوان سے مراد میثرہ ہے اکثر علماء کے نزدیک کہ اصل اس کی ارغوان ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ شگوفہ اس کا سرخ رنگ ہے مراد اس سے مطلق سرخ رنگ ہے، یا نہی وارد ہوئی بسبب جلد ہونے کے، جیسے دوسری روایت میں ہے نَهٰى عَنْ رُكُوبِ النّمور یعنی منع فرمایا چیتوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے یا بیٹھنے سے۔

❁❁❁❁

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ فِرَاشِ النَّبِیِّ ﷺ

نبی ﷺ کے بستر کے بیان میں

(۱۷۶۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْهِ أَدَمًا حَشْوُهٗ لِیفٌ .

(صحیح) مختصر الشمائل المحمدیه (۲۸۲، ۲۸۳) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۲۱۰۳)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا بچھونا رسول اللہ ﷺ کا جس پر آپ سوتے تھے چمڑے کا بھرتی اس میں تھی پوست خرما کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں سیدہ حفصہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْقُمُصِ

قمیصوں کے بیان میں

(۱۷۶۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِیْصُ .

(صحیح) مختصر الشمائل المحمدیه (٤٦) تخریج مشکاة المصابیح ٤٣٢٨ ۔ الحقیق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ بہت پیارا کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کو کرتا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ہم جانتے ہیں اس کوفقط روایت سے عبدالمؤمن بن خالد کے وہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ اور وہ مروزی ہیں۔ اورروایت کی بعض نے یہ حدیث ابوتمیلہ سے انہوں نے ابو مؤمن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے تھے حدیث ابن بریدہ کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اصح ہے اور مذکور ہے اس میں ابوتمیلہ کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے۔روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب نے انہوں نے ابوتمیلہ سے انہوں نے عبدالمؤمن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا سب کپڑوں سے پیارا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتا۔روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالمؤمن بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ سب کپڑوں سے زیادہ پیارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتا تھا۔روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی الجھضمی نے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتے کرتا شروع کرتے اپنی داہنی طرف سے۔اورروایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث شعبہ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو،اور مرفوع کیا فقط عبدالصمد نے۔

❀❀❀❀

(١٧٦٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصُ : ((١)) .

(صحيح) [انظر الذى قبله]

ترجمہ: امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں آپ کو سب کپڑوں سے پیاری قمیص تھی۔

❀❀❀❀

(١٧٦٤) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصُ .

(صحيح) [انظر الذى قبله]

ترجمہ: امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں سے زیادہ پیاری قمیص تھی۔

❀❀❀❀

(١٧٦٥) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ : كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الرُّسْغِ.

([اسناده ضعيف عند الالبانى] مختصر الشمائل : ٤٧ ـ الضعيفة : ٣٤٥٧) (اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے) بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ سے کہا انہوں نے کہ تھیں باہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گٹوں تک۔

❀❀❀❀

(١٧٦٦) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ.

(صحيح ـ المشكاة: ٤٣٣٠ ـ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کپڑا پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٩ـ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے اس کے بیان میں

(١٧٦٧) عَنْ أَبِی سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْقَمِيصًا أَوْ رِدَاءً، ثُمَّ يَقُولُ: ((**اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ**)). (صحيح ـ المشكاة: ٤٣٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا تھے آنحضرت ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے اس کا نام لیتے جیسے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر فرماتے یا اللہ تیرے ہی لیے ہے تعریف تو نے پہنایا مجھے یہ، مانگتا ہوں میں تجھ سے خیر اس کی اور خیر اس کام کی جس کے لیے یہ بنا، اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے یہ بنا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے ہشام نے انہوں نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے جریر سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٣٠ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي لُبْسِ الْجُبَّةِ وَ الْخُفَّيْنِ
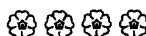
جبہ اور موزے پہننے کے بیان میں

(١٧٦٨) عَنِ الْمُغِيرَةِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ.

(صحيح ـ مختصر الشمائل: ٥٧) صحيح ابی داؤد (١٣٩ـ ١٤٠)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پہنا جبہ رومیہ تنگ باہوں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۷۶۹) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: اَهْدٰى دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا. (صحیح۔ مختصر الشمائل: ۵۹) وَقَالَ اِسْرَاءِ يْلُ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ: وَجُبَّةٌ فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ ﷺ أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا .

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ ہدیہ بھیجا دحیہ کلبی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جوڑا موزے کا پھر پہنا آپ ﷺ نے۔ اور کہا اسرائیل نے اپنی روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے کہ بھیجا انہوں نے ایک کرتہ بھی پھر پہنا آپ ﷺ نے یہاں تک کہ پھٹ گئے وہ دونوں اور آپ ﷺ نہ جانتے تھے کہ وہ جانور مذبوح کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے۔ [بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند جابر الجعفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابواسحاق جو روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبی سے وہ ابواسحاق شیبانی ہیں۔ اور نام ان کا سلیمان ہے اور حسن بن عیاش بھائی ہیں ابوبکر بن عیاش کے۔ مترجم: سخت حمقاء ہیں جو آنحضرت ﷺ کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں سبحان اللہ عقائد صحابہ کس قدر پاکیزہ تھے کہ وہ کہتے ہیں کہ آپ کو اپنے موزوں کا بھی حال معلوم نہ تھا کہ جلد مذبوح کے ہیں یا غیر مذبوح کے۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

سونے کے دانت باندھنے کے بیان میں

(۱۷۷۰) عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ : أُصِيبَ أَنْفِيْ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيَّ، فَأَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ . (حسن ۔ المشكاة : ۴۴۰۰ ۔ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عرفجہ بن اسعد سے کہا کٹ گئی میری ناک دن کلاب کے ایام جاہلیت میں، سو بنائی میں نے ایک ناک چاندی کی اور وہ بدبودار ہوگئی اور حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ بنالوں میں ایک ناک سونے سے کہ اس میں بدبو نہیں آتی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بن بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے مانند اس روایت کے۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمٰن بن طرفہ کے۔ اور روایت کی سلم بن زریر نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے مانند حدیث ابی الاشہب کے جیسے روایت کی انہوں نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے۔ اور کہا ابن مہدی نے سلم بن رزین سے اور وہ وہم ہے اور زریر براء مہملتین اصح ہے، اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ باندھے انہوں نے دانت اپنے سونے سے، اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔ مترجم: کلاب ایک پانی کا نام ہے درمیان کوفہ اور بصرہ کے ایام جاہلیت میں وہاں لڑائی ہوئی تھی اس میں عرفجہ کی ناک کٹ گئی تھی۔

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهِيِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

درندوں کی کھال کی نہی کے بیان میں

(۱۷۷۰) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ .
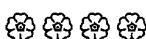
(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ۱۰۱۱ـ المشكاة : ۵۰۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا درندوں کی کھال بچھانے سے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا درندوں کی کھالوں سے۔ اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے کہا ہو روایت ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے سوائے سعید بن ابی عروبہ کے۔ اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید رشک سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے اور یہ صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

(۱۷۷۱) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ نَهَى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَهٰذَا أَصَحُّ . (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: ابوملیح سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا' اور یہ صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے نعل مبارک کے بیان میں

(۱۷۷۲) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَهُمَا قِبَالَانِ .

(اسناده صحيح ـ مختصر الشمائل : ۶۰، ۶۲)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے جوتے کیسے تھے؟ تو انہوں نے کہا آپ کے جوتوں کے دو تسمے تھے۔

❀❀❀❀

(۱۷۷۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ . (اسناده صحيح ـ مختصر الشمائل : ۶۰، ۶۲)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کی نعلوں میں دو تسمے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: جزری نے کہا ہے آنحضرت ﷺ کی نعل مبارک میں کہ جسے اہل ہند تلے یا چپل کہتے

ہیں اس میں دو تسمے تھے ایک تسمہ انگوٹھے اور اس کے پاس انگلی کے بیچ میں رہتا، اور دوسرا بیچ کی اور اس کی پاس کی انگلی میں رہتا، اسی طرح دونوں نعل میں اور اسے شراک اور زمام نعل بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

ایک جوتے کے ساتھ چلنے کی کراہت کے بیان میں

(١٧٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْلِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا)) . (اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (٦٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ چلے کوئی تم میں سے ایک نعل پہن کر بلکہ چاہیے دونوں نعل پہن کر چلے یا ننگے پاؤں چلے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٣٥۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

اس بیان کی کراہت میں کہ کوئی شخص کھڑے ہوئے جوتا پہنے

(١٧٧٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ . (صحيح عند الالبانى) تخريج مشكاة المصابيح (٤٤١٥) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٧١٩) بعض محققین کہتے ہیں سخت ضعیف ہے۔اس میں حارث بن نبہان متروک ہے تقریب (١٠٥١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوئے نعل پہننے سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔اور روایت کی عبیداللہ بن عمرو رقی نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور دونوں حدیثیں صحیح نہیں ہیں نزدیک اہل حدیث کے۔ اور حارث بن نبہان ان کے نزدیک حافظ نہیں۔ اور قتادہ کی حدیث انس رضی اللہ عنہ سے تو ہم ہرگز نہیں جانتے۔ روایت کی ہم سے ابوجعفر سمنانی نے انہوں نے سلیمان بن عبیداللہ ورقی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھڑے کھڑے نعل پہننے کو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ کہا محمد بن اسماعیل نے نہیں صحیح یہ حدیث اور نہ حدیث معمر کی جو مروی ہے عمار سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

(۱۷۷۶) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ . (صحيح عند الالبانى) [انظرماقبله]

بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

❀❀❀❀

٣٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

ایک جوتے سے چلنے کی اجازت کے بیان میں

(۱۷۷۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ .

(منكر ـ مشكاة المصابيح : ٤٤١٦) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کبھی چلتے تھے نبی ﷺ ایک نعل پہن کر۔

فائدہ : روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ چلیں ایک نعل پہن کر۔[بعض محققین نے اس کو سفیان بن عیینہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے] اور یہ صحیح تر ہے۔ ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

(۱۷۷۸) انظر السابق. [اسناد ضعيف]

٣٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ

جوتی پہلے کس پیر میں پہنے اس کے بیان میں

(۱۷۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ)) .

(اسناده صحيح) الروض النضير (١٠٥٣) مختصر الشمائل المحمديه (٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی نعل پہنے تم میں کا تو شروع کرے داہنے پیر سے اور جب اتارے تو شروع کرے بائیں پیر سے کہ داہنا پیر پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ

کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں
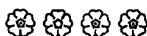
(۱۷۸۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ، وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيهِ)) . (ضعيف جدًا ۔ سلسله احاديث الضعيفة : ١٢٩٤ ـ التعليق الرغيب : ٤/ ٩٨ ـ المشكاة : ٤٣٤٤ ـ التحقيق الثانی) اس میں صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔ تقریب (۲۸۴۹)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا مجھ سے آنحضرت ﷺ نے اگر چاہے تو مجھ سے ملنا تو کفایت کر دنیا سے سوار کے توشہ کے برابر اور بچ تو امیروں کے ساتھ بیٹھنے سے اور پرانا نہ جان کسی کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگا لے تو اس میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر صالح بن حسان کی روایت سے۔سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔ اور صالح بن ابی الحسان کہ روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے ثقہ ہیں اور مراد وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ سے یہ ہے کہ جیسا مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو دیکھے ایسے شخص کو کہ فضیلت رکھتا ہے اس سے صورت میں اور رزق میں تو چاہیے کہ دیکھ لے اپنے سے کم کو تو یقین ہے کہ حقیر نہ ہو اس کی نظر میں نعمت اللہ کی۔ اور مروی ہے عون بن عبداللہ سے کہا انہوں نے صحبت میں رہا میں اغنیاء کے پس نہ دیکھا میں نے کسی کو زیادہ غمگین اور فکر مند اپنے سے دیکھتا تھا میں اوروں کی سواری بہتر اپنی سواری سے، اور اوروں کے کپڑے بہتر اپنے کپڑوں سے پھر صحبت میں رہا فقراء کے تو راحت پائی میں نے۔

❀❀❀❀
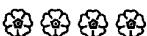
۳۹۔ بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ

نبی ﷺ کا مکہ میں داخل ہونا

(۱۷۸۱) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ : قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ. (صحيح عند الالبانی) مختصر الشمائل المحمديه (٢٣) بعض محققین نے اس کو ابن ابی نجیح مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ہانی سے رضی اللہ عنہا کہ آئے رسول اللہ ﷺ یعنی مکہ میں اور آپ ﷺ کی چار چوٹیاں تھیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

☆ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ : قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ ضَفَائِرَ.

(صحيح عند الالباني- قال بعض الناس ضعيف- انظر ما قبله) مختصر الشمائل المحمديه (٢٣)

ترجمہ: ام ھانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ آئے رسول اللہ رضی اللہ عنہ مکہ سے اور آپ کی چار چوٹیاں تھیں۔ ضفائر کے معنی بھی چوٹی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور عبداللہ بن ابی نجیح مکی ہیں، اور ابونجیح کا نام یسار ہے۔ کہا محمد نے نہیں جانتا میں مجاہد کو کہ سماع ہو ام ہانی رضی اللہ عنہا سے۔

❀❀❀❀
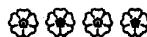
٤٠ـ بَابُ كَيْفَ كَانَتْ كِمَامُ الصَّحَابَةِ

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں کیسی تھیں

(١٧٨٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيَّ يَقُوْلُ : كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحًا : (ضعيف ـ المشكاة : ٤٣٣٣) اس میں عبداللہ بن بسر راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۳۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا سنا میں نے ابو کبشہ انماری سے وہ کہتے تھے کہ تھیں ٹوپیاں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی چوڑی ملی ہوئیں سروں سے نہ اونچی تھیں یا نہیں ان کی چوڑی ڈھیلی۔

فائدہ: یہ حدیث منکر ہے۔ اور عبداللہ بن بسر بصری ضعیف ہیں نزدیک اہل حدیث کے۔ ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اور مراد بطح سے وسیع ہے۔ مترجم: کمام جمع ہے کمہ کی جیسے قباب جمع ہے قبہ کی تو مراد اس سے ٹوپیاں مدور ہیں، اور اگر جمع ہے کم کی تو مراد اس سے بانہیں ہیں۔

❀❀❀❀

٤١ـ بَابُ فِي مَبْلَغِ الْإِزَارِ

تہبند کی جگہ کے بیان میں

(١٧٨٣) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ أَوْ سَاقِهِ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلُ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ .

(اسناده صحيح) الروض النضير (٢٧٦) مختصر الشمائل المحمديه (٩٩) الصحيحة (١٧٦٥، ٣٣٦٤)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ پکڑی آنحضرت ﷺ نے بوٹی میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کی اور فرمایا یہ موضع ازار کا ہے پھر اگر

تیرا جی نہ مانے یعنی زیادہ لٹکائے تو اس سے نیچے پھر اگر تیرا جی نہ مانے تو ملا تہبند کو ٹخنوں تک یعنی اس سے نیچے نہ کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے ابواسحاق سے۔

❀❀❀❀

٤٢۔ بَابُ الْعَمَائِمِ عَلَى الْقَلَانِسِ

عماموں کا ٹوپیوں پر رکھنا

(١٧٨٤) عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ رُكَانَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ، الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ**)) . (ضعيف ـ المشكاة : ٤٣٤٠ ـ الارواء : ١٥٠٣) اس میں ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ دونوں مجہول ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابوجعفر بن محمد بن رکانہ سے وہ روایت کرتے اپنے باپ سے کہ رکانہ نے کشتی کی آنحضرت ﷺ سے تو پٹخ ڈالا اس کو آنحضرت ﷺ نے۔ رکانہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ فرق ہمارے اور مشرکوں میں عماموں کا ہے ٹوپیوں پر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔اور اسناد اس کی کچھ قائم نہیں، اور نہیں جانتے ہم ابالحسن العسقلانی کو، اور نہ ابن رکانہ کو مطلب یہ ہے کہ مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر۔کذا فی شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ

لوہے کی انگوٹھی کے بیان میں

(١٧٨٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ: ((**مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ**)) ثُمَّ جَآءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ: ((**مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ**))؟ ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((**مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ**))؟ قَالَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: ((**مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا**)) . (ضعيف عند الالبانی۔ المشكاة : ٤٣٩٦ ـ آداب الزفاف : ١٢٨) عبداللہ بن مسلم راوی خراب حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا آیا ایک مرد آنحضرت ﷺ کے پاس اور اس پر انگوٹھی تھی لوہے کی فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہے میں دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں کا، پھر آیا وہ اس پر تھی انگوٹھی پیتل کی فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ سے بُو بتوں کی، پھر آیا وہ اور اس پر انگوٹھی تھی سونے کی، پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا

ہے مجھے پاتا ہوں میں تجھ پر زیور جنت کا زیور دنیا میں پہننا کیا ضرور ہے، پوچھا اس نے کس کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا آپ ﷺ نے چاندی کی اور مثقال پوری نہ کر یعنی اس سے کم ہو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور وہ مروزی ہیں۔

❀❀❀❀

٤٤۔ بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّخَتُّمِ فِي أُصْبُعَيْنِ

شہادت اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی کراہت کے بیان میں

(١٧٨٦) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَ أَنْ أَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ وَ فِي هٰذِهِ، وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. (صحيح ـ بلفظ: في هذه أو هذه شكّ عاصم ـ الضعيفة: ٥٤٩٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑے اور سرخ زین پوش سے اور اس میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا طرف سبابہ اور بیچ کی انگلی کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابن ابی موسیٰ ابو بردہ بن ابی موسیٰ ہیں، نام ان کا عامر ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَحَبِّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

سب سے پیارا کپڑا جو رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا' اس کے بیان میں

(١٧٨٧) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةَ.

(اسناده صحيح ـ مختصر الشمائل المحمدية: ٥١)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا بہت پیارا رسول اللہ ﷺ کو کپڑا جسے آپ ﷺ پہنتے تھے حبرہ تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

مترجم: حبرہ چادر خط دار ہے کہ رنگ برنگ کے خطوط اس میں ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الأطعمة

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۲۳) کھانوں کے بیان میں (التحفة ۲۰)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ عَلٰی مَا کَانَ یَأْکُلُ النَّبِیّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ کس پر کھانا کھاتے تھے

(۱۷۸۸) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا سُکُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: فَعَلٰی مَا کَانُوْا یَأْکُلُوْنَ قَالَ : عَلٰی هٰذِهِ السُّفَرِ . (صحیح) مختصر الشمائل المحمدیه (۱۲۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں کھایا نبی ﷺ نے خوان پر اور چھوٹی تشتریوں میں اور نہ پکائی گئی آپ ﷺ کے لیے چپاتی پتلی، پھر کہا میں نے قتادہ سے کس پر کھاتے تھے؟ فرمایا انہوں نے انہیں دسترخوانوں پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ کہا محمد بن بشار نے یونس جو مذکور ہیں یونس اسکاف ہیں۔ اور روایت کی ہے عبدالوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ الْأَرْنَبِ

خرگوش کے کھانے کے بیان میں

(۱۷۸۹) عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهَا، فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا، فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَاطَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِيَ بِفَخِذِهَا اَوْبِوَرِكِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَكَلَهٗ قَالَ: قُلْتُ: اَكَلَهٗ؟ قَالَ: قَبِلَهٗ. (اسناده صحيح) ارواء الغليل (۲٤۹٥)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن زید سے کہا سنا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ پیچھا کیا ہم نے ایک خرگوش کا مرالظہران میں کہ نام ایک مقام کا ہے قریب مکہ کے، سو دوڑے اصحاب آنحضرت ﷺ کے اس کے پیچھے اور میں نے پالیا اس کو اور پکڑ لیا پھر اس کو ابوطلحہ کے پاس لایا سو ذبح کیا اس کو پتھر سے اور بھیجا میرے ساتھ سُرین اس کا یا ران اس کی نبی ﷺ کی طرف، سو کھایا آپ ﷺ نے راوی کہتا ہے میں نے۔ پوچھا اپنے شیخ سے کیا کھایا اس کو؟ کہا قبول کیا اس کو۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ اکل۔ خرگوش میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور بعض نے مکروہ کہا ہے خرگوش کو اس لیے کہ اس کو خون آتا ہے یعنی حیض کا۔ مترجم کہتا ہے مگر عمل حدیث پر اولیٰ ہے اور حلت اس کی بحدیث ثابت ہے۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کھانے کے بیان میں

(۱۷۹۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ: ((**لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ**)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا گوہ کے کھانے کو، فرمایا آپ ﷺ نے میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی نہیں کہتا۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابوسعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبدالرحمن بن حسنہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اختلاف کیا اہلِ علم نے گوہ کے کھانے میں، سو رخصت دی ہے بعض اہلِ علم نے اصحاب وغیرہم سے اور مکروہ کہا بعض نے۔ اور مروی ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے کھائی گئی گوہ دسترخوان پر آنحضرت ﷺ کے اور چھوڑ دی آپ ﷺ نے بسبب نفرت طبعی کے یعنی نہ بسبب حرمت شرعی کے۔ مترجم غرض اس کی حلت میں کسی طرح شک نہیں آپ ﷺ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے ہم کو اچھی نہیں معلوم ہوتی، باقی اصحاب نے آپ ﷺ کے دسترخوان پر کھائی ہے۔

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبُعِ

کفتار[1] (بجو) کھانے کے بیان میں

(۱۷۹۱) عَنْ ابن اَبِیْ عَمَّارٍ، قَالَ : قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ صَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ : نَعَمْ، قَالَ قُلْتُ : اَقَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ : نَعَمْ . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۰۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ چرغ شکار ہے؟ کہا ہاں یعنی اس کے مارنے سے محرم پر جنایت آتی ہے، کہا میں نے کیا کھاؤں میں؟ کہا انہوں نے ہاں، پوچھا میں نے کیا فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے؟ کہا: ہاں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہلِ علم اسی طرف اور کہا انہوں نے چرغ کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور مروی ہے آنحضرت ﷺ سے ایک حدیث کراہت میں چرغ کے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔ اور بعض نے اہل علم سے مکروہ کہا اس کو، اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔ کہا یحییٰ بن سعید قطان نے اور روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے قول ان کا۔ حدیث ابن جریج کی اصح ہے۔ یعنی جو ابتداء باب میں مذکور ہوئی۔ مترجم: ضبع ایک مشہور جانور ہے فارسی میں اسے کفتار اور ہندی میں ہنڈار اور چرغ کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۱۷۹۲) عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ : سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ : ((وَ يَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ)) وَسَاَلْتُهٗ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ : ((أَوَ يَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ؟)) .

(اسنادہ ضعیف) بوصیری کہتے ہیں اس میں عبدالکریم راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۴۱۵۶)

ترجمہ: روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے چرغ کے کھانے کو فرمایا آپ ﷺ نے: چرغ بھی کوئی کھاتا ہے۔ پھر پوچھا میں نے بھیڑیئے کے کھانے کو، فرمایا آپ ﷺ نے: بھیڑیا بھی کوئی نیک آدمی کھاتا ہے۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبدالکریم ابی امیہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے اسماعیل اور عبدالکریم میں اور عبدالکریم بیٹے ہیں قیس کے وہ بیٹے ہیں ابی المخارق کے۔ اور عبدالکریم بن جزری ثقہ ہیں۔

❀❀❀❀

---

[1] ایک جنگلی جانور ہے جس کے منہ میں دانتوں کی بجائے ایک ہی ہڈی ہے جس کی شکل شباہت، کفتار جیسی ہے۔

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ
گھوڑوں کا گوشت کھانے کے بیان میں

(١٧٩٣) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

(صحيح ـ الارواء : ٨/ ١٣٨)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کھلایا ہم کو آنحضرت ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت اور منع کیا گدھوں کے گوشت سے۔

فائدہ : اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسے ہی مروی ہے کئی شخصوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت ابن عیینہ کی اصح ہے یعنی جو ابتدائی باب میں ہے۔ اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ سفیان بن عیینہ احفظ ہیں حماد بن زید سے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
پالتو گدھوں کے گوشت کے بیان میں

(١٧٩٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ .

(صحيح) ارواء الغليل (٦/٣١٧) الروض (٧٠٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے عورتوں کے متعہ سے جب خیبر فتح ہوا تھا اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور حسن سے کہ دونوں بیٹے ہیں محمد بن علی کے۔ کہا زہری نے پسندیدہ تر ان دونوں میں حسن بن محمد ہیں۔ اور کہا غیر سعید بن عبدالرحمٰن نے روایت ہے ابن عیینہ سے اور تھے پسندیدہ تر ان دونوں میں عبداللہ بن محمد۔

❀❀❀❀

(١٧٩٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ، كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةِ وَالْحِمَارَ الْإِنْسِيِّ. (حسن صحيح ـ الصحيحة : ٣٥٨، ٢٣٩١ ـ الارواء : ٢٤٨٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا خیبر کی فتح کے دن ہر کچلی والے تیز دندان درندے سے اور ہر

مجثمہ سے اور پلے ہوئے گدھوں سے۔

فائدہ : کچلی والے جانور سے وہ جانور مراد ہے کہ جو دانت شکاری رکھتا ہو اور اس کے تیز دانت مانند نشتر کے ہوں اور اس سے چیر پھاڑ کر کھائے مثل شیر گرگ، چیتا، بلی کے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ جس کو باندھ کر ہدف بنائیں اور تیر لگائیں یعنی ذبح نہ کریں۔ انتہیٰ قول المترجم۔

ف: اس باب میں علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابو ثعلبہ اور ابن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث اور ذکر کیا اس میں فقط اتنا کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہر ذی ناب سے درندوں میں سے۔

❀❀❀❀
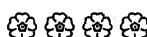
۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَكْلِ فِيْ آنِيَةِ الْكُفَّارِ

کفار کے برتنوں میں کھانے کے بیان میں

(۱۷۹۷) عَنْ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ فَقَالَ ((اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِيْهَا)) وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِیْ نَابٍ. (اسنادہ صحیح) ومغنی برقم (۱۵٦۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرت ﷺ سے مجوس کی ہانڈیوں کو فرمایا آپ ﷺ نے: صاف کرو ان کو دھو کر اور پکاؤ ان میں، اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والے سے۔

فائدہ : یہ حدیث مشہور ہے ابو ثعلبہ کی روایت سے۔ اور روایت کی گئی ان سے کئی سندوں سے سوا اس سند کے۔ اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور ان کو جرہم بھی کہتے ہیں اور ناشب بھی۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو قلابہ سے انہوں نے روایت کی ابی اسماء الرحبی سے انہوں نے ابو ثعلبہ سے۔

❀❀❀❀

(۱۷۹۸) عَنْ أَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ أَبِیْ أَسْمَآءَ الرَّحَبِیِّ، عَنْ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَطْبُخُ فِیْ قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِیْ آنِيَتِهِمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ))، ثُمَّ قَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ : ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّیَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۳۷) صحیح ابی داؤد (۲۵٤٤۔ ۲۵٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوقلابہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسماء سے وہ ابوثعلبہ سے کہا انہوں نے یارسول اللہ ﷺ ہم ایک ملک میں ہیں یہود ونصاریٰ کے کہ پکاتے ہیں ان کی ہانڈیوں میں اور پیتے ہیں ان کے برتنوں میں، فرمایا آپ ﷺ نے اگر نہ پاؤ تم سوا اس کے تو دھولو اس کو پانی سے۔ پھر کہا یارسول اللہ ﷺ ہم ایک ملک میں ہیں کہ وہاں شکار بہت ملتا ہے پھر کیا کریں ہم فرمایا آپ ﷺ نے جب چھوڑے تو اپنا کتا سدھایا ہوا ہو اور لے تو نام اللہ کا پھر مارے وہ تو کھا اسے۔ یعنی ذبح کی ضرورت نہیں۔ اور اگر سدھایا ہوا نہ ہو تو ذبح کرلے جس کو وہ پکڑے پھر کھا اور جب مارے تو اپنے تیر سے اور نام لے تو اس پر اللہ کا پھر قتل ہو وہ جانور تو کھا۔ یعنی ضرورت ذبح کی نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: مروی ہے عدی سے کہ انہوں نے عرض کیا ہم شکار کرتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپ ﷺ نے: جو پھٹ جائے اس کے لگنے سے اسے کھاؤ اور جو اس کے چوڑان کے لگنے سے مرے اسے مت کھا کہ وہ وقیذ ہے متفق علیہ۔ اور معراض ایک تیر ہوتا ہے چھوٹا کہ اس کے بال و پر نہیں ہوتا، اور وقیذ وہ جانور ہے جو غیر محدود چیز سے مثل لاٹھی وغیرہ کے مرے اور اس میں اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معراض سے اور شکار اس کی تیزی کی طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اگر اس کے عرض کی طرف سے مرے تو ناپاک ہے۔ اور کہا ہے فقہاء نے حلال نہیں جو مارا جائے گولی سے مطلقاً بنظر حدیث مذکور کے اور مکحول اور اوزاعی وغیرہما فقہائے شام نے کہا کہ حلال ہے جو مرے معراض سے اور گولی سے۔ (مرقات)

❀ ❀ ❀ ❀

۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ

چوہے کے بیان میں جو گھی میں مرجائے

(۱۷۹۸) عَنْ مَيْمُونَةَ اَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوْهُ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک چوہا گر گیا گھی میں پھر پوچھا کسی نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے پھینک دو اس کو جو گرد اس کے ہے یعنی گھی سے پھر کھاؤ باقی کو۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ سوال کیا آپ ﷺ سے کسی نے اور ذکر نہیں کیا اس میں میمونہ کا اور روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی میمونہ رضی اللہ عنہا سے صحیح تر ہے۔ اور مروی ہے معمر سے روایت کی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور یہ روایت غیر محفوظ ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے حدیث معمر کی زہری سے جو مروی ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اس میں خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی کے بیان میں

(۱۷۹۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَ لَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)) . (صحيح ـ الصحيحة : ۱۲۳۶)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ کھائے کوئی تم میں کا اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیوے بائیں ہاتھ سے اس لیے کہ شیطان کھاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن اکوع اور انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی طرح روایت کی مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابو بکر بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی معمر نے اور عقیل نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

(م ۱۸۰۰) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)) . (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھائے تو داہنے ہاتھ سے اور پیئے تو بھی داہنے ہاتھ سے۔ بلاشبہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کے بیان میں

(۱۸۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ)) . (صحيح ـ الروض النضير : ۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب کھائے تم میں کا کوئی تو چاہیے کہ چاٹ لیوے انگلیاں اپنی

اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کس میں برکت ہے۔

فائدۃ : اس باب میں جابر اور کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سہیل کی روایت سے۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں

(١٨٠٢) عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((**اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ**)) . (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٩٧٠، ١٩٧١)

ترجمۃ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب کھائے کوئی کھانا اور گر پڑے اس کا ایک نوالہ تو چاہیے کہ دور کردے جس میں اس کو شک ہے پھر کھالے اسے اور نہ چھوڑ دے اسے شیطان کے لیے۔

فائدۃ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(١٨٠٣) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعَقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ : ((**اِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ**)) وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ، وَقَالَ : ((**اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ**)). (اسناده صحيح ـ مختصر الشمائل : ١٢٠)

ترجمۃ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ تھے جب کھانا کھاتے چاٹتے اپنی تینوں انگلیوں کو اور فرماتے جب گر پڑے کسی کا لقمہ تو دور کرے اس سے جو بھر گیا ہو اور کھالے اس کو اور نہ چھوڑے اس کو شیطان کے لیے۔ اور حکم کیا ہم کو کہ پونچھ لیں ہم رکابی کو اور فرماتے تم نہیں جانتے کس کھانے میں تمہارے لیے برکت ہے۔

فائدۃ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٨٠٤) عَنْ اُمِّ عَاصِمٍ۔ وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ**)) .

(اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٤٢١٨) اس میں معلّی بن راشد راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں ام عاصم راویہ مجہول ہے۔

ترجمۃ: روایت ہے ام عاصم سے کہ ام ولد ہیں وہ سنان کی کہا آئے ہمارے پاس نبیشۃ الخیر اور ہم کھانا کھاتے تھے ایک پیالہ میں

سو حدیث بیان کی ہم سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کھائے کسی برتن میں پھر پونچھ لے یعنی چاٹ لے مغفرت مانگتا ہے اس کے لیے وہ برتن۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اسے مگر معلی بن راشد کی روایت سے۔اور روایت کی یزید بن ہارون اور کئی اماموں نے معلی بن راشد سے یہ حدیث۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسَطِ الطَّعَامِ

کھانے کے درمیان سے کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۰۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهِ)) . (اسناده صحيح) الارواء (۱۹۸۰/۲) التعليق الرغيب (۱۱۹/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کہ برکت نازل ہوتی ہے کھانے کے بیچ سے، سو کھاؤ کناروں سے اور نہ کھاؤ بیچ سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے معروف ہے فقط روایت سے عطاء بن سائب کے۔اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے۔اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ

لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۰۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ – قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ – الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ، فَلَا يَقْرَبُنَا فِیْ مَسَاجِدِنَا)) . (اسناده صحيح ـ الارواء : ۵۴۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کھائے، راوی نے پہلے لہسن کہا پھر کہا لہسن اور پیاز اور گندنا، سو نزدیک نہ آئے ہماری مسجدوں کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور ابو ایوب اور ابو سعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ: نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا أَتَى أَبُوأَيُّوبَ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((فِيهِ الثُّومُ)). فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ : ((لَا وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ)).

(اسناده صحيح ۔ الارواء : ۲۵۱۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ اترے رسول اللہ ﷺ ابوایوب کے مکان پر اور جب کھانا کھاتے تو آپ ﷺ بھیجتے تھے بقیہ اس کا ابوایوب کے پاس سو بھیجا ایک دن آپ ﷺ نے ایک کھانا اور نہیں کھایا تھا اس میں سے آنحضرت ﷺ نے پھر جب آئے ابوایوب آنحضرت ﷺ کے پاس، اور ذکر کیا انہوں نے اس کا تو فرمایا نبی ﷺ نے اس میں لہسن ہے، سو عرض کی انہوں نے یارسول اللہ ﷺ کیا حرام ہے وہ، فرمایا: نہیں ولیکن میں اسے مکروہ کہتا ہوں بسبب بو اس کی کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۴ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوخًا

پکا ہوا لہسن (کھانے) کی رخصت کے بیان میں

(۱۸۰۸) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ : نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا . (اسناده صحيح عند الالبانى۔ الارواء : ۲۰۱۲) بعض محققین نے اس کو ابی اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا منع ہے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔

فائدہ : اور مروی ہوا ہے یہ علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے منع ہے کھانا لہسن کا مگر پکا ہوا ہو، قول انہیں کا یعنی موقوفاً روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے شریک بن حنبل سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ مکروہ کہا انہوں نے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں۔ اور مروی ہوئی شریک بن حنبل سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

(۱۸۰۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لَا يَصْلُحُ أَكْلُ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا .

[اسناده ضعيف] اس کی سند ابی اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ لہسن کو پکائے بغیر کھانا درست نہیں ہے۔

(۱۸۱۰) **عَنْ** أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُولِ، فَكَرِهَ أَكْلَهُ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((**كُلُوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي**)).

(اسناده حسن) التعليق على ابن خزيمة ہے (۱۶۷۱) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۸۴)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ایوب رضی اللہ عنہا سے خبر دی ہے انہوں نے کہ آنحضرت ﷺ اترے ان کے مکان پر یعنی جب ہجرت کر کے مدینہ میں داخل ہوئے تھے پھر تیار کیا لوگوں نے آپ ﷺ کے لیے کھانا کہ اس میں بعض سبز سبز چیزیں تھیں مثل گندنا وغیرہ کے پس مکروہ جانا آپ ﷺ نے اس کا کھانا اور فرمایا اپنے اصحاب سے تم کھاؤ اس لیے کہ میں تمہارے کسی کے برابر نہیں ہوں میں ڈرتا ہوں کہ تکلیف دوں اپنے رفیق کو یعنی فرشتے کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ام ایوب بیوی ہیں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی۔ روایت کی ہم سے محمد بن حمید نے انہوں نے یزید بن حباب سے انہوں نے ابوخلدہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے کہا ابوالعالیہ نے اَلثُّوْمُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ یعنی لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے یعنی حلال ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے، اور وہ ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے اور ملاقات کی انہوں نے انس بن مالک سے اور سنی ہیں ان سے حدیثیں اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہیں کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابوخلدہ نیک مسلمان تھے۔

❀❀❀❀

(۱۸۱۱) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: اَلثُّوْمُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ. وَأَبُو خَلْدَةَ اِسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ. وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَسَمِعَ مِنْهُ. وَأَبُو الْعَالِيَةِ اِسْمُهُ رَفِيعٌ وَهُوَ الرِّيَاحِيُّ. قَالَ: عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: كَانَ أَبُو خَلْدَةَ خِيَارًا مُسْلِمًا. (ضعيف الاسناد مقطوع) مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس میں محمد بن حمید ضعیف ہے۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمد بن حمید نے انہوں نے یزید بن حباب سے انہوں نے ابی خلدہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے کہا ابوالعالیہ نے لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے (یعنی حلال ہے)۔ اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ملاقات کی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور ان سے حدیثیں سنی ہیں اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہیں۔ کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابوخلدہ نیک مسلمان تھے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت برتنوں کو ڈھانپنے اور چراغ اور آگ کو بجھانے کے بیان میں

(۱۸۱۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِؤُا الْإِنَاءَ اَوْخَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلْقًا، وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے بند کردو دروازہ اور باندھ دو مشک اور اوندھا کردو برتن یا ڈھانپ دو۔ یعنی راوی کو شک ہے اکفئوا کہا یا خمروا کہا، اور بجھا دو چراغ اس لیے کہ شیطان نہیں کھولتا بند دروازہ کو اور نہیں کھولتا کسی برتن کو اور چراغ بجھانا اس لیے کہ چھوٹا فاسق یعنی چوہا جلا دیتا ہے گھر لوگوں کے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے۔

❁❁❁❁

(۱۸۱۳) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ)) .

(صحيح ـ صحيح الادب : ۹۳۸)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت چھوڑو آگ اپنے گھروں میں جب سوؤو۔ یعنی بجھا دو۔

❁❁❁❁

۱۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

دو کھجور ملا کر کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۱۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرِنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَهُ . (صحيح ـ الصحيحة : ۲۳۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا منع کیا آنحضرت ﷺ نے دو کھجور ملا کر کھانے سے یہاں تک کہ اجازت لے اپنے ساتھی سے جو اس کے ساتھ کھجور کھاتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں سعد مولیٰ ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم اس حدیث میں تعلیم ادب ہے کہ

کھانے میں اپنے رفیقوں سے زیادہ کھانے کا قصد نہ کرے۔ سبحان اللہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات نہ چھوڑی جو اپنی امت کو تعلیم نہ کی۔ واللہ آپ کے تابع کو کسی معلم کی قیامت تک حاجت نہیں۔ جزاء الله عنا خير الجزاء۔ اللهم ارزقنا اتباعه۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

کھجور کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۱۵) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْتٌ لَا تَمْرٌ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ)). (صحيح ـ الصحيحة : ۱۷۷٦)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس گھر میں تمر نہیں بھوکے ہیں اس کے لوگ۔

فائدہ: اور اس باب میں سلمیٰ ابورافع کی بیوی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ نہیں جانتے ہم اسے بروایت ہشام بن عروہ مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ

کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بیان میں

(۱۸۱٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے کہ کھائے ایک لقمہ یا پیئے ایک گھونٹ پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اس کے اوپر۔

فائدہ: اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابوسعید اور عائشہ اور ابوایوب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے زکریا ابن ابی زائدہ سے مانند اس کے اور ہم نہیں جانتے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے۔

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَجْذُومِ

کوڑھی کے ساتھ کھانا کھانے کے بیان میں

(۱۸۱۷) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ، فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ : ((كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ)) . (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٨٥) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۱۴۴) اس میں مفضل بن فضالہ راوی ضعیف ہے۔ تقریب (٦٨٥٧)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پکڑا ہاتھ کوڑھی کا اور داخل کیا اپنے ساتھ پیالے میں پھر فرمایا کھا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ پر بھروسہ اور توکل کر کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت یونس بن محمد کے وہ روایت کرتے ہیں مفضل بن فضالہ سے اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہیں اور مفضل بن فضالہ مصری دوسرے شخص ہیں ان سے اوثق اور مشہور زیادہ۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن بریدہ سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ پکڑا مجذوم کا۔ اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے۔

مترجم: مجذوم کے باب میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں اور بادی النظر میں اختلاف معلوم ہوتا ہے مگر محققین نے اس میں کئی طرح پر تطبیق دی ہے۔ اس کا خلاصہ ہم اس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مرد مجذوم تھا کہ نبی ﷺ نے اسے کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لی تو لوٹ جا، اور اپنے پاس نہ بلایا۔ اور بخاری نے تعلیقاً روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: فِرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا يُفَرُّ مِنَ الْاَسَدِ یعنی بھاگ (تو مجذوم) سے جیسا بھاگتا ہے آدمی شیر سے۔ اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: لَا تُدِيْمُوْا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ یعنی بہت نظر نہ کرو طرف مجذومین کے۔ اور صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لا یوردون ممرض علی مصح یعنی کوئی مریض اونٹوں والا کسی تندرست اونٹوں والے کے گھر نہ اترے۔ اور مذکور ہے کلم المجذوم بینك وبینه قدر رمح او رمحین یعنی کلام کر مجذوم سے اور درمیان تیرے اور اس کے ایک یا دو نیزے کا فرق ہو۔ اور اس مرض کو اطباء کی اصطلاح میں داء الاسد کہتے ہیں اس لیے کہ یہ مرض اکثر شیر کو ہوا کرتا ہے یا مریض اس کا شیر کی طرح بافتراش یدین بیٹھتا ہے اور یہ مرض اطباء کے نزدیک علل متعدیہ سے ہے اور نبی ﷺ نے بسبب کمال شفقت کے اپنی امت پر اسباب وصول عیب سے منع فرمایا اور سدباب فساد کے ارادہ سے یہ احادیث ارشاد فرمائے کہ ابدان ان کے علل اور امراض سے محفوظ رہیں۔ اور بے شک آنحضرت ﷺ طبیب الابدان ہیں۔ جیسے طبیب الارواح ہیں اور کبھی رائحہ علیل کا صحیح کو پہنچتا ہے اور اس کو بیمار کر دیتا ہے چنانچہ اکثر امراض میں اس کا معاینہ ہوتا ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ حدیث باب میں اور ان روایات میں کسی طرح کا تعارض نہیں بحمد اللہ اور احادیث صحیحہ میں رسول اللہ ﷺ کے کبھی تعارض نہیں ہوتا اور معاذ اللہ کلام صادق و مصدوق میں تعارض کیونکر واقع ہو کہ جس کی زبان فیض ترجمان سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحیٰ جس کی شان ہے پھر جہاں تعارض معلوم ہو تین حال سے خالی نہیں یا یہ کہ احدالحدیثین کلام نبی نہیں، اور سستی کی اس میں بعض رواۃ نے، اور ایسا ہوتا ہے کہ کبھی راوی ثقہ سے بھی غلطی واقع ہو جاتی ہے یا ایک ناسخ ہے دوسری منسوخ اگر وہ قابل نسخ ہے یا تعارض فہم سامع میں ہوتا ہے فی الواقع تعارض نہیں

---

1 اکلہ یکبار خوردن تا سیری اکلہ بضم لقمہ ۱۲۔ صراح یہ پہلا ترجمہ موافق ہے باب سے بھی کہ حمد کرے بعد فارغ ہونے کھانے سے شربہ یک خوردنے از آب و جز آں و یکبار خوردن ۱۲۔ صراح۔

اب ہم کہتے ہیں کہ عدویٰ دو قسم ہے ایک عدویٰ جذام کا کہ طول مجالست اور کثرت اختلاط سے تاثیر کرتا ہے اور سل ودق بھی اسی کے مانند ہے اور جرب رطب جو اونٹوں میں ہوتی ہے وہ بھی اسی جنس سے ہوتی ہے اور اسی معنی سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا تندرست اونٹوں والے کے پاس نہ اترے۔ اور دوسرا طاعون کہ ایک شہر میں واقع ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کہیں ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب کسی شہر میں سنو تو وہاں مت جاؤ اس لیے کہ تم خیال کرو گے کہ فرار تقدیر الٰہی سے نجات دیتا ہے اللہ کے حکم سے اور نہ جاؤ طاعون کے شہر میں یعنی اقامت تمہاری جہاں طاعون نہیں ہے تمہارے اطمینان دلی اور خاطر جمعی کا سبب ہے پس یہ وہ عدویٰ ہے کہ جس کے واسطے آپ ﷺ نے فرمایا: لَا عَـدْوٰی اور بعض نے کہا امر اجتناب مجذوم کا استحباباً ہے اور کھانا اس کے ساتھ بیان جواز کے لیے، اور دوسرا قول ہے اس کی تطبیق میں اور بعض نے کہا یہ دونوں حکم باعتبار بعض افراد کے ہے کہ بعض لوگ قوی الایمان اور قوی التوکل ہوتے ہیں ان کے واسطے ساتھ کھانے کی اجازت دی اور بعض ضعیف الایمان ضعیف التوکل ان کو اجتناب کا حکم فرمایا کہ بے فائدہ خلجان میں نہ پڑیں، اور یہ تیسرا قول ہے۔ اور ابن قیم رحمہ اللہ نے اسی تطبیق کو بہت پسند فرمایا اور بعض نے کہا تاثیر جذام کی کثرت مخالطت اور دفور مجالست پر موقوف ہے اور یہ احادیث نہی اسی پر محمول ہیں اور ایک دو بار اس کے ساتھ کھانا پینا مضر نہیں جیسا کہ روایت باب میں واقع ہوا ہے، اور یہ چوتھا قول ہے۔ اور بعض نے کہا ہر مجذوم کا مرض متعدی نہیں شاید جس کے ساتھ آپ ﷺ نے کھایا اس کی ابتدائی مرض ہوگی اور جس سے منع فرمایا اس سے قدیم المرض لوگ مراد ہیں کہ تعدی ان کے مرض کی یقینی ہو، اور یہ پانچواں قول ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اہل جاہلیت کے اعتقاد میں تھا کہ امراض خود بخود متعدی ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ اس تعدی کو مضاف کریں قادر مطلق کی طرف پس آنحضرت ﷺ نے باطل کیا اس عدویٰ کو اور کھالیا مجذوم کے ساتھ تا کہ یقین ہو جائے کہ مؤثر وہی اللہ ہے لا غیر اور نہی کی اس کے قرب سے تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ اسباب مفضیہ سے ہے کہ افضاء اس کا با مر الٰہی ہوتا ہے اور ترتیب مسببات کا انہیں اسباب پر موقوف ہے مگر اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ چاہے تاثیر اس کی سلب کرے اور چاہے باقی رکھے، اور یہ چھٹا قول ہے اور بعض نے کہا کہ یہ روایات ناسخ ومنسوخ ہیں پھر اگر تاریخ سے تقدم احدھما کا علیٰ غیرھا معلوم ہو جائے تو ہم قائل ہوں گے ساتھ نسخ کے ورنہ توقف کریں گے ہم اس میں اور بعض نے کہا کہ ان روایات میں بعض غیر محفوظ ہیں اور کلام کیا حدیث لا عدویٰ میں۔ اور کہا انہوں نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے روایت کرتے تھے پھر رجوع کیا اس کی روایت سے ابو سلمہ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے یا احد الحدیثین منسوخ ہوگئی۔ اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی جو باب میں مذکور ہے پس وہ ثابت نہیں ہے نہ صحیح غایت ما فی الباب یہ ہے کہ ترمذی نے اس کو غریب کہا ہے نہ حسن نہ صحیح۔ اور شعبہ نے کہا بچو ان غرائب سے اور کہا ترمذی نے کہ مروی ہوا یہ فعل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ اثبت ہے سو یہ حال ہے۔ ان دو حدیثوں کا جو معارض ہوئیں احادیث نہی کہ ایک سے تو رجوع کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور دوسری ثابت نہیں آنحضرت ﷺ سے پس احادیث نہی اختلاط کی ساتھ مجذوم کی اولیٰ بالا تباع، اور یہ آٹھواں قول ہے۔ (ہذا خلاصہ ما فی زاد المعاد لابن القیمؒ)۔

❀❀❀❀

٢٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَآءٍ

اس بیان میں کہ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

(١٨١٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ)) . (صحيح) التعليق الرغيب (٣/١٢٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں، اور مؤمن کھاتا ہے ایک آنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو سعید اور ابو نضرہ اور ابو موسیٰ اور جہجاہ انصاری اور میمونہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(١٨١٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)) . (صحيح) التعليق الرغيب (٣/١٢٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کے یہاں ایک مہمان آیا کافر پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا اس کے لیے ایک بکری کا کہ وہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے، پھر دوسری دوہی اور پی لیا، پھر تیسری دوہی اور پی لیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسرے دن اسلام لایا تو حکم کیا آپ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا کہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے اس کا دودھ پھر حکم کیا آپ ﷺ نے دوسری کا تو تمام نہ کر سکا اس کے دودھ کو۔ پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ مؤمن پیتا ہے ایک آنت میں اور کافر پیتا ہے سات آنتوں میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث میں کئی وجہوں کا احتمال ہے:

❶ یہ کہ یہ فرمانا آپ کا اسی شخص خاص کی نسبت تھا جس کا قصہ اوپر مذکور ہوا۔

❷ یہ کہ مومن بسم اللہ کہتا ہے اور شیطان اس کا شریک نہیں ہوتا کھانے پینے میں بخلاف کافر کے۔

❸ یہ کہ مومن قدر کفایت پر قناعت کرتا ہے اور کافر وفور حرص وشرہ سے تھوڑے پر قانع نہیں ہوتا۔

4. یہ کہ یہ ارشاد آپ کا بعض مومنین اور بعض کفار کے واسطے ہے نہ ہر ایک کے لیے۔
5. یہ کہ مراد سات آنتوں سے سات خصلتیں ہیں یعنی حرص، شرہ، طول امل، طمع، سوء، طبع، حسد، سمن کہ کافر کو طعام وشراب سے یہ ساتوں مقصود ہیں بخلاف مؤمن کے کہ اس کو فقط ایک دفع حاجت مطلوب ہے۔
6. یہ کہ مؤمن سے کامل الایمان معرض عن الشهوات نافر عن اللذات مقتصر علی قدر الضرورت مراد ہے۔
7. یہ کہ بعض مؤمن معاء واحد میں کھاتے ہیں اور اکثر کفار سبعۂ امعاء میں، نہ یہ کہ یہ حکم ہر فرد کا ہے مؤمن وکافر سے اور اصل مقصود حدیث سے یہ ہے کہ مؤمن کو دنیا میں زہد اور بے رغبتی اس کی لذتوں سے ہے اور کافر کو انہماک اور استغراق اسی میں ہے۔ (طیبی)

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

اس بیان میں کہ ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے

(۱۸۲۰) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ)) . (صحيح ـ الصحيحة : ۱٦٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: کھانا دو شخصوں کا تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی جابر نے آپ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کھانا ایک کا کافی ہے دو کو، اور چار کا آٹھ کو۔ اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانے کے بیان میں

(۱۸۲۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي اَوْفٰى اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہ کسی نے پوچھا ان سے ٹڈی کھانے کو کہا، انہوں نے چھ جہاد کیے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھاتے رہے ٹڈی۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی سفیان بن عیینہ نے ابو یعفور سے یہ حدیث، اور ذکر کیا چھ جہادوں کا۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے ابو یعفور سے یہ حدیث اور کہے اس میں سات غزوات۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو یعفور کا نام واقد ہے، اور وقدان بھی کہتے ہیں اور دوسرے ابو یعفور کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد اور مؤمل سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے ابو یعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے کہا سات جہاد کیے ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھاتے تھے ٹڈی۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابو یعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے کہا کئی جہاد کیے ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھاتے تھے ہم ٹڈی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے۔

❀❀❀❀

(١٨٢٢) عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن ابی عوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سات غزوات میں شرکت کی، اور ہم ٹڈی کھاتے رہے۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ عَلَى الْجَرَادِ

ٹڈیوں کے لیے بددعا کرنے کے بیان میں

(١٨٢٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ قَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ أَهْلِكِ الْجَرَادَ، اُقْتُلْ كِبَارَهُ، وَأَهْلِكْ صِغَارَهُ وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ وَاقْطَعْ دَابِرَهُ وَخُذْ بِأَفْوَاهِهِمْ عَنْ مَعَاشِنَا وَأَرْزَاقِنَا إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ**)) قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَدْعُوْ عَلَى جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللّٰهِ بِقَطْعِ دَابِرِهِ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّهَا نَثْرَةُ حُوْتٍ فِي الْبَحْرِ**)).

(موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١١٢) بوصیری کہتے ہیں اس میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم ضعیف ہے۔ تقریب (٧٠٠٦)

ترجمہ: سیدنا جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک سے روایت ہے کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ ٹڈیوں کے واسطے بدعا کرتے تو فرمایا کرتے اے باری تعالیٰ ان چھوٹی بڑی ہر قسم کی ٹڈیوں کو ہلاک کر دے۔ ان کو فنا کر دے ان کے انڈے گندے کر دے تاکہ بچے پیدا نہ ہوں۔ ہماری روزیوں (کے کھانے کی طرف) ان کے منہ بند کر دے اور ہم کو رزق عنایت فرما، بیشک تو ہماری دعا کا سننے والا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ کے ایک بڑے لشکر کے واسطے کیسے بددعا کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دریائی مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوتی ہے۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا

جلالہ کے گوشت کھانے اور اس کے دودھ کے بیان میں

(١٨٢٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا . (صحيح عند الالبانى) ارواء الغليل (٢٠٠٤ـ ٢٠٠٥) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن ابی نجیح کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جلالہ کے کھانے سے اور اس کے دودھ سے۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی ابن ابی نجیح نے مجاہد سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

(١٨٢٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِيِّ السِّقَآءِ .

(اسناده صحيح ـ الأرواء : ٢٥٠٣ ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٢٣٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور جلالہ کے دودھ سے اور مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

فائدہ : کہا محمد بن بشار نے روایت کی ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ مترجم: جلالہ جلہ سے مشتق ہے، جلہ مینگنی کو کہتے ہیں جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست خوار ہوا کثر اوقات اس کی خوراک نجاست ہو مثل گوہ وغیرہ کے یہاں تک کہ اس کے دودھ اور پسینے میں اس کا اثر بو ظاہر کرے پس حرام ہے اس کا کھانا اس حال میں جب تک چند روز تک نجاست خواری سے روکا نہ جائے کہ اثر اس کا دور ہو جائے (مجمع البحار) اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اسے باندھ کر تیروں سے یا اور کسی ہتھیار سے نشانہ ٹھہرا کر ہلاک کریں اور ذبح شرعی اس میں نہ ہو اس کا بھی کھانا حرام ہے اس لیے کہ باوصف قدرت کے ذبح نہیں کیا گیا۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الدَّجَاجِ

مرغی کھانے کے بیان میں

(١٨٢٦) عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَاْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ : اُدْنُ فَكُلْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُهُ . (اسناده صحيح ـ الارواء : ٢٤٩٩)

ترجمہ: روایت ہے زہدم جرمی سے کہا داخل ہوا میں ابوموسیٰ کے پاس اور وہ مرغی کھا رہے تھے، کہا انہوں نے نزدیک ہو اور کھاؤ اس لیے کہ میں نے دیکھا ہے آنحضرت ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے زہدم سے اور ہم نہیں جانتے اس روایت کو مگر زہدم سے۔ اور ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۲۷) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی قَالَ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ . (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو کہ کھاتے تھے گوشت مرغی کا۔

فائدہ : اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ایوب سختیانی نے یہ حدیث قاسم سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے زہدم جرمی سے۔

❀❀❀❀

۲۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ الْحُبَارٰی[1]

حباریٰ (سرخاب) کے کھانے کے بیان میں

(۱۸۲۸) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سُفَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی . (ضعيف ـ الارواء : ۲۵۰۰) اس میں بریہ بن عمر بن سفینہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے انہوں نے روایت اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہا کھایا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ گوشت حباریٰ کا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ نے روایت کی عمر بن ابی فدیک سے اور کہتے ہیں ان کو بریہ[2] بن عمر بن سفینہ۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ الشِّوَآءِ

بھنا ہوا گوشت کھانے کے بیان میں

(۱۸۲۹) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ

---

[1] حباریٰ بضم اول وبعدہ رائے مہملہ والف مقصورہ بصورت طائریست برابر مرغابی ورنگ اور زرد وسیاہ باشد بفارسی آں را چرگ گویند غیاث۔

[2] تصغیر ابراہیم ہے۔

اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمَا تَوَضَّأَ. (صحیح ۔ مختصر الشمائل : ۱۳۸)

ترجمہ: روایت ام المؤمنین ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے خبر دی راوی کو کہ لائیں آنحضرت ﷺ کے پاس گوشت بھنا ہوا بازو کا، سو کھایا آپ ﷺ نے پھر کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور وضو نہ کیا۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابو رافع سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: بخاری میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے پاس ایک ضب مشوی لائے اور آپ ﷺ نے قصد کیا کھانے کا پھر خبر دی آپ ﷺ کو کہ وہ ضب ہے تو آپ باز رہے، اور خالد نے پوچھا کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے مجھے پسند نہیں آتی ۔ پھر خالد رضی اللہ عنہ کھاتے تھے اور آنحضرت ﷺ دیکھتے تھے۔ ابن شہاب کی روایت میں ضب محنوذ کا لفظ ہے اور مسلم میں بھی یہی ہے اور محنوذ کہتے ہیں اس گوشت کو کہ عرب گرم پتھروں پر رکھ کر بھونتا ہے، اور حنیذ بھی اسی کو کہتے ہیں، اور اسی قبیل سے ہے فجآء بعجل حنیذ۔

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْاَکْلِ مُتَّکِئًا

تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۳۰) عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((اَمَّا اَنَا فَلَا آکُلُ مُتَّکِئًا)) .

(صحیح) الارواء (۱۹۶۶) مختصر الشمائل المحمدیہ (۱۰۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو جحیفہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو کہ میں نہیں کھاتا ہوں تکیہ لگا کر۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن اقمر کی روایت سے۔ اور روایت کی زکریا ابن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی لوگوں نے علی بن اقمر سے یہ حدیث۔ اور روایت کی شعبہ نے سفیان ثوری سے یہ حدیث انہوں نے علی بن اقمر سے۔

مترجم: یہ حدیث بخاری میں بھی علی بن اقمر سے مروی ہے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ حُبِّ النَّبِیِّ ﷺ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ
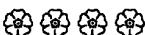
نبی ﷺ کا میٹھی چیز اور شہد پسند کرنے کے بیان میں

(۱۸۳۱) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ : کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ .

(صحیح) مختصر الشمائل المحمدیہ (۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ دوست رکھتے تھے میٹھی چیز اور شہد کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے۔اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ۔

❀❀❀❀

٣٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِكْثَارِ مَاءِ الْمَرَقَةِ

شوربا زیادہ کرنے کے بیان میں

(١٨٣٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِذَا اشْتَرٰى اَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ)) . (ضعيف ـ الضعيفة : ٢٣٤١) اس میں محمد بن فضاء متکلم فیہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ المزنی سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جب خریدے کوئی تم میں کا گوشت تو زیادہ کرے اس میں شوربا اس کا، اس لیے کہ اگر نہ پائے گوشت تو ملے اس کو شوربا اس کا کہ وہ بھی دو گوشتوں میں کا ایک ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے محمد بن فضاء کی روایت سے۔اور محمد بن فضاء معبر[1] ہے اور کلام کیا ہے اس میں سلیمان بن حرب نے، اور علقمہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے۔

❀❀❀❀

(١٨٣٣) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَحْقِرَنَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ وَإِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا اَوْطَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ)). (صحيح ـ الصحيحة : ١٣٦٨ ـ التعليق الرغيب : ٣/ ٢٦٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: نہ حقیر سمجھے کوئی کسی نیک کام کو، اور اگر نہ پائے کچھ تو ملاقات کرے اپنے بھائی سے یکشادہ روئی، اور جب خریدے تو گوشت یا پکائے ہانڈی تو زیادہ کر اس میں شوربا اس کا اور ایک چلّو دے اس میں سے اپنے ہمسایہ کو۔

فائدہ : ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابوعمران جونی سے، یہ روایت حسن ہے۔

مترجم: سبحان اللہ! یہ کیا عمدہ سنت ہے کہ جس میں ہمیشہ بآسانی ہمسایہ سے حسنِ سلوک ہوسکتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی مانع نہیں ہے سوائے غفلت کے یا یہ خیال ہے کہ شوربا زیادہ کریں گے تو مزہ کم ہوگا۔ارے بھائیو! اتباع سنت کا مزہ اس سے صد چنداں بڑھ کر ہے کہ یہ باقی ہے اور وہ فانی ہے اگر اس سے کام ودہاں شیریں ہے تو اس سے کام جان۔

❀❀❀❀

---

[1] یعنی خواب کی تعبیر کہنے والا۔

١٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الثَّرِيْدِ

ثرید کی فضیلت کے بیان میں

(١٨٣٤) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ)) .

(صحیح) مختصر الشمائل الحمدیه (١٤٧) الروض النضیر (٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کامل ہوئے مردوں میں بہت لوگ اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی اور فضیلت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی سب عورتوں پر ایسی ہے جیسے روٹی گوشت کو فضیلت ہے سب کھانوں پر۔

فائدہ : اس باب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّهُ قَالَ: انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا

گوشت دانت سے نوچ کر کھانے کے بیان میں

(١٨٣٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : زَوَّجَنِيْ أَبِيْ فَدَعَا أُنَاسًا فِيْهِمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((انْهَسُو اللَّحْمَ نَهْسًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ)) .

(ضعیف ۔ الضعیفة : ٢١٩٣) اس میں عبدالکریم کمزور حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہا نکاح کیا میرا میرے باپ نے، سو دعوت کی گئی لوگوں کی کہ ان میں صفوان بن امیہ بھی تھے، سو کہا انہوں نے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ دانت سے گوشت نوچ کر کھاؤ کہ یہ بہت رچتا پچتا ہے۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبدالکریم کی روایت سے، اور عبدالکریم میں بعض علماء نے کلام کیا ہے بسبب حافظہ کے کہ انہیں میں ہیں ایوب سختیانی۔

مترجم: نہس بسین مہملہ کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ پورے دانتوں سے۔ اور طیبی نے کہا کہ بسین مہملہ اس گوشت کو کہ ہڈیوں پر ہے کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ ڈاڑھوں سے نوچنا اور دونوں طرح مروی ہے۔ اور بخاری میں کہا ہے باب النهش وانتشال اللحم، اور انتشال کے معنی نکالنا اور لیسا اور کاٹنا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

نبی ﷺ کی طرف سے چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی رخصت کے بیان میں

(۱۸۳۶) عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَزَّمِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمرو سے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو کہ کاٹا آپ ﷺ نے چھری سے کچھ گوشت بکری کے شانے سے پھر کھایا اس میں سے پھر چلے گئے نماز کو اور وضو نہ کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اگرچہ حز بھی چھری سے کاٹنے کو کہتے ہیں مگر بخاری میں تصریحاً سکّین کا لفظ وارد ہوا ہے۔ چنانچہ عبارت بخاری یہ ہے يَحْتَذُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِي يَحْتَزُّبِهَا یعنی آپ کاٹ رہے تھے گوشت بکری کے شانے کا جوان کے ہاتھ میں تھا پھر بلائے گئے نماز کی طرف اور رکھ دیا شانہ اور چھری کو کہ جس سے کاٹ رہے تھے۔ اور بعض روایتوں میں جو چھری سے کاٹنا منع آیا ہے وہ محمول ہے اس پر کہ بے ضرورت نہ کاٹے اور ضرورت کے وقت منع نہیں۔ اور بعض نے حدیث لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيْعِ الْاَ عَاجِمِ کو منکر کہا ہے۔ چنانچہ ابوداؤد نے کہا وہ حدیث کچھ قوی نہیں اور ابو معشر جو اس کا راوی ہے بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اس کی مناکیر میں سے یہ حدیث بھی ہے۔

❀❀❀❀

۳۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَيِّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

اس بیان میں کہ کون سا گوشت رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا؟

(۱۸۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ فَدُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا.

(صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (١٤١)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس لائے گوشت اور دیا آپ ﷺ کو ہاتھ اور وہ بہت پسند آتا تھا آپ ﷺ کو پھر نوچ کر دانتوں سے کھایا آپ ﷺ نے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے، اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۳۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ الزِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ كَانَ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّاغِبًّا، فَكَانَ یَعْجَلُ اِلَیْهِ لِاَنَّهُ اَعْجَلُهَا نُضْجًا .

(منكر ـ مختصر الشمائل : ١٤٤) اس میں فلیح بن سلیمان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نہ تھا دست سب گوشتوں میں دوست زیادہ آنحضرت ﷺ کی طرف مگر اس واسطے کہ نہ پاتے تھے آپ ﷺ گوشت لیکن ایک دن بیچ دے کر اور جلدی کرتے تھے آپ ﷺ اس کے کھانے کی طرف اور وہ سارے گوشت سے جلدی گلتا ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اس روایت سے۔

مترجم: ابن ماجہ میں ہے یقول اطیب اللحم الحم الظهر۔ یعنی آپ ﷺ فرماتے تھے کہ پاکیزہ تر گوشتوں سے پیٹھ کا گوشت ہے اور دست کا گوشت آپ ﷺ اس لیے دوست رکھتے تھے کہ وہ نجاست سے دور ہوتا ہے اور پشت بھی ایسے ہی۔

❀❀❀❀
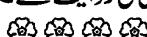
۳۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْخَلِّ

سرکہ کے بیان میں

(۱۸۳۹) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ)). (صحیح) التعلیق الرغیب (۳/۱۱۹) الصحیحة (۲۲۲۰)
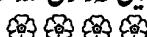
ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا خوب سالن ہے سرکہ۔

فائدہ : روایت کی ہم سے عبیدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا خوب سالن ہے سرکہ۔ اور اس باب میں عائشہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے مبارک بن سعید کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن سہل نے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا خوب سالن ہے سرکہ۔ روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سلیمان سے اسی سند سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا نعم الا دام او الا دم الخل۔ یعنی ادام اور ادم میں راوی کو شک ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں معروف ہے ہشام بن عروہ کی سند مگر سلیمان بن بلال کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۱۸۴۰) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ)) . (صحیح)

ترجمہ: امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۴۱) عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ)) فَقُلْتُ: لَا، إِلَّا كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَرِّبِيهِ، فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدُمٍ فِيهِ خَلٌّ)).

(اسناده حسن عند الالبانی۔ الصحیحة: ۲۲۲۰) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوحمزہ الثمالی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور پوچھا کچھ ہے تمہارے پاس؟ عرض کیا انہوں نے کہ نہیں مگر چند ٹکڑے ہیں روٹی کے اور سرکہ، فرمایا نبی ﷺ نے میرے پاس لاؤ اس لیے کہ نہیں محتاج ہوا سالن کا وہ گھر جس میں سرکہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور ام ہانی رضی اللہ عنہا کا انتقال بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہے۔

مترجم: ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ داخل ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا کچھ ناشتا ہے انہوں نے عرض کی ہمارے پاس روٹی اور تمر اور خل ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نِعْمَ الا دَام الخل اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِ فانه كَانَ ادَام الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي یعنی کیا خوب سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دے سرکہ میں اس لیے کہ وہ سالن تھا اُن پیغمبروں کا جو مجھ سے پہلے تھے (الحدیث) اور ابن ماجہ میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سید ادامکم الملح یعنی نمک سردار ہے تمہارے سالنوں کا۔

(۱۸۴۲) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ)).

(اسناده صحیح) التعلیق الرغیب (۱۱۹/۳) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۲۲۲۰)

ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سرکہ کا سالن بہترین ہے۔

❀❀❀❀

۳۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْبِطِّيخِ بِالرُّطَبِ

تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے بیان میں

(۱۸۴۳) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ. (صحیح۔ الصحیحة: ۵۷۔ مختصر الشمائل: ۱۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ کھاتے تھے تربوز کھجور کے ساتھ۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ اور روایت کی یزید بن ہارون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث۔

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

ککڑی کو کھجور کے ساتھ کھانے کے بیان میں

(۱۸۴۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ .

(صحیح) الروض النضیر (۳۷۸) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۵۶) مختصر الشمائل المحمدیه (۱۶۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کھاتے تھے ککڑی ساتھ کھجور کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن سعد کے۔

مترجم: سبحان اللہ! اس ترکیب میں بڑی منفعت طبی ہے کہ کھجور کی گرمی اور ککڑی کی سردی مل کر اعتدال مزاج حاصل ہوتا ہے۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

اونٹوں کا پیشاب پینے کے بیان میں

(۱۸۴۵) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ : ((اشْرَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا)) . (صحیح) الارواء (۱۷۷) الروض النضیر (۴۳)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کچھ لوگ عرینہ سے آئے مدینہ میں اور پانی لگا ان کو مدینہ کا، سو بھیجا ان کو رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں اور فرمایا کہ پیو دودھ اور پیشاب اونٹوں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ثابت کی روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔ روایت کی ابوقلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: اس قصہ میں دلیل ہے پاک وحلال ہونے پر بول مایوکل لحمہ کے اور جائز ہونے پر تداوی کے ساتھ اس کے اس لیے کہ دوا کرنا محرمات کے ساتھ جائز نہیں اور آنحضرت نے ان کو حکم نہیں کیا کہ اپنا منہ دھوڈالنا بعد پینے کے یا کپڑے اپنے جہاں وہ بول لگ جائے حالانکہ وہ لوگ نومسلم تھے اور شرائع اسلام سے اور احکام اس کے سے ناواقف تھے اور تاخیر بیان سے وقت حاجت کے جائز نہیں یہ کلیہ اصول کا ہے۔ **کذافی زاد المعاد لابن القیم۔** اور ابن رسلان نے فی شرح سنن میں کہا ہے کہ صحیح مذہب سے شافعیہ کے جواز تداوی ہے ساتھ جمیع نجاسات کے مسکر وغیرہ اس حکم میں برابر ہے، بنا بر حدیث عرینہ کے جو صحیحین میں مروی ہے کہ امر کیا آنحضرت ﷺ نے ان کو ابوال ابل پینے کے واسطے تداوی کے اور کہا کہ وہ احادیث جن میں نہی وارد ہے حرام سے دوا کرنے کی وہ محمول ہیں اوپر عدم حاجت کے یعنی جب تک دوائے طاہر موجود ہو علاج حرام سے درست نہیں اور اگر موجود نہ ہو تو

درست ہے بیہقی نے کہا احادیث نہی از تداوی بحرام محمول ہیں ضرورت نہ ہونے پر اور جب ضرورت ہو تو جائز ہے تا کہ جمع ہو جائے احادیث نہی اور حدیث عرینین میں یہ خلاصہ ہے مسک الختام کا، اور کرمانی میں۔ ہے کہ اختلاف ہے بول مایو کل لحمہ میں سو بعض نے کہا کہ وہ طاہر ہے اسی حدیث سے استدلال کر کے۔ اور ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا کہ ابوال سب نجس ہیں اور اباحت ہوئی ان کے لیے فقط واسطے مرض کے۔ انتہیٰ۔ اور استدلال کیا ہے اصحاب مالک اور احمد نے ساتھ اسی حدیث کے اوپر پاک ہونے بول اور روث مایو کل لحمہ کے۔ (نووی)

❁❁❁❁

٤٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهٗ

کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضوء کرنے کے بیان میں

(١٨٤٦) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ**)). (ضعيف ـ الضعيفة : ١٦٨ ـ مختصر الشمائل : ١٥٩) اس میں قیس بن ربیع راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے سلمان سے کہا پڑھا میں نے توراۃ میں کہ برکت طعام کی ہے وضو بعد اس کے اور ذکر کیا میں نے نبی ﷺ سے اور خبر دی میں نے آپ ﷺ کو جو پڑھا تھا میں نے توراۃ میں، سو فرمایا آپ ﷺ نے برکت کھانے کی ہے وضو قبل اس کے اور بعد اس کے۔

فائدہ : اس باب میں انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہیں حدیث میں۔ اور ابو ہاشم رومانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

❁❁❁❁

٤٠۔ بَابُ : فِي تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

کھانے سے پہلے وضوء نہ کرنے کے بیان میں

(١٨٤٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالُوْا اَلَا نَاتِيْكَ بِوَضُوْءٍ؟ قَالَ : ((**اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ**)) . (صحيح ـ مختصر الشمائل : ١٥٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نکلے پائخانے سے اور لائے ان کے پاس کھانا، سو لوگوں نے عرض کی کہ وضو کا پانی لائیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے مجھے حکم وضو کا جب سے ہوا ہے کہ کھڑا ہوں میں نماز کے لئے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔اور روایت کی یہ عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے تھے سفیان ثوری مکروہ جانتے ہاتھ دھونا قبل طعام کے اور مکروہ جانتے روٹی رکھنا نیچے پیالی کے۔

٤١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الطَّعَامِ

کھانے کے درمیان بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں

(١٨٤٨) **عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ** قَالَ : بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، قَالَ : ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ : ((**هَلْ مِنْ طَعَامٍ ؟**)) فَأُتِينَا بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ، فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِي فِي نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ : ((**يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ**)) ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ : فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ : ((**يَاعِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ .... فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ**)) ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ : ((**يَاعِكْرَاشُ! هٰذَاالْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ**)) . (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٥٠٩٨) تخريج مشكاة المصابيح (٤٢٣٣) التحقيق الثاني۔ اس میں العلاء بن الفضل ضعیف ہے۔تقریب (٥٢٥٢)

ترجمہ: عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں بھیجا مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے مالوں کا صدقہ دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس، پس آیا میں مدینہ میں تو آپ ﷺ انصار اور مہاجرین کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔کہا پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔آپ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کیا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ پس لایا گیا ہمارے پاس ایک پیالہ جس میں بہت سا ثرید اور روغن تھا۔ہم اس میں سے کھانے لگے تو میں اپنا ہاتھ سب کونوں میں پھرانے لگا اور رسول اللہ ﷺ اپنے آگے سے کھا رہے تھے۔پس آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑ لیا، پھر کہا اے عکراش! ایک طرف سے کھا کہ سب کھانا ایک ہی کھانا ہے۔پھر ایک تھال آیا جس میں کئی قسم کی تر کھجوریں تھیں۔پھر کہا عکراش نے میں اپنے آگے سے کھانے لگا اور آپ ﷺ کا ہاتھ گھومنے لگا تھال میں، اور آپ نے فرمایا: اے عکراش! جہاں سے تیرا جی چاہے وہاں سے کھا کیونکہ اس میں کئی قسم کی کھجوریں ہیں۔پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا اور دھوئے دونوں ہاتھ آپ ﷺ نے اور پونچھ لی تری ہتھیلیوں کی اپنے منہ پر اور دونوں بانہوں پر اور سر پر اور فرمایا اے عکراش! یہ وضو ہے اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں۔

٤٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ
کدو کھانے کے بیان میں

(١٨٤٩) عَنْ أَبِي طَالُوتَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَأْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُولُ / يَالَكِ شَجَرَةً مَّا أُحِبُّكِ إِلَّا لِحُبِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاكَ . (ضعيف الاسناد) اس میں ابی طالوت مجھول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو طالوت سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ کدو کھاتے تھے اور کہتے: اے درخت کس قدر ہے مجھے محبت تیری بسبب دوست رکھنے آنحضرت ﷺ کے تجھ کو۔

فائدہ: اس باب میں حکیم بن جابر سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(١٨٥٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا أَزَالُ أُحِبُّهُ .
(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے، دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو ڈھونڈتے تھے رکابی میں یعنی کدو کو جب سے میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں کدو کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: هٰذا القرع وهو الدُّبَّاءُ نكثربه طعَامَنَا۔ یعنی یہ قرع ہے یعنی کدو ہے کہ بڑھاتے ہیں ہم اس سے اپنا کھانا۔ اور صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آپ ﷺ کی دعوت کی اور جو کی روٹی اور خشک گوشت آپ ﷺ کے سامنے حاضر کیا اور آپ ﷺ حوالی قصعه سے تتبع دباء فرماتے تھے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ
زیتون کھانے کے بیان میں

(١٨٥١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)) . (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٧٩) التعليق الرغيب (١٢٠/٣) مختصر الشمائل المحمديه (١٣٣، ١٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: کھاؤ تم روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا وہ درخت مبارک سے ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ معمر سے روایت کرتے ہیں۔ اور عبدالرزاق اضطراب کرتے ہیں اس روایت میں، پھر کبھی ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے آنحضرت ﷺ سے بواسطہ عمر کے اور کبھی بصیغۂ شک کہتے تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ روایت ہے آنحضرت ﷺ سے بواسطہ عمر رضی اللہ عنہ کے، اور کبھی کہتے روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً۔ روایت کی ہم سے ابوداؤد نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس میں عمر رضی اللہ عنہ کا۔

❀❀❀❀

(۱۸۵۲) عَنْ اَبِیْ اَسِیْدٍ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : ((كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)) .

(صحيح بماقبله)

ترجمہ: روایت ہے ابواُسید سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: کھاؤ روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا کہ وہ درخت مبارک سے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے۔

مترجم: شجرۂ مبارکہ میں اشارہ ہے طرف سورۂ نور کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ﴾۔

❀❀❀❀

٤٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوْكِ [وَالْعِيَالِ]

لونڈی، غلام (جب کھانا پکا کر لائے تو ان) کے ساتھ کھانے کے بیان میں

(۱۸۵۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اِذَا كَفَا اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ، فَلْيَاْخُذْ بِيَدِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهُ اِيَّاهُ)) .

(صحيح) الصحيحة (١٢٨٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ خبر دیتے تھے لوگوں کو کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب اٹھائے تم میں سے کسی کا خادم گرمی اور دھواں اس کے کھانے کا یعنی پکائے تو چاہیے کہ ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ بٹھا لے پھر اگر اس کا دل نہ مانے تو لیوے ایک لقمہ اور اسے کھلائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوخالد والد ہیں اسماعیل کے، نام ان کا سعد ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

کھانا کھلانے کی فضیلت کے بیان میں

(١٨٥٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوْا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ)). (ضعيف ۔ الارواء : ٣/ ٢٣٨ ۔ الضعيفة : ١٣٢٤) اس میں عثمان بن عبدالرحمٰن قوی نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظاہر کرو سلام کو اور کھلاؤ طعام کو اور مارو ہام کو وارث ہو جنان کے۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابن عمر اور انس اور عبداللہ بن سلام اور عبدالرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ روایت سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی۔

مترجم: ظاہر کرو سلام کو یعنی ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو اور ہام یعنی کھوپڑی یعنی مارو کھوپڑی کافروں کی اور جہاد کرو کہ جنت کے وارث ہو جاؤ گے کہ وطن اصلی تمہارے دادا کا وہی تھا۔

❀❀❀❀

(١٨٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)). (صحيح) ارواء الغيل (٣/٢٣٩) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٥٧١)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے: عبادت کرو رحمان کی اور کھانا کھلاؤ جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ابن ماجہ کی روایت میں اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُو الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وارد ہے یعنی اور سلوک نیک کرو ناتے داروں سے اور نماز پڑھو رات کو جب لوگ سوتے ہوں۔ (الحدیث)

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْعَشَاءِ

طعام شب کی فضیلت میں

(١٨٥٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((تَعَشَّوْا وَلَوْبِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ)). (ضعيف ۔ الضعيفة : ١١٦) اس میں محمد بن یعلیٰ کوفی ضعیف اور عبدالملک بن طلاق مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام شب کی عادت رکھو اگرچہ ایک مٹھی کھجور ناقص ہو اس لیے کہ طعام شب کا چھوڑ دینا موجب ہے بڑھاپے کا۔

فائدہ: یہ حدیث منکر ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور عنبسہ ضعیف ہیں حدیث میں، اور عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

مترجم: یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اس کے مامون ہیں مگر ابراہیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن باباہ کہ وہ ضعیف ہیں۔

❀❀❀❀
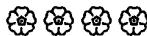
٤٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر بسم اللہ کہنے کا بیان

(١٨٥٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ : ((**اُدْنُ يَابُنَيَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ**)) . (صحيح ۔ الارواء : ١٩٦٨)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ داخل ہوئے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے آگے کھانا تھا، فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے چھوٹے بیٹے میرے نزدیک ہو اور نام لے اللہ کا اور کھا اپنے داہنے ہاتھ سے اور کھا اپنے نزدیک سے۔

فائدہ: اختلاف کیا اصحاب ہشام بن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں، اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

❀❀❀❀

(١٨٥٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ، فَاِنْ نَسِيَ فِيْ اَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهِ وَآخِرِهِ**)) . (صحيح ۔ الارواء : ١٩٦٥ ۔ التعليق الرغيب : ٣/ ١١٥، ١١٦ ۔ تخريج الكلم الطيب : ١١٢) وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اَمَا اِنَّهُ لَوْسَمّٰى كَفَاكُمْ**)) .

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب کھائے کوئی تم میں کا کچھ کھانا تو چاہیے کہ بسم اللہ کہہ لے پھر اگر بھول جائے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ یعنی شروع ہے اللہ کے نام سے اول و آخر اس کھانے کا۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھا رہے تھے کھانا چھ آدمیوں میں اپنے اصحاب سے پھر آ گیا ایک گنوار اور کھا لیا اس نے سب کھانا دو لقمے میں، سو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر یہ نام لیتا اللہ کا تو یہ کھانا تم سب کو کفایت کرتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بسم اللہ ابتدائے طعام میں مستحب ہے باجماع امت اور ایسے ہی حمد بھی آخر میں اور

ایسے ہے پہننے کی ابتداء میں بلکہ ہر امر ذی بال کی ابتداء میں۔ اور علماء نے کہا ہے مستحب ہے بجہر کہنا بسم اللہ کا کہ اوروں کو تنبیہ ہو جائے اور کافی ہے لفظ بسم اللہ کا اگر چہ پوری پڑھنا مستحسن ہے، اور جنب اور حائض وغیرہما اس میں سب برابر ہیں اور چاہیے کہ ہر ایک شخص جماعت سے بسم اللہ کہے مگر ایک شخص نے بھی کہہ لی تو سنت ادا ہو گئی نص کیا ہے اس پر شافعی رحمہ اللہ نے اور استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے خبر دی کہ شیطان قابو پا لیتا ہے کھانے سے جب کہ اس پر نام اللہ کا نہ لیا جائے اور اس لیے کہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک کے نام لینے سے (نووی) فقیر کہتا ہے اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَاماً فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ کا عموم مقتضی ہے کہ ہر آدمی کو بسم اللہ کہنا سنت ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ کَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوْتَهِ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ

اس حالت میں سو جانے کی کراہت میں کہ چکنائی کی بو اس کے ہاتھ میں ہو

(١٨٥٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ، فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)) .

(موضوع ۔ الضعیفۃ : ٥٥٣٣ ۔ الروض النضیر : ٢/ ٢٢٥) اس میں یعقوب بن ولید کذاب اور متہم ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ شیطان بڑا پانے والا ہے اور تاڑنے والا ہے، سو بچاؤ اس سے اپنی جانوں کو، جو سویا اور ہاتھ میں اس کے چکنائی کی بو ہے پھر پہنچی اس کو کچھ بلا برا نہ کہے مگر اپنی جان کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اس سند سے۔ اور مروی ہے سہیل بن ابی صالح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے محمد بن اسحاق نے انہوں نے ابو بکر بغدادی سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے منصور بن ابی الاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جو رات کو سوئے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو پھر اسے کچھ بلا پہنچے تو ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اعمش کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم: یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتھ میں چکنائی ہوگی تو ہوام اور حشرات الارض قصد کریں گے، اور اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ چوہوں نے لوگوں کی انگلیاں کتر لی ہیں اور سوا اس کے جن اور شیاطین کی بھی کچھ ایذا ہوتی ہوگی بہر حال اطاعت آپ ﷺ کی ضرور ہے اور احتراز آپ ﷺ کی مناہی سے لازم۔ اٰخِرُ اَبْوَابَ الْاَطْعِمَةِ ۔

مترجم: چند سنن و مستحبات طعام باختصار لکھے جاتے ہیں، اور اس پر ابواب مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ۔

(۱) شروع کرنا غسل ید اور اکل کا شخص فاضل و کبیر سے مستحب ہے۔
(۲) تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے۔
(۳) غیر مدعو شخص اگر مدعوین کے ساتھ آ جائے تو اجازت صاحبِ خانہ ضرور ہے، اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا۔
(۴) آنحضرت ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ کھانے کا نام دریافت فرماتے تھے جب کھاتے۔
(۵) کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہے اور رومالوں کے بدلے ہتھیلیاں اپنی سواعد اور اقدام میں پونچھ لینا مسنون ہے۔
(۶) رفع مائدہ کے وقت یہ دعا مسنون ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاَرْوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مَکْفُوْرٍ۔
(۷) جب سفر سے گھر آئے تو اطعام طعام مسنون ہے۔
(۸) دعوت کے گھر میں کوئی امر منکر دیکھے تو لوٹ جانا مسنون ہے، آپ ﷺ ایک پردہ دیکھ کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے لوٹ گئے۔
(۹) جب داعی آدمی کے کئی ایک ہوں تو جس کا دروازہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرے یا جس کی دعوت پہلے پہنچے۔
(۱۰) الگ الگ کھانا پیٹ نہ بھرنے کا سبب ہے اور مل کر کھانا موجب برکت ہے۔
(۱۱) جب مکھی کھانے میں گرے تو اسے ڈبو کر نکالنا مسنون ہے۔
(۱۲) مہمان میزبان کے لیے یہ دعا کرے: اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَةُ۔
(۱۳) پہلا پھل دیکھے تو یہ دعا مسنون ہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَکَةً مَعَ بَرَکَةٍ۔
(۱۴) آنحضرت ﷺ کے جب گھی گوشت دونوں سامنے ہوتے تو ایک کھاتے ایک صدقہ کر دیتے۔
(۱۵) مسکہ اور کھجور ملا کر کھانا مسنون ہے، اسی طرح رطب وقثاء اور رطب وبطیخ۔
(۱۶) سات کھجوریں عجوہ ہر روز کھانا دافع سم وسحر ہے۔
(۱۷) طاعم شاکر ثواب میں مثل صائم صابر کے ہے۔
(۱۸) مہمان کو دیکھ کر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الٰہی بجالانا اور مرحبا وسہلاً کہنا مستحب ہے۔
(۱۹) تقدیم فواکہ کی خبز ولحم پر مستحب ہے۔
(۲۰) طعمہ مسنونہ جن کا ذکر احادیث میں وارد ہوا ہے وہ کئی کھانے ہیں۔ (۱) احیس: گھی اور کھجور ملا ہوا (۲) قط: چھاچھ سکھا کر بناتے ہیں۔ (۳) سویق: ستو (۴) خزیرہ چھوٹی بوٹیاں گوشت کی روا ملا کر پکاتے ہیں اگر اس میں گوشت نہ ہو تو وہ عصیدہ ہے اور اگر میٹھا اور آٹا ہو تو حریرہ (۵) تلبینہ: آش جو اور حریرہ (۶) ثرید: روٹی سالن میں چوری ہوئے (۷) دُبّاء: کدو ہے کہ آنحضرت ﷺ کو محبوب تھا (۸) قدید: گوشت جو نمک لگا کر سکھایا ہو (۹) ساق: چکندر اور جو ملا کر ایک صحابیہ پکاتی تھیں اور بروز جمعہ اصحابؓ آنحضرت ﷺ کو کھلاتی تھیں (۱۰) ذاك وكتف وحيت وظهرك: یعنی دست وشانہ وپسلی

اور پیٹھ کا گوشت بکری کا آنحضرت ﷺ کو پسند تھا۔(۱۱) حشف ای ردی تمر: یعنی ادنیٰ قسم کی کھجور، جھار کھجور کا گابھا نبات پیلو کا پھل کہ اس میں اچھا ہوتا ہے۔ یہ سب پھل آنحضرت ﷺ نے کھائے ہیں، جبن پنیر چھری سے کاٹ کر کھانا بھی ثابت ہے۔

(۲۱) پیٹ بھر کر کھانا احیاناً روا ہے دواماً مکروہ ہے، اور خبز مرقق یعنی پتلی چپاتی کھانا بدعت ہے آپ نے کبھی نہیں کھائی۔

(۲۲) خوان پر کھانا مکروہ ہے دسترخوان پر سنت۔

(۲۳) تکیہ لگا کر کھانا پینا مکروہ ہے۔

(۲۴) عیب کرنا طعام کو مکروہ ہے۔

(۲۵) آٹا چھاننا بدعت ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جو پیس کر پھونک لیا کرتے تھے۔

(۲۶) مناخل یعنی چھلنیاں گھر میں رکھنا خلافِ سنت ہے۔

(۲۷) چھوٹی چھوٹی تشتریوں اور پیالیوں میں کھانا خلافِ سنت ہے۔

(۲۸) کھجور میں اقران یعنی دو دو ملا کر کھانا مکروہ ہے مگر ساتھ کھانے والوں کی اجازت ہو تو جائز ہے۔

(۲۹) اوندھے لیٹ کر کھانا مکروہ ہے۔

(۳۰) جس دسترخوان پر شراب ہو اس پر کھانا حرام ہے۔

(۳۱) مسجد میں کھانا روا ہے۔

(۳۲) کھانا پھینکنا منع ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۶۰) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ بَاتَ وَ فِيْ يَدِهِ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ)) . (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٤٢١٩) الروض (٨٢٣)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو رات کو سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہو پھر اسے کوئی نقصان پہنچ جائے تو اپنے آپ کو ملامت کرے۔

(المعجم ٢٤) مشروبات کے بیان میں (التحفة ٢١)

١ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ
شراب پینے والے کے بیان میں

(١٨٦١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ)) . (اسناده صحيح ـ الارواء : ٨/ ٤١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہر نشہ کرنے والی چیز خمر ہے اور نشہ کرنے والی چیز حرام ہے، اور جس نے پی شراب دنیا میں اور مرا اور وہ اس کی عادت رکھتا ہے نہ پیئے گا شراب آخرت میں یعنی جنت میں۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو سعید اور عبداللہ بن عمر اور عبادہ اور ابو مالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی طرح سے اس سند سے عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔ اور روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

(١٨٦٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ

صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ)). قِيْلَ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ؟ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ. (صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۷۰۹) تعلیق علی صحیح ابن خزیمة (۹۳۹) تخریج الایمان لابن سلام (۹۱/۹۲) المشکاة (۳٦٤٤) التحقیق الثانی

بعض محققین کہتے ہیں اس میں آخری جملہ فان تاب لم یتب اللہ علیہ سخت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پی شراب نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی، پھر اگر اس نے دوبارہ پی نہیں قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی توبہ قبول کرے گا اللہ اس کی، پھر اس نے سہ بار پی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک، پھر اگر توبہ کرے تو توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی، پھر اگر اس نے چوتھی بار پی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک، پھر اس نے توبہ کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ توبہ اس کی۔ یعنی ایسی قبول نہ ہوگی کہ کچھ سزا نہ ہو بلکہ سزا اس کی بیلے ہوگی۔ کہ پلاوے گا اس کو اللہ تعالیٰ نہر سے کیچڑ کے۔ پوچھا لوگوں نے اے ابا عبدالرحمٰن اور یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کیا ہے نہر کیچڑ کی؟ فرمایا نہر پیپ سے دوزخیوں کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوا ہے مثل اس کے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ دونوں روایت کرتے ہیں آنحضرت ﷺ سے۔

مترجم: خمر اور اس کے شارب کی برائی میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بخاری میں ہے جس نے شراب پی اور توبہ نہ کی حرام ہے اس پر شراب آخرت کی۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شبِ معراج میں آنحضرت ﷺ پر شراب اور دودھ عرض کیے گئے آپ ﷺ نے دودھ اختیار کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اگر آپ شراب پی لیتے تو گمراہ ہو جاتی امت آپ کی اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حرام ہوئی شراب نہیں پاتے تھے ہم خمر انگور کا بلکہ اکثر خمر ہمارا بسر اور تمر سے تھا۔ اور ابو مالک یا ابو عامر اشعری سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میری امت سے ایک قوم حلال کرلے گی فرجیں عورتوں کی یعنی بہ زنا، اور ریشمی کپڑے اور شراب اس طرح استعمال کریں گے جیسے حلال کو، اور اتریں گی ان میں سے کچھ قومیں نزدیک ایک علم[1] کے شام کو آئے گا ان کے پاس کوئی آنے والا کسی حاجت کو وہ کہیں گے آج لوٹ جا کل ہمارے پاس آنا، پھر مسخ کردے گا اللہ تعالیٰ ان میں سے کچھ لوگوں کو سور اور بندر۔ اور خمر باجماعِ امت حرام ہے۔ بتحریم اللہ وتحریم رسولہ وبسوال الصحابۃ اختلاف نہیں ہے اس میں کسی کا

[1] کنارہ پہاڑ کا۔

مگر اختلاف کیا ہے اس میں کہ حرمت خمر کی لذاتہا ہے یعنی بغیر کسی علت کے یا بسبب کسی علت کے پس حنفیہ اس طرف گئے ہیں کہ حرمت اس کی لذاتہا ہے۔ اور سائر علماء کا مذہب ہے کہ حرمت اس کی بعلت سکر ہے اور یہی مذہب صحیح اور موافق احادیث اورروایات کے ہے۔ اور بیان کی ہے اللہ تعالیٰ نے یہی علت اس کی۔ چنانچہ فرمایا ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ﴾۔ پس فرمائیں اس میں دو خرابیاں ایک وقوع عداوت فیما بینا، دوسرے روکنا ذکر الٰہی سے اور نماز سے اور یہ دونوں ہوتی ہیں حالت سکر میں۔ اور قصہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا مشہور ہے کہ بسبب سکر کے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو انٹنیاں ماریں اور آنحضرت ﷺ اور صحابہ کو کہا ھَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عُبَیْدٌ لِّیْ اَوْلِاٰ بَآئِیْ یعنی نہیں ہو تم مگر غلام میرے یا میرے باپ دادوں کے۔ اور علی ھذا القیاس قصہ سعد کا اور یہ جو فرمایا کہ نہ پئے گا شارب خمر شراب آخرت کو تو شارب دو حال سے خالی نہیں یا تو توبہ کرے گا یا نہیں پھر اگر توبہ کی تو شارب نہ رہا بلکہ بمنطوق التائب من الذنب کمن لاذنب لہ تائب ہو گیا۔ پھر اگر توبہ نہ کی تو مذہب اہل سنت یہی ہے کہ اللہ مختار ہے خواہ اسے بخشے خواہ عذاب کرے پھر اگر عذاب کیا مخلد فی النار نہ ہو گا اور خواہ مخواہ بہ برکت توحید بفضلِ اللہ نار سے نکلے گا اور جنت میں جائے گا، پھر جب جنت میں پہنچا تو مذہب ایک گروہ صحابہ کا ہے کہ وہ جنت میں بھی شراب نہ پئے گا۔ اور ظاہر حدیث یہی ہے اس لیے کہ جلدی کی اس نے اس میں کہ تاخیر درکار تھی جیسے کہ قاتل وارث حصول میراث کے لیے جلدی کرتا ہے پھر اس کی سزا یہ ہوتی ہے کہ مطلقاً میراث سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور مراد عدم قبول توبہ سے چوتھی بار میں شاید یہ ہو کہ اس نے جو بار بار توبہ توڑی اور گویا حکم شرعی سے استہزاء کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں قساوت قلب ایسی دیتا ہے کہ توفیق توبہ مقبولہ نہیں پاتا، اور انوار و برکاتِ توبہ سے محروم رہتا ہے۔ اور حنفیہ قائل ہیں کہ حرمت خمر انگوری کی قطعی ہے اور باقی مسکرات کی حرمت ظنی حالانکہ یہ مذہب بغایت ضعیف ہے اور خلاف احادیث معتبرہ اس لیے کہ روایات معتبرہ میں وارد ہے کل مسکر خمر و کل مسکر حرام جیسا کہ آگے آتا ہے اور مذہب جمہور کا انہی احادیث کے موافق ہے یعنی حرمت ہر مسکر کی قطعی ہے۔ (احوذی)

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ

اس بیان میں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے

(۱۸۶۳) عَنْ عَائِشَۃَ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ : ((کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ)) .

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۸/۴۱)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کسی نے حکم تبع کا؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جو پینے کی چیز میں نشہ کرے وہ حرام ہے۔

مترجم: بتع بکسر موحدہ وسکون فوقانیہ شراب ہے کہ شہد سے بنائی جاتی ہے، اور شراب ہے اہل یمن کی۔

(١٨٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) .

(اسناده صحيح) الارواء (٨/٤١) الروض النضير (٥٤٢ـ ٥٤٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابوسعید اور ابوموسیٰ اور اشج عصری سے اور دیلم اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن معقل اور ام سلمہ اور ابوہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ابی سلمہ نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت ہے ابوسلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

اس حدیث میں صاف دلالت ہے کہ حرمت جمیع اشیاء مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنفیہ ہے اور اس حدیث کے مضمون کو اتنے صحابہ نے روایت کیا ودون ہذا خرط القتاد۔

❀❀❀❀

٣ـ بَابُ : مَا جَاءَ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ

اس بیان میں کہ جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے

(١٨٦٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ)) .

(حسن صحيح) ارواء الغليل (٨/٤٣)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے۔

فائدہ : اس باب میں سعد اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر اور خوات بن جبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(١٨٦٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ)) . (اسناده صحيح ـ الارواء : ٢٣٧٦)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ہر نشہ کی چیز حرام ہے جس کی ایک فرق بھر سے نشہ ہو اس کا ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔

اورعبداللہ یا محمد بن بشاران دونوں میں سے کسی نے اپنی روایت میں کہا الحسوة منه حرام یعنی ایک گھونٹ بھی اس میں سے حرام ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔روایت کی یہ لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابوعثمان انصاری سے روایت مہدی کی مانند۔اور ابوعثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے،اور کبھی ان کو عمر بن سالم بھی کہتے ہیں۔

مترجم: فرق بفاء وسکونِ راء ایک برتن ہے کہ تین صاع اس میں آتے ہیں۔اور ابن قتیبہ نے کہا اٹھائیس رطل سماتے ہیں۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ نَبِيْذِ الْجَرِّ

مٹکوں میں نبیذ بنانے کے بیان میں

(١٨٦٧) عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ؟ فَقَالَ : نَعَمْ. فَقَالَ : طَاوُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے طاؤس سے کہ آیا ایک مرد ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اس نے کہ منع کیا ہے آنحضرت ﷺ نے مٹکوں کی نبیذ سے کہا انہوں نے ہاں،سو کہا طاؤس نے کہ قسم ہے اللہ کی میں نے بھی سنا ان سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن ابی اوفی اور سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس جگہ مٹکے سے لاکھی برتن مراد ہیں کہ ان میں نبیذ جلدی نشہ لاتی ہے اور نبیذ یہ ہے کہ کھجور تر یا خشک رات کو پانی میں بھگو دے دن کو پی لے وہ جب تک نشہ نہ لائے حلال ہے نشہ لائے تو حرام ہے پھینک دینا چاہیے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ

کرو کے خول،سبز روغنی گھڑے اور لکڑی (کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے کی کراہت کے بیان میں
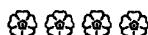
(١٨٦٨) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ مَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

مِنَ الْاَوْعِيَةِ وَاَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهَى الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ، وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَهُوَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ، وَاَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ . (اسناده صحيح ـ الصحيحة : ۲۹۵۱ سلسله احاديث)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے زادان کو کہتے تھے پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حال ان برتنوں کا کہ منع کیا ہے آنحضرت ﷺ نے اس کے استعمال سے، اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ خبر دو ہم کو ان کی اپنی زبانوں میں پھر تفسیر کر و ان کی ہماری زبان میں، کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے حنتمہ سے اور وہ مٹکا ہے اور منع فرمایا دبّاء سے اور وہ کدو کی تونبی ہے، اور منع فرمایا نقیر سے اور وہ جڑ ہے کھجور کی کہ اس کو اندر سے خراد لیتے ہیں یا یوں کہا کہ اتار لیتے ہیں چھلکا اس کا اور صاف کر لیتے ہیں، اور منع فرمایا مذفت سے اور وہ برتن ہے کہ جس پر روغنِ قیر ملا ہوا ہو یعنی لاکھی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نبیذ بنائی جائے مشکوں میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور عبد الرحمٰن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے اس لیے منع فرمایا کہ جلد سڑ جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال ان کا مخصوص تھا شراب کے لیے، اس لیے بھی منع فرمایا تھا کہ ان کی مشابہت نہ ہو اب استعمال جائز ہے۔ مسلم میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِيْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهٖ۔ یعنی نبیذ بنا تو اپنی مشک میں اور باندھ دے اس کو۔ اور حکمت اس میں یہ ہے کہ مشک میں جب جوش آ جائے گا اور سکر پیدا ہو گا تو پھٹ جائے گی اور مالک کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ مسکر ہو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کے کہ اس میں سکر کا علم نہیں ہوتا۔ يُنْسَجُ نَسْجًا جو روایت میں وارد ہوا ہے صحیح حائے مہملہ سے ہے اور معنی نسح کے چھلکا اتارنا اور جیم مہملہ غلط ہے کہ معظم نسخ مسلم وغیرہ میں بحاء مہملہ واقع ہوا ہے۔ اور یہ نبیذ بنانا ان برتنوں میں بھی جو حدیث میں منہی عنہ ہے اس کی نہی منسوخ ہے۔ چنانچہ مسلم میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا اس میں نبیذ بنانے سے اب بناؤ مگر مسکر نہ پیو، یعنی احتیاط رکھو۔ (نووی)

❀❀❀❀

٦ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الظُّرُوفِ

برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کے بیان میں

(۱۸۶۹) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ، وَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ

شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهُ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے منع کرتا تھا میں تم کو برتنوں میں نبیذ بنانے سے، اور بے شک ظرف کسی چیز کو حلال نہیں کرتا اور نہ حرام کرتا ہے، اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔ یعنی حرمت بسبب نشہ کے ہے نہ بسبب ظرف کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۸۷۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوْفِ، فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ، فَقَالُوْا : لَيْسَ لَنَا وِعَآءٌ قَالَ : ((فَلَا اِذَنْ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں سے پھر شکوہ کیا انصار نے اور کہا ہمارے پاس اور برتن نہیں فرمایا آپ ﷺ نے ایسا ہے تو میں منع نہیں کرتا۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہی انتباذ جو باب مقدم میں مذکور ہوئی منسوخ ہے۔ اور بخاری میں ایک عورت سے مروی ہے کہ اس نے کہا انقعت لَهُ تَمرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ تَوْرٍ یعنی بھگور کھے تھے میں نے آنحضرت ﷺ کے لیے چند کھجوریں لوٹے میں۔ اور تور لوٹے کو کہتے ہیں خواہ پتھر کا ہو خواہ تانبے کا یا لکڑی کا ہو پھر پلایا آنحضرت ﷺ کو۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ
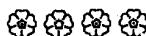
مشک میں نبیذ بنانے کے بیان میں

(۱۸۷۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ فِيْ اَعْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ہم نبیذ بنایا کرتے تھے آنحضرت ﷺ کے لیے مشک میں کہ باندھ دیا جاتا تھا اس کے اوپر کا منہ اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سا منہ تھا بھگوتے تھے ہم صبح کو تو پیتے تھے آپ ﷺ شام کو اور بھگوتے تھے ہم شام کو تو پیتے تھے آپ ﷺ صبح کو۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابو سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند سے بھی۔

مترجم: عَزْلَاءٌ توشہ دان چرمی کے نیچے کے منہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس مشک کے اوپر کا منہ تو باندھ دیتے تھے اور نیچے جو چھوٹا سوراخ بمنزلہ عزلاء کے تھا اس سے پیتے تھے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

ان دانوں کے بیان میں جن سے شراب بنتی تھی

(١٨٧٢) **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا، وَ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَّمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا، وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا**)) .

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥٩٣) تخريج مشكاة المصابيح (٣٦٤٧) التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ دانے گیہوں سے شراب ہوتی ہے اور جو سے شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہے۔ یعنی ان سب میں جو چیز بنے اس میں نشہ ہو جائے سب خمر ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے اسرائیل سے مانند اس کی۔ اور روایت کی ابوحیان تیمی نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے: اور بے شک گیہوں سے خمر ہے، پھر ذکر کی یہ حدیث خبر دی ہم کو اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے ابوحیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ خمر گیہوں سے بھی ہوتی ہے اور یہ صحیح تر ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے نہ تھے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی یعنی علم حدیث میں از روئے روایت کے۔

❀❀❀❀

(١٨٧٣) **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ نَحْوَهُ وَ رَوَى أَبُوحَيَّانَ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ : اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا. فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ .

(صحيح) [انظر الذى قبله]

ترجمہ: ہم سے حسن بن علی خلال نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے اسرائیل سے مانند اس کی اور روایت کی ابو

حیان تیمی نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے، کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بے شک گیہوں سے خمر ہے پھر ذکر کی یہ حدیث۔

❀❀❀❀

(۱۸۷٤) اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا بِهٰذَا. (صحيح). وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ: يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: لَمْ يَكُنْ اِبْرَاهِيمَ بْنَ الْمُهَاجِرِ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ.

ترجمہ: خبر دی ہم کو اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے ابو حیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ خمر گیہوں سے بھی ہوتی ہے۔ اور یہ روایت صحیح تر ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحیٰی بن سعید نے نہ تھے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی علم حدیث میں از روئے روایت کے۔

❀❀❀❀

(۱۸۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا ابو کثیر سحیمی نے، کہا: سنا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: خمر ان دو درختوں سے ہے کھجور اور انگور سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو کثیر سحیمی غبری ہیں، نام ان کا عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

کچی پکی کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے کے بیان میں

(۱۸۷٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا گدر کھجور اور تر دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۷۷) عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَهُمَا وَ عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَهُمَا، وَنَهٰی عَنِ الْجِرَارِ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِیْهَا. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا گدر اور سوکھی کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے، اور منع فرمایا انگور خشک اور سوکھی کھجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع کیا مٹکوں میں نبیذ بنانے سے۔

فائدہ: اور اس باب میں انس اور جابر اور ابوقتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ اور معبد بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مٹکوں اور ظرفوں کی تحقیق اوپر گذری، غرض یہ بھی منسوخ ہے یا محمول ہے احتیاط پر کہ احتمال ہے ان میں جلد نشہ ہو جانے کا۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الشُّرْبِ فِیْ آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا نے پینے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۷۸) عَنِ الْحَکَمِ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی یُحَدِّثُ اَنَّ حُذَیْفَةَ اسْتَسْقٰی فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ : اِنِّیْ کُنْتُ قَدْ نَهَیْتُهٗ فَاَبٰی اَنْ یَّنْتَهِیَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَقَالَ : ((هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَکُمْ فِی الْاٰخِرَةِ)) .

(اسناده صحیح) ارواء الغلیل (۳۲) غایة المرام (۱۱۷)

ترجمہ: روایت ہے حکم سے کہا سنا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے تھے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا پھر ایک آدمی پانی لایا ایک برتن میں چاندی کے، سو پھینک دیا اس کو حذیفہ نے اور کہا میں منع کر چکا تھا اس کو مگر نہ مانا اس نے کہ باز رہے بے شک آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور حریر و دیباج کے پہننے سے، اور فرمایا کافروں کے لیے ہے دنیا میں اور تمہارے لیے ہے آخرت میں۔

فائدہ: اس باب میں ام سلمہ اور براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۸۷۹) عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. فَقِيْلَ الْاَكْلُ قَالَ : ((ذَاكَ أَشَدُّ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۷۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ پیئے آدمی کھڑے ہو کر، پھر پوچھا آپ ﷺ سے اور کھانا؟ فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۸۰) عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْعَلَاءِ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا . (صحيح) [بماقبله]

ترجمہ: روایت ہے جارود بن علاء سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کھڑے ہو کر پینے سے۔

فائدہ : اس باب میں ابو سعید اور ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو مسلم سے انہوں نے جارود سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ یعنی گری ہوئی چیز مسلمان کی اٹھالینا سبب ہے دوزخ میں جلنے کا۔ یعنی جب ہضم کرنے کی نیت سے اٹھائے اور بتانے کا قصد نہ ہو۔ اور جارود بن المعلّٰی کو ابن العلاء بھی کہتے ہیں، اور صحیح ابن معلّٰی ہے۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُخْصَةٍ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پینے کی رخصت کے بیان میں

(۱۸۸۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نَاكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْشِيْ، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ.

(اسناده صحيح ـ مشكاة المصابيح : ٤٢٧٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کھاتے پیتے تھے ہم زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے چلتے اور کھڑے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبید اللہ بن عمر کی روایت سے وہ نافع سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی عمران بن حدیر نے ابو البزری سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ اور ابو البزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۸۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ .

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (۱۷۸) الروض النضير (۴۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے زمزم پیا کھڑے ہو کر۔

فائدہ: اس باب میں علی اور سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۸۸۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا .

(حسن ـ المشكاة : ۴۲۷۶ ـ مختصر الشمائل : ۱۷۷) التعليق الرغيب (۳/۱۱۸) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۸۷)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیتے تھے کھڑے اور بیٹھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تطبیق احادیث مابین میں اس طرح ہے کہ نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کریں اور فعل کو بیان جواز پر یا احدہما کو ناسخ ٹھہرائیں اگر تقدم و تاخر احدہما کا زمانہ معلوم ہو جائے۔

❀❀❀❀

۱۳ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

برتن میں سانس لینے کے بیان میں

(۱۸۸۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ : ((هُوَ اَمْرَأُ وَاَرْوٰى)) .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ دم لیتے تھے برتن میں پانی پیتے وقت تین بار، اور فرماتے تھے یہ گوارا ہے اور زیادہ سیر کرنے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ ہشام دستوائی نے ابو عصام سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ تھے آپ ﷺ سانس لیتے برتن میں تین بار۔ اور روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے عزرہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ آنحضرت ﷺ سانس لیتے تھے برتن میں تین بار۔ یہ حدیث صحیح ہے۔
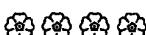
(۱۸۸۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا

مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ)) . (اسناده ضعيف ـ المشكاة : ٤٢٧٨ ـ التحقيق الثانی) اس میں یزید بن سنان الجزری راوی ضعیف ہے۔ ہیثمی کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ مجمع الزوائد (۴/ ۲۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: مت پیئو ایک سانس میں جیسا اونٹ پیتا ہے ولیکن پیو تم دو سانسوں میں یا تین میں، اور نام لو اللہ کا جب پینے لگو، اور تعریف کرو اس کی جب کھانا اٹھاؤ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابو فروہ ہادی ہے۔

❀❀❀❀

۱۴ ـ بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

دو سانس میں پینے کے بیان میں

(۱۸۸٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ . (اسناده ضعيف) مختصر الشمائل المحمديه (١٨١) حافظ ابن حجر نے اس کو ضعیف کیا ہے اس میں رشدین بن کریب ضعیف ہے۔ تقریب (۱۹۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب پیتے دو سانس لیتے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین بن کریب کی روایت سے۔ کہا یعنی مؤلف نے اور پوچھا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے رشدین بن کریب کا حال کہ وہ قوی ہیں یا محمد بن کریب کہا بہت قریب ہیں وہ دونوں مرتبہ میں اور رشدین بن کریب ارجح ہیں میرے نزدیک۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اسی امر کو تو کہا انہوں نے محمد بن کریب ارجح ہیں رشدین بن کریب سے، اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن کا ہے کہ رشدین بن کریب ارجح ہیں اور بڑے ہیں اور پایا ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اور دیکھا ہے اور وہ بھائی ہیں اور دونوں کے نزدیک مناکیر روایتیں ہیں۔

❀❀❀❀

۱۵ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

پینے کی چیز میں پھونک مارنے کی کراہت میں

(۱۸۸۷) عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةَ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ؟ قَالَ : ((اَهْرِقْهَا)) فَقَالَ : فَاِنِّي لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ : ((فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِيْكَ)) . (اسناده حسن ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٣٨٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا پینے کی چیز میں پھونکنے سے عرض کیا ایک شخص نے کچھ کوڑا دیکھتا ہوں میں برتن میں یعنی پھر اسے کیونکر نکالوں فرمایا آپ ﷺ نے: بہادے پھر عرض کی میں سیر نہیں ہوتا ہوں ایک دم میں، آپ ﷺ نے فرمایا تو دور کردے پیالہ اپنے منہ سے۔ یعنی سانس لیتے وقت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۸۸۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ .

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٤٢٧٧) الارواء (١٩٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا دم سے برتن میں اور اس میں پھونکنے سے یعنی اگر دم لینا ہو تو برتن منہ سے جدا کر کے دم لے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

برتن میں سانس لینے کی کراہت میں

(۱۸۸۹) عَنْ اَبِي قَتَادَةَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ)) .

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب پئے کوئی تم میں کا تو دم نہ لے برتن میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٧ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

مشکیزہ (وغیرہ) کے منہ میں پانی پینے کی کراہت میں

(۱۸۹۰) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رِوَايَةً : اَنَّهُ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ . (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١١٢٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بطریق روایت کے کہ منع کیا آپ ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

اس کی رخصت میں

(۱۸۹۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ إِلَى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا .

(منکر) ضعیف ابی داود (۳۷۲۱) اس میں عبداللہ العمری ضعیف ہے تقریب (۳۴۸۹) اور عیسیٰ بن عبداللہ کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کھڑے ہوئے ایک مشک کی طرف جو لٹکی ہوئی تھی، پھر جھکایا اس کو اور پی لیا اس کے منہ سے۔

فائدہ : اس باب میں ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں۔ اور عبداللہ عمری ضعیف ہیں از روئے حافظہ کے اور معلوم نہیں مجھ کو کہ ان کو عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

(۱۸۹۲) عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ . (اسناده صحيح ـ مشكاة المصابيح: ٤٢٨١ ـ مختصر الشمائل : ١٨٢)

ترجمہ: روایت ہے کبشہ سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت ﷺ سو پیا آپ ﷺ نے ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے کھڑے پھر میں کھڑی ہوئی اور کاٹ لیا میں نے اس مشک کا منہ یعنی تا کہ تبرکا اُسے اپنے پاس رکھوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور یزید بن یزید بھائی ہیں عبدالرحمٰن بن یزید کے اور وہ بیٹے ہیں جابر رضی اللہ عنہ کے اور وہ عبدالرحمٰن سے مقدم ہے موت میں۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْأَيْمَنِيْنَ أَحَقُّ بِالشُّرْبِ

اس بیان میں کہ دائیں طرف والے پینے کے زیادہ مستحق ہیں

(۱۸۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَآءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ أَبُوْبَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ : ((الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ)) . (صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۷۷۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس لائے دودھ کہ ملایا گیا تھا پانی کے ساتھ اور ان کی داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر پھر دیا آپ ﷺ نے اعرابی کو اور فرمایا داہنے والا مستحق ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اعرابی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر مقدم کیا اور یہی مسنون ہے جمیع تقسیمات میں۔

۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

اس بیان میں کہ لوگوں کو پلانے والا ان سب کے آخر میں پیئے

(۱۸۹٤) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((سَاقِی الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا)) .

(صحیح) الروض النضیر (۱۰۱٤) الضعیفۃ تحت الحدیث (۱۵۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ساقی قوم کو سب سے آخر میں پینا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَيُّ الشَّرَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

اس بیان میں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو کون سا مشروب زیادہ پسند تھا

(۱۸۹۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْحُلْوُ الْبَارِدُ. (صحیح ۔ عند الالبانی المشکاۃ : ٤۲۸۲ ۔ التحقیق الثانی ۔ الصحیحۃ : ۳۰۰٦ ۔ مختصر الشمائل : ۱۷۵) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المومنین سے کہ بہت پیاری پینے کی چیزوں میں آنحضرت ﷺ کو میٹھی اور ٹھنڈی تھی۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے ابن عیینہ سے مثل اس کے یعنی کہا روایت ہے معمر سے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے، اور صحیح وہی ہے کہ روایت کی زہری نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

(۱۸۹٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ : أَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ؟ قَالَ : ((اَلْحُلْوُ الْبَارِدُ)).(صحیح عند الالبانی) [انظر ماقبلہ] بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔ دیکھیں حدیث (۱۸۹۵)

ترجمہ: روایت ہے زہری سے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا کسی نے کون سی چیز پینے کی سب سے عمدہ ہے؟ فرمایا: جو میٹھی اور ٹھنڈی ہو۔

فائدہ : اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی روایت سے۔

مترجم: مشروبات میں جب چیز سرد ہو محبوب ہوتی ہے۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اپنی محبت دے ٹھنڈے پانی سے زیادہ۔ اور جب حلاوت اور شیرینی بھی اس کے ساتھ ہو تو دو سبب پسندیدگی کے اس میں جمع ہوگئے اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے: يُحِبُّ الْحَلْوَا یعنی آپ دوست رکھتے تھے شیرینی کو۔

اب چند مسائل متعلقہ کتاب بیان کیے جاتے ہیں:

مسئلہ: صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا خمر کا خل بنالیویں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اور طارق سے مروی ہے کہ آپ سے سوال ہوا اس کا پھر مکروہ جانا آپ نے اس کو۔ اور یہ دلیل ہے شافعی اور جمہور کی کہ جائز نہیں ان کے نزدیک سرکہ بنانا خمر کا اور پاک نہیں ہوتا وہ سرکہ خمر سے بنا ہوا جب اس میں کوئی چیز ڈال کر بنایا ہو مثل پیاز وغیرہ کے اور وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے اور اگر فقط نقل سے سایہ کی طرف یا آفتاب کی طرف سرکہ ہو جائے تو اس میں شافعیہ کے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ پاک ہے غرض بغیر کسی چیز ڈالنے کے اگر بنے تو پاک ہے۔ یہی مذہب ہے شافعی کا اور کسی چیز کے ڈالنے سے بنے تو ان کے نزدیک ناپاک ہے۔ اور احمد اور جمہور اور اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہ کہتے ہیں وہ بھی پاک ہے اور مالک سے اس میں تین قول مروی ہیں۔ اصح یہ ہے کہ خود سرکہ بنانا حرام ہے۔ پھر اگر کسی نے بنایا تو وہ گنہگار ہوا مگر سرکہ پاک ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے کہ سرکہ بنانا اور جو بنایا وہ ناپاک ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ حلال ہے سرکہ پاک ہے غرض اس پر اجماع ہے کہ اگر خود بخود سرکہ ہو جائے طاہر ہے۔ اور مروی ہے سحنون مالکی سے کہ انہوں نے اسے بھی ناپاک کہا ہے۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو قابل حجت نہیں بسبب مخالفت اجماع کے۔ (نووی)

مسئلہ: تداوی بالخمر حرام ہے اور مذہب شافعیہ کا یہی ہے۔ مسلم میں طارق بن سوید سے مروی ہے کہ انہوں نے اجازت چاہی دوا کے لیے شراب کے سرکہ بنانے کی، آپ نے اسے پسند نہ کیا اور فرمایا انه ليس بدواء ولكنه داء اور اسی طرح پینا خمر کا دوا کے لیے حرام ہے مگر نوالہ اٹک جائے اور کوئی چیز سوائے خمر کے نہ ہو تو اتارنے کو پینا جائز ہے اسی قدر کہ اس میں نوالہ اتر جائے کہ اس میں اس کا فائدہ یقینی ہے اور نوبت اضطرار کی ہے بخلاف دوا کے کہ فائدہ اس میں یقینی نہیں۔ (نووی)

مسئلہ: تغطية[1] الاواني ليلا سنت ہے اور اسی طرح باندھ دینا مشکوں کا اور بند کرنا دروازوں کا بجھا دینا چراغوں کا سوتے وقت اور آگ کا اور کف[2] صبیان اور مواشی بعد مغرب کے اس میں احادیث بہت مروی ہیں کہ ذکر کرنا ان کا موجب طول ہے۔

مسئلہ: اشیائے ملعونہ میں شراب کے برابر کوئی چیز نہیں اس لیے کہ کسی پر لعنت ایک وجہ سے کسی پر دو وجہ سے جائز ہوتی ہے بخلاف

---

[1] ڈھانپ دینا برتنوں کو رات کے وقت۔

[2] روکنا لڑکوں اور جانوروں کا۔

شراب کہ اس پر دس وجہ سے لعنت ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے لعنت کی گئی ہے شراب پر دس وجہوں سے (۱) اس کی ذات پر لعنت ہے (۲) اور اس کے عاصر[1] (۳) اور معتصر[2] پر (۴) اور بائع (۵) اور مشتری پر (۶) اور حامل[3] پر (۷) اور محمول[4] الیہ پر (۸) اور اس کے (۸) آکل[5] ثمن پر (۹) اور شارب (۱۰) پر اور ساقی پر فکیف بشاربھا و مدمنھا نعوذ باللہ منھا۔

مسئلہ: شیشے کے برتنوں میں پینا جائز ثابت بالسنہ ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک قدح تھا قواریر کا کہ آپ ﷺ اس میں پیتے تھے۔

[1] نچوڑنے والا۔ [2] جس کے لیے نچوڑی جائے۔ [3] اٹھانے والا۔
[4] جس کی طرف لے جائیں۔ [5] قیمت کھانے والا۔

ابواب البر والصلة

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۲۵) والدین اور صلہ رحمی کے بیان میں (التحفة ۲۲)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں

(۱۸۹۷) عَنْ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ : ((**أُمَّكَ**))، قَالَ : قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ قَالَ : ((**أُمَّكَ**)) قَالَ : قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ : ((**أُمَّكَ**))، قَالَ : قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ((**ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ**)) . (اسنادہ حسن ـ مشكاة المصابيح: ٤٩٢٩)

ترجمہ: روایت ہے حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا عرض کی میں نے یارسول اللہ (ﷺ) کس سے نیکی کروں میں؟ فرمایا: اپنی ماں سے، عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا: اپنی ماں سے، عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا: اپنی ماں سے عرض، کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا: اپنے باپ سے پھر اور قریبیوں سے پھر اور قریبیوں سے درجہ بدرجہ۔
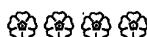
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شیبانی اور شعبہ اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابوعمرو شیبانی سے انہوں نے روایت کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

مترجم: اس روایت میں صلوٰۃ کو مقدم فرمایا اعمال فاضلہ میں اور ابو ذر کی روایت میں ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال فرمایا اور ابو سعید کی روایت میں رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فرمایا وجہ توفیق ان احادیث میں کئی طور ہے اولاً یہ کہ فرمانا آپ کا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تھا کہ جس میں لیاقت جس عمل کی ملاحظہ فرماتے اس کے لیے اسی عمل کو افضل اور اعلیٰ ٹھہراتے، جسے بہادر اور شجیع پاتے اسے جہاد کی فضیلت سناتے جسے مالدار دیکھتے اسے انفاق فی سبیل اللہ، جس کے والدین محتاج خدمت اولاد ہوتے اسے بر والدین کی تعلیم فرماتے۔ ثانیاً یہ کہ اس فرمانے میں فضیلت اور تقدم ایک عمل کا دوسرے پر مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے یہ امر بھی امور خیر میں داخل ہے۔ چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرتا ہے اس کو سب سے افضل فرماتا ہے جیسے کبھی فرماتا ہے سکوت و خاموشی سب سے عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلام حق و صدق سب سے افضل ہے۔ علی ہذا القیاس۔ تیسرے یہ فرمانا آپ کا مختلف ہوتا تھا باختلاف احوال کہ جس وقت میں تائید اسلام میں جس کی ضرورت ہوتی صحابہ میں اس کی فضیلت بیان فرماتے۔

(۱۸۹۸) **عَنْ** اُبنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الْأَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((**اَلصَّلَاةُ لِمِيْقَاتِهَا**))، قُلْتُ : ثُمَّ مَاذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((**بِرُّ الْوَالِدَيْنِ**))، قُلْتُ : ثُمَّ مَاذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((**اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**))، ثُمَّ سَكَتَ عَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ .

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ١٤٨٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ یا رسول اللہ! کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا آپ نے نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے کہا: پھر کونسا عمل یا رسول اللہ؟ فرمایا: والدین سے نیکی کرنا۔ میں نے کہا پھر کونسا عمل یا رسول اللہ؟ فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، پھر رسول اللہ ﷺ مجھ پر خاموش ہو گئے اور اگر میں زیادہ پوچھتا تو آپ زیادہ بتا دیتے۔

❁❁❁❁

٣ـ بَابُ : اَلْفَضْلِ فِيْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ

والدین کی رضامندی کی فضیلت میں

(۱۸۹۹) **عَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : اِنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ : اِنَّ لِيْ امْرَأَةً وَاِنَّ أُمِّيْ تَأْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ أَبُوالدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ**))، وَرُبَّمَا قَالَ : سُفْيَانُ : اِنَّ أُمِّيْ وَرُبَّمَا قَالَ : اَبِيْ .

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٩١٠ ـ المشكاة : ٤٩٢٨ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مرد اور کہا اس نے میری ایک عورت ہے اور میری ماں حکم کرتی ہے

اس کو طلاق دینے کا، سو کہا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے باپ بیچ کا دروازہ ہے جنت کا پس تو ضائع کر اس کو یا حفاظت کر۔ اور سفیان نے اس روایت میں کبھی ماں کا ذکر کیا اور کبھی باپ کا۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔ اور عبدالرحمٰن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

(۱۹۰۰) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**رِضَا الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ**)) . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٥١٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشی رب کی والد کی خوشی میں ہے، اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً۔ اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کی ہو اس نے یہ روایت سوائے خالد بن حارث کے وہ شعبہ سے راوی ہیں۔ اور خالد بن حارث ثقہ ہیں، اور مامون ہیں سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے فرماتے تھے کہ نہ دیکھا میں نے بصرہ میں کسی کو خالد کے برابر اور نہ کوفہ میں عبداللہ بن ادریس کے برابر اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری ہوتی ہے بر والدین کے ساتھ کئی امور کے ان کے کھانے کپڑے کی خبر گیری سے اور خدمت سے اگر محتاج ہوں اور جب بلاویں جواب دے اور حاضر ہو، اور جب حکم فرماویں بجالاوے جب تک کہ حکم ان کا معصیت نہ ہو اور بہت کرے زیارت ان کی اور کلام کرے ان کے ساتھ بہ نرمی اور کشادہ پیشانی اور ملے ان سے جھک کر اور اف نہ کہے اور ان کا نام لے کر نہ پکارے اور راہ میں پیچھے چلے مگر جہاں ضرورت ہو آگے چلنے کی اور براءت کرے ان کی جب کوئی غیبت کرے، اور مدد کرے ان کی جب کوئی انہیں اذیت دے، اور توقیر کرے ان کی مجلس میں اور آداب نشست و برخاست بجالائے، اور دعا کرے ان کی مغفرت کی۔ (حجۃ اللہ)

٤ـ بَابُ : مَاجَاءَ فِيْ عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی نافرمانی کے بیان میں

(۱۹۰۱) **عَنْ** أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِالْكَبَائِرِ**))؟ قَالُوْا : بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : ((**اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ**)) ، قَالَ : وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ : ((**وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ**)) اَوْ ((**قَوْلُ الزُّوْرِ**)) فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ .

(اسناده صحيح ـ غاية المرام : ٢٧٧).

ترجمہ: روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا نہ بیان کروں میں تم سے بڑے سے بڑے گناہ کا عرض کی لوگوں نے کہ ہاں اے اللہ کے رسول فرمایا: شریک کرنا یعنی اللہ کی ذات وصفات میں، اور ناراض کرنا ماں باپ کا۔ کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ ﷺ اور تھے تکیہ لگائے ہوئے، اور فرمایا گواہی جھوٹی یا فرمایا بات جھوٹی۔ یعنی راوی کو شک ہے پھر یہی فرماتے رہے آنحضرت ﷺ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ چپ ہوتے۔ اور یہ فرمانا تاکید اً تھا۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوبکرہ کا نام نقیع ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۰۲) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ**))، قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ : ((**نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَشْتُمُ اُمَّهُ فَيَشْتُمُ اُمَّهُ**)). (اسنادہ صحیح ۔ التعلیق الرغیب : ۳/ ۲۲۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کبیرہ گناہوں میں سے ہے گالی دینا مرد کا اپنے ماں باپ کو، لوگوں نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) بھلا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے گا فرمایا ہاں گالی دیتا ہے کسی کے باپ کو پھر وہ گالی دیتا ہے اس کے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو۔ یعنی جب یہ گالی کا سبب ہوا تو گویا خود اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀
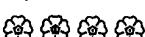
۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ إِکْرَامِ صَدِیْقِ الْوَالِدِ

والد کے دوست کی عزت کرنے کے بیان میں

(۱۹۰۳) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((**اِنَّ اَبَرَّالْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ**)) . (اسنادہ صحیح ۔ سلسلہ احادیث الضعیفۃ : ۲۰۸۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے تھے کہ سب سے بہتر سلوک یہ ہے کہ سلوک کرے آدمی اپنے باپ کے دوست سے۔

فائدہ: اس باب میں ابواسید سے بھی روایت ہے، اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْخَالَةِ

خالہ کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں

(١٩٠٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ)) . (صحيح ـ الارواء : ٢١٩٠)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔

فائدہ : اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٩٠٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ تَوْبَةٌ ؟ قَالَ : ((هَلْ لَّكَ مِنْ أُمٍّ ؟)) . قَالَ : لَا قَالَ : ((هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟)) قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ ((فَبِرَّهَا)).

(اسناده صحيح ـ التعليق الرغيب : ٣/ ٢١٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد آیا آنحضرت ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے پس آیا میرے لیے توبہ ہے؟ پوچھا آپ نے تیری ماں ہے کہا؟ نہیں پوچھا آپ نے تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، فرمایا آپ ﷺ نے: اس سے نیکی کر۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند، اور نہیں ہے ذکر اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اور یہ صحیح تر ہے ابومعاویہ کی حدیث سے، اور ابوبکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی دُعا کا بیان

(١٩٠٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ)).

(اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٥٩٦) الروض النضير (٥١٠) صحيح ابى داود (١٣٧٤)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا آنحضرت ﷺ نے: تین دعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں: بددعا مظلوم کی، دعا مسافر کی بددعا باپ کی، بیٹے پر۔

فائدہ : اور روایت کی حجاج صواف نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کی روایت کے مانند۔ اور ابو جعفر جو راوی ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو ابو جعفر مؤذن کہتے ہیں، اور ہم نام ان کا نہیں جانتے۔ اور روایت کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی حدیثیں۔

٨۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِيُ حَقِّ الْوَالِدَيُنِ

والدین کے حق کے بیان میں

(١٩٠٦) عَنُ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوُلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَجْزِيُ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنُ يَجِدَهُ مَمْلُوُكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)) . (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٧٤٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: کوئی لڑکا باپ کے حق سے ادا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے اور خرید کر کے آزاد کر دے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت سے۔ اور روایت کی سفیان اور کئی لوگوں نے سہیل سے یہی حدیث۔

❀❀❀❀

٩۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِيُ قَطِيُعَةِ الرَّحِمِ

قطع رحمی کے بیان میں

(١٩٠٧) عَنُ عَبُدِالرَّحُمٰنِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوُلَ اللهِ ﷺ يَقُوُلُ : ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اِنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحُمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِيُ، فَمَنُ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنُ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ)).

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٥٢٠)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن سے کہا سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ فرماتے تھے: فرمایا اللہ تعالیٰ نے: میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں، پیدا کیا میں نے رحم کو اور چیرا میں نے اس کو اپنے نام سے، پھر جس نے ملایا اس کو ملاؤں گا میں اس کو اور جس نے کاٹا اس کو کاٹوں گا میں اس کو۔

فائدہ : اور اس باب میں ابو سعید اور ابو اوفیٰ اور عامر بن ابو ربیعہ اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے حدیث سفیان کی جو زہری سے مروی ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی معمر نے زہری سے یہ حدیث انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے رواد لیثی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے۔ اور معمر نے ایسا ہی کہا کہ کہا محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہے۔

مترجم: بخاری کی روایت میں الرحم شجنة من الرحمن یعنی لفظ رحم کا اشتقاق کیا ہوا ہے اور لیا ہوا ہے لفظ رحمٰن سے، غرض یہ کہ

رحم ورحمٰن کا مادہ ایک ہے اور اشتقاق ایک کا دوسرے سے ظاہر ہے اور محتمل ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے معنی ہوں یعنی قرابت رحم کہ جس کی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور شعبہ ہے رحمٰن کی رحمت سے اور ملانا رحم کا یہ ہے کہ رعایت کرے اور احسان کرے ناطے داروں سے اور کاٹنا اس کا بدسلوکی کرنا ہے اہل قرابت سے۔ اور قطع رحم کی مذمت میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں، بیہقی میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت نہیں اترتی اس قوم پر کہ جس میں ایک قاطع رحم ہو۔ اور نسائی اور دارمی میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داخل نہ ہوگا جنت میں منان اور نہ عاق اور نہ مدمن خمر۔ اور بیہقی میں ابوبکرہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ میں سے اللہ جو چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر عقوق والدین کی جلدی سزا دیتا ہے اس کے مرتکب کو زندگی میں قبل موت کے۔ اور اکثر مفسرین نے اس آیت میں رحم ہی مراد لیا ہے جو فرمایا ہے باری تعالیٰ نے ﴿وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ﴾ کہ خسران اور ضلال ہے ان لوگوں کو کہ قطع کرتے ہیں جس کے ملانے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے۔

❀❀❀❀

١٠ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کے بیان میں

(١٩٠٨) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ إِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا)).** (اسناده صحيح ـ غاية المرام : ٤٠٤) صحيح ابى داؤد (١٤٨٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صلہ رحم کرنے والا وہ نہیں کہ بدلہ دے نیکی کا بلکہ وہ ہے کہ جب کاٹا جائے ناتا اس کا وہ جوڑے اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سلمان اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: یہ یعنی صلہ رحم یہ نہیں کہ جو ناتے دار تم سے احسان اور بھلائی کرے تم بھی اس کا بدلہ کرو بلکہ صلہ رحم یہ ہے کہ جو ناتے دار تم سے بدسلوکی کرے اور قرابت کا حق نہ سمجھے اس سے بھی تم حق قرابت ادا کرو۔

(١٩٠٩) **عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ))** قَالَ : ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ: قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ قَاطِعَ رَحِمٍ . (اسناده صحيح ـ غاية المرام : ٤٠٧) صحيح ابى داؤد (١٤٨٨)

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے: داخل نہ ہوگا جنت میں کوئی کاٹنے والا۔ کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان نے یعنی کاٹنے والا قرابت کا۔ یعنی اس کا حق نہ ادا کرنے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١١ ـ بَابُ : مَاجَاءَ فِيُ حُبِّ الْوَالِدِ

باپ کی اپنے بیٹوں سے محبت کے بیان میں

(١٩١٠) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمٍ قَالَتْ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَ ابْنَي اِبْنَتِهٖ وَيَقُوْلُ : ((اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَتُجَهِّلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ)) . (اسنادہ ضعیف۔ سلسلہ احادیث الضعیفة : ٣٢١٤) اس میں ابی سوید راوی مجہول ہے تقریب (۵۹۴۴) نیز اس میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں نکلے آنحضرت ﷺ ایک دن اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو یعنی حسن یا حسین کو گود میں لیے ہوئے اور وہ فرماتے تھے تم بخیل کر دیتے ہو اور تم بودا کر دیتے ہو اور تم جاہل کر دیتے ہو اور بے شک تم اللہ کے پیدا کیے ہوئے پھلوں سے ہو۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی سند سے۔ اور عمر بن عبدالعزیز کو ہم نہیں جانتے کہ سماع ہو خولہ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہوگا۔

مترجم: یعنی بسبب اولاد کی محبت کے آدمی مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے کہ مال رہے گا تو میری اولاد کے کام آئے گا اور جرأت اور شجاعت کے مقام میں بخوف ضرر اولاد نامردی اور جبن کر جاتا ہے اور ان کی پرورش اور بہبودی کے خیال میں ہزاروں نادانیوں اور جہالت میں گرفتار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ یہ کہ تحقیق مال اور اولاد تمہارے آزمانے کو دی گئی ہے۔ پھر دین دار متقی اس فتنہ سے بچتا ہے اور ضعیف الایمان اس میں پھنس جاتا ہے، اور بے ایمان تو ان کے پیچھے اپنا جنم گنواتا ہے۔

❀❀❀❀

١٢ ـ بَابُ : مَاجَاءَ فِيُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ

اولاد پر شفقت کرنے کے بیان میں

(١٩١١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ. وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ : اَلْحَسَنَ اَوِالْحُسَيْنَ ، فَقَالَ : اِنَّ لِيْ مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّهٗ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)). (صحيح ـ تخريج مشكلة الفقر : ١٠٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اقرع بن حابس نے نبی ﷺ کو اور بوسہ لیتے تھے حسن کو۔ اور کہا ابن ابی عمر نے کہ

حسن کو یا حسین کو، سو کہا اقرع نے میرے دس بیٹے ہیں کہ نہیں بوسہ لیا میں نے ان میں سے ایک کو بھی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

فائدہ: اس باب میں انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: لڑکوں کو پیار کرنا، گود میں لینا، کندھے پر بٹھانا ان کو، گود میں لے کر نماز پڑھنا، سجدہ میں گردن پر سوار ہوں تو سجدہ کا طول کرنا سنت ہے، اور یہ امور منافی دین اور خلاف محبت الٰہی نہیں۔ جیسا کچھ صوفی خیال کرتے ہیں بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مؤمنوں کے دل میں ظہور فرماتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ یعنی جو شخص شفقت اور پیار نہ کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت اور وقار نہ کرے ہمارے بوڑھے بڑوں کا وہ ہمارے سے نہیں۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَاجَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالْأَخَوَاتِ

بیٹوں اور بہنوں پر خرچ کرنے کے بیان میں

(۱۹۱۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ)). (ضعيف بهذا اللفظ ـ سلسله احاديث الصحيحة: تحت الحديث ٢٩٤) اس میں انقطاع اس سلسلے میں حدیث (۱۹۱۶) صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جن کی ہوں تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں پھر اچھی طرح ان کا ساتھ دیا اور ڈرا اللہ تعالیٰ سے ان کی پرورش کرنے میں، سو اس کے لیے جنت ہے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ سے ڈرا ان کی پرورش میں موافق شرع کے پالا یہ نہیں کہ چھٹی چلہ کیا ہو یا سالگرہ میں روپیہ دیا ہو یا پیر کی چوٹی بیڑی ان کے بدن میں رکھے۔

(۱۹۱۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَكُوْنُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). (اسناده ضعيف عند الالبانی) اس میں سعید بن عبدالرحمٰن مجهول الحال راوی ہے سلسلہ احادیث الصحيحة تحت الحديث (٢٩٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں پھر احسان کرے ان پر مگر داخل ہوگا جنت میں۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔ اور سعد بن ابی وقاص وہ سعد بن مالک بن وہب ہیں، اور زیادہ کیا ہے بعض راویوں نے اس اسناد میں ایک مرد کو۔

(۱۹۱۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں کے بلا میں پھر صبر کرے ان کی پرورش کی مصیبتوں پر ہوویں گی وہ اس کا پردہ دوزخ کی آگ سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

(۱۹۱۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)) . (صحیح ـ التعلیق الرغیب : ۳/ ۸۳)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں پھر سوال کیا اس نے سو نہ پایا اس نے میرے پاس سے کچھ سوا ایک کھجور کے، پھر دے دی میں نے اس کو اور اس نے بانٹ دی اپنی دونوں لڑکیوں کو اور خود نہ کھائی پھر اٹھ کر چلی گئی، اور تشریف لائے میرے پاس نبی ﷺ اور خبر دی میں نے آپ ﷺ کو، سو فرمایا نبی ﷺ نے: جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں میں ہوئیں گی یہ اس کے لیے پردہ دوزخ سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ)) وَأَشَارَ بِإِصْبُعَيْهِ . (اسنادہ صحیح ـ سلسلہ احادیث الصحیحة : ۲۹۷)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو پالے دو لڑکیوں کو داخل ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند ان کی، اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے۔ یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی ہے محمد بن عبید نے محمد بن عبد العزیز سے کئی حدیثیں اسی سند سے۔ اور کہا ان میں روایت ہے ابوبکر بن عبید اللہ بن انس سے، اور صحیح عبید اللہ بن ابی بکر بن انس ہے۔

مترجم: ابن ماجہ میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دو لڑکیوں کو لے کر آپ نے اس کو تین کھجوریں عنایت کیں اور اس نے پہلے ایک ایک دونوں کو دی پھر ایک کو چیر کر دونوں پر تقسیم کر دیا، پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا اچھا کام کیا اس نے داخل ہوگئی وہ بسبب اس حسنہ کے جنت میں۔ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے

سنا آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی پرورش پر صبر کرے اور ان کو کھلائے پلائے اور پہنائے اپنے مقدور کے موافق اس کے لیے پردہ ہوں گی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس کی دو لڑکیاں ہوں پس اچھی طرح اس نے ان کا ساتھ دیا داخل کریں گی وہ اس کو جنت میں، غرض فضائل بیٹیوں کی پرورش کے اس لیے زیادہ آئے ہیں کہ اس میں ماں باپ کو صبر کرنا پڑتا ہے، اول پرورش میں بعد جوانی کے سودامادوں کے غم وزیادتی پر، اور بہرحال سوائے صبر وثبات کے کچھ چارہ نہیں ہوتا اور سوائے بار کے کسی طرح کی امید اعانت کی ان سے نہیں ہوتی۔

❀❀❀❀

١٤۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَ كَفَالَتِهِ

یتیم پر مہربانی اور اس کی کفالت کرنے کے بیان میں

(١٩١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اِلَّا اَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهُ)) . (اسناده ضعيف ـ التعليق الرغيب : ٣/ ٢٣٠ ـ سلسله احاديث الضعيفة : ٥٣٤٥) اس میں حنش راوی متروک ہے تقریب (١٣٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو لے جائے یتیم کو مسلمانوں میں سے اپنے کھانے اور پینے کی طرف داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں بلا شک وشبہ مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے کہ بخشا نہ جائے یعنی شرک۔

فائدہ : اور اس باب میں مرۃ الفہری اور ابوہریرہ اور ابوامامہ اور سہیل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حنش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ان کی ابوعلی رجبی ہے اور سلیمان تیمی کہتے تھے کہ حنش ضعیف ہیں حدیث میں نزدیک اہل حدیث کے۔

(١٩١٨) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ يَعْنِي السَّبَابَةَ وَالْوُسْطٰى . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٨٠٠)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: میں اور کفالت کرنے والا یتیم کی مانند ان دو انگلیوں کے ہیں جنت میں، اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ ایک تشبیہ ہے اس کے رفع درجہ کی نہ یہ کہ وہ شخص درجاتِ انبیاء پر یا درجہ سید الانبیاء علیہم التحیۃ والثناء پر فائز ہو جائے گا اور آخر دونوں انگلیوں میں کچھ فرق بھی ہے۔ انتہی۔ اور ابوداؤد اور بخاری میں بھی روایت آئی ہے۔ اور ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یا اللہ میں حرام کرتا ہوں حق دو ضعیفوں کا، ایک یتیم کا دوسرے عورت کا۔ یعنی ان کا حق کسی

طرح تلف نہ کرنا چاہیے۔ اور ان ہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بہتر گھر مسلمانوں کا وہ ہے جس میں یتیم ہو اور وہ اس پر احسان کرتے ہوں اور بدتر گھر وہ ہے کہ اس میں یتیم ہو اور اس پر ظلم کرتے ہوں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو پرورش کرے تین یتیموں کو اس کو ثواب ہوگا مانند قائم اللیل وصائم النہار کے، اور مانند اس شخص کے، کہ صبح وشام چلا تلوار نکالے ہوئے اللہ کی راہ میں اور رہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند دو بھائیوں کے اور مانند ان دونوں بہنوں کے اور ملائیں آپ ﷺ نے دونوں انگلیاں سبابہ اور وسطیٰ۔

❁❁❁❁

۱۵۔ بَابُ: مَاجَاءَ فِيْ رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

بچوں پر رحم کرنے کے بیان میں

(۱۹۱۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: جَاءَ شَيْخٌ يُرِيْدُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوَسِّعُوا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّامَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا)). (صحيح ـ الصحيحة: ٢١٩٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ وہ فرماتے تھے آیا ایک بوڑھا کہ ارادہ رکھتا تھا آنحضرت ﷺ سے ملنے اور دیر لگائی لوگوں نے اسے راستہ دینے میں، سو فرمایا نبی ﷺ نے: ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر، اور توقیر نہ کرے ہمارے بڑے کی۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور زرابی جو راوی ہیں ان کی منکر حدیثیں بہت ہیں انس بن مالک وغیرہ سے۔ روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے شرف ہمارے بڑے کا۔ روایت کی ہم سے ابوبکر بن محمد بن ابان نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور توقیر نہ کرے ہمارے بڑے کی، اور امر معروف اور نہی منکر نہ کرے یہ حدیث غریب ہے۔ اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے مروی ہے حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور سندوں سے بھی سوا اس سند کے، اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور ادب کے موافق نہیں۔ اور علی بن مدینی نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ لیس منا سے مراد لیس مثلنا ہے یعنی وہ ہماری مثل نہیں۔

مترجم: بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو (۱۰۰) حصے کیے اور

رکھے اپنے پاس ننانوے حصے اور اتارا ایک حصہ زمین پر کہ اسی کے سبب سے مہربانی کرتی ہے خلق ایک دوسرے پر یہاں تک کہ گھوڑی اپنا کھر اٹھا لیتی ہے کہ اس کے بچے کو چوٹ نہ لگے اور تراجم ابواب بخاری میں تقبیل[1] اور معانقہ[2] اور شم[3] اور وضع صبی[4] فی الحجر وعلی[5] الفخذ مذکور ہے۔ یہ سب حقوق صغار ہیں کبار پر۔ اور آنحضرت ﷺ نے امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر بٹھا کر امامت کی ہے کہ جب رکوع کرتے ان کو زمین پر رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے اٹھا لیتے۔

(۱۹۲۰) **عَنْ** شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا**)) . (صحيح ـ التعليق الرغيب : ١/ ٦١)

ترجمہ: روایت ہے شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، کہا انہوں نے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے شرف ہمارے بڑے کا۔

(۱۹۲۱) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ**)) .

(اسناده ضعيف ـ المشكاة : ٤٩٧٠ ـ التعليق الرغيب : ٣/ ١٧٣) اس میں لیث بن ابوسلیم راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وہ ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور عزت نہ کرے ہمارے بڑے کی اور نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ

لوگوں پر رحم کرنے کے بیان میں

(۱۹۲۲) **حَدَّثَنِي** جَرِيرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ**)) .

(اسناده صحيح ـ تخريج مشكلة الفقر : ١٠٨)

ترجمہ: مجھ سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے رحم نہ کیا آدمیوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابوسعید اور ابن عمر اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

---

[1] بوسہ لینا۔ [2] گلے لگانا۔ [3] سونگھنا۔ [4] گود میں لینا لڑکے کو۔ [5] بٹھانا ران پر لڑکے کو۔

(۱۹۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ)) .

(اسناده حسن ـ مشكاة المصابيح : ٤٨٦٨ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابوالقاسم ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں نکال لی جاتی کسی کے دل سے مگر جو شقی ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوعثمان جس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان کا نام ہم نہیں جانتے، اور کہتے ہیں کہ وہ والد ہیں موسیٰ بن ابی عثمان کے جن سے ابوالزناد نے روایت کی ہے۔ اور روایت کی ابوالزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے بہت سی حدیثیں۔

(۱۹۲٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ)) . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٩٢٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے رحمٰن، رحم کرو زمین والوں پر رحم کرے گا تم پر آسمان والا۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو اوپر ہے۔ رحم شاخ ہے رحمٰن کی جس نے اس کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملا دے گا، اور جس نے اسے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: شجنہ بہ تثلیث معجمہ وسکون جیم وبنون عروق شجر جو آپس میں گھنی ہوئی ہوں۔ مراد یہ ہے کہ لفظ رحم رحمٰن سے مشتق ہے جس نے ملایا یعنی رعایت و مدارات کی عزیزوں کی اور کاٹا یعنی ان کے حقوق ادا نہ کیے۔

❀❀❀❀

۱۷ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّصِيحَةِ

نصیحت کے بیان میں

(۱۹۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلدِّيْنُ النَّصِيحَةُ)) ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَنْ؟ قَالَ : ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ)) .

(اسناده صحيح ـ الارواء : ٢٦ ـ غاية المرام : ٣٣٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: دین نصیحت ہے فرمایا آپ ﷺ نے تین بار، عرض کیا یا رسول

اللہ (ﷺ) کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ کے لیے اور اس کی کتاب کے لیے اور مسلمانوں کے حاکموں کے لیے اور عوام الناس کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں ثوبان اور ابن عمر اور تمیم اور جریر اور حکیم بن ابی یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: نصیحت ایک کلمہ ہے کہ بارادۂ خیر کہا جائے منصوح لہ کے لیے اور اصل میں خلوص اور خیر خواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لیے صحتِ اعتقاد ہے ساتھ وحدانیت اس کے ہر فعل وحال وقال میں اور نصیحتِ ائمہ کی اطاعت ان کی امرِ حق میں اور خروج وبغی نہ کرنا ان پر عند الظلم اور نصیحت عامہ مسلمان کی سیدھی راہ بتلانا اور اچھی صلاح دینا اور عمدہ مشورہ سکھلانا۔

(۱۹۲۶) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ . (اسناده صحيح)

تَرجَمَہ: روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا بیعت کی میں نے نبی ﷺ سے نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمان کی مسلمان پر شفقت کے بیان میں

(۱۹۲۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَايَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ)) . (اسناده صحيح ۔ الارواء : ۸/ ۹۹، ۱۰۰) ۔

تَرجَمَہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ مسلمان دینی بھائی ہے مسلمان کا نہ خیانت کرے اس کی، اور جھوٹ نہ بولے اس سے، اور نہ محروم کرے اس کو اپنی تائید اور مدد سے، مسلمان کی مسلمان پر سب چیز حرام ہے عزت اس کی اور مال اس کا اور خون اس کا، تقویٰ یہاں ہے یعنی اشارہ کیا آپ نے دل کی طرف، کافی ہے آدمی کو شر سے یہ کہ حقیر سمجھے اپنے مسلمان[1] بھائی کو۔

---

[1] یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ سب قسم کی ایذا مسلمان کی آپ نے حرام فرما دی تھوڑے سے لفظوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۲۸) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)) . (اسناده صحيح ـ تخريج المشكاة : ١٠٤ ـ الإيمان ،ابن أبي شيبة : ٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا آنحضرت ﷺ نے مؤمن مؤمن کے لیے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط کرتا ہے بعض اس کا بعض کو۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔اس باب میں علی اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۱۹۲۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْآةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ)) . (ضعيف جدًا ـ الضعيفة : ١٨٨٩) اس میں یحییٰ بن عبیداللہ ضعیف ہے۔التقریب (٢/٣٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ ہر ایک تم میں کا آئینہ ہے اپنے بھائی کا پھر اگر دیکھے اس میں کچھ عیب تو دور کر دے اس کو یعنی اطلاع کر دے اس کے عیب پر جیسے آئینہ اطلاع کر دیتا ہے۔

فائدہ : اور یحییٰ بن عبید نے ضعیف کہا ہے شعبہ کو اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٩ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں کے عیب کی پردہ پوشی کے بیان میں

(۱۹۳۰) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِی الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِی الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ)). (اسناده صحيح) الروض (١٢٠٢) مختصر الشمائل (٢٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: جس نے کھول دی کسی مسلمان سے ایک تکلیف دنیا کی تکلیفوں سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک تکلیف کو تکلیفوں سے قیامت کے دن کے اور جس نے آسانی کی کسی تنگ دست پر دنیا میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا میں اور آخرت میں، اور جس نے ڈھانپا عیب مسلمان کا دنیا میں، ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔اور روایت کی ابوعوانہ اور کئی لوگوں

نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں اعمش کے اس قول کا، کہا انہوں نے کہ روایت کیا ابو صالح سے۔

❀❀❀❀
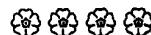
۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الذَّبِّ عَنْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ

مسلمان سے عیب دور کرنے کے بیان میں

(۱۹۳۱) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . (اسناده صحيح ـ غاية المرام : ٤٣١)

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص رد کرے اپنے بھائی کی عزت سے وہ چیز کہ خلل ڈالتی ہے اس کی عزت میں رد کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کے منہ سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن۔

فائدہ : اس باب میں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ

مسلمان کے لیے ترکِ ملاقات کی برائی میں

(۱۹۳۲) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)) . (صحيح ـ الارواء : ٢٠٢٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑ دے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ ملیں وہ دونوں راہ میں پس وہ رکے اس سے اور یہ رکے اس سے، اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

فائدہ : اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابو ہند الداری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: صد کے معنی کنارہ اور اعراض کرنے کے بھی ہیں، یعنی وہ اپنی جانب چلا جائے اور یہ اپنی جانب، اور صد بضم صاد بمعنی جانب بھی آیا ہے۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ

مسلمان بھائی کے ساتھ مروت ومدارات (غم خواری) کرنے کے بیان میں

(۱۹۳۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ لَهُ : هَلُمَّ أُقَاسِمُكَ مَالِيَ نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَأَتَانِ فَأُطَلِّقُ إِحْدَاهُمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَدَلُّوهُ عَلَى السُّوقِ، فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهُ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، قَالَ ((مَهْيَمْ)) ، فَقَالَ : تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ : ((فَمَا أَصْدَقْتَهَا؟)) قَالَ : نَوَاةً . قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ قَالَ : وَزْنُ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ : ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)) . (صحيح) آداب الزفاف (۶۵۔۶۸) الارواء (۱۹۲۳)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آئے عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ میں تو بھائی چارہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ان میں اور سعد بن ربیع میں، پھر کہا ان سے سعد نے آؤ بانٹ دوں میں تم کو اپنا مال آدھا اور میری دو بیبیاں ہیں سو طلاق دے دیتا ہوں ان میں سے ایک کو پھر جب گزر جائے اس کی عدت تو نکاح کر لینا تم اس سے، سو جواب دیا عبدالرحمٰن نے برکت دے اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں، بتلا دو مجھے بازار، سو بتلا دیا ان کو بازار سو نہ پھرے وہ اس دن مگر ساتھ ان کے تھوڑا اقط تھا اور تھوڑا گھی اور وہ نفع میں لائے تھے یہ سب، پھر دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد اور ان پر نشان تھا زردی کا، سو پوچھا آپ ﷺ نے کیا ہے یہ عرض کیا انہوں نے میں نے نکاح کیا انصار کی ایک عورت سے، فرمایا آپ ﷺ نے کیا مہر باندھا؟ عرض کیا انہوں نے ایک گٹھلی۔ کہا حمید نے یا یہ کہا راوی نے کہ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا، فرمایا آپ ﷺ نے: ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کہا احمد بن حنبل نے گٹھلی بھر سونا تین درہم ہوتا ہے وزن میں اور ثلث درہم کا۔ اور اسحٰق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا مجھے خبر دی اس کی اسحاق بن منصور نے انہوں نے نقل کیا یہ قول احمد بن حنبل اور اسحاق سے۔

مترجم: جب اصحاب مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے آئے تھے آنحضرت ﷺ نے ایک ایک انصار کے ساتھ ان کا بھائی چارہ کروا دیتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَارْضَ عَنْهُمْ۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے اور سعد رضی اللہ عنہ کے بھائی ہوئے انہوں نے اپنی بی بی اور مال تقسیم کرنا چاہا انہوں نے قبول نہ کیا اور تجارت شروع کی۔ اقط ایک چیز ہوتی ہے کہ دہی سکھا کر بناتے ہیں۔ اور اثر زردی سے مراد خوشبو کا دھبہ ہے کہ عروسی کی حالت میں لگاتے ہیں۔ اور مہیم کلمہ یمانیہ ہے بمعنی مَاشَأْنُكَ وَمَا أَمْرُكَ

[1] یعنی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ آپس میں تقویت اور تائید ایک دوسرے کی کرتے رہیں۔

کے یعنی کیا حال ہے تیرا۔ اور نواۃ ایک وزن کا نام ہے جیسے ہمارے ہاں تولہ، ماشہ چنانچہ وزن اس کا مؤلف کے قول میں گزرا۔ اور بعض نے کہا ہے مراد اس سے گٹھلی ہے کھجور کی۔ اور یہ جو فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو ظاہر ہے کہ ایک بکری کا ولیمہ اس وقت میں بہت کچھ تھا۔

❀❀❀❀

۲۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْغِيبَةِ

باب : غیبت کے بیان میں

(۱۹۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَاالْغِيبَةُ؟ قَالَ: ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)). قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَاأَقُولُ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ)). (اسناده صحيح ۔ غاية المرام : ٤٢٦ ۔ نقد الكتاني : ٣٦ ۔سلسله احاديث الصحيحة : ٢٦٦٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ! کیا ہے؟ غیبت فرمایا آپ نے: ایسا یاد کرنا تیرا اپنے بھائی کو کہ وہ برا جانے۔ کہا بھلا فرمائیے اگر اس میں وہ عیب ہو جو میں کہتا ہوں؟ فرمایا اگر اس میں وہ عیب ہے جو تو کہتا ہے جب ہی تو غیبت کی تو نے اس کی، اور اگر وہ عیب نہ ہو تو جو تو کہتا ہے تو بہتان کیا تو نے اس پر۔ یعنی موافق واقع کسی کا عیب بیان کرنا غیبت ہے اور مخالف واقع بہتان۔

فائدہ : اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو برزہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مسلم میں بھی یہی روات ہے اور غیبت گناہ کبیرہ ہے۔ چنانچہ ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَلْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا))۔ یعنی غیبت سخت تر ہے زنا سے۔ اور آفاتِ لسان کئی چیز ہیں کہ اگر آدمی اس سے محفوظ رہے تو بڑی بشارت ہے۔ چنانچہ سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ضامن ہو میرے لیے مابین لحييه اور مابين رجليه میں اس کے لیے ضامن ہوں گا جنت کا۔ اول گالی دینا، حدیث میں آیا ہے "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ" (متفق علیہ) دوسرے کافر کہنا کسی کو کہ ایک ان میں سے ضرور کافر ہوتا ہے (متفق علیہ) اور یہی حال ہے فاسق کہنے کا یا عدو اللہ کہنے کا۔ مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((المستبان ما قال فعلى البادى مالم يعتد المظلوم)) یعنی دو گالیاں دینے والے جو کچھ انہوں نے کہا اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔ تیسرے لعنت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیق کو لائق نہیں کہ لعان ہوئے (مسلم) اور فرمایا: لعانین شہداء اور شفعاء نہ ہوں گے قیامت کے دن (مسلم) چوتھے هلك الناس کہنا کہ مسلم میں مروی ہے جو ایسا کہے وہ ہلاک تر ہے سب لوگوں کا۔ پانچویں سخن چینی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ چھٹے مدح، فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احثوا التُّرَابَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ۔ یعنی خاک ڈالو مداحوں کے منہ میں۔ ساتویں

ثنائے رجل اس کے منہ پر، آپ نے فرمایا: اس شخص سے جس نے اپنے بھائی کی تعریف سامنے کی تھی۔ وَيْلَكَ قَطَعْتُ عُنُقَ اَخِيكَ یعنی خرابی ہے تیری کاٹی ہے تو نے گردن اپنے بھائی کی، آٹھویں مراء یعنی جھگڑنا حضرت نے فرمایا من ترك المراء وهو محق بنى له في وسط الجنة یعنی جو چھوڑ دے جھگڑا اور وہ حق پر ہو بنایا جاوے گا اس کے لیے ایک مکان اوسط جنت میں۔ نویں تضحیک باقوال کاذبہ حدیث میں آیا ہے وَيْلٌ لِّمَنْ يُحَدِّثُ وَيُكَذِّبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمُ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ یعنی خرابی ہے اس کی جو جھوٹی باتیں بناوے تاکہ ہنسے قوم سے خرابی ہے اس کی خرابی ہے اس کی دسویں کلمات غیر ضروری حدیث میں ہے مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيهِ یعنی خوبی اسلام کی ہے مالا یعنی چھوڑنا گیارھویں کذب، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے فرشتہ اس کے منہ کی بدبو سے ایک کوس بھاگتا ہے۔ بارھویں ذی وجہین ہونا، آپ نے فرمایا: اس کے لیے ایک زبان ہوگی دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن۔ تیرھویں طعن وفحش وبذی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بالطعان وَلَا الْفَاحِش وَلَا الْبَذِی چودھویں کسی تائب کو اس کے منہ پر عار دلانا: مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمله یعنی جس نے عار دلائی اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک اس میں گرفتار نہ ہو۔ پندرھویں شماتت یعنی خوشی ظاہر کرنا کسی بلا پر کہ حدیث میں آیا ہے: لا تظهر الشماتت لِاَخِيكَ فَيَرْحمه اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ یعنی شماتت ظاہر نہ کر اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور تجھے بلا میں گرفتار کرے گا معاذ اللہ من ذلک اور ان سب کی دوا ہے سکوت وخاموشی کہ اس کے فضائل بے شمار ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مقام مرد کا خاموشی میں افضل ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اور آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر دو خصلتیں ہیں کہ پشت پر ہلکی میزان میں گراں ایک طول صمت دوسرے حسن خلق۔ اور آنحضرت ﷺ نے ابوذر کو وصیت کی: عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمت فَاِنَّه مطردة لِلشَّيْطَان وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ یعنی لازم پکڑ طول صمت کو کہ اس میں بھاگتا ہے شیطان کا اور مدد ہے تجھے تیرے دین پر اور فرمایا آپ ﷺ نے: مَنْ صَمَتَ نَجا، جس نے خاموشی اختیار کی نجات پائی بلیات لسانی اور آفات دو جہانی سے۔

❁❁❁❁

۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ

باب: حسد کے بیان میں

(۱۹۳۵) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)).

(اسناده صحيح ـ الارواء: ۷/ ۹۳)

---

۱ منہ دیکھے بات کہنا۔ ۲ فحش در کلام۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ملاقاتیں نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برامت کہو اور آپس میں بغض مت رکھو اور آپس میں حسد مت کرو، اور ہو جاؤ خالص غلام اللہ کے بھائی ایک دوسرے کے، اور حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑے ملاقات اپنے بھائی کی تین دن سے زائد۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو بکر الصدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔

(۱۹۳۶) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)) . (اسناده صحيح ـ الروض النضير : ۸۹۷)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: رشک نہ کرنا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک وہ مرد کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور وہ خرچ کرتا ہے اس میں سے رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں، اور دوسرا مرد کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن اور وہ ادا کرتا ہے اس کے حق کو رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

مترجم: ایک حسد ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر جلے اور یہ چاہے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جائے یہ معیوب ہے۔ اور حدیث اول اسی سے نہی میں واقع ہوئی ہے۔ اور ایک رشک ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر اس کا زوال نہ چاہے بلکہ یہ ارادہ کرے کہ یہ نعمت اس پر قائم رہے اور مجھے بھی عنایت ہو اور یہ امور اُخروی میں محمود ہے۔ اور انبیاء اور صلحاء میں جو لفظ حسد کا مروی ہوا ہے اس سے یہی مراد ہے، اور اسی کو غبطہ بھی کہتے ہیں، اس حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے کہ مال حلال اور توفیق انفاق دونوں کا جمع ہونا بڑی نعمت ہے۔ قولہ اور دیا اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن یعنی علم قرآن عنایت فرمایا اور توفیق عمل اور قراءت بخشی۔ اور رات کا حق یہ ہے کہ تہجد میں پڑھے اور دن کو اس پر عمل کرے یا رات کو تفکر اور دن کو مجاہدہ یا رات کو اشغال بخلوت اور دن کو قراءت اور تبلیغ اس کی بجلوت۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں

(۱۹۳۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ)) . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ۱۶۰۶)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شیطان مایوس ہو گیا اس سے کہ پوجیں اسے نمازی لوگ ولیکن لڑائی جھگڑا اڈالے گا ان میں۔

فائدہ: اس باب میں انس اور سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔ اور روایت میں یہ لفظ وارد ہوئے ہیں: اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُعْبَدَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ یعنی مایوس ہو گیا شیطان اس سے کہ پوجیں اسے جزیرہ عرب میں ولیکن لڑائی جھگڑا اڈالے گا ان کے درمیان اور شیطان کے پوجنے سے مراد غیر اللہ کی عبادت ہے۔ اور اس روایت میں خاص کیا آپ ﷺ نے جزیرہ عرب کو اس لیے کہ ایمان اس وقت اسی جزیرہ میں پھیلا تھا۔ ایسا ہی کہا طیبی نے اور جدال و قتال امت میں قیامت تک ظاہر ہے حاجت بیان نہیں۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

آپس میں صلح کرانے کے بیان میں

(١٩٣٨) عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَايَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ**)). وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ : ((**لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ**)). (صحيح ـ دون قوله ليرضيها ـ الصحيحة : ٥٤٥)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں ہے جھوٹ مگر تین مقاموں میں ایک تو بات کرے آدمی اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اس کو، اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی میں، اور تیسرے جھوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیوں میں۔ اور محمود نے اپنی روایت میں کہا درست نہیں جھوٹ مگر تین جگہ میں۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم اسماء کی روایت سے۔ مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے نبی ﷺ سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔ خبر دی ہم کو اس کی ابو کریب نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے۔ اور اس باب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(١٩٣٩) عَنْ اُمِّ كَلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا، اَوْنَمَا خَيْرًا**)). (صحيح ـ الروض النضير : ١١٩٦ ـ الصحيحة : ٥٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے جھوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کرائے آدمیوں میں اور کہے نیک بات یا بڑھایا خیر کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: نمی الحدیث عرب جب کہتا ہے کہ کوئی بات اصلاح کے واسطے اور طلب خیر، اور اگر میم کو تشدید دیں تو چغل خوری اس کے معنی ہوں گے، اور بات کہنا واسطے فساد کے اس سے مراد ہوگا۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

خیانت اور دھوکے کے بیان میں

(۱۹۴۰) عَنْ أَبِي صِرْمَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) .

(حسن عند الالبانی۔ الارواء: ۸۹۶) بعض محققین کہتے ہیں اس میں لؤلؤۃ راوی کو ترمذی کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔

ترجمہ: روایت ہے ابوصرمہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ضرر پہنچائے کسی کو ضرر پہنچائے اسے اللہ تعالیٰ، اور جو تکلیف دے کسی کو تکلیف دے اسے اللہ تعالیٰ۔

فائدہ : اور اس باب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۴۱) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْمَكَرَبِهِ)).

(ضعیف ۔ الضعیفۃ : ۱۹۰۳) اس میں ابوسلمۃ مجہول ہے تقریب (۸۱۴۶) اور اس کا شیخ فرقد السبخی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ملعون ہے جو ضرر پہنچائے کسی مؤمن کو یا مکر کرے اس کے ساتھ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

ہمسایہ کے حق کے بیان میں

(۱۹۴۲) عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ : أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ؟ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)). (اسنادہ صحیح ۔ الارواء : ۸۹۱)

ترجمہ: روایت ہے مجاہد سے کہ عبداللہ بن عمرو کے لیے ان کے گھر میں ایک بکری ذبح کی گئی پھر جب وہ آئے تو کہا ہدیہ بھیجا تم

نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو؟ کیا ہدیہ بھیجا تم نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو؟ سنا میں نے آنحضرت ﷺ کو کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہے جبریل (علیہ السلام) مجھے وصیت کرتے احسان کی ساتھ ہمسایہ کے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث کر دیں گے اس کو۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابو ہریرہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابو شریح اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دونوں نے نبی ﷺ سے۔
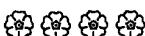
(۱۹۴۳) **عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ))** . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ بے شک فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہمیشہ رہے جبریل (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں ان پر وصیت کرتے مجھے ہمسایہ کے ساتھ احسان کی یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث ٹھہرائیں گے اس کو۔

(۱۹۴۴) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ))** . (صحيح ـ الصحيحة : ١٠٣٠ ـ المشكاة : ٤٩٨٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہترین ساتھ والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے، اور بہترین ہمسایوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے بہتر ہیں اپنے ہمسایہ کے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو عبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَادِمِ

خادم پر احسان کرنے کے بیان میں

(۱۹۴۵) **عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهٖ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهٖ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ))** . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: بھائی تمہارے ہیں کہ کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو جوان تمہارے ہاتھوں کے نیچے، پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے نیچے ہو سو چاہیے کہ کھلائے اس کو اپنے کھانے میں سے اور پہنائے اس کو

اپنے پہناوے سے، اور تکلیف نہ دے اس کو ایسے کام کی جو غالب آ جائے اس پر پھر اگر تکلیف دی اس کو ایسے کام کی جو غالب آئے اس پر تو مدد کرے اس کی۔ یعنی آپ بھی ہاتھ لگائے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۴۶) **عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَیِّءُ الْمَلَکَةِ)) .** (اسنادہ ضعیف التعلیق الرغیب (۳/۱۶۱) اس میں فرقد السبخی راوی ضعیف ہے۔ اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل نہ ہوگا جنت میں بد خلق۔ یعنی سابقین کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور کلام کیا ہے ابو ایوب سختیانی اور کئی لوگوں نے فرقد سبخی میں ان کی حافظہ کی طرف سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۰۔ بَابُ : النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت میں

(۱۹۴۷) **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ نَبِیُّ التَّوْبَةِ : ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَهٗ بَرِیْئًا مِمَّا قَالَ لَهٗ اَقَامَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْحَدَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ کَمَا قَالَ)) .** (صحیح۔ الروض النضیر : ۱۱۴۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو نبی ہیں توبہ کے: جس نے زنا کی تہمت لگائی اپنے لونڈی غلام کو جو پاک ہے اس بات سے جو اس نے کہی، قائم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر حد قذف کی قیامت کے دن مگر یہ کہ وہ مملوک ویسا ہے جیسا اس کے آقا نے کہا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمن بن ابی نعم البجلی ہے اور کنیت ان کی ابو الحکم ہے۔

مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ سید اگر اپنی لونڈی غلام کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف نہیں بلکہ جو کہ عبد کو زنا کی تہمت لگائے اس پر حد نہیں اس لیے کہ عبد اہل احصان سے نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۹۴۸) **عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ : کُنْتُ اَضْرِبُ مَمْلُوْکًا لِیْ فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِیْ یَقُوْلُ : اِعْلَمْ اَبَامَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَامَسْعُوْدٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَیْكَ مِنْكَ عَلَیْهِ)) . قَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ : فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوْکًا لِیْ بَعْدَ ذٰلِكَ .** (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا مار رہا تھا میں اپنے ایک غلام کو کہ سنا میں نے ایک کہنے والے کو میرے پیچھے سے کہتا تھا

جان لے اے ابومسعود جان لے اے ابومسعود، سو پھر کر دیکھا میں نے تو اچانک میرے پاس تھے رسول اللہ ﷺ، پھر فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قادر ہے اس سے کہ تو اس غلام پر ہے۔ کہا ابومسعود رضی اللہ عنہ نے پھر نہ مارا میں نے کسی لونڈی غلام کو اس کے بعد۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابراہیم تیمی بیٹے ہیں یزید بن شریک کے۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ أَدَبِ الْخَادِمِ

خادم کو ادب سکھانے کے بیان میں

(۱۹۴۹) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ)) . (اسناده ضعيف ـ سلسله احاديث الضعيفة : ۱۴۴۱) اس میں ابوہارون العبدی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب مارے کوئی اپنے خادم کو پھر یاد کرے وہ اللہ کو تو چاہیے فوراً اپنا ہاتھ اٹھا لے۔ یعنی پھر نہ مارے۔

فائدہ: اور ابوہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ اور کہا یحییٰ بن سعید نے ضعیف کہا شعبہ نے ابوہارون عبدی کو۔ کہا یحییٰ نے اور ہمیشہ رہے ابن عون روایت کرتے ابوہارون سے یہاں تک انتقال فرمایا انہوں نے۔

مترجم: لوگ اس وقت میں اپنے لونڈی غلاموں پر بہت ظلم کرتے ہیں حالانکہ احادیث میں بہت ان کے ادائے حقوق کی تاکید آئی ہے آنحضرت ﷺ نے قریب وفات کے فرمایا: الصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی خیال رکھو نماز کا اور جس کے مالک ہوئے ہیں تمہارے ہاتھ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا نہ خبر دوں میں تم کو بدترین لوگوں کی جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنے مال کو مستحقوں سے روکتا ہے۔ علی الخصوص جو لونڈی غلام کہ مقید صوم صلوٰۃ ہو اسے ایذا دینا اور زیادہ ممنوع ہے۔ چنانچہ ابوامامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام عنایت فرمایا اور تاکید کی کہ اس کو مارنا نہیں اس لیے کہ منع کیا گیا ہوں نمازیوں کے مارنے سے اور میں نے دیکھا اس کو نماز پڑھتے۔ اور غلاموں کے بیع میں ضرور ہے کہ ایک قریب کو دوسرے سے جدا کر کے نہ بیچے کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جس نے جدا کیا والدہ کو اس کے ولد سے جدا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

خادم کو معاف کرنے کے بیان میں

(۱۹۵۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَقَالَ : ((كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً)) . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٤٨٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم سے؟ سو چپ ہو رہے نبی ﷺ پھر عرض کی اس نے یارسول اللہ (ﷺ) کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم کا؟ کہا ہر دن میں ستر بار۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ عبداللہ بن وہب نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے اسی اسناد سے مانند اس کی۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام ہانی خولانی سے اسی اسناد سے مانند اس کی۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی اسناد سے اور کہا اس میں کہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اَدَبِ الْوَلَدِ

اولاد کو ادب سکھانے کے بیان میں

(۱۹۵۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَاَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ)). (اسناده ضعيف ـ الضعيفة : ١٨٨٧) اس میں ناصح راوی قوی نہیں ضعیف ہے۔ تقریب (٧٠٦٧)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: اگر ادب دیوے آدمی اپنے لڑکے کو بہتر ہے ایک صاع صدقہ دینے سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور ناصح بن علاء کوفی اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔ اور یہ حدیث نہیں معلوم ہوتی مگر اسی سند سے اور ناصح بصری ایک دوسرے شیخ ہیں کہ روایت کرتے ہیں عمار بن ابی عمار وغیرہ سے اور وہ اثبت ہیں ان سے۔

❀❀❀❀

(۱۹۵۲) حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ)) . (اسناده ضعيف ـ الضعيفة : ١١٢١ ـ نقد الكتانى ص ٢٠) اس میں موسیٰ

بن عمرو بن سعید مستور ہے۔ تقریب (۶۹۹۵)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا ایوب بن موسیٰ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ایوب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ انعام دیا کسی باپ نے کسی بیٹے کو بہتر حسن ادب سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عامر بن ابی عامر خزاز کی روایت سے۔ اور ایوب بن موسیٰ وہ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں۔ اور یہ روایت میرے نزدیک مرسل ہے۔

❀❀❀❀

۳۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قُبُولِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَأَةِ عَلَيْهَا

ہدیہ قبول کرنے اور اس کا بدلہ دینے کے بیان میں

(۱۹۵۳) عَنْ عَائِشَةَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا . (اسناده صحيح۔ الارواء : ۱۶۰۳)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ قبول فرماتے تھے ہدیہ کو اور بدلہ دیتے تھے اس کا۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ اور انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔ نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے۔

۳۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ

محسن کا شکریہ ادا کرنے کے بیان میں

(۱۹۵۴) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ)) .

(اسناده صحيح ۔ المشكاة : ۳۰۲۵ ۔ سلسله احاديث الصحيحة : ۴۱۷ ۔ التعليق الرغيب : ۲/ ۵۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جو آدمیوں کا شکر ادا نہ کرے وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہ کرے گا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۵۵) عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ)) .

(اسناده صحيح) [بماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ

امورِ احسان کے بیان میں

(١٩٥٦) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ)) .

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٥٧٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے آگے تیرے لیے صدقہ ہے، اور حکم کرنا تیرا اچھی بات کو اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے، اور راہ بتلا دینا کسی مرد کو بھولی ہوئی جگہ میں تیرے لیے صدقہ ہے، اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس مرد کے کہ جس کی آنکھ نہ ہو صدقہ ہے، اور دور کر دینا پتھر اور کانٹے اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور پانی ڈال دینا تیرا اپنے بھائی کے ڈول میں تیرے لیے صدقہ ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوزمیل کا نام سماک بن الولید حنفی ہے اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

مترجم: یعنی یہ سب نیکیاں صدق ایمان اور تصدیق رحمٰن پر دلالت کرتی ہیں اس لیے ہر امر اس میں سے گویا صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس کے جس کی آنکھ نہ ہو، یعنی اس کی دست گیری کر کے راہ میں لے چلنا یہ بھی صدقہ ہے۔ دوسری روایت میں اماطة الاذیٰ عن الطریق کو شعبہ ایمان فرمایا ہے۔

❀❀❀❀

٣٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمِنْحَةِ

منیحہ (عاریت) کی فضیلت میں

(١٩٥٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ، أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ)) . (اسناده صحيح ـ التعليق الرغيب : ٢/ ٣٤، ٢٤١ ـ المشكاة : ١٩١٧)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ فرماتے تھے: جس شخص نے دیا ایک منیحہ دودھ کا یا منیحہ چاندی کا یا بتائی کسی کو راہ ہوگا اس کو ثواب مثل آزاد کرنے لونڈی یا غلام کے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے غریب ہے ابو اسحاق کی روایت سے کہ وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور منصور بن معتمر اور شعبہ نے بھی طلحہ بن مصرف سے یہ روایت کی ہے۔ اس باب میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ کا معنی ہے دینار درہم کا اَوْ هَدٰی زُقَاقًا سے مراد ہدایت طریق یعنی راستہ بتانا۔

مترجم: منیحہ دودھ کا یہ کہ اونٹنی یا بکری دودھ والی کسی کو دینا اس شرط پر کہ جب تک وہ چاہے اس کے دودھ سے منتفع ہو اور پھر مالک کو پھیر دے اور منیحہ چاندی کا روپیہ پیسہ قرض دینا اور بتانا راہ کا یہ کہ کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتا دینا۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيُ إِمَاطَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيُقِ

راستہ میں سے تکلیف کی چیز دور کرنے کے بیان میں

(۱۹۵۸) عَنُ اَبِيُ هُرَيُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بَيُنَمَا رَجُلٌ يَمُشِيُ فِي الطَّرِيُقِ اِذُ وَجَدَ غُصُنَ شَوُكٍ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَلَهُ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس درمیان میں کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ میں پائی اس نے ایک شاخ کانٹے دار سواسے ہٹا دیا، پس جزا دی اس کی اللہ تعالیٰ نے اور بخش دیا اس کو۔

فائدہ : اس باب میں ابو برزہ اور ابن عباس اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْأَمَانَةِ

اس بیان میں کہ مجالس میں امانت ضرور ہے

(۱۹۵۹) عَنُ جَابِرِ بُنِ عَبُدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيُثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ)) . (اسناده حسن ـ سلسله احاديث الصحيحة : ۱۰۸۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب بات کہے تجھ سے کوئی آدمی اور پھر دوسری طرف التفات کرے پس وہ بات تیرے پاس امانت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٤٠۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

سخاوت کی فضیلت کے بیان میں

(١٩٦٠) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ : قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ أَفَأُعْطِي قَالَ : ((نَعَمْ، لَا تُوْكِي فَيُوْكَى عَلَيْكِ)). يَقُوْلُ : لَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ.

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (١٤٩٠)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یارسول اللہ (ﷺ) نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز مگر لائے ہیں میرے پاس زبیر یعنی جو کچھ ہے انہیں کی کمائی ہے کیا دوں میں اس میں سے یعنی صدقات وخیرات میں۔ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں مت گرہ لگا تو ورنہ گرہ لگائی جائے گی تجھ پر۔ یعنی تو خلق کو نہ دے گی تو اللہ تجھے نہ دے گا۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث اسی اسناد سے ابن ملیکہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ایوب سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں عبّاد بن عبداللہ بن الزبیر کا۔

❀❀❀❀

(١٩٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ، قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ، بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ. وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ)).

(ضعيف جدًا ـ سلسله احاديث الضعيفة : ١٥٤) اس میں سعید بن محمد راوی ضعیف ہے۔ تقریب (٢٣٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سخی قریب ہے اللہ تعالیٰ سے، قریب ہے جنت سے، قریب ہے آدمیوں سے، بعید ہے دوزخ سے۔ اور بخیل بعید ہے اللہ تعالیٰ سے، بعید ہے جنت سے، بعید ہے آدمیوں سے، قریب ہے دوزخ سے، اور جاہل سخی پیارا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عابد بخیل سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سعید کی روایت سے کہ وہ اعرج سے روایت کرتے ہیں وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور نہیں مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے، مگر سعید بن محمد کی روایت سے اور خلاف کیا گیا سعید بن محمد کا اس حدیث کی روایت میں یحییٰ بن سعید کی سند سے بہ تحقیق مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بواسطہ یحییٰ بن سعید کے کچھ چیز مرسلًا۔

❀❀❀❀

۴۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْبُخْلِ

بخل کی برائی میں

(۱۹۶۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ: الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ)) . (اسنادہ ضعیف ۔ سلسلہ احادیث الضعیفة : ۱۱۱۹ ۔ نقد الکتانی ۳۳/ ۳۳) اس میں صدقہ بن موسیٰ کمزور حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ہیثمی کہتے ہیں جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔مجمع الزوائد(۲۸۶/۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو خصلتیں مؤمن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں: ایک بخل دوسرے بدخلقی۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے۔

(۱۹۶۳) عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ)) . (اسنادہ ضعیف ۔ احادیث البیوع) اس میں صدقہ بن موسیٰ اور فرقد السنجی دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل نہ ہوگا جنت میں یعنی سابقین کے ساتھ فریب کرنے والا، اور نہ بخیل، اور نہ احسان رکھنے والا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(۱۹۶۴) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْمُؤْمِنُ غِرٌّ[1] كَرِيْمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ)) . (اسنادہ حسن عند الالبانی۔ الصحیحة : ۹۳۲) بعض محققین کہتے ہیں اس میں یحییٰ بن ابی کثیر مدلس اور مبشر بن رافع ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، مؤمن بھولا عزت والا ہے، اور فاجر فریبی بخیل ہے۔

فائدہ : نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر اسی سند سے۔

۴۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت میں

(۱۹۶۵) عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى اَهْلِهِ

[1] یعنی بسبب بھولے پن کے فریب میں آجاتا ہے اور بسبب کرم وحسن ظن کے ہے کہ لوگوں سے بدگمان نہیں۔

صَدَقَةٌ)) . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٩٨٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خرچہ آدمی کا اپنے گھر والوں پر صدقہ ہے۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عمر بن امیہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(١٩٦٦) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**)). قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ بَدَاَ بِالْعِيَالِ، ثُمَّ قَالَ: وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَّجُلٍ يُّنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَهٗ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: افضل دینار وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے لڑکے بالوں پر، اور وہ دینار کہ خرچ کرتا ہے آدمی اس کو اپنے جانور پر اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں، اور وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں۔ ابوقلابہ نے کہا شروع کیا ذکر لڑکے بالوں کا، پھر کہا اور کس آدمی کو ثواب زیادہ ہوگا اس شخص سے کہ جو خرچ کرتا ہے اپنے چھوٹے لڑکوں پر کہ محنت سے بچاتا ہے ان کو اللہ بسبب اس کے اور بے پرواہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بسبب اس کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٣ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةِ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

مہمان نوازی کے بیان میں

(١٩٦٧) عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ : اَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: ((**مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ**)) قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ؟ قَالَ : ((**يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ**)) قَالَ: ((**وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَسْكُتْ**)) . (اسناده صحيح) الارواء (٢٥٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو شریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اور سنا میرے کانوں نے جب آپ نے یہ کلام فرمایا' فرمایا آپ ﷺ نے: جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر چاہیے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی، اور بتکلف بنائے جائزہ اس کا کہا صحابہ نے: کیا ہے جائزہ؟ کہا ایک دن اور ایک رات، اور فرمایا کہ ضیافت تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہو صدقہ ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو بات نیک کہے یا چپ رہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
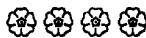
مترجم: قولہ بتکلف بنائے جائزہ اس کا، یعنی ایک دن اور رات عمدہ مکلّف کھانا اسے کھلائے عادت سے کچھ بڑھ کر اور تین دن ضیافت واجب ہے، اور زیادہ مستحب ہے، اور اگر صاحب خانہ پر بار ہو تو تین دن کے بعد اسے تکلیف دینا جائز نہیں۔ شاید یہ مثل یہیں سے ہو: ایک دن مہمان تین دن مہمان چوتھے دن کا وبالِ جان۔

❁❁❁❁

(۱۹۶۸) عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْکَعْبِیِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((**الضِّیَافَةُ ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ، وَجَائِزَتُهٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ وَّمَا اُنْفِقَ عَلَیْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُحْرِجَهٗ**)). (اسنادہ صحیح ۔ التعلیق الرغیب : ۳/ ۲۴۲) وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ: لَا یَثْوِیْ عِنْدَهٗ یَعْنِیْ: الضَّیْفُ لَا یُقِیْمُ عِنْدَهٗ حَتّٰی یَشْتَدَّ عَلٰی صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّیْقُ. اِنَّمَا قَوْلُهٗ: ((**حَتّٰی یُحْرِجَهٗ**)) وَیَقُوْلُ حَتّٰی یُضَیِّقَ عَلَیْهِ .

ترجمہ: روایت ہے ابوشریح کعبی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ضیافت تین دن ہے اور جائزہ ایک دن اور ایک رات اور جو اس کے بعد خرچ کرے صاحبِ خانہ وہ صدقہ ہے اور حلال نہیں مہمان کو کہ ٹھہرا رہے اس کے پاس یہاں تک کہ حرج میں ڈال دے اس کو۔ اور معنی اس کے یہی ہیں کہ قیام نہ کرے میزبان کے نزدیک یہاں تک کہ شاق گزرے اس پر اور حرج میں نہ ڈالے یعنی تنگ نہ کرے اس کو۔ اور یحرج کے معنی یہی ہیں کہ تنگی میں نہ ڈالے اس کو۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث مالک بن انس اور لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوشریح خزاعی وہ کعبی ہیں اور وہ عدوی ہیں، اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

❁❁❁❁

٤٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِی السَّعْیِ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْیَتِیْمِ

یتیموں اور بیواؤں کی ضرورتوں میں کوشش کرنے کے بیان میں

(۱۹۶۹) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((**السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ کَالَّذِیْ یَصُوْمُ النَّهَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ**)) . (صحیح) التعلیق الرغیب (۳/۲۳۲)

ترجمہ: روایت ہے صفوان سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو آنحضرت ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: سعی کرنے والا رانڈوں اور مسکینوں کی حاجتوں میں مانند جہاد کرنے والے کے ہے اللہ کی راہ میں یا مانند اس کی کہ روزہ رکھے دن کو

اور نماز پڑھے رات کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے ابوالغیث سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور ابوالغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن یزید شامی ہیں، اور ثور بن زید مدنی۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ[1]

کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنے کے بیان میں

(١٩٧٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ إِنَاءِ اَخِيْكَ)) . (صحيح ـ التعليق الرغيب : ٣/ ٢٦٤)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کاموں سے یہ بھی ہے کہ ملے تو اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی اور ڈال دے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں۔

فائدہ : اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

سچ اور جھوٹ کے بیان میں

(١٩٧١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: لازم پکڑو تم صدق کو اس لیے کہ صدق راہ بتاتا ہے نیکی کی اور نیکی راہ بتاتی ہے جنت کی اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ڈھونڈتا ہے سچ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق، اور بچو تم جھوٹ سے اس لیے کہ جھوٹ راہ بتاتا ہے بدی کی، اور بدی راہ بتاتی ہے دوزخ کی اور آدمی ہمیشہ

---

[1] بشر بالکسر روئے مردم حسن البشر طلق الوجہ۔

جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ڈھونڈتا ہے جھوٹ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک کذاب ۔یعنی بہت جھوٹ بولنے والا۔

فائدہ : اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عبداللہ بن شخیر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۷۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((**إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَآءَ بِهِ**)) . (اسناده ضعيف جدًا ـ الضعيفة : ۱۸۲۸) اس میں عبدالرحیم بن ہارون ضعیف راوی ہے۔ تقریب (۴۰۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتا ہے اس سے فرشتہ ایک میل تک اس بدبو کے سبب سے جو اس کے پاس سے آتی ہے۔

فائدہ : کہا یحییٰ نے جب بیان کی میں نے یہ حدیث عبدالرحیم بن ہارون سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں یہ حدیث حسن ہے جید ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے، اور منفرد ہوئے ہیں اس کی روایت کے ساتھ عبدالرحیم بن ہارون۔

❀❀❀❀

(۱۹۷۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ خُلُقٌ اَبْغَضَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْكَذِبِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَدِّثُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْكِذْبَةِ فَمَا يَزَالُ فِي نَفْسِهِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً. (اسناده صحيح عندالالبانى) التعليق الرغيب (۳/۲۵۵) المشكاة (۴۸۰۴) التحقيق الثانى) بعض محققین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جھوٹ سے بڑھ کر کوئی اخلاق (کردار) برا نہ لگتا تھا۔ اور کوئی شخص نبی ﷺ کے ہاں جھوٹ بولتا تو وہ برابر آپ ﷺ کے ذہن میں رہتا جب تک آپ کو یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ اس نے اس سے توبہ کر لی ہے۔

❀❀❀❀

۴۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ وَ التَّفَحُّشِ

بے حیائی کی برائی میں

(۱۹۷۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَآءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ**)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ ہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کر دیا اس کو، اور نہ

ہوئی حیا کسی چیز میں مگر زینت دے دی اس کو۔
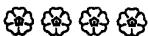
فائدہ : اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۱۹۷۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا**)) وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا . (اسناده صحيح۔ سلسله احاديث الصحيحة : ۷۹۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچھے خلق والے ہیں۔اور نہ تھے نبی ﷺ بدگوئی کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً بدگوئی کرنے والے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اللَّعْنَةِ

لعنت کرنے کے بیان میں

(۱۹۷۶) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ**)) . (اسناده صحيح عندالالباني۔ الصحيحة : ۸۹۳) بعض محققین نے اس کو قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک دوسرے کو مت کہو کہ تجھ پر لعنت ہو اللہ کی اور نہ یہ کہ تجھ پر غضب ہو اللہ کا اور نہ یہ کہ تو دوزخ میں جائے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۷۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ**)) . (اسناده صحيح ۔ سلسله احاديث الصحيحة : ۳۲۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں ہے مؤمن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بے ہودہ گو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔اور مروی ہوئی ہے عبداللہ سے اس سند کے سوا اور سندوں سے بھی۔

❁❁❁❁

(۱۹۷۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّیحَ عِنْدَالنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَلْعَنِ الرِّیحَ فَاِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ وَاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَیْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَیْهِ)) . (اسنادہ صحیح عند الالبانی۔ الصحیحۃ : ۵۲۸)
بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد نے لعنت کی ہوا کو نبی ﷺ کے آگے تو فرمایا آپ ﷺ نے: مت لعنت کر ہوا کو اس لیے کہ وہ تو فرمانبردار ہے، اور بے شک جس نے لعنت کی ایسی چیز کو جو لعنت کے لائق نہیں تو لوٹ آتی ہے لعنت اوپر اس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر بشیر بن عمر نے۔

❁❁❁❁

۴۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ تَعْلِیْمِ النَّسَبِ

نسب کی تعلیم کے بیان میں

(۱۹۷۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَکُمْ، فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ، مَنْسَاةٌ فِی الْاَثَرِ)) . (اسنادہ صحیح ۔ الصحیحۃ : ۲۷۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سیکھو تم ناتوں سے اس قدر کہ حسنِ سلوک کرسکو اپنے ناتے داروں سے اس لیے کہ حسنِ سلوک کرنا ناطے داروں سے موجب ہے محبت کا گھر والوں میں اور سبب ہے زیادتی مال کا اور سبب ہے تاخیر موت کا۔

❁❁❁❁

۵۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ دَعْوَةِ الْاَخِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ

پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لیے دعا کرنے کے بیان میں

(۱۹۸۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا دَعْوَةٌ اَسْرَعَ اِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)) . (اسنادہ ضعیف) ضعیف ابی داود (۲/۲۶۹) اس میں الافریقی ضعیف ہے۔تقریب (۳۸۶۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی دعا ایسی جلد قبول ہونے والی نہیں، جیسی دعا غائب کی غائب کے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور افریقی جو راوی ہیں حدیث میں وہ ضعیف ہیں، اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ہے۔

❀❀❀❀

۵۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشَّتْمِ[1]

گالی دینے کے بیان میں

(۱۹۸۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِیءِ مِنْهُمَا مَالَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو گالی گلوچ کرنے والوں نے جو کچھ کہا وبال اس کا شروع کرنے والے پر ہے ان دونوں میں سے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ یعنی بڑھ کر نہ بولے۔

فائدہ : اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۸۲) عَنِ الْمُغِیْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْیَاءَ)) . (اسنادہ صحیح ـ الروض : ۳۵۷ ـ التعلیق الرغیب : ۴/۱۳۵ ـ الصحیحة : ۲۳۷۹)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت گالی دو مُردوں کو کہ ایذا دو گے تم بسبب اس کے زندوں کو۔

فائدہ : اختلاف کیا ہے اصحاب سفیان نے اس حدیث میں، سو روایت کی بعض نے حضری کی مانند۔ اور روایت کی بعض نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا زیاد نے کہ سنا میں نے ایک مرد سے کہ روایت کرتا تھا نزدیک مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۵۲۔ بَابٌ: اَلْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے

(۱۹۸۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ)) . قَالَ زُبَیْدٌ : قُلْتُ لِاَبِیْ وَائِلٍ: أَاَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ؟ قَالَ : نَعَمْ .

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۳۵۹۵)

[1] وصف الرجل بما فیہ ازراء و نقص سیما فیما تعلیق بالنسب۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گالی دینا مسلمانوں کو فسق ہے۔ اور قتل اس کا کفر ہے کہا زبید نے کہا میں نے ابووائل سے تم نے سنا ہے عبداللہ؟ سے انہوں نے کہا کہ ہاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ الْمَعْرُوْفِ

اچھی بات کہنے کے بیان میں

(۱۹۸۴) **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا)). فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ، وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَاَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)).** (اسنادہ حسن عند الالبانی۔ المشکاۃ: ۱۲۳۳۵ ۔ التعلیق الرغیب: ۲/ ٤٦) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبدالرحمٰن بن اسحاق الکوفی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت میں جھروکے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتیں ان کی ان کے اندر سے اور باطن ان کے باہر سے، سو کھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی اس نے کہ کس کے لیے ہیں وہ یا رسول اللہ (ﷺ) فرمایا جو اچھی طرح کرے بات یعنی نرمی سے، اور کھلائے کھانا، اور اکثر رکھے روزہ، اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے۔

۵٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

نیک غلام کی فضیلت کے بیان میں

(۱۹۸۵) **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُطِيْعَ رَبَّهٗ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهٖ)) يَعْنِي الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.** (اسنادہ صحیح ۔ التعلیق الرغیب: ۳/ ۱۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا خوب ہے ایک ان میں کے لیے کہ اطاعت کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنے آقا کا، مراد رکھتے تھے آپ اس قول سے لونڈی غلام کو۔ اور کہا کعب نے سچ کہا اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے۔

فائدہ: اس باب میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۸۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ. اَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ، وَرَجُلٌ يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ)) . (اسناده ضعيف ـ المشكاة : ٦٦) اس میں ابی الیقظان عثمان بن عمیر زاوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخص ہیں مشک کے ٹیلوں پر، گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قیامت کے دن، ایک وہ بندہ کہ ادا کیا اس نے حق اللہ کا، اور حق اپنے موالی کا اور دوسرا وہ مرد کہ امامت کی اس نے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہیں، اور تیسرا وہ مرد کہ اذان دیتا ہے پانچوں نماز کی رات اور دن میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے، اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

❀❀❀❀

۵۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے بیان میں

(۱۹۸۷) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ، وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) . (اسناده حسن ـ المشكاة : ٥٠٨٣ ـ الروض النضير : ٨٥٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے: ڈر اللہ تعالیٰ سے جہاں کہیں ہو تو، اور پیچھے کر ہر برائی کے ایک بھلائی کہ مٹا دے اس کو، اور مل ساتھ لوگوں کے نیک خلقی سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد اور ابونعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے اسی اسناد سے۔ کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔ کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۵۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ ظَنِّ السُّوْءِ

بدگمانی کے بیان میں

(۱۹۸۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ)) . (اسناده صحيح ـ غاية المرام : ٤١٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے: بچو تم گمان سے کہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ سنا میں نے عبد بن حمید سے ذکر کرتے تھے بعض اصحاب سفیان سے کہ کہا سفیان نے کہ گمان دو قسم ہے ایک گناہ ہے ایک گناہ نہیں، سو گناہ وہ ہے کہ گمان کرے اور زبان پر لائے اور فقط دل میں گمان کرنا اور زبان سے ذکر نہ کرنا یہ کچھ گناہ نہیں۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ

خوش طبعی (مزاح) کے بیان میں

(۱۹۸۹) **عَنْ اَنَسٍ** قَالَ : اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ : **((يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟))** . (صحيح) متفق عليه۔ وقدمعنیٰ (۳۳۳)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اختلاط کرتے تھے یہاں تک کہ فرماتے تھے میرے چھوٹے بھائی سے: اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے؟

مترجم: ابا عمیر براہِ ظرافت آپ انس رضی اللہ عنہ کے بھائی کو فرماتے تھے۔ اور نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ کی کہ ہندی میں اسے لال کہتے ہیں۔ اس حدیث سے گاہ گاہ مزاح مسنون ہوا اور دوام اس کا موجب قساوت قلب اور زوالِ ہیبت ہے اور وہ چڑیا ان صحابی نے پالی تھی پھر وہ مرگئی اور وہ رنجیدہ تھے آپ نے اس طرح ان کا دل بہلایا۔ اور اس حدیث سے پکڑنا جانور مدینہ کا لڑکوں کے لیے جائز ہوا جب کہ وہ ایذا نہ دیں اس کو اور استمالت صغیر کی اور دلجوئی اس کی مسنون ہوئی۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۹۰) **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ : قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا؟ قَالَ **((اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا))** .

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ۱۷۲۶ ـ مختصر الشمائل : ۲۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا ہم نے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: میں نہیں کہتا ہوں مگر سچ بات۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مراد تُدَاعِبُنَا سے تُمَازِحُنَا ہے، یعنی مزاح کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے۔

❀❀❀❀

(۱۹۹۱) **عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ : **((يَاذَا الْاُذُنَيْنِ))** . (صحيح ـ مختصر الشمائل : ۲۰۰)

قَالَ : مَحْمُوْدٌ: قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ : اِنَّمَا يَعْنِي بِهِ اَنَّهُ يُمَازِحُهُ۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا اے دو کان والے۔ کہا محمود نے کہا اسامہ نے مراد اس سے مزاح تھا۔

❀❀❀❀

(۱۹۹۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ)) فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ؟)). (اسنادہ صحیح ۔ المشکاۃ : ۴۸۸۶ ۔ مختصر الشمائل : ۲۰۳)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے سواری مانگی رسول اللہ ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے: میں تجھے سوار کروں گا اونٹنی کے بچہ پر، اس نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آیا اونٹوں کو کوئی اور بھی جنتا ہے سوا اونٹنیوں کے۔ یعنی جتنے اونٹ ہیں سب اونٹنیوں ہی کے بچے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۵۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ
جھگڑا کرنے کے بیان میں
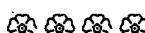
(۱۹۹۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِيْ وَسَطِهَا، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِيْ اَعْلَاهَا)). (ضعیف بھذا اللفظ) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۳) الروض النضير (۵۸) الضعيفة (۱۰۵۶)

اس میں سلمہ بن وردان ضعیف ہے۔ تقریب (۲۵۱۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ جس نے چھوڑ دیا جھگڑا اور تکرار کرنا اور وہ باطل تھا بنایا جائے گا اس کے لیے ایک مکان کنارہ جنت میں، اور جس نے چھوڑا جھگڑا اور وہ حق پر تھا بنایا جائے گا اس کے لیے ایک گھر جنت کے بیچ میں، اور جس نے اپنے خلق اچھے کیے بنایا جائے گا اس کے لیے ایک گھر اعلیٰ جنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن وردان کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۱۹۹۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كَفٰى بِكَ اِثْمًا اَنْ لَا تَزَالَ

مُخَاصِمًا)) . (اسناده ضعيف ـ سلسله احاديث الضعيفة : ٤٠٩٦) اس میں وھب بن منبہ مجھول ہے۔تقریب (۸۴۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کافی ہے تجھ کو یہ گناہ کہ ہمیشہ رہے تو جھگڑتا ہوا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے مثل اس کی۔

❀❀❀❀

(۱۹۹۵) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((**لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ**)). (اسناده ضعيف ـ سلسله احاديث المشكاة : ٤٨٩٢ ـ التحقيق الثانی) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔تقریب (۸۴۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مت جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور مت دل لگی کر اس سے اور نہ وعدہ کر تو اس کے ساتھ ایسا کہ خلاف کرے تو اس کا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۵۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ

حسنِ سلوک کے بیان میں

(۱۹۹۶) **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ** : اِسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ : ((**بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْاَخُو الْعَشِيْرَةِ**)) ثُمَّ اَذِنَ لَهُ فَاَ لَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ؟ قَالَ : ((**يَا عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ**)) . (اسناده صحيح ـ الصحيحة : ١٠٤٩ ـ مختصر الشمائل : ٣٠١)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہتی ہیں اجازت مانگی ایک مرد نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اور میں آپ ﷺ کے پاس تھی، سو فرمایا آپ ﷺ نے: برا ہے بیٹا قوم کا یا فرمایا بھائی قوم کا۔ پھر اجازت دی اسے اور نرم کیں اس سے باتیں، پھر جب کہ نکلا وہ عرض کیا میں نے کہ یارسول اللہ (ﷺ) پہلے تو آپ نے فرمایا اس کو جو کچھ فرمایا، یعنی برا کہا اسے، پھر نرم کی اس سے بات، فرمایا آپ ﷺ نے اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بدترین آدمیوں کا وہ ہے کہ جس کو چھوڑ دیا ہو لوگوں نے یا فرمایا جس کو رخصت کر دیا ہو لوگوں نے اس کے بک بک کے خوف سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنے کے بیان میں

(١٩٩٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ اُرَاهُ رَفَعَهُ۔ قَالَ : ((اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا، عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَا، وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَا، عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَا)) . (اسناده صحيح ۔ سلسله احاديث غاية المرام : ٤٧٢)

ترجمہ : روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے گمان کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: دوست رکھ تو اپنے دوست کو آسانی اور توسط سے کہ شاید ہو جائے وہ تیرا دشمن کسی دن، اور دشمنی کر دشمن سے آسانی توسط کے ساتھ کہ شاید ہو جائے تیرا دوست کسی دن۔ یعنی دوست کی دوستی اور دشمن کی دشمنی پر اعتماد کلی نہ کر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو اس اسناد سے۔ مگر اسی وجہ سے اور روایت کی گئی یہ حدیث ایوب سے اور اسناد سے روایت کیا اس کو حسن بن ابی جعفر نے، اور وہ بھی روایت ضعیف ہے۔ اور حسن نے روایت کی اپنے استاد سے جو پہنچتی ہے علی تک انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

تکبر کی مذمت میں

(١٩٩٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ)).

(اسناده صحيح ۔ تخريج اصلاح المساجد : ١١٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں داخل ہوگا جنت میں جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہے، اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابوسعید رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٩٩٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ [يَعْنِيْ] مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ)) قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اِنَّهُ يُعْجِبُنِيْ اَنْ

يَّكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَّنَعْلِيْ حَسَنَةً قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ، وَلٰكِنِ الْكِبْرُ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ)). (اسناده صحيح ـ سلسله الاحاديث الصحيحة : ١٦٢٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل نہ ہوگا جنت میں جس کے دل میں ایک ذرہ ہے کبر سے، اور داخل نہ ہوگا دوزخ میں جس کے دل میں ایک ذرہ ہے ایمان سے۔ کہا راوی نے عرض کیا ایک مرد نے کہ پسند آتا ہے مجھے کہ ہوئے کپڑا میرا اچھا اور جوتا میرا اچھا، فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جمال کو ولیکن کبر اس میں ہے جس نے رد کر دیا حق کو اور حقیر سمجھا لوگوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: یعنی حلال چیزوں کے ساتھ زینت کرنا، مثلاً نئے کپڑے یا خوبصورت جوتا پہننا یہ تکبر نہیں، تکبر یہی ہے کہ آدمی احکامِ الٰہی کو کسی طرح قبول نہ کرے بلکہ قبول کرنے والوں پر الٹا نظرِ حقارت سے دیکھے، البتہ ایسا شخص جب تک اس حال پر ہے لائقِ جنت نہیں۔

❀❀❀❀

(٢٠٠٠) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ)).

(اسناده ضعيف ـ سلسلة الاحاديث الضعيفة : ١٩١٤) اس میں عمر بن راشد ضعیف راوی ہے۔ تقریب (۴۸۹۴)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ لیے جاتا ہے آدمی اپنے نفس کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے جبارین میں پھر پہنچتا ہے اس کو وہ عذاب جو انہیں پہنچا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: ہمیشہ لیے جاتا ہے اپنے نفس کو، یعنی اپنے درجے سے بلندی ڈھونڈتا ہے اور بڑائی چاہتا ہے تکبر کی راہ سے، لکھا جاتا ہے جبارین میں، شاید جبارین سے مراد وہ قوم کفار ہیں جو ملک شام پر مسلط تھے قوم عمالقہ سے جب جہاد کیا تھا بنی اسرائیل نے ان پر اور گرفتار ہوئے عذاب الٰہی میں اور یہ عذاب ان کو دنیا میں، پہنچتا ہے یا آخرت میں۔

❀❀❀❀

(٢٠٠١) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: يَقُوْلُوْنَ لِيْ فِيَّ التِّيْهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں چڑھتا ہوں گدھے پر اور پہنتا

ہوں چادر موٹی اور دوہتا ہوں دودھ بکری کا، اور فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: جس نے یہ کام کیے اس میں تکبر کچھ نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: کچھ عوام نے ان پر بسبب زینت حلال کے تکبر کا خیال کیا ہوگا اس پر انہوں نے یہ جواب دیا۔ غرض حلال سے زینت کرنا داخل تکبر نہیں، اور یہ کام جو حدیث میں مذکور ہوئے مسنون ہیں اور جو تابع سنت ہے تکبر سے بدرجہا دور ہے، تکبر یہی ہے کہ افعال نبوی ﷺ کو اور اس کے عالموں کو بنظرِ حقارت دیکھے۔

❁❁❁❁

٦٢ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

اچھے اخلاق کے بیان میں

(٢٠٠٢) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ)) .

(اسناده صحيح ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة : ٨٧٦ ـ الروض النضير : ٩٤١)

ترجمہ : روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز بھاری نہیں مؤمن کے ترازو میں یعنی کفہ حسنات میں قیامت کے دن خلقِ حسن سے زیادہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بے حیا بدگو کو۔

فائدہ : اس باب میں امّ المومنین عائشہ اور ابوہریرہ اور انس اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁
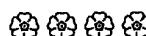
(٢٠٠٣) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ)) .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ کوئی شے نہیں کہ جو رکھی جائے میزان میں بھاری زیادہ حسنِ خلق سے، اور تحقیق صاحب خلق پہنچتا ہے صاحبِ صوم وصلوٰۃ کے درجہ کو بسبب خلقِ حسن کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❁❁❁❁

(۲۰۰٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، قَالَ : ((**تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ**)) وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، قَالَ ((**الْفَمُ وَالْفَرْجُ**)) . (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو جنت میں، فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور حسن خلق، اور پوچھا اس چیز کو جو بہت داخل کرتی ہے دوزخ میں فرمایا منہ اور فرج۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ اور عبداللہ بن ادریس پوتے ہیں یزید بن عبدالرحمٰن اودی کے۔

مترجم: یعنی منہ سے کلمات کفر نکلتے ہیں اور غیبت اور بہتان اور سب وشتم اور کذب وافتراء اور حرام خوری اور حرام نوشی واقع ہوتی ہے اور فرج زنا لواطت سحاق زلق ہوتا ہے اور یہ سب دوزخ میں جانے کا سبب ہے اور اس کا روکنا بھی بہ نسبت اور اعضاء کے مشکل ہوتا ہے جب زبان پر چسکا حرام کا لگ جاتا ہے چھوڑنا اس کا دشوار ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس فرج میں۔ معاذ اللہ من ذلک کلھا۔

❀❀❀❀

(۲۰۰۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، اَنَّهٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ : هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ، وَكَفُّ الْاَذٰى . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ کشادہ پیشانی سے، ملنا لوگوں سے خرچ کرنا اس چیز کا کہ مسلمانوں کو نفع دے مال سے یا اور چیز سے، اور دور کرنا تکلیف آدمیوں کا۔

❀❀❀❀

٦٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

احسان اور معاف کرنے کے بیان میں

(۲۰۰٦) عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ اَمُرُّبِهٖ فَلَا يَقْرِيْنِیْ وَلَا يُضَيِّفُنِیْ فَيَمُرُّبِیْ اَفَاَجْزِيْهِ؟ قَالَ: ((**لَا اَقْرِهٖ**)) قَالَ وَرَآنِیْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ: ((**هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟**)) قُلْتُ : مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ : ((**فَلْيُرَ عَلَيْكَ**)).

(اسناده صحيح ـ غاية المرام : ٧٥ ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ١٣٢٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوالاحوص سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ بعض شخص ایسا ہے کہ میں گزرتا ہوں اس پر یعنی سفر میں اور ضیافت نہیں کرتا میری اور نہ میزبانی، پھر کبھی وہ گزرتا ہے مجھ پر کیا میں بدلہ لوں اس سے یعنی میں بھی اس کی میزبانی نہ کروں فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں میزبانی کر تو اس کی۔ کہا راوی نے اور دیکھا مجھے آپ ﷺ نے میلے کپڑوں میں تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے؟ عرض کی میں

نے ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اونٹ بکریاں، فرمایا آپ ﷺ نے: پھر چاہیے کہ دیکھا جائے تجھ پر۔ یعنی اثر مال کا کپڑوں کی سفیدی اور زینت سے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور مراد: اقرِہ، سے أَضِيفُهُ ہے۔ کیا ضیافت کروں میں اس کی، اور قری بمعنی ضیافت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۰۷) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَكُونُوا إِمَّعَةً تَقُولُونَ: إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا، وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا، وَلٰكِنْ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا، وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا)) . (اسناده ضعيف عند الالبانى۔ نقد الكتانى : ٢٦ ۔ المشكاة : ٥١٢٩) ضعیف الجامع الصغیر (۶۲۷۱) اس میں ابوہشام رفاعی ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت ہو تم إِمَّعَةً یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے لوگ احسان کریں گے ہم بھی، اور اگر ظلم کریں گے لوگ ظلم کریں گے ہم بھی ولیکن خوگر کرو اپنے نفسوں کو اس امر کا کہ اگر احسان کریں لوگ تو تم بھی احسان کرو، اور اگر برائی کریں لوگ تمہارے ساتھ تو ظلم نہ کرو تم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: إِمَّعَةٌ بکسر ہمزہ وتشدید وفتحہ عین مہملہ وآخرہ ہاء، وہ شخص ہے کہ ہر پکارنے والے کے پیچھے دوڑے اور برا بھلا نہ سمجھے گویا ہر پکارنے والے سے وہ کہتا ہے انا معك یعنی میں تیرے ساتھ ہوں، اور یہ لفظ عورتوں کے لیے مستعمل نہیں ہوتا، انہیں کہتے ہیں اِمْرَأَةٌ إِمَّعَةٌ اور ترجمہ میں ''یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے'' الخ اس کی تفسیر ہے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ

بھائیوں کی ملاقات کے بیان میں

(۲۰۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)) . (اسناده حسن عند الالبانى۔ المشكاة : ٥٠١٥) ١٥٧٥ التحقيق الثانى التعليق الرغيب (١٦٢/٤) مسند احمد: (٣٤٤/٢) والبخارى فى الادب المفرد (٢٤٦) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عیسیٰ بن سنان ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی بھائی کی اللہ کے لیے پکارتا ہے اسے ایک پکارنے والا۔ یعنی فرشتوں میں سے۔ کہ مبارک باد ہو تجھے، اور مبارک ہو تیرا چلنا، اور جگہ بنائی تو نے جنت میں اترنے کی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابوسنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس میں سے کچھ تھوڑا سا مضمون۔

❀❀❀❀

٦٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ
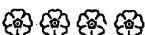
حیاء کے بیان میں

(۲۰۰۹) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)) .

(اسناده صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ٤٩٥ ـ الروض النضير : ٧٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ان انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حیا ایک ٹکڑا ہے ایمان کا، اور ایمان کا انجام جنت ہے، اور بے حیائی ظلم ہے، اور ظلم کا انجام دوزخ ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّأَنِّيْ وَالْعَجَلَةِ

آہستگی اور جلدی کے بیان میں

(۲۰۱۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)) . (حسن ـ الروض النضير : ٣٨٤ ـ التعليق الرغيب : ٣/ ٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سرجس مزنی سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خصلت اچھی اور تامل اور آہستگی سے ہر کام کرنا اور میانہ روی ایک ٹکڑا ہے نبوّت کے چوبیس ٹکڑوں میں سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابو بکرہ اور ابو عمامہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے نوح بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن عمران سے انہوں نے عبداللہ بن سرجس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عاصم کا۔ اور صحیح حدیث نضر بن علی کی ہے یعنی جس کا متن اوپر گزرا۔

❀❀❀❀

(۲۰۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لِاَشَجِّ عَبْدِالْقَيْسِ : ((اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (٤٠٦) ظلال الجنة (١٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے: کہ نبی ﷺ نے فرمایا اشج قاصد عبدالقیس سے تم میں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ: ایک بردباری اور دوسرے تامّل۔

فائدہ: اس باب میں اشج عصری سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اشج عبدالقیس باضافت مروی ہے۔ اور بعض نسخوں میں بالفتح آیا ہے غیر منصرف ہونے کے سبب سے، سو لفظ عبدالقیس بدل ہے اس سے اور مضاف محذوف ہے یعنی وافد عبدالقیس کے اے قاصد اس کے، اور نام ان کا منذر ہے یہ قائد اور رئیس تھے قبیلہ عبدالقیس کے قاصدوں کے۔ مروی ہے کہ جب قاصد اس قبیلہ کے مدینہ میں حاضر ہوئے اپنے کو سواریوں پر سے گرایا اور زمین پر کود کر باظہار شوق و وجد دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اشج اترے اور غسل کیا اور کپڑے پہنے اور مسجد میں آ کر دو رکعت نماز ادا کی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تب آپ نے یہ حدیث فرمائی (لمعات) مروی ہے کہ جب آپ نے ان دو صفتوں کی ان کو خبر دی انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (ﷺ) یہ صفتیں دونوں میری کسب و محنت سے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی خلق سے اور میری جبلت سے، فرمایا آپ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ کے خلق سے، وہ خوش ہوئے اور کہا شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھ میں وہ صفتیں پیدا کیں جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۱۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ)) . (اسناده ضعيف ـ المشكاة : ٥٠٥٥ ـ التحقيق الثانى) اس میں عبدالمہیمن راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۴۲۳۵)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تامل و تاخیر اور آہستگی اللہ کی طرف سے ہے، اور جلدی اور شتابی شیطان کی طرف سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے عبدالمہیمن بن عباس سے اور ضعیف کہا ان کو بسبب قلتِ حافظہ کے۔

❀❀❀❀

٦٧ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ

نرمی کے بیان میں

(٢٠١٣) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ)) . (اسناده صحيح ـ الصحيحة : ٥١٥، ٨٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: جس کو ملا حصہ اس کا نرمی سے بے شک ملا اس کو حصہ خیر سے، اور جو محروم رہا نرمی کے حصہ سے وہ محروم رہا خیر کے حصہ سے۔

فائدہ: اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ اور جریر بن عبداللہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٨ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی دعا کے بیان میں

(٢٠١٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : ((اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)) . (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٤١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور فرمایا: ڈرتو اور بچ بددعا سے مظلوم کی اس لیے کہ نہیں ہے اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ۔ یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابومعبد کا نام نافذ ہے۔ اور اس باب میں انس اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور ابوسعید رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٦٩ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اخلاق کے بیان میں

(٢٠١٥) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي اُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ؟ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ

اَطْیَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ)) . (اسنادہ صحیح۔ مختصر الشمائل المحمدیۃ : ۲۹۶)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے خدمت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس برس، سو کبھی نہ کہا مجھے اف اور نہ کہا کسی کام کو کہ کیا میں نے کیوں کیا تو نے اور نہ کسی چیز کو کہ چھوڑ دیا میں نے کیوں چھوڑا تو نے، اور تھے رسول اللہ ﷺ سب آدمیوں سے بہتر خلق میں، اور نہ چھوا میں نے کوئی ریشم کبھی اور نہ حریر اور نہ کوئی چیز کہ نرم ہو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے، اور نہ سونگھا میں نے مشک کبھی اور نہ کوئی عطر جس کی خوشبو زیادہ ہو رسول اللہ ﷺ کے پسینہ سے۔

فائدہ : اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۰۱۶) عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ الْجَدَلِیِّ یَقُوْلُ : سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ : لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ .

(اسنادہ صحیح ۔ مختصر الشمائل : ۲۹۸ ۔ المشکاۃ : ۵۸۲۰) وصحیح ابن حبان(۲۱۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوعبداللہ جدلی سے کہتے تھے وہ کہ پوچھا میں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے خلق رسول اللہ ﷺ کا، تو کہا انہوں نے کہ نہ تھے فحش کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً فحش کہنے والے اور نہ بازاروں میں چیخنے والے، اور بدلہ نہ دیتے تھے برائی کا برائی سے ولیکن عفو کرتے و درگزر فرماتے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے، اور ان کو عبدالرحمٰن بن عبد بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۷۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ حُسْنِ الْعَهْدِ
خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں

(۲۰۱۷) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ : مَا غِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَۃَ وَمَا بِیْ اَنْ اَکُوْنَ اَدْرَکْتُهَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِکَثْرَۃِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَهَا وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاۃَ فَیَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِیْجَۃَ فَیُهْدِیْهَا لَهُنَّ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے نہیں رشک آیا مجھے کسی بی بی پر رسول اللہ ﷺ کی بی بیوں میں سے اتنا جتنا کہ رشک آیا مجھے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) پر اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کے زمانہ کو پاتی اور کوئی سبب نہ تھا اس رشک کا مگر بہت یاد کرنا رسول اللہ ﷺ کا ان کو، اور بے شک تھے آپ ﷺ کہ ذبح کرتے بکری پھر ڈھونڈتے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی کسی دوست کو عورتوں میں سے اور ہدیہ دیتے ان کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے۔

۷۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ مَعَالِي الْاَخْلَاقِ

بلند اخلاق کے بیان میں

(۲۰۱۸) عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ[1] وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ[2])) قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ : ((الْمُتَكَبِّرُوْنَ)) . (اسناده صحيح ـ الصحيحة : ۷۹۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہت پیارے میرے نزدیک اور بہت قریب بیٹھنے میں میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور بہ تحقیق کہ تم میں سے دشمن زیادہ میرے اور دور تر مجھ سے قیامت کے دن بڑے باتونی بڑ مارنے والے دہن دراز ہیں، عرض کی لوگوں نے کہ یارسول اللہ ﷺ معلوم کیا ہم نے ثرثارین اور متشدقین، کیا ہیں متفیھقون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبر سے باتیں کرنے والے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ثرثار کے معنی کثیر الکلام اور متشدق جو لوگوں میں بڑھ بڑھ کر باتیں کرے یعنی لاف زنی اور بیہودہ گوئی کرے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث مبارک بن فضالہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر نہ کیا اس سند میں عبدربہ کا بیٹے ہیں سعید کے اور یہ حدیث صحیح تر ہے۔

۷۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

لعن اور طعن کے بیان میں

(۲۰۱۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا)) .

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث المشكاة : ۴۸۴۸ ـ التحقيق الثاني ـ ظلال الجنة : ۱۰۱۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا نبی ﷺ کہ مومن نہیں ہوتا لعنت کرنے والا۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث اسی اسناد سے، اور کہا اس میں کہ فرمایا آپ ﷺ نے: لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا یعنی لائق نہیں ہے مومن کو کہ لعنت کرنے والا ہو۔

---

[1] المتوسعون في الكلام بلا احتياط۔

[2] هم الذين يكثرون الكلام تلكفا وخروجاً عن الحق والثرثرة كثرة الكلام وترديده۔

۷۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

غصہ کی زیادتی کے بیان میں

(۲۰۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : عَلِّمْنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيهِ قَالَ : ((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ ((لَا تَغْضَبْ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ کچھ سکھایئے مجھ کو اور بہت نہ فرمایئے شاید کہ میں یاد کرلوں، فرمایا آپ ﷺ نے: غصہ مت کر، وہ کئی بار یہی پوچھتا تھا آپ ﷺ یہی فرماتے تھے غصہ مت کر۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

❀❀❀❀

۷۴۔ بَابُ : فِي كَظْمِ الْغَيْظِ

غصہ کو ضبط کرنے کے بیان میں

(۲۰۲۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ)) .

(صحيح ـ الصحيحة : ١٧٥٠)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: جو ضبط کر جائے غصہ کو اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کے جاری کرنے کی بلائے گا اسے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے تاکہ پسند کر لے وہ جس حور کو چاہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۷۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

بڑوں کی تعظیم کے بیان میں

(۲۰۲۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ

مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ)). (اسناده ضعيف ـ سلسله احاديث الضعيفة : ٣٠٤ ـ المشكاة : ٤٩٧١) اس میں یزید بن بیان اور اس کا شیخ ابوالرحال الانصاری دونوں ضعیف ہیں۔ تقریب (۷۶۹۷، ۸۰۹۶)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن انس سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب سن وسال اس کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کرے گا اس کے لیے ایسا شخص کہ تعظیم کرے اس کی وقت بڑھاپے کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر یزید بن بیان اور ابوالرحال انصاری کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٧٦ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرِيْنِ

ملاقات ترک کرنے والوں کے بیان میں

(٢٠٢٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً إِلَّا الْمُتَهَاجِرِيْنَ يَقُوْلُ: رُدُّوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)) .

(اسناده صحيح ـ الارواء : ٣/ ١٠٥ ـ غاية المرام : ٤١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سوموار اور جمعرات کو اور بخش دیے جاتے ہیں وہ لوگ کہ شرک نہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مگر وہ دونوں شخص جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو، فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پھیر دو ان دونوں کو یہاں تک کہ صلح کریں آپس میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے بعض روایتوں میں لفظ ذروا کا بجائے ردوا کے اور مراد متہاجرین سے متصارمین ہیں۔ اور یہ روایت مثل اس روایت کے ہے کہ مروی ہے آنحضرت ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ۔ یعنی حلال نہیں مسلمان کو کہ ترک ملاقات اور قطع محبت کرے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ۔

مترجم: متصارمین صرم سے ہے بمعنی قطع کے یعنی متہاجرین سے وہ دو شخص مراد ہیں کہ جنہوں نے قطع ملاقات کی ہو اور صاحب سلامت چھوڑ دی ہو نہ یہ کہ بسبب کسی ضروریات کے مثل سفر وغیرہ کے ملاقات نہ ہوئی ہو کہ وہ مورد طعن نہیں، اور قطع ملاقات سے وہ قطع مراد ہے کہ بغیر عذر شرعی ہو، یعنی بغیر اس کے کہ اپنے بھائی سے کوئی امر خلاف شرع فسق وفجور وبدعت ظہور میں آئے ترک ملاقات کی ہو، اور بصورت وقوع ان امور کے مہاجرت جائز ہے قابل ملامت نہیں، اور سلف سے ثابت ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان تین شخصوں سے جنہوں نے غزوہ تبوک میں تخلف کیا تھا پچاس روز تک صحابہ کو ترک ملاقات کا حکم فرمایا اور آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں سے ایک ماہ تک کامل ترکِ ملاقات کی۔ اور امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے ایک

مدت تک بات نہ کی۔ اور امام احمد بن حنبل نے حارث محاسبی سے ترک صحبت کی بسبب اس کے کہ اس نے ایک کتاب تصنیف کی تھی علم کلام میں مگر ان سب میں نیت بخیر چاہیے جیسے کہ ان بزرگوں کی تھی (کذا ذکر الشیخ فی شرح المشکوٰۃ)۔

۷۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ

صبر کے بیان میں

(۲۰۲۴) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ : اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَاَلُوْا فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ ((مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)) .

(اسنادہ صحیح ۔ التعلیق الرغیب : ۲/ ۱۱) صحیح ابی داؤد (۱۴۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ چند لوگوں نے انصار سے کچھ مانگا رسول اللہ ﷺ سے پھر آپ ﷺ نے ان کو دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا جو ہوتا ہے میرے پاس کچھ مال تو جمع نہیں رکھتا میں اس کو تم سے چھپا کر اور جو غنا ظاہر کرے یعنی قناعت کرے غنی کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور جو ترکِ سوال کرے لوگوں سے اس کو سوال سے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اور جو صبر کی عادت ڈالے اس کو صبر کی توفیق دیتا ہے اللہ تعالیٰ، اور کسی کو کوئی چیز نہ ملی بہتر اور کشادہ زیادہ صبر سے۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث مالک سے اور دونوں لفظ مروی ہیں فَلَنْ اَدَّخِرَهُ اَوْفَلَمْ اَدَّخِرَهُ معنی دونوں کے ایک ہیں، غرض یہی ہے کہ تم سے روکتا نہیں مال کو جو آتا ہے تمہیں کو دیتا ہوں۔

❀❀❀❀

۷۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

ہر ایک کہ منہ پر اس کی طرفداری کرنے والے کے بیان میں

(۲۰۲۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ)) . (اسنادہ صحیح ۔ صحیح الجامع : ۲۲۲۶ ۔ صحیح الادب المفرد : ۹۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بدترین آدمیوں کا قیامت کے دن ذا الوجہین[1] ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمار اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

---

[1] ذی الوجہین وہ ہے کہ دو دشمنوں میں ہر ایک سے ظاہر کرے کہ میں تیرا دوست ہوں اور معاون ہوں۔

۷۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِی النَّمَّامِ
چغل خوری کرنے والے کے بیان میں

(۲۰۲۶) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ فَقِیْلَ لَهٗ : اِنَّ هٰذَا یُبَلِّغُ الْاُمَرَاءَ الْحَدِیْثَ عَنِ النَّاسِ، فَقَالَ حُذَیْفَةُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : ((لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)) . قَالَ سُفْیَانُ : وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ . (اسناده صحیح ـ سلسلة الاحادیث الصحیحة : ۱۰۳٤ ـ غایة المرام : ٤۳۳)

ترجمہ: روایت ہے ہمام بن الحارث سے کہا گزرا ایک مرد حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے، تو کہا ان سے کسی نے یہ لوگوں کی شکایتیں لگاتا ہے امیروں کے پاس، تو کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے داخل نہ ہوگا جنت میں قتات۔ کہا سفیان نے قتات چغل خور ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۸۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِی الْعِیِّ[1]
تامل سے کلام کرنے (کم گوئی) کے بیان میں

(۲۰۲۷) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)) . (اسناده صحیح ـ ایمان ابن ابی شیبة : ۱۱۸ ـ المشكاة : ٤۷۹٦ ـ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حیا اور تامل کرنا کلام میں دو شاخیں ہیں ایمان کی اور بے ہودہ گوئی اور بہت کلام کرنا دو شاخیں ہیں نفاق کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی غسان محمد بن مطرف کی روایت سے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور عِیّ[2] کے معنی قلت کلام کے ہیں، اور بَذاء فحش گوئی اور بیان کثرت کلام، جیسے کہ خطباء خطبہ پڑھتے ہیں اور بہت باتیں بناتے ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں یعنی فساق کی مدح وثنا کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

۸۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ إِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا
اس بیان میں کہ بعض بیان جادو ہے

(۲۰۲۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلَیْنِ قَدِمَا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا،

[1] بکسر العین المہملہ وتشدید التحیۃ۔ لمعات۔

فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ دو مرد آئے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کے اور خطبہ پڑھا ان دونوں نے، سو تعجب کیا لوگوں نے ان کے کلام پر، سو مخاطب ہوئے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ اور فرمایا: بعض بیان جادو ہے یعنی موثر ہے مثل جادو کے۔ راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان۔

فائدہ : اس باب میں عمار اور ابن مسعود اور عبداللہ بن الشخیر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۸۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ

تواضع کے بیان میں

(۲۰۲۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، اَوْمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)) . (صحيح ـ الارواء : ۲۲۰۰ ـ الصحيحة : ۲۳۲۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ گھٹایا صدقہ نے کسی مال کو، اور نہ بڑھی معاف کرنے والے مرد کی مگر عزت، اور تواضع نہ کی کسی نے اللہ تعالیٰ کے واسطے مگر بلند کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن عباس اور ابو کبشہ الانماری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور ابو کبشہ کا نام عمر بن سعد ہے۔ یہ روایت حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۸۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

ظلم کے بیان میں

(۲۰۳۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ظلم تاریکیوں کا سبب ہے قیامت کے دن۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٨٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

نعمت میں عیب نہ کرنے کے بیان میں

(٢٠٣١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے عیب نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی کھانے کو، عادت مبارک یہ تھی کہ اگر پسند ہوتا تو کھاتے نہیں تو چھوڑ دیتے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوحزم اشجعی کا نام سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں عزۃ اشجعیہ کے۔

❀❀❀❀

٨٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

مومن کی تعظیم کے بیان میں

(٢٠٣٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ قَالَ : ((يَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيْمَانُ إِلَى قَلْبِهِ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْفِي جَوْفِ رَحْلِهِ)). قَالَ : وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ : مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَاللّٰهِ مِنْكِ . (اسناده حسن ۔ المشكاة : ٥٠٤٤ ۔ التعليق الرغيب : ٣/ ٢٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا چڑھے رسول اللہ ﷺ منبر پر اور پکارا آواز بلند سے اور فرمایا اے گروہ ان لوگوں کے کہ اسلام لائے ہو اپنی زبان سے اور نہیں پہنچا ایمان ان کے دل تک! مت ایذا دو مسلمانوں کو، اور مت عار دلاؤ ان کو، اور مت ڈھونڈ و عیب ان کے، اس لیے کہ جو ڈھونڈے اپنے بھائی مسلمان کا عیب' ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ ڈھونڈے گا ذلیل کر دے گا اس کو اگر چہ وہ اپنے مکان میں ہو۔ کہا راوی نے اور نظر کی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن طرف بیت اللہ کے یا کہا طرف کعبہ کے اور کہا کیا بڑی ہے شان اور کیا بڑی ہے عزت تیری اور مومن تجھ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھ کر ہے بزرگی میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اس کے۔ اور مروی ہے ابو برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

٨٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ

تجربہ کے بیان میں

(٢٠٣٣) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُوْعَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُوْتَجْرِبَةٍ)). (اسناده ضعيف عند الالبانی۔ المشكاة : ٥٠٥٦) اس کی سند دراج عن ابی الھیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حلیم نہیں مگر صاحبِ زلّت، اور حکیم نہیں مگر صاحبِ تجربہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: حلیم نہیں مگر صاحب زلت یعنی حلیم کامل نہیں ہوتا جب تک خطاوخلل اس سے واقع نہ ہو اور خجالت کھینچ کر لوگوں سے امیدوار مغفرت نہ ہو، پھر جب وہ خجل ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی خطا بخشیں تب وہ اوروں کی خطا بھی بخشتا ہے۔ اور حکیم کامل نہیں ہوتا ہے، اور حکیم حکمت سے ہے حکمت کے معنی محکم کرنا کسی چیز کا، اور اصلاح کرنا اس کا خلل سے، اور یہ حاصل نہیں ہوتا کسی کو جب تک معرفت اشیاء کی اور نفع اس کا اور مصالح ومفاسد کاموں کے بخوبی نہ جانے، اور بغیر تجربہ امور کے محال ہے، پس حکیم وہی ہے کہ جس کو ان امور کا تجربہ کامل ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٨٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ

جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنے کے بیان میں

(٢٠٣٤) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِبِهِ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ، فَإِنَّ مَنْ أَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ، وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)).
(اسناده حسن عند الالبانی۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ٢٦١٧ ۔ التعليق الرغيب : ٢/ ٥٥) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابوالزبیر مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جس کو دی گئی کوئی چیز پھر پائی اس نے قدرت تو چاہیے اس کا بدلہ دے اور اگر نہ پائی قدرت بدلے کی تو چاہیے کہ تعریف کرے یعنی دینے والے کی اس لیے کہ جس نے تعریف کی وہ شکر بجالایا، اور جس نے نعمت کو چھپایا، یا تو اس نے کفران نعمت کیا اور جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ جو اسے نہیں ملی وہ گویا مکر کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

فائدہ : اس باب میں سیدہ اسماء بنت ابوبکر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مراد قول من

کتم فقد کفر کی یہ ہے کہ ناشکری کی اس نے اس نعمت کی۔

مترجم: قولہ: پائی اس نے قدرت یعنی طاقت بدلہ دینے۔ کی قولہ: جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ، الخ۔ یعنی مثلاً علم وفضل وتفقہ اس کو نہ تھا اور علماء کے کپڑے پہن کر قصد کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم وتوقیر مثل علماء کے کریں گے، اور بسبب ظاہر داری کے زمرۂ علماء میں معدود ہو پس جو شخص اپنے پاس ایک چیز نہ رکھتا ہو، اور لوگوں میں اس کا ہونا ظاہر کرے اس کی مثال بھی ویسی ہی ہے۔

❀❀❀❀

۸۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ

احسان کے بدلے تعریف کرنے کے بیان میں

(۲۰۳۵) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفًا فَقَالَ لِفَاعِلِهِ : جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ**)) . (اسناده صحيح عند الالبانی۔ المشكاة : ۳۰۲٤ ۔ التعليق الرغيب : ۲/ ۵۵ ۔ الروض النضير : ۸) بعض محققین نے اس کو سلیمان التیمی مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کے ساتھ کسی نے احسان کیا اور اس نے محسن سے کہا جزاک اللہ خیراً یعنی بدلہ دے اللہ تجھ کو نیک تو اس نے پوری پوری کر دی تعریف اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر بروایت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مگر اسی سند سے مروی ہوئی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مثل اس کی۔

مترجم: بعون اللہ وقدرتہ چند مسائل متعلقہ کتاب بطریق سوال وجواب تحریر ہوتے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے مزید بصیرت حاصل ہو۔

سوال: ماں باپ اگر مشرک ہوں تو صلہ رحمی ان سے کرے یا نہیں؟

جواب: صلہ رحمی کرے اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ راغبہ ہے یعنی میرے صلہ اور بر کی طرف راغبہ ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے کیا میں احسان کروں اس کے ساتھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: احسان کرو (رواہ البخاری)۔

سوال: برادر مشرک کے صلہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے بھی صلہ رحم جائز ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک حلہ سیرا خریدا اور اسے ایک بھائی مشرک کے پاس ہدیۃً بھیج دیا کہ جو مکے میں تھا۔ (رواہ البخاری)

سوال: غیبت میں اہل فساد کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیبت اہلِ فساد کی اور فاسق معلن کی جائز ہے۔ چنانچہ امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے آنے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے اسے فرمایا: بِئسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ اَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ : الحدیث (بخاری)

سوال: غصہ میں کون سے الفاظ آپ ﷺ سے مروی ہیں کہ ان کا بولنا سنت ہے۔

جواب: کئی لفظ ہیں کہ آنحضرت ﷺ غصہ میں انہیں استعمال فرماتے تھے اور متبع سنت کو ضرور ہے کہ اپنے تئیں اور فحش باتوں سے بہت بچائے اور ان کا خوگر بنائے کہ سنتِ نبوی ﷺ اس وقت بھی ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ چنانچہ وہ لفظ یہ ہیں تربت یمینك و تربت یداك یعنی تیرے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے یا دونوں ہاتھوں میں۔ عورتوں کو فرماتے عقریٰ حلقی یعنی بنجوٹی سرمنڈی ویلك خرابی ہے تیری، ویحك، ابن صائد سے آپ نے فرمایا اخسا یعنی پھٹکار ہے تجھ پر۔ رَغِمَ اَنْفُكَ یعنی تیری ناک میں خاک بھرے۔

سوال: حق ہمسایہ جو قرآن و حدیث میں مذکور ہے اس کی حد کہاں تک ہے؟

جواب: حدِ جوار میں کئی قول ہیں علماء کے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے من سمع النداء فھو جار یعنی جہاں تک آواز جائے وہاں تک ہمسایہ ہے۔ اور بعض نے کہا مَنْ صَلّٰی مَعَكَ صَلٰوةَ الصُّبحِ فِي الْمَسْجِدِ فَھُوَ جَارٌ یعنی جس نے تیرے ساتھ صبح کی نماز پڑھی مسجد میں وہ تیرا جار ہے۔ اور امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حق جار چالیس گھر تک ہے ہر جانب سے۔ اور اوزاعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ اور بخاری نے ادب المفرد میں حسن سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور طبرانی نے بسند ضعیف کعب بن مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: الا ان اَرْبَعِیْنَ دَاراً جَارٌ یعنی چالیس گھر تک حق جوار ہے۔ اور روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ چالیس گھر تک داہنے اور بائیں اور آگے اور پیچھے حق جوار ہے اور اس میں دونوں احتمال ہیں یعنی یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ ہر طرف چالیس چالیس گھر تک حقِ جوار ہے یا توزیع و تقسیم مراد ہے کہ ہر طرف دس دس گھر تک حق جوار ہے کہ مجموعہ ان کا چالیس گھر ہوئے۔ (فتح الباری)

سوال: جواز غیبت کے اسباب کون کون سے ہیں؟

جواب: چھ سبب ہیں:

اول: تظلم یعنی مظلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہے اور روا ہے کہ سلطان اور قاضی کے پاس اپنا حال ظاہر کرے اور کہے کہ فلانے شخص نے مجھ پر یہ ظلم کیا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ، الایة۔

دوم: استغاثہ یعنی تشہیر منکر کے لیے اس کے پاس کہ جو اس کی قدرت رکھتا ہے کہ یہ کہنا اس سے کہ فلاں شخص فلانی معصیت کرتا ہے اسے منع کردو۔

سوم: استفتاء یعنی فتویٰ طلب کرنا کہ مستفتی مفتی سے کہہ سکتا ہے کہ میرے باپ نے یا بھائی نے مجھ پر یہ ظلم کیا ہے اس پر کیا فتویٰ ہے اور اگر تعیین نہ کرے اور یوں پوچھے کہ اگر کوئی ایسا کرے کیا تو حکم ہے تو یہ اولیٰ اور احسن ہے مگر تعیین بھی جائز ہے بدلیل حدیث ہندہ رضی اللہ عنہا کہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ ابوسفیان رجل بخیل ہیں۔ الحدیث۔

چہارم: تحذیر مسلمین عن الشر یعنی بچانا مسلمانوں کا شر و فساد سے، اور یہ کئی طرح ہوتا ہے۔ اول یہ کہ جرح کرنا راویوں پر حدیث کے یا گواہوں پر یا مصنفوں پر کہ باجماع مسلمین جائز ہے کہ واجب ہے صونا للشریعتہ۔ دوسرے یہ کہ خبر کردینا کسی کے عیب سے جب کوئی مشورہ لے اس سے نکاح کرنے کا۔ تیسرے یہ کہ جب کوئی شخص کسی شے کو خریدتا ہو اور اس کے عیب سے آگاہ نہ ہو تو خریدار کو آگاہ کرنا ضرور ہے۔ مثلاً: کسی غلام میں چوری کی عادت ہے یا شراب خوری کی یا زنا کی تو اس کے خریدار کو آگاہ کردے بہ نیت اصلاح نہ بعزم فساد۔ چوتھے یہ کہ جب کسی طالب علم وفقیہ کو دیکھے کہ کسی بدعقیدہ اہل بدعت کے پاس تحصیلِ علم کو جاتا ہے اور خوف ہے کہ اس کے عقائد باطلہ اس میں اثر کریں تو ضرور ہے کہ اسے اطلاع کردے بنظرِ خیرخواہی، پانچویں یہ کہ کسی حاکم نے کسی شخص کو کوئی عہدہ یا خدمت عنایت کی ہے اور اس کے عیب پر آگاہی نہیں رکھتا اور خوف ہے کہ اس سے ضرر پائے تو اسے آگاہ کرنا بھی ضرور ہے۔

پنجم: مجاہرت فسق وبدعت یعنی ظاہر کرنا اپنے فسق وبدعت کا اور فخر کرنا شراب خوری اور زنا کاری پر، پس جس گناہ میں کہ وہ پردہ پوشی اور ستر نہیں چاہتا اس میں غیبت اس کی درست ہے۔

ششم: تعریف یعنی مشہور ہونا کسی شخص کا ساتھ کسی لقب کے۔ جیسے اعمش ہے یا اعرج یا ازرق یا قصیر یا اعمیٰ یا اقطع وغیر ذالک، مگر اس کا جواز جب ہی تک ہے کہ صاحب لقب اس سے برا نہ مانے، اور جب برا جانے اور ناراض ہو تو جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ الآیۃ۔ (نووی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الطب

عن رسول اللہ ﷺ

۲۸۔(المعجم ۲۶) دوا و علاج کے بیان میں (التحفۃ ۲۳)

مترجم: طب بحرکات ثلثہ علاج کرنا اور فارسی میں ما پچشلی اور طبیب کو فارسی میں پچشک کہتے ہیں اور طب بفتح طاء طبیب اور ہر حاذق اپنے کام میں مطبب علم طب خوانندہ کہ ابھی حاذق نہ ہوا ہو۔ اور طب بکسر بمعنی سحر بھی آیا ہے اور مطبوب بمعنی مسحور اور طب جسمانی بھی ہے اور نفسانی بھی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت کے اور دفع مرض کے اور نفسانی تخلیہ اخلاق رویہ سے اور تحلیہ عادات حمیدہ کے ساتھ اور ادویہ بھی دو قسم ہیں حسیہ طبعیہ، مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور اذکار الٰہی مثل تسبیح وتہلیل وتکبیر وتحمید وتمجید وغیرہ کے اور آنحضرت ﷺ علاج کرتے تھے اپنی امت مرحومہ کا دونوں قسم کی دواؤں سے اور نصیب نہیں ہوئی یہ بات کسی طبیب کو اور کبھی مرکب کرتے تھے کسی کے علاج کو دونوں قسم کی ادویہ سے اور کبھی منضم فرماتے تھے اس کے ساتھ پرہیز کو بھی اور کبھی اصلاح فرماتے تھے ستہ ضروریہ کی اور تفصیل ان سب کی ابواب کے ضمن میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۔ بَابٌ : مَا جَآءَ فِي الْحِمْيَةِ [1]

پرہیز کے بیان میں

(۲۰۳۶) عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ [2] مُعَلَّقَةٌ. قَالَتْ : فَجَعَلَ

[1] الحمیۃ والحموۃ بالکسر پرہیز کردن یقال حمیت المریض الطعام، یعنی باز داشتم مریض را از طعام۔ [2] جمع دالیۃ وہی العذق من البسر یعلق فاذا رطب اکل۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاكُلُ وَمَعَهُ عَلِيٌّ يَاكُلُ، فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ **((مَهْ مَهْ يَاعَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ))** قَالَ[1] : فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَاكُلُ، قَالَتْ : فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ **((يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَإِنَّهُ اَوْفَقُ لَكَ))**. (اسناده حسن)

ترجمہ : روایت ہے ام منذر رضی اللہ عنہا سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ہماری ایک شاخ کھجور ٹنگی ہوئی تھی، کہا ام منذر رضی اللہ عنہا نے پھر کھانے لگے رسول اللہ ﷺ اور ساتھ ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے، سوفرمایا رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے ٹھہر جا ٹھہر جا اے علی! اس لیے کہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور ضعیف ہو رہے ہو۔ کہا ام منذر رضی اللہ عنہا نے پھر بیٹھ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور کھانے لگے رسول اللہ ﷺ۔ کہا راویہ نے پھر تیار کیا ہم نے ان کے واسطے چقندر اور جو، سوفرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے علی! اس میں سے لو کہ یہ تمہارے مزاج کے موافق ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر فلیح بن سلیمان کی روایت سے۔ اور مروی ہے یہ فلیح بن سلیمان سے وہ روایت کرتے ہیں ایوب بن عبدالرحمٰن سے۔

مترجم : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو مسنون ہے اور بعد بیماری کے بھی چند روز رعایت پرہیز کی اور خیال رکھنا مزاج کا ضرور ہے کہ پھر بیماری عود نہ کرے اور یقین ہے کہ بیماری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بسبب حرارت کے تھی کہ کھجور کا مزاج گرم ہے وہ ان کو نقصان کرتی اور چقندر اور جو ان کو مفید تھے۔ اور مہمان بغیر اجازت کے بھی اگر کھانے لگے جو چیز کہ کھانے کے لیے تیار ہے اس صورت میں کہ کسی کا انتظار نہ ہو اور قرینہ سے رضا بھی میزبان کی معلوم ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جیسے کہ آپ ﷺ شاخ سے کھجور کھانے لگے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ آپ کھڑے کھڑے کھا رہے تھے۔ چنانچہ شاخ کا لٹکنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیٹھ جانا منع کے بعد اس پر دلالت واضح رکھتا ہے۔ اور سلق وشعیر دونوں ملا کر پکاتے ہوں گے یا جو کی روٹی اور سلق کا سالن۔ اور ابوداؤد کی روایت میں اوفق لك کی جگہ انفع لك ہے اور ام منذر کا نام سلمٰی ہے۔ انتہیٰ قول مترجم۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعامر سے اور ابوداؤد سے دونوں نے روایت کی فلیح سے انہوں نے ایوب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یعقوب بن ابی یعقوب سے انہوں نے ام المنذر رضی اللہ عنہا سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت ﷺ، سوذکر کی حدیث مانند حدیث یونس بن محمد کے جو مروی ہے فلیح سے مگر اس میں یہ کہا انفع لك۔ اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں روایت کی مجھ سے ایوب بن عبدالرحمٰن نے۔ یہ حدیث جید ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

---
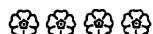
[1] ناقہ بکسر قاف مریضے کہ قریب العہد از مرض بود و بکمال قوت وطاقت خود خود نہ کردہ باشد یقال نقه المريض ينقه فهو ناقه۔

(۲۰۳۷) عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ)) . (صحیح ـ المشكاة : ۵۲۵۰ ـ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو اللہ تعالیٰ تو روکتا ہے اس کو دنیا سے جیسے روکتا ہے ایک تم میں کا اپنے بیمار کو پانی سے یعنی مرض استسقاء وغیرہ میں۔

فائدہ : اس باب میں صہیب سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث محمود بن لبید سے انہوں نے روایت کی آنحضرت ﷺ سے مرسلاً۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے مانند اس کی۔ اور ذکر نہ کیا اس میں قتادہ بن نعمان کا۔ اور قتادہ بن نعمان ظفری اخیافی بھائی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی ﷺ کو اپنے لڑکپن میں اور دیکھا ہے ان کو۔

مترجم: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے سلق وشعیر کھانے کا حکم فرمایا، سلق کا مزاج حار ہے یابس ہے اول درجہ میں۔ اور بعض نے کہا ہے رطب ہے اول درجہ میں۔ اور بعض نے کہا مرکب ہے دونوں سے اور وہ محلل ومفتح ہے، اور اسود اس کا قابض ہے اور نفع دیتا ہے داء الثعلب کو اور کلف اور خوار اور ثالیل کو جب طلا کیا جائے، اور اس کا پانی قتل کرتا ہے قمل کو اور کھولتا ہے سدہ کبد کا طحال کا اور سیاہ قسم اس کی قابض بطن ہے خصوصاً عدس کے ساتھ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل الغذاء ردی الکیموس ہے اور محرق دم ہے اور مصلح اس کا سرکہ اور رائی اور اکثار اس کا مولد قبض ونفخ ہے اور جو نافع سعال ہے اور نافع خشونت حلق دافع حدتِ فضول مدر بول جلا کرنے والا معدہ کا، قاطع عطش ملطف حرارت اور اس میں ایک قوت ہے کہ تلطیف وتحلیل کرتا ہے اور تلبینہ یعنی آشِ جو کہ اکثر احادیث میں ذکر اس کا آیا ہے اس طرح بناتے ہیں کہ جو عمدہ قسم کے جو کوب ایک حصہ اور پانی شیریں پانچ حصہ ڈال کر آتشِ نرم میں پکاویں جب دو خمس باقی رہ جائے اتاریں اور صاف کر کے بقدر حاجت استعمال کریں۔

❀❀❀❀

۲ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

دوا کرنے اور اس کی فضیلت کے بیان میں

(۲۰۳۸) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ : قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا نَتَدَاوٰى؟ قَالَ : ((نَعَمْ يَاعِبَادَاللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً اَوْ دَوَآءً، اِلَّا دَآءً وَّاحِدًا)) قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا هُوَ؟ قَالَ : ((اَلْهَرَمُ)).

(اسناده صحیح) غاية المرام (۲۹۲) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۴۳۳) المشكاة (۴۵۳۲ـ ۵۰۷۹)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ اعراب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا دوا نہ کریں ہم فرمایا ہاں اے بندو اللہ کے دوا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا کوئی مرض یعنی دنیا میں مگر رکھی ہے اس کے لیے شفا یا دوا مگر ایک مرض، عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کون سا مرض ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: بڑھاپا۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوخزاعہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حقیقت میں بڑھاپے کی کچھ دوا نہیں پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند شاء اکبر آبادی نے بڑھاپے کی حالت لکھی ہے۔ اور احادیث میں آنحضرت ﷺ نے بڑھاپے سے پناہ مانگی ہے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

اس بیان میں کہ مریض کو کیا کھلایا جائے

(٢٠٣٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعَكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ ((**إِنَّهُ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَ يَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا**)). (ضعيف عند الالبانی) تخريج مشكاة المصابيح (٤٢٣٤) التحقيق الثانی۔ بعض محققین نے اس کو حسن کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب آتا آپ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار حکم کرتے اس کے لیے ہریرہ کا، سو بنایا جاتا اس کے لیے پھر ایک چلو لیتے اس میں سے اور فرماتے کہ وہ تسکین دیتا ہے غمگین کے دل کو اور زائل کر دیتا ہے اس کے دل سے الم بیماری کا جیسے دور کرتا ہے ایک تم میں سے میل اپنے منہ پر سے ساتھ پانی کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین جریری نے انہوں نے ابواسحاق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے معنی اس حدیث کے روایت کیا ہم سے یہ ابواسحاق نے۔

مترجم: حساء بالفتح والمد حریرہ ہے آٹے اور پانی اور گھی سے بناتے ہیں اور کبھی اس کو میٹھا بھی کر دیتے ہیں اور پتلا ہوتا ہے اور تلبینہ

بھی اسے کہتے ہیں۔ اور ابن ماجہ میں حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اس کی دیگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چڑھی رہتی تھی جب کوئی بیمار ہوتا تھا یہاں تک کہ وہ مر جائے یا اچھا ہو جائے۔ اور سیدنا ابن قیم رحمہ اللہ زاد المعاد میں فرماتے ہیں کہ وہ آش جو ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں تصریح بھی آئی ہے کہ حساء شعیر سے ہے اور تاثیر اس کی عنقریب اوپر مذکور ہوئی ہے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

اپنے بیماروں پر کھانے اور پینے کے لیے جبر نہ کرنے کے بیان میں

(٢٠٤٠) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ)) . (صحيح عند الالبانی) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧٢٧) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٢٣ ـ التحقيق الثانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں بکر بن یونس ضعیف ہے۔ تقریب (٧٥٤)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: زبردستی مت کرو اپنے بیماروں پر کھانے کے لیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا پلاتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: یعنی جیسے بعض نادان کہتے ہیں کہ آدمی اناج کا کیڑا ہے، اور یہ سمجھ کر بیماروں کو زبردستی کچھ کھلاتے ہیں، اور منت ساجت کر کے ان کو دق کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مفہوم باطل کو رد کر دیا واقع میں جس نے کھانے اور پینے سے قوت عنایت کی ہے وہ بے کھائے پیئے بھی قوت دے سکتا ہے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

کلونجی کے بیان میں

(٢٠٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ)) وَالسَّامُ : الْمَوْتُ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٥٩، ٨٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لازم پکڑو تم اس کالے دانہ، یعنی کلونجی کو اس لیے کہ اس میں شفا ہے ہر

مرض کی مگر سام کی اور سام موت ہے۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حبۃ السوداء کو فارسی میں شونیز کہتے ہیں، ہندی میں کلونجی اور کمون اسود اور کمون ہندی بھی اسے کہتے ہیں اور حسن سے مروی ہے کہ وہ خردل ہے۔ اور ہروی سے منقول ہے کہ وہ حبہ خضراء ہے مگر یہ دونوں قول غلط ہیں صحیح وہی ہے کہ وہ شونیز ہے، اور وہ کثیر المنافع ہے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا شفاء من کل داء یہ کلیہ ایسا ہے جیسا کلیہ اس آیہ مبارکہ کا ﴿تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا﴾ کہ مراد اس سے وہی اشیاء ہیں جو قابل تدمیر تھیں اور نافع ہے جمیع امراض باردہ کو اور کبھی داخل ہوتی ہے بالعرض امراض حارہ یابسہ کے نسخوں میں پس پہنچا دیتی ہے ادویہ باردہ رطبہ کی قوتوں کو طرف اعضاء کی بسرعت تنفیذ اپنے کے جیسے کہ صاحب قانون نے تصریح کی ہے کہ زعفران قرص کافور میں اس لیے ڈالی جاتی ہے کہ بسبب سرعت نفوذ اپنی کے تاثیرات ادویہ کو جلد اعضاء میں پہنچائے، اور نظائر اس کے بہت ہیں کہ اطباء حذاق اسے خوب جانتے ہیں اور منفعت اس کی امراض حارہ میں محل تعجب نہیں اس لیے کہ بعض ادویات بعض امراض کو بالخاصہ نفع بخش ہوتی ہیں جیسے کہ انزروت اور مرکب ہوتی ہیں اس کے ساتھ ادویہ رمد سے مثل سکر وغیرہ کے مفردات حارہ سے حالانکہ رمد ورم حار ہے باتفاق اطباء، اور اسی طرح نفع دیتی ہے گندھک کھجلی میں، اور مزاج شونیز کا حار یابس ہے تیسرے درجہ میں، اور وہ دافع نفخ ہے کدودانہ کو پیٹ سے نکال دیتی ہے نافع برص ہے اور چوہاری بخار اور بلغمی بخاروں کو نفع بخشتی ہے اور سدون کو کھولتی ہے، ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے، اور اگر کوٹ کر شہد میں گوندھ کر گرم پانی ملا کر پیویں تو ان کنکریوں کو گلاتی ہے جو گردہ اور مثانہ میں ہوں اور مدر بول وحیض ہے اور مکثر لبن اگر چند روز اس پر التزام کریں، اور اگر باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر نیم گرم پیٹ پر طلا کریں کدودانہ کی قاتل ہے، پھر اگر آب حنظل تازہ یا مطبوخ حنظل میں تر کریں تو عمل اس کا اخراج کدودانہ اور کرم بطن میں قوی ہو جاتا ہے، اور اگر ایک مثقال پانی کے ساتھ لیں بہر اور ضیق النفس کو نافع ہے، اور ضماد اس کا پیشانی پر نافع صداع بارد ہے اور اگر سات دانہ اس کے عورت کے دودھ میں بھگو کر پیس کر ناس لیں تو صاحب یرقان کو نفع بلیغ ہو، اور اگر سرکہ میں پکا کر نیم گرم سے کلی کریں درد دندان کو مفید ہے اور اگر پیس کر ناس لیویں تو اس پانی کو نفع دیتا ہے جو آنکھ میں ابتداء اترا ہو، اور اگر پیس کر سرمہ کے ساتھ پھوڑے پر ضماد کریں تو اسے بخوبی توڑے اور جرب متقرح کو نافع ہو، اور اورام مزمنہ بلغمیہ کو تحلیل کرے اور اورام صلبہ کو نرم کر دے اور اس کا تیل اگر ناک میں ڈالیں تو لقوہ کو نافع ہو اور اگر باریک کر کے تیل میں اور حبہ خضراء کے تیل میں سحق کر کے تین چار قطرے کان میں ٹپکا دیں تو سردی کے درد کو اور ریح اور سدہ کو دور کرے، اور اگر کوٹ کر روغن زیتون میں بھگو کر تین چار قطرے ناک میں ٹپکا دیں تو اس زکام میں نفع دے کہ جس میں کثرت سے چھینکیں آتی ہیں، اور اگر جلا کر موم کو گلا کر روغن سوس یا دہن حنا میں ملا کر مرہم بنا دیں اور ان پھوڑوں میں لگائیں جو رانوں میں نکلتے ہیں بخوبی نافع ہے، مگر پہلے ان پھوڑوں کو سرکہ سے دھولیں، اور

اگر باریک پیس کر سرکہ میں اور طلا کریں تو برص اور بہق اسود کو نافع ہے اور اگر باریک پیسیں اور دو درہم ہر روز ٹھنڈے پانی سے اس شخص کو پھکا دیں جسے کتے نے کاٹا ہو تو نفع بلیغ ہو اور ہلاک سے محفوظ رہے، اور اگر اس کے تیل کی ناس لیں تو فالج اور کزاز کو نافع ہے اور ان کا مواد کاٹ دیتا ہے، اور اگر اس کی دھونی دی جائے تو ہوام بھاگ جاویں، اور اگر انزورت کو نیم گرم کر کے اوپر اس کے شونیز چھڑکیں تو صاحب بواسیر کو بغایت نافع ہے اور منافع اس کے اس سے دونے چوگنے ہیں۔ ہم نے کچھ تھوڑا سا بیان کیا۔ اور شربت اس کا دو درہم ہے، اور زیادہ کا استعمال بعض نے کہا قاتل ہے۔ (زاد المعاد)

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

اونٹوں کے پیشاب پینے کے بیان میں

(٢٠٤٢) عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، وَقَالَ : ((اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ کچھ لوگ آئے عرینہ کے کہ نام ہے ایک قبیلہ کا مدینہ میں، پھر پانی لگا ان کو مدینہ کا، سو بھیج دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں میں زکوٰۃ کے، اور فرمایا: پیو ان کے دودھ اور پیشاب۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تحقیق اونٹوں کے پیشاب کے شرب ابوال الابل کے باب میں گزری۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ أَوْ غَيْرِهٖ

جس نے زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالا اُس کے بیان میں

(٢٠٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ : ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا)) . (اسناده صحيح) غاية المرام (٤٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ خیال کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس روایت کو یعنی یہ کہا کہ فرمایا

آنحضرت ﷺ نے کہ جس نے ماری اپنی جان لوہے سے یعنی چھری یا تلوار وغیرہ سے وہ آئے گا قیامت کے دن اور وہ چھری یا تلوار اس کے ہاتھ میں ہوگی گھونپتا رہے گا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ، اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے وہ زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہے کہ پی رہا ہے اس کو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

❁❁❁❁

(۲۰۴۴) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدً فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)) . (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جس نے ماری اپنی جان لوہے سے پس وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ گھونپ رہا ہوگا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ، اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے پس وہ زہر کا ظرف اس کے ہاتھ میں ہے اور پی رہا ہے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ، اور جس نے گرا دیا اپنے تئیں پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنے آپ کو پس وہ گر رہا ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے اور ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث شعبہ کے جو مروی ہے اعمش سے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اصح ہے حدیث اول سے۔ اسی طرح مروی ہوئی ہے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے ماری اپنی جان زہر سے عذاب کیا جائے گا وہ نار جہنم میں۔ اور اس میں خالدًا مخلدًا فیہا ابدًا مذکور نہیں۔ اور اسی طرح روایت کی یہ ابو الزناد نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح تر ہے یعنی جس میں خلود کا ذکر نہیں اس لیے کہ روایات متعددہ آئی ہیں اس مضمون میں کہ اہل توحید معذب ہوں گے دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اور یہ مذکور نہیں کہ ہمیشہ رہیں گے اس میں غرض یہ ہے کہ ذکر خلود کا ضعف سے خالی نہیں۔ فقیر کہتا ہے یا خلود سے مدت مدیدہ مراد ہے اور عرصہ طویلہ نہ وہ زمانہ کہ جو کبھی منقطع نہ ہو، یا قاتل سے وہ قاتل مراد ہے کہ جو قتل کو حلال جان کر مرتکب ہوا کہ محلل حرام کا کافر ہے اور کافر مخلد فی النار۔ انتہی قول المترجم۔

(۲۰۴۵) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ يَعْنِي : السُّمَّ.

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے دواء خبیث سے یعنی جس میں سمیت ہو۔

مترجم: دواء خبیث میں داخل ہے نجس اور حرام اور جس سے طبیعت کو تنفر ہو۔

❁❁❁❁

٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِي بِالْمُسْكِرِ

نشہ آور چیز سے علاج کرنے کی کراہت کے بیان میں

(٢٠٤٦) عَنْ وَائِلٍ: اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ وَ سَأَلَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ اَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ فَقَالَ: إِنَّا نَتَدَاوَى بِهَا خ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ)) .

(اسناده صحيح) غاية المرام (٦٥)

ترجمہ: روایت ہے وائل سے کہ وہ حاضر ہوئے نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا آپ ﷺ سے سوید بن طارق نے یا طارق بن سوید نے حکم شراب کا، سو منع فرمایا آپ ﷺ نے اس سے کہا انہوں نے کہ ہم دوا کرتے ہیں اس سے فرمایا آپ ﷺ نے: وہ دوا نہیں بلکہ داء ہے۔ یعنی مرض ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود نے انہوں نے نضر اور شبابہ سے انہوں نے شعبہ سے اسی روایت کے مثل کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٩۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّعُوطِ وَغَيْرِهِ

ناک میں روائی وغیرہ ڈالنے کے بیان میں

(٢٠٤٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ)) فَلَمَّا اشْتَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ اَصْحَابُهُ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ: ((لُدُّوْهُمْ)) قَالَ: فَلُدُّوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ.

(اسناده ضعيف ۔ المشكاة : ٤٤٧٣ ۔ التحقيق الثاني) اس میں عباد بن منصور ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے بہتر تمہارے دواؤں میں سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی ہے پھر جب بیمار ہوئے آنحضرت ﷺ منہ میں ڈالی آپ ﷺ کے دو اصحاب نے پھر جب فارغ ہوئے

فرمایا آنحضرت ﷺ نے دوا ڈالو ان کے منہ میں پھر سب حاضرین کے منہ میں دوا ڈالی گئی، سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے۔

مترجم: سعوط بالفتح وہ دوا ہے جو ناک میں ڈالی جائے جسے اہل ہند ناس کہتے ہیں۔ اور لدود بالفتح وہ دوا ہے جو مریض ایک جانب سے منہ کے پلائی جائے اور حجامت پچھنے لگانا اور مشی سے ادویہ مسہلہ مراد ہیں، اور جب آنحضرت ﷺ کے دہن مبارک میں دوا ڈالنے لگے تو آپ ﷺ نے منع فرمایا تھا لوگوں نے خیال کیا کہ بسبب مرض کے دوا سے کراہت فرماتے ہیں جیسے اکثر مریضوں کو نفرت ہوتی ہے پھر جب دوا ڈال چکے اور آپ ہوشیار ہوئے آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم نے منع کیا تھا اب تم نے جو دوا ڈالی ہے اس کے قصاص میں جتنے حاضر ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور چونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس وقت حاضر نہ تھے وہ بچ گئے اور یہ حکم آپ ﷺ کا کمال شفقت کی راہ سے تھا آپ ﷺ کو منظور نہ ہوا کہ صحابہ پر اس نافرمانی کا مؤاخذہ رہے۔ (مجمع البحار)

❀❀❀❀

(٢٠٤٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ، وَخَيْرُ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ: الْإِثْمِدُ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ)) وَ كَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ .

(اسنادہ ضعیف) اس میں بھی عباد بن منصور مدلس اور آخر میں اس کا حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔ جمہور نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہتر دوا تمہاری دواؤں کی لدود ہے اور سعوط ہے اور حجامت اور مشی (اور تفصیل ہر ایک کی اوپر گزری) اور بہتر جس کا سرمہ لگاؤ تم اثمد ہے اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بصر کو اور اگاتا ہے پلکوں کو۔ کہا راوی نے اور آنحضرت ﷺ کی سرمہ دانی تھی کہ سرمہ لگاتے تھے آپ ﷺ ہر روز اس سے سوتے وقت تین سلائیاں ہر آنکھ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ یعنی حدیث عباد بن منصور کی جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

مترجم: اثمد بکسر ہمزہ پتھر ہے سرمہ کا سیاہ رنگ کہ اصفہان سے لاتے ہیں اور وہ عمدہ ہے اور کبھی مغرب سے بھی لاتے ہیں اور عمدہ تر اس میں وہ ہے کہ جلدی ٹوٹے اور املس ہو اور میل کم ہو بلکہ بالکل نہ ہو، اور مزاج اس کا بارد یابس ہے نافع ہے آنکھ کو اور مقوی بصر ہے اور حافظ صحت چشم ہے، اور کاٹ دیتا ہے لحم زائد کو کہ آنکھ میں متولد ہو اور مدمل قروح چشم ہے، اور مجلی بصر ہے، اور دافع صداع ہے اگر ساتھ عسل رقیق کے آنکھ میں کھینچے اور اگر باریک پیس کر چربی میں ملا کر بدن پر لگائیں بہت نافع ہے، اور بوڑھوں اور ضعیف البصر لوگوں کو عادت اس سے اکتحال کی بہت مفید ہے اس میں کچھ مسک بھی ملائیں۔ (زاد المعاد)

❀❀❀❀

١٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

داغ لگانے کی کراہت کے بیان میں

(٢٠٤٩) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ. قَالَ : فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا داغ دینے سے۔ کہا راوی نے پھر گرفتار ہوئے ہم یعنی مرض میں پھر داغ دلوایا سو نہ چھٹکارا پایا ہم نے اور نہ مراد کو پہنچے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١١ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيُ ذٰلِكَ

داغ لگانے کی رخصت کے بیان میں

(٢٠٥٠) عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوٰى اَسْعَدَبْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ . (اسناده صحيح ـ المشكاة : ٤٥٣٤ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے داغ دیا سعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: کی یعنی داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض میں اور روایات اس میں بہت ہیں۔ چنانچہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بھیجا ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب پس اس نے ایک رگ کاٹی اور اسے داغ دیا۔ اور جب تیر لگا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما کی رگ اکحل میں داغ دیا ان کو نبی ﷺ نے پھر وہ ورم کر گئی پھر داغ دیئے آپ ﷺ نے۔ اور کہا ابوعبید نے ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بیان کیا اس نے داغ کا تو فرمایا آپ ﷺ نے داغ دو اور گرم پتھروں سے سینک دو اور مروی ہے ابو زبیر سے کہ آنحضرت ﷺ نے داغ دیا ان کو اکحل میں۔ اور صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے داغ دیا ذات الجنب میں، اور آنحضرت ﷺ زندہ تھے۔ اور احادیث نہی کی بھی کئی ہیں۔ چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار شخص داخل ہوں گے آپ ﷺ کی امت سے جنت میں بغیر حساب کے کہ وہ جھاڑ پھونک نہ کرتے ہوں گے اور داغ نہ دیتے ہوں گے اور بدفال نہ لیتے ہوں گے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔ غرض یہ کہ جمیع روایات میں اس باب میں چار طرح پر ہیں، اول میں فعل اس کا، دوسری میں عدم محبت اس کی، تیسری میں ثنا اس کی تارک پر، چوتھے میں نہی اس سے۔ اور کچھ تعارض نہیں ان سب

روایتوں میں بحمد للہ والمنہ اس لیے کہ فعل اس کا دلالت کرتا ہے جواز پر اور عدم محبت اس کی منع پر دال نہیں اور ثنا اس کی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک اس کا اولیٰ اور افضل ہے اور نہی اس سے علی سبیل الاختیار ہے یا نہی محمول ہے اس داغ پر کہ جو بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطاً عمل میں آئے (زاد المعاد) اور نہ پائے گا تو اس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہیں۔ واللہ اعلم۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

پچھنے (سینگی) لگانے کے بیان میں
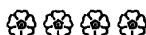
(۲۰۵۱)۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ . (اسناده صحيح عند الالبانی) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٤٦) الروض النضير (١٠٨٠) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٩٠٧) مختصر الشمائل المحمديه (٣١٣) علی زئی نے اس کو قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے نبی ﷺ پچھنے لگاتے تھے اخدعین میں، اور کاہل میں، اور پچھنے لگاتے تھے سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: اخدعین تثنیہ ہے اخدع کا اور وہ دونوں رگیں ہیں جانبین میں گردن کے، اور کاہل دونوں شانوں کے بیچ میں، اور حجامت احدعین پر نفع دیتی ہے، امراض سر اور جمیع اجزاء کو اس کی مثل منہ اور دانتوں اور کانوں اور آنکھوں کے اور ناک اور حلق کے جب کہ حدوث ان کا کثرت دم کے سبب سے یا فساد خون سے یا دونوں سے ہو، اور حجامت کاہل پر نفع دیتی ہے شانوں کے درد کو اور حلق کو، اور صحیحین میں ہے کہ آپ تین جگہ پچھنے لگاتے تھے ایک شانوں کے بیچ میں اور دو اخدعین پر اور تاریخہائے مذکور میں لگانا مسنون ہے، اور خون ان دونوں میں جوش اور تزاید پر ہوتا ہے بخلاف اول ماہ اور آخر اس کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہے بہ نسبت فصد کے، اور فصد مفید ہے داخل بدن کو اور بلاد حارہ میں کہ خون رقیق ہوتا ہے مثل خطہ عرب کے حجامت زیادہ تر مفید ہے اس لیے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ان خير ما تداويتم به الحجامة والفصد۔ (زاد المعاد)

❀❀❀❀

(۲۰۵۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةٍ أُسْرِيَ بِهِ: ((اَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ: اَنْ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ)) . (صحيح عند الالبانی) سلسلة الاحاديث الصحيحة

(۲۲۶۳) تخریج مشکاۃ المصابیح (٤٥٤٤) و ابن ماجه (٣٤٧٧) بعض محققین نے اس کو عبدالرحمان بن اسحاق الکوفی کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حال اس شب کا کہ سیر کرائی گئی ان کو یعنی معراج کا کہ نہ گزرے وہ کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر حکم کیا انہوں نے کہ آپ حکم کر دیجیے اپنی امت کو حجامت کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۰۵۳) **حَدَّثَنَا** عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اَهْلِهِ وَ وَاحِدٌ يَحْجِمُهُ وَ يَحْجِمُ اَهْلَهُ. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ((**نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ**)) (ضعیف) سلسله الاحادیث الضعیفة (۲۰۳٦) ابن ماجه (٣٤٧٨) اس میں عباد بن منصور ضعیف ہے۔ وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ . وَقَالَ: ((**اِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ**)) وَقَالَ ((**اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ**)) وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَاَصْحَابُهٗ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ لَدَّنِيْ؟**)) فَكُلُّهُمْ اَمْسَكُوْا فَقَالَ: ((**لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ**)) قَالَ النَّضْرُ: اللَّدُوْدُ: الْوَجُوْرُ. (صحیح)

ترجمہ: ہم سے عباد بن منصور نے بیان کیا کہا میں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تین غلام تھے پچھنے لگانے والے، سو دو اس میں سے مزدوری کرتے تھے، اور اجرت پر پچھنے لگاتے تھے اور ایک ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے گھر والوں کے پچھنے لگاتا تھا۔ کہا راوی نے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانے والا لے جاتا ہے خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پیٹھ کو۔ اور صاف کرتا ہے بصر کو اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کو تشریف لے گئے نہ گزرے کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر کہا انہوں نے لازم پکڑو حجامت کو۔ اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بہتر تاریخ جس میں حجامت کرو تم سترھویں، انیسویں، اکیسویں تاریخ ہے اور بہترین دوا سعوط ہے لدود ہے اور حجامت اور مشی۔ اور تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لدود کیا عباس اور اصحاب ان کے نے، سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس نے: مجھے لدود کیا ہے؟ پس سب خاموش ہو گئے پھر فرمایا: نہ رہے کوئی گھر میں مگر لدود کیا جائے سوا عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو عباس ہیں۔ کہا نضر نے لدود بمعنی وجور کے اور وجور بھی وہی دوا ہے جو منہ میں ڈالی جائے۔

فائدہ : اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عباد بن منصور کی روایت سے۔

١٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

مہندی سے دوا کرنے کے بیان میں

(٢٠٥٤) عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمٰى، وَكَانَتْ تَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ : مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ . (اسناده صحيح عند الالبانى)

بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبیداللہ بن علی لین الحدیث ہے۔ تقریب (۴۳۲۲)

ترجمہ : روایت ہے علی بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھیں رسول اللہ ﷺ کی کہا ان کی دادی نے کہ نہ ہوتا تھا رسول اللہ ﷺ کے کوئی زخم یا پتھر یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے تھے مجھے آنحضرت ﷺ مہندی رکھنے کا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر فائد کی روایت سے۔ اور بعض نے فائد سے یوں روایت کی ہے کہ روایت ہے فائد سے کہ کہا فائد نے: روایت ہے عبداللہ بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سلمٰی سے۔ اور عبیداللہ بن علی اصح ہے یعنی بہ نسبت علی بن عبیداللہ کے۔ روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے فائد سے جو مولیٰ ہیں عبیداللہ بن علی کے انہوں نے اپنے مولیٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں۔

مترجم: حنا بارد ہے درجۂ اولیٰ میں، یابس ہے ثانیہ میں۔ اور شجر حنا اور اغصان اس کے مرکب ہیں قوۃ محللہ سے کہ جو آئی ہے اس میں بسبب جوہر مائی کے کہ حار ہے باعتدال اور قوت قابضہ سے کہ جو آئی ہے اس میں جوہر ارضی سے کہ بارد ہے اور منافع اس کے بہت ہیں۔ منجملہ ان کے یہ ہے کہ وہ محلل ہے نافع ہے آگ جلے ہوئے کو، اور مقوی اعصاب ہے ضماداً اور نافع قروح فم کو مضغاً اور نافع ہے اورام حارہ کو ضماداً، اور جراحات میں دم الاخوین کی تاثیر رکھتی ہے، اور سفوف اس کا اگر موم میں ملا کر باختلاط روغن گل ضماد کریں تو اوجاع جنب کو مفید ہے اور اس کے خواص مجربہ سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو چیچک نکلتی ہو اور اس کے تلووں میں خوب مہندی لگائیں اس کی آنکھیں ضرر سے محفوظ رہیں اور اگر پتے اس کے پانی میں بھگو کر صاف کر کے بیس درہم اور شکر دس درہم ملا کر پیویں اور چالیس دن تک ایسا ہی کریں اور غذا ضان صغیر کا گوشت رکھیں تو ابتدائے جذام میں فائدہ عجیبہ ظاہر ہو۔ اور حکایت کرتے ہیں ایک شخص کے ناخن بگڑ گئے تھے اور اس نے بہت کچھ مال خرچا مگر صحت حاصل نہ ہوئی آخر بتائی اس کو ایک عورت نے حنا کہ دس دن

تک پیوے اُسے پانی میں بھگو کر پس پی اس نے اور اچھے ہوگئے ناخن اس کے۔ اور نفع بخشتی ہے ضماد اُ چھالوں اور پھوڑوں کو جو ساقین اور رجلین میں نکلیں، اور یہ مجرب ہے مترجم کا۔

❀❀❀❀

١٤ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَهِ

تعویز اور جھاڑ پھونک کی کراہت کے بیان میں
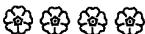
(٢٠٥٥) عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنِ اكْتَوٰى اَوِاسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ)) .

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه (٢٤٤) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٥٥)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جس نے داغ دلوایا یا جھاڑ پھونک کی وہ نکل گیا اہل توکل سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے۔

مترجم : رقیہ وہ دعا ہے کہ جس کو بیمار پر پھونکیں اور صاحب آفت کو اس سے جھاڑیں جیسے صرع وغیرہ۔ انتہیٰ قول المترجم۔

❀❀❀❀

١٥ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

اس کی رخصت کے بیان میں

(٢٠٥٦) عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نظر بد اور نملہ میں۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے نملہ کچھ دانے ہیں کہ نکلتے ہیں پسلی میں اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث آگے آتی ہے۔

☆ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نملہ میں۔

فائدہ : اور یہ میرے[1] نزدیک صحیح تر ہے معاویہ بن ہشام کی روایت سے جو مروی ہے سفیان سے یعنی جو اوپر گزری۔ اس باب میں بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم اور ابی خزامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

---

[1] قول ترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۰۵۷) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ)) .

(اسناده صحيح ـ مشكاة المصابيح : ٤٥٥٧)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: رقیہ نہیں ہے مگر نظر بد اور بچھو سے۔

فائدہ: روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے بریدہ سے۔

مترجم: رقیہ کے باب میں احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہیں بعضی دلالت کرتی ہیں جواز پر۔ چنانچہ احادیث باب اور اسی طرح مسلم میں مروی ہے کہ بیمار ہوئے آپ ﷺ اور رقیہ کیا جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر، اور بہت سی روایتیں وارد ہوئیں اس کے جواز میں اور بعض احادیث دال ہیں اس پر کہ ترک اس کا اولیٰ ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار آدمی داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے کہ رقیہ نہ کرتے ہوں گے۔ اور اسی طرح روایت باب سابق کی اور کچھ مخالفت نہیں ہے ان حدیثوں میں بلکہ جس میں اس کے ترک کی روایت اور تارک کی تعریف اور ثنا وارد ہوئی ہے مراد اس سے وہ رقیہ ہیں جن کے معنی معلوم نہیں یا کلام کفار سے ہیں یا غیر عربی میں ہیں یا کسی اور زبان غیر معلومہ میں کہ احتمال ہے اس میں شرک کا اور استعانت بالغیر کا سوائے باری تعالیٰ شانہ کے۔ اور جس میں جواز مذکور ہے مراد اس سے وہ رقی ہیں جو ماخوذ ہیں الفاظ قرآن اور اسمائے الٰہی سے کہ وہ منع نہیں ہیں۔ بلکہ مسنون ہیں اور بعض نے کہا کہ نہی محمول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لیے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کے لیے۔ اور ابن عبدالبر بھی اسی کے قائل ہیں مگر مختار مذہب اول ہے یعنی مسنون ہونا رقی قرآنیہ وغیرہ کا اور نقل کیا ہے بعض نے اجماع جواز رقی قرآنیہ پر، اور اسی طرح جو ماخوذ ہوں اذکار الٰہی سے۔ اور مازری نے کہا جمیع رقی جائز ہیں جب کتاب اللہ سے ہوں اور منع وہ ہیں جو لغت عجمی میں ہوں یا معنی اس کے معلوم نہ ہوں، اس واسطے کہ احتمال ہے اس میں کفر کا اور کہا ہے رقیہ اہل کتاب میں اختلاف ہے پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے جائز رکھا اور مکروہ کہا اس کو مالک نے اس خوف سے کہ انہوں نے بدل ڈالا ہو جیسے بدل ڈالا اللہ کی کتابوں کو اور جنہوں نے اُن کو جائز رکھا۔ انہوں نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہو انہوں نے رقی کو اس لیے کہ غرض ان کی اس کے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام شرع کے۔ اور مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی مالم یکن فیھا شیءٌ انتھیٰ ما فی النووی۔ فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس قول نے جو فیصلہ کر دیا رقی کے باب میں وہ سب سے بہتر ہے۔

❀❀❀❀

۱٦ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنے کے بیان میں

(۲۰۵۸) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ،

فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَبِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا . (صحيح عند الالبانى) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٦٣) بعض محققین کہتے ہیں اس میں الجریری راوی مختلط ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے جنوں سے اور آدمیوں کی نظر بد سے یہاں تک کہ اتریں معوذتین پھر جب یہ اتریں لے لیا آپ نے اس کو اور چھوڑ دیا اس کے سوا اور دعاؤں کو استعاذہ کی۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا اور فضائل ان دوسورتوں کے بہت ہیں۔ چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جاتے تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے بیچ میں کہ سخت آندھی اور ظلمت نے ہم کو گھیر لیا، سو رسول اللہ ﷺ پڑھنے لگے معوذتین اور فرمایا: اے عقبہ پناہ مانگو یہ دوسورتیں پڑھ کر کہ کسی پناہ مانگنے والے نے مثل اس کے پناہ نہ مانگی (ابوداؤد) اور عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے نکلے اور ہم نے پایا ان کو تب فرمایا ہم سے آنحضرت ﷺ کے کہہ دیں، میں نے کہا کیا کہوں؟ فرمایا کہہ قل هو الله احد اور معوذتین جب صبح کرے تو اور جب شام کرے تو تین تین بار کہ کافی ہوگا تجھے ہر شے سے۔ یعنی پناہ ہوگی تجھے ہر بلا سے۔ (النسائی وابوداؤد)

١٧ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

نظر بد سے جھاڑ پھونک کے بیان میں

(٢٠٥٩) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ : اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِيْ لَهُمْ؟ فَقَالَ : ((نَعَمْ، فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ)) .

(صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٦٠) تخريج الكلم الطيب (٢٤٦) الصحيحة (١٢٥٢) ظلال الجنة (٣١٠)

ترجمہ: روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ اسماء نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) جعفر کے لڑکوں کو نظر جلدی لگ جاتی ہے کیا دم جھاڑ کیا کروں ان کے لیے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں اس لیے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو جاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر پر غالب نہیں ہو سکتی ورنہ قوت اس میں ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہو جا سکتی تھی۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب سے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے۔

(۲۰۶۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ : ((أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)) وَيَقُولُ : ((هٰكَذَا كَانَ اِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ اِسْحَاقَ وَاِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَام)) . (صحيح) الروض النفير (٤٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ پناہ کی دعا کرتے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لیے ان کلمات سے اُعِيذُ كُمَا تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں پناہ مانگتا ہوں میں واسطے تمہارے بوسیلہ کلمات اللہ کے کہ پورے ہیں یعنی صدق و بلاغت میں ہر شیطان یعنی سرکش سے اور ہر فکر میں ڈالنے والی چیز سے، اور ہر آنکھ جنون میں ڈالنے والی سے اور فرماتے تھے ابراہیم علیہ السلام بھی انہیں الفاظ سے تعوذ فرماتے تھے اسحٰق اور اسماعیل (علیہما السلام) کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے ہم معنی اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ہامہ کل ذات ہم یعنی وہ چیز کہ فکر و غم میں ڈالے مثل مرض و آفات و بلیات کے۔ اور لامۃ ای ذات لمم، یعنی لمم والی چیز، اور لمم ایک قسم ہے جنون کی یلم بالانسان ای تقرب منہ۔ اور مراد عین الامہ سے نظر بد ہے۔ اور مزید تفصیل اور تحقیق اس کی آگے آتی ہے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَالْغَسْلُ لَهَا

اس بیان میں کہ نظر لگ جانا حق ہے اور اس کے لیے غسل کرنا

(۲۰۶۱) عَنْ حَابِسٍ التَّمِيمِيِّ : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ)) .
(اسناده ضعيف عند الالبانى۔ الضعيفة : ٤٨٠٤ ۔ لكن قوله "العين حق" صحيح۔ الصحيحة : ١٢٤٨)

ترجمہ: روایت ہے حابس تمیمی سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے نہیں معتبر ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب میں مشہور ہے، اور نظر بد کا اثر سچ ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۶۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا)) . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ١٢٥١، ١٢٥٢ ـ الكلم الطيب : ٢٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کوئی چیز غالب ہوتی تقدیر پر تو نظر بد غالب ہوتی ہے اور جب حکم کریں تم کو لوگ غسل کرنے کا تو غسل کرو۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حیہ بن حابس کی یعنی حدیث اول غریب ہے۔ اور روایت کی شعبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حیہ بن حابس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد نہیں ذکر کرتے ہیں اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔

مترجم: اثر نظر بد کا حق ہے اور بہت روایات سے اس کا ثبوت ہے اور اجماع امت سے ثابت ہے کسی نے انکار نہ کیا اس کا مگر ایک فرقہ مبتدعہ نے اور کوئی محذور عقلی اس کے ثبوت میں لازم نہیں آتا۔ اور شارع نے اس کی خبر دی ہے پھر وجہ کیا عدم قبول کی مگر جہالت اور غباوت، اور اثر اس کا کئی احتمال رکھتا ہے اول یہ کہ عائن کی آنکھ سے ایک قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے کہ اس سے دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے، اور یہ ممتنع نہیں جیسا کہ انبعاث قوت سمیہ کا سانپ کی آنکھ سے ممتنع نہیں بلکہ بعض سانپوں میں واجب الوجود نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ اس کے نگاہ کرنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے یا حمل گر جاتا ہے۔ چنانچہ ابتر اور ذی الطفتین کے یہ خاصیت حدیث صحیح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور اسی طرح حاسد کی آنکھ سے محسود کو ضرر پہنچتا ہے ظاہر ہے دوئم یہ کہ منبعث ہوتے ہیں جواہر غیر مرئیہ اللطفیہ عائن کی آنکھ سے اور نفوذ کر جاتے ہوں مسامات میں معین کے اور باعث ہوتے ہوں اس کے فساد و ہلاک کا۔ سوم یہ کہ پیدا کر دیتا ہو اللہ تعالیٰ ایک قوت سمیہ معین کے جسم میں جبکہ مقابل ہو وہ عائن کے اور نہ ہو کسی قسم کی تاثیر عائن کی آنکھ میں، اور یہ قول منکران تاثیرات اشیاء کا ہے اور اس گروہ نے بند کر لیا اپنے اوپر دروازہ اسباب وعلل کا ایسا ہی کہا صاحب زاد المعاد نے اور تضعیف کی اس کی اور کہا کہ عاقل کبھی انکار نہ کرے گا تاثیرات ادواح کا اجسام میں اور ارواح قوی ہیں اور طبائع مختلفہ رکھتے ہیں اور ہر ایک میں تاثیر جداگانہ ہے پس مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی بھی معتذر نہیں۔ اور صحیح تر قول اول ہے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عائن پر جبر کیا جائے کہ معین کے لیے وضو کرے یا نہیں۔ پس احتجاج کیا ہے جن لوگوں نے واجب کہا ہے ساتھ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو مروی ہوا ہے اذا استغسلتم فاغسلو اور بروایت موطأ وضو کا امر بھی آیا ہے اور امر ہوتا ہے وجوب کے لیے۔ اور مازری نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک وجوب ہے اور بعید ہے اختلاف کرنا اس کے وجوب میں جبکہ معین کے ہلاک ہونے کا خوف ہو اور عادۃً وضو عائن کا موجب صحت ہوئے، اور کیفیت وضو کی جس نے نظر بد لگائی ہو ایک کیفیت خاصہ ہے کہ مسوی میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہا زہری نے لاویں ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا عائن کے آگے اور وہ اس پانی میں اپنی ہتھیلیاں ڈال کر دھووے اور اسی میں کلی کرے پھر دھووے اپنا منہ اسی پیالہ میں یعنی غسالہ باہر نہ گراوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر پانی لیوے اور داہنی ہتھیلی پر ڈالے اس طرح کہ پیالہ ہی میں گرے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر پانی لیوے اور بائیں ہاتھ پر ڈالے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنی کہنی پر پانی بہاوے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں کہنی پر پانی بہاوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے پر پانی بہاوے۔ پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں ہاتھ پر پانی بہاوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے گھٹنے پر پانی ڈالے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں گھٹنے پر، پھر دھووے اسی میں داخل ازار اپنا یکبارگی اور وہ پانی میں معین کے سر پر ڈال دیا جاوے۔ اور داخل ازار سے یہاں بعض نے کہا ہے تہمت مراد ہے یعنی ایک کونا تہمت کا جو

اندر کی طرف ہو اور بدن سے لگا ہوا سے بھی دھووے۔ اور بعض نے کہا مراد اس سے وہ بدن ہے جو ازار میں ڈھپا ہوتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے مراد مذا کیر یعنی خصیہ اور ذکر ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ مراد اس سے ورک ہے کہ ازار وہیں باندھی جاتی ہے (ہذا خلاصۃ مافی النووی، زاد المعاد مسوی) اور حجۃ اللہ میں ہے کہ العین حق اور حقیقت تاثیر ہے الہام نفس عائن اور وہ ایک صدمہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے اس کی الہام سے معین کو اور ایسے ہی نظر جن کی۔ انتہیٰ۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِيذِ

تعویذ پر اجرت لینے کے بیان میں

(۲۰۶۳) عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمُ الْقِرٰى فَلَمْ يَقْرُوْنَا، فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ يَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ؟ قُلْتُ : نَعَمْ اَنَا، وَلٰكِنْ لَا اَرْقِيْهِ حَتّٰى تُعْطُوْنَا غَنَمًا قَالُوْا: فَاِنَّا نُعْطِيْكُمْ ثَلٰثِيْنَ شَاةً فَقَبِلْنَا، فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَاَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ. قَالَ : فَعَرَضَ فِيْ اَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ صَنَعْتُ، قَالَ : ((**وَمَا عَلِمْتَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اِقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ**)). (اسناده صحيح) الارواء (۱۵۵۶) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹے لشکر میں پھر اترے ہم ایک قوم کے پاس اور مانگی ہم نے ان سے مہمانی پھر مہمانی، نہ کی ہماری انہوں نے، سو کاٹ کھایا کسی بچھو نے ان کے سردار کو، سو آئے وہ ہمارے پاس اور کہا کوئی ہے تم میں سے کہ جھاڑتا ہو بچھو کو؟ کہا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے کہا ہاں! میں جھاڑتا ہوں ولیکن نہ جھاڑوں گا میں جب تک نہ دو تم ہم کو کچھ بکریاں، کہا انہوں نے ہم تم کو دیں گے تیس بکریاں، سو قبول کیں ہم نے اور پڑھی میں نے اس پر الحمد للہ سات بار، سو اچھا ہو گیا وہ اور لے لیں ہم نے بکریاں۔ کہا راوی نے کہ پھر ہمارے دل میں خیال آیا سو کہا ہم نے اپنے یاروں سے مت جلدی کرو یہاں تک کہ آؤ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس، کہا جب آئے ہم آنحضرت ﷺ کے پاس ذکر کیا میں نے اپنے کام کا فرمایا آپ ﷺ نے: کیونکر معلوم ہوا تم کو کہ سورۂ فاتحہ رقیہ ہے؟ پھر فرمایا آپ ﷺ نے لو بکریوں کو اور لگاؤ میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے اور رخصت دی شافعی نے معلم کو کہ تعلیم قرآن پر اجرت لیوے۔ اور کہا جائز ہے کہ چکا لیوے اور شرط کرلے وہ اپنی اجرت کو، اور احتجاج کیا اسی حدیث سے۔ اور روایت کی شعبہ نے

اور ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے ابوالمتوکل سے انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث۔

(۲۰٦٤) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ: اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ مَرُّوْا بِحَیٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ یَقْرُوْهُمْ وَلَمْ یُضَیِّفُوْهُمْ فَاشْتَکٰی سَیِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا: هَلْ عِنْدَکُمْ دَوَاءٌ؟ قُلْنَا: نَعَمْ وَلٰکِنَّکُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضَیِّفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا، فَجَعَلُوْا عَلٰی ذٰلِكَ قَطِیْعًا مِنْ غَنَمٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا یَقْرَأُ عَلَیْهِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَبَرَأَ، فَلَمَّا اَتَیْنَا النَّبِیَّ ﷺ ذَکَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ، قَالَ: ((وَمَا یُدْرِیْكَ اَنَّهَا رُقْیَةٌ؟)) وَلَمْ یَذْکُرْ نَهْیًا مِنْهُ، وَقَالَ: ((کُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ بِسَهْمٍ)) . (اسناده صحیح ـ انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ کچھ لوگ اصحاب نبی ﷺ سے گزرے ایک قبیلہ پر عرب کے پھر نہ مہمانی کی انہوں نے اور نہ ضیافت کی ان کی پھر کچھ شکایت ہوگئی ان کے سردار کو یعنی بیماری وغیرہ کی سو آئے وہ ہمارے پاس اور پوچھا کہ کوئی دوا تمہارے پاس ہے؟ ہم نے کہا ہاں ولیکن تم نے نہ مہمانی کی ہماری اور نہ ضیافت کی، سو ہم دوا نہ کریں گے جب تک تم ہمارے لیے کچھ مزدوری نہ ٹھہرا لو، سو مقرر کیا انہوں نے ایک گلہ بکریوں کا۔ سو لگا ایک مرد ہم میں کا اس پر سورۂ فاتحہ پڑھنے، سو اچھا ہوگیا وہ سردار پھر جب حاضر ہوئے ہم نبی ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا ہم نے اس کا اور فرمایا آپ ﷺ نے: کس نے بتایا تجھ کو کہ وہ سورہ رقیہ ہے۔ اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ آپ نے ان بکریوں کے لینے سے کچھ منع کیا ہو یا اس سورت کو رقیہ بنانے سے منع فرمایا ہو۔ اور فرمایا آپ ﷺ نے: کھاؤ وہ بکریاں اور میرا بھی ایک حصہ اس میں لگاؤ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور یہ روایت صحیح تر ہے اعمش کی روایت سے جو جعفر بن ایاس سے مروی ہے اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابوبشر سے کہ نام جن کا جعفر بن ابی وحشیہ ہے وہ روایت کرتے ہیں ابوالمتوکل سے وہ ابوسعید سے اور جعفر بن ایاس، وہی جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔

مترجم: اس حدیث میں تصریح ہے رقیہ کی اجرت کے جواز پر اور اس پر کہ اجرت اس کی حلال وطیب ہے کراہت تک بھی اس میں نہیں، اور اسی پر قیاس کیا ہے بعض نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جائز کہا ہے اس کو۔ اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق اور ابوثور اور دوسرے لوگوں کا سلف سے اور جو ان کے بعد تھے۔ اور منع کیا ہے اجرت تعلیم کو ابوحنیفہ نے اور جائز کہا ہے رقیہ کی اجرت کو بمنطوق حدیث مذکور کے۔ اور تقسیم کرنا ان بکریوں کا اپنے یاروں پر تبرعاً اور باعتبار مروت کے تھا ورنہ وہ سب حق تھا انہی صحابی کا جنہوں نے رقیہ کیا تھا اور آپ نے جو فرمایا کہ میرا بھی حصہ لگاؤ اس میں مقصود تھا دل خوش کرنا اصحاب کا اور مبالغہ تھا اس کی حلت میں کہ صحابہ کو معلوم ہو جائے کہ اس میں کوئی شائبہ کراہت بھی نہیں حرمت کا کیا ذکر ہے، اور آنحضرت ﷺ کی عادت مبارک اپنے اصحاب کے ساتھ ایسی ہی تھی چنانچہ عنبر سے جو ایک بڑی مچھلی تھی اور اصحاب نے اس میں سے کھایا تھا اور حمار وحشی جو ابوقتادہ نے شکار کیا تھا اس میں سے بھی آپ نے حصہ اپنا مقرر کر دیا اور قطیعاً من الغنم جو حدیث میں وارد ہے۔ اہل لغت

نے کہا ہے کہ قطعیہ غالباً مستعمل ہے دس سے چالیس تک بکریوں کے لیے۔ اور بعض نے کہا ہے پندرہ سے پچیس تک کے لیے ہے اور جمع اس کی اقطاع اور اقطع اور قطعان اور اقاطیع آتی ہے مثل حدیث واحادیث کے۔ اور مستحب ہے اس حدیث کی رو سے پڑھنا فاتحہ کا لدیغ اور مریض اور آفت رسیدہ پر۔ اور صاحب اسقام پر اور مسلم کی روایت میں ہے کہ سید الحی سليم یعنی لوگوں نے آن کر کہا سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم ہے یعنی لدیغ ہے اور لدیغ یعنی کاٹے ہوئے کو سلیم کہنا باعتبار تفاؤل کے ہے جیسے دار المرضیٰ والمرض کو شفا خانہ کہتے ہیں۔ (کذا ذکرالنووی فی شرح مسلم)

❁❁❁❁

۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّقَى وَالْأَدْوِيَةِ

اس بیان میں کہ جھاڑ پھونک اور ادویہ تقدیر میں داخل ہے

(۲۰۶۵) عَنْ اَبِي خِزَامَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ : ((سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ : ((هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ)) .

(اسناده ضعيف) التعليق على الروضة النديه (۲/۲۲۸) تخريد مشكاة المصابيح حديث (۹۷) اس میں ابوخزامہ مجہول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوخزامہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہ ﷺ بھلا خبر دیجیے مجھ کہ یہ رقیہ جس سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوا کہ جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور بچاؤ کی چیزیں کہ جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند سپر اور قلعہ وغیرہ آیا پھیر دیتے ہیں اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپ ﷺ نے یہ خود تقدیر میں داخل ہیں۔ یعنی ان کا ہونا بھی تقدیر میں لکھا ہے مثلاً فلانی بیماری فلانی دوا سے جائے گی اور فلانی بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور ابن عیینہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں، سو بعض نے کہا عن ابی خزامة عن ابيه اور بعض نے کہا عن ابی خزامة عن ابيه اور روایت کی ابن عیینہ کی سوا اور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور ہم نہیں جانتے ابوخزامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے۔

مترجم: اس حدیث سے اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ تاثیر ادویات وغیرہ بھی تقدیر الٰہی سے ہے اور دوا کرنا اسی طرح اور اسباب کے ساتھ متوسل ہونا خلاف توکل نہیں جیسا کہ بعض نادان کہتے ہیں جو تقدیر میں ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ

ہے کہ دوا سے بھی جو ہوگا وہ بھی تقدیر کے موافق ہے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَمْأَةِ وَالْعَجْوَةِ

کھمبی اور عجوہ (عمدہ کھجور) کے بیان میں

(۲۰۶۶) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ، وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)) . (حسن صحيح ـ المشكاة : ٤٢٣٥ ـ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عجوہ جنت کے میووں میں سے ہے اور اس میں شفا ہے زہر سے اور کماۃ ایک قسم کی من ہے جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اور پانی یعنی عرق اس کا شفا ہے آنکھ کے درد کی۔

فائدہ : اس باب میں سعید بن زید اور ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ نہیں جانتے ہم اسے محمد بن عمر کی روایت سے مگر سعد بن عامر کی سند سے۔

(۲۰۶۷) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)) . (اسناده صحيح ـ الروض النضير : ٤٤٤)

ترجمہ: سعید بن زید نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کمأۃ ایک قسم ہے من کی اور پانی یعنی عرق اس کا شفاء ہے آنکھ کے درد کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۰۶۸) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا : اَلْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ)) .

(اسناده صحيح ـ بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ چند لوگوں نے اصحاب میں سے کہا کہ کماۃ چیچک ہے زمین کی، اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کماۃ من سے ہے اور عرق اس کا شفا ہے آنکھ کی اور عجوہ جنت کے میووں سے ہے اور شفا ہے اس میں زہر سے۔

(۲۰۶۹) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ : اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْسَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي فَبَرَأَتْ . **[اسناده ضعيف]** اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے، کہا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا لیے میں نے تین کماۃ یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے ان کا

عرق، اور رکھ دیا اس کو ایک شیشہ میں، پھر آنکھوں میں لگایا ایک لڑکی کے تو اچھی ہوگئی وہ۔

مترجم: کماۃ بفتح کاف وسکون میم وفتح ہمزہ ایک نبات خودرو ہے کہ زمین میں خود بخود بغیر جوتے بوئے اگتی ہے ہندی میں اسے کھنبی کہتے ہیں، آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ وہ من میں سے اس سے یہ مراد نہیں کہ حقیقۃً وہ من ہے اس لیے کہ من تو مثل نخسین کے ایک شے آسمان سے برستی تھی بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر جوتے بوئے جیسے ان کو من عنایت فرمایا ویسے ہی تم کو یہ عنایت کی۔ اور بعض نے کہا من المن سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امتنان اور احسان فرمایا اس کے ساتھ اپنے بندوں پر، اور یہ جو فرمایا کہ پانی اس کا شفا ہے آنکھ کے لیے اس میں تین قول ہیں: اول یہ کہ عرق اس کا ملاویں ادویہ چشم میں نہ یہ کہ اکیلا اسے استعمال کریں یہ ذکر کیا ابوعبید نے۔ دوسرے یہ کہ اسے گرم کر کے عرق نچوڑ لیویں اور اکیلا ہی استعمال کریں کہ آگ اس سے اخلاط فاسدہ کو دور کر دیتی ہے اور باقی رہ جاتے ہیں منافع اس کے گرم کرنے سے۔ تیسرے یہ کہ آب کماۃ سے مراد وہ پانی ہے بارش کا کہ جس سے کماۃ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلا پانی ہے کہ ایام بارش میں برستا ہے، اور اس قول میں اضافت ماء کی اضافت اقترانی ہے نہ اضافت جزئی بخلاف قولین سابقین کے مگر یہ قول نہایت بعید اور ضعیف ہے۔ اور ذکر کیا اس قول کو ابن الجوزی رحمہ اللہ نے۔ اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر فقط تبرید آنکھ کی منظور ہو تو صرف اس کا پانی کافی ہے بغیر اختلاط کسی اور دوا کے اور اس کے سوا کچھ مقصود ہو تو مرکب کیا جائے اور ادویات سے (زاد المعاد)۔ اور عجوہ ایک قسم عمدہ کھجور ہے مدینہ کی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی بوئی ہوئی ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو ہر صبح کو سات عجوہ کھجور کھائے اس کو سحر وسم اثر نہ کرے۔ (الحدیث) اور دفع سحر وسم کی خاصیت اسی نوع میں ہے یا یہ دعا ہے آنحضرت ﷺ کی۔ اور صبح سے مراد نہار منہ کھانا اور اس کے درخت کو لین کہتے ہیں (کرمانی)۔ اور بعض نے کہا کہ یہ فقط دعا ہے آنحضرت ﷺ کی، اس کھجور میں خاصیت دفع سم کی نہیں، اور عدد سات کے توقیفی ہیں جیسے عدد رکعات نماز کے یعنی سر اس کا اللہ ہی کو معلوم ہے یا اس کے رسول ﷺ کو۔ (نہایہ)

(۲۰۷۰) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : حَدِّثْتُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ : اَلشُّوْنِيْزُ دَوَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ: قَالَ قَتَادَةُ: يَأْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِيْ خِرْقَةٍ فَلْيَنْقَعْهُ فَيَسْتَعِطُ بِهٖ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ مَنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَ فِي الْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِيْ فِي الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَ فِي الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِي الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْسَرِ قَطْرَةً. (ضعيف الاسناد ـ مع وقفه لكن صح مرفوعًا دون قول قتاده ، يأخذ الصحيحة : ۱۹۰۵)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہا حدیث پہنچی ہے مجھ کو کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا شونیز دوا ہے ہر مرض کی مگر موت۔ کہا قتادہ نے یعنی ہر روز اکیس دانے کلونجی کے ایک کپڑے میں پوٹلی باندھ کر بھگو دیتے پانی میں پس ناک میں ڈالتے ہر روز داہنے نتھنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک، اور دوسرے دن بائیں میں دو بوندیں اور داہنے میں ایک، اور تیسرے دن داہنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک۔

۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ أَجْرِ الْكَاهِنِ

کاہن کی اجرت کے بیان میں

(۲۰۷۱) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۲۹۱) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے کتے کی قیمت لینے سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے۔یعنی اس کی مزدوری سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔کہانت کاف کی زیر اور زبر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے از باب نصر ینصر و کرم یکرم جب کہا جائے کہ فلاں شخص کاہن ہو گیا تو اس وقت باب اور کرم سے اور کہن کہا جاتا ہے اور کہانت عرب میں تین قسم تھی ایک یہ کہ جنوں میں سے کوئی دوست ہوتا تھا کسی آدمی کا اور وہ خبر دیتا امور غیب سے باستراق سمع اور یہ فنا ہو گئی بعثت سے رسول اللہ ﷺ کے۔ دوسرے یہ کہ اقطار ارض اور اکناف عالم میں جو وقائع اور حوادث ہوں ان سے خبر دے اور ان دونوں قسموں کا معتزلہ اور بعض متکلمین نے انکار کیا ہے حالانکہ اس میں کسی طرح کا استحالہ نہیں بلکہ ممکن ہے عقلاً اور بعید نہیں وجود اس کا ولیکن وہ جن جھوٹ سے، کہتے ہیں اور سچ سے اور نہی وارد ہوئی ہے ان کی تصدیق سے اور اعتبار کرنے سے ان کے قول کا۔ اور تیسرے قسم علم نجوم ہے کہ یہ بھی داخل کہانت ہے مگر اس میں کذب بہت واقع ہوتا ہے اور عرافت بھی ایک شعبہ ہے اس کا اور وہ یہ ہے کہ استدلال کرے امور پر ساتھ اسباب ومقدمات کے کہ دعویٰ کرے اس کے پہچاننے، کا اور کبھی مدد ہوتی ہے ان تینوں علوم کو ایک دوسرے سے کہ زجر اور طرق نجوم اور اسباب متعادہ ہیں اور یہ سب موسوم ہے کہانت کے ساتھ۔ اور تکذیب کی ان سب کی شرع نے اور منع فرمایا اس کی تصدیق سے (نووی)۔فقیر کہتا ہے اور داخل ہے اس نہی میں رمال جفار پنڈت اہل فال بدمال جوتشی آ شٹی۔ اور باطل ہے قول ان سبھوں کا نہیں لائق تصدیق کے ان میں سے کوئی مصدق ان کا منکر ہے قرآن وحدیث کا۔معاذ اللہ من ذالك اور یہ بلا پھیلی اکثر بلاد اسلام اور خواص وعام میں:اعاذنا اللہ من ذالك کلھا۔ اور ضرور ہے اہل علم کو انکار ان کے معتقدین بے دین پر، اور جملہ اہل بدعہ وملحدین ھداھم اللہ رب العالمین ووفقھم بصالح الأعمال والعقائد الی یوم الدین۔

❁❁❁❁

۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ

گلے میں گنڈہ یا تعویذ لٹکانے کے بیان میں

(۲۰۷۲) عَنْ عِیْسٰی بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَیْمٍ اَبِیْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِیِّ

اَعُوْدُهٗ وَبِهٖ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا؟ قَالَ: اَلْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ)). (اسناده صحيح عند الالبانی۔ غاية المرام : ۲۹۷) بعض محققین نے اس کو محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عیسیٰ بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے گیا میں عبداللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اور ان کے بدن پر سرخی تھی یعنی مرض کی، سو کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے آپ کچھ تعویذ؟ فرمایا انہوں نے موت اس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی ﷺ نے: جس نے لٹکائی کوئی چیز وہ سونپ دیا جائے گا اسی کو۔ یعنی پھر تائید غیبی نہ ہوگی۔

فائدہ: حدیث عبداللہ بن عکیم کی جانتے ہیں ہم اسے فقط ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے ہم معنی اس کی اور اس باب میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: ابوداؤد میں عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: الرقا والتمائم والتوله شرك، یعنی رقا اور تولہ اور تمائم سب شرک ہے۔ رقا جمع ہے رقیہ کی، مراد اس سے وہ رقیہ ہے کہ اس میں نام ہوں اصنام کے جیسے اہل ہند لونا چماری اور کلوا بیر وغیرہ کی دوہائی دیتے ہیں، مگر جو خداوند کریم کے اسمائے حسنیٰ یا قرآن کے الفاظ سے ہو وہ یہاں مراد نہیں۔ اور تمائم جمع تمیمہ کی اور تمیمہ کچھ کنکر پتھر اور شیر کے ناخون وغیرہ اسی قسم کی چیزیں ہیں کہ عورتیں مشرکات اس کو گلے میں لڑکوں کے ڈال دیتی ہیں اور خیال کرتی ہیں یہ لغویات دافع بلیات اور رافع آفات ہیں۔ اور تولہ ایک قسم ہے سحر کی کہ عورت اس لیے کرواتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہو جائے اسے ہندی میں ٹوٹکہ کہتے ہیں، اور اکثر مالنیں وغیرہ کیا کرتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سب کو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا آدمیوں کو ان سب سے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال درجہ کا بے شعور ہے کہ ایک ادنیٰ تو ہم منفعت سے رب غفور کو ناراض کر کے عذاب ابدی مول لے اور ثواب سرمدی چھوڑ دے۔ وماهذا الاحمق خفی او جهل جلی۔ اور ابن ماجہ میں یہی عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈوراان کے بدن پر پایا پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے رقیہ کیا ہے حمرہ سے، سو انہوں نے اسے توڑ کر پھینک دیا اور کہا آل عبداللہ غنی ہیں شرک سے۔ پھر یہی حدیث پڑھی جو ہم نے ابوداؤد سے نقل کی۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے گلے میں پیتل کا حلقہ دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ داہنہ سے ہے، فرمایا آپ ﷺ نے: اتار ڈال اس کو کہ نہ بڑھاوے گا تیرے لیے مگر وہن اور واہنہ ایک رگ ہے شانہ اور ہاتھ میں کہ اس کے جھاڑنے کو کچھ لٹکاتے ہیں۔ اس کو حرز الواہنہ کہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ میں، غرض آپ نے بڑی فصاحت اور خوش طبعی سے جواب دیا کہ یہ لٹکانا موجب تیرے وہن کا ہے یعنی سستی اور ضعف کا دین میں (ابن ماجہ)۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے حجۃ البالغہ میں لکھا ہے کہ جس حدیث میں رقی، تمائم اور تولہ سے نہی وارد ہوئی ہے محمول ہے اوپر ان چیزوں کے جن میں

شرک ہو، اور انہماک اور استغراق ہو آدمی کو اسباب میں، اور غفلت اور اعراض ہو مسبب الاسباب سے جل جلالہ وشانہ، غرض یہ کہ لٹکانا کسی چیز کا (تعویذ) جو اسمائے الٰہی سے ہو شرک نہیں۔ چنانچہ بسند عمرو رضی اللہ عنہ، بن شعیب مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو تعلیم کرتے تھے اپنے بالغ لڑکوں کو اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ۔ اور جو نابالغ ہوتے تھے ان کے گلے میں لکھ کر لٹکا دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ تَبْرِيْدِ الْحُمّٰى بِالْمَاءِ

پانی سے بخار ٹھنڈا کرنے کے بیان میں

(۲۰۷۳) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلْحُمّٰى فَوْرٌ مِنَ النَّارِ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلہ احادیث الصحیحۃ (۱۵۲۶)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بخار جوش سے ہے جہنم کے، سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔

فائدہ : اس باب میں اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بیوی اور عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۷۴) عَنْ عَائِشَةَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ)) .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بخار جوش سے ہے جہنم کے، سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ سے جو بیٹی ہیں منذر کی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور اسماء کی حدیث میں کچھ اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَاب: دُعَاءِ الْحُمّٰى وَالْاَوْجَاعِ كُلِّهَا

(۲۰۷۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَقُوْلَ : ((بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)) .

(اسنادہ ضعیف ۔ المشکاۃ : ۱۵۵٤) اس میں ابراہیم بن اسماعیل منکر ضعیف الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ سکھاتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بخار اور سب دردوں میں اس دعا کے پڑھنے کو بسم اللہ...... آخر تک۔ معنی اس کے یہ ہیں شروع کرتا ہوں میں جھاڑنا اس مرض کا ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ بزرگ کے ہر بھڑکتی رگ سے اور آگ کی گرمی سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے۔ اور ابراہیم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور مروی ہے اس حدیث میں عرق نعار یعنی رگ آواز کرتی ہوئی۔

مترجم: اس حدیث کو باب سے کچھ ایسا تعلق نہ تھا مگر مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس لیے ذکر کر دیا کہ اس میں مذکور ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں آگ کی گرمی سے، اور یہ دعا آپ ﷺ نے بخار کے لیے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار میں اثر ہے نار کا۔ انتہیٰ۔ اور جس بخار کی تبرید آپ ﷺ نے پانی سے فرمائی ہے شاید اس سے مراد بخار صفراوی ہوئے کہ اطباء اس میں ٹھنڈا پانی پلاتے ہیں اور برف میں ادویات کو سرد کرتے ہیں اور اطراف مریض آبِ سرد سے دھوتے ہیں، پھر بعید نہیں کہ آپ نے یہی نوع مراد لی ہو۔ (نووی) فقیر کہتا ہے اگر سب بخار آپ نے مراد لیے ہوں تو بھی کچھ اشکال نہیں ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے اس کی حرارت کو حرارتِ جہنم فرمایا۔ اور کیا تعجب ہے کہ جہنم کی حقیقت سے اطباء غافل ہوں اور اسے نہ سمجھیں کہ وہ بغیر نور نبوت کے سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ اور ہم نے کلمہ پڑھا ہے آنحضرت ﷺ کا نہ حکیموں کا، اگر تمام جہان کے حکیم خلاف آپ کے کہیں سب جھوٹے ہیں اور فرمانا آپ ﷺ کا ہی قابلِ تسلیم اور لائق تعلیم ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغِيْلَةِ

بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنے کے بیان میں

(٢٠٧٦) عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ۔ وَهِيَ جُدَامَةُ۔ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((أَرَدْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَإِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يَفْعَلُوْنَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ)) . (صحيح) آداب الزفاف (٥٤) غاية المرام (٢٤١)

ترجمہ: روایت ہے بنت وہب سے اور نام ان کا جدامہ ہے، کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے ارادہ کیا میں نے کہ منع کروں میں اپنی امت کو غیلہ سے، پھر دیکھا میں نے کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور نہیں ضرر پہنچاتے اپنی اولاد کو۔ یعنی بسبب غیلہ کے ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

فائدہ : اس باب میں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک نے ابو الاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ کہا مالک نے اور غیال اور غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اس زمانہ میں کہ دودھ پلاتی ہو لڑکے کو۔

فقیر کہتا ہے اور اس میں احتمال ہوتا ہے کہ حمل رہ جاوے اور دودھ فاسد ہو اور بسبب فساد دودھ کے رضیع کو ضرر پہنچے۔
روایت کی ہم سے عیسیٰ بن احمد نے ابن انہوں نے وہب سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابوالاسود سے اور محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے امّ المؤمنین عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ سے جو بیٹی ہیں وہب اسدیہ کی کہ سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے کہ قصد کیا میں نے کہ منع کروں غیلہ سے یہاں تک کہ یاد کیا میں نے فارس وروم کو کہ وہ کرتے ہیں غیلہ اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا کہا مالک نے اور غیلہ یہی ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت رضاع میں جیسا اوپر گزرا۔ کہا ابوعیسیٰ بن احمد نے اور روایت کی ہم سے اسحاق بن عیسیٰ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابوالاسود سے مانند اس کے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(۲۰۷۷) عن عائشة عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبِ الْاَسَدِيَّةِ: اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ**)).
(اسناده صحيح) [انظر ماقبله] قال مالك : وَالْغِيْلَةُ اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ۔

ترجمہ: جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میں سنا آنحضرت ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ ارادہ کیا میں نے منع کروں غیلہ سے یہاں تک کہ یاد کیا میں نے فارس وروم کو کہ وہ غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ مالک کہتے ہیں غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت رضاع میں۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

ذات الجنب (نمونیہ) کے علاج کے بیان میں

(۲۰۷۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ : ((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ : وَيَلُدُّ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِيْ يَشْتَكِيْهِ . (ضعيف) اس میں میمون ابی عبداللہ راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۷۰۵۱)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ بتلاتے تھے زیت اور ورس ذات الجنب میں۔ قتادہ نے کہا اور منہ میں ڈالی جائے یہ دوا اسی جانب سے کہ جس طرف درد ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ کا نام میمون ہے وہ شیخ بصری ہیں۔

(۲۰۷۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ : اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ . (اسناده ضعيف) اس میں میمون ابوعبداللہ راوی ضعیف ہے۔ [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دوا کریں ہم ذات الجنب کی قسط بحری اور زیت سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر میمون کی روایت سے کہ وہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی میمون سے کئی اہلِ علم نے یہ حدیث۔ اور ذات الجنب سے مراد سل کا مرض ہے۔

مترجم: ذات الجنب اطباء کے نزدیک دو قسم ہے حقیقی اور غیر حقیقی، سو حقیقی ایک ورم حار ہے کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب میں اس جھلی میں کہ باطن اضلاع میں ہے اور غیر حقیقی ایک درد ہے کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب میں ریاح غلیظہ موذیہ سے کہ بند ہو جاتے ہیں صفاقات میں، سو پیدا ہوتا ہے اس سے ایک درد مشابہ ذات الجنب الحقیقی کے اور صاحبِ قانون نے کہا ہے کہ جو درد جنب میں ظاہر مسمی بذات الجنب ہے تسمیۃ للشئی باسم مکانہ۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد اس سے ہر درد ہے خواہ جنب میں ہو یا ریہ میں سوءِ مزاج سے یا اخلاط غلیظہ سے یا اخلاط لذاعہ سے اگرچہ ورم اور بخار سے ہو اور ذات الجنب حقیقی کو پانچ چیزیں عارض ہوتی ہیں: حمی[1] یعنی بخار، سعال یعنی کھانسی، وجع ناخن، ضیق نفس یعنی تنگی دم اور نبض منشاری یعنی وہ نبض جو آرہ کی طرح چلے۔

اور علاج مذکور فی الحدیث اس قسم کا علاج نہیں لیکن قسم ثانی جو ریح غلیظ سے پیدا ہوا اس کو قسط بحری یعنی عود ہندی مفید ہے جیسا کہ دوسری روایات میں وارد ہوا ہے کہ وہ ایک قسم ہے قسط کی جب اسے باریک پیسیں اور روغن زیت میں ملا کر نیم گرم مقام ریح پر ضماد کریں یا لعوق فرماویں نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو، قوی کرتا ہے اعضائے باطنی کو تنقیح کرتا ہے سدوں کی مسیحی نے کہا ہے کہ عود حار یابس قابض ہے قبض کرتا ہے بطن کو، مقوی ہے اعضائے باطنہ کا دور کرتا ہے ریاح کو، کھولتا ہے سدوں کو نافع ہے ذات الجنب کو اور لے جاتا ہے فضل رطوبت کو اور عود مذکور جید ہے اور نافع ہے دماغ کو اور کہا مسیحی نے جائز ہے قسط ذات الجنب حقیقی کو بھی مفید ہو جب کہ حدوث اس کا مادۂ بلغمیہ سے ہو خصوصاً وقت انحطاط علت کے۔ (زاد المعاد)

۲۸۔ بَابٌ: كَيْفَ يَدْفَعُ الْوَجَعُ، عَنْ نَفْسِهٖ

کیسے دور کرنا اپنے آپ کو درد سے

(۲۰۸۰) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ : اَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِیْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِمْسَحْ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ : اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ، مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ)) قَالَ : فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِیْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِهٖ اَهْلِیْ وَغَيْرَهُمْ .

(اسناده صحيح) تخريج شرح عقيده الطحاوية (۱۳۰) الصحيحة (۳/۴۰۴) التعليق الرغيب (۴/۱۵۶)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن ابو العاص سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت ﷺ اور مجھے ایسا درد تھا کہ مارے ڈالتا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا چھو درد کی جگہ سات بار اپنے داہنے ہاتھ سے اور کہہ اعوذ سے اجد تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی

[1] حار جار اور بعض روایتوں میں آیا ہے اور ابو عبید نے کہا اکثر کلام ان کا حار یار ہے۔ اور جار بجیم بمعنی سدید الاسہال یعنی گرم ہے بہت دست لانے والا اور حار جار میں تاکید لفظی ہے جیسے کہتے ہیں حسن لین اور شیطان لیطان (زاد المعاد)

عزت اور قدرت اور حکومت کے ساتھ اس چیز کے شر سے جسے۔ میں پاتا ہوں۔ کہا راوی نے ویسا ہی کہا میں نے پس دور کی اللہ تعالیٰ نے جو بلا میرے ساتھ تھی پھر ہمیشہ بتاتا رہا میں یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّنَا

سَنا کے بیان میں

(۲۰۸۱) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ ؟ قَالَتْ : بِالشُّبْرُمِ، قَالَ : ((حَارٌّ جَارٌّ)) قَالَتْ : ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا)) .

(ضعیف ۔ المشکاۃ : ٤٥٣٧) ابن ماجه (٣٤٦١) اس میں عبید اللہ کا نام زرعہ بن عبد الرحمٰن ہے اور یہ مجہول راوی ہے۔

ترجمہ : روایت ہے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کی انہوں نے شبرم کا فرمایا آپ ﷺ نے: گرم ہے ظالم ہے کہا اسماء نے پھر مسہل لیا میں نے سنا کا تو فرمایا نبی ﷺ نے: اگر کسی چیز میں شفا ہوتی موت سے تو سنا میں ہوتی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: شبرم ایک شجر صغیر ہے قد آدم یا اس سے کچھ بڑا اس کی شاخیں سرخ ہیں سفیدی ملی ہوئی اور سر ہائے شاخوں پر گچھا ہے پتوں کا اور اس میں پھول آتا ہے کچھ زردی سفیدی ملا ہوا پھر جب پھول گر جاتا ہے کچھ پھل آتے ہیں چھوٹے چھوٹے کہ اس میں دانے صغیر ہوتے ہیں مثل بطم کے مقدار میں سرخ رنگ اور اس کی شاخوں پر سرخ چھال ہے اور مستعمل اس میں سے چھال ہے یا دودھ اس کی شاخوں کا اور وہ حار یابس ہے چوتھے درجہ میں مسہل ہے سودا کا اور نکالتا ہے کیموسات غلیظہ کو اور ماء اصفر اور بلغم کو اور آکل کو اس سے کرب پیدا ہوتی ہے غشیان ہوتا ہے اور اکثار اس کا قاتل ہے، اور چاہیے کہ جب اسے استعمال کریں تو خالص دودھ میں بھگو دیں ایک رات اور دن اور دن میں دو بار اس کا دودھ بدل دیویں یا تین بار پھر نکال کر سایہ میں سکھالیں اور اس میں وردیا کتیر املا کر استعمال کریں یا ماء عسل کے ساتھ پئیں یا عصارہ انگور کے ساتھ اور شربت اس کا دو دانگ سے چار دانگ تک ہے قوتِ مریض کے موافق۔ اور بعض حکماء نے کہا ہے کہ لبن شبرم یعنی عرق اس کا اس میں خیر نہیں اگر اسے نہ پئے تو بہتر ہے کہ نا تجربہ کار لوگ اسے پلا کر مار ڈالتے ہیں خلاصہ یہ کہ مسہل قوی ہے اور چوتھا درجہ سمیات کا درجہ ہے اور اشیائے سمیہ کے استعمال میں احتیاط ضرور ہے ورنہ موت کا سامنا ہے۔ اور سنا دوائے معروف ہے، عمدہ ترین مسہلات سے، آنحضرت ﷺ نے بھی اس کی تعریف فرمائی، ولخالقہ الحمد والثناء۔

۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْعَسَلِ

شہد سے علاج کرنے کے بیان میں

(۲۰۸۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ اَخِی اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ؟ فَقَالَ : ((اسْقِهٖ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! قَدْ سَقَیْتُهٗ عَسَلًا فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((اسْقِهٖ عَسَلًا)) قَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ اسْقِهٖ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا حاضر ہوا ایک مرد آپ کے پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتے ہیں فرمایا پلاؤ اسے شہد، پھر آیا وہ اور عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) پلایا اس کو شہد اور دست اور بڑھ گئے، فرمایا آپ ﷺ نے پلاؤ اس کو شہد۔ کہا راوی نے پھر پلایا اسے پھر آیا اور عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) پلایا میں نے مگر اس سے اور بڑھ گئے دست، فرمایا آپ ﷺ نے: سچا ہے اللہ تعالیٰ اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائی کا پلا اس کو شہد، پھر پلایا اس کو تیسری بار اور اچھا ہو گیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے، شہد پینے میں یا پچھنے لگانے میں یا داغ دینے میں آگ سے، اور منع کرتا ہوں میں اپنی امت کو داغ سے۔ اور ابو عبداللہ مازری نے کہا امراض تین قسم ہیں اول یہ کہ امتلاء دم سے ہوں اور اس کی دوا حجامت ہے اور فصد بھی اس میں داخل ہے دوسرے یہ کہ امتلاء صفراء یا بلغم وسوداء سے ہو اس کی دوا اسہال مناسبہ ہے کہ ہر خلط سے نسبت رکھتی ہو۔ سو آپ نے اشارہ کیا عسل سے گویا مسہلات پر جیسے اشارہ کیا حجامت سے اخراج دم پر اور جب عاجز ہو جاویں ان دواؤں سے تو آخر دوا کی کیّ ہے، یعنی داغ دینا۔ اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ اصل امراض مزاجیہ میں جو تابع ہیں کیفیات اخلاط کے حرارت ہے یا برودت، پس یہ کلام نبوت وارد ہوا ہے معالجہ میں باردہ وحارہ علی طریق التمثیل۔ سو اگر مرض حار ہے اخراج دم سے اس کی دوا ہوگی، مثل فصد وحجامت کے اس لیے کہ اس میں استفراغ مادہ کا ہے اور تبرید مزاج کی اور اگر مرض بارد ہے علاج ہوگا تسخین سے، اور تسخین موجود ہے عسل میں پس اگر حاجت ہوگی استفراغ مادہ باردہ کی تو عسل قوت اسہال بھی رکھتا ہے۔ اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور مادۂ غلیظہ مزمنہ ہے تو کیّ یعنی داغ سے بہتر علاج نہیں اس لیے کہ جز ناری اس کا مشتعل کر دیتا ہے عضو کو اور رقیق کرتا ہے مادۂ غلیظ کو (زاد المعاد بتغیر یسیر)

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابٌ: مَایَقُوْلُ عِنْدَ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ

مریض کی عیادت کے وقت کیا کہے

(۲۰۸۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مَرِیْضًا لَمْ یَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ : اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ اِلَّا عُوْفِیَ)) .

(اسنادہ صحیح ـ المشکاۃ : ۱۵۵۳ ـ الکلم الطیب : ۱٤۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ مسلم ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اس کی موت آئی نہ ہو اور سات بار کہے اسا لک سے یشفیک تک مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے تندرست کر دے گا۔ اور معنی اس دعا کے یہ ہیں، مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ مالک سے بڑے تخت کے کہ شفا دے تجھ کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر منہال بن عمر کی روایت سے۔

❁❁❁❁

۳۲۔ بَابٌ: کَیْفِیَّةُ تَبْرِیْدِ الْحُمّٰی بِالْمَاءِ

بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کی کیفیت میں

(۲۰۸٤) اَخْبَرَنَا ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمُ الْحُمّٰی فَاِنَّ الْحُمّٰی قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْیُطْفِهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْیَسْتَنْقِعْ فِیْ نَهْرٍ جَارٍ فَلْیَسْتَقْبِلْ جِرْیَتَهٗ فَیَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَلْیَغْتَمِسْ فِیْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ، فَاِنْ لَمْ یَبْرَاْ فِیْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ فَاِنْ لَمْ یَبْرَاْ فِیْ خَمْسٍ فَسَبْعٍ فَاِنْ لَمْ یَبْرَاْ فِیْ سَبْعٍ، فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَا تَکَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ)).

(اسنادہ ضعیف ـ سلسلہ احادیث الضعیفۃ : ۲۳۳۹) اس میں سعید رجل من اھل الشام کو ابو حاتم نے مجہول کیا ہے

ترجمہ: ہمیں ثوبان رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: جب آئے کسی کو تم میں سے بخار، اور بخار ایک ٹکڑا ہے نار کا تو چاہیے کہ اسے بجھا دے پانی سے یعنی جیسے آگ بجھائی جاتی ہے سو چاہیے کہ اترے بہتی نہر میں اور منہ کرے جدھر سے پانی آتا ہے اور کہے بسم اللہ سے رسولک تک۔ یعنی شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر میں اترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے قبل اور چاہیے کہ اس میں تین غوطے لگا وے تین دن تک ایسا ہی کرے پھر اگر اچھا نہ ہوا تین دن میں تو پانچ دن، پھر اگر اچھا نہ ہوا پانچ دن، میں تو سات دن پھر اگر اچھا نہ

ہوا تو نو دن سو لگتا ہے کہ نو دن سے اس کا مرض متجاوز نہ ہوا اللہ کے حکم سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: کسی قسم کا بخار ہو فقیر کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت دے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی تصدیق ضرور کرتا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں بار اپنی عادت مبارک اس کی تصدیق کے لیے خرق فرماتا ہے اسی طرح اگر بطور معتاد نہ ہو تو بطور خرق عادت تو صحت ہو گی، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : التَّدَاوِیُ بِالرَّمَادِ

راکھ سے (زخم وغیرہ کا) علاج کرنے بیان میں

(۲۰۸۵) عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، قَالَ : سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ: بِاَیِّ شَیْءٍ دُوْوِیَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : مَا بَقِیَ اَحَدٌ اَعْلَمَ بِهٖ مِنِّیْ: كَانَ عَلِیٌّ یَاْتِیْ بِالْمَاءِ فِیْ تُرْسِهٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ، وَاُحْرِقَ لَهٗ حَصِیْرٌ فَحُشِیَ بِهٖ جُرْحُهٗ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو حازم سے کہ پوچھا کسی نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو اور میں سنتا تھا یہ پوچھا کہ کیا دوا ہوئی زخم کی رسول اللہ ﷺ کے تو فرمایا سہل نے نہیں باقی رہا کوئی اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ اور یہ بیان واقعی تھا نہ تعریف اپنی، پھر یہ کیفیت گزری کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی لاتے تھے اپنی سپر میں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زخم مبارک دھوتی تھیں اور میں بوریا جلاتا تھا پھر چھڑکی راکھ بوریے کی آپ ﷺ کے زخم مبارک پر۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: کیا عالم بے تکلفی تھا کہ جس کو سلاطین ہدیے بھیجیں اس کے سر میں بوریے کی راکھ لگائی جائے اللھم صلی علیٰ محمد واله وبارك وسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی وقت میں بیان واقعی اپنے علم کا جائز ہے اگر خوف عجب کا نہ ہو جیسا کہ سہل نے کہا مگر عجب سے بچنا سہل نہیں اور پانی سے خون بند بھی ہو جاتا ہے اس لیے دھونا مفید ہے۔

(۲۰۸۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((اِنَّمَا مَثَلُ الْمَرِیْضِ اِذَا بَرَاَ وَصَحَّ كَالْبَرْدَةِ تَقَعُ مِنَ السَّمَاءِ فِیْ صَفَائِهَا وَلَوْنِهَا)) . (اسناده موضوع) اللالی المصنوعه (۲/۳۹۹)
اس میں ولید بن محمد متروک ہے۔ تقریب (۷۴۵۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مریض صحیح ہو جاتا ہے اس کی مثال صفائی اور رنگت میں برف کی اس ٹکڑی کی طرح ہے جو آسمان سے گرتی ہے۔

٣٤۔ بَابٌ: تَطْيِيبُ نَفْسِ الْمَرِيضِ

مریض کا دل خوش کرنے کے متعلق

(٢٠٨٧) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِیْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهٗ)) : (ضعيف جدًا ۔ سلسله احاديث الضعيفة : ١٨٤)

تخريج مشكاة المصابيح حديث (١٥٧٢) اس میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم التیمی منکر الحدیث ہے۔التقریب (٢/ ٢٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ: کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب داخل ہوتم مریض پر تو دعا کرو اس کی درازی عمر کی اس لیے کہ یہ کچھ تقدیر کو نہیں بدلتی اور اس کا دل خوش کر دیتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مسائل ملحقہ: (مترجم):

مسئلہ: مریض کو تبدیل آب وہوا کے لیے نقل مکان مسنون ہے۔ چنانچہ بخاری نے اس پر استدلال کیا ہے حدیث عرینین سے کہ ان کو آپ نے حکم دیا مدینہ سے باہر جانے کا۔

مسئلہ: محرم کو پچھنے لگانا جائز ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے لحی جمل[1] میں پچھنے لگائے ہیں اپنے سر مبارک میں اور آپ محرم تھے۔ (رواہ البخاری)

مسئلہ: بخاری میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب سنو تم طاعون کو کسی زمین میں تو داخل نہ ہو اس میں اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہاں سے نکلو بھی نہیں۔ انتہی۔ اور طاعون بروزن فعول طعن سے ہے اس لفظ میں عرب نے عدل کیا ہے یعنی صیغۂ اصلیہ سے نکال لیا ہے اور دال ہے یہ لفظ موت عام پر مانند وبا کے۔ اور تہذیب النووی میں ہے کہ طاعون بثور ہیں کہ ورم مؤلم کے ساتھ نکلتے ہیں اور اس کا گرداگرد سرخ ہوجاتا ہے یا سبز ہوجاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی خفقان وقے شروع ہوتا ہے اور وہ پھوڑے اکثر بغلوں میں نکلتے ہیں بلکہ سارے بدن میں۔ خلیل نے کہا طاعون وبا ہے اور وبا ہر مرض عام ہے کہ جو موجب ہلاک انسان ہو۔ اور ابوبکر بن عربی ابوالولید کا بھی قول اسی کے قریب ہے۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جو وبا کہ شام میں واقع ہوئی تھی وہ بھی طاعون تھا پھر آپ بمشورہ مشائخان قریش کے راہ سے لوٹ آئے۔ (بخاری)

مسئلہ: البان اتن یعنی گدھی کا دودھ۔ ابن شہاب سے مروی ہے کہ پوچھا انہوں نے حکم اس کا ابوادریس سے، سو کہا انہوں نے کہ

[1] نام ہے ایک مقام کا مکہ اور مدینہ کے بیچ۔

آنحضرت ﷺ نے اس کے گوشت سے منع فرمایا اور خاص اس کے لبن میں کوئی حکم ہمیں نہیں پہنچا۔ (رواہ البخاری) کرمانی نے کہا کہ حرمتِ لبن بسبب حرمتِ لحم کے ہے اس لیے کہ متولد ہوتا ہے دودھ گوشت سے۔

مسئلہ: حقیقت سحر کی اور تاثیر اس کی ثابت ہے اور گئے ہیں اس کے اثبات کی طرف اہل سنت اور جمہور علمائے امت، اور نہیں منکر اس کے مگر اہل بدعت اور ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اور فرمایا کہ وہ مفرق ہے بین المرء وزوجہ اور اشارہ کیا ہے اس کے مرتکب کی طرف کفر کا۔ اور احادیث متفق علیہ وارد ہوئی ہیں اس کے اثباتِ تاثیر میں اور جس نے سحر کیا تھا آنحضرت ﷺ پر نام اس کا لبید بن الاعصم تھا اور ایک مدت تک تھی تاثیر اس کی آپ ﷺ پر۔ اور بعض مبتدعین معترض ہیں کہ یہ امر منصبِ نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اس کا منافی ثقاہت انبیاء ہے مگر یہ اعتراض ان کا باطل ہے اس لیے کہ دلائلِ قطعیہ قائم ہوئے ہیں صدق وصحت اور عصمت پر آنحضرت ﷺ کے اس چیز میں کہ متعلق ہے تبلیغ احکامِ الٰہی کے اور خطا کرنا امور دنیا میں یا مؤثر ہو جانا کسی سم سے یا متضرر ہو جانا کسی اور ضرر پہنچانے والی چیز سے ہرگز منافی منصبِ نبوت نہیں بلکہ یہ کمال منصب نبوت ہے اس لیے کہ یہ لازم بشری ہیں، اور بشر افضل ہے تمامی مخلوق سے۔ اور تاثیر سحر میں اختلاف ہے، مازری نے کہا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ تاثیر سحر تفرقہ بن الزوجین سے زیادہ نہیں ہوتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اثر نہیں، اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ اور تاثیر بھی سوا اس کے بلکہ اس سے بڑھ کر ہو سکتی ہے اور یہی صحیح ہے، اور اگر کوئی معترض ہو کہ خرق عادت جب ساحر اور نبی وولی سب کے واسطے ہوئے تو پھر ان میں فرق کیا ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ اگرچہ خرق عادت سب کو شامل ہے مگر نبی تحدی کرتا ہے ساتھ خلق کے اور عاجز کرتا ہے، اور خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ خرقِ عادت کے کہ واقع ہوئی ہے وہ اس کی تصدیق کے واسطے پھر اگر وہ جھوٹا ہوتو واقع نہ ہوگا اس کے لیے خرقِ عادت اور اگر خرقِ عادت مکذبان رسل کے لیے واقع ہوتے۔ تو جتنے معارضین تھے انبیاء کے سب سے وقت معارضہ کے ظاہر ہوتے ہیں حالانکہ یہ باطل ہے اور ولی وساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہیں کرتے اور اگر دعویٰ نبوت کرتے ہیں تو خرق عادت واقع نہیں ہوتے اور فرق ولی اور ساحر میں دو وجہوں سے ہے اول یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہیں ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہیں ہوتی فاسق پر اور ظاہر ہوتی ہے ولی اور متقی پر۔ دوسرے یہ کہ سحر اکثر ظاہر ہوتا ہے بفعل ساحر اور مشقت ومحنت بخلاف کرامت کے اور سحر میں اگر کوئی قول وفعل کفر کا نہیں تو گناہ کبیرہ ہے ورنہ کفر ہے۔ پھر جس میں کفر نہیں اس کی توبہ قبول ہے شافعیہ کے نزدیک اور قتل نہ کیا جائے اگر توبہ کرے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ساحر قتل کیا جائے اور توبہ نہ لی جائے اس سے اور اگر توبہ کرے تو بھی مقبول نہیں بلکہ مستحتم ہے قتل اس کا۔ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا کہ جب قتل کرے ساحر کسی انسان کو اور اقرار کرے کہ اس کے سحر سے مرا ہے اور اکثر اس کے سحر سے لوگ مرجاتے ہیں تو قصاص واجب ہے۔ اور اگر وہ کہے کہ مرگیا بسبب سحر کے مگر لوگ

کبھی مرتے ہیں اس سحر سے اور کبھی نہیں مرتے تو قصاص نہیں اس پر بلکہ دیت اور کفارہ اس پر واجب ہے۔ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ ثبوت قتل ساحر بہ بینہ ممکن نہیں جب تک وہ اقرار نہ کرے (نووی)

مسئلہ: ادعیات رقیہ پڑھ کر پھونکنا بھی مسنون ہے۔ چنانچہ مسلم میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تھے آنحضرت ﷺ جب کوئی بیمار ہوتا آپ ﷺ کے گھر والوں میں تو پھونکتے اس پر معوذات۔ اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے، دوسرے نفخ، تیسرے تفل ہے۔ اور اجماع ہے جواز نفث پر اور مستحب کہا ہے اسے جمہور صحابہ اور تابعین نے۔ کہا قاضی نے کہ انکار کیا ہے ایک جماعت نے نفث اور تفل پر رقیوں میں اور جائز رکھا ہے نفخ کو۔ اور نفخ وہ ہے جس پھونکنے میں تھوک نہ نکلے بخلاف نفث اور تفل کے وہ بغیر تھوک کے نہیں ہوتے۔ ابوعبید نے کہا کہ تفل کے معنوں میں تھوک کا نکلنا شرط ہے اور نفث میں شرط نہیں اور بعض نے اس کے برعکس کہا ہے۔ اور سوال کیا گیا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفث نبی ﷺ کا فرمایا انہوں نے کہ ایسا پھونکتے تھے آپ ﷺ جیسا کوئی پھونکتا ہے انگور خشک کھاتے وقت کہ اس میں تھوک نہیں نکلتا اور جو بے اختیار کچھ نکلے اس کا اعتبار نہیں اور جس حدیث میں فاتحہ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اس میں یہ وارد ہوا ہے کہ وہ جمع کرتے تھے اپنے تھوک کو اور چھینکتے تھے اس بیمار پر۔ قاضی نے کہا اور فائدہ تھوکنے کا برکت لینا ہے ساتھ اس رطوبت اور ہوا اور دم کے کہ جو ملا ہے اس رقیہ اور ذکر کے ساتھ اور امام مالک پھونکتے تھے اپنے رقیہ میں اور مکروہ جانتے تھے رقیہ لوہے اور نمک سے اور وہ رقیہ کہ جس میں گرہ لگائی ہو، جیسے گنڈہ وغیرہ اور جس میں لکھے جاتے ہیں خاتم سلیمان کے۔ اور گرہ لگانا ان کے نزدیک نہایت مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں مشابہت ہے سحر کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿النفاثات فی العقد﴾ واللہ اعلم (نووی باختصار)

مسئلہ: مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا لا عدویٰ ولا طیرۃ ولا صفر ولا ھامۃ۔ اور مروی ہے ولا نوء ولا غول۔ اور عدوی اوپر مذکور ہوا ہے اور طیرہ مشہور ہے بدفالی، اور صفر میں دو قول ہیں: اول یہ کہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تھے اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے نسی فرمایا ہے۔ دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کیڑا ہے کہ صفر اس کا نام ہے اور وہ ہیجان کرتا ہے بھوک کے وقت اور اکثر مار ڈالتا ہے اس جانور کو اور کھجلی سے زیادہ اس میں عدوی کا خیال رکھتے تھے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں مطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابوعبید اور اکثر علمائے حدیث۔ اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے الو کہتے ہیں، عرب اس سے بدفالی لیتے تھے۔ اور بعض نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر الو بن جاتی ہے۔ اور یہ تفسیر اکثر علماء کی ہے۔ اور نوء یعنی نچھتر مشہور ہے، مراد اس کی نفی سے یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکھو کہ فلانے نچھتر نے پانی برسایا۔ اور غول کو عرب جانتا تھا کہ وہ بھی ایک قسم شیاطین کی ہیں کہ راہ میں ملتے ہیں اور راہ رو کو بھلاتے ہیں اور متلون بالوان عجیب ہو کر ان کو ہلاک کرتے ہیں آپ ﷺ نے

ان سب اوہامِ باطلہ کا ابطال کیا اور اپنی امت کو اس مرض سے نکالا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

❀❀❀❀

(۲۰۸۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنْ وَعَكٍ كَانَ بِهِ، فَقَالَ: ((اَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِيْ الْمُذْنِبِ لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسنادہ صحیح ۔ سلسله احادیث الصحیحة : ۲/ ۹۸) رقم (۵۵۷)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی جس کو بخار تھا۔ پس آپ نے کہا خوش ہو جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ میری آگ میں اس کو اپنے گنہگار بندے پر مسلط کرتا ہوں تا کہ وہ بدل ہو جائے جہنم کی آگ کا۔

❀❀❀❀

(۲۰۸۹) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوْا يَرْتَجُوْنَ الْحُمّٰى لَيْلَةً كَفَّارَةً لِمَا نَقَصَ مِنَ الذُّنُوْبِ. (صحیح مقطوع عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے اس میں سفیان ثوری اور اس کا شیخ ہشام بن حسان دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: حضرت حسن سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ لوگ ایک رات کے بخار کو جو گناہ کم ہو گئے ہیں اُن کے لئے کفارہ کی اُمید رکھتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الفرائض

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۲۷) فرائض۔ترکہ کے بیان میں (التحفۃ ۲٤)

مترجم: فرائض جمع ہے فریضہ کی، اور مشتق ہے فرض سے۔ اور فرض لغت میں تقدیر اور قطع اور بیان کے ہے۔ اور اصطلاح شرع میں فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اس واسطے نام رکھا کہ سہام مقدر مقطوع مبین ہیں جو دلیل قطعی سے ثابت ہیں تو اس میں لغوی معنی اور شرعی دونوں یک جا ہو گئے۔ کذا فی غایۃ الاوطار، ناقلاً عن العالم۔

اور موضوع علمِ فرائض کا ترکات ہیں، غرض اس علم کی ایصالِ حقوق ہے اہلِ استحقاق کو، اور ارکان اس کے تین ہیں وارث اور مورث اور موروث۔ اور شرط اس کی تین ہیں، مورث کی موت، اور وارث کی حیات حقیقی ہو یا تقدیری، چنانچہ حمل اور علم وجہ ارث کا اور اسباب اور موانع ضمن کتاب میں مذکور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ، اور اس علم کے استخراج کے تین اصول ہیں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ۔ چنانچہ نانی کی ارث مغیرہ اور ابن سلمہ کی شہادت سے ثابت ہے، اور اصل ثالث اجماع امت ہے۔ چنانچہ دادی کے ارث عمر۔ فاروق رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے اصحاب کرام کا اور قیاس کو فرائض میں کچھ دخل نہیں۔ کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن الطحاوی مختصراً۔

١ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

اس بیان میں کہ جس نے مال چھوڑ وہ اس کے وارثوں کا ہے

(٢٠٩٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا فَإِلَيَّ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے چھوڑا مال تو وہ اس کے وارثوں کا ہے، اور جو چھوڑے ضیاع تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے۔

فائدہ : حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اور اس میں طول ہے اور وہ پوری ہے بہ نسبت اس کے اس باب میں جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور مراد من ترك ضیاعاً سے وہ ضیاع ہیں کہ جس کی پرورش کے لیے میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کی پرورش کروں گا اور خرچ اٹھاؤں گا۔

مترجم: ضیاع مصدر ہے ضاع یضیع کا بروزن سحاب بمعنی زن وفرزند اور جو آدمی کے نفقہ اور مؤونت میں ہوں اور ہر ضعیف و نیاز مند کہ امور و حوائج میں محتاج ہو کسی کا، اور بمعنی ہلاک اور ایک قسم خوشبو کی بھی ہے، اور یہاں زن فرزند مراد ہیں۔ نووی نے کہا جو چھوڑ جائے دین اور ضیاع اس کا ادا اور پرورش آپ ﷺ کے خصائص میں تھا، اور حکام پر واجب نہیں گویا ان کے نزدیک یہ فرمانا آپ ﷺ کا تبرعاً تھا۔

❀❀❀❀

٢ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

تعلیم کے بیان میں

(٢٠٩١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ)).

(اسنادہ ضعیف ۔ المشکاۃ : ٢٤٤ ۔ الارواء : ١٦٦٤) اس میں محمد بن قاسم الاسدی اور شہر بن حوشب دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور سکھاؤ اسے لوگوں کو اس لیے کہ میں وفات پانے والا ہوں۔

فائدہ : اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اور روایت کی اسامہ نے یہ حدیث عوف سے انہوں نے سلمان بن جابر سے انہوں نے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین نے انہوں نے ابو اسامہ سے اس کے معنوں میں۔

مترجم: دارقطنی اور ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سیکھو فرائض کو کہ وہ نصف علم ہے اور بھلایا جاتا ہے اور پہلے وہی چھینا جائے گا میری امت سے۔ اور ابوداؤد میں ہے کہ علم تین ہیں اور سوا اس کے حاجت سے زیادہ ہے۔ اول آیت محکمہ۔ دوم سنت قائمہ۔ سوم فریضہ عادلہ۔ اور مراد فریضہ سے سہم ہے اصحاب فرائض کا۔ اور فرمایا آپ ﷺ نے اعلم ترامت میں علم فرائض میں زید بن ثابت ہیں۔ رواہ احمد وابن ماجہ والترمذی والنسائی۔ اقول مراد نصف علم سے یہ ہے کہ علم دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی اس پر حیات دنیوی میں عمل کرے اور دوسرے وہ کہ اس کے وارث بعد اس کے موت کے اس پر عامل ہوں، اور علم میراث ایسا ہے ہی، پس نصف علم ہوا۔

❁❁❁❁

۳۔ بَابٌ : مَا جَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْبَنَاتِ

لڑکیوں کے میراث کے بیان میں

(۲۰۹۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ أَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيْدًا، وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا، وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ: ((**يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ**)) فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ: ((**أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ**)). (اسناده حسن عند الالبانی) صحيح ابی داؤد (۲۵۷۳۔ ۲۵۷۴) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن عقیل ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آئیں بی بی سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اپنی دو لڑکیوں کو لے کر جو بیٹیاں تھیں سعد کی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) یہ دونوں بیٹیاں ہیں سعد بن ربیع کی شہید ہوئے ان کے باپ آپ ﷺ کی رفاقت میں احد کے دن اور ان کے چچا نے لے لیا سب مال ان لڑکیوں کا، اور نہ چھوڑا ان کے لیے کچھ مال اور ان کا نکاح نہیں ہوسکتا جب تک ان کا کچھ مال نہ ہو۔ فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ حکم کردے گا اس باب میں۔ سو اتری آیت میراث کی اور حکم بھیجا رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کو کہ دے دیں سعد کی بیٹیوں کو دو ثلث اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور باقی تیرا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ شریک نے بھی عبداللہ بن محمد بن عقیل سے۔

مترجم: اولاد کی میراث میں اصل یہ آیت ہے جس کا شان نزول اس روایت میں مذکور ہوا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ ﴿ تَعَالٰی يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ﴾ الآيَة .

''یعنی اللہ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتوں کے پھر اگر نری عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں ہیں جو چھوڑ مرا ہے اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا'' (آلایۃ)

مترجم: کہتا ہے اگر دو لڑکیاں ہوں تو یہ مسئلہ منصوص قرآن عظیم میں نہیں، اور اجماع سلف منعقد ہے کہ ان کا حکم بھی وہی ہے جو دو سے زیادہ کا ہے (فتح الرحمٰن) پس میراث اولاد کی باپ سے خواہ ماں سے اس طرح پر ہے کہ جب مر جائے باپ یا ماں اور چھوڑ جائے لڑکا اور لڑکی یعنی اولاد ذکور واناث دونوں قسم پس مرد کو اس میں سے حصہ ہے برابر دو عورتوں کے، یعنی مرد کو دو راس اعتبار کریں اور عورت کو ایک راس، اور اگر فقط لڑکیاں ہوں اور لڑکا ان کے ساتھ نہ ہو تو دو لڑکیوں یا ان سے زیادہ کو دو ثلث ہیں ترکہ سے، اور اگر ایک لڑکی ہے تو اسے نصف ہے کل مال کا، پھر اگر شریک ہو جائے اولاد کے ساتھ کوئی اور اصحاب فرائض اور اولاد میں کوئی نر بھی ہو تو پہلے اسے حصہ دیں لیویں۔ مثلاً وہ شریک زوجہ ہے یا زوج یا ماں باپ میت کے واللہ اعلم اور اس کے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اس طرح تقسیم ہو کہ مرد کو دو حصہ۔ اور عورتوں کو ایک حصہ، حاصل کلام یہ ہے کہ بنات ابناء کے ساتھ مل کر عصبہ بالغیر ہو جاتے ہیں واللہ اعلم۔ اور اولاد نر کا مرتبہ جب کہ خاص میت کی اولاد نہ ہو مانند حالت اولاد بالواسطہ کے ہے یعنی جیسا بیٹا بیٹی میت کے نہ ہو تو پوتا پوتی ورثہ لینے میں ان کے قائم مقام ہیں، کہ مردان کے مثل مردانِ اولاد بیواسطہ کے ہیں اور عورتیں ان کی مثل زنان بیواسطہ اور وارث ہوتے ہیں یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہیں اولاد بے واسطہ، اور محجوب کرتے ہیں جیسا کہ محجوب کرتی ہیں اولاد بیواسطہ پس اگر جمع ہو جاویں اولاد بے واسطہ اولاد پسر کے ساتھ اور اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد بھی ہو تو حکم یہ ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہیں اولاد بے واسطہ کے ہوتے ہوئے، اور اگر اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد نہ ہو اور ہوویں اولاد بے واسطہ دو لڑکیاں یا زیادہ تو میراث نہیں ہے دختران پسر کو ان کے ہوتے ہوئے مگر جب کہ ہوئے اولاد پسر میں کوئی مرد کہ برابر ہو دختران پسر کے درجہ نسب میں یا نیچے ہو ان سے تو باز رکھے گا یہ مرد مال زیادہ کو دختران بے واسطہ سے اور تقسیم ہو گا یہ مال زیادہ دختران پسر اور اس مرد پر لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ اور مال زیادہ سے مراد وہ مال ہے جو دختران بے واسطہ سے بچے، پھر اگر کچھ نہ بچے تو دختران پسر کو کچھ نہیں، اور اگر اولاد بے واسطہ ایک ہے لڑکی ہو تو اسے نصف ہے اور دختر، پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکوں کی دختر سے یعنی جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ میں ہیں تو ان کا کچھ مقرر نہیں اس صورت میں جیسا کہ اوپر کی صورت میں چھٹا حصہ تھا ولیکن اہل فرائض سے اگر کچھ باقی رہے گا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اس کے مرتبہ میں ہو یا اس سے اوپر ہو دختران پسر سے تقسیم ہو جائے گا مرد کو دو حصہ، عورت کو ایک، اور جو اس مرد سے نیچے کے درجے کے ہیں اس کو کچھ نہ ملے گا۔ اور اگر اہل فرائض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا۔ (مصفٰی شرح موطا)

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ بِنْتِ الْاِبْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

بیٹیوں کے ساتھ پوتیوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۳) عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِيْ مُوْسٰى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَسَأَلَهُمَا، عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ؟ فَقَالَا : لِـلْابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ مَا بَقِيَ. وَقَالَا لَهُ : انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ فَسَأَلْهُ ؛ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا، فَأَتٰى عَبْدَاللّٰهِ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا . قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنِّيْ أَقْضِيْ فِيْهِمَا كَمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ)) .

(اسناده صحیح) ارواء الغلیل (١٦٨٣) الروض النضیر (٦٣٤) صحیح ابی داود (٢٥٧٢)

ترجمہ: روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہ آیا ایک مرد ابوموسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس اور پوچھی ان دونوں نے میراث بیٹی اور پوتی اور حقیقی بہن کی، سوانہوں نے کہا بیٹی کو نصف ہے اور بہن کو باقی۔ اور کہا دونوں نے کہ تو جا عبداللہ کے پاس اور پوچھ ان سے، سووہ بھی جواب میں ہمارا ساتھ دیں گے، سو آیا وہ عبداللہ کے پاس اور ذکر کیا اس کا اور خبر دی ابی موسیٰ اور سلیمان کے قول کی، عبداللہ نے کہا میں اگر یہی حکم دوں تو گمراہ ہو گیا میں اور نہ ہوا راہ پانے والوں میں ولیکن فتویٰ دیتا ہوں تجھ کو جیسا فتویٰ دیا رسول اللہ ﷺ نے بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ کہ کامل ہو جاویں یہ دونوں حصہ مل کر دو ثلث اور مابقی بہن کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے، اور وہ کوفی ہیں۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی ابوقیس سے۔

مترجم: لڑکے اور پوتے کے حصوں کی تحقیق ہمارے قول میں اوپر مذکور ہو چکی اور بہن حقیقی قائم مقام بیٹی کے ہے، یعنی نہ ہو تو حقیقی بہن کا حال بیٹی کا سا ہے کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو جاتے ہیں اور بھائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے علاتی بہن بجائے پوتی کے ہے یعنی جو حکم پوتی کے میراث کا ساتھ بیٹے کے ہے وہی حکم علاتی بہن کا ساتھ حقیقی کے ہے، جیسے پوتی بوقت نہ ہوتے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہو جاتی ہے، اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتھ اپنے بھائی کے میراث بعصوبت پاتی ہیں، یہی حال بعینہٖ علاتی بہنوں کا ہے بروقت نہ ہونے حقیقی بہن کے اور جس طرح ایک بیٹی کے ساتھ پوتے کو سدس ملتا ہے ایسے ہی ایک علاتی بہن کو ساتھ حقیقی بہن کے، اور جس طرح دو بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں بالکل محروم ہو جاتی ہیں ایسے ہی دو حقیقی بہنوں کے ساتھ علاتی بہن بالکل محروم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح باوصف ہونے دو بہنوں حقیقی کے اگر ساتھ علاتی بہنوں کے بھائی علاتی پایا جائے تو یہ بہنیں بھی عصبہ ہو جائیں گی۔

فائدہ : پوتیوں میں مذکر اسفل بھی عصبہ کر دیتا ہے یہاں یہ بات نہیں ہے پس اگر ایک شخص مرے اور دو بہنیں حقیقی اور ایک بہن علاتی اور ایک بھتیجا چھوڑے تو دوثلث حقیقی بہنوں کو ملیں گے اور باقی ابن الاخ کو، اور علاتی بہنوں کو کچھ نہ ملے گا۔ (علم الفرائض)

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْإِخْوَةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ

سگے بھائیوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۴) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ : اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ : ﴿ **مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ** ﴾ [النساء : ۱۲] وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَرِثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ، الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ. (اسناده حسن عند الالبانی) ارواء الغلیل (۱۶۶۷) بعض محققین کہتے ہیں اس میں الحارث الاعور ضعیف ہے۔ البتہ اس مفہوم کی حدیث ابن ماجہ (۲۴۳۳) میں ہے وہ حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے پڑھتے ہو تم یہ آیت من بعدِ وصيةٍ الآية اور تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ادائے دین کا قبل وصیت کے، اور حکم کیا اعیان بنی الام کے کہ بھائی ہیں حقیقی ایک ماں باپ سے وہ وارث ہوتے ہیں نہ برادران اخیافی کہ بھائی ہیں ایک باپ سے۔ یعنی مرد وارث ہوتا ہے اپنے حقیقی بھائی کا کہ ایک ماں باپ سے ہو نہ علاتی بھائی کا کہ ایک باپ سے ہو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہیں وارث ہوتے ہیں، نہ بنی العلات کہ برادران اخیافی ہیں، اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ابواسحاق کی سند سے کہ وہ حارث سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور کلام کیا بعض اہل علم نے حارث میں اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک۔

مترجم: یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تمہیں اس آیت میں شبہ وارد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور دین اس کے بعد مذکور ہے تو اجرائے وصیت قبل ادائے دین ضرور ہے اور آپ نے ادائے دین مقدم کیا وصیت پر، سو جان لو کہ دین مقدم ہے حکماً اگرچہ مؤخر ہے ذکراً، اور تقدم وصیت کا ذکراً فقط مزید اعتنا کے واسطے ہے کہ وہ حق میت ہے اور نفوس ورثہ پر شاق ہے اور برادران حقیقی کو ایک ماں باپ سے، اگر برادران علاتی کے ساتھ جمع ہوں تو میراث برادران حقیقی کو ہے، سو تمہیں وہم نہ ہو کہ قرآن میں تو اللہ تعالیٰ نے سب بھائیوں کو برابر ذکر کیا ہے اور برادران اخیافی کہ ایک ماں سے ہیں اصحاب فرائض سے ہیں یہاں کلام ہے

عصبات میں اور الرجل یرث اخاہ سے آخر تک تفسیر وتاکید کلام سابق ہے (شرح مشکوۃ)

(۲۰۹۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : ((قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ.
(اسناده حسن عند الالبانی۔ انظر ما قبله) دیکھیں حدیث (۲۰۹۴)

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہیں وارث ہوتے ہیں نہ بنی العلات کہ برادران اخیافی ہیں۔

٦۔ بَابُ : مِيْرَاثِ الْبَنِيْنَ مَعَ الْبَنَاتِ

بیٹوں کے ساتھ بیٹیوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : جَاءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ، فَقُلْتُ : يَانَبِيَّ اللّٰهِ! كَيْفَ اَقْسِمُ مَالِيْ بَيْنَ وَلَدِيْ؟ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا ، فَنَزَلَتْ : ﴿ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ﴾ [النساء : ١١] الاية . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہا آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ عیادت کی میری اور میں بیمار تھا بنی سلمہ کے محلہ میں، سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کے! کیونکر تقسیم کروں میں اپنا مال اپنی اولاد میں، سو جواب نہ دیا آپ ﷺ نے کچھ، اور اتری یہ آیت: ﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ الاية﴾ [1]۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ابن عیینہ وغیرہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مِيْرَاثِ الْاَخَوَاتِ

بہنوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ : مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعُوْدُنِيْ، فَوَجَدَنِيْ قَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ، فَاَتَانِيْ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا مَا شِيَان فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ، فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ؟ اَوْ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ؟ فَلَمْ يُجِبْنِيْ شَيْئًا، وَكَانَ لَهٗ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ ﴿ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ﴾ [النساء : ١٧٦]. قَالَ جَابِرٌ فِيَّ نَزَلَتْ . (صحيح) صحيح أبي داود (٢٠٦٨)

[1] اور زیادہ تفصیل اس کی آگے آتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ہم سے بیان کیا محمد بن منکدر نے انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ بیمار ہوا میں اور آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ میری عیادت کو، اور پایا مجھے کہ بے ہوشی آ گئی تھی مجھ پر، سو آئے آپ اور ابوبکر دونوں پیدل تھے سو وضو کیا رسول اللہ (ﷺ) نے اور ڈال دیا وضو کا بچا ہوا پانی یا غسالہ وضو کا مجھ پر سو ہوش میں آیا میں، اور عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ کیا حکم کروں میں اپنے مال میں یا یہ کہا کیا کروں میں اپنا مال یعنی یہ شک راوی ہے پھر آپ نے جواب نہ دیا مجھ کو۔ اوران کی یعنی جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنیں تھیں، یہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہاں تک کہ نازل ہوئی آیت میراث کی لیستفتونک سے آخر تک۔ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت میرے باب میں اتری۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ان دونوں باب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھائی بہنوں کا ذکر کیا ہے پہلے ہم ان کا خلاصہ احکام کرتے ہیں بعد اس کے آیت مبارکہ یستفتونک کی شرح کریں گے۔ فاقول بعون اللہ وقوتہ بھائی اگر ایک ماں باپ سے ہیں تو حقیقی ہیں اور اگر باپ ایک ہے تو علاتی ہیں اور اگر ماں ایک ہے تو اخیافی ہیں۔ پس حقیقی اگر میت کا فرزند نرینہ موجود ہے یا فرزندِ فرزند کہ نر ہو تو اس صورت میں ان کو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح جب کہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہیں میت کی لڑکیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ مگر جب کہ میت کا دادا نہ ہو اس طرح کہ وہ اس صورت میں عصبہ ہیں کہ پہلے ذوی الفروض پر ان کے حصوں کے موافق ترکہ تقسیم کیا جائے اور بعد جو باقی رہے وہ ان کو ملے (یعنی بھائی کو) اس طرح سے کہ مرد کو دو حصہ (یعنی بہن کو) اور عورت کو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا، اور اگر میت نے باپ اور دادا اور فرزند اور اولاد فرزند خواہ مرد ہو یا عورت کچھ نہ چھوڑا تو اس صورت میں حقیقی بہن اگر ایک ہے تو اسے آدھا ہے کل مال کا اور اگر دو ہیں یا دو سے زیادہ تو انہیں دو ثلث ہیں، اور اگر ان کے ساتھ کوئی بھائی حقیقی ہے میت کا تو پھر یہ بہنیں ذوی الفروض نہیں بلکہ عصبہ ہیں۔ اب جو ذوی الفروض سے بچے گا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے بٹے گا اس صورت میں ان کا یہی حکم ہے مگر ایک مسئلہ میں کہ برادران عینی کو کچھ نہیں بچتا اس لیے کہ ان کو شریک کر دیتے ہیں برادران اخیافی میں تا کہ بالکل بے نصیب نہ رہیں۔ اور صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً ہندہ نے وفات پائی اور چھوڑا اپنے شوہر اور ماں اور برادران اخیافی اور عینی کو تو پہنچا شوہر ہندہ کو نصف، اور مادر کو سدس، اور برادران اخیافی کو ثلث، اور باقی نہ رہا برادران عینی کو کچھ تو اس صورت میں برادران عینی کو برادران اخیافی کے شریک کر دیں گے، اسی ثلث میں، اور مردوں کو دو حصہ اور عورتوں کو ایک ایک حصہ تقسیم کر دیں گے، اس لیے کہ یہ سب بھائی ہیں متوفی یعنی ہندہ کی ماں کی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بھائیوں کا۔ اب علاتی کا حکم سنئے کہ حال ان کا مثل برادران حقیقی کے ہے جب کہ میت کا کوئی برادران حقیقی میں سے نہ ہو ان کے مرد برابر ہیں ان کے مردوں کے اور ان کی عورتیں برابر ہیں ان کی عورتوں کے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ شریک نہیں ہوتے برادران اخیافی کے پس اگر جمع ہو جاویں برادران علاتی اور عینی، اور عینی میں کوئی نر ہو تو میراث نہیں ہے علاتیوں میں سے کسی کو، اور اگر نہ ہوئے ان میں سے

کوئی نر، اور ہوئے عینی ایک بہن تو دیا جائے اسے ایک نصف اور خواہر علاتی کو ایک سدس کہ تمام ہو جاویں دو ثلث کہ انتہا ہے بہنوں کے حصوں کی، اور اگر خواہرانِ علاتی کے ساتھ کوئی مرد ہے تو اس صورت میں وہ اصحاب فرائض میں سے نہیں بلکہ عصبہ ہیں اگر اصحاب فرائض سے کچھ بچے گا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم ہوگا۔ اور اگر نہ بچا تو ان کو کچھ نہ ملے گا اور اگر خواہران عینی دو ہیں یا زیادہ ان کے لیے دو ثلث اور میراث نہیں ان کے ہوتے ہوئے علاتی بہنوں کو مگر جب کہ ہو ان کے ساتھ کوئی بھائی علاتی، پھر اگر ہے ان کے ساتھ علاتی بھائی تو یہ عصبہ ہیں اول اصحاب فرائض پر ترکہ تقسیم ہو پھر جو بچے ان پر تقسیم ہو للذکر مثل حظ الانثیین کے حساب سے، اور برادران اخیافی کو حصہ پہنچتا ہے برادران علاتی کے ساتھ اس طرح کہ ایک کو ایک سدس اور دو یا دو سے زیادہ کو ثلث، اور اس میں مرد کو ایک عورت کے برابر حصہ ہے نہ دو مرد اور عورت اس میں سب برابر ہیں بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادران علاتی کا۔

اب برادران اخیافی کا حال سنو کہ برادران اخیافی جو ایک ماں سے ہوں وارث نہیں ہوتے ساتھ فرزند میت کے نہ ساتھ پوتا پوتی کے، اور اسی طرح وارث نہیں ہوتے باپ اور دادا کے ہوتے ہوئے ان کے سوا اور صورتوں میں وارث ہوتے ہیں بطریق فرضیت نہ بطریق عصوبت ایک کو ان میں سے سدس ہے بہن ہو یا بھائی اور اگر دو ہوں تو ہر ایک کو ایک سدس، اور اگر دو سے زیادہ ہیں تو وہ سب شریک ہیں ثلث میں مرد کو حصہ ہے برابر ایک عورت کے اور یہ آیۃ مبارک اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً سے یہی مراد ہے اور کلالہ کے۔ باب میں دو آیتیں نازل ہوئیں ایک اول سورۂ نساء میں ایک آخر میں۔ ﴿قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ﴾ ۔یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ وجل شانہ نے: اور اگر جس مرد کی میراث ہے وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اس کا ایک بھائی ہے یا بہن تو دونوں میں ہر ایک کو چھٹا حصہ، پھر اگر زیادہ ہووے اس سے تو سب شریک ہیں ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یہ کہہ رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے تحمل والا۔ انتہٰی۔ کلالہ مشتق ہے کل سے اور کل لغت میں پشت کار داور پشت شمشیر اور وکیل اور ستم اور سختی کو کہتے ہیں۔ اور کلالہ بروزن صحابہ وہ مرد ہے کہ نہ ولد رکھتا ہوں نہ والد۔ قولہ اس کا ایک بھائی ہے یا بہن۔ اور مراد اس جگہ برادر خواہر اخیافی ہے باجماع امت۔ قولہ جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یعنی حصہ زیادہ ثلث سے نہ ہوئے۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ

عصبات کی میراث کے بیان میں

مترجم: عصبات جمع ہے عصبہ کی۔ اور عصبہ مطلقاً لغت میں عبارت ہے محیط بالشئی سے اور معنی احاطہ عصبہ شرعی میں موجود ہیں کیونکہ عصبات کو ہر طرف سے گھیرے ہیں۔ اور تفصیل عصبات کی آخر باب میں مذکور ہوگی۔

(۲۰۹۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلىٰ رَجُلٍ ذَكَرٍ)) . (اسناده صحيح) الارواء (۱۶۹۰) صحيح أبي داود (۲۵۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دو حصے اہل فرائض کو پھر جو باقی رہے وہ اس کا حق ہے جو مرد قریب تر ہو میت سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

مترجم: عصبہ نسبی ہے یا سببی ہے، نسبی میں قسم ہے عصبہ بنفسہ یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ۔ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم میں یہ ہے کہ ثبوت عصبیت میں غیر کے ملنے کی حاجت نہیں تو وہ عصبہ بنفسہ ہے یعنی بذات خود بلا انضمام شخص آخر عصبہ ہے، اور ثبوت عصبیت میں اگر غیر کا محتاج ہے اور یہ غیر بھی اس عصوبت میں شریک ہیں تو عصبہ مع غیرہ ہے، اور اگر غیر اس کے ساتھ شریک نہیں تو عصبہ بغیرہ ہے اور عصبہ بنفسہ لیتا ہے جمیع مال میت کا عندالانفراد یعنی بصورت نہ ہونے ذوالفروض کے، اور عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ نہ داخل ہو اس کے نسب میں میت تک کوئی انثیٰ۔ اور وہ چار قسم ہے اول جزء میت پھر اصل میت، پھر جزؤ اصل میت پھر جزء جدمیت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی، اور جزء میت جیسے فرزند میت پھر پوتا اگر چہ سافل ہو یعنی پروتا اور پروتے کا پرپوتا مقدم ہے اصل میت، پر اس کے بعد مستحق ہے اصل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اس سے زیادہ کے ساتھ عصبہ اور صاحب فرض پھر اس کے بعد ہے اور جو اس سے اوپر ہو یعنی پردادا، الیٰ غیر ذالک۔ اور نانا جد فاسد ہے اور ذوالارحام میں ہے پھر ان کے بعد میت کا جزء اب ہے جیسے سگا بھائی پھر علاتی، پھر علاتی بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا، پھر اس کے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا، اگر چہ ابن الاخ سافل ہو یعنی بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بھائیوں کو دادا سے اگر چہ دادا عالی ہو۔ امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے، مفتیٰ بہ برخلاف صاحبین اور شافعی رحمہ اللہ کے۔ بعض نے کہا صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے یعنی بھائی مقدم ہی دادا پر۔ طحاوی نے کہا قول امام کا معتمد ہے پھر ان کے بعد میت کا جزء جد یعنی سگا چچا مقدم ہے، پھر سوتیلا چچا پھر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے، پھر اس کے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگر چہ چچیرے بھائی سافل ہوں۔ اعمام پدری سے مقدم ہیں پھر بنی اعمام کے بعد باپ کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کا سوتیلا چچا ہے پھر اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا جد کے اعمام پر مقدم ہے پھر بنی اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلا چچا دادا کا پھر جد کے اعمام کے بعد ان کا بیٹا اسی طرح مقدم ہے یعنی سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگر چہ عم پدری کے فرزند اور عم جدی کے فرزند سافل ہوں پس معلوم ہوا کہ عصوبت کے چار سبب ہیں بنوت پھر ابوت پھر اخوت پھر عمومت پھر قرب درجہ کے بعد عصبات میں جب تفاوت ہو، سگے کو سوتیلے پر ترجیح دی جاتی

ہے قرابت کے قوی ہونے کی وجہ سے سو عصبات میں سے جو عصبہ میت کا سگا ہوگا وہ سوتیلے پر مقدم ہے، اگرچہ عصبہ قوی القرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلے بھائی پر اور خلاصہ یہ ہے کہ درجہ برابر ہونے کے وقت دو قرابت والے کی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ میں تفاوت ہونے سے اعلیٰ یعنی اقرب مقدم ہوتا ہے۔ برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا اور دوسرا سوتیلا تو سگا مقدم ہوگا کہ دو طرح سے قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے بھی اور ماں کی طرف سے بھی، اور سوتیلا فقط ایک قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے نہ ماں کی طرف سے، اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلا بھائی اور اسی کے بھائی کا بیٹا تو سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قریب تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں بیٹیاں بیٹوں کے ہونے سے، اور پوتیاں پوتوں کے ہونے سے اگرچہ درجات میں سافل ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین﴾ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد میں وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصہ کے برابر یعنی اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے قسمت ہوگی، دو سہم بیٹا لے گا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو چار سہم سے قسمت ہوگی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لے گی اور دو سہم بیٹا لے گا۔ اسی طرح بنین اور بنات ابن کو سمجھنا چاہیے اور سگی سوتیلی بہنیں عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائی کے ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ﴾ تو عصبہ بغیرہ چار عورتیں ہیں نصف اور ثلثین کے حصہ والیاں وہ عصبہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائیوں کے ہونے سے اگرچہ ان کا بھائی حکمی ہو نہ حقیقی۔ چنانچہ میت کے ابن الابن کا بیٹا یعنی پروتہ عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اس بہن کو جو اس سے اونچے درجہ والی ہو اور عصبہ مع غیرہ بہنیں ہیں بیٹیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ حسب قول اہل فرائض کہ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ قرار دو اور ولد الزنا اور ولد الملاعنہ[1] کا عصبہ ان کی ماں کا مولیٰ ہے اور مولیٰ سے مراد اس مقام میں وہ ہے کہ عصبہ اور آزاد کرنے والے دونوں کو شامل ہو اور عصبہ سببی مولیٰ ہے غلام کا آزاد کرنے والا پھر مولی العتاقہ کے بعد اس کا عصبہ بنفسہ مقدم ہے اس کے عصبہ سببی پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہاں بھی لحاظ ضرور ہے۔ چنانچہ ابن معتق مقدم ہے، پھر ابن الابن علیٰ ہذا القیاس۔ اور جب کہ غلام آزاد مر گیا اپنے مولیٰ کا یعنی آزاد کرنے والے کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولیٰ کے فرزند کا ہے۔ اور ابو یوسف نے کہا باپ کے واسطے چھٹا حصہ ہے، یا غلام آزاد نے اپنے مولیٰ کا دادا اور اس کا بھائی چھوڑا تو تمام مال دادا کا ہے بنا بر اس ترتیب کے جو عصبہ بنفسہ میں مذکور ہے اور صاحبین نے کہا کہ دونوں کے مابین مال مقسوم ہوگا میراث کی مانند اور ولاء عتاقت میں عصبہ بغیرہ نہیں نہ عصبہ مع غیرہ بدلیل قول آنحضرت ﷺ کہ عورتوں کو ولاء میں سے کچھ حصہ نہیں مگر اس غلام کا ولاء ہے جس کے خود عورتوں نے آزاد کیا ہو۔ (الی اخر الحدیث) انتہی، (غایۃ الاوطار)

❀ ❀ ❀ ❀

---

[1] یعنی جس عورت نے لعان کیا ہو اپنے شوہر سے اور جدا ہو گئے ہوں۔

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيُ مِيُرَاثِ الْجَدِّ

دادا کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : ((جَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ؟ فَقَالَ : لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ : ((**لَكَ سُدُسٌ**)) اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ : ((**اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ لَكَ طُعْمَةٌ**)) .

(اسنادہ ضعیف) اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں ضعیف ابی داؤد (۵۰۰)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے میرے بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا مر گیا ہے، سو میرا حصہ کیا ہے اس کے مال سے فرمایا آپ ﷺ نے: تجھے چھٹا حصہ ہے یعنی باعتبار فرضیت کے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا اس کو اور کہا تجھے چھٹا حصہ اور ہے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا آپ ﷺ نے اس کو اور فرمایا یہ دوسرا سدس تمہاری خوراک ہے یعنی حصہ مفروضہ سے زائد ہے اور یہ بسبیل عصبیت تم کو ملا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں معقل بن یسار سے بھی روایت ہے۔

مترجم: صورت مسئلہ لمعات میں یوں مرقوم ہے کہ ایک مرد مرا اور اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور یہ دادا جو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دو ثلث بیٹیوں کو پہنچے اور ایک ثلث بچا جس میں سے ایک ثلث دادا کو علیٰ سبیل الفرضیت، پھر دوسرا سدس بھی اسی کو دیا علیٰ سبیل العصبیت، اور دونوں سدس ایک مرتبہ نہ دیئے کہ کسی کو یہ شبہ نہ پڑے کہ حصہ دادا کا ثلث ہے اور اس واسطے سدس ثانی کو طعمہ فرمایا کہ وہ اصل فرض پر زائد تھا۔ اور باپ اور دادا کے تین حال ہیں، اول فرض مطلق یعنی خالی تعصیب سے اور وہ چھٹا حصہ ہے ولد کے ساتھ یا ولد الابن کے ساتھ اور دوسری تعصیب مطلق یعنی خالی فرض سے دونوں کے نہ ہونے کے وقت یعنی جب کہ ولد اور ولد الابن نہ ہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو باپ دادا لے گا بطریق عصوبت، تیسرے یہ کہ فرض اور تعصیب دونوں وہ بیٹی یا پوتے کے ساتھ اور اس صورت میں باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنی سدس لے گا، اور بیٹی یا پوتی اپنا حصہ فرض یعنی نصف لے گی اور جو باقی رہا اس کو باپ یا دادا بطریق عصوبت کے لے۔ گا انتہیٰ (غایۃ الاوطار)

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيُ مِيُرَاثِ الْجَدَّةِ

دادی اور نانی کی میراث کے بیان میں

(۲۱۰۰) عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ : جَآءَتِ الْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ وَ اُمُّ الْاَبِ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ : اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ

اَوِ أَنَّ ابْنَ ابْنَتِیْ مَاتَ وَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّ لِیْ فِیْ حَقًّا، فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ: مَا اَجِدُلَكِ فِی الْکِتَابِ مِنْ حَقٍّ، وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی لَكِ بِشَیْءٍ وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهَا السُّدُسَ. قَالَ : وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ : فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَآءَ تِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰی الَّتِیْ تُخَالِفُهَا اِلٰی عُمَرَ قَالَ سُفْیَانُ : وَزَادَنِیْ فِیْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَلٰكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ : اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَاَیَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا)) .

(ضعیف عند الالبانی۔ الارواء : ۱۶۸۰) ضعیف ابی داوٗد(۴۹۷)سند میں انقطاع ہے قبیصہ راوی کا ابوبکر صدیق سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے قبیصہ بن ذ ویب سے کہ آئی ایک جدہ یعنی ماں کی ماں یا باپ کی ماں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ پوتا میرا یا نواسہ میرا مر گیا اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچھ کتاب اللہ میں سو کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں نہیں پاتا اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حق اور نہیں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ حکم دیا ہوا نہوں نے تمہارے واسطے کچھ اور میں پوچھتا ہوں لوگوں سے، کہا راوی نے پھر پوچھا انہوں نے لوگوں سے پھر گواہی دی مغیرہ بن شعبہ نے رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے دیا اس کو سدس فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور کس نے سنی یہ حدیث تمہارے ساتھ؟ کہا: محمد بن مسلمہ نے۔ کہا راوی نے پھر دے دیا اس کو سدس۔ پھر آئی دوسری جدہ کہ مخالفت رکھتی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس، کہا سفیان نے اور زیادہ روایت کی معمر نے زہری سے مگر مجھے یاد نہیں رہا جو کچھ انہوں نے کہا زہری سے ولیکن یاد رکھتا ہوں میں معمر سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو وہی سدس تم دونوں کو ہے اور جو منفرد ہو تم دونوں سے وہ سدس اسی کا ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں ابن شہاب سے انہوں نے عثمان بن اسحاق بن خزیمہ سے انہوں نے قبیصہ بن ذ ویب سے کہا آئی ایک جدہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھی اس نے میراث اپنی، فرمایا انہوں نے نہیں تیرا کتاب اللہ میں کچھ حصہ اور نہ سنتِ رسول اللہ ﷺ میں کچھ حصہ، پھر تو جا یہاں تک کہ میں دریافت کروں لوگوں سے۔ پھر دریافت کیا لوگوں سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے میں حاضر تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ دیا آپ ﷺ نے جدہ کو سدس، فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوئی تمہارے ساتھ اور بھی ہے؟ تو کھڑے ہوئے محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تھا مغیرہ نے۔ پھر جاری کر دیا سدس جدہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔ کہا راوی نے پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھا اس نے اپنی میراث کو، سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں ہے تیرا اللہ کی کتاب میں کچھ حصہ ولیکن وہی سدس ہے پھر تم دونوں اگر جمع ہو، یعنی نانی دادی دونوں وارث ہوں، تو وہی تقسیم ہو تم دونوں پر اور جوان دونوں میں سے اکیلی ہو تو اس کا وہی سدس ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اوروہ اثر ہے ابن عیینہ کی حدیث سے۔اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: جدہ کی دوقسم ہے، صحیحہ اور فاسدہ۔جدہ صحیحہ وہ ہے جس کی نسب الی المیت میں ایک باپ دو ماؤں میں داخل نہ ہو۔اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ دو ماؤں کے مابین میں باپ داخل ہو اس واسطے کہ جو باپ کہ میت کے ساتھ ناتا رکھتا ہے بواسطۂ عورت کے وہ جدّ فاسد ہے اب اس کی ماں خواہ مخواہ جدہ فاسد ہوگی۔چنانچہ نانا یعنی ماں کا باپ،تو نانا کی ماں جدہ فاسدہ ہے اس واسطے کہ دو ماؤں میں یعنی میت کی ماں اور نانا کی ماں میں نانا واسطہ واقع ہو،اور جدہ خواہ دادی ہو یا نانی اس کا چھٹا حصہ ہے،جیسا حدیث میں مذکور ہوا اور دو جدہ یا زیادہ اگر ہوں گی تو شریک ہوں گی اس سدس میں بشرطیکہ جدات صحیحہ ہوں،اور وہ جدہ فاسدہ ذوی الارحام میں ہے نہ ذوی الفروض میں دوسری شرط جدات میں یہ ہے کہ جمیع جدات درجہ میں مساوی ہوں اس واسطے کہ جدہ قریبہ جدۂ بعیدہ کی حاجب ہوتی ہے مطلقاً خواہ جدۂ حاجبہ ماں کی ہو ماں ہو یا باپ کی ماں اسی طرح جدہ بعیدہ محجوبہ خواہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں۔انتہیٰ (غایۃ الاوطار)

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۱۰۱) **عن** الانصاری حدثنا معن حدثنا مالك عن ابن شهاب عن عثمان بن اسحاق بن خرشه عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ : جَآءَ تِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَسَاَلَتْهُ مِيْرَاثَهَا قَالَ لَهَا : مَالَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ، وَمَالَكِ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ فَارْجِعِىْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ، فَسَاَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ : هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِىُّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ. قَالَ : ثُمَّ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَاَلَتْهُ مِيْرَاثَهَا؟ فَقَالَ : مَالَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَلٰكِنْ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ، فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا)) . (ضعيف عند الالبانى)

[انظر ماقبلہ]

ترجمہ: قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہتے ہیں ایک دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنی میراث کے بارے پوچھا' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں تیرا کتاب اللہ میں کوئی حصہ ہے نہ سنت رسول میں' پس تو چلی جا میں لوگوں سے دریافت کروں گا۔پھر لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں حاضر تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ دیا آپ ﷺ نے دادی کو سدس۔فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوئی تمہارے ساتھ اور بھی ہے؟ تو کھڑے ہوئے محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تھا مغیرہ نے، پھر جاری کر دیا سدس دادی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔کہا راوی نے پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھا اس نے اپنی میراث کو تو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں ہے تیرا کوئی اللہ کی کتاب میں حصہ لیکن وہی سدس ہے پھر تم دونوں اگر جمع ہوں (یعنی نانی' دادی دونوں وارث ہوں) تو وہی تقسیم ہو تم دونوں پر،اور جوان دونوں میں سے اکیلی ہو تو اس کا وہی سدس ہے۔

۱۱ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

اس بیان میں کہ دادی کی میراث اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے

(۲۱۰۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا : اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ. (اسناده ضعيف ـ الارواء : ١٦٨٧) (اس میں محمد بن سالم راوی ضعیف ہے) تقریب (۵۸۹۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جدہ کی میراث میں اس کے بیٹا ہوتے ہوئے کہ وہ پہلی جدہ تھی کہ اس کو کھلایا یعنی دلوایا رسول اللہ ﷺ نے ایک سدس اس کے بیٹا کے ہوتے ہوئے اس وقت میں کہ بیٹا اس کا زندہ تھا۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مرفوع مگر اسی سند سے۔اور وارث کیا ہے بعض اصحاب نبی ﷺ نے جدہ کو اس کا بیٹا ہوتے ہوئے،اور نہیں وارث کیا اس کو بعضوں نے۔

مترجم: مراد یہاں جدہ سے دادی ہے اور بیٹا اس کا یعنی باپ میت کا زندہ تھا، جان تو کہ جدات ابویات ہوں یا امیات محروم و محجوب ہو جاتی ہیں ماں کے ہوتے ہوئے امیات اس لیے کہ ماں قریب ہے میت سے اور سبب کا بھی اتحاد یعنی سبب ارث کا ماں ہونا ہے کہ مشترک ہے نانی اور ماں میں اور ماں میں قرب بھی میت کا ہے نہ نانی میں، پس نانی اس لئے محروم ہوگی اور ابویات اس لیے کہ اتحاد سبب بھی ہے اور زیادت قرب بھی یعنی دادی باپ کی ماں ہے اور میت کی خود ماں موجود ہے، پس دادی خود محجوب ہو جائے گی اور باپ کے ہوتے ہوئے ابویات محروم ہوتی ہیں اس لیے کہ باپ قریب ہے میت سے نہ امیات۔اور یہ مذہب ہے عثمان وعلی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم وغیرہم کا۔اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ دادی وارث ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوئے۔اور شریح اور ابن سیرین اور حسن بصری نے بھی یہی مذہب اختیار کیا ہے، حدیث باب کو نظر کرتے ہوئے۔اور بعض کا قول ہے کہ یہ جو حضرت نے اس جدہ کو دلوایا بطور اطعام وانعام کے تھا ورنہ جدہ کے لیے کچھ میراث نہیں، اور اقرب والبعد تقدیم میراث میں برابر ہیں، مگر یہ قول ضعیف ہے (لمعات) اور امام مالک نے موطأ میں فرمایا ہے کہ ماں کے ہوتے ہوئے۔نانی محروم اور اگر ماں نہیں ہے تو نانی کو سدس ہے بطریق فرضیت کے،اور دادی ماں کے ہوتے ہوئے محروم ہے اور باپ کے ہوتے ہوئے۔ بھی اور اگر ماں باپ دونوں نہیں ہیں تو دادی کو سدس بطریق فرضیت،اور اگر جمع ہو جاویں دادی اور نانی اور میت کا قریب تر کوئی ان سے نہ ماں ہے نہ باپ تو اگر نانی قریب تر ہے میت سے بہ نسبت دادی کے تو اسے سدس ہے اور دادی محروم،اور اگر دادی نزدیک تر ہے میت سے یا دونوں برابر ہیں قرب میں میت سے سو سدس منقسم ہے دونوں پر اور میراث نہیں اور جدات کو سوائے دو جدہ کے،اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے وارث کیا ایک جدہ کو، بعد ازاں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رضی اللہ عنہم سے سوال کیا حکم جدہ کا پھر پہنچی ان کو خبر آنحضرت ﷺ کی پس دلوایا ایک سدس، پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تو آپ نے فرمایا: میں بڑھانے والا نہیں

فرائض میں اللہ تعالیٰ کے کچھ اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو سدس منقسم ہو گا تم پر ورنہ جو تنہا ہو سدس اسی کا ہے۔ اور کہا مالک نے میں نے نہ جانا کہ کسی نے وارث کیا ہو سوائے دو جدہ کے ابتدائے اسلام سے آج تک۔ (انتہیٰ مافی الموطأ)

۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْخَالِ

ماموں کی میراث کے بیان میں

(۲۱۰۳) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ : كَتَبَ مَعِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ)) .

(اسناده صحيح عند الالبانى) ارواء الغليل (١٧٠٠) تخريج الاحاديث المختارة (٦٨۔ ٧١) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہ کہا انہوں نے کہ لکھ کر بھیجا میرے ساتھ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ کو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور رسول رفیق ہے اس کا جس کا کوئی رفیق نہیں، اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

فائدہ : اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۰۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ)) .

(اسناده صحيح) [انظر ماقبله] یہ بعض محققین کے نزدیک بھی صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور مرسل روایت کی یہ بعض نے، اور نہیں ذکر کیا اس میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ اور اختلاف ہے اس میں اصحاب رسول اللہ ﷺ کا کہ بعض نے وارث کیا ہے خالہ اور ماموں کو۔ اور پھوپھی کو اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کرنے کے باب میں، ولیکن زید بن ثابت نے روایت نہیں کیا ذوی الارحام کو اور میراث کو بیت المال میں بھیجنے کا حکم کیا۔

مترجم: معرب میں ہے کہ رحم اصل میں منبت ہے ولد کا اور اس کا ظرف پھر قرابت اور وصلت من جهة الولاء ومسمیٰ برحم ہو گئی اس واسطے کہ رحم قرابت کا سبب ہے۔ طحطاوی نے کہا ذورحم عبارت ہے لغت میں صاحب قرابت سے مطلقاً خواہ قرابت من جهة الولاء ہو یا نہ ہو۔ مصنف رحمہ اللہ نے چونکہ خال کا ذکر اس مقام میں کیا ہے اس لیے تفصیل ذوی الارحام کی کہ خال انہیں میں معدود ہے ضرور چاہیے اور معنی لغوی ذوی الارحام کے مذکور ہوئے۔ اور معنی شرعی یہ ہیں کہ ذورحم وہ قرابت والا ہے جو صاحبِ فرض اور عصبہ نہ

ہوتو ذورحم وارثوں کی تیسری قسم ٹھہری اس وقت میں اصطلاح شرعی یہی ہے اور اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مانند حضرت فاروق اور مرتضیٰ اور ابن مسعود اور ابوعبیدہ اور معاذ اور ابوالدرداء اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بروایت مشہورہ توریث ذوی الارحام کے قائل ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین کا اور جو ان کے اتباع ہیں۔ اور زید بن ثابت اور ابن عباس ایک روایتِ شاذہ میں میراث ذوی الارحام کے قائل نہیں، ان کے نزدیک جب اصحاب فرائض اور عصبات نہ ہوں تو متروکہ بیت المال میں رکھا جائے گا۔ اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی کا اور ذورحم وارث نہیں ہوتا صاحبِ فرض اور نہ عصبہ کے ساتھ سوائے زوجین کے یعنی زوجین اگر چہ صاحب فرض ہیں مگر ذورحم ان کے ساتھ وارث ہوتا ہے اس واسطے کہ ان پر روکنا فرض کا نہیں۔ پس اکیلا ذورحم تمام مال کو لے گا قرابت کی وجہ سے، اور تمام مال لینے سے مراد یہ ہے کہ ارث ذوی الارحام کی مانند ہے، اس میں اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب ابعد کا حاجب ہوتا ہے، عصبات کی ترکیب کی مانند اور کل ذوی الارحام چار قسم ہیں۔ جزءمیت، پھر اصل میت، پھر جزء ابوین، پھر جزء جدین یا جدتین اور مراد جزءمیت سے بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد ہے خواہ مرد ہوں خواہ عورت اگر چہ درجۂ سافل کے ہوں یہ مقدم ہیں اصل میت پر پھر ان کے بعد اصل میت ہیں یعنی جدِّ فاسد[1] اور جدات فاسدات[2] اگر چہ بچند درجہ عالی ہوں پھر ان کے بعد والدین میت کا جزء مقدم ہیں یعنی سگی بہنوں یا سوتیلی بہنوں کی اولاد اور اخیافی بھائیوں اور بہنوں کی اولاد اور سگے بھائیوں یا سوتیلے بھائیوں کی بیٹیاں اگر چہ سافل اور نازل ہوں اور مقدم ہے نانا ان پر یعنی اخوات کی اولاد پر، اور بنات اخوہ پر برخلاف صاحبین کے پھر جدین یا جدتین کی اولاد مقدم ہے اور مراد جدین سے باپ کا باپ یعنی دادا ہے یا ماں کا باپ یعنی نانا اور جدتین سے باپ کی ماں یعنی دادی اور ماں کی ماں یعنی نانی مراد ہے۔ اور اولاد ان کی ماموں اور خالہ ہیں۔ اور اخیافی چچا ہیں، یعنی میت کے باپ کے مادری۔ بھائی، اور اخیافی کی قید اس لیے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلا عصبات میں داخل ہیں نہ ذوی الارحام میں اور پھوپھیوں میں ذوی الارحام سے مطلقاً سگی ہوں یا سوتیلی یا مادری، خلاصہ یہ کہ اخوال اور خالات اور عمات اور اعمام مادری درجے میں برابر ہیں یہاں کوئی اقرب اور ابعد نہیں اور ان میں حکم یہ ہے کہ ان میں سے جو منفرد ہوگا جمیع مال کا مستحق ہوگا اور اگر چند لوگ ہیں تو دیکھنا چاہیے کہ قرابت ان کی متحد ہے یا نہیں، اگر متحد ہے اس طرح کہ سب کی قرابت جہت پدری سے ہے یا جہت مادری سے تو اقرب اولیٰ ہے باجماع، یعنی سگا اولیٰ ہے سوتیلے پر اور سوتیلا اولیٰ ہے اخیافی سے خواہ اقوی عورت ہو یا مرد اور اگر اقوی میں بھی تعدد ہو یعنی مع اتحاد القرابت فللذ کر مثل حظ الانثیین اور اگر قرابت مختلف ہے اس طرح کہ بعض کی قرابت باپ کی جہت سے اور بعض کی ماں کی جہت سے تو قرابت پدری کے واسطے متروکہ کی دو تہائیاں ہیں اور قرابت مادری کے واسطے ایک تہائی ہے، اور منجملہ قسم رابع چچاؤں کی بیٹیاں ہیں اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی یعنی اخوال اور خالات اور اعمام اخیافی اور عمات اور بناتِ اعمام کی اولاد

[1] جد فاسدہ وہ ہے جو قرابت رکھے میت کی بواسطہ عورت کے چنانچہ نانا اور نانا کا باپ۔

[2] جدہ فاسدہ وہ ہے جس کی نسبت میں میت کی طرف جدہ فاسد داخل ہو چنانچہ میت کے نانا کی ماں یا نانا کی نانی۔

بھی ذوی الارحام کی قسم رابع میں داخل ہے۔ پھر اشخاص مذکورین اگر موجود نہ ہوں گے تو مستحق ہوں میت کے باپوں اور ماؤں کی پھوپھیاں اور ان کے ماموں اور خالائیں اور باپوں کے اخیافی چچا اور ماؤں کے چچا بالکل خواہ سگے ہوں یا سوتیلے یا اخیافی۔ اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی اگرچہ بعید ہوں بالعلو والسفول اور مقدم ہوگا میت کا اقرب تر اقسام اربعہ کے ہر قسم میں اور جب کہ ذوی الارحام درجہ میں برابر ہوں اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم[1] ہوگی غیر وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والوں کے واسطے دو تہائیاں ہیں اور ماں کی قرابت والوں کے واسطے ایک تہائی۔ انتھی۔ یہ مضمون ہے غایۃ الاوطار کا۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

جو آدمی اس حالت میں مر جائے کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو، اس کے بیان میں

(۲۱۰۵) عَنْ عَائِشَةَ : اَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اُنْظُرُوْا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ؟)) قَالُوْا : لَا ، قَالَ : ((فَادْفَعُوْهُ اِلَى بَعْضِ اَهْلِ الْقَرْيَةِ)) .

(اسناده صحيح) صحيح ابی داؤد (۲۰۸۱)

ترجمہ : روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک غلام آزاد نبی ﷺ کا گر پڑا کھجور کے درخت پر سے اور مر گیا، سو فرمایا نبی ﷺ نے: دیکھو کوئی اس کا وارث ہو؟ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے: کوئی اس کا وارث نہیں، کہا: دے دو اس کا مال اس کے گاؤں والوں کو۔

فائدہ : اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس کا مال گاؤں والوں کو دلوانا بطور صدقہ اور تبرعاً تھا یا اس نظر سے کہ وہ مال بیت المال کا تھا اور مصرف اس کا مصالح مؤمنین ہیں پھر آپ نے اس کے گاؤں والوں میں خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اس میت سے یا اور کوئی مصلحت آپ ﷺ کی مبارک نظر میں ہوگی۔ اور حاشیہ مشکوۃ میں ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہیں ہوتا اسی طرح وہ بھی کسی کے وارث نہیں ہوتے اس سبب سے آپ ﷺ نے وہ مال اوروں پر تقسیم کر دیا اور خود نہ لیا۔

❀❀❀❀

---

[1] اولاد وارث سے مراد صنف اول میں صاحب فرض کی اولاد ہے، اور صنف ثالث میں عصبہ کی اولاد مراد ہے، اور صنفِ ثانی اور رابع میں یہ نہیں ہوتا۔ ہاں ان کی اولاد میں تقدیم اقرب کی ہوتی ہے پھر قوی تر کی پھر ولد عصبہ کی اتحاد قرابت کے وقت۔

١٤ ـ بَابُ : فِیْ مِیْرَاثِ الْمَوْلَی الْأَسْفَلِ

آزاد کردہ غلام کو میراث دینے کے بیان میں

(٢١٠٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ رَجُلاً مَاتَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ، فَاَعْطَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهٗ . (اسناده ضعيف عند الالبانی) ارواء الغليل (١٦٦٩) اس میں عوسجہ مجہول راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد مر گیا زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے، اور نہ چھوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ اسے اس نے آزاد کیا تھا، پھر دیا اس کو نبی ﷺ نے ترکہ اس کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے اس باب میں کہ جب مر جائے کوئی شخص اور نہ چھوڑے کوئی عصبہ بھی تو میراث اس کی بیت المال میں مسلمانوں کے داخل ہو۔

مترجم: مصنف نے بھی اس قول میں اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ یہ غلام آزاد کو ترکہ دلوانا تبرعاً اور صدقۃً تھا، گویا بیت المال میں اسے دلوایا نہ یہ کہ وہ غلام وارث تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

❀❀❀❀

١٥ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ إِبْطَالِ الْمِيْرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

کافر اور مسلمان میں میراث نہ ہونے کے بیان میں

(٢١٠٧) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)) . (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٦٧٥) صحيح ابی داؤد (٢٥٨٤)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وارث نہیں ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن ابی عمر رحمہ اللہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے مانند اس کے۔ اور اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مانند اس کے۔ اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور حدیث مالک کے وہم ہے، وہم کیا اس میں مالک نے۔ اور روایت کی بعض نے مالک سے سو کہا اس سند میں عن عمرو بن عثمان اور اکثر اصحاب مالک نے کہا عن مالک عن عمرو بن عثمان۔ اور عمرو بن عثمان بن عفان مشہور ہیں اولادِ عثمان سے، اور نہیں جانتے ہم عمرو بن عثمان کو اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک اور اختلاف کیا بعض نے مرتد کی

میراث میں، سو بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم نے داخل کر دیا اس کے۔ مال کو بیت المال میں مسلمانوں کے اور کہا بعض نے وارث نہ ہو اس کے مال کا کوئی شخص مسلمانوں میں سے اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث مذکورہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ وارث ہو کوئی مسلمان کا فر کا۔ اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ : لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ

دو ملت (دین) والے آپس میں وارث نہیں ہو سکتے

(٢١٠٨) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ)) . (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٦/١٢٠ـ ١٢١) صحيح ابى داؤد (٦/٢٥٨٦) تخريج مشكاة المصابيح (٣٠٤٦ـ٣٠٤٧) التحقيق الثانى۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: وارث نہیں ہوتے دو ملت والے آپس میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ روایت کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے۔

مترجم: موانع ارث چار ہیں، ایک اختلاف ملتین جو اس حدیث میں مذکور ہوا، دوسرے رق یعنی ملک ہونا اگرچہ ملک ناقص ہو جیسے مکاتب اور اسی طرح جس غلام کا نصف یا ربع آزاد ہو چکا ہو، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک میراث سے محروم ہے، تیسرے قتل جو قصاص اور کفارہ کا موجب ہے اگرچہ قصاص اور کفارہ بسبب حرمت پدری کے ساقط ہو جائے مگر مانع میراث ہے، چوتھے اختلاف دارین حنفیہ کے نزدیک خلافاً للشافعی حقیقۃً ہو، جیسے حربی اور ذمی میں یا حکماً، چنانچہ مستامن اور ذمی دار السلام میں یا چنانچہ دو حربی دو ملکوں مختلف کے چنانچہ ترکی اور ہندی میں کہ ان میں توارث نہیں بسبب عصمت منقطع ہونے کے درمیان ان کے۔
انتهیٰ (غاية الاوطار)۔

❀❀❀❀

١٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِبْطَالِ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ

قاتل کی میراث نہ ہونے کے بیان میں

(٢١٠٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: قاتل وارث نہیں ہوتا۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح نہیں، پہچانی نہیں۔ جاتی مگر اسی سند سے۔ اور اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو چھوڑ دیا ہے بعض اہل علم نے یعنی

ان سے حدیث لینا اور روایت کرنا ترک کر دیا، انہیں میں ہیں احمد بن حنبل، اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا، قتل خطا ہو یا عمداً اور بعض نے کہا قتل خطا میں وارث ہوتا ہے اور یہی قول ہے مالک کا۔

مترجم: باقی موانع ارث بھی اس باب کے اوپر گزرے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

شوہر کی دیت سے بیوی کو میراث ملنے کے بیان میں

(۲۱۱۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ: الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، فَأَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا . (اسناده صحيح) ارواء الغليل (۲٦٤٩) صحيح أبي داود (۲٥۹۹۔ ۲٦۰۰)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا انہوں نے کہا عمر نے دیت ہے عاقلہ پر اور نہیں وارث ہوتی ہے عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی، خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے کہ رسول اللہ ﷺ نے لکھ بھیجا ان کو کہ وارث کرو اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمِيرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

اس بیان میں کہ میراث وارثوں کے لیے ہے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے

(۲۱۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ عَقْلَهَا عَلَى عَصَبَتِهَا . (اسناده صحيح ـ الارواء: ۲۲۰٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک عورت کے جنین کے لیے بنی لحیان میں سے کہ گر گیا تھا اس کے پیٹ سے مردہ ہو کر ایک غرہ کا، یعنی ایک لونڈی یا غلام، پھر وہ عورت کہ جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ نے غرہ کا مر گئی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میراث اس کی اس کے لڑکوں کے لیے اور اس کے شوہر کے لیے ہے، اور دیت اس کی عصبہ پر ہے۔

فائدہ: روایت کی یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں

نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: قولہ، پھر وہ عورت جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ ﷺ نے غرہ[1] کا مرگئی۔ اس عبارت کی شرح میں کلام ہے اس طرح کہ عورت سے مراد یہاں وہ عورت ہو کہ جس نے جنین کو ضائع کیا تھا اور اس کی عاقلہ پر آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا تو اس صورت میں علیہا سے علیٰ عاقلتہا مراد ہے یعنی مضاف یہاں محذوف ہے پس ضمائر بنیہا اور زوجہا میں اسی جانیہ[2] کی طرف راجع ہوں گی، اور تخصیص توریث کی اس کے لڑکوں اور زوج کے لیے اس واسطے فرمائی کہ اس کا اور کوئی وارث نہ ہوگا مگر اس میں ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ وفاتِ جانیہ کے ذکر سے یہاں چنداں فائدہ نہیں بلکہ مراد ظاہر اُمر نا جنین کا ہے اور اس کی ماں کا۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ لفظ وارد ہوا ہے: فَقَتَلَهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، یعنی مار ڈالا اس عورت کو اور اس کے پیٹ کے بچے کو، سوطیبی نے اس کی توجیہ یوں کی ہے کہ مراد قضیٰ علیہا سے قضیٰ لہا ہے آنحضرت ﷺ نے لام کے مقام میں علیٰ فرمایا جیسے اس آیت کریمہ میں ﴿لِتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ کہ علیٰ بمعنی لام ہے غرض یہ کہ اس صورت میں مراد وہ عورت ہے کہ جس پر جنایت واقع ہوئی اور موت اس کی بیان ہوئی جس کا حمل گرایا گیا تھا اور سب ضمائر اسی کی طرف راجع ہیں مگر علیٰ عصبتها میں ضمیر جانیہ کی طرف ہے مگر یہ توجیہ صحیح جب ہوگی کہ دونوں روایتوں میں قضیہ ایک ہی ہو۔ اور طیبی نے کہا یہ توجیہ ظاہر ہے خلاصہ یہ کہ عبارتِ حدیث میں احتمال ہے کہ حمل گرانے والی عورت مرے یا جس کا حمل گرا تھا، غرض جو مری ہو آنحضرت ﷺ نے میراث اس کی اس کے وارثوں کو دلوائی اور دیت عاقلہ پر واجب کی۔

۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الرَّجُلِ الَّذِي يُسْلِمُ عَلَى يَدِ الرَّجُلِ

اس شخص کے بیان میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

(۲۱۱۲) عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)).

(اسناده حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۳۱۶) صحيح أبي داود (۲۰۹۱)

ترجمہ: روایت ہے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ کیا حکم ہے سنت کا اس اہل شرک کے حق میں جو مسلمان ہو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں میں سے، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وہ سب لوگوں سے زیادہ مستحق ہے اس کی موت اور زندگی میں۔

---

[1] غرہ ایک لفظ ہے کہ لونڈی غلام دونوں کو شامل ہے جیسے مملوک۔

[2] جانیہ جنایت سے ہے۔ جانیہ وہ عورت ہے کہ جس نے حمل گرا دیا تھا اور جس کا حمل گرا وہ مجنیۃ علیہا ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم عبداللہ بن وہب کی روایت سے۔ اور بعض نے ابن موہب کہا ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں تمیم داری سے۔ اور بعض نے عبداللہ بن موہب اور تمیم داری کے بیچ قبیصہ بن ذویب کو ذکر کیا ہے۔ اور روایت کی یحییٰ بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر سے، اور زیادہ کیا اس میں قبیصہ بن ذویب کو اور وہ میرے نزدیک سند متصل نہیں۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے۔ اور بعض نے کہا اس کی میراث بیت المال میں رکھی جائے اور یہی قول ہے شافعی کا، اور استدلال کیا انہوں نے اس حدیث سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ إِبْطَالِ مِيْرَاثِ وَلَدِ الزِّنَا

ولد الزنا کے وارث نہ ہونے کے بیان میں

(۲۱۱۳) **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ الزِّنَا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ))** . (اسناده صحيح ـ المشكاة : ۳۰۵۲ ـ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مرد نے زنا کیا کسی حرہ یا لونڈی سے تو لڑکا ہے زنا کا نہ وہ وارث ہوتا ہے کسی کا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔

فائدہ : اور روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے بھی عمرو بن شعیب سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولد الزنا وارث نہیں ہوتا اپنے باپ کا۔

مترجم: یعنی وارث نہیں ہوتا وہ باپ سے مگر وارث ہوتا ہے اپنی ماں سے۔ اور اسی طرح وارث ہوتی ہے اس کی ماں اس سے۔ (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ

اس بیان میں کہ ولاء کا وارث کون ہوگا

(۲۱۱۴) **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ))** . (اسناده ضعيف ـ المشكاة : ۳۰۶۶ ـ التحقيق الثانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبداللہ بن لھیعہ اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت رتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وارث ہوتا ہے ولاء کا جو شخص کہ وارث ہوتا ہے مال کا۔

فائدہ : اس حدیث کی سند کچھ قوی نہیں۔

۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَرِثُ النِّسَآءُ مِنَ الْوَلَاءِ

ولاء میں سے عورت کس چیز کی وارث ہوسکتی ہے، اس کے بیان میں

(۲۱۱۵) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْمَرْأَةُ تَحُوزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ: عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَنْهُ)) . (اسناده ضعيف) (اس میں عبدالواحد راوی کو جمہور نے ضعیف کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: عورت اکٹھا کرتی ہے تین ترکوں کو: اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کا، اور جس لڑکے کو راہ میں سے اٹھا کر پال لیا، اور اس لڑکے کا جس کو لے کر اپنے شوہر سے لعان کیا اور جدا ہوگئی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے۔

(المعجم ۲۸) وصیتوں کے مسائل کے بیان میں (التحفۃ ۲۵)

مترجم: وصایا جمع ہے وصیۃ کی، جیسے خطایا جمع خطیئۃ کی۔ اور وصیت اصل میں عہد وقرار اور نصیحت کو کہتے ہیں، لغت اور اصطلاح میں وہ عہد وقرار ونصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہو۔ اور شرعاً تملیک بعد الموت کا نام ہے۔ اور وصیت اسم ہے بمعنی مصدر کے اور موصی بہ یعنی جس کی وصیت کی جائے اس کو بھی وصیت کہتے ہیں، اور ایصاء عبارت ہے غیر کو وصی کرنے سے تاکہ غیر اس کی غیبت میں کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مردہ، مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہے اور بکر وصی ہے، اور مکان موصیٰ بہ اور خالد موصیٰ لہ۔ اور باقی مسائل وصیت کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے یہاں اتنا جاننا ضرور ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اہلِ ظواہر اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں اور پیش از نزول میراث واجب تھی بعد نزول میراث وجوب منسوخ ہو گیا اس لیے وصیت وارث کو درست نہیں۔ اور فقہاء نے کہا ہے کہ جس پر دین ہو یا ودیعت کسی کی اس کے پاس ہے تو لازم ہے اس کو وصیت کر کے گواہ کرنا اس پر۔ (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوۃ)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

تہائی (مال کی) وصیت کے بیان میں

(۲۱۱۶) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ : مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ

ن اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِیْ، فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِیْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ فَاُوْصِیَ بِمَالِیْ كُلِّهٖ؟ قَالَ : ((لَا)) قُلْتُ : فَثُلُثَیْ مَالِیْ؟ قَالَ : ((لَا)) قُلْتُ : فَالشَّطْرُ؟ قَالَ ((لَا)) قُلْتُ : فَالثُّلُثُ؟ قَالَ : **((الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، اِنَّكَ اِنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِيْهَا، حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِیْ امْرَاَتِكَ))** قَالَ : قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِیْ؟ قَالَ : **((اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِیْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً، وَ دَرَجَةً، وَ لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَ يُضَرَّبِكَ آخَرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَ لَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ))** يَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ . (صحیح) الارواء (۸۹۹) صحیح أبی داود (۲۵۵۰)

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں بیمار ہوا جس سال مکہ فتح ہوا ایسا کہ قریب ہو گیا میں موت کے، سو آئے آنحضرت ﷺ میری عیادت کو، سو میں نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) میرا مال بہت ہے اور وارث کوئی نہیں مگر بیٹی میری یعنی عصبات وغیرہ بہت ہیں تو وصیت کر جاؤں میں؟ اپنے سارے مال کی یعنی اللہ کی راہ میں فرمایا آپ ﷺ نے نہیں، کہا میں نے پھر دو ثلث مال کی وصیت کروں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں، میں نے کہا پھر نصف مال کی؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں، کہا پھر تہائی مال کی؟ فرمایا: آپ ﷺ نے کہ خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بھی بہت ہے البتہ اگر تو چھوڑ جائے اپنے وارثوں کو غنی بہتر ہے کہ چھوڑ جائے تو ان کو تنگ دست کہ ہاتھ پھیلاتے پھریں لوگوں کے سامنے تو خرچ نہ کرے گا کسی اہل حقوق پر کوئی خرچ کرنے کی چیز مگر بدلہ دیا جائے گا تجھ کو اس کا یہاں تک کہ ایک لقمہ کہ اٹھاوے گا اس کو اپنی بی بی کے منہ[1] کی طرف۔ کہا راوی نے عرض کی میں نے یارسول اللہ (ﷺ) کیا میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہ زندہ رہے گا تو بعد میرے کہ عمل کرے تو کچھ کہ ارادہ کرے ساتھ اس کے رضائے الٰہی کا مگر بڑھائی جائے گی تیرے لیے بلندی اور درجہ اور شاید کہ تو جیوے بعد میرے یہاں تک کہ منتفع ہوئیں گی تجھ سے کچھ قومیں اور نقصان اٹھائیں گے تجھ سے دوسرے لوگ، پھر آپ ﷺ دعا کرنے لگے اور فرمانے لگے یا اللہ رواں کر دے میرے اصحاب کی ہجرت کو اور مت لوٹا ان کو ایڑوں پر لیکن بے چارہ سعد بن خولہ، کہ افسوس کرتے تھے ان کے لیے رسول اللہ ﷺ اس پر کہ وہ انتقال کر گئے ہیں وہ مکہ میں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے، اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ میں وصیت کرنا۔ اور مستحب

[1] یعنی اس کا بھی ثواب ملے گا۔

کہا ہے بعض علماء نے ثلث سے کم وصیت کرنے کو اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے ثلث کو بہت فرمایا۔

مترجم: قولہ: وارث کوئی نہیں یعنی ایسا وارث نہیں کہ جس کی پرورش مجھ کو ضرور ہو ورنہ اور وارث اور عصبات ان کے بہت تھے۔ قولہ: یتکففون کف سے مشتق ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں یعنی سوال کریں دوسرے یہ کہ کف کف طعام مانگتے پھریں۔ قولہ: میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے، یہ مہاجرین میں سے تھے مکہ سے ہجرت کی تھی اپنی بیماری میں ان کو یہ خوف ہوا کہ اگر میں مکہ میں مر جاؤں تو ہجرت میری قبول نہ ہو آپ ﷺ نے ان کو طول حیات کی بشارت دی ارباب سیر نے لکھا ہے کہ وہ فتح عراق تک زندہ رہے اور کفار کی ہزیمت اور مسلمانوں کی نصرت ان کے ہاتھ پر ہوئی۔ قولہ: لیکن بے چارہ سعد بن خولہ، الخ۔ اس قول میں آپ ﷺ ان پر افسوس فرماتے تھے کہ وہ ہجرت کر کے پھر حجۃ الوداع میں مکہ میں آ کر انتقال فرما گئے اور ترحماً یہ کلمات ارشاد کرتے تھے اکثر کا قول یہی ہے۔ اور بعض نے کہا آپ ﷺ کی مراد اس قول سے مذمت ان کی تھی کہ انہوں نے ہجرت نہ کی یہاں تک کہ وہیں انتقال فرمایا۔

٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الضِّرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ

وصیت میں نقصان پہنچانے کے بیان میں

(٢١١٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ أَبُوهُرَيْرَةَ : ﴿ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَّصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ : ﴿ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ [النساء : ١٣])) . (اسناده ضعيف عند الالبانی) تخريج مشكاة المصابيح (٣٠٧٦/ التحقيق الثانی) ضعيف ابی داؤد (٤٩٥) اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین کے نزدیک اس کی سند حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے بیان کیا شہر بن حوشب سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد یا عورت عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے موافق ساٹھ برس تک پھر آتی ہے ان کو موت پس وہ نقصان پہنچاتے ہیں وصیت میں یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں کہ وارثوں کا نقصان ہو پس واجب ہوجاتی ہے ان دونوں کے لیے دوزخ، پھر پڑھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت من بعد وصیة سے الفوز العظیم تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور نضر بن علی سے جو اشعث بن جابر سے راوی ہیں دادا ہیں نضر جہضمی کے۔

مترجم: غیر مضار یعنی وصیت ایسی ہو کہ ضرر نہ دیا ہو بسبب اس کے کسی کو۔ بیضاوی نے کہا ضرر سے مراد یہ ہے کہ وارثوں کو نقصان نہ ہو، مثلاً یہ کہ ثلث سے زیادہ وصیت کی کہ وارثوں کو مال کم پہنچایا کسی کے قرض کا جھوٹ اقرار کرلیا کہ وہ اس کے مال سے ادا کرنا پڑا اس میں بھی وارثوں کا نقصان ہوا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی تائید کے لیے یہ آیت قرأت کی۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

وصیت کی ترغیب کے بیان میں

(۲۱۱۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوْصِي فِيْهِ إِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ)) . (اسنادہ صحیح) الارواء (۱۶۵۲) صحیح ابی داؤد (۲۰۴۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ چاہیے مرد مسلمان کو دو رات رہے اور اس کو وصیت کرنا ہو کسی چیز میں مگر یہ کہ وصیت اس کی لکھی ہوئی ہو اس کے پاس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُوْصِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے وصیت نہیں کی

(۲۱۱۹) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى : أَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ : لَا، قُلْتُ : كَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَ كَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ ؟ قَالَ : أَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن مصرف سے کہا انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے کیا وصیت کی تھی رسول اللہ ﷺ نے؟ فرمایا انہوں نے نہیں، پھر پوچھا انہوں نے کیونکر لکھی گئی وصیت اور کیا حکم کیا آپ ﷺ نے آدمیوں کو؟ فرمایا انہوں نے: وصیت کی آنحضرت ﷺ نے کتاب اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر مالک بن مغول کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

وارث کے لیے وصیت نہ ہونے کے بیان میں

(۲۱۲۰) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى لِكُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)) قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ؟ قَالَ: ((ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا ثُمَّ)) قَالَ: الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٦٥٥) تخريج مشكاة المصابيح (٢٠٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں کہ اللہ بزرگ اور برتر نے مقرر کر دیا ہر ایک کا حصہ یعنی وارثوں میں سے، سواب وصیت نہیں جائز وارث کے لیے اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش کی طرف اور زانی مستحق ہے پتھر کا اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے، اور جس نے اپنے تئیں مشہور کیا ولد کسی اور کا اپنے باپ کے سوا یا منسوب کیا اپنے تئیں اپنے موالی کے سوا اور کی طرف اس پر لعنت ہے اللہ کی پے درپے قیامت کے دن تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھ مگر شوہر کی اجازت سے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) کھانا بھی؟ فرمایا آپ ﷺ نے: کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے یعنی اس کی حفاظت اور زیادہ ضرور ہے۔ اور فرمایا: مانگی کی چیز مالک کو پھیر دینی ہے اور منحہ پھیر دینا ہے اور قرض ادا کرنا ہے اور ضامن ذمہ دار ہے یعنی اس چیز کا جس کی ضمانت کی ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے ابوامامہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی اور روایت اسماعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہلِ حجاز سے کچھ قوی نہیں وہ روایت کہ جس میں وہ متفرد ہوں اس لیے کہ انہوں نے اہلِ عراق وحجاز سے مناکیر روایتیں کی ہیں اور روایت ان کی اہل شام سے صحیح تر ہے، ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا اسماعیل بن عیاش صحیح تر ہیں بدن میں یعنی ہوش وحواس میں بقیہ سے اور بقیہ کی بہت احادیث منکر ہیں ثقات سے۔ اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہتے تھے کہا ابواسحاق فزاری نے لو تم بقیہ سے وہ حدیثیں جو روایت کی ہیں انہوں نے ثقات سے اور نہ لو وہ جو روایت کی ہیں انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے خواہ وہ ثقات سے ہوں یا غیر ثقات سے ہوں۔

(۲۱۲۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ[1] بِجِرَّتِهَا

---

[1] قصع فلان قصعا فرو برد فلاں جرعہ آب را وقصعت الناقۃ بجرتہا فرو برد ناقہ نشخوار خود را یا خائد آں را یا برآورد نشخوار را از شکم و ہنوز نخوائید یا پر کرد دہن را از اں یا نیکو وزم خوائد وفی الحدیث انہ خطب علی راحلۃ انہا لتقصع بجرتہا ۱۲۔ منتہی الارب۔

وَاِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)) . (صحيح) ارواء الغليل (٦/٨٨۔ ٨٩)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن خارجہ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا اپنی اونٹنی پر اور میں اس کی گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا تھوک میرے دونوں شانوں کے بیچ میں بہ رہا تھا اس وقت سنا میں نے آپ ﷺ کو کہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نے مقرر کر دیا ہر حق والے کا حصہ، سو اب وصیت نہیں ہے وارث کے لیے اور ولد صاحب فراش کی طرف منسوب ہے اور زانی کو پتھر ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: اب وصیت نہیں جائز وارث کے لیے، یعنی قبل نزول آیت میراث تو وارثوں کے لیے وصیت واجب تھی اب بعد نزول وجوب نہ رہا، اور درصورت یہ کہ ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کے لیے وصیت کرتے ہیں تو یہ وصیت ناجائز ہوگی بمنطوق قرآن کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿غیر مضار﴾ اور اگر کوئی وارث نہ ہو سوا ایک کے تو وصیت اسے جائز ہوگی اس لیے کہ اس میں کسی کا نقصان نہیں، جیسے مثلاً وصیت کی زوجہ نے اپنے زوج کو یا زوج نے اپنی زوجہ کو اور وہاں اور کوئی وارث نہیں تو وصیت صحیح ہوگی۔ کذا ذکرہ ابن الکمال۔ اور مجیبہ میں کہا ہے کہ اگر زوجہ نے اپنے زوج کے واسطے نصف مال کی وصیت کی تو تمام مال اس کا ہوگا یعنی جب کہ زوجہ کا کوئی وارث نہ ہو (غایۃ الاوطار)۔ قولہ: اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش، الخ۔ یعنی جب کسی نے کسی کی زوجہ منکوحہ سے یا امہ موطوءَ سے زنا کیا اور لڑکا ہوا تو نسب اس کا اس عورت کے زوج اور سید سے لگے گا نہ اس زانی سے بلکہ زانی کو پتھر ہیں۔ اور اس کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ فرمانا زجرا ہے، جیسے کہتے ہیں فلانے پر خاک ہے، دوسرے یہ کہ یہ بیان واقعی ہے یعنی وہ مستحق ہے رجم کا۔ قولہ: اور جس نے اپنے کو ولد ٹھہرایا، مراد یہ ہے کہ خود انکار کیا اپنے باپ سے کہ یہ میرا باپ نہیں اور کسی کو اپنا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے سید بن جاتے ہیں۔ یا بزرگوں کی اولاد اپنے تئیں بناتے ہیں، اور منیحہ وہ جانور ہیں کہ کسی کو دیا اس کے واسطے کہ اس کے دودھ سے منتفع ہو، پھر مالک جب چاہے اسے پھیر لیوے یا کسی درخت سے پھل کھانے کی یا کسی زمین میں زراعت کی اجازت دے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ يَبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

اس بیان میں کہ ادائے دین (قرض) وصیت سے پہلے ادا کیا جائے

(٢١٢٢) عَنْ عَلِيٍّ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ . (اسناده حسن عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حارث اعور ضعیف رافضی اور ابواسحاق کا اس سے سماع ثابت نہیں۔ البتہ اس کی اصل ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ (٢٤٣٣)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حکم کیا نبی ﷺ نے ادائے دین کا قبل وصیت کے، اور تم پڑھتے ہو قرآن میں وصیت کو قبل دین کے یعنی اگر چہ وصیت قراءۃً مقدم ہے مگر اداءً مؤخر ہے۔

فائدہ: اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادائے۔ دین ضرور ہے قبل اجرائے وصیت کے۔

۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ أَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

اس بیان میں کہ جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے وقت

(۲۱۲۳) عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ : اَوْصٰى اِلَيَّ اَخِيْ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهٖ، فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ: اِنَّ اَخِيْ اَوْصٰى اِلَيَّ بِطَآئِفَةٍ مِنْ مَّالِهٖ فَاَيْنَ تَرٰى لِيْ وَضْعَهٗ فِي الْفُقَرَآءِ اَوِ الْمَسَاكِيْنِ اَوِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ : اَمَّا اَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ اَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِيْنَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**مَثَلُ الَّذِيْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ**)) . (اسناده ضعيف عند الالبانی۔ الضعيفة : ۱۳۲۲ ۔ المشكاة : ۱۸۷۱ ۔ التحقيق الثانی) ابی حبیبہ راوی مجہول ہے، ضعيف الجامع الصغير (۵۲۴۰) بعض محققین نے اس کو حسن کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابی حبیبہ طائی سے کہا وصیت کی مجھے میرے بھائی نے ایک ٹکڑے کی اپنے مال میں سے پھر ملاقات کی میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اور کہا میں نے کہ میرے بھائی نے وصیت کی ہے مجھے تھوڑے مال کی اپنے مال سے، پھر تم کہاں مناسب دیکھتے ہو خرچ کرنا اس کا فقراء یا مساکین یا مجاہدوں میں جو اللہ کی راہ میں ہوں؟ تو کہا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے: میں اگر ہوتا یعنی تمہاری جگہ تو برابر نہ کرتا مجاہدوں کے ساتھ کسی کو یعنی انہیں میں خرچ کرنا اولیٰ ہے، پھر بیان کی یہ حدیث کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے مثال اس کی جو آزاد کرے موت کے وقت مانند مثال اس شخص کے ہے جو ہدیہ دیوے جب اپنا پیٹ بھر جائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی ثواب اس کا کم ہے اس مال کے ثواب سے جو حالت صحت اور عافیت میں اور محبت مال کے وقت میں دیا جائے جیسا انصار کی فضیلت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾

"یعنی مقدم رکھتے ہیں اپنے نفسوں پر مہاجرین کو اگرچہ ان کو بھوک ہو"۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴾ یعنی کھلاتے ہیں کھانا جس وقت میں کہ

کھانے کی ان کو محبت ہے مسکین و یتیم و اسیر کو۔ چنانچہ اکثر مفسرین نے حُبّہٖ کی ضمیر کو طعام کی طرف راجع کیا ہے اور یہی اولیٰ ہے۔

۸۔ بَابٌ

(۲۱۲۴) عَنْ عُرْوَةَ: اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَآءَ تْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ : اِرْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَآؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا : اِنْ شَآءَ تْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُوْنَ لَنَا وَلَآؤُكِ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اِبْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ**)) ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ**)) .

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۳۰۸) الروض النضیر (۷۸۹)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے خبر دی ان کو کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آئیں تائید چاہتی تھیں امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی زر کتابت ادا کرنے میں اور اس میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا، سو فرمایا ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوٹ جاؤ تم اپنے لوگوں میں پھر کہو ان سے کہ اگر وہ چاہیں کہ ادا کروں زر کتابت تیرا اور ہوئے ولاء میرے لیے تو میں ابھی کروں، سو ذکر کیا بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لوگوں سے اور نہ مانی انہوں نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہیں وہ ثواب تجھے زر کتابت دے کر اور ہوئے ولاء تیری ہمارے لیے تو خیر کریں، سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے، سو فرمایا آپ ﷺ نے ان سے تم خرید کر کے آزاد کر دو اور ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے اور فرمایا کیا حال ہے ان قوموں کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی شرطیں جو نہیں کتاب اللہ میں، جس نے شرط کی ایسی جو نہیں کتاب اللہ میں تو اس کی وفا اس کو نہ ملے گی اگرچہ سو بار اس نے شرط باندھی ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے، اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔

مترجم : اس میں داخل ہیں وہ شرطیں کہ جو اکثر متفقہین بغیر استدلال شرعی کے عبادات و طاعات میں مقرر فرماتے ہیں جیسے شرائط صحت جمعہ کے یا شرائط طہارت بیر کے یا تفاوت فیما بین ماقلیل و کثیر کے یا متصوفین وظائف و اوراد میں یوم و وقت و اثواب و ماکل و مشارب میں شروط بیجا مقرر فرماتے ہیں کہ سب کے سب از قبیل لا یلتفت الیھاد ولا یعباء بھا ہیں۔ انتہیٰ اور ولاء کی تفصیل آگے آتی ہے۔

مسئلہ: ❶ وصیت چار قسم ہے: واجب ہے وصیت زکوٰۃ و کفارات اور فدیہ صیام اور مسائل ملحقہ۔

مترجم: صلوٰۃ کے جن کے ادا کرنے میں مسلمانوں نے قصور کیا ہے، اور وصیت مباح ہے مالدار کے واسطے اور مکروہ ہے فاسق و فاجر کے واسطے اور ان کے سوا مستحب ہے۔ حموی نے قاضی خان سے نقل کیا ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اس کی اولاد صغار ہے شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے واسطے افضل ہے، اور اگر اولاد کبار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اس کو وصیت کرنا لائق نہیں، اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہیں تو امور واجبہ سے وصیت کی ابتداء کرے اور اگر اس پر کچھ واجب نہیں رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے، اور اگر اقرباء اغنیاء ہیں تو پڑوسیوں کے واسطے وصیت کرے۔

(کذافی غایة الاوطار ناقلاً عن الطحاوی)

مسئلہ: ❷ نووی نے شرح مسلم میں کہا کہ اجماع ہے ہمارے زمانہ کے علماء کا کہ جس کا وارث ہو اس کی وصیت جاری نہیں ہوتی ثلث سے زیادہ میں مگر باجازت ورثہ اور اجماع ہے کہ اگر اجازت دے دیں وارث تو نافذ ہو جائے گی اگرچہ جمیع مال میں ہو۔ اور لیکن جس کا کوئی وارث نہ ہو پس مذہب جمہور اور شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہیں وصیت اس کی ثلث سے زیادہ میں، اور جائز رکھا ہے اسے ابوحنیفہ اور اصحاب ان کے نے، اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت میں۔ اور یہی مروی ہے علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

مسئلہ: ❸ ثواب صدقات میت کو پہنچتا ہے۔ چنانچہ مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ میرے باپ انتقال کر گئے ہیں اور مال چھوڑ گئے ہیں اور کچھ وصیت نہ کی کیا میں اگر صدقہ دوں تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور اسی طرح اور بھی روایتیں آئیں ہیں۔ نووی نے کہا ہے ان احادیث سے میت کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہوا بلکہ مستحب اور معلوم ہوا کہ ثواب اس کا پہنچتا ہے میت کو اور نفع دیتا ہے اس کو، اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور یہ احادیث مخصص ہیں عموم کو اس آیت کے ﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى﴾ اور اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ واجب نہیں وارث پر صدقہ دینا میت کی طرف سے اور مراد صدقہ تطوع ہے بلکہ مستحب ہے اس کا دینا ولیکن حقوق مالیہ جو میت پر ثابت ہوں ان کی قضا واجب ہے اگر اس کا ترکہ ہو برابر ہے کہ وصیت کی ہو، اس نے یا نہ کی ہو اور یہ سب راس المال سے ہوں گے عام ہیں کہ دیون الٰہی ہوں مثل زکوٰۃ اور حج اور نذر و کفارہ کے اور بدل صوم وغیرہ کے یا دیون مردم ہوں، پھر اگر میت نے کچھ ترکہ نہ چھوڑا تو وارث پر قضائے دین لازم نہیں مگر استحباباً اور تبرعاً۔

مسئلہ: ❹ وصیت اللہ تعالیٰ کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ یعنی

وصیت کی ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنے کی اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کی مگر یہ کہ شرک میں ان کی اطاعت نہیں اور اسی طرح اور امور خلاف شرع میں اور وصیت یہاں بمعنی امر و حکم کے ہے۔ اور وصیت ابراہیم ویعقوب علیہ السلام کی اس آیت میں جو آخر پارہ الٓمٓ میں مذکور ہے ﴿وَوَصّٰى بِهَا اِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ﴾ اور یہ وصیت ہے توحید پر قائم رہنے کی۔ اور وصیت آنحضرت ﷺ کی یہ تھی ((اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)) یعنی نماز کی حفاظت کرو اور لونڈی غلام کی رعایت، پس مؤمن متبع سنت کو تعلیم وصیت کی انہیں آیات واحادیث میں ہوگی اور چاہیے کہ اسی طرح دینیات کی وصیت کرے علی الخصوص اہل پاک کو اس وقت اس امر کی وصیت ضرور ہے کہ عزیز واقارب نوحہ نہ کریں، اور تیجہ دسواں بطور بدعت نہ کریں پھولوں کی چادر جنازہ اور قبر پر نہ ڈالیں، اور اسی طرح جمیع منکرات وبدعات سے محترز رہیں۔ انتہی۔ چنانچہ مترجم کی بھی وصیت یہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الولاء والهبة

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۲۹) ولاء اور ہبہ کے بیان میں (التحفة ۲۶)

ولاء لغت میں بمعنی نصرت اور محبت کے ہیں، اور مشتق ہے ولی بفتح واؤ و سکون لام سے۔ اور شرع میں عبارت ہے باہم کی مددگاری سے بسبب ولاء عتاقت کے یا بسبب ولاء موالات کے۔ اور ولاء عتاقت سے مراد وہ حقوق ہیں جو آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتے ہیں آزاد کیے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہونا اس کا اور اس کے نکاح کرنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ولایت کہ آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتی ہے۔ اور ولاء موالات بقول استیجابی یہ ہے کہ مرد مسافر دوسرے شخص سے کہے کہ میری برادری نہیں اور نہ کوئی مددگار، سو مجھ کو اپنی طرف بلا لے اور اپنی قوم کی طرف تا کہ میں تیری جماعت میں گنا جاؤں، سو تو میری مدد کیجیو اور میرے اوپر سے نوائب اور مصائب دور کیجیو اور اگر میں مر جاؤں تو میرے مال کا وارث ہے۔ تو دونوں شخصوں میں عقد موالات منعقد ہوگی یعنی بشرط قبول شخص ثانی۔ (غایۃ الاوطار)
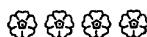
۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

اس بیان میں کہ ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے

(۲۱۲۵) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((الْوَلَاءُ لِمَنْ

اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ)) . (اسناده صحيح) صحيح ابی داؤد (٢٠٨٩)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا اور شرط کی ان کے مالکوں نے ولاء کی، سوفرمایا نبی ﷺ نے: ولاء اسی کا حق ہے جو قیمت دے، یا یہ فرمایا کہ جو ولی نعمت ہو۔ یعنی متکفل ہو آزاد کرنے کا نعمت سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

ولاء کو بیچنے اور ہبہ کی نہی کے بیان میں

(٢١٢٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ .

(اسناده صحيح) صحيح ابی داؤد (٢٠٩٢) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی یہ شعبہ سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبداللہ بن دینار سے۔ اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا انہوں کہ عبداللہ بن دینار جب یہ روایت بیان کرتے ہیں اگر مجھے اجازت دیں تو میں کھڑا ہو کر ان کا سر چوموں۔ اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سلیم نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے نبی ﷺ سے، اور وہ وہم ہے، وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے۔ اور صحیح یہ سند ہے عن عبيدالله بن عمر عن عبدالله بن دينار عن ابن عمر عن النبی ﷺ اسی سند سے، روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمرو سے اور متفرد ہوئے عبداللہ بن دینار اس حدیث کی روایت کے ساتھ۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ أَوِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ

آزاد کرنے والے اور باپ کے علاوہ اور کسی کو آزاد کرنے والا یا باپ کہنے کے بیان میں

(٢١٢٧) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ : مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ صَحِيْفَةٌ فِيْهَا أَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيْهَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ، فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنْ

ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ، لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ)) .

(اسنادہ صحیح ـ الارواء : ۱۰۵۸ ـ نقد الکتانی ۴۲) صحیح أبی داود (۱۷۷۳ـ ۱۷۷۴)

ترجمہ : روایت ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے: خطبہ پڑھا ہم پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور فرمایا جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے کہ جسے پڑھتے ہیں ہم کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا کہ جس میں سن لکھے ہوئے ہیں اونٹوں کے اور کچھ حکم ہیں جراحتوں کے تو بے شک اس نے جھوٹ بولا یعنی کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا ہمارے پاس کوئی چیز نہیں، اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے درمیان پھر جس نے جگہ دی کسی نئے کام خلاف سنت کو یا جگہ دی کسی نئے کام کرنے والے بدعتی کو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی، نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کوئی فرض نہ نفل، اور جس نے اپنے کو منسوب کیا اپنے باپ کے سوا اور کسی کی طرف یا مولیٰ بنایا اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور تمام فرشتے اور تمام آدمیوں کی، نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض اور نہ نفل، اور پناہ دینا مسلمانوں کا ایک ہے کہ چلتا ہے اس کے ساتھ ادنیٰ ان کا یعنی ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے تو اس کی رعایت سب کو لازم ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ یَنْتَفِيْ مِنْ وَلَدِہٖ

اس شخص کے بیان جو اپنے لڑکے کی نفی کرے

(۲۱۲۸) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فَزَارَۃَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ ﷺ : ((ھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ؟)) قَالَ : نَعَمْ قَالَ : ((فَمَا اَلْوَانُھَا؟)) قَالَ : حُمْرٌ قَالَ : ((فَھَلْ فِیْھَا اَوْرَقُ؟)) قَالَ : نَعَمْ اِنَّ فِیْھَا لَوُرْقًا قَالَ : ((اَنّٰی اَتَاھَا ذٰلِکَ؟)) قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَھَا قَالَ: ((فَھٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَہٗ)) . (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۹۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد بنی فزارہ کے قبیلہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی نے جنا ہے ایک لڑکا کالا، تو فرمایا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے: آیا ہیں تیرے پاس کچھ اونٹ؟ عرض کی اس نے کہ ہاں، فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رنگ ہیں ان کے؟ اس نے کہا سرخ، فرمایا کیا ہے اس میں کوئی کالا بھی؟ اس نے کہا ہاں ان میں کالے

بھی ہیں، فرمایا پھر کالا ان میں کہاں سے آیا؟ اس نے کہا شاید آ گئی ہوگی اس میں کوئی رگ یعنی ان اونٹوں کے باپ دادوں میں کوئی کالا ہوگا اس کی رگ سے سرخ اونٹوں میں کچھ کالے پیدا ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تیرے لڑکے میں بھی کوئی رگ آ گئی ہوگی اس کے باپ دادوں کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ

قیافہ شناس کے بیان میں

(۲۱۲۹) **عَنْ عَائِشَةَ** : اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ : ((**اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ : هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ**)).

(اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٩٦١ـ ١٩٦٢)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ آئے ان کے پاس خوشی خوشی کہ چمک رہی تھیں جھریاں ان کی پیشانی کی اور فرمایا آپ ﷺ نے تم نے دیکھا کہ مجزز نے دیکھا اس وقت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) کو پھر کہا یہ پیر بعض ان کے بعض سے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور زیادہ کہا اس میں یہ لفظ ((**اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ**)) یعنی فرمایا آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ مجزز گزرا زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر اور وہ دونوں ڈھانکے ہوئے تھے اپنے سروں کو اور کھلے تھے ان کے پیر، سو کہا مجزز نے کہ یہ اقدام بعض ان کے بعض سے ہیں۔ انتہیٰ۔ اسی طرح روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے۔ اور استدلال کیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے امر قیافہ کے معتبر ہونے میں۔

مترجم: اہل جاہلیت قدح کرتے تھے نسب میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے اس لیے کہ اسامہ کالے تھے اور باپ ان کے زید گورے تھے جب قیافہ شناس کہ نام ان کا مجزز تھا اس نے کہا دونوں کے پیر دیکھ کر ان دونوں میں ابوت اور بنوت ثابت ہے تو آنحضرت ﷺ بہت خوش ہوئے کہ قادحین کی تکذیب اور ان کے نسب کی تصدیق ہوئی۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ حَثِّ النَّبِیِّ ﷺ عَلَی الْهَدِيَّةِ

نبی ﷺ کا ہدیہ دینے میں ترغیب دلانے کے بیان میں

(٢١٣٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((تَهَادُوْا، فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ، وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ)) .

(اسنادہ ضعیف ۔ المشکاۃ : ٣٠٢٨) اس میں ابو معشر المدنی متفرد اور ضعیف ہے۔تلخیص الحبیر (٣/ ٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آپس میں ہدیہ بھیجو اس لیے کہ ہدیہ لے جاتا ہے دل کی خفگی، اور حقیر نہ سمجھے کوئی عورت اپنی ہمسایہ کی عورت کو اگر چہ ایک ٹکڑا ہو بکری کے کھر کا۔ یعنی ہدیہ دینے میں شرمائے نہیں اگر چہ ادنیٰ چیز ہو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے۔ اور بعض اہل علم نے ان میں کلام کیا ہے بسبب حافظہ ان کے۔

❁❁❁❁

٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ فِی الْهِبَةِ

ہدیہ یا ہبہ دے کر واپس لینے کی کراہت کے بیان میں

(٢١٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَثَلُ الَّذِیْ يُعْطِی الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِیْ قَيْئِهِ)) . (اسنادہ صحیح ۔ الارواء : ٦/ ٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مثال اس شخص کی کہ دیتا ہے کوئی چیز پھر پھیر لیتا ہے مانند اس کتے کے ہے کھایا اس نے یہاں تک کہ خوب آسودہ ہو گیا اور قے کی پھر لوٹا اور رجوع کیا اپنی قے کی طرف یعنی کھالی۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(٢١٣٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُعْطِیَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِیْ وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الَّذِیْ يُعْطِی الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَيْئِهِ)) . (اسنادہ صحیح ۔ انظر ما قبلہ)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو کہ فرمایا آپ ﷺ نے: حلال نہیں

کسی مرد کو کہ دے کوئی چیز پھر پھیر لے اس کو مگر والد کو درست ہے پھیر لینا اس چیز کا کہ دے اپنے ولد کو مثال اس شخص کی کہ دے کر پھیر لیوے مانند کتے کے ہے کہ کھا کر جب آسودہ ہو تے قے کرے اور پھر اپنی قے کو کھا جائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے: حلال نہیں کسی کو ہبہ کا لوٹا لینا مگر باپ کو حلال ہے جو بیٹے کو دیا ہو اس کا لوٹا لینا۔ اور استدلال کیا شافعی نے اس حدیث سے۔

تمت بالخیر